تاریخ الخلفا
خلفاے بنی امیہ اور بنی عباس اور خلفاے اندلس و قرطبہ و سلاطین عثمانیہ ٹرکی کے حالمین
جسکو
جناب مستطاب مولوی محمد مسیح الدین خان بہادر مرحوم مغفور میر منشی گورنر
جنرل کشور ہند و سفیر شاہ اودہ نے تالیف فرمایا
باجازت
جناب مولوی محمد اکرم الدینخان
مددگار صوبہ دار صوبۂ غربی ملازم سرکار نظام جو جناب مرحوم کے فرزند رشید اور اسکی تکمیل مین شریک مین
سنہ ۱۳۰۵ مین
مطبع بہیکاجی نارائن واقع اورنگ آباد دکن مین پہلے مرتبہ طبع ہوئی

مسیح الدین صاحب نے بڑی لگن سے یہ کام کیا ہے۔ اور اپنی
قابلیت کا ثبوت راقم سے دیتے ہیں۔ آپ کا تاریخ پڑھتے وقت
ملاحظہ کرو پہنچ مصر اندیشی اور واقعات کی صحیح طرح تہہ تک پہنچنے
تک پہنچیں۔ حسنا

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَه

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب مسمیٰ

سنہ ۱۳۰۵ ہجری

تاریخ الخلفا

سنہ ۱۸۸۸ء

باہتمام عاصی محمد معصوم علی اعظمی

در مطبع بھیکاجی نرائن واقع اورنگ آباد دکن میں طبع ہوئی

التماس

جناب مولف مرحوم نے سلاطین ترکی کا ذکر نہایت مجمل تحریر فرمایا تھا اور
چاہتے تھے کہ بروقت موقع اوسکو بہ تفصیل مناسب تکمیل فرماوین مگر زمانہ نے
مہلت نہ دی اور یہ ارادہ بھی اوسی ذکر کے ساتھہ ناتکمیل رہ گیا اسلئے
جناب ممدوح کے ارادہ کیموافق اوسکی تکمیل کردی ہے اور ایک مجمل نقشہ
کل خلفا و سلاطین کا بتصریح نام و ولادت و مدت عمر و سلطنت وغیرہ بطور
فہرست بھی اسمین اضافہ کردیا ہے چونکہ تالیفات ایکقسم کی یادگار و باقیات صالحات ہیں
لہذا مناسب معلوم ہوا کہ جناب مولف مرحوم کی سوانح عمری جو اونکی قلم خاص کی
لکھی ہوئی موجود [illegible] کتاب مین شامل کردیجائے
تاکہ زیادہ تر اونکی آئندہ نسلونکے لئے یادگار اور باعث دلچسپی ناظرین کتاب ہے
امید ہے کہ بروقت مطالعہ مولف اور خاکسار دونو کو بدعاے خیر یاد فرمائینگے - اگر کوئی
غلطی ملاحظہ مین گذرے جو مقتضاے بشری ہے تو اوس سے درگذر فرمائین

والعذر عند کرام الناس مقبول

خاکسار

محمد اکرم الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ

نمکخوار سرکار

ہو الباقی

مختصر سوانح عمری جناب مولوی محمد مسیح الدین خان بہادر مرحوم مغفور

مولف کتاب تاریخ [illegible]

مولویصاحب خاص قصبۂ کاکوری کے (جو نہایت مردم خیز و نامی قصبہ مضافات لکھنؤ صوبہ اودھ کا ہے) نامور اور معزز رئیس تھے آپکا خاندان اودھ کے قصبات مین بہت اعلی اور اونچا شمار کیا جاتا ہے آپ نسباً علوی یعنی از اولاد محمد بن حنیفہ اور حسباً عباسی ہین۔

آپکے جد اعلی **ملا محمد غوث** علیہ الرحمہ نے عہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ انار اللہ برہانہ مین بہت رشد و اعتبار حاصل کیا تہا او منصب وکالت مرزا کام بخش پر مامور ہوئے بعد اوسکے خدمت احتساب صوبہ اکبر آباد آپسے متعلق ہوئی وہانسے صدر الصدوری صوبہ الہ آباد پر ترقی پائی پہر تحصیل جزیہ صوبہ اودھ پر تقرر ہوا اور منصب دو صدی پنجاہ سے آپنے اعزاز حاصل کیا آپ نہایت عالم باعمل اور اکثر دربار پادشاہی مین بہی حاضر رہا کرتے تھے چنانچہ سفر دکن مین آپ بارہ برس پادشاہ کے ہمراہ [illegible]ت مین صفر [illegible] مین آپ نے وفات پائی۔

اونکے فرزند **مولوی غازی الدین** مرحوم نے عین شباب مین انتقال فرمایا مگر اونکے صاحبزادہ **مولانا حمید الدین** علیہ الرحمہ والغفران نے اپنے علم و فضل مین اطراف و جوانب مین بہت بڑی شہرت حاصل کی اور صاحب تصانیف اور نہایت باورع و تقوی تھے۔

اونکے فرزند قاضی القضاۃ **مولوی محمد نجم الدینخان بہادر** مغفور جو جناب مولوی صاحب کے جد امجد تھے نہایت زبردست فاضل و بہت ادیب و بلیغ و صاحب تصانیف گذرے ہین ترجمہ فارسی ہدایہ کا جو بحکم گورنمنٹ کیا گیا تہا آپکی مشہور و یادگار تالیف ہے جب کلکتہ مین صدر عدالت قایم ہوئی آپ اودہ کے علما مین بذریعۂ نواب آصف الدولہ بہادر نواب وزیر اودہ منتخب ہو کے حسب الطلب گورنر جنرل کلکتہ بہیجے گئے اور عہدہ قاضی القضاۃ بنگال و ممالک مغرب شمال پر مامور ہوئے پچیس برس تک اپنی خدمت کو نہایت اعزاز و نیکنامی کے ساتہہ انجام دیا آخر عمر مین پنشن حاصل فرما کے کلکتہ سے اپنے وطن کو روانہ ہوئے اور بنارس مین پہونچکر ۳ ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۹ کو انتقال فرمایا اور مقام فاطمان مین دفن ہوئے سرکار کمپنی کیطرف سے گورنر جنرل نے بلحاظ حسن خدمات ممدوح الیہ کے اس واقعہ کے بعد ایک خط تعزیت کا اونکی بیوہ کے نام تحریر کیا جسمین اونکی شوہر کی وفات پر افسوس و ہمدردی اور حقوق خدمت مرحوم کا اظہار اور اقرار کیا گیا تہا اوسکی علاوہ سوا سو روپیہ ماہوار اعزازی پنشن بہی اونکی بیوہ کے نام بطور استثنیٰ اور خاص مقرر ہوئی جو مرحومہ کی وفات تک ملا کی۔

اونکے فرزند **قاضی محمد علیم الدینخان بہادر** مرحوم بہی جو جناب مولف کے والد ماجد اور اپنے بزرگونکے مثل مستعد عالم اور ذکی الطبع تھے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی مین مختلف معزز خدمات پر نہایت نیکنامی اور عزت کے ساتہہ مامور رہے آخر عمر مین بعہدہ صدر الصدوری اٹاوہ، ۱۰ ذیحجہ سنہ ۱۲۵۷ کو آپ نے رحلت فرمائی۔

مولوی صاحب یعنی مولف کتاب ۱۶ شعبان سنہ ۱۲۱۹ مین پیدا ہوئے سال ولادت آپکا لفظ بیدار بخت سے بلا تخرجہ و تعمیہ حاصل ہوتا ہے قدیم دستور کیموافق آپنے ابتدائی تعلیم گھر ہی مین حاصل کی سنہ ۱۲۲۹ مین آپنے ابتدائی درسی کتابین عربی کی شروع کین اور متوسطات تک مختلف اوستادون سے وطن ہی مین

پڑہتے رہے چونکہ آپ جبلت سے بڑے اولوالعزم اور مستعد تھے اسلئے آپنے وطن کی اقامت ترک فرماکے لکہنو مین طالب علمانہ سکونت اختیار کی اور علمای نامی لکہنو فرنگی محل سے تکمیل علم فرمائی اور علوم متداولہ سے فراغت حاصل کی مگر علم تاریخ وادب مین آپکو ایک خاص مناسبت و توجہ ابتدا سے تھی

بعد تحصیل علوم سنہ ۱۲۴۳ھ مین آپ کی اولہی اولوالعزمی نے آپکو تلاش نوکری و سفر پر مجبور کیا اور چند مدت تک آپ آگرہ مین مقیم رہے اسی حالت امیدواری مین زمانہ کی ضرورتون کے لحاظ سے آپنے انگریزی مین بہی تہوڑی بہت استعداد پیدا کرلی جسکی وجہہ سے ضروری مکالمت اور مکاتبت مین آپ کسیکی محتاج نہ تھے مگر کتاب کا مطلب مشکل سے مشکل آپ اپنی ذہانت اور قابلیت سے بآسانی سمجھہ لیتے تھے اگرچہ زمانہ امیدواری نے کسیقدر طول کھینچا اور بہت سی امیدین بن بن کے بگڑ گئین جو آئندہ آپکے لئے نہایت مفید ہی ثابت ہوئین مگر آپ اپنی مضبوط ارادہ مین ہمیشہ مستقل رہے ۔

سنہ ۱۸۳۴ء مین آپ گورنری ممالک مغربی و شمالی مین جسکا مستقر ان دنون الہ آباد مین تہا منشی دفاتر عدالت وہان مقرر ہوے اور درحقیقت یہ عہدہ گویا آپ ہی کے لئے موضوع ہوا تہا کیونکہ سب سے اول منشی گورنری الہ آباد پر آپ ہی مقرر ہوے اور بلحاظ اعزاز خاندانی اور قابلیت ذاتی خصوص انگریزی دانی کے جو ایک مسلمان خاندانی شخص مین اوسوقت نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکہی جاتی تھی آپکے لئے بطور خاص اس عہدہ کے واسطے رپورٹ کیگئی اور فوراً منظور ہوی ایک سال کے بعد دفتر گورنری الہ آباد سے آگرہ مین منتقل ہوا اور سنہ ۱۸۳۶ء لارڈ آکلنڈ گورنر جنرل ہند کے عہد مین جب وہ سالانہ دورہ کو روانہ ہوے یہ دفتر بہی شمول دفتر گورنری ہند گورنر جنرل سے متعلق ہو کے شملہ منتقل ہوگیا جسکی وجہہ سے مولویصاحب کو بہی وہان جانا پڑا ۔

سنہ ۱۸۴۳ء مین بنظر حسن کارگزاری و نیکنامی ذاتی و حسن خدمات و اعزاز خاندانی پیشگاہ گورنر جنرل

ہند سے مولویصاحب کو خلعت کارچوبی پانچ پارچہ کا مع سرپیچ مرصع و مالائے مروارید اور خطاب خانی و بہادری عطا ہوا
اور سند اس خطاب کی جسکی نقل ذیل مین کیجاتی ہے گورنمنٹ گزٹ کلکتہ مطبوعہ ۱۸ اگست سنہ مذکور مین
مشتہر و طبع کی گئی چونکہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد مین روزگار پیشہ اشخاص مین سے آپ تیسرے شخص تھے جنھون
یہ خاص عزت حاصل کی تھی اسلیے اوسوقت کے دیسی اخبارون مین اسکا ذکر باظہار قومی عزت نہایت دہوم دہام
سے چھاپا گیا۔

نقل سند نواب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ بنام مولوی محمد مسیح الدینخان بہادر منشی دفاتر عدالت و مال ملک علاقہ مغرب

زبدہ نوئینان عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض
معمور بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان امیر الامرا جارج
ال
لارڈ اکلنڈ گورنر جنرل بہادر ناظم اعظم ممالک محروسہ
سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ ہندوستان ۱۲۵۲ ۱۸۳۶ع

چون حسن خدمات و قدامت و نیکنامی بزرگان ایشان و نیز امانت و دیانت خود شان بانجام امور متعلقہ
عہدہ ایشان پسندیدہ خاطر دریا مقاطر آمدہ بنابران درین زمان از راہ مزید عنایت و الطاف خطاب خانی و بہادری
مرحمت گردیدہ سند بہ اسمت امضا پذیرفت لازم کہ بیشتر از پیش بدیانت و امانت مستعد انجام و انصرام
امور متعلقہ خود باشند و این سند را ذریعہ فخر و اعزاز بین الامثال خود شناسند فقط تحریر فی التاریخ
دہم ماہ اگست ۱۸۳۸ع مطابق یازدہم شہر جمادی الاول ۱۲۵۴ ہجری مقام شملہ

شرح دستخط
لارڈ اکلنڈ
گورنر جنرل ہند

غرۂ اپریل ۱۸۳۹ء مین آپنے عہدۂ میر منشی گورنر جنرل کشور ہند پر ترقی پائی اور بوجہہ ذاتی لیاقت
و قابلیت کے فارن آفس کے کل کاروبار آپکی ذات خاص سے متعلق رہے جسکی وجہہ سے پولیٹیکل امور مین آپکو ایک خاص
واقفیت و تجربہ حاصل ہوا چونکہ فن تاریخ مین آپکے معلومات و واقفیت بہت اعلی درجہ کی تھی اور علم ادب عربی
و فارسی مین بھی آپ کامل دستگاہ رکھتے تھے اس لیئے کل خط و کتابت اور تحریر معاہدات زبان ملکی مین سب آپکے
ہاتھون ہوتی تھی اور تمامی پولیٹیکل امور مین جنکا تعلق دیسی ریاستون سے تھا آپ مشیر و رازدار رہا کرتے تھے چھہ برس تک
اس عہدہ کا کام آپ نہایت اعزاز کے ساتھ انجام دیتے رہے چونکہ یہ ایک عام دستور ہے کہ تبدیلی گورنمنٹ سے خاص اثر
افیشل سرکل پر پڑا کرتا ہے اور ایک ہندوستانی آدمی کا ایسے ذی وقعت و پولیٹیکل خدمت پر بدون مربی خاص
ٹھہرنا ممکن بھی نہ تھا لہذا مسٹر ہنری ٹارنسن و مسٹر ہربرٹ ماڈک کے فارن آفس سے علیحدہ اور تبدیل ہونیکے بعد جو آپکے
مربی اور محسن تھے آپنے بھی ۱۸۴۵ء مین استعفا دیدیا اور اعزاز کے ساتھ اس خدمت سے علیحدہ ہو گئے
اس علیحدگی کے بعد چندے مولوی صاحب نے تجارت کیطرف توجہ فرمائی مگر بقول جناب ممدوح
اس فن کے ناواقفی اور ناتجربہ کاری سے آپکو اوسمین چندان منفعت نہ ہوئے آخرکار پھر آپکو نوکری کا
خیال پیدا ہوا اور بہت تھوڑی تحریک پر آپکی طلب حیدرآباد و مرشدآباد سے بذریعہ رزیڈنٹ و ایجنٹ گورنری مگر
آپنے بوجہ قرب مرشدآباد کو ترجیح دی اور آپکا تقرر پہلے عہدہ دیوانی سرکار نواب مہرالنسا بیگم صاحبہ خاص محل نواب
عالیجاہ بہادر نواب ناظم صوبہ بنگالہ سرکار کمپنی کیطرف سے عمل مین آیا اور کاروبار وہان کے جو نہایت ابتر ہو گئے تھے
اور جسکی وجہہ سے سرکار کمپنی کی مداخلت اور آپکے تقرر کی ضرورت ہوئی تھی مولوی صاحب کی حسن تدبیر و انتظامی
قوت سے برضامندی و خوشنودی بیگم صاحبہ درست و درو براہ ہو گئے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد نواب ناظم بہادر صوبہ بنگالہ نے
مشمول خدمت سابقہ مولوی صاحب کو عہدہ عرض بیگی اور داروغگی دیوانخانہ نظامت پر مامور کیا چند سال تک آپ ان دونون عہدونکو
انجام دیتے رہے لیکن چونکہ فرومایہ اور خواجہ سراؤنکی مداخلت اوس سرکار مین آپکی جبلی راستبازی و وضعداری کے خلاف تھی

اسی لئے ۱۸۵۴ء مین آپ ان دونون خدمات سے بہی کنارہ کش ہوگئے۔

دو سال کی خانہ نشینی کے بعد ۱۸۵۶ء مین انتزاع ریاست اودہ کا معاملہ پیش آیا چونکہ پولیٹیکل معاملات کی معلومات اور قابلیت مولویصاحب کی اون دنون مین تمام اودہ اور اطراف و جوانب مین مسلم تھی آپ بہی اس معاملہ کے مشورہ مین طلب کئے گئے اور عملاً بعض ضروری انتظام کیواسطے پہلے آپ کلکتہ بہیجے گئے اور بالاخر یہ قرار پایا کہ مولویصاحب بادشاہ کیطرف سے سفیر مقرر ہوکر لندن بہیجے جائین اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے اس حکم کا مرافعہ جو درباب انتزاع اودہ صادر ہوا تہا (ملکۂ معظمہ) شہنشاہ و قیصرہ ہند دام ملکہا اور پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرین چنانچہ ۱۰ جون ۱۸۵۶ء کو مولویصاحب ہمراہی ملکہ کشور اور مرزا اسکندر حشمت اور مرزا ولیعہد بہادر بادشاہ کی مان اور بہائی اور بیٹے کے بنگال نامی جہاز پر بعزیمت یوروپ کلکتہ سے روانہ ہوئے۔

لندن پہونچنے کے بعد مولویصاحب نے اوس ملک کے مناسب حال جو شائستہ تدابیر اور موثر پالسی اختیار کی اور جسکی کامیابی کی نسبت اون دنون کے نامی اخبارات یوروپ متفق تھے اوسکا لازمی نتیجہ یہ تہا کہ شاہ اودہ کی نسبت کوئی نہ کوئی صورت موجودہ حالت سے بہتر نکل آتی اور عجب نہی تہا کہ سلطنت اودہ خاص شرائط او عہود کے ساتھہ مسترد ہوجاتی مگر تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل دفعۃً ہندوستان کے ہولناک غدر ۱۸۵۷ نے اون سب تدابیر اور منصوبون کو درہم برہم کردیا اور بجائے اسکے کہ انگلستان کے عام و خاص اور نامور جلسے جو مولویصاحب کے حسن تدبیر اور عمدہ پالسی کیوجہ سے اپنی ڈیپوٹیشن اودہ کے ساتھہ ہمدردی کرتے تہی اور اونکی کامیابی کے لئے بدل ساعی تھے ہندوستانکی متوحش خبرین اور اونکے ہم قوم اور اونکی زن و فرزند کی وحشیانہ قتل و خونریزی کے اخبار سن سنکے دفعۃً پہر گئے اور غدر کے فرو ہوتے ہی شاہ اودہ نے اپنی ناتجربہ کاری اور جاہل مشیرون کے مشورہ سے خلاف عہود و مواثیق جو مولویصاحب سے کئے تھے بارہ لاکہہ روپیہ سالانہ ماہوار قبول کرلی

اور اوسپر بہی اکتفا نکر کے مولوی صاحب کو خدمت سفارت سے علٰیحدہ کردیا۔

بہرحال اس سفارت کا نتیجہ کچہہ ہی ہو مگر اس مین کوئی شک نہین کہ مولوی صاحب نے اپنی شائستہ تدبیر اور پرجوش تحریرات سے ایک عالم کو اپنا ہمدرد اور اپنی مظلومیت کا نوحہ خوان بنا لیا تہا بہت سے رسالہ اور مضامین انتزاع ریاست اودہ اور تمام ہندوستانیر اوس زمانہ مین آپنے چہپوائے ملک کے معزز جلسون کی طرف سے استرداد سلطنت کے لئے پر زور تحریکین ہوئین پارلمنٹ کے اعلیٰ او رمعزز ممبر اور ارباب اقتدار آپکے طرفدار ہوگئے خود آپنے ولایت مین نہایت شہرت وعزت حاصل کی شہنشاہ وقیصرہ ہند دام ملکہا کی باریابی دربار اور شرف ملازمت نہایت توقیر کے ساتہہ میسر ہوی بلکہ دعوت شبینہ پر بہی مدعو ہوئے تھے وزرا اور امرائے سلطنت مین خصوص آنریبل مسٹر گلیڈ اسٹون وزیر اعظم کی صحبتون اور شبینہ دعوتون مین ہمیشہ شریک ہوتے رہے مراسلات جو انڈیا آفس اور سکریٹری آف اسٹیٹ کے دفتر سے آپکے نام پر ہوتی تھی اور عموماً تحریرات مین آپکے نام نامی کے ساتہہ ہز اکسلنسی لکہا جاتا تہا۔

علٰیحدگی سفارت کے بعد بہی آپکو کئی سال تک لندن مین رہنے کا اتفاق ناخواستہ پیش آگیا جسکی تفصیل یہ ہے کہ آپنے اپنی بعض انگریز دوستون سے ضرورتاً کچہہ روپیہ قرض لیا تہا اور چند قطعات اسٹامپ پر بطور بل آف ایکسچنج دستخط کردی تھی اگرچہ وہ روپیہ ادا کردیا گیا مگر وہ کاغذات واپس نہین ہوئے اور اصل دائن نے اوسکو دوسرے کے ہاتہہ فروخت کرڈالا اور خریدار نے اوسمین رقم بڑہا کے ایک لاکہہ کئی ہزار کا دعوےٰ مولوی صاحب پر کردیا جسکی پیروی وغیرہ مین آپکو کئی سال تک مجبوراً وہان ٹہرنا پڑا اور اس عرصہ مین خاص لندن مین آپکے مکان مین چوری بہی ہوگئی اور پچاس ساٹہہ ہزار روپیہ کا اسباب از قسم ظروف نقری وجواہرات ولباس وغیرہ تلف ہوا اور اس مقدمہ کی پیروی او راخراجات بارسٹرون وعدالت مین جو کچہہ سرمایہ وہان موجود تہا اور وطن کے بعض جائداد بہی نذر ہوگئی۔

آخرکار آپ نے ماہ نومبر ۱۸۶۳ء مین لندن سے مراجعت فرمائی اور چند مصر و اسکندریہ مین سلطانی اور مصری مہمان سراؤنین سلطان و خدیو مصر کے مہمان رہے اور وہان سے حرمین شریفین تشریف لے گئے جہان تقریباً دو سال آپنے قیام فرمایا اور اوس زمانہ کو بھی آپنے بیکار نہین چھوڑا علم حدیث کی سند حاصل کرتے رہے و حج سے مشرف ہوے۔

۲۳ دسمبر ۱۸۶۶ء کو آپنے وطن مین معاودت فرمائی اور اپنا اکثر وقت تاریخ انگلستان کی تالیف مین جو نہایت نادر و مفید کتاب ہے اور حفظ کلام مجید مین صرف فرمایا قریب بیس بائیس سپارہ کے حفظ بھی کر لئے تھے مگر علالات اور قضا نے تکمیل کی مہلت نہ دی اسی عرصہ مین آپ کو چند دنون نواب ٹونک و رامپور کے مصاحبت مین بھی رہنے کا اتفاق ہوا۔

الغرض مولوی صاحب نے ابتدائے سن شعور سے زمانہ وفات تک اپنا وقت کبھی بیکار و رائگان نہین کیا آپکے تالیفات مین مفتاح الرشاد لکنوز المعاش والمعاد اور جدول طلوع و غروب اور تاریخ انگلستان اور شرح خطبہ شقشقیہ اور تاریخ الخلفا حالات خلفائے بنی امیہ و عباس مین اور تاریخ فارسی ہندوستان وا وودہ یادگار ہین آپ کے خیالات اگرچہ گذشتہ صدی کے بزرگوارون سے بالکل نئے اور علیحدہ تھے مگر آپ اپنے مذہبی عقائد مین نہایت راسخ و مضبوط تھے جسکی تصدیق خود آپکے کلام سے ہو سکتی ہے۔

۷ محرم ۱۲۹۸ مطابق ۱۰ نومبر ۱۸۸۱ء کو آپنے بعارضہ استسقا اس جہان فانی سے مقام کاکوری مین رحلت فرمائی اللہ تعالیٰ جناب ممدوح کو اپنی جوار رحمت مین جگہہ دے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اور شکر اوس خالق بیچون وچرا کا جسنے زبان کو طاقت گویائی اور قلم کو یارا ئے صفحہ آرائی عطا کی اس ناچیز ضعیف البنیان النسان کے تحریر اور تقریر سے ادا ہونا محال ہے اور قصد ادا کا اوس محال کے مجاز کا دعواے باطل کرنا ہے لاجرم سب سے بہتر راہ اوسکی یہ ہے کہ تشبث بدامن پاک اور مطہر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کرکے بموجب ارشاد فیض بنیاد زبان ناطقہ کو یوں لال کیجئے ربنا لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک عز جارک وجل ثنائک اور درود نا محدود اوس سرور عالم فخر بنی آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اوسکے آل اور اصحاب پر اور اوسکے اخیار امت پر بھیج کر عاصی

مسیح الدین کاکوری لکھتا ہے عجب شان کبریائی ہے ایزدتعالی
نے اپنے بندگان عاصی اور مطیع کو ہرطرح سے بواسطہ انبیا اوراولیا
کے راہ ہدایت کی دکھلائی اور ضلالت سے باز رکھا اور جنکی چشم
بصیرت اور بصارت کھلی ہے اونکی واسطے ہرحادثہ اور انقلاب
زمانیکا موجب عبرت ہوتا ہے اور ہدایت کی راہ دکھلاتا ہے لوگ
کہتی ہین کہ یہ عالم عالم جزا اور سزا نہین ہے مطلب اوسکا یہ ہے
کہ موضوع جزا اور سزا کیواسطے نہین ہے یا یہ کہ خداوندتعالی
کیطرف سے ہر مطیع اور عاصی کو یہان صاف صاف اطلاع نہین دیجاتی
کہ یہ تیرسے حرکات نیک اور بدکی جزا اور سزا ہے باوصف
اسکے کہ یہان بہی حرکات نیک اور بدکی جزا اور سزا ملتی ہی کلام اللہ
العظیم صاف ناطق ہی کہ پچھلے امتونمین لوگون کو اونکے حرکات
ناشایستہ کی سزا ملاکی ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
چونکہ پیغمبر رحمت تہی اونکی امت پر وہ حوادث ہلاکت اور تباہی
کے جو پچھلے امتون پر نازل ہوا کیئے ہین بہت کمتر واقع ہوئے ہین
اسکے ساتھہ بہی مظالم شدیدہ اور ماتم سے یہ ظہور شان قہری
اور جلالی اور اخیار ناس کے صدق وصلاح پر ناموری اور فلاح
تمنا سے اب بہی مسدود نہین ہے اور ارباب ہوش اور بصیرت
کے ہمیشہ تجربہ مین آتی ہے واقعہ صعب اور ظلم شہادت حضرت

امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ اور حادثہ عظیمہ واقعہ حرہ اور
شہدا ئے کربلا کے بعد جو مصایب قتل و خون کے واقع
ہوئے کتب تواریخ کے دیکھنے سے صاف عیان ہوتا ہے کہ
کس شدت کے ساتھ شان قہری نے ظہور کیا تھا چونکہ ظلم و ستم
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر صرف بنی امیہ کے عروج کے حسد
سے ہوا تھا ور اسے وقوع جدال و قتال اور تباہی اور ہلاکت اور
مذلت عام قریب سوا سو برس کے اللہ تعالی نے خلافت اور
سلطنت اور حکومت اونہیں بنی امیہ مین قایم رکھی اور چونکہ مروان
کا عروج خلیفہ ثالث مظلوم کے عہد مین زیادہ تر لوگون کے آنکھون
مین کھٹکتا تھا اور اوسی پر حسد موجب اوس ظلم شدید کا ہوا
اوسکی بوہر اور اوسکے اولاد پر خلافت بنی امیہ کی منحصر ہوگئی
کہ باستثنائے تین خلیفہ اول کے مروان سے لیکر تا خاتم خلافت
بنی امیہ اوسکے اولاد خلیفہ رہے اور اکثر ون نے اون خلفاین
سے اور اونکی اتباع نے منتظر انتقام کے مظالم شدیدہ کے مرتکب
ہوئے الغرض جب اونکے مظالم فی ترقی کی بنی عباس اون پر مسلط
ہوئے پھر اونکے مظالم کے سبب کفار مسلط ہوئے حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد دورائے وقوع ہلاکت اور تباہی
عام اونکے قتل ظالمہ کا نام و نشان باقی نہ رہا اکثر منقطوع النسل ہوگئے

یہان تک کہ سیکڑون برس سے اقوام اہل اسلام مین کوئی
اپنے لڑکونکا نام یزید اور شمر اور زیاد نہین رکھتا ہمارے اس
عہد مین حادثہ ظلم جو بچارے مولوی امیر علی مرحوم پر مقتدران
سلطنت اودہ کیطرف سے بتائید اہلکاران ناتجربہ کار سلطنت
انگریزیہ ہوا اور ہندوستان کے لوگون مین سے کسی نے اونکو
اوس ظلم وستم سے نہ بچایا پہلے اودہ کی سلطنت خاک مین ملگئی
اونکے مقتدرون پر ذلت اور تباہی نازل ہوئی پہر ساری ہندوستان
پر ۱۸۵۷ء کے غدر سے جو قہر الہی نازل ہوا وہ کسی پر مخفی نہین
ہے ایسی سلطنت حکیمانہ باشوکت وابہت انگریزیہ چند اہلکاران
ناتجربہ کار کے بدولت بہی قہر الہی سے محفوظ نہ رہی وراہے ہزارون
ذی وجاہت اور ممکنت انگریزون کے قتل وخون کے ایسٹ
انڈیا کمپنی جو سوا سو برس سے ہندوستان پر حاکم تہے وہ مٹ
گئی بالغرض جمیع حوادث اور انقلابات اس عالم پر ارباب بصیرت
اور بصارت کو خوص کی نظر ڈالنی سے معلوم ہوگا کہ ہر انقلاب
اور حادثہ عظیم خواہ عام کسی مملکت پر واقع ہو یا خاص ایک کسی
خاندان یا احاد ناس پر ضرور کسی واقعی کی جزا یا سزا مین کارخانہ
آسمانی کے طرف سے واقع ہوا ہے یہان ہم نے ارادہ کیا تہا
کہ ایک تاریخ مختصر خلفائے بنی امیہ اور خلفائے بنی عباس کی لکہین

اوس سے پیشتر قلم نے ایسی جولانی کہ وہ تحریر طولانی نتایج حوادث
عالم کی حقیقی ہو یا اقناعی صرف اپنے سمجھہ کے موافق لکھڈالی اب بر سر
مطلب آئی واضح ہو کہ اول خلفائے بنی امیہ مین حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ ہین چونکہ اونکی خلافت راشدہ تہی اونکو ہمنے سلسلہ خلفائے بنی
امیہ مین نہین لکہا جیسا دلمین ارادہ ہے اگر مقدر یہی ہو چکا ہے ویسی ہی
ایک تاریخ مختصر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے خلفائے
راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی انشاء اللہ تعالی ہم لکہینگے پس
شروع خلافت بنی امیہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ہے کی
تو وہ پہلے خلیفہ بنی امیہ اوس عہد سے مقرر ہوئے جب حضرت سبط اکبر
امام حسن رضی اللہ عنہ وسلام اللہ علیہ نے مصالحتاً اونکو خلافت سپرد
کی اور خود اوس سے دست بردار ہوئے اور اونکی بیعت کی اور
اوس سے پیشتر وہ متغلب بعضونکے نزدیک خطائے اجتہادی
تہی اور راقم آثم کے عقیدے مین مطابق آرائے جم غفیر علمائے
اہل سنت و جماعت کی جب تلک حضرت سبط اکبر سلام اللہ علیہ
نے اونکو خلافت نہین سپرد کی اور سب اونکے معین اور مددگار
باغی اور طاغی تہے قطع نظر اونکی خروج کے امام برحق واجب الطاعت
پر جسکے ساتہہ کسیطرح کی اونکو مناسبت اور مماثلت نہ تہی حدیث
صحیح جسمین خبر بغی عمار یاسر رضی اللہ عنہ کی قتل کی ہے وہ صاف دلیل واضح

ہے کہ وہ اور سب اوکے ہمراہی باغی تہے صحیح مسلم مین مروی ہے عن ابي قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعمار حين يحفر الخندق فجعل يمسح راسه ويقول بوس ابن سمية تقتلك الفئة الباغية سمیہ عمار یاسر کے ماں کا نام ہے جنکو ابو جہل نے شہید کیا تہا ترجمہ اس حدیث کا یہ ہے ابو قتادہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار سے جب وہ غزوہ خندق مین خندق کہودتے تہ آپ نے اونکا سر سہراتے ہوئے فرمایا آہ محنت اور مشقت سمیہ کے بیٹے کی قتل کریگا تجہکو گروہ باغی انتہی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین ہے کہ خبر بغیب عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کی دی تہی اور بموجب اوس خبر کے جنگ صفین مین وہ مارے گئے صفین اوس مقام کا نام ہے کہ جہاں حضرت اسد اللہ الغالب غالب کل غالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور معاویہ ابن ابی سفیان سے لڑائی ہوئی تہی قاموس مین ہے صفين كسجين ع قرب الرقة بشاطی الفرات كانت به الواقعة العظيمة بين علي ومعاوية غرة صفر سنه ٣٧ فمن ثم احترز الناس السفر في صفر ترجمہ اسکا یہ ہے صفین سجین کے وزن پر ایک گاؤں ہے قریب رقہ کے دریائے فرات پر جسمین جنگ عظیم مابین علی اور معاویہ کے غرہ صفر ۳۷ھ ہجری مین واقع ہوئی پس اسی سبب سے لوگوں نے احتراز کیا ہے سفر کرنے سے صفر کے مہینہ میں محدثین لکہتے

ہین کہ اس حدیث کے اسناد کی جو عمار کے قتل کی خبر بغیب دیتی ہے
اور طرق کثیرہ ہین جسسے وہ مرتبہ شہرت اور تواتر کو پہنچی ہے اس صورت
مین کوئی یہہ بہی نہین کہسکتا کہ اخبار احادیہ چندان قابل وثوق نہین ہے
ارباب سیر لکہتے ہین جب عمار یاسر مقتول ہوئے تب عمرو عاص نے
جاکے معاویہ سے کہا بڑی مشکل ہوئی کہ عمار ہمارے ہاتہہ سے مارے گئے
اور ہم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تہا
کہ تم کو گروہ باغی قتل کریگا معاویہ نے بات بنانے کیواسطے کہا کہ
اونکو ہمنے نہین قتل کیا علیؑ نے قتل کروایا اسواسطے کہ وہی اونکو
لڑنے کو لائے تہے راقم کے دانست مین یہ تقریر عمرو عاص کی نذکر تشویش
عمار کے قتل سے للہیت سے نہ تہی اگر للہیت ہوتی اور خبر بغیبی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کرکے خوف خدا دل مین آیا ہوتا تو معاویہ
سے اوسکے ذکر کی کیا حاجت تہی فوراً اوٹہہ کہڑے ہوتے اور حضرت
مرتضی علیؑ کرم اللہ وجہہ کی لشکر مین جاکی توبہ کرتے اور اونکی مخالفین
کے ساتہہ لڑنیکو آمادہ ہوتے اور اگر معاویہ سے اوسکا ذکر کیا تہا
تو بہ نصیحت اور اندرز ذکر کیا ہوتا کہ اس گناہ عظیم بغاوت سے
مین تایب ہوا تم بہی توبہ کرو جب یہ نہوا اور پہر برابر مخالفت پر آمادہ
رہے اور پنچایت عذر کیا پہر للہیت کہان رہی اسصورت مین وہ ذکر
کرنا معاویہ سے دو وجہ سے معلوم ہوتا ہے ایک اثبات اپنے

حق اور احسان کا معاویہ پر ہوگا کہ باوصف اس گناہ کبیرہ بغاوت کے
ہمیشہ تمہارا ساتھ دیا اور دوسری شاید یہ وجہ ہو کہ مبادا البصری
شہری اس خبر غیبی کے لشکر باغی مین بہر ہنڈ پڑجاوے اسکو روکنی
کی تدبیر سونچا چاہئی اور صاحب ہدایہ نے لکھاہے ویجوز تقلد القضاء
من السلاطین الجابرۃ کما تقلد کثیر من الصحابۃ من معاویہ
والحق کان فی ید علی فی نوبتہ اسکا ترجمہ یہ ہے عہدہ قضا کا قبول
کرنا ظالم بادشاہون کیطرف سے جائز ہے جیسے بہت سے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے جانب سے وہ عہدہ
قبول کیا تھا حالانکہ حق علیؓ کے جانب تھا اونکے اپنے عہد خلافت مین
تو صاحب ہدایہ نے بسبب تسلط اور غلبہ ناحق کے معاویہ کو سلاطین
ظلمہ مین داخل کیا ہے مراد اوس سے وہی بغاوت ہے اور مولوی جامی
علیہ الرحمہ نے لکھاہے **مثنوی** آنخلافیکہ داشت با حیدر * در خلافت
صحابئی دیگر * حق در انجا بدست حیدر بود * جنگ با او خطائے منکر بود *
آنخلاف از مخالفان میسند * لیک از لعن طعن لب دربند * گر کسیرا
خدائے لعنت کرد * نسبت لعن من تواتش درخورد * ور بفضل خدائے شد
ممتاز * لعن ما جز بما نگردد باز * ان اشعار مین اگرچہ مولوی جامی کا
وہی زمانہ بغاوت کے ذکر کا ہے مگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی قدس سرہ نے اون اشعار کے سبب سے مولوی جامی کا

تخطیہ کیا ہے کہ طرز بیان اوسکا موجب بی ادبی کا حضرت معاویہ کے
شان میں ہے مطلب حضرت مجدد کا شاید یہ ہو کہ اون اشعار میں استثنا
اونکے اپنے خلافت کی بیٹے بعد سپردگی حضرت سبط اکبر کے نہیں
نکلتی یا شاید حضرت مجدد کے نزدیک وہ مجتہد مخطی ہوں
اون کو باغی نکہتے ہوں اور ہمارے عقیدہ میں باوصف معاویہ کے
بغاوت کے امام بر حق سے جناب سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
وسلام اللہ علیہ نے اونکے ساتھہ مصالحہ کیا خود خلافت سے دست بردار ہوئے اور
خلافت اونکو سپردگی اور اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اور ہمیشہ اونکے
پیچھے نماز پڑہتے رہے اونکے جوایز اور صلات قبول کرتے رہے
اب وہ اونکا قصور بغاوت سابق کا جو ایک گناہ کبیرہ تہا امید
قوی ہے کہ ایزد تعالی عفو کریگا جب حضرت امام نے عفو کیا سلاطین
اہل اسلام کو باوصف اونکے ابتلا کے ہزاروں مظالم اور معاصی
میں کوئی شخص اونکو دایرہ اسلام سے خارج نہیں کرتا بلکہ اونکو
بدعاے مغفرت یاد کرتے ہیں پس حضرت معاویہ جنکے بعضے حالات
اور اوصاف ہم نقل کرینگے جس سے اونکی توبہ اور ندامت گناہوں
سے ثابت ہوتی ہے اور بالخصوص جب حضرت امام نے اونکا قصور
عفو کیا پہر اونکو بد کہنے کی کیا وجہ ہے ہم مقلد حضرت امام حسن
مجتبی علیہ السلام کے ہیں حضرات شیعہ کے ہم مقلد نہیں ہیں جو

افعال ائیمہ اطہار کے تقیے پر حمل کرین و اقعہ مصالحہ حضرت امام کا
جو ہم ذکر کرینگے اوس سے صاف ثابت ہے کہ کسیطرحکا جبر اور اکراہ
حضرت امام پر مصالحے کیوا سطے نہین ہوا تہا جو انہون نے بہ تقیہ بیعت
کی ہو بلکہ قریب ایک لاکہہ فوج کے آپ کی تبعیت مین موجود تہی اور
معاویہ کے ساتہہ جنگ کرنیکو آمادہ تہے ایسی حالت مین اون کے حکم
تقیہ کی نسبت کرنا کمال جبن اور وقاحت کی نسبت ہے جس سے دامن
عصمت حضرت امام کا پاک تہا کہ ساری عمر اوسی مین مبتلا رہے بلکہ حضرت
امام نے پیشتر مصالحے سے اعلام کر دیا تہا کہ ایک کسی مسلمان
کے خون کا قطرہ بہی لڑائی مین نکلنا مجہے پسند نہین ہے اسواسطے
مین خلافت سے دست بردار ہون اور دوسرے مدعی خلافت
کے ہاتہ مین بیعت کرتا ہون وہی آپ نے کیا پس ہمارے نزدیک حضرت
معاویہ کے واسطے صرف بہ برکت صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور شرف منصب کاتب یعنی منشی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہونے سے اور شرف قرابت اور خویت سے
آنحضرت کے ساتہہ بالخصوص بسبب بہائی ہونے ایک ام المومنین
کے یعنی حضرت ام حبیبہ اونکے بہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ازواج مطہرات مین تہین جب حضرت سبط اکبر نے اونکا قصور نعاون
عفو کیا اب عقبی مین اونکے واسطے وہ متوقع ہے جو اور کسی

مسلمانان اونکے مساوی رتبہ کیوا سیطے نہین ہیے علاوہ اسکے کتاب
صحیح بخاری جو ارباب حق کے نزدیک اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہی
اوسمین ابی بکرہ صحابی سیے مروی ہیے قال رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی المنبر والحسن ابن علی الی جنبہ وھو یقبل الی الناس
مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان
یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ترجمہ حدیث کا یہ ہیے
کہا اونہین ابی بکرہ نے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
منبر پر اور حسن ابن علیؓ آپ کے پہلومین تہے اور آپ ایکدفعہ قوم
کیطرف متوجہ ہوتے تہے اور ایکدفعہ اونکے طرف اور فرماتے تہے
یہ بیٹا میرا سردار ہیے اور تمنا ہیے کہ اللہ تعالی اوسکے سبب سیے
مصالحہ کرادیے دو بڑے گروہ مسلمانون مین یہ حدیث اخبار بالغیب
سیے جو داخل ہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین
تو حضرت نے باوصف بغاوت اوس گروہ کے مسلمانون
اونکو داخل رکہا دایرہ اسلام سیے اونکو خارج نہین کیا اور ہماری
دالنست مین بغاوت اونکے قبل مصالحے کے اونکے اپنے اقرار
سیے ایک خطبہ مین جو انہون نے بعد مصالحے کے تخلیہ مین پڑہا تہا
ثابت ہیے جب سارا لشکر ہمراہی حضرت امام حسنؑ علیہ السلام
کا وہان جمع ہوا تہا اور اونکے تبعیت کی تہی ایک فقرہ اوس

خطبے کا جو بدلالت التزامی اوس اقرار پر دلالت کرتا ہے یہ ہے
واللہ انی ما قاتلتکم لتصلوا ولا لتصوموا ولا لتحجوا ولا لتزکوا
انکم لتفعلون ذالک وانما قاتلتکم لا تامر علیکم وقد اعطانی اللہ
ذالک وانتم کارھون یہ فقرہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ
مین روایت کیا ہے اور لکھا ہے کہ اعمش نے عمرو ابن مرہ سے اور
اونہون نے سعید بن سوید سے روایت کی ہے اور کہا اونہون نے
ہمارے ساتھ نماز پڑہی معاویہ نے نخیلہ مین جمعے کے دن تب
خطبہ پڑہا اور اوس خطبے مین یہ کہا قسم ہے خدا کی نہین قتال
کیا مین نے تمہارے ساتھ تاکہ نماز پڑہو تم اور روزہ رکھو اور حج
کرو اور زکات دو بہ تحقیق وہ سب تم کرتے ہو صرف میرا قتال
تمہارے ساتھ اسواسطے تہا تاکہ مین امارت کرون تمہارے
اوپر سو وہ امارت اللہ تعالی نے مجہکو عطا کی اور تم لوگ اوسی کارہ تہے
انتہی یہ صاف اقرار ہے ہمارے نزدیک کہ میری لڑائی تمہارے
ساتھ بنا بر ارکان اسلام نہ تہی اسصورت مین لازم آیا کہ
امام برحق پر جسکی خلافت پہ اجماع ہو چکا تہا خروج ہوا پہر اوسی ابن ابی الحدید
نے لکہا ہے عبد الرحمن ابن شریک جب اوس روایت کو نقل کرتے
تہے تو کہتے تہے ھذا واللہ ھو التھتک صراح مین تہتک کے معنی
لکہے ہین (رسوا شدن) تو عبد الرحمن ابن شریک کا مطلب یہ تہا

کہ معاویہ نے یہ خطبہ پڑھکے اپنے تئین رسوا کیا اب ہم یہان کوائف
تاریخی خلیفہ اول بنی امیہ کی لکھتے ہین مگر اوس سے پیشتر ضرور ہے
کہ کیفیت مجملہ مصالحہ حضرت سبط اکبر سلام اللہ علیہ کی لکھین تاکہ حال
اجماع عام سارے مسلمین کا اوس خلافت پر معلوم ہو - **ذکر خلافت
خلیفہ اوّل بنی امیہ یعنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
جو باجماع عام اہل اسلام بہ تفویض حضرت امیر المومنین امام
حسنؑ مجتبےٰ علیہ السلام قرار پائے** ابن ابی الحدید شرح
نہج البلاغت مین لکہتا ہے ابو الفرج یعنے ابن جوزی راوی ہے کہ جب
بعد شہادت حضرت امیر المومنین علیؑ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ وسلام اللہ
علیہ کے بموجب وصیت جناب ممدوح کے حضرت سبط اکبر کے ہاتھ
پر لوگون نے بیعت کی تب آپ نے معاویہ بن سفیان کو ایک خط
لکہا خلاصہ مضمون اوس خط کا یہ تہا کہ تم جانتے ہو کہ مین احق بخلافت
ہون بہ نسبت تمہارے اور سب مسلمانون نے میرے ہاتہہ پر بعد
شہادت حضرت والد ماجد کے بیعت کی ہے تمکو لازم ہے کہ
بغی اور عدوان سے باز آؤ اور جس امر مین سب مسلمانون کا
اجماع ہوا ہے تم بہی اوسمین شریک ہو اور جنگ و جدل
سے اور مسلمانونکے خون ناحق بہانے سے باز آؤ معاویہ نے اوسکا
جواب اپنے دانست مین بہت لا ادات لکہا جسکا خلاصہ یہ ہے

کچھ شبہہ نہین ہے کہ تم احق خلافت تہی لیکن میری حکومت اور ولایت
تمہاری حکومت اور ولایت سے بہت بڑی ہے اور بہ نسبت
تمہارے مین اس امت کا بڑا تجربہ کار ہون اور عمر مین تم سے زاید
ہون پس تمکو لازم ہے کہ تم میرے ہاتہہ پر بعیت کرو اور بعد میرے
مرنے کے تم احق خلافت ہو اگر مجھکو تقین ہوتا کہ تم انتظام رعایا
اور خلافت کا مجہ سے بہتر کر سکوگے اور سیاست مدن مین مجہ سے
احسن ہو اور بیت المال جمع کرنے مین قوی تر اور اعدائے دین پر
ذی رعب تر ہو تو مین خواہ مخواہ تمہاری بعیت کرتا لیکن الہی بسبب
صغر سن کے وہ امور تم مین مفقود ہین مناسب اور ضرور ہے کہ تم
میری اطاعت قبول کرو اس صورت مین عراق کے بیت المال مین
جو کچہ نقد و جنس جمع ہو کتنا ہی زیادہ ہو سب تم لیلو اور جہان چاہو
اوٹھالیجاؤ اور خراج جس ملک کا عراق سے پسند کرو وہ سال
بسال تمکو بہیجے الغرض اسوقت طرفین نے ایک دوسریکا لکہنا
نہ قبول کیا اور دونو طرف سے سامان جنگ کا شروع ہوا اور
ہر ایک نے اپنے مرکز سے کوچ کیا تا میدان جنگ مین مجتمع ہون
پس حضرت امیر المومنین امام حسنؑ رضوان اللہ علیہ سوار ہوکے
نخیلہ کیطرف روانہ ہوئے اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ سارے ضرورت
کے اسباب لیکے وہان آوے اور سب امرا اور ارکین مع اپنی

اپنے عساکر کے وہان جمع ہونا شروع ہوئے سب سے پہلے عدی
ابن حاتم مع اپنے ہمراہیو نکے پہنچے اور قیس بن سعد عبادہ انصاری
اور معقل بن قیس الریاحی اور زیاد بن صعصعہ تیمی وغیرہ داخل ہوئے
اور لوگون کو تحریص اور ترغیب شروع کی اور حضرت امام کے
حضور مین سبھون نے باالاتفاق عرض کیا کہ ہم سب لوگ حضرت
کی اطاعت مین اعدا سے لڑنے کیوا سطے حاضر اور موجود ہین پس
حضرت امام نے ارشاد فرمایا تم سب راست گو ہو اللہ تعالی تمہارے
اوپر رحمت کرے مین ہمیشہ سے تم لوگونکی صدق نیات سے
واقف اور آگاہ ہون اور صدق و صفا اور محبت اور وفا سے اللہ تعالے
نے تمہارا خمیر کیا ہے خداوند تعالی تم سب کو جزائے خیر دے
اور دونو جہان مین سرخرو کرے آلغرض حضرت امام نے مغیرہ
بن نوفل بن حرث بن عبد المطلب کو جو کوفے کا امیر تھا اپنا نائب
مقرر کیا اور اونکو حکم کیا کہ جہان تک ممکن ہو تحریص اور ترغیب کرکے
سپاہ کو نخیلہ کے طرف روانہ کرین اس تدبیر سے ایک لشکر
عظیم قریب ایک لاکھ آدمی کے آپکی رکاب مین مجتمع ہوا تب
آپ نے عبید اللہ بن عباس کو بارہ ہزار سپاہ پر امیر مقرر کرکے
روانہ کیا کہ وہ مقدمۃ الجیش ہون اور اونکو حکم دیا کہ اوس سپاہ
کی خاطر داری اور پاسداری مین کسیطرحکا قصور نکرین کہ بقیہ معتمدان

امیرالمومنین حضرت والد ماجد کے ہیں اور اس لشکر کے ساتھ جاکے
نہر فرات پر معسکر کرو اور وہان سے اوس نہر سے عبور کر کے
معاویہ کے لشکر کے روبرو ہو لیکن جنگ شروع نکرنا جب تک
کہ میں وہان نہ پہچون میں بھی عنقریب تمہارے پیچھے آتا ہون اور
چاہئے کہ ہر روز کے اخبار ضروری سے مجھکو اطلاع کرتے رہو اور
ہر امر میں قیس بن سعد اور سعد بن قیس سے مشورہ کرو اس عرصہ مین
اگر معاویہ صف جنگ کے سامنے ہو جائین تو تم مقابلہ شروع
نکرنا جب تلک او نکے طرف سے شروع نہو تم بادی جنگ کے
نہونا جب وہ مقابلہ شروع کرین تب تم مدافعت پر آمادہ ہو جاؤ
اگر باقتضاء تقدیر تم کو شہادت نصیب ہو جائے تب قیس بن
سعد امیر عسکر ہون اگر وہ بھی درجہ شہادت پاوین تب سعد
بن قیس امارت کرین بالجملہ عبید اللہ بن عباس روانہ ہوئے
اور متعاقب او نکے حضرت امام بھی معہ لشکر جرار کے روانہ ہوئے
اب اس مقام پر ہم ایک حدیث بخاری کی معہ او سکے ترجمہ کے
نقل کرتے ہیں جو باعث حضرت امام کے صلح کرنے کی ہوئی وہ
حدیث یہ ہے باب قول النبی صلی اللہ علیہ للحسن بن علی رض
ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین
وقولہ فاصلحوا بینھما حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا

سفیان عن ابي موسى قال سمعت الحسن يقول استقبل والله
الحسن بن علي معاوية بكتائب امثال الجبال فقال عمرو بن العاص
اني لارى كتائب لا تولي حتى تقتل اقرانها فقال له معاوية و
كان والله خير الرجلين اي عمرو ان قتل هولاء هولاء وهولاء
هولاء من لي بامور الناس من لي بنسائهم من لي بضيعتهم فبعث
اليه رجلين من قريش من بني عبد شمس عبد الرحمن بن
سمرة وعبد الله بن عامر فقال اذهبا الى هذا الرجل فاعرضا
عليه وقولا له واطلبا اليه فاتياه فدخلا عليه فتكلما وقالا
له وطلبا اليه فقال لهما الحسن بن علي انا بني عبد المطلب
قد اصبنا من هذا المال وان هذه الامة قد عاثت في
دمائها قالا فانه يعرض اليك كذا وكذا ويطلب اليك
ويسالك قال فمن لي بهذا قالا نحن لك به فما سالهما
شيئا الا قالا نحن لك به فصالحه ‌ اسکے بعد بخاری
مین ہے قال الحسن ولقد سمعت ابا بكرة يقول رايت رسول الله
صلى الله عليه وسلم الى اخر ه وه حدیث جسکو اوپر ہم ذکر کر چکے
ہین اور بخاری نے اوسکے واسطے باب قرار دیا اور اوسکے مقدمہ
مین اوس حدیث کا مضمون نقل کیا ترجمہ حدیث کا باب قول نبي صلى الله
عليه وسلم واسطے حسن ابن علی کے یہ بیٹا میرا سردار ہے رجا ہے

اللہ سے یہ کہ صلح کرے اللہ تعالی بسبب اوسکے درمیان دو گروہ عظیم
کے اور باب قول اوسی اللہ تعالی کے اور صلح کردو درمیان آدہین
دونون سے پوری آیت کلام اللہ کی یہ ہے جسکا وہ قول نقل ہوا و
ان طایفتان من المومنین اقتتلو فاصلحو بینہما فان بغت
احداھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔی الی امر اللہ
فان فاءت فاصلحوا بینہما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب
المقسطین بخاری روایت کرتا ہے حدیث کہی ہم سے عبداللہ بن
محمد نے کہا اونہون نے حدیث کہی ہم سے سفیان نے اونہون نے
روایت کی ابی موسے سے کہا اونہون نے سنا مین نے حسن بصری
کو وہ کہتے تہے استقبال کیا قسم خدا کی حسن بن علی نے معاویہ
کا ساتھ افواج کے مثل پہاڑون کے پس کہا عمرو بن عاصی نے
معاویہ سے یہ تحقیق مین ہراینہ دیکھتا ہون افواج کو تم والی نہین ہوسکوگے
جبتک قتل نکرو اونکے سردارون کو پس کہا اوس سے معاویہ
نے اور تہا وہ قسم ہے خدا کی بہتر دونو آدمیون مین ــ راقم
کہتا ہے یہ قول حسن بصری کا ہے یعنے معاویہ بہتر تہے عمرو عاصی سے
اس سبب سے کہ عمرو ترغیب جنگ کی کرتے تہے اور معاویہ
مصالحہ چاہتے تہے بسبب قرب قرابت کے خاندان نبوت سے
ای عمرو اگر قتل کیا اسنے اونکو اور اوسنے انکو پس کون ہے

میرے پاس انتظام کرنیوالا خلق اللہ کے کاموں کا کون ہے میرے
پاس حفاظت کرنیوالا اونکی عورتوں کا کون ہے میرے پاس موقوف
کرنیوالا اونکے بچوں کا پس بھیجے اونکے پاس دو آدمی قریش کے
اولاد عبد شمس کی عبدالرحمن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر پس کہا
اون سے جاؤ تم اس مرد کے پاس یعنے امام حسن رضی اللہ عنہ کے
پاس اور تم دونوں عرض کرو اوسپر صلح اور کہو اونسے اور طلب کرو
اونکو طرف اوسی صلح کے پس آئے وہ دونوں وہاں اور پہنچے اونکے
پاس پس گفتگو کی اونہین دونوں نے اور کہا اون سے اور طلب کیا
طرف اوسی صلح کے پس کہا اون سے حسن بن علی نے بتحقیق ہم
اولاد عبدالمطلب کے ہین بتحقیق پہنچا ہم کو یہ مال یعنے بیت المال خلافت
اور بتحقیق اس امت نے فساد کیا ہے اپنے خونوں مین مطلب یہ ہے
چونکہ عبدالمطلب عرب کے سردار تھے ہم اونکے اولاد مین ہین
اس سبب سے مستحق سردار ہے کے ہین اور مال کے ذکر کو مقدم کیا خلافت
پر اوس سبب سے ایسا ہوئی کہ بدون مال کے انتظام خلافت کا ہو نہین سکتا
اور اگر مین اس بیت المال سے اور خلافت سے دست بردار ہوتا تو
احتمال مفاسد کا تھا اسواسطے کہ یہ امت آمادہ جنگ پر اور اپنے
خون بیٹھے پر ہے کہا اونہین دونوں نے پس بتحقیق تم سے وہ صلح
کیا چاہتا ہے ان ان شرائط پر اور تمکو بلاتا ہے اوسی صلح کیطرف

اورتمسی پوچہتاہی کہ وہ شرائط تکو منظور ہین یا نہین پس کہا اونہون نی کون شخص
ضامن ہی ایفا اون شرائط کا اون دونونی کہا ہم ضامن ہین پس جو کچہ سوال کیا اونہون نی
اون دونوسی دونونی کہا ہم اوسکے ضامن ہین مطلب یہ ہی کہ جو شرائط حضرت امام نی اونکی سامنے
بیش کی ہوئی پر برائی اون دونونی کہا اسکے ایفا کی بہی ہم ضامن ہین اور حقیقت یہ ہی
کہ معاویہ نی ایک سادہ کاغذ مہر کرکے اونکو سپرد کیا تہا کہ جو شرائط حضرت امام
چاہین اوسپر لکہہ لین پس مصالحہ حضرت امام نے قبول کرلیا یہان تک
ترجمہ حدیث کا تہا جو ترجمہ لفظی نہین ہے خلاصہ ترجمہ معہ شرح کے لکہا گیا
اور جو آیت کلام اللہ کی صلح کے بابمین ہمنے نقل کی اوسکا ترجمہ یہ ہے
اور اگر دو فرقے مسلمانونکے آپسمین لڑپڑین تو اونمین ملاپ کردو
پہر اگر چڑہا جاوے ایک اونمین دوسرے پر یعنے لوگونکے مصالحے
اور ملاپ کرانیکو نمانیے یا شرائط ملاپ کے قبول کرکے پہر جاوے
توسب ملکی لڑو اوس چڑہائی والے سی جب تک پہر آوے اللہ کے
حکم پر پہر اگر پہر آیا تو ملاپ کراؤ اونمین برابر یعنے ایک کیطرفداری
سے کسیکے حق مین کم اور زیادہ نکرو اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش
آتے ہین انصاف والے انتہی بالجملہ اس مصالحے کے بابمین روایات
ارباب سیر کے مختلف ہین شرائط مصالحے مین بہی اختلاف ہے
بعض لکہتے ہین معاویہ نے ایفائے شرائط نکیا کوئی لکہتا ہے کہ حضرت
امام نے مجبوری سے صلح کی اسواسطے کہ اپنے سپاہ پر اعتماد کلی نہ تہا

ہمارے والنست مین بہت سے روائتین اسباب کی غیر معتبر اور بنائی
ہوئی اونکی ہین جو حضرت امام کے صلح کرنے سے راضی نہ تہے اور اپنے
تئین خیر طلب اور دوست حضرت امام کا کہتے تہے حقیقت تو یہ ہے
کہ حضرت امام کو ہرگز جنگ منظور نہ تہی لوگونکے کہنے سے آمادہ ہوئے
تہے اور قریب ایک لاکہ آدمی سبکے آپ کے رکاب مین جان دینے کو
موجود تہے مگر جب طرفثانی نے درخواست مصالحے کی کی فوراً آپ نے
قبول کرلیا تا کہ مخالفت اوس آیت کے مضمون سے نہو چنانچہ غالباً
بعد پیغام صلح کے آنیکے اور شرایط مصالحہ سطے ہوجانیکے ایکدن
آپ نے صبح کی نماز کیواسطے لوگونکو جمع کیا اور بعد نماز کے منبر پر
جاکے یہ خطبہ پڑہا جسکا ترجمہ مذکور ہوتا ہے بعد حمد او رصلوۃ کے ارشاد
کیا الحمدللہ کہ میری نیت مین نہایت استحکام ہے کہ خلق خدا کا ناصح اور دوست
رہون اور کسی مسلمانکی طرف سے میرے دل مین کینہ اور عداوت نہین
ہے اور نہ کسیکا مین بدخواہ اور دشمن ہون آگاہ ہو جو تمکو ناگوار ہے
سارے جماعت مسلمانونکا آپسمین ملجانا وہ بہتر ہے تمہارے واسطے الگ
الگ رہنے سے جسکو تم دوست رکہتے ہو اور بہ تحقیق مین تمہارے بہتری
دیکہتا ہون اور تم خود اپنے واسطے بہتری نہین دیکہتے پس تمپر واجب
ہے کہ میرے حکم کی جو مین حکم کرون مخالفت نکرو اور میری عقل اور رائے
کو پہیر ندو اللہ تعالی مغفرت کرے میری اور تمہاری اور راہ راست دکہلاوے

مجھکو اور تمکو وہ راہ جسمین اوسکی خواہش اور رضا ہو الشاء اللہ تعالے یہ خطبہ پڑھکے آپ منبر پر سے اوترائیے یہ خطبہ اور جو اوسکے بعد واقع ہوا جسکو ہم بہ تفصیل ذکر کرینگے صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ ساری فوج اور امراآپ کی ہمراہی کے ہرگز مصالحہ نہین چاہتے تہے اور لڑنے پر مستعد تہے مگر آپ نے اپنی راے واحد سے مصالحہ کر لیا بالجملہ جب آپ منبر پر سے اوترآئے ہر ایک آدمی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا اور آپسمین پوچھا کیا سمجھے تم انکا کیا ارادہ ہے لوگون نے جواب دیا معلوم ہوتا ہے کہ اونکو معاویہ کے ساتھ مصالحہ منظور ہے اور خلافت اوسکو سپرد کر کے آپ برکنار ہو جائینگے خوارج نے کہنا شروع کیا (نقل کفر کفر نباشد) واللہ یہ مرد کافر ہو گیا مثل اپنے باپکے پہر سب گہس پڑے آپکے خیمے مین اور سارا اسباب لوٹنا شروع کیا یہان تک کہ مصلی جسپر آپ بیٹہے تہے وہ بہی آپکے نیچے سے کہینچ لیا اور عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جعال ازدی نے آپ کو پکڑ کے کہندہے پر سے چادر اوتار لی مگر آپ مجبوری سے چپکے بیٹہے رہے ننگے ہو گئے صرف تلوار حضرت کے ہاتہہ مین رہی تب آپکے خواص اور شیعہ جو تہے اونہون نے لوگون کو روکا اور منع کیا مگر طعن اور ملامت آپ پر کرتے تہے پس حکم کیا آپ نے کہ قبیلہ ربیعہ اور ہمدان کو حاضر کرو جو خیر طلب اور وفا شعار تہے وہ سب لوگ آئے

اور آپ گھوڑے پر سوار ہوئے اور سب لوگ آپ کے گرد وپیش روانہ
ہوئے اور جو بدخواہ اور بداندیش تھے اونکو الگ کیا مگر اوس
مجمع مین کچھ تھوڑے اعدا بھی تھے جب آپ ساباط کی تنگ اور تاریک
گلیوں مین پہونچے ایک بدذات جسکو جراح بن سنان کہتے تھے اور اوسکے
ہاتھ مین مغول تھا جسکو صراح مین لکھا ہے میخ کارد کہ درمیان عصا وتازیانہ
دارند پس اوسینے لگام آپ کے گھوڑے کی پکڑی اور کہا دنقل کفر کفر نباشد
الله اکبر ای حسن تیرا باپ مشرک ہوگیا پھر تو بھی مشرک ہوگیا
اور اوس مغول کا آپ کے اوپر وار کیا جو آپ کے ران پر گرا اور
زخمی کیا ران کے جڑ تک پس آپ گھوڑے پر سے جدا ہو کے زمین پر
آرہے مگر اوس شقی کو تلوار سے مجروح کر کے اوسکو لپٹ گئے
اور دونو گر پڑے پس عبد الله بن اخطل طائی دوڑے اور مغول
اوس شقی کے ہاتھ سے چھین لیا اور اوس سے اوسکو مجروح کیا پھر
ظبیان بن عمارہ نے اوسکی چھاتی پر چڑھ کے اوسکی ناک کاٹ
ڈالی اور اون نیکبختون نے اینٹون سے اوسکا سر توڑا یہان
تک کہ وہ مر گیا اور حضرت امام کو پلنگ پر اوٹھا کے شہر مداین
پہنچایا جہان سعد بن مسعود ثقفی آپ کی طرف سے حاکم تھے وہان
آپ نے اقامت کی اور جراحت کے اندمال کی تدبیر شروع کی
اور اوسی دہر میں معاویہ کو پیغام قبول مصالحے کا حضرت امام کیطرف سے

پہنچا وہ اپنے معسکر سے روانہ ہوکے ایک گاؤن مین اوترے جسکو حیوضہ کہتے تہے اور عبید اللہ بن عباس نے معہ اپنی جمعیت بارہ ہزار فوج کے اونکے مقابل معسکر کیا دوسرے دن معاویہ نے اونکے معسکر پر یورش کی عبید اللہ بن عباس نے اونکو مار کے ہٹا دیا کہ اونہون نے رجعت قہقری اپنے معسکر کی جب رات ہوئی تب معاویہ نے عبید اللہ بن عباس کو پیغام بہیجا کہ حضرت امام حسنؑ سے اور مجہ سے مصالحہ ہوگیا اب اگر تم میری اطاعت قبول کرو تو جیسے تم حاکم ایک جمعیت کے ہو اوسیطرح سے حاکم رہوگے ورنہ اوس حکومت سے معزول کیئے جاؤگے اور درصورت تمہارے قبول اطاعت کے دس لاکہہ درہم تمکو عطا کرونگا کہ نصف اوسکا جب تم میرے پاس آؤ مین دونگا اور نصف کوفے مین پہنچ کے دونگا اس پیغام کے آنے سے عبید اللہ بن عباس شب کو مخفی اپنی جمعیت سے معاویہ کے پاس پہنچے اونہون نے فوراً نصف زر موعودہ اونکو سپرد کیا اور یہان اونکی جمعیت مین صبح کو لوگ منتظر بیٹہے تہے کہ عبید اللہ بن عباس آوین تو نماز جماعت کی قایم کرین اونکا لشکر مین کہین پتا نہ لگا تب قیس بن سعد بن عبادہ نے نماز پڑہائی بعد اوسکے خطبہ پڑہا اور اوسمین بیان کیا کہ عبید اللہ بن عباس نے ہم لوگون سے بیوفائی کی اونپر لعن اور طعن کرکے کہا کہ یارو صبر کرو

اور خدا پر بھروسہ کر کے دشمن سے لڑو سبہون نے قتال قبول کیا اس سبب سے کہ ابہی تک حضرت امام کے صلح کر لینے کی اونکو اطلاع نہ تہی اور باتفاق آمادہ یورش پر ہوئے تب بشیر بن ارطاۃ معاویہ کے لشکر سے باہر آکے اس جمعیت کے سامنے ہوئے اور پکارکے کہنے لگے بڑا افسوس ہے تم لوگ ناحق اپنی جانین دینے پر آمادہ ہوئے ہو تمہارا سردار ہمارے پاس ہے جسنے معاویہ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور تمہارے امام نے صلح کر لی پہر تمکو لڑنے سے کیا فایدہ ہوگا تب قیس بن سعد نے اپنی جمعیت مین بیان کیا کہ یارو دو باتونمین ایک بات اختیار کرو یا بغیر امام کے دشمنون سے لڑو یا بیعت ضلالت قبول کرو پہلے لوگ آمادہ ہوئے لڑنے پر اور دفعتاً اہل شام پر یورش مردانہ کی اور اونکو میدان جنگ سے ہٹا دیا کہ اپنے معسکر کیطرف رجعت قہقری کر گئے پہر معاویہ نے مدارات کی تحریر قیس بن سعد کو بہیجی اور اونکو طلب کیا قیس نے جواب دیا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان مین بجز تلوار کے اور کچہ نہین ہے تب معاویہ نے تحریر سخت بلعن وطعن اور وعید اونپر اور اونکے باپ پر بہی اونہون نے اوسکا جواب سخت تر اوس سے لکہا بعد اوسکے قیس بن سعد معہ اپنی جمعیت کے معسکر سے اوٹھہ کے کوفے مین داخل ہوئے اور حضرت امام بہی وہان تشریف

لائے اور مصالحہ دونو فریق مین مستحکم ہوگیا اور سب سردار
ہمراہی حضرت امام سے معاویہ کے پاس حاضر ہوئے اور اونکی بیعت
کی اگرچہ بعضے یا اکثرون نے بکرہ بیعت کی اور چونکہ منجملہ شرائط معاہدہ
کی ایک یہ دفعہ تہی کہ معاویہ جمیع سردارون ہمرائیان حضرت امام
کو امان دیوین اور کسی کے ساتہہ نیت انتقام کی نرکہین اور بغض
اور کینہ دل مین نہ لاوین معاویہ نے ظاہر کیا کہ سب لوگ میری طرف
سے امن اور امان مین رہینگے مگر قیس بن سعد حضرت امام نے اصرار
اور استبداد کیا کہ وہ بہی مامون رہین اخر کش وہ بہی معاویہ کی بیعت
کیوا سطے گئے پہلے دو جانب سے گفتگو سخت شروع ہوئی مگر لوگون
نے رفع دفع کر دیا ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت
امام نے معاویہ کے ساتہہ صلح کر لی قیس بن سعد بہمراہی چار ہزار
سوار کے ظاہرا اپنی قوم سے گوشہ نشین ہوئے اور معاویہ کے
بیعت سے انکار کیا مگر جب اونہون نے سنا کہ حضرت امام نے بیعت
کر لی تب وہ حضرت کے پاس آئے اور پوچہا کہ آپ نے اپنی
بیعت سے مجہکو خلاص کیا آپ نے فرمایا ہان تب وہ بہ طلب معاویہ
کے پاس گئے معاویہ اپنے پلنگ پر بیٹہے تہے اور حضرت امام بہی
اونکے ساتہہ اوسی پلنگ پر تہے قیس بن سعد کیوا سطے ایک
کرسی بچہائی گئی وہ آکے اوسپر بیٹہے معاویہ نے پوچہا تم میری بیعت کروگے

اونہون نے کہا ہان مگر ہاتھ اٹھایا اور دراز نہ کیا اپنی ران پر رکھ لیا تب معاویہ
نے پلنگ پر سے اوٹھ کے اور اونکا ہاتھ پکڑ کے اپنے ہاتھ پر
رکھ لیا اسطرح سے اونکی بھی بیعت ہوگئی الغرض وہ سال بنام سال
جماعت مشہور ہوا یعنے سارے مسلمانون کا اجماع ایک خلیفہ
کی بیعت پر ہوگیا اور بعد شہادت حضرت عثمانؓ رضی اللہ
عنہ کے اگرچہ حضرت اسد اللہ علیؓ ابن ابی طالب کی خلافت
پر اجماع مہاجرین اور انصار کا ہوگیا تہا مگر شام کے مسلمانون نے
معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی تہی اگرچہ وہ بیعت ناجائز تہی مگر وہان
کے مسلمان مختلف رہے اس سال جماعت مین سبکا اتفاق
ہوگیا ابن جوزی نے دو واسطے سفیان بن لیل سے روایت کی
ہے اونہون نے کہا جب حسنؑ بن علی نے معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی
تب مین اونکے پاس گیا اونکو مین نے اپنے گہر کے صحن مین بیٹھے
دیکھا اور اونکے پاس ایک جماعت بیٹھی تہی مین نے کہا السلام علیک
یا مذل المومنین یعنے سلام ہے تجہپر اے ذلیل کرنیوالے مسلمانونکے
آپ نے فرمایا وعلیک السلام یا سفیان پس جب مین اپنے
اونٹ کو باندہ کے آپ کے پاس آبیٹھا آپ نے پوچہا کہ یہ
کلام تجہنے ہم سے کیون کہا مین نے کہا میرے ماں باپ تمہارے
اوپر سے قربان ہون تم نے ہم سب مسلمانونکو ذلیل کیا جب

تمنے بیعت طاغیہ کی اور لیپر آکلہ الاکباد کو خلافت سپرد کی حالانکہ
ایک لاکھہ آدمی آپ کی رکاب مین جان دینے کو موجود تھے تاکہ
خلافت آپ کی مستحکم ہوجائے آپنے فرمایا یا سفیان بہ تحقیق ہم
اہلبیت سے ہین جو امر حق ہمکو معلوم ہوتا ہے اوسپر ہم عمل کرتے
ہین بعد اوسکے آپنے ایک حدیث روایت کی جسکا خلاصہ
مطلب یہ ہے کہ عنقریب اس امت کی حکومت ایک شخص کے
ہاتھہ مین جائگی جو نہایت حریص اور طامع دنیا ہوگا کہائیگا اور سیر
نہوگا اور اللہ تعالی اوسکو نہ دیکھیگا بلغیے نبظر رحمت اور وہ نہ مریگا
جب تب کہ آسمان اور زمین پر کوئی اوسکا مددگار نہ رہیگا اور میرے
دانست مین ہر اینہ وہ معاویہ ہے اور جو اللہ تعالی نے مقدر کیا
ہے وہ خواہ مخواہ واقع ہوگا انتہی ہمکو نہین معلوم ہے یہ حدیث
صحت اور سقم مین کیسی ہے ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغۃ
مین ابن جوزی سے روایت کی ہے غرض ہماری اوسکے نقل سے
صرف یہ ہے کہ وہ ساری روایت اور جو کوائف ہمنے پیشتر
نقل کیئے ہین وہ صاف ثبوت بطلان اوس روایت کے
ہین کہ حضرت امام کو اعتماد اپنے ہمراہیون پر نہ تہا اسواسطے
آپ نے مصالحہ کیا حقیقت یہ ہے کہ آپنے صرف اپنی راے واحد
سے مسلمانونکے آپس کی قتال اور جدال بچانیکے واسطے صلح کرلی

معاویہ کو خلافت سپرد کی اس سبب سے ہمارے عقیدہ مین حضرت معاویہ کی خلافت اور امارت صحیح تھی گو خلافت راشدہ نہ تھی اب ہم کوایف اونکی خلافت کے نقل کرتے ہین اور اوس سے پیشتر کچھ حالات ذاتی بھی اونکے لکھنا مناسب معلوم ہوا لکھتے ہین کہ حضرت معاویہ مع اپنے باپ ابی سفیان کے فتح مکے کے روز ایمان لائے اور غزوۂ حنین مین شریک تھے اور وہ دونو مولفۃ القلوب مین تھے مگر بعد اوسکے حضرت معاویہ کا ایمان کامل ہو گیا اور وہ ایک کاتب یعنے منشیون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ایکسوترسٹھہ حدیث اونہون نے روایت کی ہے ایکجماعت اصحاب کی اور تابعین کی اون سے روایت کرتے ہین دانشمندی اور حلم کے ساتھہ موصوف تھے یہانتک کہ عرب مین وہ حلم مین ضرب المثل ہین اور نووی نے تہذیب الاسما مین جو حضرت معاویہ کے باب مین لکھا ہے اوسکو ہم بعینہ یہان نقل کرتے ہین و ذکروا ان عمر بن الخطاب لما دخل الشام فرای معاویۃ قال ہذا کسری العرب ولما حضرتہ الوفاۃ اوصی ان یکفن فی قمیص کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کساہ ایاہ وان یجعل مما یلی جسدہ وکان عندہ قلامۃ اظفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاوصی ان تسحق

وتفل في عينيه وفيه وقال افعلوا ذالك بي وخلوا
بيني وبين ارحم الراحمين ولما نزل به الموت قال
يا ليتني كنت رجلا من قريش بذي طوي واني لم
ال من هذا الامر شيا وروينا عن عبد الرحمن بن
ابي عميرة الصحابي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال لمعاوية اللهم اجعله هاديا مهديا رواه الترمذي
وقال حديث حسن وفي صحيح البخاري في كتاب المناقب
عن ابي مليكة قال قيل لابن عباس هل لك في
امير المومنين معاوية ما اوتر الا بواحدة قال
اصاب انه فقيه انتهى ما في تهذيب الاسماء

ترجمه لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جب عمر بن الخطاب
ملک شام مین تشریف لیگئے تب دیکھا معاویہ کو جو اونکی طرف
سے وہان حاکم تہے - فرمایا یہ کسری عرب کا ہے راقم کہتا ہے
کسری بادشاہ ذی حشمت وجاہ عجم کا تہا جسکو نوشیروان
کہتے ہین یہ تمثیل حضرت امیر المومنین عمر رضي الله عنه نے بنظر معاویہ
کے تنعم اور تحشم کے دی ہے جو اونکی عادت مین تہا نووی
کہتے ہین اور جب معاویہ قریب مرگ کے ہوئے اونہون نے
وصیت کی اونکو ایک قمیص مین کفنا دین جو آنحضرت صلی الله علیه

وسلم نے اونکو پہنایا تھا۔ یعنے عطا کیا تھا اسطرح سے کہ اونکے
جسم مین لگا رہے یعنے قمیص مین اور جسم مین فرق نہو راقم کہتا ہے
کہ مین نے کسی کتاب مین دیکھا ہے جسکا نام مجھے اسوقت یاد نہین
ہے کہ وہ چادر جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر کو
قصیدہ بانت سعاد کے صلے مین عطا کی تھی وہ معاویہ نے بعد
اونکے وفات کے اونکے لڑکون سے بیس ہزار دینار دیکے
مدیہ کی تھی پس راقم کا اپنا تفرس ہے کہ اوس چادر مین کفنانے
کی وصیت شاید اس سبب سے نہ کی ہو کہ عوض اوسکا جو دیا
گیا تھا وہ بیت المال کا روپیہ تھا اونکی اپنی ملک کا نہ تھا چنانچہ وہ چادر
مبارک جو ملبوس خاص تھی خلفا کے خزانے مین تبرکات رہی
اور خواب سا یاد پڑتا ہے کہ کسی سے سنا ہے یا کہین لکھا دیکھا
ہے کہ اب تک وہ چادر سلطان روم کے خزانے مین موجود
ہے پھر نووی کہتے ہین اور تھی اونکے پاس انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ناخون کے ٹکڑے وہ دیئے کہ اونکو پیس کے
اونکی آنکھون اور مونہہ مین بھر دیئے جائین اور کہا جب یہ سب
کر چکو تب مجھکو میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دو۔
ظاہرا مراد اوس سے قبل دفن کے ہے۔ اور جب مرنے کے
قریب ہوئے تب کہا کاش مین ایک مرد یعنے احد من الناس

قریش کا ذی طوی میں ہوتا اور کسی چیز سے اس امر کے یعنی خلافت کے میں متصل نہوتا اور ہم تک روایت پہنچی ہے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ صحابی سے کہ وہ راوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بہ تحقیق آپ نے فرمایا معاویہ کیواسطے یا اللہ کرتو اوسکو راہ دکھانیوالا اور راہ پانے والا روایت کی ہے یہ حدیث ترمذی نے اور کہا ہے وہ حدیث حسن ہے اور صحیح بخاری کی کتاب المناقب میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کیا آپکے امیر المومنین معاویہ میں کچھ جا ئیے کلام ہے کہ وہ وتر کی نماز ایک رکعت کے سوا نہیں پڑہتے اونہوں نے کہا اچھا کرتے ہیں بہ تحقیق وہ فقیہ ہیں یعنے احکام شرعیہ کے عالم اور ماہر ہیں راقم کہتا ہے وصیت اونکی مرنے وقت کی دلالت کرتی ہے ایمان کامل پر اور ندامت اور توبہ پر پچہلی حرکات سے اور وہ حدیث بخاری کی جو تہذیب الاسما سے منقول ہوئی مشکوۃ میں ابن عباس سے روایت کی ہے پہر وہ حدیث لکہکے انہ فقیہ تک اوسمیں لکہا ہے قال ابن ابی ملیکۃ اوتر معاویۃ بعد العشاء برکعۃ وعندہ مولی لابن عباس فاخبرہ قال دعہ فانہ صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ترجمہ اوسکا یہ ہے اور ایک روایت میں کہا ابن ملیکہ نے معاویہ نے

عشا کے بعد صرف ایک رکعت وتر کی پڑہی اور اونکے پاس ایک
غلام ابن عباس کا تہا پس اوسنے آکے اونکو اطلاع کی ابن عباس
نے کہا چہوڑو اونکا ذکر یعنے اونپر کچہ اعتراض اور اونکا تخطیہ نکرو
کیونکہ اونکو صحبت رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیخ
عبد الحق دہلوی نے مشکوہ کی شرح میں ان دونو حدیثونکا ترجمہ کرکے
لکہا ہے جاننا چاہیے کہ ایک رکعت وتر کی جو معاویہ پڑہتے تہے یا وے
صرف ایک رکعت بغیر ایک دوگانہ اوس سے پہلے پڑہنے کے
پڑہتے تہے تب وہ بیشک محل اعتراض اور انکار ہے جسکو
بُتَیرا کہتے ہین یعنے ابتر کہ وہ منہی عنہ ہے باتفاق مجتہدین کے
یا اوس ایک رکعت سے پہلے ایک دوگانہ پڑہکے صرف ایک رکعت
اور کی نیت کرکے اور پڑہکے سلام پہیرتے تہے جیسا سارے
ایمہ مجتہدین کا مذہب ہے تب کچہ قباحت نہ تہی راقم کہتا ہے
سارے ایمہ مجتہدین سے ہمارے امام اعظم مستثنی ہین اونکے
نزدیک وتر تین رکعت ایکہی سلام سے چاہیے پہر شیخ عبد الحق
لکہتے ہین ظاہرا معاویہ کا وہی مذہب تہا جو سارے مجتہدین کا ہے جیساکہ
ابن عباس کی تصویب سے بسبب صحبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کے نکلتا ہے اسواسطیکہ سنت کے موافق وہی ہے
اور یہہ بہی احتمال ہے کہ ایک ہی رکعت مستقلہ بغیر تقدیم دوگانہ

لیے پڑہتے ہون جیسا کہ ابن عباس کے تصویب سے بنظر فقاہت
سے نکلتا ہے یعنی ممکن ہے کہ اونکی رائے اجتہادی یہی ہو کہ موارد سنت
سے اونہون نے استنباط کیا ہو اور ابن عباس شاگرد امیر المومنین
علی کے تہے علم اونہین سے اونہون نے اخذ کیا تہا باوجود اوسکے
مراعات معاویہ کیجاتی اور مدارات اونکے ساتہہ ہمیشہ کرتے رہتے
اور بارہا اونکی نزاع کیحالتمین علی کے ساتہہ کہا کرتے تہے جلدی نکرو
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہہ وعدہ یا اشارہ کیا ہے یعنی تمہاری
خلافت کا تو صبر کرو اور اوسوقت کے منتظر رہو اور اگر نہین تو نزاع
اور خلاف کیا نا سب ہے جبکہ ہمکو آنحضرت نے بشارت دی ہی
سلطنت کی ہماری اولاد مین ہم منتظر اوسی بشارت اور وعدے کے
ہین کہ کب وہ وقت آویگا واللہ اعلم انتہی مضمون کلام شیخ عبد الحق
راقم کہتا ہے کہ شیخ عبد الحق کا یہ کلام کہ اگر معاویہ ایک ہی رکعت
وتر کی بدون تقدیم ایک دوگانہ کے پڑہتے تہے تو البتہ محل انکار ہی
اسمین امر کا موہم ہے کہ اونکے نزدیک معاویہ مجتہد نہ تہے اور ایک ایہام
طعن کا ابن عباس پر بسبب مراعات اور مدارات معاویہ کے بہی اونکی
تحریر سابق سے ہوتا ہے اسی جنس کی اونکی تحریرات سے اونکا لقب لوگون
نے ٹہرایا ہے سنی سست و خفی چست اور سفر السعادت مین جو لکہا ہی
کہ در باب فضایل معاویہ ابن سفیان حدیثی ثابت نشدہ تو ہم کہتے ہین

وہ حدیث ترمذي کي جو اوپر نقل ہوئي اوس سے یہ فضیلت نہین نکلتي صرف
وہ اونکے حق مین ایک دعا ہے شاید اوس انکار صاحب سفر السعادت
سے اور احادیث موضوعہ مراد ہون جو اونکے اعوان اور انصار نے
بنائي ہون اور بعضے شراح سفر السعادت نے لکہا ہے کہتے ہن جو ثابت
ہوا ہے معاویہ کے باب مین وہ یہ ہے کہ وہ ایک منشیون مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تہے اور کتابت وحي کي بہي اونکي ثابت نہین ہوئي کذا في
جامع الاصول اور ہمارا عقیدہ بہ تقلید اکثر علمائے اہلسنت کے یہ ہي کہ بعد
استقرار خلافت کے حضرت معاویہ رضي اللہ عنہ پر جب حضرت سبط
اکبر حسن مجتبیٰ رضي اللہ عنہ وسلام اللہ علیہ نے اونکے ہاتہ پر بیعت کي
کسي حرکت بد قابل انکار کا اونسے صادر ہونا بروایت صحیح متواتر یا مشہور
ثابت نہین ہے الا دو امر ایک بعد وفات حضرت سبط اکبر علیہ السلام کے
یزید کا اپنے حالت حیات مین ولیعہد مقرر کرنا باوصف اوسکے ابتلا کے
معاصي مین تو ممکن ہے کہ وہ اونکي حیات مین معاصي کا مرتکب نہو یا محبت
فرزندي نے اوسکے عیوب سے نابینا کر دیا ہو اور دوسري امر کے ذکر کا
ہرگز جي نہین چاہتا مگر منصب واقعہ نگاري جو اختیار کیا ہے اوسنے اوسکي
ذکر پر مجبور کیا ہے یعنی بمعاوضہ اور بدلے مین جو سب اور لعن کي خطبون مین
غیر مستحقین پر اونہون نے راہ نکالي جو طریقہ سارے خلفاي بني امیہ مین
عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ کے وقت تک جاري رہا البتہ نہایت قابل

نفرت اور انکار ہے اور ہمکو یقین ہے کہ وہ اپنے دلمین خوب سمجھے تہے
کہ بموجب مضمون حدیث شریف کے سب اور لعن غیر مستحق پر خود سا
اور لاعن پر پلٹ آتی ہے باوصف ایکے شدت طبع خلافت اور
سلطنت اور مصلحت عظمی اوسکی جو اونکے دلمین تہی اوسنے اس ظاہری
غیر قلبی سب ولعن کے عیب سے اونکو اندہا کر رکہا تہا یعنے اونکی سمجہہ تہی
کہ اگر وہ عوض نہ لینگے تو اونکے معاون اور انصار مبادا یہ سمجہین کہ وہ مستحق
سب اور لعن کے ہین بخلاف طرف ثانی کے تو سلطنت اور حکومت
مین فتور واقع ہوگا اب یہان ہمکو سخت تعجب ہے کہ جناب امیرالمومنین
اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کیون سب ولعن
اعدا پر اور مخالفین پر فرمائی جنکو سزا اونکے حرکات کی دینی اپنے قابو
مین نہ تہی اور اس آیت کے مضمون پر کیون عمل نہین فرمایا لا تسبوا
الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم
اور خود آپ نے اپنی مواعظ مین ارشاد فرمایا ہے من واجہ الناس
بما یکرہون قالوا فیہ مالا یعلمون یعنے جو شخص سامنا
کرے آدمیونکا اوس چیز سے جسکو وہ بد جانتے ہین کہینگے اوس
سامنے کرنیوالے کو وہ باتین جو نہین جانتے مطلب یہ ہے کہ اوسپر
بہتان باندہینگے اور باطل اور لا یعنی کلام کرینگے بار خدایا مگر حضرت کو
اوسوقت اوسمین ایسی غلطی معلوم ہوئی ہو کہ اب ہماری سمجہہ نہین

نہین آسکتی شاید ایسا ہوا ہو کہ بسبب حرکات بد اعدا اور مخالفین کے
جسکا تدارک ممکن نہوا دو چار مرتبہ غصۂ بشریت سے دعائے بد متضمن سب
اور لعن آپ نے کی مگر جب مال کار یعنے اعدا کے انتقام کا تصور ہوا تب آپنے
سکوت کیا یا ایسا ہوا ہو کہ آپ کے لشکرین صغیر اور کبیر کی عادت سب
اور لعن کی ہو گئی ہو جسکے انتقام مین اعدا نے زبان درازی شروع کی
چنانچہ اس امر پر ایک نصیحت آپ کی جو نہج البلاغت مین منقول ہے دلالت
کرتی ہے اور آپ نے اپنے ذات سے ہرگز سب اور لعن کسی مسلمان پر
نہین کی جب لشکریونکی عادت سب اور لعن کی ہو گئی تب آپ نے تاکید
اوسے منع فرمایا ہرگز ذہن اس امر کو قبول نہین کرتا کہ آپ خود لعن کرتے
رہے اور لشکریونکو منع فرمایا اور اس حکم الٰہی پر لم تقولون مالا
تفعلون عمل نہین فرمایا یعنے کیون کہتے ہو وہ بات جو خود نہین کرتے -
قال فی نہج البلاغۃ ومن کلام لہ علیہ السلام وقد سمع قوما
من اصحابہ یسبون اہل الشام ایام حربہم بصفین انی اکرہ
لکم ان تکونوا سابین ولکن لو وصفتم اعمالہم وذکرتم حالہم
کان اصوب فی القول وابلغ فی العذر وقلتم مکان سبکم ایاہم
اللہم احقن دماءنا ودماءہم واصلح ذات بیننا وبینہم
واہدہم من ضلالتہم حتی یعرف الحق من جہلہ ویرعوی
من الغی والعدوان من لہج بہ ترجمہ اسکا یہ ہے صاحب نہج البلاغت

کہتا ہے اور منجملہ کلام اوسی علیہ السلام کے ہے اور بہ تحقیق سنا اوسی
علیہ السلام نے ایک قوم کو اپنے اصحاب میں سے کہ گالیان دیتے
ہین اہل شام کو جن دنون وہ لڑائی کرتے تھے صفین مین بہ تحقیق مین
مکروہ جانتا ہون واسیطے تمہارے یہ کہ تم گالیان بکنے والے ہو لیکن اگر
تم بیان کرو اونکے اعمال کو اور ذکر کرو اونکے حرکات کا تو اچھی بات
ہے اور معقول عذر ہے اور گالیون کے عوض یہ کہو کہ یا اللہ محفوظ رکھ تو ہمارے
خون اور اونکے خون اور صلح کروا دے تو ہمارے اور اونکے درمیان
مین اور ہدایت کر تو اونکو گمراہی سے تاکہ ظاہر ہو جائے حق جو جہالت مین
اونکی مخفی ہے اور باز آوے گمراہی سے اور حد سے گذر جانے سے جو اوسکا
حریص ہو گیا ہے ارباب انصاف پر جنکی آنکھ تعصب سے بصر اور بصیرت
سے بند نہین ہے صاف واضح ہے کہ یہ کلام بدلالت التزامی اسپر
دلالت کرتا ہے کہ اہل شام کو وقت محاربۂ صفین کے حضرت امیر المومنین
سلام اللہ علیہ دایرہ اسلام سے خارج نہین جانتے تھے اور اسیطرح سے
یہ کلام ہمارے دالالت مین منی اسکا ہے کہ آپ نے بذات خود اہل شام
سب اور لعن نہین کی واللہ اعلم بالصواب لکھتے ہین چونکہ حدیث مین خبر
بغیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی الخلافة بعدی ثلثون
سنة یعنی خلافت راشدہ میرے بعد تیس ۳۰ برس رہیگی اور جب شہادت
حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کی ہوئی تو چھ مہینے اوس میعاد مین

باقی تہی اوسکو حضرت سبط اکبر حسنؑ مجتبی سلام اللہ علیہ نے پوراکرکے
خلافت چہوڑدی تاکہ خلافت غیر راشدہ کا اطلاق آپ پر نہو بالجملہ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو اونہون نے انتظام اوسکا
بطور سلاطین کے شروع کیا ایک قصر سلطنت تعمیر کیا اوسکا نام
مقصورہ رکہا جمعے کی نماز اوسمین پڑہتے تہے اور برید ایجاد کیا یعنے
سوارونکی ڈاک مقرر کی جسمین نامہ اور پیغام ممالک بعیدہ سے جلد پہنچاین
اسیطرح سے اور ترتیبات اور انتظامات مستحسنہ عمل مین لائے جو پیشتر
نہ تہی ایک روایت اور سنی ہے مگر کیفیت اوسکے صحت اور سقم کی
نہین معلوم ہوئی اسواسطے کہ فن حدیث سے یہ روسیاہ جاہل ہے
یعنے ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کو ایک خط لکہوانے
کیواسطے طلب کیا خبر آئی کہ کہانا کہاتے ہین پہر دو مرتبہ آدمی بلانیکو گیا
وہی خبر آئی تب آپ نے فرمایا لا یشبع اللہ بطنہ یعنے خدا اوسکا
پیٹ نہ بہرے کہتے ہین معاویہ کو حرص اور طمع دنیا کی اور حب جاہ اسی
دعا سے ہوئی تہی شیخ اکبر یعنے محی الدین عربی رحمۃ اللہ نے مسامرہ مین
لکہا ہے معاویہ بن سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبد
مناف جو جد مشترک ہین اونکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر
ظاہرا مسامرہ مین ناسخ کی غلطی سے سفیان بن صخر لکہا ہے یا خود شیخ کو
غلط معلوم ہوا ہو اسواسطےکہ صخر نام سفیان کا تہا اونکا باپ حرب تہا

جیسا کہ سبائک الذہب فی انساب العرب مین لکہا ہے پہر مسامرہ مین لکہا ہے
اور معاویہ کی مان ہندہ بنت ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف تہین پچیسوین
ربیع الاول سنہ ۴۱ ہجری مین بعد مصالحے کے حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ کے ساتہ لوگون نے اونکے ہاتہ پر بیعت کی اونکی مہر مین کندہ تہا
رب اغفر لی - منشی اونکے عبد اللہ بن اوس غسانی اور حاجب
اونکا اپنا غلام زیاد بن توف تہا اور قاضی اونکے عہد کے فضالہ بن
عبد اللہ انصاری تہے نماز اونکے جنازے کی یزید نے پڑہائی اور بعضے
کہتے ہین ضحاک بن قیس نے پڑہائی دمشق مین مابین باب الجابیہ اور باب
الصغیر کے دفن ہوئے سنہ ۶۰ ہجری مین اونہون نے اٹہتر برس نو مہینے
ایکدن کی عمر مین قضا کی اور ایام خلافت پیشتر بیس برس سے زیادہ
امیر شام رہے راقم کہتا ہے ابتدائے سلاطین اسلام مین حاجب
بہت بڑا منصب معزز اور با اختیار تہا اوسیکے ذریعہ سے سارے کام
سلطنت کے طے ہوتے تہے خلفا کے پاس وہی سب کام پیش کرتا تہا
اور اونکے احکام وہی جاری کرتا تہا وزیر اعظم اور سب وزرا اوسکی
دست نگر رہتے تہے خلیفہ سے ملاقات اوسیکے ذریعہ سے ہوتی تہی جب
انتظام اختیارات وزرا ہوا اور دیوان اور اہل دفاتر مقرر ہوئے
تب حاجب کا رتبہ بتدریج گہٹتا گیا یہان تک کہ آخر زمانے مین اوسکا نام
عرض بیگی اور داروغہ دیوان خانہ ہوگیا جو ہمارے زمانہ مین ہے روسا کے

یہان بہی لقب ہی اور کام اوس عہد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے یہان بہی ایک
شخص کے حوالے رہتا تہا مگر وہ اختیار جو خلفاے بنی امیہ اور خلفای
عباسیہ کے حجاب کے سپرد تہا وہ نہ تہا اسواسطیکہ وہان مطلق روک
ٹوک دربار مین نہ تہی ہر شخص اعلی اور ادنی خود اپنے مطالب پیش
کرکے اپنا کام نکال لیتا تہا اور سلاطین تیموریہ مین جو شخص سلاطین اور
روسای مطیع سلطنت کے پاس اونکے ممالک مین رہتا تہا اوسکا لقب
حاجب ہوتا تہا جیسی انگریزی سلطنت ہندوستان مین رزیڈنٹ اور
اجنٹ کہلاتے ہین بالجملہ معاویہ نے بعد استقرار کے سریر خلافت پر
اور بعد قضا کرنے حضرت سبط اکبر حسن مجتبی سلام اللہ علیہ کے امر کردہ
وزشت جیسا کہ مذکور ہوا یہی کیا کہ یزید پلید کو اپنی حالت حیات مین ولیعہد
مقرر کیا اور کوئی دقیقہ جہد و کوشش کا لوگون سے بیعت کرانے مین اوسکی
مہمل اور نامرعی نہین چہوڑا ہزارون نہین بلکہ لاکہون روپیہ بیت المال کا
تالیف قلوب کے واسیطے صرف کیا اور وعدہ وعید اور تخویف اور
تہدید بیشمار بوساطت اپنی عمال دنیا طلب کے اور بالخصوص خود مدینہ
منورہ اور مکہ معظمہ مین جاکے بالمشافہ عمل مین لائے تب سارے اہل
اسلام دور اور نزدیک کے اور ساری اولاد مہاجر اور انصار کی
اکثر بطمع دنیا اور بعضے کرہا بخوف عزت و آبرو اور جان و ناموس کے

اوس فاسق اور فاجر کی بیعت پر راضی ہوئے وقایع اوسکے مفصل
کتب سیر مین مندرج ہین اون سبکا نقل کرنا بخیال طوالت اور کراہت
مضامین کے راقم کو مصلحت نہ معلوم ہوئی مگر چار بزرگوار نے باوصف
ہر جلنس وعدہ وعید اور تخویف اور تہدید کے اپنے تین اوس سے بچایا
اور رد کا یعنے حضرت سبط اصغر حسین بن علی اور عبد اللہ بن عمر
اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین
اور معاویہ نے ہر چند زبانی بہت کچہ تہدید اور تخویف ان بزرگوارونکو
کی مگر کسیطرح کی اذیت دینا اور اہانت کرنی اونکی جایز نہین رکہی اور
ملاقات کے وقت اونکی تعظیم اور تکریم مین بحسب مراتب ہر ایک کے
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا بلکہ وصیت یزید کو بہی بتاکید اونکی
پاس ولحاظ اور اونکے ساتہہ رعایت اور مراعات کی کر گئے لیکن
اوسکے ساتہہ یہ بہی کہہ گئے کہ ان چارو بزرگوارون سے ڈرتے
رہیو اگر خار تمہارے چمنستان خلافت کے ہین تو یہی چارو ہین چنانچہ
عبد اللہ بن عمرؓ گوشہ نشین اور تارک ہین اپنی ذات سے میل
خلافت کیطرف اونکو نہوگا اور عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کا بہی معاملہ سہل
ہے کہ وہ شایق صحبت نسا ہین اونکی تائید سے اس خواہش مین
اونکی ذات سے بہی چندان احتمال مضرت نہین ہے بے محل خوف
امور خلافت مین صرف حسینؓ بن علیؓ اور عبد اللہ بن زبیرؓ ہین

اور اون چار دبزرگون کی حیات تک قلوب عامہ اہل اسلام کے اونہین
کیطرف راجع رہین گے اگرچہ ظاہر مین بد نیا طلبی اور رعب سے تمہاری شوکت
اور وجاہت کے تمہاری اطاعت کرین پس عبد اللہ بن عمرؓ سے اور
عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے تو ہرگز متعرض نہونا اور عبد اللہ بن زبیرؓ کو
بہ تدابیر عاقلانہ کہ منحرف دکیطرف نہو جسطرح سے ممکن ہو زندہ چھوڑنا مگر زنہار
حسینؑ بن علیؑ کو کسیطرحکی اذیت اور اہانت نہ پہنچانا کہ اوس سے دین اور
دنیا دونو کی تباہی کا احتمال ہے مراعات اور مدارات اونکے ساتھہ ہر
طرح سے مرعی رکہنا مگر اونکی تدابیر سے اور لوگونکی رجوع سے اونکیطرف
غافل نہ رہنا روضتہ الصفا مین یہ اخیر وصیت حضرت معاویہ کی یزید سے
بڑی تفصیل سے لکھی ہے منجملہ اور امور کے لکھا ہے جب معاویہ کی وصیت
مین نام حضرت سبط اصغر سلام اللہ علیہ کا آیا تب آہ آہ کرکے کہا کہ ہرگز
ہرگز امام حسینؑ کو رنج نہ پہنچانا اگر اونکے طرف سے کچھ مخالفت ظہور مین
آوے تو صرف وعید اور تہدید پر اختصار کرنا اور ہرگز ہرگز اپنے تئین
اوس جماعت مین داخل نکرنا کہ اونکے گردنون پر خون امام حسینؑ کا ہو
جب بمواجہہ حضرت باریتعالی کے پہنچین جہانتک ممکن ہو اونکی حرمت نگاہ رکہنا
اگر کوئی اونکے اہل سے تمہارے پاس آوے تو اوسکو صلہ اور عطایائے
ارجمند سے مخصوص کرنا اور ایسا بندوبست کرنا کہ منتسبان خاندان نبوت
بہر طور رفعت اور عزت کے ساتھہ زندگانی کرین ابن عباس نے مجہسے

روایت کی ہے کہ حالت نزع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ آنحضرت کے بالین پر گئے دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ کو آپ اپنے سینے میں لگائے ہوئے فرماتے تھے یہ فرزند میرا ابرار میری عترت کا اور اخیار میری ذریت کا ہے یا اللہ برکات اوس شخص سے اوٹھا لے جو میری وفات کے بعد اوسکی حرمت نگاہ نہ رکھے اس گفتگو کے بعد وہ بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش میں آئے تو چند کلمات یزید کی تالیف کے کہے کہا میں نے خود مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن جبرئیل نے آ کے مجھ سے کہا کہ اس تمہارے بیٹے کو تمہاری امت کے لوگ قتل کرینگے اور قتل کرنیوالا اوسکا لعین اس امت کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی قاتل امام حسینؓ پر لعنت کی ہے الغرض معاویہ نے ایسی جنس کی باتیں تعظیم اور تکریم امام حسین کی یزید کو وصیت کر کے ضحاک بن قیس اور مسلم بن عقبہ جو اوسکے متوبان دولت میں سے اوسوقت حاضر تھے اونکی طرف مخاطب ہو کے کہا تم لوگ گواہ رہو اس وصیت کے جو میں نے یزید کو کی ہے انتہی راقم کہتا ہے کہ معاویہ کی اس وصیت کے درمیان میں غشی سے ہوش میں آنے کے بعد جو ہم نے لکھا ہے کہ چند کلمات یزید کی تالیف کے کہے کہا وہ کلمات جو روضۃ الشہداء بمبئی کے چھاپے کی ہمارے زیر نظر ہے اوسمیں یوں لکھے ہیں مجھکو تیرے قاتل کے ساتھ روز قیامت کے مقاومت اور خصومت ہو گی اور میرا

دل خوش ہے کہ قیامت کے دن مین خصم اوس شخص کا ہوگا کہ تجھکو
قتل کرے تیرے ساتھہ جنگ کرکے فقط ظاہر مین یہ خطاب یزید کیطرف
معلوم ہوتا ہے مگر امام حسینؑ کی تعظیم اور تکریم کی وصیت کی بیچمین خطاب
اون کلمات کا یزید کیطرف نہایت بیجوڑ ہے ہمارے والسنت مین استفہام
پر کچھ ناسخ کا تصرف ہوا ہے یعنے اور انکشد کی جگہہ پر تو را نکشد
و علی ہذ القیاس دوسرے مقام مین یا تو جنگ کردہ تو را نکشد کی
جگہہ پر یا او جنگ کردہ او را نکشد تھا اسواسیطے تو را خلاف محاورہ
معلوم ہوتا ہے چاہئیے تھا ترا بغیر واو کے ہو اور اگر وہی تحریر اصل مصنف
کی ہے تو ہوسکتا ہے کہ معاویہ نے بعد ہوش مین آنیکے غشی
سے حضرت امام حسینؑ کو حاضر تصور کرکے ان کلمات مین اونہین کیطرف
خطاب کیا ہے نہ کہ یزید کیطرف اور اوسمین ایک قسم کی بلاغت
ہے کہ غایب سے حاضر کیطرف رجوع ہو جیسے ایاك نعبد و
ایاك نستعین - **ذکر سلطنت یزید پلید جو نافرد نجلیفہ**
دوم بنی امیہ کے قوم کا تھا اس نابکار کا ذکر بالخصوص جس سے
اوسکی شوکت و شان نکلے سخت ناگوار ہے لیکن واقعہ نویسی اختیار
کی ہے قلم مجبور ہوا لکہنے پر اور حادثہ صعبہ شہادت شہدائے کربلا رضوان
اللہ علیہم اجمعین اور واقعہ ہائلہ حرہ اوسیکے عہد ضلالت مہد مین
واقعہ ہوا جسکا لکہنا ضرور تھا خاصتہً یہی دونو حادثے موجب اوسکی

سلطنت کے ذکر کے ہوئی اب آپ سیر لکھتے ہین اوسکی کنیت ابو خالد تہی ۲۵ یا ۲۶ سنہ ہجری اوسکی ولادت ہوئی وہ بہت موٹا اور کثیر اللحم اور کثیر الشعر تہا اوسکی مان کا نام میسون بنت بحدل کلبیہ تہا جیسا اوپر ذکر ہو چکا ہے اوسکے باپ نے اپنی حیات مین لوگون سے اوسکی بیعت کروائی لکہتے ہین بڑا فصیح اور بلیغ شاعر تہا قصیدہ قافیہ اوسکا ایک مشہور ہے جسکا ایک شعر یہ ہے ادرکاسا ونا ناو الہا الا یا ایہا الساقی جسکو اولٹ کے حافظ شیراز نے اپنی دیوان کے سر مطلع کا مصرع اول کر دیا ہے مسرف ہونا اوسکا معاصی مین مشہور ہے اور ظلم اور سفاکی مین بیباک تہا رعب اوسکا قلوب مین حد سے زیادہ تہا اور وہ تو ایک طبعی امر ہے سلاطین ظلمہ کی سفاکی اور قتل وخون سے قلوب مین ڈر پیدا ہو جاتا ہے اسیواسطے سلاطین عادل اور باورع اور تقوی بہی کبہی حد سے تجاوز کر جاتے ہین مگر شریعت نے اوسکا نام سیاست رکہا ہے ظلم اور ستم کا لفظ اوسپر اطلاق نہین کیا جاتا اسواسطے کہ بغیر رعب سلاطین کے انتظام سلطنت کا ممکن نہین ہے اور رعب قلوب مین بدون سیاست کے نہین ہوتا چنانچہ یہ مسئلہ شریعت کا ہے الضرورات تبیح المحذورات ۔ صرف فرق یہ ہے کہ سلاطین ظلمہ کا تجاوز حد سے اوس ضرورت پر نہین مقتصر ہوتا جسکو شریعت اور عقل شرعی ضرورت

سمجھے وہ ضرورت اپنی ہوا اور ہوس کی ٹہرا لیا کرتے ہین مثلاً خیال کرنا چاہیے کہ حکم جہاد کا اہل اسلام مین اور اوسکے سارے احکام بظاہر متجاوز از حد مین مگر ضرورت شرعی نے اوسکو جایز رکہا چنانچہ بعضے علما اور عقلا کے نزدیک فرضیت جہاد کی بعد فتح مکہ معظمہ کے ساقط ہو گئی اسواسطے کہ ضرورت شدید جو موجب اوس حکم کی تہی وہ باقی نہ رہی ابن حجر مکی نے نووی کے چہل حدیث کی شرح مین سقوط فرضیت جہاد کو پہلی حدیث کی شرح مین نقل کیا ہے تو خیکا یہ مذہب ہی اوسکا مطلب یہ ہے کہ بعد فتح مکہ کے اگر پہر ویسی ہی ضرورت شدید شریعت تجویز کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد عدالت مہد مین تہی یعنی کثرت کفر زندقہ و فسق و فجور و ظلم و ستم و نا ایمنی اموال و نفوس و عزت و آبرو ہو جاوے تو جہاد مباح ہوگا فرض نہوگا یا شاید یہ مطلب ہو کہ بعد فتح مکہ کے جہاد فرض عین نہین رہا بغیر شدید شرعی فرض کفایہ ہوگا یہ ہماری تحریر جہاد کی مسئلے کے ایک جملہ معترضہ تہا کہ بیضرورت قلم سے نکل گیا یزید پلید کے رعب کا یہ حال تہا جب بعد وفات اپنے باپ کے اوسنے تجدید اپنی بیعت کی کروائی تو بعضے محتاط لوگون نے کہا کہ ہم بیعت کرتے ہین اس شرط پر کہ خدا اور رسول کے حکم پر چلیو اوسنے کہا نہین میرے ہر حکم کی اطاعت کرو خواہ موافق خدا اور رسول کے حکم کے ہو یا مخالف

خواہ مخواہ میرا حکم بجا لاؤ کسیکو چارہ نہین ملا بجز اوسکی بیعت کے
مگر مدینہ منورہ مین پانچ چھہ بزرگون نے بیعت نہین کی نہ اونکے باپ کے
حیات مین اور نہ بعد اونکی مرنیکے مثل حضرت امام حسین اور
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اور یزید پلید کے اور معاصی سے
قطع نظر اوسکی رضا بشہادت شہداے کربلا اور حادثہ جانکاہ
حرہ سب معاصی پر فوق ہتی اگرچہ بعضے علما ثبوت اوسکی رضا سے
منکر ہین اور جو اخبار موید اوسکی رضا کے ہین اوسکو کہتے ہین وہ
اخبار احاد ہین قابل وثوق کے نہین ہین اور ایک دلیل اوسکی
عدم رضا کی یہ لکہی جاتی ہے کہ جب سر مبارک حضرت امام
شہید کا اور مقیدان اہل بیت سلام اللہ علیہم اجمعین اوسکے
پاس پہنچے تو اوسنے کہا مین ابن زیاد سے اوسوقت خوش ہوتا کہ وہ
حضرت امام کو یہان زندہ پہنچاتا اور اہل بیت کی اوسنے کسیطرح سے
اہانت نہین کی بلکہ تعظیم اور تکریم کرتا رہا اور خاتونان اہل بیت خصوص
حضرت زینب علیہا السلام اوسکو گالیان دیتی رہین اور سخت
کہتی رہین مگر وہ ساکت اور متحمل رہا اور حکایات بہی اسی قسم
کے اہلبیت کی خاطرداری اور مراعات کے منقول ہین راقم کہتا ہے
یہ سب اخبار بہی احاد ہین اور اخبار اوسکی رضا بشہادت حضرت
امام کے اگر مشہور یا متواتر بالمعنی ہون تو عجب نہین ہے اور تعظیم

اور تکریم اہلبیت کی خبرین بہی اگر متواتر بالمعنی ہون تو اونسے عدم رضا شہادت
نہین نکلتی اور وہ تعظیم اور تکریم بہ مصلحت ہتی اگر نکرتا تو احتمال تہا کہ بہت
لوگ جو اوسکے اعوان اور انصار تہے وہ بگڑ جاتے اور سلطنت مین فتور
واقع ہوتا اور جزئیت اور قرابت قریبہ بہی اوسکی باعث تہی باقی رہا
مسئلہ سب اور لعن کا اگر کوئی کہے لعنة اللہ علی قاتل الحسین والراضی
بہ تو شاید کسیکو اسمین تمام انکار نہوگا اور یہ قول علمائے اہل سنت
وجماعت کا موافق عقل سلیم کے ہے کہ اگر کوئی اپنی عمر بہر مین شیطان
پر لعنت نکرے تو وہ عقبی مین ماخوذ نہین ہوگا اور چونکہ کسیکی عاقبت
کا حال معلوم نہین ہے اسواسطے کسی مشرک اور ملحد پر بہی نام لیکے لعنت
مناسب نہین ہے شاید وہ تایب مرا ہو والتایب من الذنب کمن
لا ذنب له اور یہ روسیاہ مدعی اپنی علم اور دانست کا نہین ہے مگر
میرے نزدیک جواز لعن کا یزید پر کلام اللہ العظیم سے ثابت ہے جہان
فرمایا ہے فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض
وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنهم اللہ فاصمهم
واعمی ابصارهم ترجمہ اسکا یہ ہے پہر تمسے یہ بہی توقع ہے اگر تمکو
حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک مین اور توڑ ڈالو اپنے ناتے ایسے لوگ
وہی ہین جنکو لعنت کی اللہ نے یعنی اونکو پہٹکار اپر کر دیا اونکو بہرے
اور اندہے اونکی آنکہین میری سمجہہ مین گو کسی کے نزدیک ناقص ہو یہ

آتا ہے کہ کوئی فساد زمین پر واقعہ حرہ اور حادثہ کربلا سے زیادہ نہوگا اور نہو نا
ناتیے کا مثل اون دونو حادثون سے کہین کمتر ہوا ہوگا کہ سیکڑون اقربای
قریب یزید پلید سے اون دونو حادثونمین قتل ہوئے اور اونکی اہل عیال کی
بالخصوص واقعہ حرہ مین ایسی بیحرمتی ہوئی جو قابل زبان قلم پر آنیکے نہین ہے
یعنی لکہتے ہین کہ واقعہ حرہ کے بعد مدینہ طیبہ مین بہت سے عورات عفیفہ فجار کی
زنا بالجبر سے حاملہ ہوگئین فلعنۃ اللہ علی فاعلی تلک المعاصی السیئۃ
والراضی بہا اور جناب باری تعالی شانہ نے اکثر احکام وعیدی کے بعد
استثنا کی ہے الا من تاب وغیرہ سے اس آیت مین وہ استثنا ہی
نہین ہے اس سبب سے بفرض محال اگر یزید پلید تایب ہی مرا ہو اس روسیاہ
کا یہ عقیدہ ہے لعنت بر یزید و اعوان و انصار او و بر افعال بد او و اب ہم
کیفیت حادثہ عظیمہ کربلا کی بترجمہ سر الشہادتین مولفہ مولانا حضرت شاہ
عبد العزیز قدس سرہ لکہتے ہین واضح ہو کہ پہلے اوس رسالے مین یہ تمہید
کی ہے کہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان متصف جمیع فضایل اور کمالات سے تہے جو
پہلے پیغمبرونکو حاصل ہوئے تہے مگر فضیلت شہادت جو بعضے پیغمبرونکو نصیب
ہوئی وہ آپ کو حاصل نہین ہوئی تہی اس سبب سے اللہ تعالی نے
وہ فضیلت آنحضرت کے دونو فرزندونکو عطا کی اور اسکے اثبات کے
واسطے احادیث نقل کیئے ہین کہ اون دونو صاحبزادونکی شہادت حقیقت
مین آنحضرت ہی کی شہادت تہی اور اوسکے ضمن مین بہت سے

احادیث دونو صاحبزادو نکے فضایل اور کمالات کے نقل کرکے لکہتے ہین
شہادت دو قسم ہے ایک شہادت سری اور دوسری شہادت
جہری سو فضیلت شہادت سری کی اللہ تعالی نے حضرت سبط اکبر
کو عطا کی یعنی اونکی ایک زوجہ نے جسکا نام جعدہ بنت اشعث بن
قیس تہا یزید پلید کے اغوا سے زہر دیدیا تو وہ شہادت سری ہوئی
کہ زہر کے اثر سے آپ کو اسہال کبدی ہوگیا اور اوسی مرض مین
آپ نے قضا کی لکہا ہے کہ یزید نے جعدہ سے وعدہ کیا تہا کہ مین تیرے
ساتہہ نکاح کرلونگا جب اوسنے ایفا ئے وعدے کی درخواست کی تب یزید
نے جواب دیا کہ تیری صحبت حسنؑ کے ساتہہ جبکہ ناگوار نہی بہلا اپنے
کیا ہم تیری صحبت قبول کرینگے پس وہ نا لایق عورت خسران الدنیا و
الاخرہ کا مصداق ہوئی لکہا ہے جب حضرت سبط اکبر قریب فوت ہونے کے
تہے حضرت سبط اصغر سلام اللہ علیہما نے استفسار کیا کہ آپ کو زہر کسنے
دیا آپ نے پوچہا کیا تمہارا اوسپر قصاص جاری کرینگا قصد ہے اونہو
نے کہا ہان آپ نے فرمایا اگر زہر اوسی نے دیا جسپر میرا گمان ہے
تو تیرا منتقم حقیقی اللہ تعالی ہے اور اگر میرا گمان غلط ہوا تو مین نہین چاہتا
کہ ایک بے گناہ پر قصاص جاری ہو پہر مجہکو زہر کئے مرتبہ دیا گیا ہے مگر
یہ اخیر زہر بہت ہی سخت تہا پس آپ نے اپنا گمان جسپر تہا وہ
ہی نہ بتایا بنظر کمال حلم کے جو آپ کے جبلت مین تہا اور اصل غرض یہ تہی

که شہادت سری بجمیع شرائط وقوع مین آوے آپ بروایت صحیح مین
نصف شعبان سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے اور بعضونکے نزدیک
آپ کی ولادت رمضان مین واقع ہوئی اور وفات آپ کی سنہ ۴۹ ہجری
مین بروایت ارجح پہلی ربیع الاول کو اور آخر صفر مین بروایت مشہور
واقع ہوئی پینتالیس برس چھہ مہینے چندروز کی عمر شریف ہوئی اب حال
شہادت جہری کا لکھا جاتا ہے جو حضرت سبط اصغر کو عطا ہوئی جو اکبر وقایع
مشہورہ سے ہی اور سبب اوسکی شہرت کا یہی ہے تاکہ شہادت جہری ہوجائے
لکھتی ہین جب یزید پلید مالک ملک اور بادشاہ ہوا اور جب سنہ ۶۰ ہجری
کو شہر دمشق مین لوگون نے اوسکی بادشاہت قبول کی سب ملکونمین اوسنے
اپنے عمال کو لوگون سے اپنی بیعت لینے کیواسطے حکم لکھا اور ولید بن عقبہ
جو اوسکا عامل مدینے مین تہا اوسکو حکم لکھا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
سے بہی بیعت قبول کروائے پس آپ نے بیعت نہ کی اسواسطے کہ وہ
فاسق اور دایم الخمر اور ظالم تہا پس حضرت چوتہی شعبان سنہ ۶۰ ہجری کو
مدینہ منورہ سے بعزم مکہ معظمہ روانہ ہوئے جب آپ وہان پہنچے اور اقامت
وہان اختیار کی تب یہ خبر کوفے کے لوگون کو پہنچی ایک جماعت کثیر نے
وہان کے بیوفا لوگونمین سے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کوفے مین
طلب کیا اور لکھا کہ ہم سب اپنے جان اور مال سے حاضر ہین کہ آپ کی بیعت
کرین اور اس امر مین حد سے زیادہ مبالغہ کیا اور قریب ڈیڑہ سو خط ایسی

مضمون کے نامے توڑ آپ کے نام پر سرطایفے کے جدا جدا پہنچے تب حضرت
امام نے مسلم بن عقیل اپنے چچا کے بیٹے کو کوفے کیطرف روانہ کیا اور
اون لوگونکو جواب لکھا کہ تمہارے صداقت اور ارادت کی دلیل یہی کہ
میرے چچا کے بیٹے کی مدد کرو جب مسلم بن عقیل کوفے مین پہنچے مختار
بن عبیدہ کے گہر مین اوترے اور اونکے ہاتہہ پر بہ نیابت حضرت امام
حسین علیہ السلام کے ایک انبوہ کثیر نے جو بارہ ہزار سے زیادہ تہے
بیعت کی نعمان بن بشیر از زمرہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو یزید پلید کیطرف سے کوفے کے حاکم تہے وہ خبر مسلم بن عقیل کی ہاتہہ
پر بیعت کی سنکے لوگونکو تہدید اور وعید زبانی کی اور اوسی پر اختصار
کیا اور کسیطرحکا تعرض کسی سے نہین کیا اس واقعے کی اطلاع یزید کو مسلم
بن یزید حضرمی اور عمارہ بن ولید بن عقبہ نے کی اور مفصل حال مسلم بن
عقیل کا اور لوگونکا بیعت کرنا اونکے ہاتہہ پر اور میلان قلوب اہل کوفیکا
اونکی طرف اور کیفیت تغافل نعمان بن بشیر کی اس حادثہ سے لکہہ بہیجی
یزید پلید نے فوراً نعمان بن بشیر کو ولایت کوفے سے معزول کیا
اور اونکی جگہہ پر ابن مرجانہ یعنی عبید اللہ بن زیاد کو مامور کیا جو بصرے
کا حاکم تہا وہ بہیجا فوراً وہان سے جنگل کے راستے سے روانہ ہوکے شب کو
کوفے مین پہنچا چونکہ اندہیرا تہا اور وہ اہل حجاز کا لباس پہنے تہا کوفے کے
لوگونکو گمان ہوا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے ایک

خلق کثیر استقبال کیواسطے نکلی اوسپر سلام کیا اور اوسکی سواری کے
ساتھ چلے اور ہرایک پکار پکار کر کہتا تھا مرحبا یا ابن رسول اللہ قدمت
خیر مقدم یعنی خوب ہوا جو آپ تشریف لائے اے فرزند رسول اللہ تعالی
مبارک کرے ابن مرجانہ سنی اَن سنی کر گیا اور ساکت او رصامت
دارالامارہ مین پہنچا جب صبح ہوئی تب لوگونکو جمع کر کے اپنے حکومت اور
ایالت کی سند لوگونکو سنائی اور سب کو یزید کے مخالفت کرنے سے
ڈرایا اور حیلے اور تدبیر سے مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر جنہون نے بیعت
کی تہی اسکو توڑ لیا اور مسلم پوشیدہ ہانی بن مروہ کے گہر مین جاکے چہپے
ابن مرجانہ نے ایک جمعیت فوج کی ہمراہ محمد بن اشعث کے ہانی بن
عروہ کے گہر مین بہیج کے اونکو طلب کیا اور اونکو مار کے روسائے
کوفہ کی قید کیا یہ خبر جب مسلم کو پہنچی تو اونہون نے اپنے ادس لشکر
سے جو باہم قرار پائے تہے ساری جمعیت کو جنہون نے اونکے ہاتہہ پر
نیا تبا حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیعت کی تہی بلایا لکہتے ہین کہ
فوراً چالیس ہزار آدمی جمع ہو گئے اور قصر دارالامارہ کا محاصرہ کیا
یہ سنکے ابن مرجانہ نے روسائے مقیدین کو حکم دیا کہ اپنے اپنے گروہ
سے گفتگو کر کے مسلم بن عقیل کی رفاقت سے منع کرین سبنے
اس حکم کی تعمیل کی پس ساری جماعت متفرق ہو گئی شام تک مسلم
کے ساتھ صرف پانسو آدمی رہ گئے جب اندہیرا ہو گیا وہ جماعت

بقیہ بہی جلدی اور مسلم بچارے اکیلے رہ گئے وہ ایک عورت کی گہرمیں
جو اپنے دروازہ پر کہڑی تہی آکر پانی پینے کا مانگا اوسنے پانی پلا کے اونکو اپنے
گہرمیں بٹہلا لیا اوس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلہ تہا اوسنے جا کے
اوسکو اطلاع کی محمد بن اشعث نے ابن مرجانہ کو مطلع کیا اوسنے عمرو بن
حریث کو جو کوفے کی کوتوال کو اور اوسی محمد بن اشعث کو بہیجا کہ مسلم کو
لے آویں جب وہ دونو وہاں پہنچے مسلم تلوار لیکے مقابلے کیواسطے تیار ہوئے
محمد بن اشعث نے وعدہ امان کا دیکے اونکو دار الامارہ میں لے آئے ابن
مرجانہ نے پیشتر دیوڑہی پر حکم دے رکہا تہا کہ فوراً مسلم کے دیوڑہی پر
پہنچنے سے اونکو قتل کرنا بیوفا لوگون نے اوسکی تعمیل کی اور ہانی بن
عروہ کو بہی قتل کرکے سولی پر چڑہا دیا اور لاش حضرت مسلم کی لوگونکی
سامنے رکہوادی یہ واقعہ حسرت انگیز حضرت مسلم کی شہادت کا تیسری
ذیحجہ سنہ ۶۰ ہجری کو ہوا اور بعد اوسکے حضرت مسلم کے دونو بیٹے جنکا
نام محمد اور ابراہیم تہا اوسی ابن مرجانہ بیحیا نے شہید کیا رحمہم اللہ
و ارضاہم اور عجب اتفاق ہے کہ حضرت مسلم بن عقیل کے ہاتہ پر جب
ہزاردن بیوفا کوفے کی لوگون نے نیا نیا بیعت کی اونہون نے حضرت
امام حسین علیہ السلام کو لکہا کہ ساری خلایق یہانکے آپ کے قدوم
میمنت لزوم کی منتظر ہے اور جان اور مال آپ پر فدا کرنے کو تیار ہے
جسقدر جلد ہو سکے تشریف لائیے اس تحریر کے پہنچنے پر اوسی تیسری

تاریخ ذلحجہ کی حبدن ابن مرجانہ ںنے حضرت مسلم اور اونکے دو نو بیٹونکو
شربت شہادت چکھایا آپ مکہ معظمہ سے بعزم کوفہ روانہ ہوئے
اور بعضے روایتوںمیں حضرت امام کی روانگی مکہ معظمہ سے یوم الترویہ کو
ہوئی یعنی آٹھوین ذالحجہ کو اور جب آپ نے سامان روانگی کا شروع کیا
عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمرؓ اور جابر اور ابو سعید خدری اور
واقد لیثی سب جمع ہوکر باتفاق مانع ہوئے اور اہل کوفہ کی بیوفائی
آپ کے والد ماجد اور آپ کے بڑے بہائی سے ساتہہ بیان کرکے عرض
کیا کہ وہ لوگ ہرگز اعتماد کے قابل نہین ہین اور بعضون نے شاید یہ بہی
کہا ہو کہ حدیث مین وارد ہوا ہے **اذا بویع خلیفتین فاقتلوا
ثانیہما** یعنے جب دو خلیفہ کی بیعت لوگ کرین تو دوسرے
خلیفہ کو یعنی جسکی بیعت پیچھے ہو اوسکو قتل کرڈالو پس اگرچہ یزید
پلید کی بیعت اوسکے فسق و فجور کے سبب سے ناجایز ہو لیکن چونکہ
اول اوسکی بیعت ہوچکی ہے ایسا نہو کہ دشمن لوگ اس حدیث کی
سند سے لوگونکی قلوب جو آپ کے اعانت پر آمادہ ہوئے ہین پہیردین
لیکن چونکہ قضا و قدر نے آپ کی شہادت جہری لکہہ رکہی تہی آپ نے
ناصحین مشفقین کی نصیحت کو قبول نفرمایا بلکہ بعضون نے یہ بہی کہا کہ اگر
آپ نے عزم روانگی کا اس دارالامان سے مصمم کرلیا ہے تو اہل وعیال
کو ہمراہ نہ لیجائیے چونکہ اون سبکی زحمت اور اعدا کے ہاتہہ سے رسوائی

اور سبکی مقسوم ہو چکی تہی یہ مشورہ بہی آپ نے قبول نفرمایا کہ شہادت جہری کیجیے
شرائط پوری ہو اور آپ نے عذر نصیحت قبول نہ کرنیکا یہ کہا کہ مین نے اپنے
والد ماجد سے سنا ہی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے
سنا کہ آپ نے فرمایا ایک مینڈہی کے ذبح کرنے سے حرم کے اندر
مکی کی ہیحرمتی ہوگی مین ڈرتا ہون کہ وہ مینڈہا مین نہ بنجاؤن اسواسطے
یہ دارالامان مین چہوڑتا ہون راقم کہتا ہے مصداق اس حدیث
کے عبداللہ بن زبیر ہوئے جسکی حکایت اپنے مقام پر ہم ذکر کرینگے
الغرض حضرت امام معہ بیاسی آدمیونکے اپنے اہلبیت اور رفقا اور
خدام کے ساتہہ مکہ معظمہ سے روانہ ہوے رستے مین خبر حضرت مسلم کی
شہادت کی اور ترک رفاقت اون لوگونکی جنہون نے نیا نیا اونکی
ہاتہہ پر بیعت کی سنکے آپ نے ارادہ مراجعت کا فرمایا حضرت عقیل کی
اولاد مین سے جو لوگ ہمراہ تہے اونہون نے قسم کہائی کہ ہم ہرگز نہین
پہرینگے جب تلک اپنے بہائی مسلم کا بدلا نہ لین یا ہم بہی اونہین کے
طرح سے شہید ہون حضرت امام نے فرمایا خیر تمہارے بعد زندگی مین کچہ
لطف نہین ہے ہرچہ بادا باد متوکلا علی اللہ چلو اور بعزم عراق روانہ ہو
دو منزل کوفے سے باقی رہے تہین کہ حر بن یزید ریاحی بمعیت ایکہزار
سوار ابن مرجانہ کی ہمراہی کے سبب تہیار بند آپکے سامنے آئے اور حر نے حضرت
امام سے کہا کہ عبیداللہ بن زیاد نے ہمکو مامور کیا ہے کہ ہم آپ کا ساتہہ

نچہوڑینگے جب تلک ہم آپ کو اونکے پاس نہ لیجائین اور قسم ہے خدا کی
کہ مین اس حکم کی تعمیل سے کارہ ہون مگر مجبور ہون حضرت امام نے فرمایا
مین نے اس شہر کا قصد نہین کیا جب تلک کہ یہان کے لوگون کے خطوط
اور پیغامبر باصرار میرے طلب پر نہین پہنچے اور تم سب لوگ بہی اونہین مین کے ہو
پس اگر تم لوگ قایم رہو اپنی بیعت پر جو میرے نایب کے ہاتہہ پر تم لوگون نے کی ہتی تو بہتر
ہے نہین تو مین پلٹ جاؤنگا حر نے جواب دیا قسم ہے خدا کی کہ اون
خطوط اور پیغامبرون کی جسکا آپ ذکر فرماتے ہین مجہے کچہ خبر نہین ہے
اور مین کو فے مین پہر کے بہی نہین جا سکتا جب تلک کہ آپ کو ساتہہ نہ لیجاؤن
الغرض اسی جنس کی گفتگو باہم طول ہوئی پس حضرت امام کو فے کی راہ
سے پہرے اور دوسری محرم ۶۱ سنہ ہجری کو کربلا مین منزل کی اور جب آپ
وہان اوترے تو اوس جگہ کا نام پوچہا کربلا نام سنکے آپ نے فرمایا یہ مقام
کرب اور بلا کا ہے یعنے رنج اور بلا کی کا ہے اور حر بہی مع اپنے جمیعت کے
اوسی ناحیہ مین حضرت امام کے مخیم کے سامنے اوترے اس عرصہ مین ایک
خط ابن مرجانہ کا حضرت امام کے نام پر آیا جسمین اوسنے لکہا تہا کہ آپ یزید کی
بیعت کیجئے والا آپ کے حق مین بہتر نہوگا آپ نے خط پڑہکے پہینک دیا اور
قاصد سے فرمایا میرے پاس اسکا جواب نہین ہے قاصد خالی ہاتہہ پلٹ
گیا ابن مرجانہ وہ جواب سنکے بہت افروختہ ہوا اور حضرت امام سے مقاتلہ
کیواسطے ایک فوج آراستہ کی اور اوسپر عمر بن سعد کو جو ری کا حاکم تہا

سرداروں مقرر کیا پہلے عمر نے حضرت امام سے ساتھہ قتال کرنے سے انکار کیا
تب ابن مرجانہ نے اوسکو تخویف معزولی کی ری سے حکومت سے کی وہ نالایق
طمع دنیا دلی سے یکلخت کا شیطان ہوگیا یعنی سعد بن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ
بجنت مین سے تھے عمر اونکا بیٹا ایسے فاجرانہ حکم کی تعمیل پر راضی ہوا اور دین
کو دنیا سے بیچ ڈالا اور حضرت امام سے ساتھہ قتال کیواسطے روانہ ہوا اور
ابن مرجانہ نے علی التعاقب والتوالی بارہ ہزار سپاہ اوسکے ہمراہ کی جسمین اکثر
لوگ وہی تھے جنہون نے حضرت مسلم کے ہاتھہ پر بہ نیابت حضرت امام کے
بیعت کی تھی اور آپ کو باصرار طلب کیا تہا وہ ساری سپاہ دریاے فرات کے
کنارے پر اوتری اور دریا مین اور آپ کی جمعیت کے بیچمین حایل ہوگئے تاکہ
پانی کی رسد بند کردیوین جب حضرت امام کو قوم کی آمادگی کا قتال پر یقین
ہوگیا تب آپ نے اپنے مخیم کے گرد ایک خندق کہدوائی اور صرف ایک
رستہ باقی رکہا جدہر سے قتال کا جواب دیا جاوے پس اعدا کے لشکر نے
نرغہ کرکے حضرت امام کے مخیم کو گہیر لیا اور ظالمانہ پانی بند کرکے قتال
شروع کیا حضرت امام کے رفقا اور ہمراہی ایک کے بعد ایک داد شجاعت
کی دیکے شہید ہوئے جب کچھ اوپر بیاس آدمی شربت شہادت پی چکے
تب حضرت امام نے باہر نکل کے باواز بلند فرمایا ایا کوئی فریادرس نہین
ہے جو ہماری فریاد کو پہنچے ایا کوئی بچانے والا نہین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حرم محترم کو بچاوے یہ آواز جگرخراش حضرت امام کا

سنیکے کسی جہنمی پر اثر نہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے صرف حر بن یزید ریاحی کو سعادت
توفیق عطا کی کہ اپنے گہوڑے پر سوار ہوکے حضرت امام کے پاس آئے
اور عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ مین نے شیطان کی اعانت سے
پہلے آپ پر خروج کیا تہا اور اب اپنی اوس حرکت نالایق سے مین توبہ کی
اور آپ کی غلامی مین حاضر ہون مجہے حکم دیجیے کہ آپ کی نصرت اور
اعانت پر مقتول ہون شاید اللہ تعالی اسکے عوضمین آپ کی جد کی
شفاعت مجہے نصیب کرے یہ کہکے اعدا کے لشکر پر اوہنون نے حملہ کیا
اور خون کے ندیان بہا دین اور بہتونکو فے النار والسقر کرکے وہ خود
اور ایک اونکے بہائی اور ایک بیٹا اور ایک غلام سب شہید ہوئے
رحمہم اللہ بعد اوسکے قتال نے طول کیا یہان تک کہ سارے رفقا حضرت
امام کے اور اونکے ایک صاحبزادے اور سب بہائی اور چچا کے بیٹے شہید
ہوگئے اور حضرت امام حسین علیہ السلام تن تنہا رہگئے پس آپ بقبضہ
شمشیر باہر نکلے دو جہنمی آپ کے مقابلے پر آیا اوسکو فے النار والسقر کیا
اور بہت سے اعدائے دین مارے گئے مگر آپ زخمون سے چور چور ہوگئے
ہر طرف سے تیرونکی بارش جسم مبارک پر ہونے لگی اسمین شمر
ذی الجوشن سکونی بہیجا ایک جمعیت فوج کے ساتھ آیا اور حضرت
امام کے اور آپ کے مخیم کے بیچمین جسمین سارے اہلبیت تہے حائل ہوگیا
اور حرم محترم کیطرف قصد جانیکا کیا حضرت امام نے پکار کے فرمایا

اور گروہ شیطان کے مقاتلہ تو مین کر رہا ہون حرم سے کیون متعرض ہوتے ہو
ارباب حرم تو مقاتلہ نہین کرتے تب اون شیاطین کے سردار نے
پکارا عورتون سے متعرض نہ ہو اور اس مرد کو لو وہ ظالم اظلم حضرت
امام کیطرف پھر پڑے اور تیرون سے اور نیزون سے حضرت کو شہید کیا اور آپ
گھوڑے پر سے زمین پر آرہے نصر بن خرشنہ نے باصرار ہمراہی قصد
حضرت کے سر کاٹنے کا کیا ظاہرا اوسکے ہاتھہ کانپ گئے کہ کاٹ سکا
تب خولی بن یزید بیحیا نے سر مبارک تن سے جدا کیا اور ایک روایت
مین شمر بدبخت نے اپنے اصحاب الشیاطین سے کہا ہے اب کیا
دیکھتے ہو زخمون نے تو اس شخص کو چور چور کیا ہے تب وہ سب
جہنمی نیزے اور تیرونکے ساتھہ آپ پر پل پڑے اور ایک شقی کا تیر
حضرت کے تالو پر لگا تب آپ گھوڑے پر سے جدا ہوئے اور شمر
نابکار نے چہرۂ مبارک پر تلوار ماری اور سنان بن انس نخعی نے ایک
نیزہ مارا اور خولی بن یزید اوترا کہ سر مبارک کو تن سے جدا کرے
اوسکے ہاتھہ کانپنے لگے تب اوسکا بھائی شبل بن یزید اوترا اور سر مبارک
کاٹ کے اپنے بھائی خولی کو دیدیا بعد اوسکے حرم محترم میں وہ اشقیا
گھسے اور بارہ لڑکے بنی ہاشم اور جو عورتین وہان تھین سب کو مقید
کیا پس عمر بن سعد بیحیا و شمر نامعقول دونو جہنمی نے چند سوارونکو مامور
کیا کہ جسد شریف کو گھوڑونکے پاؤن سے رونڈ ڈالا اور سر مبارک

کو ابشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ہمراہ ابن مرجانہ کے شہید بالیس
حضرت امام کے ہمراہ پانچ آپ کے علاتی بہائی یعنی عباس اور عثمان اور محمد اور
عبد اللہ اور جعفر اور چار حضرت امام کے بہتیجے یعنی قاسم اور عبد اللہ
اور عمر اور ابو بکر حضرت سبط اکبر امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادے
اور دو حضرت امام خود کے صاحبزادے یعنی علی اکبر علیہ السلام جنہوں
نے اعدا کے ساتہہ قتال کر کے اور بہتونکو فی النار والسقر کر کے شہید
ہوئے اور عبد اللہ جنکو علی اصغر کہتے ہیں نہایت صغیر السن حضرت
امام کے گود میں تہے مشہور ہے کہ حضرت امام نے اعدا کے سامنے
کر کے کہا کہ اس بچے کی پیاس پر رحم کرو اور تہوڑا پانی اوسکو
پلاؤ اوسکے جواب میں ایک شقی جہنمی کا تیر آیا اور اوس بچے کو شہید کیا
اور محمد اور عون دو صاحبزادے عبد اللہ بن جعفر کے اور عبد اللہ اور عبد الرحمن
اور جعفر تین بیٹے عقیل بن ابی طالب کے بہی مع بقیہ رفقا کے جو مکہ معظمہ
سے ہمراہ آپکے تہے سب داد شجاعت کی دیکے شہید ہوئے الغرض
یہ حادثہ کربلا عاشورہ کے روز سنہ ۶۱ ہجری میں واقع ہوا حضرت امام کی
چہپن برس پانچ مہینے پانچ دنکی عمر تہی سر الشہادتین میں لکہا ہے
کہ شہرت شہادت جہری حضرت سبط اصغر علیہ السلام کی پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے بواسطہ حضرت
جبرئیل اور اور فرشتونکے ہوئی پہر اونہیں وسایط سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کربلا کا نام تبلایا جہاں شہادت واقع ہوئی
اور زمانہ وقوع اس واقعہ مصیبت زا کا تبلایا یعنی سنہ ۶۰ ہجری کے
خاتمے پر بعد اوسکے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام جب صفین کیطرف
روانہ ہوئے تب آپ کی زبان سے وہ خبر مشتہر ہوئی پہر جب وہ خبر
غیبی پوری ہوچکی تب مٹی جو فرشتون نے لاکے دی تہی اوسکے خون
ہوجانے اور آسمان سے خون برسنے سے اور غیب سے آواز مرثیونکی آنے
سے اور جنات کے نوحہ اور بکا سے اور جو درندون نے جسم مبارک
کی حفاظت کی اور قاتلین کی ناکومی مرنے کے بعد نہ ہونیکے سے جانے
سے اور ایسی جنس کے بہت سے اسباب سے شہرت اوسکی منتہا کو پہنچی
کہ حاضر اور غایب سب اوس سے مطلع ہوں بلکہ یہ طریقے اس امت مرحوم
مین ہر سال اسباب تذکار اس واقعہ ہایلہ کے تازہ کرنیکے اور بکا ورنج
کا دایم اور مستمر کے پیدا ہوئے ہین جو معلوم ہوتا ہے تاقیام قیامت
رہینگے بنظر اوسی شہادت جہری کے ہوئے ہین سر الشہادتین
مین اسکے بعد بہت سی احادیث نقل ہوئی ہین جنمین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اخبار بغیب اس واقعہ ہایلہ کی بیان کیے ہین جسکو دیکہنا ہو
اوسمین دیکہے اب ہم کیفیت سانحہ دردناک حرہ کا جذب القلوب
الی دیار المحبوب شیخ عبدالحق دہلوی سے نقل کرتے ہیں اونہون نے
بہت بہ تفصیل کئی تاریخون سے بروایات مختلفہ وہ واقعہ نقل کیا ہے

ہم جہان تک ممکن ہے باختصار بغیر مخل نقل کرتے ہیں پہلے اونہون نے بہت سی احادیث جسمین واقعہ ہائلہ کی خبر بغیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے وہ نقل کر کے لکھتے ہیں قرطبی کہتا ہے کہ یزید پلید نے مسلم بن عقبہ مری کو ایک لشکر کثیر اہل شام نا فرجام کے ساتھ واسطے قتال اہل مدینہ منورہ کے مامور کیا اوس نالایق بیدین نے مقام حرہ مدینہ مطہرہ مین اکثر اہل مدینہ کو نہایت شناعت اور قباحت کے ساتھ قتل کیا اور تین دن تک ہتک حرمت حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مین لایا وہ واقعہ مقام حرہ مین جو ایک میل مسجد نبوی سے ہے واقع ہوا ایکہزار سات سو آدمی نقایا ہے مہاجرین اور انصار اور علماے تابعین اخیار کے اوس حادثہ جانکاہ مین شہید ہوئے اور عام باشندہ بلدہ مطہرہ مین سے دس ہزار بیگناہ آدمی سواے عورتون اور لڑکون کے قتل ہوئے جسمین سات سو حفاظ اور حاملان قران مجید اور ستانوی آدمی قریش کے قوم کے تھے مسلم ملحد کی تیغ ظلم و بیداد سے مارے گئے فسق و فجور اور زنا بالجبر اون بیدینون نے ایسے متبرک مقام مین مباح کیا اسحد تک کہ بعد اس واقعہ کے ایکہزار عورت کے پیٹ سے اولاد زنا پیدا ہوئی گھوڑونکو مسجد نبوی مین باندھا مابین منبر شریف اور قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑونکے پیشاب اور لید سے نجس ہوا جس مقام کیواسطے حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے

کہ ایک روضہ ہے ریاض جنت کا یہ لوگونپر جبر کرکے یزید پلید کی بیعت
بمعہد عبودیت کروائی یعنے اس وعدے پر کہ جسکو یزید پلید چاہے مثل
غلامونکے بیچ ڈالے چنانچہ عبد اللہ بن زمعہ صحابی نے نہ کی بیعت کا بموجب
حکم قران اور سنت نبوی یزید کے ساتھ کیا تھا اونکو شہید کر ڈالا
یہانتک قرطبی کا کلام تھا اور طبرانی جو مشہور علما سے حدیث کا ہے
اوسنے ایک طول طویل اس حادثے کی خبر بروایت عروۃ بن الزبیر
یون لکھی ہے کہ جب یزید پلید اہل اسلام پر مسلط ہوا عبد اللہ بن زبیر
نے اوسکی بیعت نہ کی اور اوسپر زبان لعن وطعن کی دراز کی جب
اوس بیحیا کو اسکی خبر پہنچی تو اوسنے قسم کھائی کہ عبد اللہ بن زبیر
کو بغیر گلے مین طوق ڈالے ہوے ہین ندیکھونگا اور ایک شخص اوسکے
ملا نیکو بھیجا کہ اوسطرح سے اونکو لاوے اونکے خیر طلبون نے صلاح
دی کہ ایک چاندیکا طوق گلے مین ڈالیے اور اوپر سے کپڑے پہنکے یزید
کے پاس جاؤ تا کہ اوسکی قسم پوری ہو اور کچھ صدمہ تمکو نہ پہنچے
اونہون نے جواب دیا اللہ تعالی اوسکو اس قسم مین سچا نکریگا مین
اوسکے اس امر ناحق سے ہرگز ڈرتا نہین ہون اور لوگون کو دعوت
اپنی اطاعت کی شروع کی یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو سپہ سالار
ایک بھاری لشکر اہل شام پر مقرر کرکے روانہ کیا کہ پہلے اہل مدینہ
مطہرہ کو قتال و جدال سے تباہ کرے پہر مکہ معظمہ مین جاکے اپنا

کرے اور عبداللہ بن زبیرؓ کا کام تمام کرے جب وہ نالایق مدینہ منورہ مین
پہنچا باقی اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین جو وہان تہے سب وہان سے
بہاگ گئے اور اوس روسیاہ نے جیسا اوپر مذکور ہوا ساری باشندے
اوس بلدۂ معظمہ کے چن چن کے شہید کیے بعدہ حرم بیت اللہ کے
خراب کرنیکے نیت سے روانہ ہوا مگر اوسکی اجل نے فرصت ندی راہ
مین بستر ہلاکت پر گرا اور فی النار و السقر ہوا مگر مرتے وقت حصین بن
نمیر کندی کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اوسکو وصیت کی کہ کوی دقیقہ منجنیق آتشین
یعنی فلاخن چلانے مین اور حرم محترم کے جلانے مین اوٹھا نرکہیں لیکن جب حصین
بن نمیر سے خبر یزید پلید ملعون کی جہنمی ہونیکی سنی وہ بہاگ کہڑا ہوا اور وہ
شیطانی مہم اوسوقت انجام کو نہ پہنچی بعد اس روایت طبرانی کے جذب
القلوب من ابن جوزی سے نقل کیا ہے کہ جب سنہ ۶۲ ہجری شروع ہوا یزید پلید
نے عثمان بن محمد بن ابی سفیان اپنے چچا کے بیٹے کو مدینہ مطہرہ مین بہیجا کہ وہان
کے لوگون سے اوسکی بیعت کرادے عثمان نے ایک جماعت کثیر کو وہانکے اعزہ
سے یزید پلید کے پاس روانہ کیا اون لوگون نے دمشق مین جاکے بیعت کیا
مگر جب پہر کے اوس بلدہ مطہرہ مین آئے باتفاق سب نے باظہار یزید پلید کے
فسق و فجور علانیہ کے وہ بیعت توڑ ڈالی کسی نے نشان اوس توڑنیکا سر سے
عمامہ اوتارنے سے بیان کیا کسی نے جوتا پاؤن سے اوتارنے سے بیان تک کہ
مسجد نبوی عمامون سے اور جوتون سے بہر گئی پہر اون لوگون کے ایک منذر

تبہی جنہون نے بیان کیا کہ اگرچہ یزید پلید نے مجھکو ایک لاکہ درہم صلہ دیا ہے
مگر مین امر حق کے اظہار مین زبان بند نکرونگا واللہ وہ شارب خمر اور تارک
صلوۃ ہے اسیطرح سے جتنے لوگ دمشق مین گئے تہے سبہون نے باتفاق
یزید کو گالیان دینا شروع کین اور نسبت بے دینی اور شرب خمر کی اور
ارتکاب ہر طرح کے فسق و فجور کا اور کتون کے سا تہہ کہیلنے کا اوس ملعون کیطرف کرنے
لگے یہان تک کہ جو لوگ وہان نہین گئے تہے سبکو اوس سے متنفر کیا
اور باتفاق علی العموم سب لوگون نے اوسکی بیعت توڑ ڈالی اور عثمان
بن محمد جو حاکم اوسکیطرف سے مدینہ منورہ مین تہا اوسکو وہان سے نکال
دیا اور عبد اللہ بن حنظلہ صحابی کے ہاتہہ پر باتفاق سبہون نے بیعت کی
اور ایک روایت سے لکہا ہے کہ عبد اللہ بن مطیع کو قریش پر اور عبد اللہ
بن حنظلہ کو انصار پر والی مقرر کیا جتنے بنی امیہ وہان تہے سب مروان کے
گہر مین جمع ہوئے اور دونو گروہ نے باتفاق مروان کے گہر کا محاصرہ کیا اور سنے
اوس واقعہ کی یزید پلید کو اطلاع دی اور فوج اپنی اعانت کے واسطے
طلب کی یزید پلید نے پہلے ابن مرجانہ کو حکم لکہا تہا کہ عبد اللہ بن زبیر
کے رفع و دفع کیواسطے مکہ معظمہ کیطرف جلد روانہ ہو اوسنے قسم کہائی
کہ واللہ اس فاسق کیواسطے ایک گناہ قتل فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا مین کر چکا اب بیت اللہ کی خرابی کیواسطے مین نجاونگا اور بیماری کا
حیلہ کرکے اوس حکم کے تعمیل سے انکار کی تب اوسنے پہیا نے مسلم بن

عقبہ کو مامور کیا اور وہ نامشدنی باوصف پیری کے ضعف سے اور ابتلا
فالج کے مرض مین تخریب حرمین شریفین پر آمادہ ہوا اور بارہ ہزار فوج
لیکر روانہ ہوا اور جیسا مذکور ہو چکا ہے فسق اور فساد مین مبتلا ہو کر جہنم واصل ہوا
کہتے ہین جب یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو قتال حرمین شریفین پر مامور کیا
اوسکو حکم دیا کہ مدینہ منورہ مین پہنچ کے تین مرتبہ میری بیعت کی دعوت کر اگر
قبول کرین تو کسی سے متعرض مت ہونا والا جنگ وجدال پر آمادہ ہوے
ہوکے جب تو غالب ہو جایے تو تین دن حرم مدینہ منورہ کی لوٹ مباح کر دینا
اور جو مال واموال اور اسلحہ اور کہانے پینے کی چیزین ملین لشکریونکا حق ہو
تین دن کے بعد پھر لوٹ نہو اور علی بن حسین سلام اللہ علیہما کو مین نے
معتبر سنا ہے کہ وہ وہان کے لوگون کے فساد مین شریک نہین ہین
اونسے ہرگز متعرض نہونا مسلم بن عقبہ نے بموجب مذکورہ سابق کے
وہان پہنچ کے داد الحاد اور زندقہ کی دی اس روایت کے بعد جذب
القلوب مین بروایت واقدی کے اور تفصیل سے اس حادثہ قیامت زا حرم
محترم نبوی کی لکہی ہے طول سمجہ کے ہم نے نقل نہین کیا مگر ایک جملہ اوسکی
روایت کا لکہنا مناسب معلوم ہوا لکہتا ہے کہ مسلم بچیا اس بلدہ مطہرہ کے
شہیدونکو دیکہکے کہتا تہا کہ اگر اللہ تعالی باوصف ان لوگونکے قتل کے
مجہکو جہنمی کریگا تو عالم مین کوئی مجہسا زیادہ بدبخت نہوگا مجہے یقین ہے
کہ ان ناپاکونکے قتل سے سارے میرے گناہ صغایر اور کبایر اللہ تعالی عفو کریگا

بعد اوسکے لکھتا ہے کہ ذکوان جو مروان کے غلامونمین سے تہا روایت
کرتا ہی کہ مسلم نا ہنجار نے بسبب بیماری کے جسمین مبتلا تہا ایک دوا اسکی
فوراً کہانا مانگا طبیب معالج نے کہا تہوڑا توقف کرو دوا کچہ اپنا اثر کرلے تب
کہانا کہانا اوس بیصبرے جہنمی نے جواب دیا مجہکو اب تمنا اپنی زلیست
کی نہین ہے جینے کی آرزو صرف قاتلان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے
بدلا لینے کیوا سطے تہی سو لے لیا اب مرنا ہی بہتر ہے راقم کہتا ہے
کل حزب بما لدیھم فرحون کوئی شخص اپنی حرکت بد کا
قبح اپنی انکہون سے نہین دیکہتا اگر فرض کیجیے کہ ایک قرن پیشتر کے جرم
مین بعض یا اکثر لوگ اوس بلدہ طیبہ کے شریک ہون وہ سب یا اکثر
اونمین سے مرکبے گیے اب اونکی اولاد اور اہل وعیال اونکے جرم مین
کیونکر ماخوذ ہوسکتے تہے کلام اللہ ناطق ہے لا تزر وازرۃ وزر اخرےٰ
یعنی کوئی شخص دوسرے کی گناہ مین نہین پکڑا جائیگا اگر کوئی مجرم ایک قرن
پہلے کا وہان باقی بہی ہو بغیر تحقیقات جرم کے اوسکے ساتہہ دس ہزار
بیگناہ کو قتل کرنا اور اونکی اہل وعیال کی بیحرمتی جیسی مذکور ہوئی کرنا اوسی مسلم
جیسے احمق اور جاہل کی عقل بہیمی نے تجویز کی تہی حالت جنگ مین کسی مشرک
اور کافر کی اہل وعیال کی ہتک حرمت اور اونکی عورتون اور بچونکا قتل
شریعت اسلام مین بتاکید ممنوع ہے چہ جائیکہ اہل وعیال مسلمانونکے
اور مسلمان بہی اوس بلدہ طیبہ دار الامن حرم محترم نبوی کے بخبر بیدین

اور ملحد سے ایسی لوگون پر سفاکی اور ظلم وستم کون کریگا اور حقیقت تو یہ ہے
کہ انتقام ظلم وستم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر صرف نام ہی نام تہا ایک
فاسق ملحد بادشاہ ظالم سفاک کی اطاعت اور بیعت سے جو اخیار امت نے
انکار کیا اوسکی تعلید مین وہ سفاکی ملحدانہ عمل مین آئی ایک معجزہ نبوی کی بعد
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن جوزی نے سند صحیح سے نقل
کی ہے کہ سعید بن المسیب صحابی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ایسی واقعہ
ہائلہ حرہ مین مسجد نبوی مین سوا ہے میری کوئی نہین رہتا تہا بالکل خالی پڑی
ہی اور جب نماز کا وقت آتا تہا تو حجرۂ شریف سے مین آواز اذان اور اقامت
کی سنتا تہا اور اوسی اذان اور اقامت سے مین نماز پڑہتا تہا اور منجملہ اور قبائح
اور شنایع اس حادثہ عبرت افزا کے ایک یہ تہا کہ لوگون نے حضرت ابو سعید
خدری صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکہا کہ اونکی سارے داڑہی کے بال نچ گئے تہے
لوگون نے پوچہا کیا آپ اپنے داڑہی کے ساتہ کہیل کرتے ہین یہ سب بال
کیا ہو گئے اونہون نے فرمایا یہ اثر ظلم اور ستم اہل شام کا ہے ایک جماعت
اونکی میرے گہر مین گہسی جو کچہ مال اور متاع گہر مین تہا لیگئی دوسری جماعت
آئی جب اونسے کچہ نہ پایا غصے مین آکے ہر ایک نے میری داڑہی نوچنا شروع
کی اور اس حالت کو پہنچایا ایسی واقعہ پر اوس جماعت کے ظلم اور ستم کو
قیاس کرنا چاہیے الغرض مورخین لکہتے ہین کہ واقعہ ہایلہ حرہ ستائیسوین
یا اٹہائیسوین ذی الحجہ بروز چہار شنبہ سنہ ۶۳ھ مین واقع ہوا اور موت مسلم بن عقبہ کی

غرہ محرم سنہ ۶۴ ہجری مین ہوئی شیخ اکبر محی الدین بن العربی نے یزید پلید
کے حال مین مسامرہ مین لکہا ہے اوسکی چاندی کی مہر مین کندہ تہا مہا تہا
منشی اوسکا عمرو بن سعد اشرف تہا حاجب اوسکا اپنا غلام صفوان تہا
اور بعضے کہتے ہین اوسکا غلام حاجب کا نام خالد تہا قاضی اوسکے عہد کا
ابو ادریس خولانی تہا وہ ناپاک ذات المجنب کے عارضے سے مقام
حوران مین مرگیا لاش اوسکی دمشق مین نقل ہوئی اوسکے بہائی خالد
نے اور بعضے روایت مین خالد کے بیٹے نے جنازے کی نماز پڑہی باب
صغیر کے مقبرہ مین دفن ہوا سینتیس برس کی عمر مین بروایت صحیح بتیسری
ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری کو اللہ تعالی نے اوسکو فی النار دار السقر کیا
تین برس بارہ دن مسلمانون پر وہ پلید بن مسلط رہا اور سبایک
الذہب مین لکہا ہے خالد جو یزید پلید کا ایک بیٹا تہا اوسکی اولاد تمام
بنو خالد کہلاتی ہے اور وہ نسل بنی امیہ کا ایک جد اعلی ہے ہمدانی
نے ذکر کیا ہے کہ اس نسل کے کئے قوم اشمونیوں متعلقات سمرقند
موجود ہین راقم کہتا ہے کہ اگر اب بہی ایسی قوم موجود ہو تو یزید پلید کا
نام فنا ہوگیا وہ بنو خالد کہلاتے ہین اور کیا عجب ہے اب وہ ساری
قوم بہی معدوم ہوگئی ہو اب یہان ایک حکایت لطیف کا ذکر مناسب
معلوم ہوا جو نزہۃ اہل الادب فی امثال العرب مین مذکور ہے اس مثل کی
شرح مین دب ساع لقاعد بعضے کہتے ہین پہلے یہ مثل معاویہ بن سفیان

کی زبان پر گذری تھی اوسکی حکایت یون لکھی ہے کہ جب اونھون نے
یزید پلید کی بیعت اپنی حیات مین لوگون سے کروائی تب اوس سے
پوچھا اب تو کوئی ہوس دنیا مین نہین باقی رہی اوسنے جواب دیا
ایک ہوس اب تک باقی ہے یہ آرزو دلی ہے کہ ام خالد زوجہ عبد اللہ
بن عامر بن کریز کی میری منکوحہ محبوبہ ہوتی اوس عرصہ مین وہ معہ اپنے زوج
کے مدینہ مطہرہ مین تہی معاویہ نے وہان سے اونکو طلب کیا اور چند روز
بہت خاطر اور مدارات کر کے ایکدن خلوت مین اون سے درخواست
کی کہ ام خالد اپنی زوجہ کو طلاق دو اور اوسکے عوضمین کل محاصل
مملکت فارس کا پانچ برس کیواسطے اونکی جاگیر مین لکھدینے کا وعدہ
کیا ظاہرا حکومت وہان کی بہی اونکی نامزد ہوئی ہوگی وہانکی آمدنی
اوس عہد مین ہمارے گمان مین کرور روپیہ سال سے کم نہوگی
یا کچہ اوس سے کم وزیادہ ہو اونکا آیا اوسکا حصہ اونہین سے بعد منہائی
مصارف حکومت اور تحصیل اور فوجی خرچ کے ٹہرا ہوگا یا بغیر
اوسکی منہائی کے اسکی شرح اور تفصیل نزہتہ الادب مین نہین
لکھی ہے الغرض جب معاویہ سے اور عبداللہ بن عامر سے باہم اس امر کا
فیصلہ ہو اور باسم عہدنامہ لکھا گیا تب عبداللہ بن عامر نے لطمع دنیا
خلاف شرافت اور حمیت کے جو اس زمانے مین اہل اسلام
مین سے ام خالد کو مطلقہ کیا بعد اوسکے معاویہ نے ولید بن عقبہ اپنے

عامل کو جو مدینہ مین تہا لکہا کہ ام خالد کو مطلع کرو کہ اونکے شوہر عبد اللہ
بن عامر نے اونکو طلاق دی وہ عدت مین بیٹہین اور جب ایام عدت پوری
ہوگئے تب معاویہ نے ابوہریرہ کو ساٹہہ ہزار دینار جو اوس زمانے کی
اشرفی تہی سپرد کرکے روانہ کیا کہ ام خالد کو یزید کے ساتہہ
نکاح کرنے پر راضی کرکے ہمراہ لے آوین بیس ہزار مہر مقرر کرینگے اور
بیس ہزار علاوہ مہر کے ہمگی چالیس ہزار نقد اونکو سپرد کرین اور
بقیہ بیس ہزار مین اونکا اپنا حصہ اور آمد ورفت کا خرچ مقرر ہوا مگر
اور ابوہریرہ کو ایسا ہوی کہ ام خالد کو بخوبی سمجہا کہ یزید ولیعہد خلافت
ہے اور سخی اور کریم اور خوش مزاج ہے غرض جس طرح سے ممکن
سمجہا بجہا کے یہان لے آؤ بالجملہ ابوہریرہ راتوں کیوقت مدینہ
مین پہنچے دوسرے دن صبح کو پہلے زیارت مرقد مطہر او مسجد نبوی
علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیوا بیٹہے گئے وہان سبط اکبر حضرت
امام حسن سلام اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی آپ نے سبب اونکے آنیکا
پوچہا اونہون نے مفصل سب کیفیت بیان کر دی حضرت امام نے فرمایا
ام خالد سے ہماری خواہش بہی بیان کرکے ہماری طرف سے بہی نسبت
منگنی کی درخواست کرنا بعد اوسکے حضرت امام حسین اور عباس بن علی
اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن
اسود رضی اللہ عنہم اجمعین اونسے دوچار ہوئے اور ہر ایک نے
نے بہی پیغام اپنے ساتہہ منگنی کرنے کا دیا جب ابوہریرہ

پاس پہنچے پہلے اونہون نے جس مطلب کیواسطے آئے اوسکو ام خالد
سے بیان کیا بعد اوسکے اون چہہ بزرگونکا بہی پیغام پہنچا دیا ام خالدنے
کہا میری تو یہ نیت ہے کہ اب تعلق نکاح کا کسیکے ساتہہ نکرون اور بیت اللہ
مین مجاورہ ہوکے بیٹہہ رہون تاکہ بقیہ عمر یاد الہی مین بسر ہو آگے جو تم
صلاح دوگے اوسپر عمل کرونگی ابیہریرہ نے کہا یہ ارادہ تمہارا اچہا نہین
اسواسطے کہ ابہی تم جوان ہو عزوبت اس عمر مین مصلحت نہین ہے
ام خالدنے کہا اچہا تم مشورہ بتاؤ کسکے ساتہہ نکاح کرون اونہون نے کہا
یہ بات خود تم سوچو کہ بنظر منافع دین اور دنیا کے مصلحت تمہارے حق مین
کسکے ساتہہ نکاح کرنے مین ہے یہ بات مجہہ سے نہ پوچہو ام خالدنے کہا مین
بغیر تمہارے صلاح کے کسیکے ساتہہ نکاح نکرونگی اونہون نے کہا اگر خواہ مخواہ
تمکو میری صلاح پر اصرار ہے تو میرے نزدیک مصلحت تمہارے حق مین
یہ ہے کہ دونو سرداروں جوانان جنت مین سے ایک کے ساتہہ نکاح
کرو ام خالد نے کہا بہتر ہے حضرت امام حسن کو مطلع کیجئے مین اونکے ساتہہ
نکاح کرونگی ابیہریرہ نے آپسے اطلاع کی اوسیدن نکاح ہو گیا اونہون
نے شام مین واپس جا کے جو ردیہ معاویہ کے پاس سے لائے تہے وہ اونکو
پہیر دیا معاویہ کو اس واقعہ کی اطلاع اونکے پہنچنے سے پیشتر ہو گئی تہی اونہون
نے اون سے کہا ارے میان ہمنے تمکو منگنی کرنیکو واسطے بہیجا تہا محتسب
بناکے نہین بہیجا تہا جو تم نے للہیت صرف کی اونہون نے جواب دیا ام خالدنے

باصرار ہم سے مشورہ پوچھا والمستشار موتمن یعنی یہ حدیث ہے اوسکا ترجمہ
یہ ہے جس شخص سے کوئی مشورہ پوچھے وہ امانتدار ہے مطلب یہ ہے کہ
جو نیک مصلحت پوچھنے والے کے حق میں ہو وہ بتاوے ورنہ امانت میں خیانت
ہوگی ہمارے دانست میں مصلحت اونکی حق میں وہی تھی جو ہمنے مشورہ دیا
تب معاویہ نے کہا اسلمی ام خالد رب ساع لقاعد واکل
غیر حامد اس مثل کا تو مطلب یہ ہے بہت ایسے محنت کرنیوالے
ہیں کہ نتیجہ اونکی محنت کا گھر بیٹھنے والے کو بیلے محنت ملتا ہے لیکن ان
تینوں مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے جیتی رہی تو اوام خالد بہت محنت کرنیوالے
ہیں گھر بیٹھنے والیکے واسطے جو کہانیوالے ہیں ناشکری کیسے ساتھ۔ اب
معاویہ کا مطلب یا یہ کہیے کہ محنت کرنیوالے سے مراد ابوہریرہ ہیں اور
شکر کہانیوالے اونہیں کی صفت ہو یعنی احسان صلات کا جو اونپر
ہوتا تھا وہ نمانا جس کام کو بھیجا تھا وہ دوسرے کی واسطے کیا جو اپنے گھر میں
بیٹھا تھا مگر اس صورت میں مثل کا مطلب پورا نہیں ہوتا یا اونکا مطلب
یہ ہو کہ محنت کرنیوالے وہ خود تھے جسکا نتیجہ گھر بیٹھنے والیکو ملا اور
ناشکر کہانیوالا صفت اوسی گھر بیٹھنے والے کی ہے یعنے محنت کرنیوالے
کا احسان جو صلات سے اونپر ہوتا تھا اوسکا خیال نکیا اور اوسکی
محنت کا نتیجہ آپ لے لیا اگرچہ ٹھیک مطلب مثل کا یہی ہے مگر ہمارے
دانست میں حضرت امام علیہ السلام کا احسان معاویہ کے اوپر اوس

ورثہ کا ہے کہ اوسکی کسی مذمت سی ادا نہین ہو سکتا یعنی خلافت
اور سلطنت اونکو سپرد کردی اس قبیلے کو یعنی ابن عامر کا طلاق دینا
ام خالد کو اور اونکا نکاح حضرت امام کے ساتھ ابن ابی الحدید نے
نہج البلاغۃ کی شرح مین مختصر یون لکھا ہے نام ام خالد کا ہند بنت سہیل
بن عمرو لکھا ہے کہ وہ عبد اللہ بن عامر بن کریز کے پاس تھین اونہون
نے طلاق دی پس معاویہ نے ابوہریرہ کو لکھا کہ یزید پلید کیواسطے منگنی
کراوین جب وہ اس کام پر آمادہ ہوئے تب حضرت امام حسن
علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا کہان جاتے ہو اونہون
نے کہا یزید کی منگنی کیواسطے ہند کے ساتھ حضرت امام نے فرمایا ہماری
خواہش بھی منگنی کی اونکے ساتھ کہدینا جب ابوہریرہ ہند کے پاس گئے
تب دونون منگنیونکا اونہون نے ذکر کیا ہند نے کہا تم جسکے ساتھ کہو
اور مجھے فرمایئے اونہون نے حضرت امام کے ساتھ نکاح کرنیکا مشورہ
دیا [illegible] بعد نکاح کے عبد اللہ بن عامر مدینے مین آئے اور حضرت
امام سے کہا کہ ہند کے پاس میری کچھ امانت ہے اجازت دیجیے کہ مین
اون سے ملاقات کرون آپ اونکو اپنے ساتھ گھر مین لیگئے ام خالد اونکی
عبد اللہ بن عامر کے سامنے بیٹھین اوسوقت ابن عامر کو نہایت شدت کی رقت
ہوئی تب حضرت امام نے فرمایا اگر پھر تمہاری خواہش نکاح کی اونکے
ساتھ ہو تو مین اونکو طلاق دون مجھسے بہتر اونکو حلال کرنیوالا تمہاری

لیے

اوپر دوسرا نہ ملتا یعنی چونکہ تین طلاق بائنہ کے بعد عورت پہلے خاوند پر حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرے کے ساتھ نکاح کرکے اوس سے صحبت کرکے اوس سے طلاق نہ لیوے تو آپ کا مطلب یہ تہا کہ اگر دوسرا کہیں نکاح کرنا تو تمہارے خاطر سے اوسکو طلاق دینا یہ ارشاد آپ کا دلالت کرتا ہے کہ کسقدر مزاج میں مروت اور رحم اور احسان مضمر تہا الغرض ابن عامر نے کہا میں آپ کا ممنون ہوا لیکن اب مجھکو نکاح کرنا اونکے ساتھ نہیں منظور ہے بعد اوسکے ام خالد سے کہا میری امانت دو اونہوں نے دو صندوق نکالکے اونکے سامنے رکہدیئے جسمیں کچہہ جواہرات تہے اونہوں نے دونو کو کہولا اور ایک صندوق میں سے جو کچہ تہا وہ نکال لیا اور دوسرا اونہیں کو حوالے کیا یہ قصہ ابن الحدید نے ابو الحسن مداینی کی روایت سے لکہا ہے اور اوسی سے ظاہر یہ بہی روایت کی ہے کہ قبل عبد اللہ بن عامر کے ام خالد عبد الرحمن بن عتاب بن اسید کی نکاح میں تہیں اور وہ کہا کرتی تہیں تینوں خاوند یعنی امام حسن سب کی سردار تہے اور عبد اللہ بن عامر سب میں سخی تہے اور تینوں میں مجھکو پیارے عبد الرحمن بن عتاب تہے یہ امر ام خالد کی نہایت مروت اور عفت پر دلالت کرتا ہے کہ اول خاوند سب میں محبوب تر تہی جسکے قضا کرنیکے بعد دوسرا نکاح ظاہر کیا ہو گا واللہ اعلم

تیسری خلیفہ بنی امیہ کے قوم میں معاویہ رحمہ اللہ

بن یزید پلید تہے وہ باپ کے وصیت سے خلیفہ مقرر ہوئے
مگر یہ روایت صحیح ہے کہ جب لوگ اون سے بیعت کرنیکو آئے تب
اونہون نے کہا کہ حقیقت مین خلافت حق اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے مناسب ملکہ لازم ہے کہ حضرت امام زین العابدین بن
حسین بن علی سلام اللہ علیہم کے ہاتہہ پر بیعت کرو مگر بنی امیہ نے
اور شام کے لوگون نے نمانا تب اونہون نے اپنی بیعت قبول کی او
بعضی روایت مین یہ ہے کہ وہ بیمار تہے جب اونکی بیعت ہوئی چند
روز کے بعد اونہون نے لوگون سے کہا مین خلافت سے دست بردار
ہوتا ہون اگر سب مسلمان امام زین العابدین کو خلیفہ کرین مگر لوگون
نے قبول نہ کیا عجب شان الہی ہے اس دارِ دنیا مین کبہی ولی کے
نطفے سے شیطان پیدا ہوتا ہے اور کبہی شیطان کے نطفے سے ولی
یزید پلید ملعون کا ایسا بیٹا حقانی اور حق پرست ہوا کیسا تعجب کا مقام ہے
الغرض معاویہ بعد بیعت کے گہر سے باہر نہین نکلے نہ کبہی مسلمانونکو
نماز جماعت کی پڑہائی نہ کوئی کام خلافت کا کیا اور بیعت ہونیسے
چالیس دن کے بعد قضا کر گئے اور بعضے روایت سے دو مہینے کے بعد
قضا کی لیکن یزید کے مرنیکے بعد اہل حجاز نے عبد اللہ بن زبیر کو خلیفہ
مقرر کیا اور عراق عرب اور عراق عجم خراسان تک اونکی تصرف
مین تہا اور معاویہ بن یزید کے قبضہ مین ممالک شام اور مصر اور

جو ممالک افریقیہ کے اور اوسکے متعلقات ہیں اہل اسلام نے اوس عہد
تک فتح کیے تھے وہی رہے کنیت معاویہ بن یزید کی ابو عبدالرحمن تھی اور
بعضون نے ابو زید لکہا ہے اور بعضون نے ابو لیلی لکہا ہے وہ بہت
جوان صالح تہا مرتے وقت لوگون نے اون سے کہا آپ وصیت
کیجئے بنی امیہ میں سے آپ کے بعد کون خلیفہ ہو اونہون نے جواب
دیا مین نے حلاوت خلافت کی نہین پائی اوسکی تلخی کا مین کیون
متحمل ہون مسامرہ مین شیخ اکبر نے لکہا ہے ان معاویہ بن یزید کی
ام خالد بنت ابی ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف
تہین اونکی مہر مین کندہ ہوا تہا الدنیا غرور نقش اونکے دربان بن مسلم
اور حاجب اونکا انپا غلام مسلم بن عتاب تہا وہ نہایت عابد اور زاہد
تہے اور دنیا سے بہت متنفر بعد خلیفہ ہونیکے اونہون نے غور کیا کہ بجز
جنگ و جدل اور قتل اور خون کے کام نچلیگا تب اونہون نے لوگونکا
جمع کیا اور خطبہ پڑہا اوسمین بیان کیا اسے جماعت مسلمین کی مین نے
جو غور کیا تمہارے امور مین تو مجھے معلوم ہوگیا کہ مجھکو طاقت امور خلافت
کے انتظام کی نہین ہے اسواسطے مین نے اپنے تئین خلافت سے خلع
کیا تم لوگونکو اختیار ہے جسکو چاہو خلیفہ مقرر کرو اتنا کہکے ممبر پر سے اوتر آئے
اور اپنے گہر مین چلے گئے تب سارے بنی امیہ اونکے پاس جمع ہوئے
اور اون سے درخواست کی کہ آپ ہی کسیکو خلیفہ مقرر کر دیجیے اونہون

جواب دیا مین تلخی اوسکی نہین او ٹہاونگا جسکی شیرینی ساری بنی امیہ
چکہین چونکہ وہ نہایت عابد اور زاہد تہے راقم کے نزدیک اوسکی تلخی
سے مراد یہ تہی کہ جسکو مین متور کرونگا وہ ظلم کریگا وبال اوسکا عاقبت
مین میری گردن پر ہوگا الغرض بنی امیہ کو جواب دیکے اوہنون نے
اپنے گہر کا دروازہ بند کرلیا اور چند روز کے بعد قضا کی صرف اکیس برس کی
عمر پائی عبد الرحمن اونکے بہائی نے جنازہ کی نماز پڑہی اور دمشق مین باب
الجابیہ کے باہر دفن ہوئے اور بعضے لوگون نے روایت کی ہے کہ پہلے
اونکی جنازہ کی نماز ولید بن عتبہ بن ابی سفیان نے شروع کی تہی اور قبل
نماز تمام کرنیکے صرف دو تکبیرین کی تہی کہ مرگ مفاجاۃ سے وہ گر پڑے اور
مرگئے شاید بعد اوسکی عبد الرحمن نے از سر نو پہر نماز پڑہی ہو اور ولید
بن عتبہ کی نماز جنازہ کی مروان نے پڑہائی اور اونکو اونہین معاویہ بن یزید
کے پہلو مین دفن کیا تین مہینے بائیس دن معاویہ رحمہ اللہ نام کے خلیفہ رہے
اور مروان نے اونکے دفن کرتے وقت یہ شعر کہا انی اری فتنۃ *
تغلی مراجلہا والملک بعد ابی لیلی لمن غلبا آخر مصرع اول مین
مراجل جمع مرجل کی ہے تانبے کی دیگ کو کہتے ہین ترجمہ اس شعر کا یہ ہے
مین دیکہتا ہون فتنے اور فساد کو کہ جوش کر رہی ہین دیگین اوسکی اور ملک
بعد ابی لیلی کے یعنی معاویہ بن یزید کے بعد اوسکے قبضہ مین ہوگا جسکو غلبہ ہو

چوتہا خلیفہ بنی امیہ کا مروان ناپاک اور بیحیا دشمن

اہلبیت علیہم السلام کا تہا - مورخین لکہتے ہین جب یزید پلید
ہلاک ہوا اہل حجاز اور اہل یمن و خراسان نے عبد اللہ بن زبیر کے ہاتہہ پر
بیعت کی صرف شام اور مصر کے لوگون نے اونسے بیعت نہین کی اونہون
نے معاویہ بن یزید کو خلیفہ مقرر کیا اون کے قضا کرنیکے بعد وہانکی
لوگون نے بہی عبد اللہ بن زبیر کے ہاتہہ پر بیعت کی مگر تہوڑی مدت
کی بعد مختار نے خروج کیا اور کوفے اور عراق پر اور خراسان مین
وہ مسلط ہوا مگر مصعب بن زبیر نے اوسکا کام تمام کیا وہ ایک شخص
دنیا طلب تہا بحیلہ انتقام کشتہ گان شہداے کربلا کے وہان خوب اوسکا
تسلط ہوگیا تہا اور محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کا اپنے تئین خلیفہ مشہور کیا
اور جعلی اونکے خطوط سارے رؤسائے اطراف کے نام پر مشتہر کئے تہے
اور ایک خط حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب کا سر بمہر ایک
مجمع عام مین ایک شخص اجنبی نے لاکے اوسکو دیا اوسکو کہولا تو اوسمین
گویا حضرت نے بکرامات وقوع واقعہ ہایلہ کربلا دریافت کرکے مختار کے
نام پر حکم انتقام لینے کا سارے دشمنان اہلبیت اور کشتہ گان شہداے
کربلا سے لکہا تہا ان خطوط جعلی سے ایک جم غفیر افواج جرار اہل شام
اور اہل عراق کے اوسکے ساتھہ جمع ہوگئے اس سبب سے اوسکا تسلط
اون ممالک مین خوب ہوا لیکن انتقام حقیقت مین اوسنے خوب لیا
لکہتے ہین ساٹہہ ستٹر ہزار آدمی دشمنان اہلبیت کو اوسنے تہ تیغ کیا جو جنگ مین

مارے گئے سو مارے گئے اور بقیہ سردار اور سپاہ شام جو معرکۂ کربلا مین شریک تھے اونکو چن چن کے جہنم واصل کیا چنانچہ ابن مرجانہ یعنے عبید اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو مارا اور اونکے لاشونکو جلا دیا یا کتونکو کھلایا جسمین شمر ناپاک ایک روایت مین مختار کا داماد اور ایک روایت مین اوسکا بہنوی تھا اوسکو بھی نہین چھوڑا اور کچھہ قرابت قریب کی رعایت نہین کی یہانتک کہ شمر ملعون کا بیٹا جو اوسکا اپنا نواسا یا بھانجا تھا اوسکی گردن مارنے کا بھی حکم کیا جب اوسنے عذر کیا کہ مین تو معرکۂ کربلا مین شریک نہ تھا تب مختار نے کہا ہان شریک نہ تھا لیکن فخر کرتا تھا کہ اوس شخص کے باپ نے حسین علیہ السلام کو شہید کیا ہے پہر اوسکو بھی ذبح کروایا۔ الغرض اوسنے بناء اوس حیلہ کا یعنے انتقام لینا دشمنان اہلبیت سے جو اوسنے کیا تہا خوب کیا آخر شش مصعب بن زبیر کے ساتھہ خوب جنگ کرکے مختار مارا گیا روضۃ الصفا مین ایک روایت لکھی ہے جب مصعب بن زبیر کی فوج سے اوسکو ہزیمت ہوئی تب وہ دار الامارۂ کوفی مین متحصن ہوا اوسوقت کسی ایک شخص اوسکے رفیق نے کہا لوگون نے یہ مشہور کردیا ہے کہ آپ نے انتقام کا دشمنان اہلبیت سے صرف حیلہ کیا تہا دراصل آپ کی نیت مین طلب امارت تھی مختار نے جواب دیا حقیقت حال تو یہی ہے کہ مین نے دیکھا کہ فلان اور فلان جو حسب اور نسب مین کسیطرح سے میرے مساوی نہین تھے اطراف مین امارت

کرتے ہین اور ہم خانہ نشین ہین حمیت شرافت نے جوش کیا کوی حیلہ بہتر اس حیلہ سے طلب امارت کیواسطے بنایا جب تک اقبال غالب رہا خوب بن پڑی اب اوبار آیا تو اوس سے چارہ کیا ہے اسی سبب سے مختار کا لقب کذاب ہوگیا ہے - بالجملہ مصعب بن زبیر نے دارالامارہ کوفہ کو محصور کیا اور مین بہی لڑبہڑ کے وہ مارا گیا بعد اوسکی مار یجا نیکے چہہ ہزار آدمیون نے اوسکے ہمراہیونمین سے مصعب بن زبیر سے امان طلب کی اونہون نے امان دی مگر اونکی فوج کے سرداران نے نمانا اور کہا ان لوگون کے ہاتہہ سے ہزارون ہمارے اقربا مارے گئے ہم انکو زندہ نچہوڑینگے اورسب کو نہتہا کرکے جانوران ماکول کیطرحسے ذبح کیا راقم کہتا ہے عجب نہین ہے کہ ان چہہ ہزار آدمیون مین اکثر وہ ہون جنہون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو بلاکے اونکے ساتھہ بیوفای کی تھی اور بعد اوسکے اپنی اس حرکت بیمروتی کے سبب سے نادم اور شرمندہ ہوکے اوس حرکت سے توبہ کرکے مختار کے ساتہہ انتقام لینے کو دشمنان اہلبیت سے آمادہ ہوے اور حتی المقدور انتقام لیا بھی مگر توبہ اونکی اللہ تعالے نے قبول نہ کی جب تلک مثل عاصیان بنی اسرائیل کے وہ قتل نہون یہ جملہ مختار کے تسلط کا تو معترضہ تہا - اب اوسی مروان کے تسلط کے ذکر کیطرف ہم رجوع کرتے ہین مورخین لکہتے ہین جب عبد اللہ بن زبیر نے بعد وفات یزید کے دعواے خلافت کیا اور حجاز اور عراق وغیرہ پر تو اونکا

تسلط ہو ہی گیا تہا بعد معاویہ بن یزید کے مرنیکے مصر اور شام مین بھی اونکا
اقتدار کچھہ ضعف کے ساتھہ ہوگیا اِس عرصہ مین مروان بن حکم نے خروج
کیا اور چونکہ شام کے لوگ بنی امیہ کے خیر طلب تھے سب اوسکیطرف
رجوع ہو گئے اوسکے بعد ممالک مصر پر بھی اوسکا غلبہ ہوا ان دونو
ممالک مین ۶۵ سنہ ہجری تک اوسکا تسلط رہا اوسی سال مین اوسنے
قضا کی اور اپنے بیٹے عبد الملک کو وصیت اپنے قایم مقامی کی کرگیا
سبائک الذہب مین سیوطی سے منقول ہے کہ ذہبی نے لکھا ہے
اصح یہ ہے کہ مروان نامعقول امراء مومنین مین نہین شمار ہوتا بلکہ
وہ باغی تہا کہ عبد اللہ بن زبیرؓ پر اوسنے خروج کیا تہا اِسی سبب سے
اوسکی وصیت قایم مقامی عبد الملک کی بھی ناجائز تھی جب عبد الملک کو
غلبہ ہوا اور معرکۂ جنگ مین عبد اللہ بن زبیرؓ مقتول ہوے تب علی العموم مسلمانون
نے اونکے ہاتھہ پر بعیت کی اوسوقت سے البتہ وہ امیر المومنین مقرر ہوے۔

راقم کہتا ہے کہ یہ تحریر سیوطی کی صاف دلالت کرتی ہے کہ عبد اللہ
بن زبیرؓ خلیفہ تھے مگر مسامرہ مین شیخ محی الدین بن العربی نے اوسکے خلاف لکھا ہی
کہ وہ نقل کرتے ہین مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف تہا ان اوسکی ایمنہ بنت علقمہ بن صفوان بن امیہ بن
محرف الکنانی تھی رجب ۶۴ سنہ ہجری مین لوگون نے اوسکے ہاتھہ پر بعیت
کی سارے امت نے اوسکی خلاف پر اتفاق کیا بجز عبد اللہ بن زبیرؓ کے

کہ وہ

کہ وہ مکے مین مدعی خلافت تھے -

راقم کہتا ہے چونکہ شیخ اکبر ممالک اندلس کے رہنے والے تھے اور اوس ممالک کے سب اہل اسلام بنی امیہ کے خیر طلب تہے اسواسطے کہ وہ ممالک اونہین بنی امیہ نے مسخر اور فتح کئے تھے تو وہان کے سب مسلمانون کو بنی امیہ کیطرف رجوع ہوگی اور اونہون نے مروان سے بیعت کی ہوگی مگر شیخ اکبر کی تحریر دلالت کرتی ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ خلیفہ نہ تہے اور عامہ مسلمین کی آرا سے منحرف تہے اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مین لکھتے ہین کہ امام مالک سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ بہ نسبت انکے مخالفین کے احق بخلافت تہے بعد اوسکے اوسی کتاب مین وہ لکھتے ہین کہ بندہ ضعیف کو اس رآے پر امام مالک کے اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ حضرت فاروقؓ اور حضرت ذی النورینؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کی ہے جو دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ تسلط ابن زبیرؓ سے استحلال حرم کعبہ کا وقوع مین آیا یعنے حرم کے اندر قتال اور جدال کا واقع ہونا اونکی باعث سے ایک مصیبت عظمی امت پر ہوئی وہ دو نو حدیثین احمد بن حنبل نے روایت کی ہین - اور قیسؓ بن ابی حازم سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی مجھکو جہاد پر مامور کیجئے حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنی گہر مین بیٹھو بس بہ تحقیق تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جہاد کر چکے ہو یعنے غازیونکی فضیلت تم کو حاصل ہو چکی ہے وہ تمہارے واسطے

کافی ہے اونہون نے مکرر سکرر یہ درخواست کی ظاہر اوہ سپہ سرداری
کسی فوج کی چاہتے تھے جب تیسرے یا چوتھے مرتبہ اونہون نے درخواست کی
تب حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم ہے خدا کی ہر آئینہ مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مدینہ کے
طرف سے تم اور تمہارے ہمراہی خروج کرین اور فساد برپا کرین اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین اس حدیث کو اخراج کیا ہے حاکم نے بعد
اوسکے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہین کہ الفاظ مدینے کیطرف سے اسپر دلالت کرتی ہین
کہ وہ خروج جنگ جمل نتھا اسواسطے کہ اوسمین خروج مکے کیطرف سے ہوا تھا اور
عبد اللہ بن زبیر یزید پلید کے مرنیکے بعد مدینے کیطرف سے بدعواے
خلافت نکلے تھے وہی مراد ہے ۔ عجب نہین ہے کہ اونہین روایتون سے
شیخ اکبر نے عبد اللہ بن زبیرؓ کو خلفا مین نہین شمار کیا مگر راقم کے نزدیک مروان
نالایق ہے تو وہ ہرگونہ احق اور بہتر تھے اور اوسکے بعد شیخ اکبر نے مسامرہ
مین لکھا ہے مروان کی مہر مین کھدا تھا سراجائی و ثقتی باللہ حاجب اوسکا
ابو سہل اسود تھا اور منشی سفیان احول اور کوتوال یحیی بن بشر غسانی
اور قاضی اوسکے عہد کے ابو ادریس خولانی تھے طاعون سے
وہ ہلاک ہوا عبد الملک اوسکے بیٹے نے اوسپر نماز پڑہی ترسٹھہ
برس کی عمر مین وہ مرا اور دمشق مین باب الجابیہ کے باہر وہ دفن
ہوا اور ایکدن کم دس مہینے وہ سلطنت اسلام پر مسلط رہا اب
اس مقام مین ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ کچھ حال عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا

یافعی کی

یافعی کی تاریخ مراۃ الجنان سے لکھین وہ لکھتے ہین سنہ ۶۳ ہجری مین حجاج قبحہ اللہ
جمعیت کثیر کے ساتھہ مکہ معظمہ مین نازل ہوا اور ابن زبیرؓ کا محاصرہ کیا اور منجنیق ابی
قبیس پہاڑ پر قایم کیا اور کئی مہینے تک آتش قتال گرم رہی اور حرم محترم مین وہ
بیحیا اشیاء محرقہ پھینکتا رہا یہان تک کہ پردہ خانہ کعبہ کا جل گیا پس عبد اللہ
بن زبیرؓ امیر المومنین فارس یعنی شہسوار قریش کے اور بیٹے حواری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتول ہوے اور وہ اسلام مین بعد ہجرت
کے اول مولود تھے جو مسلمان کے گہر مین پیدا ہوے اور سب سے
پہلے اونکے پیٹ مین دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داخل ہوا
اور حنک ۴ کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خود آنحضرت
نے اونکا نام رکھا عبد اللہ اور وہ تھے صوام اور قوام یعنے کثرت سے
روزے رکھتے تھے اور کثرت سے نمازین پڑہتے تھے اور بڑے فصیح
اور بلیغ اور نہایت مشہور اور شجاع تھے یہان تک کہ اونکے حالت
سجدہ مین گرم پتھر منجنیق کا اونکے لباس مین آکے لگتا تھا اور وہ سر نہین
اوٹھاتے تھے اپنے سفر مین مدینے سی مکے تک جو دس بارہ دنکا راستہ ہی ایک
مرتبہ کہانا کہاتے تھی ظاہرا روزے پر روزے رکہتی تھی اور اس بہوک
کے دفعیہ کیواسطی شام کو تہوڑا سا پانی پی لیتے ہونگے اور جب محاصرہ
اونکا بہت طول ہوا اور سب معین اور مددگار اونکے متفرق ہو گئے
تب وہ اپنی مان اسما بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہا کی پاس گئے اور مشورہ

پوچھا کہ سب ہمراہی متفرق ہو گئے اور دشمن لوگ امان دیتے ہین اِس
شرط پر کہ عبد الملک کی راے پر مین اپنے تئین سپرد کردون وہ جو چاہین
میرے بابین عمل مین لائین خواہ قتل کرین یا قید ہین یا آزاد کرین انہون
نے جواب دیا او میرے بیٹے اگر تو نے یہ قتال اور جدال خدا کیواسطے نہین کیا
بلکہ بطمع دنیا کیا ہے تب تو تو ہلاک ہوا دنیا اور آخرت دونو مین اور لوگونکو
ہلاک کیا اور اگر تیرا قتال للہ تہا تب اپنے تئین بنی امیہ کے ہاتہہ مین
نہ سپرد کر کہ تجھکو لعبت بناوین اور جو تو کہتا ہے کہ سب ہمراہی متفرق
ہوے پس قسم ہے مجھکو اپنے عمر کی کہ تو معذور ہے لیکن شان کرام یہ ہے
کہ جسطرح سے جیتے رہے اوسیطرح سے مرین یعنی بعزت و آبرو مرین پس
وہ اپنی مان کے پاس سے باہر آے تو دیکھا کہ فوج اعدا کی بلندی مکہ پر چڑھ
آئی پس اونھون نے یورش کر کے اونپر کہا اگر ایک بھی مجھہ سا جری
اور ہوتا تو مین اس فوج کیواسطے کافی تہا اوس فوج مین سے ایک
شخص نے جواب دیا کچھہ اسمین شبہہ نہین ہے غرض وہ برابر لڑتے رہے
یہانتک کہ ایک تیر آکے اونکے سر پر بیٹھا اور سر توڑ دیا زبیر کے اولاد کا
ایک غلام اونکے قریب تھا اوسنے غل مچا کے رونا شروع کیا اور کہا وا
امیراہ یعنے ہاے میرے امیر اوسکی اس شور و غل سے مخالفین نے جانا کہ وہ مقتول
ہوے سب دوڑے والا جونکہ وہ اسیطرح سے اوس حالت جراحت مین
لباس جنگ پہنے کہڑے تھے کسیکو جرات اونکے قریب آنیکی نہین ہوتی

تھی وہ آواز اسلام کی سب سے مخالفین نے سب طرف سے حملہ کر دیا اور اونکا
کام تمام کر دیا حجاج بھی وہان پہنچا اور اوسکے ساتھہ ایک اور امیر بھی
تھا اوسنے کہا یہہ وہ امیر تھا کہ آدم کے لڑکون مین سے آج تک ایسا
جوانمرد اور شجاع کوئی نہین جنی حجاج نے کہا تم ایسے شخص کے حق مین
جسنے مخالفت کی امیر المومنین سے اور اونکی طاعت سے باہر ہوا اِس
جنس کا کلام کرتے ہو اوس امیر نے جواب دیا یہی میرا کلام عذر رہیگا
امیر المومنین کے پاس اس امر کا کہ مہینون تک اونکا محاصرہ رہا اور
ہم اونپر غالب نہو سکے شیخ محی الدین نواوی نے مسلم کی شرح مین لکھا ہی
کہ مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ ابن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اونکی ہمراہیون
نے اونپر خروج کیا تھا راقم کہتا ہے کہ اس کلام مین نواوی کے
تصریح اسکی نہین ہے کہ ابن زبیرؓ خلیفہ برحق تھے مگر یہ کہنے کہ حجاج کے
خروج سے اونکی اوپر وہ لازم آتا ہے پھر یافعی لکھتے ہین کہ روایت ہے
کہ جب ابن زبیرؓ پیدا ہوئے تھے تب سارے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تھے اور جب وہ مقتول ہوئے
تب اہل شام نے تکبیر کہی اسپر عبد اللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہ نے
کہا جن لوگون نے اونکی ولادت پر تکبیر کہی وہ بہتر تھے اون سے
جنہون نے اونکی قتل پر تکبیر کہی اور وہ بتحقیق مالک ہو گئے تھے حجاز اور
یمن اور عراق کے شیخ ابو اسحاق نے کہا ہے خلافت کی بیعت اونکی

ہاتہہ پر کی گئی اور بیعت خلافت کی نہین کیجاتی مگر اوس شخص کے ہاتہہ
پر جو فقیہہ اور مجتہد ہو اور جب وہ خلیفہ مقرر ہوئیے تو ضحاک ابن فیروز
کو یمن کا حاکم مقرر کیا پہر اونکو معزول کر کے عبد الرحمن بن خالد بن ولید
مخزومی کو صنعا پر حاکم کر کے بہیجا پہر ایک جماعت کو ایکیکے بعد ایک کو
بہیجا راقم کہتا ہے اسیطرح سے عراق مین اور کوفے مین ایکیکے بعد ایک
کو بہیجتے رہیے اخیر مین کوفے پر مصعب بن زبیرؓ اپنیے بہائی کو مامور کیا
تہا جنہون نے بڑی لڑائی کے بعد مختار بن ابی عبید اور اوسکی جرار
ہمراہیونکو شکست دیکر قتل کیا بعد اوسکی عبد الملک نے بذات خود بڑی
فوج اہل شام کی ہمراہ لیکے اونسے مقابلہ کیا اور مصعب بن زبیرؓ بہت
قتال اور جدال کے بعد اوس لڑائی مین مقتول ہوئے مورخین کی تحریر
سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ کے مزاج مین تلون تہا اور اعتماد
اپنیے رفقا اور حکام ماتحت پر بہ استقلال نہین کرتے تہے عجب نہین ہے
کہ اسیسے اونکی ترقی دولت جیسی چاہیے وہ نہوئی حقیقت مین بادشاہ
اور حاکم اعلی کی تلون مزاجی بہت بڑا عیب ہے کہ منجر بمضار شدیدہ
ہوتا ہے بعد اوسکی یافعی نے لکہا ہے حجاج بہیجا نے جب عبد اللہ
بن زبیرؓ کو قتل کیا تو مقام معابر مین اونکو سولی چڑہایا جس مقام کا
نشان یافعی کے زمانے تک موجود تہا اسواسطے کہ اوسکی نشان کیواسطے
وہان کوئی علامت قایم کی گئی تہی اوسکے بعد حجاج قبحہ اللہ نے بعضے

اپنے اعوان کو اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن زبیر کی ماں کے پاس بھیجا کہ اونکو اوسکے پاس لے اوین وہ لوگ گئے اور اسما سے کہا ہمارے ساتھ چلو تمکو حاکم نے بلایا ہے اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر تمکو حکم ہوا ہے کہ زبردستی کھینچ کے مجھے لیچلو گے تو کھینچو مین اپنی خوشی سے اور اپنے پانون سے نہین جاونگی وہ لوگ پھر گئے اور حجاج سے اونکا جواب بیان کیا تب حجاج اپنی نعلین پہنکی خود اوٹھا اور اونکی پاس آیا اور اونسے آتے ہی کہا دیکھا تینے مین نے تمہارے بیٹے کے ساتھہ کیا کیا اونہون نے جواب دیا اوسکین کیا کیا تو نے اونکی دنیا خراب کی اونہون نے تیرا دین خراب کیا اور بہ تحقیق خبر دی ہے مجھکو رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف مین ایک کذاب اور ایک مبیر پیدا ہوگا پس کذاب کو تو ہم دیکھہ چکے اور لیکن مبیر پس لا اخالک تو ہے وہ جو اونہون نے کہا ہم دیکھہ چکے اوس سے مراد مختار بن ابی عبیدہ تہا اور مبیر کے معنے مہلک یعنی ہلاک کرنیوالا بولتے ہین اباده اللہ ای اہلکہ اور یہ بھی بولتے ہین رجل حایر بایر اور صحاح مین لکھا ہے بور بضم باء موحدہ مرد فاسد اور ہالک جسمین مطلق نیکی نہو اور ہم کہتے ہین انہین معنو نمین کلام اللہ مین آیا ہے وکنتم قوما بورا اور علما کا اتفاق ہے کہ اوس حدیث مین کذاب کا لفظ جو آیا ہے اوس سے مراد وہی ابن عبید ہے اور مبیر سے مراد حجاج بن ابی یوسف ہے مختار کو ثقات

جهوٹهه بولتا تها اور کها کرتا تها که جبرئیل علیه السلام او سپر نازل هوتے
هین اور احکام الهی پهنچاتے هین اور عبد الله بن زبیرؓ کے ساتهه عبد الله بن
صفوان بن امیة الجمحی جو مکے کی بهت بڑے سرداروں اور دولتمندوں مین
سے تهے مقتول هوئے جب معاویه مکے مین آئے تهے تب اونهین
ابن صفوان نے دو هزار بکری اونکی دعوت کیوا سطے گذرانی تهین اور نامور
مقتولین حرم مین سے عبد الله بن زبیرؓ کے ساتهه منجنیق کے پتهر سے
عبد الله بن مطیع بن اسعد العدوی تهے اور نامور مقتولین عبد الرحمن بن
عثمان بن عبید الله تیمی تهے جو حدیبیه کے روز اسلام لائے تهے الغرض
اسما بنت ابی بکرؓ عبد الله بن زبیرؓ کی مان نے رضی الله عنهم اپنے
بیٹے کی مصیبت قتل کی دیکهه کے تهوڑے دنون کے بعد قضا کی اور وه مهاجرات
اول سے تهین اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اونکو به ذات النطاقین
ملقب کیا تها قصه اوسکا یه هے جو حدیث مین مشهور هے که جب آنحضرت
صلی الله علیه وسلم نے مکے سے هجرت کی تو جس برتن مین ناشته آپکا
اور اونکے اپنے باپ کا تها اوسکو جو دوپٹه وه اوڑهے تهین پهاڑ کے
اوسمین باندهتا تها تب آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا اسکی عوض مین
تمکو دو دوپٹے جنت مین ملینگے جب سے اونکا لقب هو گیا ذات النطاقین
نطاق کہتے هین بڑی چادر کو جو عورتین عرب کی ایک طرز خاص سے اوڑهتی
هین آجکل کے محاوره مین ظاهرا اوسیکو ملایا کهتے هین یا ملایا کوئی دوسری

یونہیں کہ ہی یہ امر کسی عرب سے تحقیق کرنا ہے پانچوان خلیفہ بنی امیہ کا عبد الملک بن مروان تھا یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکھا ہے اور سب مورخین اوسی پر متفق ہین کہ خلافت عبد الملک کی بعد قتل عبد اللہ بن زبیرؓ کے اجماع عام مسلمین سے قرار پائی کہ تیرہ برس اور چند مہینے وہ خلیفہ رہے اور وہی یافعی روایت کرتے ہین کہ نافع نے کہا ہے کہ مین نے دیکھا اہل مدینہ کو بڑے بڑے جوان اور شجاع تھے مگر کوئی اون مین افقہ اور اقرء کتاب اللہ کا مثل عبد الملک کے نہ تھا پہر وہی یافعی لکھتے ہین کہ یہ مشہور بات ہی کہ عبد الملک نے خواب مین دیکھا کہ مسجد کی محراب مین اونہون نے چار مرتبہ پیشاب کیا اسکی تعبیر اونہون نے سعید بن مسیب سے پوچھی اونہون نے یہ تعبیر کہی کہ تمہارے بیٹون مین چار آدمی خلیفہ ہونگے وہی واقع ہوا کہ ولید اور سلیمان اور ہشام اور یزید اوکے چار بیٹے بعد اونکے خلیفہ ہوئے اور بعضے کہتے ہین یہ خواب دیکھا تھا کہ مسجد کے چارون کونون مین پیشاب کیا انتہی روایۃ الیافعی بالجملہ جیسا اوپر ذکر ہوچکا ہے باپ کی وصیت سے جن ملکون مین اوسکا قبضہ تھا عبد اللہ بن زبیرؓ کے عہد حکومت مین وہان کے لوگون نے عبد الملک کے ہاتھہ پر بیعت کی بعد اوسکی جنگ وجدل سے عراق پر اور اوسکے متعلقات پر قبضہ رہا مگر جب تلک عبد اللہ بن زبیرؓ قتل نہین ہوئے وہ متغلب اور باغی مذہب صحیح مین شمار ہوا اور جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے

بعد قتل عبد اللہ بن زبیرؓ کے علی العموم مسلمانون نے اوس سے بیعت
کی اور اوسکی خلافت پر اجماع ہو گیا سبایک الذہب فی قبایل العرب
ایک کتاب زمانہ حالین بغداد مین چہپی ہے جسمین بطور نقشونکے مجمل
حالات قبایل عرب کے معتبر کتابون سے نقل کیئے ہین اوسمین لکہا
ہے بروایت احمد بن عبد اللہ العجلی عبد الملک گندہ دہن تہا اور مان
کے پیٹ سے چہٹے مہینے ہین وہ پیدا ہوا تہا پہر اوسی کتاب مین ابن
سعید کے روایت سے لکہا ہے کہ قبل خلافت کے وہ بڑا عابد اور ناسک
مدینہ منورہ مین تہا سترہ بیٹے بعد مرنیکے اوسنے چہوڑے تہے اور الو
العباس ولید کے خلافت کی اور بعد ولید کے ابو ایوب سلیمان
دوسرے بیٹے کے خلافت کی اوسنے وصیت کی تہی اور روضتہ
الصفا مین لکہا ہے کہ ایکدن عبد الملک خطبہ پڑہتا تہا جب مقام اوس
عادت خبیثہ کا آیا جو خلفائے بنی امیہ نے لعن کی مقرر کی تہی تب اوسکی
زبان لڑکہڑا گئی جب خطبہ سے اوسنے فراغت کی تب عمر بن عبد العزیز
نے پوچہا یا امیر المومنین خطبہ پڑہتے ہین آپ کی زبان کیون لڑکہڑائی
تہی اوسنے جواب دیا ظاہری مصلحت دنیاوی اس دنیا کے دونکی
طمع سے جو خلاف دینداری ہم لوگون کے زبان سے نکلتا ہے اوسمین
زبان کیون نہ لڑکہڑائے ایک حکایت عجیب عبد الملک کے خلافت کی
حیوۃ الحیوان مین لکہی ہے جسکا نقل کرنا ہم نے مناسب جانا بعد عبد الملک

کی خلافت سے پیشتر ممالک عرب مین کوئی دارالضرب نہ تھی سارے
فرنگستانی روپیے پیسے وہان جاری تھے عبدالملک نے نئی دارالضرب
جاری کی اور حکم عام دیا کہ ہمارے ممالک اہل اسلام مین بجز ہمارے سکہ
مضروب کے دوسرا سکہ ممالک غیر کا مقبول نہو اس حکم سے فرنگستان کے
تجار کا بہت نقصان ہوا اونہون نے قیصر سے اوسکی شکایت کی قیصر نے
عبدالملک کو نامہ بہت ضراعت اور لجاجت سے لکہا کہ ہمارے ممالک
کے سکے معاملات تجارت مین بدستور سابق قبول ہوا کرین اس صورت مین
ایکمقدار معین سالیانہ یہان سے خزانہ دارالخلافت مین پیشکش ہوا
کریگی جو مقدار راقم کو سہو ہو گئی عبدالملک نے اس درخواست
کے قبول کرنے سے عذر اور انکار کیا تب قیصر نے دوسرا نامہ بہ تہدید اس
امر کے لکہا کہ اگر ہماری درخواست مرسلہ پیشین نہ قبول ہوئی تو ہم اپنے
ممالک مین ایک نیا سکہ جاری کرینگے جسمین دشمنان پیغمبر اسلام
اور خلفائے راشدین پر سب وشتم کندہ ہوگی عبدالملک کو اول اس
امر سے بہت تشویش ہوئی سب علما اور فقہا اور امرا کو جمع کر کے
اس امر مین استشارہ کیا سبہون نے باتفاق جواب دیا اللہ تعالی
نے اس دین کی ترقی روز افزون کا وعدہ کیا ہے قیصر نے جو لکہا ہے
ہرگز کر نہین سکتا تب قیصر کو جواب لکہا گیا کہ ہمکو تمہارے تہدید لغو کی کچہ پرواہ
نہین ہے اگر تم ایسا کروگے تو بہت جلد اوسکے مکافات کے منتظر رہو

الغرض اس تحریر سے قیصر کو جرأت اوسکی نہوئی جسکی اوسنے تخویف
کی تہی اور ایک اور حکایت اوسی حیوۃ الحیوان میں لکہی ہے کہ مہدی
بالله خلیفہ عباسی نے قاسم بن محمد رضی الله عنہ سے درخواست
کی کہ کوئی نصیحت خاص اپنے تجربے کی غیر منقول اور معقول مجہے فرمائیے اونہوں
نے کہا عبد الملک نے اپنے مرنے کے بعد گیارہ بیٹے چہوڑے جنکو متروکہ پدری
سے ایک ایک لاکہہ درہم پہنچی تہی اور عمر بن عبد العزیز رضی الله عنہ نے
سترہ بیٹے چہوڑے تہے اونکے بیٹوں کو متروکہ پدری میں سے ایکسو
سترہ درہم ہر ایک کو ملے تہے آج فلانا شخص عمر بن عبد العزیز کی اولاد
میں سے تمہارے نامور امراؤں میں سے ہے جسکے اصطبل میں پانسو
گہوڑا بندہا ہے علاوہ اور تمول اور شوکت وشان امیرانہ کے اور عبد الملک
کی اولاد میں سے فلانا شخص بغداد کے گلیوں میں بہیک مانگتا پہرتا ہے
مہدی بالله یہ سنکے بہت روئے اور اونسے پوچہا اسکا سبب کیا
ہے اونہوں نے جواب دیا عبد الملک کا اعتماد اور تکیہ روپیے پر تہا
اور روپیے کو ثبات نہیں ہے اور سخت بیوفا ہے کام ہی جب آیا کہ
جب ہاتہہ سے نکل جائے اور عمر عبد العزیز کو بہروسہ خدا پر تہا اوسکی
امانت اور قوت کبہی گہٹتی نہیں ہے اور مسامرہ میں شیخ اکبر نے
لکہا ہے ابو الولید عبد الملک کی ماں کا نام عائشہ تہا بنت معاویہ بن
مغیرہ بن ابی العاص بن امیہ وہ عائشۃ البیضاء مشہور تہیں جیدن

اونکی باپ مروان نی قضا کی اوسیدن اوسکی استخلاف کے
سبب سی اونکی ہاتھہ پر بیعت ہوئی اونکی مہر مین کندہ تہا آمنت
باللہ مخلصا قاضی اونکے عہد کے ابوادریس خولانی تہے اور
منشی اونکی روح بن زنباع اور بعد اونکی قبیصہ بن ذویب الخزاعی
مقرر ہوئے حاجب اونکی اونکا اپنا غلام ابو یوسف یعقوب اور صاحب
شرطہ یعنے کوتوال اونکی عہد کے کعب بن خویلد قبیصی تہے
اکسٹھہ برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ستاون برس کی عمر مین
اونہون نے قضا کی اونکے بیٹے ولید نے جنازیکی نماز پڑہائی اور دمشق
مین مابین باب جابیہ اور باب صغیر کے دفن ہوئے خلافت
اونکی عبد اللہ بن زبیر کے قتل تک سات برس آٹھہ مہینے رہی
اور بعد قتل عبد اللہ بن زبیر کے تیرہ برس تین مہینے اٹھائیس
دن مجموع اکیس برس سترہ دن ہوئے اور اوپر ہم لکہہ چکے
ہین کہ عبد الملک عبد اللہ بن زبیر کے قتل تک موافق روایت سیوطی کی
ذہبی سے بغاوت مین شمار تہا شیخ اکبر کی رائے اوسکے خلاف ہے
سامرہ جو شیخ اکبر محی الدین بن العربی کی کتاب ہے وہ ایک
کشکول ہے جسمین اکثر وقایع بے ترتیب ادہر کے اودہر لکہے گئے
ہین خلفائے بنی امیہ کا ذکر اور خلفائے بنی عباس کا صرف نام اور
اونکی خدمہ اور ولادت اور موت اور بہت مختصر کوائف ایک جگہ ہی

ہین اور بعضے وقایع بعضے خلفا کے عہد کے مختلف مقامات ہین مذکور ہین
ہم نے اس تاریخ ہین جو اونہون سے نے خلفا کے ذکر ہین لکھا ہے سب
نقل کیے ہین اور بعضے اور کوایف بہی مختلف مقامات سے کے نقل کیے
گئے مگر عبد الملک کی خلافت سے کے وقایع بالخصوص اوسکی ماموری افواج
جرار کی واسطے تسخیر قسطنطنیہ کے جو بڑی تفصیل اور شرح اور بسط سے ہے
جب ہم عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے کے خلافت سے کے وقایع لکہنے سے تہے
نظر پڑی اونکا نقل کرنا ہمکو بہت ضرور معلوم ہوا اسواسطے اوسکو ہم نے
اونہین عبد الملک بن مروان سے کے خلافت کے ذکر کے آخر مین قبل
ذکر ولید کی خلافت کی ملحق کیا وہ یہ ہے۔ **ذکر جہاد مسلمہ بن
عبد الملک بن مروان بن الحکم کا اور جو عجب کہ
امور روم سے کے شہر و نہین اور اوسکے داخل ہونیمین
قسطنطنیہ مین پیش آئے بہت پکا اور کامل روایتون
سے مذکور ہوتا ہے** راقم کہتا ہے اور یہ ہم نے ایک روایت
حیات الحیوان سے لکہی ہے کہ بادشاہ روم نے دار الضرب کے بابت
جو عبد الملک نے جاری کی تہی ایک تخویف کی تہی اغلب ہے کہ فوج
کشی بلاد روم پر اوسی بنا پر ہوئی ہو گی وہ قصے شیخ نے بطور حدیث
کی روایت کی معنعن لکہے ہین جسمین اوسکی روایت تین آدمیون سے
ہے وہ تینون باتفاق ایک ہی شخص سے راوی ہین یعنی ابن اطلس

اور ابوالیمن اور ابوالفرج اور سب سے اخیر راوی عبداللہ بن سعید بن
قیس ہمدانی ہیں جو مسلمہ کے ہمراہیوں میں تھے وہ نقل کرتے ہیں جب
عبدالملک بن مروان نے ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے مسلمہ کو بلاد روم کی
چڑھائی پر بھیجے تب منادی نے ندا کی لوگوں کے جمع ہونے کے واسطے اور
عبدالملک نے حجاج بن یوسف حاکم عراق اور خراسان کو حکم بھیجا کہ
وہاں کے سرداروں کو دارالخلافت میں روانہ کر دے اور عمر بن عثمان
بن عفان جو حجاز کے حاکم تھے اونکو حجاز کے روسا کے بھیجنے کا حکم ہوا
اور عبدالملک کے بھائی محمد بن مروان جو بصرے کے حاکم تھے اونکو بذات
خود حاضر ہونیکا حکم ہوا مع بصرے کے سرداروں کے اور علقمہ بن مروان کو
جو یمن کا حاکم تھا حکم وہاں کے سرداروں کے بھیجنے کا ہوا جب وہ سب
سردار ہر طرف سے آکے جمع ہوئے تب عبدالملک نے ایک خطبہ
پڑھا جس میں اللہ تعالے کا حمد و ثنا بیان کر کے کہا اے لوگو دشمن نے
تمہارے ایذا پر کمر باندھی ہے اور طمع کے دانتوں کو تیز کر رہا ہے اور تم
اوسکی نظروں میں حقیر ہو گئے جب اوس پر جہاد کرنیکی کمر نہیں باندھی
اور حق اللہ عز و جل کا اور شغل جہاد فی سبیل اللہ کا تمنے استخفاف کیا
حالانکہ تم جانتے ہو کہ دشمن کے ساتھ جہاد کرنے میں اللہ تعالی نے
کیا وعدہ کیا ہے اور بہ تحقیق میں نے ارادہ کیا ہے کہ تم لوگوں کی ذریعہ
سے بہت بزرگ اور شریف جہاد ساتھ الیون صاحب روم کے

کرون اور اللہ تعالی ہمارے ہاتھ سے اونکو ہلاک کرنیوالا ہے
اور اونکی جمعیت کا توڑ دینے والا ہے اور نہین ہے توانائی اور قوت
مگر اللہ علی العظیم کو اے گروہ مسلمانون کے تم سب لوگ صاحب
دبدبہ اور رعب اور صاحب شجاعت اور مردانگی اور دلیری کے
ہو پس بہ تحقیق تمہارے اوپر حق اللہ ہے کہ آمادہ ہو واسطے برو
حق اللہ کے اور حق اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکی دینکے
نصرت سے اور بہ تحقیق مین نے امیر مقرر کیا ہے تمہارے اوپر اپنے
بیٹے مسلمہ کو پس سنو اوسکی بات اور تابعداری کرو اوسکی
حکم کی پس راہ راست پاؤ گے تم اور توفیق دیے جاؤگے پس
اگر وہ شہید ہو جائے پس امیر ہو گا تمہارے اوپر محمد بن خالد
بن ولید مخزومی اور اگر وہ بھی شہید ہو جا تو امارت کریگا محمد
بن عبد العزیز اور اموال غنیمت پر مین نے مقرر کیا محمد بن حیات کو
اور اونکو امین مقرر کیا مسلمہ پر اور مین نے والی مقرر کیا قوم تمیم پر
محمد بن احنف بن قیس کو اور قوم ہمدان پر عبد اللہ بن سعید بن
قیس کو جو راوی اس وقایع کے ہین وہ کہتے ہین تب مین نے عرض
کیا یا امیر المومنین مین نے عہد کیا ہے کہ مین کبھی کسی قوم پر امیر ہونگا
محکوم رہنا مجھے پسند ہے تب اونہون نے صدقہ بن یمانا ہمدانی کو
ہمدان پر امیر کیا اور قوم ربیعہ پر عبد الرحمن بن صعصعہ کو اور قوم

طی اور لخم اور خرام پر عبد اللہ بن عدی بن حاتم طائی کو اور قوم قیس پر ضحاک بن مزاحم اسدی کو اور بنی امیہ اور ایک جماعت قریش پر محمد بن مروان بن حکم اپنے بھائی کو اور قوم کندہ اور غسان پر اصبع بن اشعث کندی کو اور اہل حجاز پر عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کو اور اہل جزیرہ اور اہل شام پر بطال کو اور اہل مصر پر یزید بن مرہ قبطی کو اور اہل کوفہ پر ہیثم بن اسود نخعی کو اور اہل بصرہ پر سلیمان بن ابی موسی اشعری کو اور اہل یمن پر جابر بن جبیر حجی کو اور اہل جبال پر عبد اللہ بن جریر بن عبد اللہ بجلی کو بعد ان احکام تقرر امرا کے اپنے بیٹے مسلمہ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا اے میرے بیٹے میں نے والی مقرر کیا تجھکو اس افواج کا اس جمعیت کے ساتھ روانہ ہو اور یوں شرف خدا کے دشمن ایسوں روم کے کتے پر اور مسلمانوں کا باپ اور رحیم رہنا اور مہربانی کرنا اونپر اور اونکی نبہار کرنا اور زنہار زنہار ظالم اور دشمن اونکا نہو جانا اور ہرگز مختال اور فخور یعنی مغرور اور اترایا نہونا پہر فوج کی عرض لینا جسمین سے اسی ہزار صاحب رعب اور دلیروں کے منتخب کرنا اور تیس ہزار سوار جرار انتخاب کرنا مقدمۃ الجیش پر محمد بن احنف بن قیس کو اور میمنہ پر محمد بن مروان کو اور میسرہ پر عبد الرحمن بن صعصعہ کو اور ساقہ یعنی پچھلی فوج پر محمد بن عبد العزیز کو اور خود تو قلب لشکر پر یعنے وسط میں رہنا اور طلایہ

یعنے فوج خبرگیران کے واسطے لطال کو مامور کرنا اور اونکو حکم دینا
کہ رات کو لشکر کی چوکیداری اور کوتوالی کرین اسواسطیکہ وہ بڑے
امین اور معتمد اور تجربہ کار لڑائی کے اور شجاع ہین پس جب پہنچ جاؤ
بلاد روم مین تو ایک ہی حملے سے بے اندیشہ یورش کرو تاکہ دشمن
کے قلوب مین رعب تمہارا بیٹھے اور اونکے پانو اوکھڑ جاوین اور متفرق
ہو جائے اونکی جمعیت اور اندیشہ ناک ہو جاوین تم سے سلاطین
اور روسا اونکے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور جانیو کہ دشمن
تیری مدافعت پر جمعیت کثیر کے ساتھہ امادہ ہوگا پس ہرگز ہرگز اوس سے
خوف نکرنا پس بہ تحقیق اللہ تعالی اونکو ذلیل کریگا اور وہ منہہ کی کہائینگے
اور جانیو اے بیٹے میرے مین نے اس امر اہم پر تیری ناموری کیواسطے
تجھے مامور کیا ہے تاکہ تیری شجاعت کا ذکر ابد الاباد زبانوں پر رہے پس
ہرگز ہرگز نامردی نکرنا اور زنہار مقابلہ سے منہہ نہ موڑنا اگر خدانخواستہ
ایسا کیا تو نے تو اللہ تعالی کا عذاب تجھپر ہوگا اور خلق خدا تجھسے بغض
کریگی اور فرشتے تجھپر لعنت کرینگے اور جانیو اے بیٹے میرے کہ اگر
تو نے عذاب کیا دشمن پر اور بلا ڈالی اونپر قتل کیا اور تیر اندازی کیا
اونکو تو وہ تو نے نہین کیا وہ سب اللہ تعالی کیا ہے وہی اونکا قاتل ہے
اور ذلیل کرکے اونکی پیٹھونکو پہیرنے والا ہے راقم کہتا ہے یہ اخیر
قول اقتباس ہے وما رمیت اذ رمیت فان اللہ رمی کا

راوی کہتا ہے پہر عبد الملک سب لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا اے
میرے بہائیو اور میرے مددگارو یہ مسلمہ میرا بیٹا میری تلوار اور میرا
تیر اور میرا نیزہ ہے اور میرا امین ہے تمہارے اوپر اوسکو مین نے
امیر کیا اور اوسکے ذریعہ سے مین نے دشمن پر اور روم پر تیر اندازی
کی ہے اور تم جانتے ہو وہ پہل ہے میرے دلکا اور میری جان ہے
میرے نطفے سے تمہاری اپنی اولاد سے نہین ہے مین نے اوسکو اللہ
عزوجل کو نذر کیا اور اوسکا خون اور گوشت اور پوست مین نے خرچ
کیا اللہ تعالی کی رضامندی کیواسطے پس اطاعت کرو اوسکی تملوگ اور اوسکے
بازو بنو اور اوسکو مدد دو جب وہ بڑہے تم بہی بڑہو اوسکے ساتہہ
برانگیختہ کرو اوسکو اگر پیٹ پہیرے شجاعت سکہاؤ اوسکو اگر نامردی
کرے جگاؤ اوسکو اگر سووے آگاہ کرو اوسکو اگر بہولے اور
کسیطرح سے اوس سے غافل نہ رہو ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
بعد اوسکے عبد الملک نے مسلمہ کو گلے لگایا اور کہا السلام علیک یا حبیبی
وثمرۃ قلبی اور دو تلوارین اوسکے کمر مین دین ایک اونہن کی اپنی تلوار
اور ایک عبد الملک نے اپنی تلوار دی اور ایک اشہب گہوڑے پر اوسکو
سوار کیا پس مسلمہ پہلی رجب جمعے کے دن بعد ظہر کے دمشق سے نکلے
اور عبد الملک نے شہر کے دروازے تک مشایعت کر کے رخصت
کیا راوی کہتا ہے پس ہم سب وہان سے روانہ ہوکے طرسوس مین

پہنچے وہاں کچھ تہوڑسے مسلمان تہے مسلمہ نے اونکو حکم دیا کہ بدستور وہاں
مقیم رہیں اور اوس سال اونہین کچھ تغیر اور تبدیل نہین کی وہاں سے
روانہ ہوکے ہم قریب عموریہ کے پہنچے جب شمعون عموریہ کے حاکم کو
معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ جہاد پر آمادہ ہین تب اوسنے ہر چہار جانب
اپنے ممالک سے فوج جمع کرنا شروع کی اور مدافعت پر تیار ہوا
مسلمہ نے اپنے افواج کی ترتیب مقدمہ اور میمنہ اور میسرہ اور ساقہ
اور قلب اور طلایہ کی جسطرح سے عبد الملک نے بتادی تہی کر کے جہاد
پر آمادہ ہوا اور خود بموجب اوسی ترتیب کے قلب کی فوج مین قایم
ہوا راوی کہتا ہے کہ وہ بہی اونہین کے ہمراہ قلب کی فوج مین تہا پس
مسلمہ نے بطال کو جو طلایہ کی فوج کا افسر تہا یورش کا حکم دیا اوسنے یورش
کی غنیم کیطرف ایک سپہ سردار جسکو بطریق کہتے تہے مدافعت کے واسطے
سامنے ہوا طلایہ کی فوج نے بڑی جوانمردی سے قتال کیا اور اوس
بطریق کو شکست واقع ہوئی اور وہ بہاگا اور ہم سب طلایہ کی فوج
کے ساتہ ملحق ہوگئے بعد اوسکے محمد بن احنف جو سپہ سردار مقدمہ
کی فوج کا تہا اوسنے یورش کی اور ہم سب اونکی اعانت پر پہنچے سات
دن اور ساری رات گہسانکی لڑائی ہوئی جب صبح ہوئی مسلمہ نے
نماز صبح کی پڑہکے ہمکو یورش کا حکم دیا اودہر سے شمعون مدافعت
کیواسطے نکلا راوی کہتا ہے مین نے بطال کو دیکہا کہ اوسنے یورش کی

اور

اور غنیم کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا بعد اوسکے عبد الرحمن بن صعصعہ میمنہ
کے سپہ سردار نے یورش کی خوب قتال کیا اور بہتونکو قید کر لیا پھر عبد اللہ
بن جریر اہل جبال کے سپہ سردار نے یورش کی اور خوب لڑے
پھر محمد بن مروان نے حملہ کر کے خوب نیزہ بازی کی اور اپنے معسکر
میں پھر آئے اسیطرح محمد بن عبد العزیز نے یورش کر کے سیکڑونکو
قتل کیا بعد اوسکے مسلمہ خود اوٹھہ کھڑے ہوے خوب ہمنے قتال کیا
اور بہتونکو قید کر لیا جب بطال نے مسلمہ کو دیکھا کہ بنفس خود قتال کر رہے ہیں
وہ اور محمد بن احنف اور عبد الرحمن بن صعصعہ سب پیادہ پا ہو گئے اور جان
چھوڑ کے لڑتے رہے شمعون کے ساتھہ ایک لاکھہ بیس ہزار فوج تھی
اتنے میں دیکھا کہ عبد الرحمن بن صعصعہ نہایت پیاسے دوڑے آتے ہیں
اونہوں نے آکے کہا اے امیر شمعون مارا گیا اب شہر پر یورش کیجے
مسلمہ نے پوچھا تمنے کاہے سے جانا اونہوں نے کہا میں نے ایک کبر بیدین
کو قید کیا اور اوس سے پوچھا شمعون کہاں ہے اوسنے جواب دیا وہ
اپنے فوج کے آگے تھا اب اوسکا پتا نہیں ملتا وہ گم ہو گئے یہ کہے رہے
تھے کہ بطال شمعون کا سر لیکے آپہنچے مسلمہ نے اوسیوقت سجدۂ شکر کیا
پھر ہم سب لڑتے رہے جب رات ہو گئی تب ہم لوگوں نے شہر عموریہ پر
یورش کی ارادے سے کوچ کیا اور ایک دروازے پر شہر کے معسکر
کیا بقیہ فوج غنیم نے شہر کو خالی کر دیا اور دوسرے دروازے کی طرف سے

بہاگے ہم لوگ شہرمین داخل ہوئے صرف عورتین اور لڑکے بلے سب کو
قید کیا غنیمت کے مال مین ایک لاکہہ اٹہاسی ہزار دینار نقد جو اوسوقت کی اشرفی
ہتہی اور بارہ ہزار بکریان اور سولہ سو گہوڑے سپلے ظاہر اگہوڑو نکو مسلمہ نے
عبد الملک کے پاس روانہ کیا بعد اوسکی عرض لشکر کی پی معلوم ہوچہ سو
ستیس آدمی مسلمانونکی شہید ہوئے مسلمہ نے اس فتح کا مفصل حال عبد الملک
کو لکہہ بہیجا اور استجازت آگے بڑہنے کی کی اور مال غنیمت کو پوچہا کہ کیا کیا جاۓ
وہان سے حکم آیا کہ اموال غنیمت مسلمانونکو تقسیم کرو چنانچہ رجا بن حیات نے
موافق حکم کے اوسکو تقسیم کیا وہان سے مسلمہ نے حکم دیا آگے بڑہنے کا
پس ہم پہنچے شہر تقفوریہ کے قریب اوسکا محاصرہ کیا تقفور ازکبر وہانکا حاکم
تہا جسکے ساتہہ ساٹہہ ہزار سوار تہے پیادے کی فوج بالکل وہان نہ تہی وہ
شہر سے نکلا اور ہمارے اوپر سخت یورش کی یہان تک کہ ہمکو اپنے معسکر
چہوڑنا پڑے اور ہم پیچہے ہٹے تب مسلمہ کہڑے ہوئے اور پکار کر
کہنے لگے یا اہل شام کہان تک بہاگو گے پس شام تمہارے ہاتہہ سے گیا
اگر اہل روم کا غلبہ تمہارے ملک پر ہوا اور اے اہل عراق کہان تک پیچہے
ہٹو گے پس عراق تمہارے ہاتہہ سے گیا اگر تمنے پیٹ پہیرے روم کے کسرونکی
آج اللہ تعالے تمہارا صدق یقین معلوم کریگا بعد اوسکے رجا بن حیات اوٹہے
اور اونہون نے پکار کے کہنا شروع کیا اوگروہ مسلمانون کی اور اہل
عراق او اہل دین اور اہل صدق کے صیب کے اور ستونکی پوچہنے والون کی

کہاں تک بہاگو گے کیا پہر جہاد کی رغبت نکرو گے کیا پہر نہ پلٹو گے پہر واللہ تعالے
روکیگا تمہاری قدم استینے میں ایک جوان کو دیکھا یہ آیت پڑتا ہوا نکلا
ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم یعنے اگر تم اللہ کی مدد کروگے
تو وہ مدد کریگا تمہاری اور ثابت رکہیگا تمہارے پانو راوی کہتا ہے تب
ہم سب پہر پہرے اور مقتل پر آکے موجود ہوئے اور یورش کی بطال پیادہ
پا ہوکے دوڑا اور خود مسلمہ اور محمد بن مروان اور محمد بن احنف اور بہت
سے لوگوں نے پیادہ پا ہوکے یورش کی اور غنیم کے طرف تقفور لعنۃ اللہ
علیہ نے آکے مسلمہ پر ایک تلوار کا وار کیا جو کارگر ہوا اور مسلمہ بیہوش
ہوکے گر پڑے اور کفار کی یورش سے پہر مسلمانوں کے پانو اوٹہ گئے
اور سب بہاگے اور عبد الرحمن بن صعصعہ گہوڑے پر سوار ہوکے اور محمد
بن عبد العزیز مسلمہ کے پاس آئے اور اونکو اوٹہایا جب مسلمہ کو ہوش
آیا تو اونہوں نے پکار کے کہا اے مسلمانو آج اللہ تعالی تم سے راضی ہوگا
ہیں مسلمہ موجود ہوں فضل الہی سے میں مارا نہیں گیا تب پہر پڑے سب
مسلمان اور کافروں کے پشت پر یورش کی راوی کہتا ہے لاشیں غنیم کے
لشکر کے جمع ہوکے تو دے نظر آتے تہے اب رات ہو گئی اور بطال نے
مع اپنی جمعیت کے شہر کے دروازے پر قبل غنیم کے داخل ہونیکے معسکر کر لیا
اور آگے اور پیچھے دونو طرف سے غنیم پر یورش کی یہاں تک کہ خود تقفور
اور اکثر اعوان اور انصار مقتول ہوئے اور جب بقیہ لشکر غنیم نے شہر میں

داخل ہونیکا ارادہ کیا بطال نے بہتونکو قتل کیا اور بہتونکی مشکیں باندہ لیں
اور رات کو غنیم کی لاعلمی میں ہم شہر میں پہنچ گئے خوب لوٹا عورتوں کو اور
بچوں کو قید کیا جب صبح ہوئی مسلمہ نے فوج کی عرض لی معلوم ہوا پانسو آدمی شہید
ہوئے رجا بن حیات نے غنایم کو جمع کیا سوا ہے اور اموال منقولہ کے
چہ لاکہہ دینار نقد نکلے اونکو بموجب حکم مسلمہ کے مسلمانوں پر تقسیم کیا بیس رات
عمقوریہ میں اقامت ہوئی وہان سے کوچ کرکے سماوہ کبری کا محاصرہ کیا
وہ بہت بڑا شہر ہے اوسمیں چار دروازے لوہے کے ہیں اوسکا
حاکم ایک عظیم الشان بطریق تہا جسکا نام ایفرنطون تہا وہ قلعہ بند ہوا اور
ہم نے چاروں طرف سے اوسکا محاصرہ کیا غنیم نے برج اور بارہ پر منجنیق قایم کیے
اور ہمارے طرف سے بہی مسلمہ نے منجنیق کہڑے کیے چالیس دن تک دونو
طرف سے دور دور کی لڑائی ہوا کی اسمیں ایک بطریق نے ایفرنطون کے
بطریقوں میں سے مسلمہ کو خط لکہا اور درخواست کی کہ اگر مجہکو امن دو تو میں ایک
دروازہ شہر کا کہول دونگا مسلمہ نے بطال کو بہیجا۔
اور اوس بطریق کو امن دے جب رات ہوئی تب اوس بطریق نے
حسب وعدہ ایک دروازہ شہر کا کہول دیا پس بطال شہر میں داخل
ہوگیا اور بہت سخت قتال کیا ایک اور دروازہ کہولا گیا اودہر مسلمہ داخل ہوے
اور افرنطون ایک اور دروازے سے باہر نکل گیا اور شہر خالی کردیا اور
خواجا کے میسیہ ایک شہر تہا اوسمیں دم لیا مسلمانوں نے بڑا قتال

کیا اور عورتونکو اور لڑکون کو اور بوڑہونکو قید کیا ہمارے طرف ہمگین فوریظ
لم آئے بہت کثرت سے مال غنیمت کا وہان سے نکل کے ہماری فوج نے
شہر مسیحیہ کا قصد کیا راستے مین شماس نام افریلیون کا مقدمہ فوج کا
سردار اسی ہزار آدمی لیکے مدافعت کے واسطے ملا اور خود افریلیون اوسی
مسیحیہ مین مقیم تہا شماس نے بڑی جرأت اور جلادت سے جنگ کی یہانتک
کہ مسلمانون کے پانو اوکہڑ گئے اور ہم نے سماوہ مین رجعت تہوڑی کی
پہر ہم باہر نکلے اور غنیم بہی آپہنچا دونو طرف سے بڑی بڑی جنگین ہوئین
اوسدن گیارہ سو مسلمان شہید ہوئے اور شماس بہی مارا گیا پہر
افریطون بذات خود مسیحیہ سے نکلا مسلمہ نے بذات خود اوسپر یورش کی
اور نیزہ سے زخمی ہوئے بعد اوسکے عبد الرحمن بن معصود اور عبد اللہ بن عبیدہ اور
محمد بن عبد العزیز اور محمد بن مروان اور محمد بن احنف نے ایک کے بعد
ایک نے حملہ کیا اور وہ سب امرا نیزہ سے مجروح ہوئے پہر بطال نے
بڑی دلاوری سے حملہ کیا اونکے سر پر تلوار کا زخم آیا اور وہ بیہوش ہوکے
گر پڑے پہر عبد اللہ بن جریر بن عبد اللہ البجلی بہی حملہ کرکے نیزہ سے زخمی
ہوئے پہر رجا بن حیات نکلے اور بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا اور ضحاک
بن یزید سلمی نے بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا آخرش اونکے پیٹ مین نیزہ
لگا اور وہ شہید ہوئے پہر محمد بن عبد العزیز کو پہلے زخم سے افاقہ ہوا
بڑی جرأت اور جلادت سے پہر اونہون خوب مقابلہ کیا یہانتک کہ اونکا

گھوڑا مارا گیا اور افریطون نے اونپر حملہ کر کے ایک نیزہ بہت کاری مارا کہ وہ
بھی شہید ہوئے اور اوسنے اونکا سر کاٹ کے مسلمانونکی طرف پھینک دیا
اونکی شہید ہونے سے اور ضحاک بن یزید سلمی کے دونو بڑے
شجاع سردار تھے مسلمانون کے دل بہت شکستہ ہو گئے اسکے بعد
مسلمہ اور بطال کو زخمون سے افاقہ ہوا دونو نے اکٹھا یورش کی زور
بطال نے ایک وار تلوار کا نہایت کاری افریطون کے سر پر دیا اوسی
دم مقتول ہو کے گر پڑا بطال نے تکبیر کہی اور سب مسلمانون نے اونکی آواز سنکے
تکبیر کہی مسلمہ نے بھی تکبیر کی اور دفعتاً بہیت اجتماعی ہم سب نے حملہ کیا اور سر
افریطون کا نیزہ پر بلند کیا غنیم کی فوج بقیہ جو ہمارے قتال سے رہی تھی
بھاگی اور شہر مسیحیہ خالی کر دیا ہم لوگ شہر مین داخل ہوئے وہان بھی
خوب قتال ہوا عورات اور لڑکے قید ہوئے دس لاکھ بائیس ہزار دینار
نقد ہوا ہے اور اسباب منقولہ کے مال غنیمت ملا اور سب مسلمانون مین
تقسیم کیا گیا مسیحیہ بہت بڑا شہر فرات کے کنارے پر ہے روم کے
شہرون مین وہ سب سے زیادہ آباد تھا اوسمین آٹھہ دروازے تھے
اور بہت سے باغات نہایت سرسبز مسیحیہ تک جتنے شہر اور آبادیان
فتح ہوئین بلاد شام مین ملحق کی گئین جسپر حکومت مسلمہ کی تھی چھہ مہینے
مسیحیہ مین اقامت ہوئی اور مسلمہ نے سب کو الف فتوح کے بیان سے
عبد الملک کو لکھے اونہون نے آگے بڑھنے کا حکم بھیجا بموجب اوس حکم کے

ہنیے کوچ کیا مسلمہ سے اور بوش کے شہر مین پہنچے وہ چہوٹا شہر ہے
مگر بوش نے الیون سے مدد طلب کی اوسنے بڑی فوج سوار اور پیادونکی
بہیجی ایک شبانہ روز ہم وہان ٹہرے اور بوش کے ساتہ جو پچاس ہزار آدمی تہا لیکن مدافعت پر آمادہ مستعد کہ بڑی
گہسانکی لڑائی ہوئی جسمین بوش مارا گیا اور اوسکے ہمراہی سب بہاگ گئے
اور شہر خالی کر دیا ہم لوگ شہر مین داخل ہوئے عبداللہ بن سعید راوی
اس ہو کہ سیکہتے ہین اس چہوٹے سے شہر مین بے انتہا اموال غنیمت
ملا نقد چہہ لاکہہ اوقیہ سونا تہا رجا بن حیات نے کل مال سب مسلمانون پر
تقسیم کیا وہان سے ہم قسطنطنیہ کیطرف روانہ ہوئے یہان تک کہ سمندر کے
کنارے پر پہنچے وہان آٹہ مہینے توقف ہوا اور مسلمہ نے اپنے عاملونکو جو اہل
روم سے تہے کشتیون اور جہازونکے جمع کرنیکو حکم بہیجا راقم کہتا ہے
ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ جو جو شہر بلاد روم کے فتح ہوئے مسلمہ نے
وہین کے لوگون کو وہان کے حکام اور منتظم مقرر کیا تہا اور یہی دستور
سارے بلاد مفتوحہ مین مسلمانون نے اختیار کیا تہا الغرض جہازات
جمع ہوئے اور ہم لوگ سوار ہوئے تیس دن تک جہازونکی لڑائی ہوئی
غنیم کے جہازونپر اور دریائی قلعونپر فتح پاکے اوس جزیرہ مین جہازونکا
لنگر ہوا جسمین شہر قسطنطنیہ کا واقع تہا کل وہ جزیرہ آٹہ فرسنخ کا تہا اور
چار فرسنخ پر شہر تہا اوس جزیرے پر ہم لوگ اوترے اور مسلمہ نے وہین
مال کے ذریعہ سے ایک بنا شہر اوس جزیرے مین دو فرسنخ طول

اور دو فرسنگ عرض کا اباد کیا اور اوسکا نام مسلمہ نے مدینۃ القہر مقرر کیا
اسواسطیکہ غنیم کو اوس سے مقہور رکہا تہا اور اوسمین ایک بہت بڑی
مستحکم جامع مسجد بنائی جسکا ذکر آگے آویگا بالجملہ شام سے لیکر قسطنطنیہ تک
سارے بلاد روم کے مسلمہ کے قبضے مین آگئے اور خراج وہان کا برابر بیت المال
مین داخل ہونا شروع ہوا اور رومیون نے شہر کے برج و بارو نہیں
بڑے بڑے فلاخن جنگی مدافعت کیواسطے قایم کئے الغرض ہم لوگون نے
سات برس برابر محاصرہ قسطنطنیہ کا رکہا عبد اللہ بن سعید بن قیس راوی
اس معرکہ کے کہتے ہین کہ ہم لوگون نے سیب اور ناشپاتی کے بیج
بوئے اور اوسکے پہل کہائے سات برس برابر دنکو طرفین سے جدال
وقتال ہوا کیا اور شب کو محاربین اپنے اپنے معسکر مین مراجعت کرتے
تہے ایک مرتبہ ہم لوگ قسطنطنیہ کے دروازے پر پہنچے اور سات دن
برابر وہان قیام رہا اور اپنے مدینہ قہر مین مراجعت نہین کی مسلمہ بذات
خود قتال کرتے تہے بطال نے مابین بچاس اور سو آدمیونکے قتل کئے
اوس سات دنکی عرصہ مین غنیم کے چہہ سو آدمی مارے گئے جب حصار
وہان کا بہت طول ہوا تب بادشاہ روم نے ہمارے امیر کو ایک
خط لکہا اسطرح سے بنام مسلمہ بن عبد الملک امیر عرب از طرف
الیون اما بعد بہ تحقیق تمنے برباد کیا ہمارے شہرونکو اور قتل کیا
ہمارے مبارزین سرہنگونکو اور مجہکو محصور کیا میرے اپنے شہر مین

اور ہماري زحمت اور اذيت منتہا کو پہنچايے اور مين نے عزم مصمم کيا تہا
کہ ساري روم کي فوج جمع کرکے دفعتہ تمپر يورش کرون اور پريشان
کردون تمہاري جماعت اور کم کردون تمہارے اصحاب مددگار اور
متفرق کردون تمہاري جمعيت ليکن بعد اوسکي مين نے اپني راے بدل
ڈالي اور تم سے صلح کرنيکا قصد کيا تاکہ تمہارے اور ہمارے لوگون کا
خون ناحق نہو پس مين صلح کرنا تمہارے ساتہہ اس شرط پر چاہتا ہون
کہ تم يہان سے پلٹ جاؤ اور شہر مسيحيہ مين قيام کرو اس صورت مين
مين ہر سال دس ہزار اوقيہ چاندي اور چہہ ہزار اوقيہ سونا اور پانچ ہزار رکہ
تمکو پيشکش کرونگا تاکہ ہمارے اور تمہارے بيچمين کوئي منازعت نرہے
اسکا جواب مسلمہ نے يون لکہا بسم اللہ الرحمن الرحيم از جانب مسلمہ
بن عبد الملک بنام اليون روم سيکے کتّے کے اما بعد وہ جو تو نے لکہا
کہ تيرا ارادہ تہا سارے روم کے لوگون کے جمع کرنيکا پس اگر تجہکو
قدرت ہوتي اوسکے جمع کرنے پر تو خواہ مخواہ تو جمع کرتا ليکن اللہ تعالیٰ
تجہکو ہلاک کرنيوالا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور عنقريب ميري اعانت کيے
واسطے شام سے فوج آنيوالي ہے جو لوگ بڑے ذي رعب اور صاحب
شدت اور قوت اور تجربہ کار جنگ اور پيکار ہين اور وہ بڑے ديندار
اور اصحاب قرآن ہين صرف اونکا ارادہ تيرے قتال کا ہے کہ اوس سے
وہ طالب جنت کے ہين اور ہرگز وہ طمع دنيا کي اور سونے کي اور چاندي کي

نہین رکہتے اور نہ اونکو اہل دنیا پسند ہین جیسی تجھکو محبت ہی زندگی کی
اوس سے زیادہ اونکو محبت ہی موت کی جس سے اونکو بہشت او نعمات
نعیم ہاتھہ لگینگی اور جو تو نے صلح کا ذکر کیا ہے پس مین نے قسم کہائی ہے
کہ مین ہرگز اپنے وطن کیطرف مراجعت نکرونگا جب تلک کہ شہر قسطنطنیہ
مین داخل نہون اور اوسپر قبضہ نکرون پس اگر تو نے میری قسم
پوری کی تو بہتر ہے ورنہ مین اس شہر کے دروازے پر اقامت کرونگا
یہان تک کہ یا مین مرجاون یا اللہ تعالی اوسکو میرے ہاتھہ پر فتح کرے
اور جو تو نے شرائط صلح مین مال کے ادا کرنے کا ذکر کیا ہے پس
وہ میرے نزدیک سب حقیر اور ذلیل ہے اگر وہ تیری آنکہہ مین
بہت معلوم ہوتا ہے میری نظر مین اوسکی کچہ حقیقت نہین ہی اصلی
مطلب میرا اس شہر پر قبضہ کرنا ہے یا جنت حاصل کرنا راوی کہتا ہی
جب الیون نے یہ خط پڑہا وہ قسطنطنیہ کے دروازے پر آیا اور پکار
کے کہا مین الیون ہون مسلمہ کہان ہین میرے قریب آوین جب مسلمہ
قریب گئے تو اوسنے کہا مین نے تمہارے راضی ہونیکے واسطے بلکہ تمہاری
رضامندی سے زیادہ اداے پیشکش قبول کیا پس لازم ہے کہ نرمی
کرو اور میرے قتال مین جلدی نکرو مسلمہ نے کہا ذرا ٹہرو اور ہمکو حکم دیا
کہ سب فوج خوب مسلح ہو کے سامنے آوے جب ہمارے ساتھہ ہزار سپاہ
دروازے کے سامنے صف بندی کی الیون بہت مرعوب ہو گیا اور کہا

مسلمہ سے کہا تمہارا ارادہ ہے اونہون نے جواب دیا مین ہرگز یہان سے
مراجعت نکرونگا جب تک اس شہر مین داخل نہون الیون نے کہا اچہا
مین تمکو امان دیتا ہون تم اکیلے اس شہر مین چلے آو مسلمہ نے کہا بہت
خوب اس شرط پر کہ بطال معہ اپنے ہمراہیون کے دروازے پر ٹہرین
اور جب تک مین معاودت نکرون دروازہ بند نکیا جائے الیون نے شرط
قبول کی اور بڑا دروازہ قسطنطنیہ کا کہول دیا جو سات برس سے بند تہا
مگر جب شہر کی فوج یورش کرتی تہی تب کہلتا تہا اور اوسکی مراجعت
کے بعد بند ہوجاتا تہا الغرض مسلمہ نے حکم کیا کہ سب فوج تیار کہڑے رہے
اور بطال سپہ سالار مقدمہ فوج کا دروازے پر معہ اپنے جمعیت کے ٹہرین
اگر عصر کے نماز کے بعد مین معاودت نکرون تو سمجہو کہ میرے ساتہہ غدر ہوا
فوراً شہر مین داخل ہو کے قتال کرو اور محمد بن مروان میرے بعد امیر
متور ہو یہ حکم دیکے مسلمہ سبز گہوڑے پر سوار ہوئے اور بادشاہ روم نے
دورویہ اونکی راستے پر اوس دروازہ شہر سے کنیسہ اعظم کے دروازے
تک فوج کہڑی کی اور مسلمہ دو تلوارین کر مین اور ایک نیزہ ہاتہہ مین سفید
پوشاک پہنے اور عمامہ سر پر شہر مین تنہا بے خوف وخطر داخل ہوئے
لوگ اونکی شجاعت اور جرءت سے بہت متعجب ہوتے تہے جب الیون کے
قصر کے قریب وہ پہنچے خود الیون نکلا اور اونکی ہاتہہ پر بوسہ دیا مسلمہ نے
پوچہا الیون تم ہی ہو اوسنے کہا ہان پہر اونہون نے پوچہا بڑا کنیسہ کہان ہے

لوگون نے تنایا وه اوسیط حسی گہوڑے پر سوار کنیسی کے اندر گئے اس سمے
وہان سے لوگون کو بہت رنج ہوا مگر کوئی کچہہ نہ سکا اونہون نے دیکہا کہ
ایک بہت عمدہ صلیب سونے کی مرصع ایک سونے کے کرسی پر رکہی تہی
جسمین دو یاقوت قیمتی آنکہون کی جگہہ پر اور ناک بہت عمدہ زمرد کی تہی وه
مسلمہ نے اوٹہائی اور اپنے زین کی خرجی مین رکہہ لی وہان کے پادریون نے
الیون سے کہا ہم یہ صلیب نہ دینگے الیون نے مسلمہ سے کہا یہ پادری لوگ
راضی نہین ہین کہ تم یہ صلیب لیجاؤ مسلمہ نے قسم کہائی کہ مین بغیر اس صلیب
کے باہر نہین نکلونگا پس الیون نے پادریون سے کہا جانے دو مین ابہی کے
نشل نکلو اور ہوا دونگا چہوڑ دو دیکہو کہ وه شہر سے نکل جائین والا بطال جو دروازے
پر مقیم ہے شہر مین داخل ہوکے آفت مچا دیگا الغرض مسلمہ اپنے گہوڑے
پر سوار اور الیون بہی ساتہہ ساتہہ راہ تنا تا جاتا تہا جب وه وسط شہر مین
پہونچے تب وه صلیب خرجی سے نکال کے اپنے نیزے پر چڑہا لی وه
دیکہہ کے دفعتاً اہل روم نہایت برافروختہ ہوئے اور قصد اونسے
قتال کا کیا پہر سوچے کہ شہر ناحق برباد ہو جاویگا سبہون نے سر جہکالیا
اور مسلمہ اوسیط حسی صلیب کو نیزہ پر چڑہائے بعد عصر کے دروازہ سے
باہر ہوگئے وہان بطال وغیرہ آمادہ شہر مین یورش کرنیکو تہے جب ہم نے
مسلمہ کو دیکہا دفعتاً ہم سب نے تکبیر کی آواز ایسی بلند کی جس سے قریب تہا
کہ زمین دہس جائے اور مسلمہ کو دیکہہ کے سب لوگ بہت خوش ہوئے

اور

اور اپنے شہر قہر میں مراجعت کی سات دن بڑی مسرت اور خوشی کے
ساتھ وہان ٹھہرے اور منتظر تھے کہ جس پیشکش کا الیون نے وعدہ کیا تھا
وہ آوے جب اوسکی آنے مین کچھ توقف ہوا تب مسلمہ نے الیون
کو ایک خط لکھا اس مضمون کا بعد بسم اللہ کے از جانب مسلمہ
بن عبد الملک بنام روم کے کتے الیون کے اما بعد پس بہ تحقیق اللہ تعالی
نے ظفر دی مجھکو تیرے اوپر اور اونچا کیا مجھکو تجھپر اور کر دیا اللہ تعالی نے
میرے سامنے تیرا رخسارہ نیچے پس حمد اور شکر کثیر ہے اللہ تعالی کا
اور اللہ تعالی پر بھروسہ کرکے دوسرے دفعہ میرا قصد متعلق ہوا ہے کہ
یا فوراً جس سوال پیشکش کا تو نے وعدہ کیا ہے وہ بھیجدے والا انشاء اللہ
تیرے شہر پر یورش کرونگا اور نہین ہے توانائی اور قوت مگر اللہ علی
اور عظیم کو اس خط کے پہنچنے سے الیون نے یون جواب لکھا بنام امیر
مسلمہ بن عبد الملک از جانب عبد ذلیل الیون اما بعد پس بہ تحقیق مین نے
ارسال کیا ہے آپ کے پاس پانچ ہزار رمکہ یعنی بردونی گھوڑیان اور
دس ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار اوقیہ سونا اور ایک تاج مرصع
موتیون اور یاقوت کا وہ خاص آپ کیواسطے بھیجا ہے اور مین درخواست
کرتا ہون مثل درخواست عبد ذلیل کے کہ آپ اس جزیرے کو چھوڑ دیجئے
اور یہان سے کوچ کرکے اگر ارادہ قیام ان بلاد مین ہو تو جس شہر مین
ہمارے شہرون سے مصلحت معلوم ہو وہان اقامت فرمائے جب

یہ خط اور سب مال پیشکش کا پہنچا تب مسلمہ نے اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی
اور بعد اسکے عرض لشکر کی لی چوالیس (۴۴) ہزار آدمی شمار ہوئے جنہون نے
نہایت محنت اور مشقت کی تہی مسلمہ نے سارا مال پیشکش کا مسلمانونکو
تقسیم کر دیا اور تاج الیون نے خاص اونہین کو بہیجا تہا وہ اونہون نے
الیون کے ایک سرہنگ کے ہاتہ ایک لاکہ دینار کو بیچا اور وہ بہی روپیہ
مسلمانون کو تقسیم کر دیا بعد اسکی مسلمہ نے ایک خطبہ پڑہا جسمین
اللہ تعالی کی حمد اور ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجکے کہا
اے لوگو تحقیق مین اس سات برس کے عرصہ مین بہت شدائد موت
مین مشغول رہا اور تم لوگون کو اوسکی اطلاع کرنا مناسب نہین سمجہا
کہ مبادا تم لوگ دل چہوڑ دو اور دشمن پر جہاد کرنے مین سستی کر دیتے
سات برس ہوئے تمہارے خلیفہ عبدالملک نے قضا کی اور ولید بن
عبدالملک خلیفہ ہوئے اونکا خط میرے پاس آیا اوس دن کا لکہا
ہوا [illegible] اونہون نے بہی قضا کی اور سلیمان بن عبدالملک خلیفہ مقرر
ہوئے لوگون نے اونکے ہاتہ پر بیعت کی اور جسدن ہم لوگ جزیرہ مین پہنچے
[illegible] ثابت کو بموجب حکم ولید کے مین نے روانہ کیا سب لوگ
یہ خبر سنکے روئے اور کہا اے امیر آپ مستحق خلافت کے ہین سلیمان سے
زیادہ اپنا ہاتہ دراز کیجیے کہ ہم سب بیعت کرین مسلمہ نے جواب
دیا کہ کل مین نے باتفاق تم لوگون کے مشرکین کے ساتہ جہاد کیا اور آج

مین

مین مسلمین کے عصا کو پہاڑون اور اونسے مخالفت کرون یہ مجھہ سے نہوگا
مین نے سلیمان کی بیعت کی تم سب لوگ بہی بیعت کرو پس سب
لوگون نے مسلمہ کے ہاتہہ پر سلیمان بن عبد الملک کی بیعت کرلی پہر اونکی
ہم لوگ جزیرہ قسطنطنیہ مین تین مہینے واسطے بہم پہنچانے جہازات وغیرہ
اسباب روانگی کے او متوقف رہے پہر مسلمہ نے الیون کو ایک خط لکہا
اس مضمون کا بعد بسم اللہ کے امیر مسلمہ بن عبد الملک کیطرف سے بنام
الیون بادشاہ روم کے اما بعد اب میںنے قصد یہ کیا کہ تمہارے شہر کو
مین چھوڑدون اور موجب تمہارے درخواست کے تمکو امن دون لیکن مین
تمہارے پاس ایک امانت چھوڑتا ہون وہ ہماری مسجد جامع ہے جو
شہر قہر مین ہم نے تیار کی ہے زنہار زنہار ایک پتہر اور ایک لکڑی
بہی اوس سے جدا نہ کیجئے مین قسم خدا کی کہاتا ہون اگر ایسا ہوا تو
پہر مین مراجعت کرونگا اور ایسی یورش کرونگا جسے اللہ تعالی تمکو ہلاک
کریگا اور رسوا کریگا اور سوا مسجد کے اور شہر قہر کی عمارات اور بناؤ
تمکو اختیار ہے چاہو باقی رکہو یا منہدم کرو مگر جب تک مین تمہارے شہر دیکہ
سون کوئی بنا بہی ویران نکیجئے نہایت احتیاط کرو اس امر مین والا
تمہارے طرف سے نقض عہد ہوگا پہر میرا کوئی عہد امن وامان کا قایم
نرہیگا اسکے جواب مین الیون نے لکہا بنام امیر مسلمہ بن عبد الملک عبد ذلیل
الیون کے طرف سے اما بعد مین نے آپ کے خط کا مطلب سب سمجہا

ہے سر انکھون پر آپ کا حکم منظور ہیے جب تک آپ ہمارے شہر میں
ہین مین ہرگز شہر قہر مین نجاؤنگا اور قسم ہے رب مسیح کی اور رب صلیب
کی جبتک مین زندہ اور با اختیار ہون ایک پتہر اوس مسجد کا منہدم
نہوگا اور کوئی لکڑی اوسکی توڑی نجائیگی اور نہ اوسمین کوئی جانے
پائیگا جب تک مین زندہ ہون اور ہمنے ایک ہزار رکہ اور ہزار اوقیہ
سونا اور ہزار تہان مدا کونی آپ کو تحفہ بہیجا ہے اوسکو قبول فرمائیے
جب یہہ خط اور ہدیہ آیا مسلمہ نے اوسکو قبول کیا اور مسلمانون پر برابر
تقسیم کردیا اور ایک درہم یا دینار اور روپئے زیادہ آپ نہین لی بعد
اوسکی بطال کو حکم دیا کہ فوج جہازون پر سوار کرین اور جزیرہ قسطنطنیہ سے
عبور کرین اور جب تک ساری فوج نے عبور نہین کیا صرف سو سوار اونکی
ہمراہی سے خود شہر قہر مین مقیم رہے جب سب لوگ روانہ ہوگئے تب
بذات خود شہر قسطنطنیہ کے دروازے پر جا کے الیون کو بلایا اور
اون سے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون اگر تمکو کچہ ضرورت ہو یا کچہ
تمہارا کام میرے انجام کرنے پر ہو توقف ہو تو مین اوسکو انجام کرون
الیون سامنے آیا اور مصافحہ کرنیکو چاہا اونہون نے ہاتھ نہین دیا
تب اوسنے اونکی پاؤن پر بوسہ دیا اور اوس قول سے اونکی بہت
اظہار اقتنان کیا بعد اوسکی الیون نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ مین
آپ کے ساتھ چلون مسلمہ نے انکار کیا راقم کہتا ہے کہ ظاہرا الیون کا

ارادہ متابعت کا نہا یا خدا جانے ظاہر داری سے براہے دوام ہمراہی کا
ارادہ کیا تہا اور جو واقعہ سلیمان کے عہد خلافت مین روضۃ الصفا سے
نقل ہوا ہے کہ سلیمان نے مسلمہ کو بہمراہی والیون یا بالیون جو اذر
بایجان سے آیا تہا اور فتح قسطنطنیہ کا بیڑا اوتہایا تہا بہیجا تہا اور پہر مسلمہ کو اوسنے
فریب دیا اوسکی کچہ اصلیت ان وقایع سے نہین معلوم ہوتی اور مسلمہ تو
عبد الملک کے عہد مین روانہ ہوئے تہے اونہون نے پہر مراجعت نہین کی
جو پہر سلیمان کے عہد مین گئے ہون مگر والیون یا بالیون قریب قریب
ایلیون کے نام کے ہے خدا جانے وہ ایلیون وہی ہے جو اذربایجان
سے دار الخلافت مین آیا تہا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال بعد اوسکے مسلمہ نے جزیرہ
قسطنطنیہ سے عبور کیا جب کنارے پر پہنچے اونہون نے اور مسلمانون نے تکبیر کہی
سات دن ساحل بحر پر توقف ہوا وہان سے روانہ ہوکے مسیحیہ مین
پہنچے بعد ہماری روانگی کے ایلیون شہر مین گیا سب شہر کو ویران
کردیا مگر مسجد سے مطلق تعرض نہین کیا شہر مسیحیہ مین طاعون واقع ہوا
پندرہ ہزار مسلمان اوس سے ضایع ہوئے مسلمہ کو اس واقعہ سے شدت کا
ملال ہوا اور ظاہرا اتنی فوج کے ضایع ہونے سے مسیحیہ کے لوگون کو
جرات ہوئی کہ وہ آمادہ غدر پر ہوئے تب مسلمہ نے ساری شہر کو
ویران کردیا مردونکو وہان کے قتل کیا اور عورتون اور بچون کو قید کرکے
ہمراہ لیگئے اور وہان سے کوچ کرکے شہر تفور یہ مین پہنچے یہان

فوج کی جو عرض لی کل پچیس ہزار آدمی باقی رہ گئے تھے اس سبب سے
مسلمہ کو نہایت رنج والم پیدا ہوا اور رجاء بن حیات کا خط دار الخلافت
سے پہنچا جسکا ذکر اور تتمہ اس روایت کا عمر بن عبد العزیز کے خلافت
مین لکہا جائیگا - **چھٹا خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کا ابو العباس
ولید بن عبد الملک تہا** منتصف شوال ۸۶ھ ہجری مین بعد
عبد الملک کی وفات کے بموجب اوسکی وصیت کے ولید خلیفہ مقرر
ہوا اور عبد الملک نے یہ بہی وصیت کی ہتی کہ بعد ولید کے اوسکا
دوسرا بیٹا سلیمان مقرر ہو مگر ولید نے بہت تدابیر کیے کہ سلیمان
کو ولایت عہد سے معزول کرکے اپنے بیٹے کو ولیعہد مقرر کرے
لیکن امرا کا اتفاق اسپر نہوا یہانتک کہ ولید نے قضا کی یافعی نے
مرآۃ الجنان مین لکہا ہے کہ ولید باوصف اسکے کہ نہایت ظالم اور سفاک
تہا لیکن کلام اللہ کی تلاوت مین بہت مشغول رہتا تہا کہتے ہین تین دنمین
ختم کرتا تہا اور رمضان شریف مین سترہ ختم کرتا تہا عمارت دنیاوی
ولید کی بہت بڑہ گئی تہی اور امور دینی سے اوسکی یادگار جامع دمشق
ہے ہندوستان کے اکثر شہر اور ترک کے ممالک اور اندلس
ولید کے عہد مین مفتوح ہوئے اور صدقات اوسکے بہت کثیر ہیے
اور اوسکا یہ قول مشہور ہے کہ اگر کلام اللہ مین ذکر فعل بد قوم لوط کا
نہوتا تو اوسکے گمان مین کوئی شخص اوس فعل کا مرتکب نہوتا اوسکی

نامی امرا دنین جو اوسکی باپ کے عہد سے تہے اور اونکی سعی اور
کوشش سے بہت سے بلاد اور ممالک فتح ہوئے حجاج بن یوسف
ثقفی ظالم سفاک تہا اور قتیبہ بن مسلم باہلی اور موسی بن نصیر حجاج
کے ظلم اور سفک دما کے قصے نہایت موجب عبرت ہین لکہتے ہین
کہ سوا بے اونکی جو حالت جنگ مین اوسکے ساتہہ قتل ہوئے ایک
لاکہہ کئی ہزار آدمیونکو جلادون کے ہاتہہ سے اوسنے قتل کروایا منجملہ
اونکی حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فقہاء تابعین سے تہے کہ بعد
اونکو شہید کرنیکی پیر اللہ تعالی سے اوسکو قدرت کسیکے قتل کی نہدی
یعنے ملک الموت نے اوسکو جہنم مین پہنچایا سعید بن جبیر کے کمالات
خارج از حد بیان ہین بعضون نے کہا ہے تابعین مین سے سعید بن مسیب
طلاق کے مسایل کے اعلم تہے اور عطا حج کے مسایل کے بڑے جاننے والے تہے اور طاؤس حلال اور
حرام کے مسایل خوب جانتے تہے اور مجاہد تفسیر کلام اللہ کے بڑے عالم تہے اور سعید بن
اون چارو فنون مین حاذق اور اونکے جامع تہے اونہون نے علم ابن عباس سے اور ابن عمر
سے حاصل کیا تہا پس ابن عباس نے اونکو اجازت دی کہ اب تم حدیث روایت
کرو اونہون نے کہا کہ آپ کے موجود ہوتے ہوئے مین حدیث روایت کرون ابن عباس نے
فرمایا کہ یہ اللہ تعالی کی نعمت ہے تمہارے اوپر کہ میرے ہوتے ہوئے حدیث کی
روایت کرو اگر صحیح روایت کی فبہا اور اگر خطا کچہہ ہوگئی تو مین صحیح کرونگا
روایت ہے کہ بیت الحرام مین سعید بن جبیر نے ایک رکعت مین

کلام اللہ ختم کیا ہے اور بعض سلف سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر
رمضان مین تراویح کیواسطے ہمارے امام ہوتے تھے تو ایک شب کو ابن
مسعود کی قرارت سے قران پڑھتے تھے دوسری رات کو زید بن ثابت
کی قرارت سے اور تیسری رات کو کسی اور قرارت سے راقم کہتا ہے
ظاہر عبارت اس روایت کی دلالت کرتی ہے کہ ہر شب کو ایک
قران ختم کرتے تھے اگرچہ تصریح اوسکی نہین ہے اور تائید اس گمان کی
وفا ابن ایاس کی روایت سے ہوتی ہے اونہون نے کہا سعید بن
جبیر نے مجھہ سے کہا بیٹھو جب تک مین قران پڑھلون پس بغیر ختم کیے ہوئے
مجلس سے نہین اوٹھے لکھتے ہین کہ کسی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا
کہ حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اونہون نے کہا یا اللہ اس ثقیف
کے فاسق کو اس جہان سے اوٹھا لے قسم ہے خدا کی کہ اگر علی العموم
سارے اہل مشرق اور اہل مغرب سعید بن جبیر کے قتل مین شریک
ہوتے تو اللہ تعالی سبکو جہنم واصل کرتا اور امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ حجاج نے ایسے شخص کو قتل کیا کہ روے زمین پر کوئی شخص نہین
ہے جو اونکے علم کا محتاج نہوتا یعنی سعید بن جبیر کو اور بعضون نے لکھا ہے
جب حجاج نے ارادہ اونکے قتل کا کیا تو اونسے پوچھا تمہارا نام کیا ہے
اونہون نے کہا سعید کسکے بیٹے کہا جبیر کے حجاج نے کہا شقی بن کسیر
اونہون نے کہا خدا کو علم ہے جسنے مجھے پیدا کیا حجاج نے حکم دیا اونکو

رو بقبلہ کرکے قتل کرو اونہون نے یہ پڑہا وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین اوس ظالم نے کہا قبلہ سے منہہ پہیر و تب اونہون نے پڑہا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ الغرض اونکو شہید کیا رحمہ اللہ کہتے ہین جب حجاج مرنے لگا تو اوسکو بار بار غش آتا تہا اور بار بار افاقہ ہوتا تہا اور وہ افاقہ کی حالت مین کہتا تہا مالی ولسعید بن جبیر یعنے کیا ہے میرے واسطے اور سعید بن جبیر کو واسطے کہتے ہین بعضے لوگون نے حجاج کے مرنیکے بعد اوسکو خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا اللہ تعالی نے تیرے ساتہہ کیا کیا اوسنے جواب دیا اللہ تعالی نے ہر قتل کے عوض ایک مرتبہ مجہکو قتل کیا اور سعید بن جبیر کے عوض ستر مرتبہ قتل کیا اور وہ اپنے مرض موت مین جب سو جاتا تہا تو دیکہتا تہا کہ سعید بن جبیر اوسکا دامن پکڑکے کہتے ہین او دشمن خدا کے کس جرم مین تو نے مجہے قتل کیا تب وہ ترسان و لرزان چونک پڑتا تہا اور کہتا تہا مالی ولسعید انتالیس برس کی عمر مین وہ شہید ہوئے واسط مین اونکی قبر شریف زیارتگاہ ہے رضی اللہ عنہ دوسرا امیر ولید کے عہد کا قتیبہ بن مسلم باہلی امیر خراسان تہا یافعی لکہتے ہین کہ وہ بڑا اشجاع اور مشہور اور ناشہات اور نہایت ازمودہ کار جنگ اور پیکار کا تہا کہ لڑائیون مین کفار کو اوسنے ہزیمت دی خوارزم اور سمرقند اور بخارا اور فرغانہ کو کفار کے

ہاتھہ سے اوسنے فتح کیا اور روضتہ الصفا مین سمرقند کے فتح ہونیکا
حال یون لکھا ہے پیشتر باجمال مذکور ہوچکا ہے کہ قتیبہ بن مسلم کے ہاتھہ سے
ولایت ماوراءالنہر مین فتوحات لاتعد و لاتحصی ہوئے لیکن سمرقند کی
فتح چونکہ ایک طرز غریب سے ہوئی اسواسطے اوسکا حال مفصل لکھا جاتا ہے
ابوحنیفہ دینوری نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ صول حاکم ماوراءالنہر کا
قتیبہ بن مسلم سے ہزیمت پا کے بہاگا قتیبہ نے بعد فتح بخارا کے اور ضبط
اوسکی متعلقات کے سمرقند کی تسخیر پر ہمت باندہی اور اوسکو محاصرہ
کیا لیکن چونکہ حصار اوس شہر جنت نشان کا بہت مستحکم اور قلب تہا
مدت محاصرہ کی بہت طول ہوئی نایب صول کا جو اوسکیطرف سے اوس
شہر مین تہا اوسنے قتیبہ کے پاس پیغام بہیجا کہ اگر تمام عمر تم اس شہر کو
محصور رکہو گے ہرگز تمہارے ہاتھہ پر فتح نہوگی اسواسطے کہ ہمارے
یہانکی کتابون مین لکھا ہے کہ یہ شہر جو شخص فتح کریگا اوسکا نام پالان ہے
قتیبہ نے جواب کہلا بہیجا میرا نام پالان ہے قتیبہ کیون کہتے ہو اسواسطے کہ
عربی مین قتیبہ پالان کو کہتے ہین نایب نے کہا مجکو یقین ہے تم وہ شخص
نہین ہو قتیبہ نے جب دیکہا کہ فتح اوس شہر کا دشوار ہے تب اوسنے
ایک حیلہ سوچا یعنے بہت سے صندوق بنوائے جنمین اوپر کا پٹ اور
نیچے کا دونو کہلتے تہے مگر نیچے کا پٹ اندر سے بند ہوتا تہا اور اوپر کا
پٹ باہر سے اور اوس نایب کے پاس کہلا بہیجا کہ مین مصلحت ملکی جنانچہ

طرف جانیوالا ہون اور ہمارے لشکر مین بہت اموال اور اسباب ہے
کہ سب ساتھ نہین جاسکتا اگر کچھ تھوڑے سے صندوقونکا تم ذمہ کرو کہ حفاظت
سے ذمہ کروگے اور جب ہم پھر سکے اونہین بجنسہ ہمین واپس دو تو بڑی
مہربانی ہوگی نایب سے نے قبول کیا اونہون سے نے ہر صندوق مین ایک آدمی
مسلح بٹھلایا کہ او سنے اندر سے پٹ بند کرلیا اور اوپر کا پٹ بند کرکے
اوسمین قفل لگا دیا اور بہت سے صندوق اندہیری رات مین شہر مین
داخل ہوگئے جب سب صندوق وہان اوتار دیے گئے تب ہر صندوق
سے لوگ مسلح نکل پڑے سمرقند کے لوگونکو مارنا شروع کیا اور
شہر کا دروازہ کھولدیا قتیبہ بھی معہ بقیہ فوج کے شہر مین درآیا اور
سمرقند سا شہر قلب اس حیلہ سے فتح ہو گیا اور سارا ماوراء النہر
اہل اسلام کے قبضہ مین آگیا سترا امیر ولید کے عہد کا موسی بن نصیر
جو افریقیہ مین ۹۶ھ ہجری مین ناموار ہوا اور بعضے کہتے ہین ۸۹ھ ہجری مین
عبد الملک کے عہد مین وہ ناموار ہوا تہا بہت سے بربر کے ممالک
اوسنے فتح کیے یافعی سنے مراۃ الجنان مین لکہا ہے کہ ابو شعیب صدفی
نے کہا کہ جسقدر موسی بن نصیر کے عہد مین بربری قیدی جمع ہوے
کبھی اہل اسلام مین کسی سپہ سردار کے پاس اتنے قیدی نہین جمع
ہوئے تھے الغرض اوسنے بے انتہا بربر کے لوگون کو قتل کیا اور خلق
کثیر وہانکی مقید ہوئی یہان تک کہ سوس تک پہنچ گیا کسیکو وہان طاقت

اوسکی مدافعت کی باقی نرہی باقی اہل بربر نے امان طلب کی اور اوسکی
اطاعت اور تبعیت پر راضی ہوئے وہان اونپر اوسنے ایک حاکم مقرر
کیا اور خود فرمانروا مصر کا رہا ایک اوسکا غلام طارق بن زیاد البربری تہا
اوسکو طنجہ جو اضلاع مصر سے ہے اوسپر حاکم مقرر کیا اور نہایت عمدہ انتظام
کیا کہ کوئی اوسکا منازع اہل بربر سے اور اہل روم سے نرہا اور بہت سے
عرب کے لوگون کو اوسنے مامور کیا کہ اہل بربر کو قران شریف کی تعلیم کرتے
ہیے اور فرائض اسلام سکہاتے تہے جب اوس کے انتظام سے اوسنے
فراغت پائی تب طارق اپنے غلام کو جو طنجہ کا حاکم تہا اندلس کے تسخیر پر مامور
کیا طارق بموجب امر کے ایک فوج بربری جسمین عرب کے لوگ بجز معدودے
چند کے تہے لیکر روانہ ہوا دریا کے رستہ سے اور ایک جزیرہ ممالک
اندلس کا تہا جسکو جزیرہ خضرا کہتے ہیے وہان اوترا اور وہان سے ایک پہاڑ
پر چڑہ گیا جو اجکل جبل الطارق کہلاتا ہیے راقم کہتا ہیے اج کل سے مراد باتفاق
زمانہ ہیے اور اب ہمارے زمانہ مین اسکو جبرالٹر کہتے ہین یہ پہاڑ بصورت
مثلث دریا مین واقع ہوا ہیے اہل اسلام نے جب اندلس پر قبضہ کیا
تب اس پہاڑ کو ایک مستحکم قلعہ بنا دیا کہ وہان سے فوج فرنگستان کی
بحر روم سے بحر عرب کے طرف بسبب اوس قلعہ کے حفاظت کے نہین
اسکتی ہیے پس وہ پہاڑ ایک شہر اہل اسلام کا ہو گیا مگر بعد زوال دولت
اسلام کے اب نام اسلام کا وہان نہین رہا زبان اب تلک وہانکی

عربیا ہے اگرچہ سکان سب نصرانی ہو گئے یہی حال سارے بلاد
اور جزایر فرنگستان کا ہے جو متعلق قرطبہ اور اندلس او صقالیا
جسکو آجکل سسلی کہتے ہین وغیرہ سے تھے مگر رسم برقع اوڑہنی کا
عورتوںین اب تلک وہان باقی ہے الغرض یافعی لکہتے ہین کہ طارق
سے روایت ہے کہ وہ جبل الطارق پر سوتا تہا اوسنے خواب مین دیکہا
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ خلفاء راشدین رضوان اللہ
علیہم سفر دریا کر رہے ہین جب طارق کو زیارت نصیب ہوئی تب
اوسکو بشارت اندلس کے فتح کی دی اور فرمایا کہ مسلمانون کے
ساتہہ رفق اور مروت سے پیش آنا اور جس سے جو عہد کرنا اوسکو
پورا کرنا طارق اس بشارت سے مطمئن ہوا اور معہ اپنے فوج ہمراہی کے
پہاڑ پر سے اوترا طُلَیطُلہ ظاہرا ایک شہر بہت وسیع اندلس کا تہا وہانکے
بادشاہ کا زریق نام تہا اور اوسکا نایب تہا تدمیر نام جو اوس شہر کا حاکم
تہا اوسکو طارق نے محاصرہ کیا اوس نایب نے اپنے بادشاہ کو اطلاع
کی کہ ہمارے اوپر ایک قوم نے یورش کی ہے خدا جانے وہ آسمان
سے اوتری یا زمین کے اندر سے نکلے ہین زریق بہ ہمراہی ستر ہزار سوار
کے نہایت عظم و شان کے ساتہہ طارق سے مدافعت کیواسطے آیا
بار برداری کے جانور اوسکی بیل تہے جنپر اموال اور اثقال لدا تہا اور
وہ خود ایک تخت پر سوار تہا جسکے داہنے اور بائین دو نشان تہے

اور اوسکی سر پر ایک چہتر مرصع موتیون کا اور یاقوت اور زمرد کا گہومتا
تہا جب وہ معہ اپنی فوج اور لشکر کے طارق کے مقابلہ پر آیا تب طارق
نے اپنی ہمراہیون سے نصیحتاً کہا دیکہو اب آگے ہمارے تو دشمن ہے
اور پیچہے دریا ہے ہمکو کوئی منہ نہین ہے بجز جان دینے کے یا فتح
کرنیکے جائے پناہ ہماری صرف یہ تلوارین ہین تو میان سے اور خدا پر
توکل کرکے حملہ کرو الغرض طارق نے معہ اپنے شجاعان نبرد آزما کے
سیدہی بادشاہ کی تخت کیطرف یورش کی جسکی آگے بڑے بڑے تنے
والے محافظ تخت تہے اور تخت کے سامنی ایک پردہ دیباج کا لٹکتا
تہا طارق کے حملہ سے سارے محافظین تخت کے سامنی سے ہٹ گئے
اور طارق فوراً زین کے تخت تک پہنچا اور ایک وار تلوار کا اوسکی
سر پر ایسا کیا کہ اوسی تخت پر وہ دو ٹکڑے ہوا سارا لشکر
دشمن کا بمجرد اوسکی بادشاہ کے مرنیکے بہاگ کہڑا ہوا اور طارقکو
فتح عظیم نصیب ہوئی بعد اوسکے وہ برابر ایک مملکت اور شہر کو بعد
دوسرے کی فتح کرتا چلا گیا اور موسی بن نصیر طارق کا خاوند بہی بہت سی
فوج لیکے اوسکی اعانت کیوا سطے آکے شامل ہوگیا بالجملہ سارے
ممالک اندلس کے اہل اسلام کے قبضہ مین آئے انتہی یافعی مرآۃ الجنان
راقم کہتا ہی قریب آٹہ سو برس کے بڑی شوکت اور شان سے وہان
اسلام قایم رہا جہان بڑے بڑے عرفا اور علما اور محدثین گذرے

ہین ہوا یے حسرت اور ہلیے افسوس اب وہان اسلام کا نام باقی
نہین رہا اولاد اور اخفا و اون سب بزرگان متقدمین مین عیسائیت
شایع ہوگئی کچہ عمارتین امارات اسلام سے وہان باقی ہین چنانچہ منجملہ
اونکی ایک عمارت نہایت نامی دار العدالت ہیے جسکی کچہ نقل لندن
مین شیشی کے قصر مین جسکو کرسٹل پالیس کہتے ہین بنی ہیے اصلی
نام اوس عمارت کا خدا جانیے کیا ہی اب وہان اوسکا نام الحمرہ مشہور
ہی اور عمارت کی صورت کی اللہ کو علم ہیے بعینہ نقل ہیے یا نہین لیکن
در و دیوار پر سارے آیات قرانی سے لکھے ہوئے ہین اور عجب تر یہ ہی
کہ ساری زمین پر بہی آیات کندہ ہین جو زمین ظاہر اقصر کے اندر ہی
گرد گرد اوسکے قصر کے ستونوں تک آدہ گز کے قریب جگہہ چہوٹی
ہوئی ہیے کہ اوسپر کچہ کندہ نہین ہیے بہت سے انگریزون نے
مجہہ سے کہا کہ دیکہو ہندوستانکی اہل اسلام جہالت سے کہتے ہین کہ کوئی
لکہا ہوا کاغذ خصوص آیات قرانی پانوکے نیچے لانا منع ہی اور پچہلی مسلمانون
نے دار العدالت کے زمین مین یہ آیات کندہ ہین جسپر ہزارون پانو پڑتے
ہین لامحالہ خدا کیجانب سے اسکا جواب میرے دلمین گذرا اور زبان پر آیا
کہ دار العدالت وہ جگہ ہیے جہان شخص کو روکنا اپنے جانیے سے
نہین چاہئی اور جب روک نہوگی تو مجمع خلایق کا اسقدر ہوجایگا کہ حکام
اور عمال کو کام کرنا دشوار ہوگا اسواسطے یہ آیات کندہ کیئے ہین کہ لوگ

ازخود وہان مجمع نکرین اور تہوڑیسی جگہہ جو گرد چہوٹی ہوئی ہے اوسمین صرف ایکدو شخص جو مطلوب ہون وہی جا سکین روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ولید بن عبد الملک نے جمادی الاول ستقمہ ہجری مین قضا کی نو برس چہہ مہینے اوسنے سلطنت کی اور مدت حیات اوسکی انچاس برس کچہ اوپر تہی اونیس بیٹے اوسنے چہوڑے اور اہل شام کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ افضل خلفاے بنی امیہ تہا اسوا سیطے کہ کتنے بنای خیر اوسکی یادگار ہین مسجد جامع دمشق کی اوسنے بنائی جو بجامع بنی امیہ نامزد ہے اور مسجد نبوی مدینہ منورہ کی اوسنے بنا وسیع کی اور مسجد اقصے بیت المقدس کی تعمیر جدید کی سوا ہے اوسکے اوسنے حکم عام دیا کہ جو شخص یا نوسے چلنے سے معذور ہو اوسکے ساتہہ ایک خادم رہے اور جو اندہا ہو اوسکے ساتہہ بہی ایک خادم رہے اور جتنے لوگ مرض جذام مین مبتلا تہے اونکی سکونت اونسے الگ کر کے اونکی مدد معاش بیت المال سے مقرر کی راقم کہتا ہے معلوم نہین یہ حکم عام سارے ممالک اہل اسلام مین جاری ہوا تہا یا خاص دار الخلافت مین اگر عام تہا تو حقیقت مین بہت عمدہ خیر جاری ولید کی عہد کی تہی اور چونکہ ابتداے اسلام سے خلفاے راشدین کے عہد تک کوئی متنفس مسلمان بے معاش نہین رہتا تہا سکو بیت المال سے بقدر گذران حصہ ملتا تہا وہی سنت طاہر اولید کے عہد تک یا اوسکے بعد بہی کسی عہد تک رہی کہ جو لوگ

خدمتگذار خلافت تہی اونکو حق خدمت ملتا تہا اور جو خانہ نشین ہتہی اونکو
حسب لیاقت اور درجہ کے وجہ گذران مقرر ہو جاتی تہی چنانچہ اسباب
مین زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ایک معاملہ پیش ہوا تہا
جسکا ہم ذکر کرتے ہین جناب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
حکم جاری فرمایا تہا کہ کسی مسلمان کا لڑکا جب تک شیر خوار رہے اوسکی معاش
کیواسطے بیت المال سے کچہ مقرر نہین ہوگا جب دودہ چہوڑ دیگا تب وہ
مستحق اپنے حصہ کا بیت المال سے ہوگا اور آپ کا دستور تہا کہ شب کو
حفاظت کیواسطے خود شہر مدینہ مین اکثر گہوما کرتے تہے ایک مقام
پر دیکہا کہ ایک اعرابی اپنے دستور کے موافق کمل وغیرہ کا سایہ کرکے
اوترا تہا اوسمین سے ایک لڑکے کے رونے کی آواز آتی تہی آپ نے
قریب جاکے پوچہا یہ لڑکا کیون روتا ہے اوسکی مان نے کہا اسکا دودہ
چہڑا دیا گیا ہے اسواسطے روتا ہے آپ نے پوچہا اسکی عمر کیا ہے مان
نے کہا چہہ مہینے کا ہے آپ نے فرمایا اتنی تہوڑی سی عمر مین دودہ کیون
چہڑایا لڑکے کی باپ نے کہا ہم نہایت مفلس ہین اور امیر المومنین نے
حکم دیا ہے کہ جب تک لڑکے کا دودہ نچہوٹے اوسکو بیت المال
سے کچہ نہ ملیگا اسواسطے دودہ چہڑا دیا ہے آپ وہان سے غمزدہ
پہرے اور صبح کو روتے ہوئے دار الخلافت مین تشریف لائے اور
فرمایا عمر نے مسلمانون کے لڑکونکو مار ڈالا جو یہ حکم دیا کہ شیر خوارہ

لڑکونکا بیت المال مین حصہ نہین ہے اوس حکم کو منسوخ کیا اور نیا حکم
جاری کیا کہ مسلمانونکی گہر مین جب لڑکا پیدا ہو اوسیوقت سے بیت المال
سے اوسکو حصہ ملے اور اوس اعرابی کو بلا کے تاکید کی جب تک
معمولی ایام کو تمہارا لڑکا نہ پہنچے تب تک دودہ نہ چہڑاؤ بالجملہ روضتہ
الصفا مین مذکور ہے کہ عہد دولت ولید مین بلاد ماوراءالنہر فرغانہ
تک اور دیار کابل ملتان تک فتح ہوئے اور اوسکو تعمیر عمارات کا
بہت شوق تہا اس سبب سے اوسکی عہد علی العموم لوگون کی ہمت
عمارت ہی بنانے کیطرف مصروف تہی اور رات دن آپس مین
اسیکا چرچا رہتا تہا اور سلیمان بن عبدالملک کے عہد مین ہمت لوگونکی
کہانے کی طرف اور نکاح کرنیکیطرف مصروف رہتی تہی چونکہ اوسکی بادشاہ
عہد کو کہانے کا اور ازدواج کا بڑا شوق تہا اور ایام خلافت عمر بن عبدالعزیز
رضی اللہ عنہ مین باہم ذکر فرایض اور نوافل کا ہوا کرتا اور اوسیکی
اورا مین لوگ مصروف رہتے تہے اس سبب سے کہ خلیفہ عہد حریص
عباوات کے تہے پس مضمون الناس علی دین ملوکھم ان
بادشاہونکی عہد مین خوب ظاہر ہوا مسامرہ مین شیخ محی الدین بن العربی
نے لکہا ہے ولید کی مان ولادہ بنت عباس بن خزن عبسی تہی مہر
مین اوسکی کندہ تہا یا بنی اللہ لا اشرک بہ شیا اور بعضون نے
کہا ہے اوسکی مہر کا کندہ تہا یا ولید انت میت ومحاسب

راقم کہتا ہی کیا عجب ہی کہ دو مہریں ہوں یا ایک کو منسوخ کرکے دوسری
بنائی ہو اور حاجب اوسکا اپنا غلام تہا سعید اور قعقاع بن خویلد
عبسی معلوم نہیں دونو حاجب ایک ساتہہ تہی یا ایک کو موقوف کرکی
دوسرے کو مقرر کیا ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ولید کے مزاج میں تلون
بہت تہا دو مہروںکا کندہ ہونا اور دو حاجبوں کا ہونا بالخصوص منشیونکی
تغیر اور تبدیل سے یہ امر ثابت ہوتا ہے یعنی پہلے ابو شریک منشی
تہے پہر قبیصہ مقرر ہوئے اونکے بعد ذویب ہوئے پہر ضحاک بن
ویر اونکے بعد یزید بن ابی کبشہ اونکے بعد عبید بن بلال الغرض ولید نے
دیر حران میں قضا کی وہاں سے اونکا جنازہ آدمیوں کے گردن پر دمشق
میں آیا عمر بن عبد العزیز نے جنازہ کی نماز پڑہائی اور باب الصغیر میں
دفن ہوئے مسامرہ کی روایت سے نصف جمادی الثانی ۹۶ھ ہجری
میں قضا کی اور مدت خلافت نو برس ساڑہی آٹہہ مہینے تہی اور
اونچاس برسکی عمر ہوئی اور سبایک الذہب کی روایت سے اکاون
برس کی عمر ہوئی

ساتواں خلیفہ بنی امیہ مروانیہ میں کا ابو ایوب سلیمان بن عبد الملک بن مروان

تہا - سبایک الذہب میں لکہا ہی کہ سلیمان بنی امیہ کے نیک لوگوں میں
تہا اپنے باپ کی وصیت سے بعد ولید کے خلیفہ مقرر ہوا روضۃ الصفا
میں مذکور ہے کہ سلیمان کو جب لوگوں نے خلیفہ کیا تو وہ انتظام ممالک

میں مشغول ہوا یزید بن مہلب کو عراق اور اوسکی متعلقات کا والی مقرر
اور قتیبہ بن مسلم چونکہ ولید بن عبد الملک کی راے کے ساتہہ درباب
عزل سلیمان کے ولایت عہد سے متفق ہوگیا تہا اونکی خلیفہ ہونے سے مشوش ہوا
خراسان میں اپنی ماتحت امراکو سلیمان پر خروج کرنیکے واسطے ترغیب
دینا شروع کی مگر کسی نے اوسکی راے کے ساتہہ اتفاق نہ کیا اور
پہر سب نے مشورہ کر کے قتیبہ کو امارت خراسان سے معزول کر کے
وکیع بن اسود تمیمی کو والی مقرر کیا وکیع نے دار الامارۃ پر یورش کی چونکہ
اکثر سپاہ کے لوگ وکیع کے ساتہہ متفق ہوگئے تہے قتیبہ کے خاص بہائی
بندوں نے اوسکی مدافعت پر کمر باندہی اور گیارہ آدمی اوسکی بہائی
اور بیٹوں سے مارے گئے بعد اوسکی خود قتیبہ نے ہمت مدافعت پر کی
اور وہ بہی مقتول ہوا وکیع نے سر قتیبہ کا اور اوسکی بہائیوں اور بیٹونکا
مع عرضداشت کے سلیمان کے حضور میں روانہ کیا سلیمان نے باوصف
برگشتگی قتیبہ کے نہایت افسوس کیا اور کہا جو قتیبہ نے خراسان اور
ماوراء النہر میں شجاعت اور نبرد آزمائی کی ہے اور ایسی ممالک اور
قلعی قلب فتح کیئے دوسرے سے اوسکا عشر عشیر ممکن نہیں ہے ۹۸ سنہ
ہجری میں سلیمان نے دار الخلافت سے کوچ کر کے دابق میں جو متعلقات
قنسرین سے تہا نزول کیا اور مسلمہ بن عبد الملک اپنے بہائی کو سپہ سالار
افواج جرار کا مقرر کر کے قسطنطنیہ کے تسخیر کے واسطے مامور کیا

اور وا لیون یا بالیون نامی ایکشخص جو آذربائیجان سے آیا تہا اور اوسنے فتح قسطنطنیہ کا خلیفہ کے سامنے
بیڑا اوٹہایا تہا مسلمہ کے ہمراہ گیا مسلمہ نے جا کے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور لشکر کیواسطی بہت سا غلہ
جمع کیا اور لوگونکو حکم دیا کہ شہر کے باہر زمین افتادہ مین زراعت شروع کی اسے شہر کے لوگونکو معلوم
ہوا کہ محاصرہ بہت طول ہوگا مجبور ہو کے درخواست مصالحہ کی کی کہ جتنے آدمی شہر مین ہین ایک
ایک دینار آدمی پیچہے دے دیجئے اور محاصرے سے دست بردار ہو جئے یہ پیغام مسلمہ نے قبول نہ کیا جب
شہر کے لوگ مصالحہ سے مایوس ہوے تب بالیون کو اونہون نے پیغام دیا کہ ہم تمہاری سلطنت
کرینسی یہان یعنی ہین اگر کوئی ایسی تدبیر کرو کہ مسلمہ مع فوج کے یہانسی شام کو پہر جاے اس سبب سے
کہ وہانکی بادشاہ نے قضا کی تہی اور کوی بادشاہ وہان مقرر نہین ہوا تہا بالیون نے مسلمہ کے
خدع کیا اونسی کہا کہ تمنے جو غلہ جمع کیا ہے اور زراعت کروائی اسسے اس شہر کے ارباب اقتدار کے
دلمین ہے کہ تمکو طاقت لڑنے کی اور مقابلے کی اونسی نہین ہے صرف محاصرہ مین ایام گذاری کرتے ہو
اسواسطی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ سب غلہ جلا ڈالا جاے مسلمہ اوسے فریب کہا گئے اور ساری رسد کے
غلہ مین آگ لگادی اسکے بعد اونکو سخت فکر پیدا ہوئی کہ بسبب ساری رسد کے خالی ہو جانے کے
نہ تو وہان قیام کر سکتے تہی اور چونکہ خلیفہ نے بقدغن بلیغ حکم دیا تہا کہ بغیر قسطنطنیہ کے فتح کرنیکے
وہان سے حرکت نکرنا اس سبب سے محاصرے سے دست بردار بہی نہین ہو سکتے تہے اسی کش و پنج
مین تھے کہ سلیمان کے قضا کرنیکی خبر پہنچی اور عمر بن عبدالعزیز جو خلیفہ ہوے اونہون نے حکم مراجعت کا
اونکو لکہا مسلمہ نے مع افواج کے رجعت قہقری کی ۔

راقم کہتا ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ رومیون نے بالیون سے ایفای وعدہ کیا یا نہین
مزعوم یہ ہی کہ نہ کیا ہوگا اسواسطیکہ کسی تاریخ مین رومیون پر غیر قوم کے بادشاہ ہونے کا حال

جبتک کہ ترک نے قسطنطنیہ پر قبضہ نہین کیا دیکھنے مین نہین آیا بعد اس واقعی کے روضۃ الصفا مین
مذکور ہے چونکہ سلیمان نے یزید بن مہلب کو حاکم عراق مقرر کیا تہا اور خراسان اور ماوراء النہر کا انتظام
بہی اونہین کو سپرد کیا اور یزید بن مہلب کو فکر جرجان اور طبرستان کے فتح کرنیکی تھی جو مازندران
کی مملکت سے ہین — اوسکا حال یہ ہے کہ زمانہ خلافت خلیفہ سیوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
مین سعید بن العاص نے جرجان کا محاصرہ کیا تہا وہانکے حکام نے دولاکھہ دینار دیکے صلح کرلی سعید
بن العاص وہان سے پھر آئے اوس زمانے سے سلیمان کے عہد تک اہل اسلام اوس سے متعرض
نہین ہوے مگر قتیبہ جو حجاج کیطرف سے خراسان کا حاکم تہا اوسنے حجاج سے استجازت اوسکے فتح کرنیکی کی تھی
حجاج نے منع کیا کہ مازندران دشوار گذار ہین فوج کے تلف ہونیکا احتمال ہے اسواسطے قتیبہ نے
بہی اوسکو چہوڑ کے قومس کے راہ سے خراسان مین گیا تو جب اخبار فتوح ماوراء النہر کے قتیبہ کی کوشش سے
آتے تھے اور سلیمان اوسکی نبرد آزمای کی تعریف کرتے تھے تب یزید بن مہلب کہا کرتا تہا ان فتوح سے
کیا فائدہ ہے جب ممالک مازندران یعنے جرجان اور طبرستان بیچ مین چہوٹ گئے اس
نظر سے اب یزید بن مہلب کو اوسکے فتح کرنیکی بہت فکر ہوئی پہلے یزید بن مہلب ممالک
مغرب سے دیار عجم مین گیا اور خراسان وغیرہ کا بہت اچہا انتظام کرکے مخلد اپنے بیٹے کو
وہان نائب مقرر کیا اور ایک لاکھہ فوج جمع کرکے جرجان کا محاصرہ کیا سخت لڑائی ہوئی
مرزبانان کو طاقت مقابلے کی نرہی وہ بھاگ کھڑے ہوسے فوج اسلامی نے تعاقب کیا
بہتون کو قتل اور قید کیا بعد اوسکی جرجان مین داخل ہوسے اموال بیقیاس اور غنایم
بیشمار فوج اسلام کے قبضہ مین آیا یزید بن مہلب نے خمس غنایم دار الحکومت کو روانہ کیا اور
خود طبرستان کا عزم کیا مگر ظاہرا حاکم جرجان کو بعد فتح کے مطلق العنان چہوڑا تہا جب

فوج

فوج اسلام کی نواحی طبرستان پر پہنچی وہانکے حاکم سنے باعانت افواج دیالمہ بہت تنگ
اور راہونکو مستحکم کیا اگرچہ یزید کی فوج نے مقدمہ لشکر غنیم کو بعد جنگ کے ہزیمت دی تا
یزید بن مہلب نے جو تسخیر طبرستان سہل تصور کی تھی وہ نہوئی اس سبب سے وہ پریشان
اس عرصہ مین حاکم طبرستان نے حاکم جرجان کو لکھا کہ اہل اسلام کی فوج مین سے
ہو اوسکو قتل کرو اوسنے وہان غدر کردیا اور ایک جمعیت کثیر جرجانیون کی جمع
نائب یزید بن مہلب کا جو وہان تہا اوسپر حملہ کیا بعضے لوگ اہل اسلام کی فوج سے
مارے گئے اور بقیۃ السیف نے ایک مقام مستحکم کو مامن بنایا یہ خبر جب یزید بن مہلب کو
پہنچی وہ زیادہ تر متفکر ہوا ایک شخص کو وہانکی رؤسا مین سے بلایا جو مسلمان تہے
مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ پیشتر سے مسلمان تہا یا اب یزید کے ہاتہہ پر ایمان لایا تہا اور اگرچہ
یزید نے اوسکو بہت تنگ کر کے دو لاکہہ درہم اوس سے وصول کئے تہے مگر اوسے کہا
اگرچہ تم مجہسے ناراض ہوگے لیکن مجہکو تمہارے صداقت ایمان اور اسلام پر نہایت
اعتماد ہے اس سبب سے مین تمہاری اعانت کا امیدوار ہون چونکہ جرجانیون نے بعد ہمارے
فتح کے جب ہمنے اونکو امن دی بغاوت پر کمر باندہی ہے اسواسطے مجہکو اونکی سزا دہی کے
واسطے جانا ضرور ہے جسطرح سے ممکن ہو حاکم طبرستان سے مصالحہ کرادو اوہنون نے
قبول کیا اور حاکم طبرستان کے پاس گئے اور اوسکو سمجہایا کہ کچہہ پیشکش کر کے
صلح کرلو اوس حاکم نے کہا بڑا تعجب ہے مینے سنا ہے کہ یزید نے تمکو بہت
اور اب جو وہ ہمارے ہاتہہ سے تنگ ہوا ہے تب تم اوسکی خیرخواہی کے واسطے
ہمکو نصیحت کرنیکو آئے ہو اوہنون نے کہا جو تمنے سنا ہے وہ سچ ہے لیکن جو حقیقت حال

یہ ہی کہ یزید نے خلیفہ کو عرضداشت بہیجی ہے اور فوج کثیر طلب کی ہی جب وہ فوج یہان پہنچی
مثل تمہارے دس حصے لوگونکو طاقت مدافعت کی باقی نہ رہیگی تو حقیقت مین میری نصیحت
تمہاری خیرخواہی سے ہی نہ کہ یزید کی خیرخواہی سے یہ تقریر حاکم طبرستان سنکے راضی ہوا
اور قبول کیا کہ سات لاکھہ درہم اور چار سو غلام جنکے ہر ایک کے سر پر ایک طبق چاندی کا ہوگا
جسپر طیلسان اور شقہ ریشمی پڑا ہو وہ پیشکش کریگا اوس متوسط خوش عقیدہ نے یزید
بن مہلب کو آکے اطلاع کی وہ نہایت خوش ہوا اور اموال پیشکش کا لیکے باطمینان پہر
جرجان پر چڑہائی کی اور اوسنے قسم کہائی کہ جرجانیونکو اتنا قتل کرونگا کہ اونکے خون جاری سے
پن چکی چلیے اور اوسکے آٹے کی روٹی مین کہاؤن الغرض جب یزید کے پہر آنے کی خبر
جرجان مین پہنچی حاکم وہانکا بہاگا اور ایک قلعہ جو نہایت مستحکم اور قلب اوس نواح مین تہا
اوسمین جاکے محصور ہوا فوج اسلامی نے سات مہینے کامل محاصرہ رکہا کسی تدبیر سے اوسکی فتح
ممکن نہین معلوم ہوتی تہی قلعہ پہاڑ پر تہا اور کسیطرف سے راہ پہاڑ پر چڑہنے کی نظر نہین آتی تہی دفعتہً
ایک تدبیر غیبی معلوم ہوگئی یعنی ایک مصاحب یزید کا ایکدن اوس پہاڑ کے گرد گہومتا تہا اور
ایک کتا اوسکے ساتہہ تہا وہان ایک شکار نظر آیا جسکی طرف وہ کتا دوڑا اور وہ شخص اوسکے
پیچہے دوڑتا تہا ایک نہایت پتلا راستہ جسپر بنوہ درختونکا تہا اوسیطرف وہ شکار
اور کتا جاتا تہا اس شخص نے یہ دانائی کی کہ اپنی پگڑی اور کپڑے پہاڑ پہاڑ کے درختونکی
شاخونپر لٹکاتا جاتا تہا کہ پہرتے وقت راستہ نہ بہول جائے الغرض قلعے کی دیوار کے نیچے جہان
دروازہ قلعے کا تہا پہنچگیا تب وہانسے پلٹا اور یزید سے آکے کہا کہ اگر مین راستہ قلعے کا
بتادون تو کیا انعام دوگے اونہون نے کہا جو مانگو اوس شخص نے چار ہزار درہم مانگے

یزید نے کہا دس ہزار درہم دونگا اوس شخص نے کہا چار ہزار تو اب نقد دیجئے باقی بعد فتح کے
عنایت کیجئے یزید نے فوراً چار ہزار درہم حوالے کئے اور چودہ سو سپاہ ہمراہ کرتے تھے اوسنے
راہ کی تنگی کے سبب سے صرف تین سو آدمی ساتھہ لئے اور تمام شب چلے دوسرے دن ظہر کے وقت
اوس مقام پر پہنچکے تکبیر کی آواز بلند کی اور قلعے مین داخل ہو گئے یزید بھی وہان پہنچا عورتون
اور لڑکون کو تو قید کیا اور اوس حاکم کو اور اوسکے ہمراہیونکو انواع عذاب سے قتل کیا
اور اوس قلعے کو بالکل مسمار کر ڈالا وہانسے اوٹھہ کے شہر جرجان کا محاصرہ کیا اور جسطرح سے
ممکن ہوا اوسکو بھی فتح کیا اور وہان قتل عام کا سوا عورتون اور لڑکون اور بوڑھونکے
حکم دیا بعضون نے فی کس چار آدمی قتل کئے اور اکثرون نے فی کس پانچ آدمی مارے اور بہتونکو
قید کر لیا وہان قریب ایک ندی پر ایک پنچکی تھی جسکے پانی سے وہ چلتی تھی اوسی
پانی کی دہار پر قیدیونکو جانورون کے مثل ذبح کرنا شروع کیا جنکا خون پانی کی دہار کے
ساتھہ ملکے چکی کو چلاتا تھا اوسے جو آٹا پیسا گیا اوسکی روٹی پکی اور یزید بن مہلب نے
اپنی قسم اوتارنے کیواسطے اوسکو کہایا اور دو فرسخ تک سولیان گاڑین اور چار ہزار
آدمیونکو اوسپر چڑہایا اموال اور اقمشہ بے پایان اور نفائس امتعہ اور لطائف غنایم
یزید کو اور جمیع سرداران عجم اور امراے عرب جو اوس معرکے مین یزید کے ہمراہ تھے ہاتھہ آیا
فتح نامہ خمس غنایم کے ساتھہ دار الخلافت مین روانہ کیا یزید کے منشی نے جو سمان بن
مغیرہ ابن ابی قمرہ تھا عرض کیا کہ مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ ساری تفصیل غنایم کی
نہ لکھی جاے یزید نے اس مشورے کو نہ قبول کیا اور جو کچھہ وہان افواج کے ہاتھہ آیا تھا مفصل لکھہ بھیجا جب
فتحنامہ سلیمان کے پاس پہنچا سلیمان نے اپنی ساری محافل اور مجالس مین یزید بن مہلب کی

تعریف اور توصیف شروع کی - اِس عرصہ مین بعضے امرا یزید کے ہمراہی کی عرضیان پے در پے آنی شروع ہوئین کہ یزید بن مہلب ارادہ خروج اور بغاوت کا رکھتا ہی سلیمان بہت متردد ہوے اور وزرا اور مشاورین سے استشارہ کیا سبھون نے بالاتفاق عرض کیا جس شخص کو اتنا تمول حاصل ہو جیسا اوسنے خود فتحنامون مین لکھا ہی اوسکے تمرد اور بغاوت کا کچھہ عجب نہین ہی اسکے انسداد کی یہ تدبیر ذہن مین آتی ہے کہ قبل اسکے کہ اوسکی طرف سے امارات عصیان کی ظاہر ہون کسی معتمد کو اپنے اہلبیت مین سے اوس کے پاس بھیجئے کہ جو کچھہ اوسکے پاس نقد و جنس ہو سب کو ضبط کرلاوے اگر یہ تدبیر واقع ہوگئی پھر کسیکو جرٔت اور ہمت اوسکی شرکت پر بغاوت مین باقی نہ رہیگی سلیمان اِسی فکر مین تھے کہ عمر اونکی تمام ہوگئی اور اونھون نے قضا کی - کیفیت اونکی وفات کی اور تقرر ولیعہد کی اوسی روضۃ الصفا مین یون لکھی ہی کہ ۹۹ھ مین سلیمان نے موضع دابق متعلقہ قنسرین مین قضا کی جہان وہ بعزم تسخیر قسطنطنیہ کے گئے تھے دو برس آٹھہ مہینے اونھون نے سلطنت کی اور اونکو لوگ مفتاح الخیر کہتے تھے اسواسطیکہ جب وہ تخت فرماندہی پر بیٹھے سارے قیدیونکو اونھون نے رہا کیا اور علی العموم لوگونکے ساتھہ نہایت مراعات اور سلوک سے زندگانی کی - او غرائب وقائع سے ایک امر مروی ہے کہ شام کے ایک امیر کے جنازیکے ساتھہ اوسکو دفن کرنیکو گئے تھے اوسکی قبر کے کھودنے سے جو مٹی نکلتی تھی تھوڑیسی اوسمین سے اوٹھا کے سونگھی اور کہا کیا اچھی خوشبو اِس مٹی مین ہے ایک ہفتے کے بعد اوسی قبر کی پہلو مین دفن ہوے ارباب تواریخ نے لکھا ہے کہ جب وہ بیمار ہوے اور اونکو یقین ہوگیا کہ وہ مرض الموت ہی خواہش کی اپنے ایک بیٹے کو ولیعہد مقرر کرین اور لڑکے اونکے جتنے تھے سب صغیر السن تھے ایک شخص نے اونکی مقرر ہونے سے

نصیحۃ کہا کہ اگر زمام اقتدار خلافت کا ایک کم سن لڑکے کو دیا جایگا غالب ہے کہ عہدہ برا نہو سکیگا
اور یہ امر موجب فتور اور پراگندگی کا اہل اسلام مین ہوگا سلیمان نے کہا مجھکو بھی اسیکا کھٹکا ہے
ایک بیٹا اونکا داؤد نام وہ فی الجملہ سن رشد مین تہا مگر وہ افواج کے ساتھہ قسطنطنیہ کی تسخیر
کیواسطے مامور تہا اور دار الخلافت سے غائب تہا اوسکے بابین لوگون نے عرض کیا کہ اونکی حیات
اور ممات کا علم نہین ہے اور انتظار کرنے مین احتمال فتور ہے تب سلیمان نے کہا کہ عمر
بن عبد العزیز کے بابین کیا کہتے ہو سبھون نے بالاتفاق کہا کہ وہ اخیار مسلمانون مین متصف
بورع و تقوی اور بلاشبہہ لایق خلافت کے ہین سلیمان نے کہا مین اونکو خلیفہ مقرر کرونگا
اور بعد اونکے اپنے بھائی یزید بن عبد الملک کو اسے سب راضی ہونگے اور اگر تنہا عمر کو خلیفہ
مقرر کرون تو میرے بھائیونکی طرف سے احتمال فساد کا ہے مشیرون نے یہ راے پسند کی
تب اونھون نے وثیقہ اِس حکم کا لکھوایا اور اوسکو لفافہ مین بند کرکے مہر کی اور ایک کو
اپنے مقربون مین سے حکم دیا کہ سارے بنی امیہ کو ایک مقام پر جمع کرے اور وہ وثیقہ سربمہر
رجا بن حیات کو دیا اور کہا یہ وثیقہ اسیطرح سے سربمہر بنی امیہ کے مجمع مین لیجاؤ اور کہو حکم ہے
جسکا نام اِس وثیقے مین لکھا ہے بغیر ظہور اوسکے نام کے اوسکے ساتھہ بیعت کرو اور جب
تلک مین زندہ ہون وہ وثیقہ کھولا نجاے اور خلیفہ کا نام ظاہر نہو ۔

راقم کہتا ہے کہ حکم اخفاے نام کا اسواسطے ہوا ہوگا کہ شاید اوس مرض سے
صحت ہوجاوے تو اوس وثیقہ کو منسوخ کرکے تبدیل کا اختیار باقی رہے ۔

الغرض رجا بن حیات وہ وثیقہ بنی امیہ کے پاس لیگیا اور جو حکم تہا اوسکا
انفاذ کیا سارے بنی امیہ نے کہا ہم خلیفہ کے بالمشافہہ بیعت کرینگے رجا سبکو

خلیفہ کے حضور مین لیگیا خلیفہ نے وہی حکم دیا کسیکو کچہہ چارہ بجز کاغذ کی بعیت کرنیکے نہوا
سبہون نے بعیت کی - رجا بن حیات سے منقول ہے کہ جب سب لوگ متفرق ہوگئے
عمر بن عبدالعزیز اوسکے پاس گئے اور کہا اگر تمکو معلوم ہے کہ امیر المومنین نے یہ بوجہہ خلافت کا
میرے سر پیر ڈالا ہی تو مجہسے کہدو مین جاکے امیر کے پاس استعفا کرون مجہکو
خواہش خلافت کی نہین ہے رجانے جواب دیا مجہکو معذور رکہیے مین امیر المومنین کا
راز افشا نہین کرسکتا عمر بن عبدالعزیز بہت ناراض ہوکے چلے گئے بعد اوسکے
ہشام بن عبدالملک رجا کے پاس گئے اور خلیفہ مندرجۂ وثیقہ کا نام پوچہا رجا نے
وہی جواب دیا ہشام نے کہا کہ اگر امیر المومنین نے عبدالملک کی اولاد کو محروم کیا ہے
تو بڑا فساد ہوگا - رجا بن حیات ناقل ہے کہ جب امیر المومنین نے قضا کی اونسے
ایک چادر سے اونکو چہپا کے لوگون کو تاکید کی کہ خبردار ابہی امیر کی موت کا ذکر زبان پر
نہ آوے اور باہر آکے اوہنون نے ظاہر کیا کہ امیر المومنین نے حکم دیا ہی کہ سب لوگ مسجد
جامع مین جمع ہون اعلیٰ اور ادنیٰ مین سے کوئی غیر حاضر نہو جب سب جمع ہوے تب
رجا نے کہا کہ حکم صادر ہوا ہے کہ مجدداً لوگ مندرجۂ وثیقہ کے ہاتھہ پر بعیت کرین
جب سب بعیت کر چکے تب رجا بن حیات نے وہ وثیقہ کہولا اور کہا امیر المومنین نے تقدیر
الہی سے قضا کی اور وثیقہ کو پڑہا سب لوگون نے بنام خلیفہ عمر بن عبدالعزیز
رحمۃ اللہ کے ہاتھہ پر بعیت کرنا شروع کی مگر ہشام بن عبدالملک نے کہا ہمکو بعیت کرنے مین
عذر ہے رجا بن حیات نے کہا اگر تم نے بعیت نہ کی ہم کو حکم ہوا ہے کہ اسیوقت تمہارا
سر تن سے جدا کر دینگے مجبور ہوکر اونہون نے بہی بعیت کرلی اور عمر بن عبدالعزیز

باتفاق عام خلیفہ ہوگئے منقول ہے کہ سلیمان پوشاک بہت مکلف پہنتے تھے اور جو شخص میلے
اور برے کپڑے پہن کے دربار مین آتا تہا بہت ناراض ہوتے تھے اور کھانا بہت عمدہ کھاتے تھے
بعضے اقسام کہانونکے عرب مین اونکی ایجاد سے مروج ہین کثیر الاشتہا بھی تھے نقل ہے کہ ایکدن
تیس بکریونکے احشا بھونے ہوے اونکے سامنے آئے تیس چپاتیون کے ساتھہ سب کھا گئے
بعضے تواریخ مین لکھا ہے والعہدۃ علی الراوی کہ سلیمان سو رطل کہانا برطل عراقی ہر روز کہاتے تھے
جو قریب ایک من کئے سیر اوپر ہندوستانی فرنگھوا اس تحریر مین جو روضۃ الصفا سے منقول ہے
نہایت مبالغہ معلوم ہوتا ہے اور یافعی نے مراۃ الجنان مین ایک روایت لکھی ہے اوسے بوی مخالفت
کی اس روایت سے آتی ہے وہ لکھتے ہین ایک حکیم ممالک ہندوستان سے آیا اور اوسنے دعوے کیا کہ تین
دوائین میرے پاس ہین ایک قوت ہضم کی کہ جسقدر کہانا کھائیے وہ ہضم ہو اور دوسری قوت
شہوت جماع کی کہ جتنی کثرت سے صحبت نسا کے ساتھہ کیجئے سیری نہو اور تیسری دوا بالونکے
خضاب کی کہ ایکدفعہ استعمال سے پھر کبھی بال سفید نہون سلیمان نے کہا ان تینون دواؤنکے
طرف عاقل کو لازم ہے کہ رغبت نکرے کثیر الاشتہا ہونیمین اول مرتبہ یہ ہے کہ کثرت سے اجابت
ہوگی اور کمر پائیخانیمین جانا ہوگا اور ریاح خبیثہ متعفنہ کثرت سے دفع ہونگے اور کثیر الشہوت
جماع کے ہونیمین اول مرتبہ یہ ہے کہ عورتونکی صحبت کا اسیر ہوجاے جو امر بالخصوص خلیفہ او بادشاہ
کیواسطے بڑا عیب ہے اور بالون کا سیاہ کرنا نہایت بد ہے کہ جو نور اللہ تعالی نے مرد مسلم کی
بزرگی کیواسطے عطا کیا ہے اوسکو کالا کرڈالے یہ اخیر قول اقتباس ہے حدیث شریف کا
من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ خلاصہ مضمون حدیث کا
یہ ہے مسلمانونمین جسکے بال بڑہاپے سے سفید ہوجائین وہ سفیدی قیامت کے دن ایک نور ہوگی۔

مسامرہ مین لکھا ہے۔ مان سلیمان کی وہی تہین جو ولید کی مان تہین اونکی مہر کا کندہ تہا اٰمنت باللہ وحدہٗ حاجب اونکے ابو عبیدہ تھے اور منشی اونکے چار تھے ابو سلیمان بن نعیم بن سلامہ اور یزید بن مہلب اور فضل بن مہلب اور عبد العزیز بن الحارث بن الحکم۔

راقم کہتا ہے کہ ظاہر تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ چارون منشی ایک وقت مین تہے یا شاید ایک کے بعد ایک ہوے ہون اور کوتوال اونکے کعب بن خوید تہے اور قاضی اونکے عہد کے محمد بن حزم تھے ذات الجنب کے عارضے سے پینتالیس برس کی عمر مین اونہون نے قضا کی دو برس پانچ مہینے پانچ دن خلیفہ رہے ۹۶ھ مین والی مقرر ہوے اور ۹۹ھ مین قضا کی۔

آٹہوین خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ تھے

سبایک الذہب مین لکھا ہو وہ خلیفہ صالح خامس خلفائے راشدین تھی سفیان ثوری نے کہا ہے خلفاے راشدین پانچ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عمر بن عبد العزیز اخراج کیا ہو اِس روایت کو ابو داؤد نے اپنی سُنن مین کُنیت اونکی ابو حفص تھی حلوان ایک قریہ ہے مصر مین وہان وہ پیدا ہوے جب اونکے باپ عبد العزیز بن مروان مصر کے حاکم تھے باختلاف روایت ۶۱ھ مین یا ۶۳ھ مین مان اونکی ام عاصم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی پوتی تہین آپ کے بیٹے عاصم کی بیٹی جب وہ متولی خلافت ہوے سارے مظالم جو پچہلے خلفائے بنی امیہ کی تھے اپنی عدالت اور انصاف سے دور کئے اور ساری زمین ممالک اسلام کی عدل سے بھر دی مناقب اونکے حد سے زیادہ ہین جسکے ذکر کی گنجایش اِس مختصر مین نہین ہے دو برس پانچ مہینے خلافت کرکے جنت نصیب ہوے۔ اور شیخ اکبر نے مسامرہ مین اونکی مان کا نام ام عاصم قریبہ لکھا ہے اور شیخ ابن حجر نے اپنی کتاب تقریب مین بہی لکھا ہے کہ عمر بن عبد العزیز کی مان حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ

رضی اللہ عنہ کی پوتی تہین مگر شیخ اکبر نے مسامرہ مین خلاف اور مورخین کے روایت کی ہی کہ جسدن
سلیمان نے قضا کی لوگون نے عمر بن عبد العزیز کے ہاتھہ پر بیعت کی بغیر سلیمان کے یا عبد الملک اونکے چچا کے وصیت کی
بلکہ سلیمان نے اپنے بہائی یزید بن عبد الملک کی خلافت کیواسطے وصیت کی تھی لیکن یزید اونکے مرنے کیوقت
دار الخلافت مین نتہا اسواسطے سلیمان نے محمد بن شہاب زہری اور مکحول اور رجا بن حیات اور جو لوگ ارباب
حل و عقد سے اوسوقت حاضر تھے اونکو حکم دیا کہ تا ایام غیبت یزید کے مسلمانونمین سے جسکو چاہو انجام کام خلافت
کیواسطے مقرر کرلو۔ لوگون نے باتفاق عمر بن عبد العزیز کو مقرر کیا جب یزید بن عبد الملک شام مین داخل ہوا
تب اوسنے عمر بن عبد العزیز کو برقرار رکہا اور برضا و رغبت اونکی ہاتھہ پر بیعت کی مگر اس شرط پر کہ اونکے بعد
وہ خلیفہ مقرر ہو۔ اور یافعی نے مراۃ الجنان مین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا نام
بڑی تعظیم سے اسطرح سے لکہاہے السید الفاضل الامام العادل امیر المومنین وخامس الخلفاء الراشدین
ابو حفص عمر بن عبد العزیز بن مروان الاموی اور سلیمان کے وثیقہ کا ذکر سربمہر متضمن وصیت
خلافت عمر بن عبد العزیز کے جسطرح سے روضۃ الصفا کی روایت سے لکہا گیا کچھہ تہوڑے سے فرق سے
اوس کتاب مین بہی ہے یعنے روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ خود سلیمان نے عمر بن عبد العزیز کو خلیفہ
کرنیکا ذکر کیا جسکو باتفاق لوگون نے پسند کیا اور وثیقہ سربمہر لکہنے کا خود اونہین نے حکم دیا اور
مراۃ الجنان مین لکہاہے کہ رجا بن حیات نے عمر بن عبد العزیز کے تقرر کا مشورہ دیا جب
سلیمان نے کہا کہ ایسا نہو کہ میرے بہائیون کی طرف سے کچھہ فساد اوٹھے تب رجا بن حیات نے وثیقہ
سربمہر پر بیعت کرانے کا مشورہ دیا جسکو سلیمان نے قبول کیا اور بموجب اوسکی عمل مین آیا بعد
اوسکے یافعی لکہتے ہین مناقب عمر بن عبد العزیز کے بہت کثرت سے مشہور ہین بہت سے علمانے
صرف اونہین کے محاسن اور فضائل اور کمالات عجیبہ کے ذکر مین بڑے بڑے مجلدات لکہی ہین نانا اونکے عاصم بن عمر

بن الخطاب رضی اللہ عنہما تھے اور نانی اونکی وہ لڑکی تھی جسکو دودھ دوہنے کیوقت اوسکی مان نے کہا تھا اوس مین
پانی ملا دو اوسنے جواب دیا امیر المومنین نے دودھ مین پانی ملانے کو منع کیا ہے اوسکی مان نے کہا کیا امیر المومنین
یہان کہڑے دیکھتے ہین تب اوس لڑکی نے کہا قسم خدا کی یہ مجھسے نہ ہوگا کہ ظاہر مین اونکی تابعداری کرین
اور مخفی اونکی نافرمانی کرین اور جناب حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کہین قریب اون دونون کے
کہڑے تھے اور دونو کی باتین سن رہے تھے اوس لڑکی کی عقل اور فطانت سے بہت متعجب اور
خوش ہوے اپنے بیٹے عاصم کے ساتھ اوسکی منگنی کرکے نکاح کردیا اوسی کے پیٹ سے ام
عاصم حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی مان پیدا ہوئین رجا ابن حیات راوی ہین کہ
ایک شب کو مین عمر بن عبد العزیز کی حضور مین حاضر تہا چراغ گل ہونے لگا تو مین اوٹہا کہ
اوسکو درست کرون اونہون نے مجہے قسم دی کہ تم بیٹہو اور خود اوٹہے اور چراغ کو درست کیا
تب مینے عرض کیا یا امیر المومنین خادم کے ہوتے ہوئے مخدوم نے تکلیف اوٹھائی اونھون نے فرمایا
مجھسے کیا گھٹ گیا جب مین گیا تھا جب بھی عمر تہا اور پھر کے آیا اب بھی عمر ہون - اور
اونھین سے روایت ہی کہ اپنے ایام خلافت مین ایکدن خطبہ پڑہتے تھے اوسوقت جو پوشاک
پہنے تھے اوسکی قیمت لوگون نے لگائی کل بارہ درہم ٹہیرے جسمین ایک قبا ایک عمامہ ایک قمیص
ایک سراویل یعنی پائجامہ ایک ردا یعنی چادر ایک جوڑا جراب کا اور ایک قلنسوہ یعنی ٹوپی تہا - اور روایت ہی کہ قبل خلیفہ ہونیکے
ہزار درہم کی قیمت کی پوشاک پہنتے تھے اور فرماتے تھے کیا عمدہ پوشاک تھی اگر اوسمین خشونت
نہوتی اور جب خلیفہ ہوے تو پانچ درہم کے قیمت کی پوشاک پہنتے تھے اور فرماتے تھے
کیا عمدہ پوشاک ہی اگر اسمین تنعم نہوتا لوگون نے عرض کیا سبب اختلاف کا ان دونو حالتون مین
کیا ہی فرمایا میرا نفس لوامہ آفت کا پرکالہ ہے جو نعمت اللہ تعالی نے اوسکو دی اوسپر

هل من مزید کا خواہشمند رہا اور اللہ تعالی نے ہمیشہ اوسکی خواہش هل من مزید پوری
کی اب خلیفہ ہونیکی بعد بہی وہی خواہش هل من مزید باقی ہے اب دنیامین تو اس خلافت بعد
هل من مزید ممکن نہین ہو باقی رہی نعماے عقبی وہ بغیر دنیا چہوڑنے کے ملتی نہین اسواسطے
اوسی خواہش هل من مزید نے دنیا چہڑوادی - اور روایت ہی مسلمہ بن عبد الملک
ایک دن عمر بن عبد العزیز کی عیادت کو گئے جب وہ بیمار تھی دیکہا کہ وہ کپڑے نہایت میلی
پہنے تھی اونہون نے اپنی بہن فاطمہ سے جو اونکی زوجہ تہین کہا کہ امیر المومنین کے کپڑے
بدل دو اور جو پہنے ہین اونکو دہلواؤ فاطمہ نے کہا انشاء اللہ تعالی مین ایسا کرونگی پھر مسلمہ
کئی مرتبہ اونکی پاس آئے اور وہی میلے کپڑے دیکھی تب اونہون نے اپنی بہن کو ملامت کی
کہ تمنے وعدہ کیا تھا مگر کپڑے امیر المومنین کے نہ دہلوائے اونہون نے کہا کیا کرون اونکے پاس
اوس جوڑے کے سوا دوسرا جوڑا نہین ہے جسکو پہنین کے وہ میلا اوتارین تب بدلا جائے
اور وہی رجا بن حیات راوی ہین جنکا اوپر مذکور ہوچکا ہے قبل اشتہار سلیمان کے
قضا کرنے کے سارے امرا اعلی اور ادنی کو جمع کرکے پہلی وثیقہ سربمہر کی مجدداً بیعت
کروائی بعد اوسکے وثیقہ کہولکے پڑہا اور باعلان عمر بن عبد العزیز کی سبہون نے بیعت کی
تب سلیمان کا جنازہ دفن کیواسطی نکالا گیا سب اولاد عبد الملک کی سوار ہوکے جنازے
کے ساتھ چلی مگر عمر بن عبد العزیز پیادہ پا دفن تک گئے اور دفن سے فراغت کرکے جب
پہرے تب اپنی بی بیون کے پاس پیغام بہیجا جو تم مین سے دنیا کی طالب ہو وہ اپنے ماں باپ کے گہر مین
جائے مین ایسی مصیبت مین پہنسا ہون کہ تمہاری خدمت دنیاداری کی اب مجھسے نہین ہوسکتی
ماں باپ کے گہر مین جانا اپنا بہ طلاق ہے سارے اونکی گہر مین رونے پیٹنے اور نوحے کی آواز بلند ہوگئی

انتہی ما فی مراۃ الجنان ۔

اب کچھہ حالات خلافت عمر بن عبد العزیز کی ۔ روضۃ الصفا سے نقل کرنا مناسب معلوم ہوا اوسمین لکھاہی جو سلیمان کے دفن سے فراغت ہو میر آخور نے خلیفہ کی اصطبل کے تازی بہت عمدہ گھوڑے پیش کئے کہ جو اوسمین سے مرغوب ہو اوسپر سوار ہون امیر المومنین نے فرمایا کہ جو جانور میرا اپنا ہے وہی مجھکو پسند ہی اوسپر سوار ہوکے اپنے گھر کیطرف مراجعت کی امرانے عرض کیا اب آپ دار الخلافت مین قیام فرمائین سکونت کیواسطے قصر خلافت موضوع ہی جواب فرمایا کہ سلیمان کے متعلق اور منتسب لوگ وہان مقیم ہین اور وہان نجاونگا میرا اپنا جھو پڑا میرے واسطے کافی ہے جب تلک سب اہل و عیال سلیمان کے اپنی خوشی سے دار الخلافت سے نہین نکلے وہ اپنے گھرہی مین انجام امور خلافت کرتے رہے اور بعد اجلاس کے سریر خلافت پر سب سے پہلے ایک خط مسلم بن عبد الملک کو لکھا جو تسخیر استنبول پر مامور تہی مضمون اوسکا یہ تہا سلام کے بعد لوگون نے اپنی خوشی سے میرے ہاتھہ پر بیعت کی اس شرط پر کہ بموجب خصائل ائمہ عادل کے مین عدل کرون اور مسلمانونمین غنیمت کا مال بہ مساوات تقسیم کرون پس مین اللہ تعالے سے امیدوار ہون کہ مجھکو توفیق عطا فرماوے تاکہ سارے میرے اعمال اور افعال بموجب اوسکی رضا کی وقوع مین آوین تمکو لازم ہے کہ میری اطاعت اور تبعیت قبول کرو اور راہ راست پر رہو تاکہ جناب ایزد تعالے و تقدس تم سے خوش ہو اور تمہاری مخالفت اور عصیان پر کمر نہ باندہو تاکہ جو اعمال پسندیدہ تم سے صادر ہوے ہین وہ رائگان ہون اور بمجرد وروداس میرے خط کے تم مع سب مسلمانون کے جو تمہارے ہمراہ ہین محاصرہ استنبول کا چھوڑکے اسطرف مراجعت کرو

جب یہ خط مسلم کو پہونچا اونہون سارے امرا اور اعیان سپاہ کو جمع کرکے سبکو وہ خط بتایا
اور سب سے مشورہ پوچھا کہ اطاعت حکم کی کرین یا نہ کرین باتفاق سب کی راے یہی ہوئی کہ
اطاعت اور فرمان برداری خلیفہ کے حکم کی لازم ہے مسلمہ نے اس راے کو پسند کیا اور مع
سپاہ کے وہان سے روانہ ہوا جب طبریہ مین سارا لشکر داخل ہوا سب ارباب فوج کو
حکم دیا کہ اپنے اپنے گہر مین جاؤ اور خود بہمراہی خواص امرا اور مقربون کے دار الخلافت
دمشق کے طرف روانہ ہو جب وہان پہونچے بہت بڑے تجمل اور احتشام کے ساتھہ
قصر خلافت مین گئے مگر امیر المومنین نے ملاقات نہ کی کئی مرتبہ اوسی جلوس اور شوکت کیے
ساتھہ گئے مگر دربار کا بار نہ پایا جب معلوم ہوا کہ شوکت اور شان امیر المومنین کو پسند نہین ہے
تب صرف ایک غلام ہمراہ لیکر دربار مین گئے خلیفہ نے بہت محبت اور تپاک سے ملاقات
کی منجملہ اور باتون کے خلیفہ نے فرمایا ای مسلمہ تم جہان کے گرد خوب گہومے اور بڑی بڑے
کام کیے اگر وہ سارے افعال اور حرکات تمہارے واسطے تقویت دین مبین اور موجب رضا
رب العالمین کے تھے تو تمکو مبارک ہون والا افسوس اور حسرت ہے تمہارے واسطے اللہ تعالی
ہمارے اور تمہارے گناہون کو بخشے ۔ نقل ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو خبر پہونچی کہ مسلمہ کے
باورچیخانہ مین ہزار درہم روز خرچ ہوتے ہین یہ امر اونکو بہت ناگوار ہوا ایک دن مسلمہ کو
پیغام دیا کہ آج کہانا ہمارے ساتھہ کہاؤ اور اوس دن بہت اقسام کے کہانے بتکلف
پکواے منجملہ اور کہانون کے آش مسور کی پیاز اور روغن زیتون مین بگہاری ہوئی بھی تھی
عمر بن عبد العزیز نے مسلمہ کو اتنا باتون مین لگایا کہ وہ نہایت بہوکے ہوے اور پیشتر سے
خدام سے کہہ رکہا تھا کہ جب مین کہانا مانگون تو پہلے صرف مسور کی آش لے آنا اوس

حکم کے بموجب وہ آش پیش کی گئی مسلمہ نے بسبب کمال اشتہا کے وہ آش خوب
پیٹ بھر کے کہائی کہ گنجایش اور کہانے کی باقی نرہی اوسکے بعد جب اور اقسام
تکلف کے کہانے چنے گئے اور عمر بن عبد العزیز نے مسلمہ سے کہا کہ ہاتھہ کیون کہینچا کہانا
تو اب آیا ہی اونہون جواب دیا کہ مین خوب سیر ہو گیا اب گنجایش اور کہانے کی
باقی نہین ہے عمر بن عبد العزیز نے کہا ای ابو سعید سبحان اللہ تم صرف اس مسور کی
آش سے سیر ہو گئے جسمین ایک درہم کے خرچ سے دس آدمی سیر ہون پھر
ایک ہزار درہم جو تم ہر روز اپنے باورچیخانہ مین صرف کرتے ہو کتنا بڑا اصراف ہی ای
ابو سعید خدا سے ڈرو کہ قیامت کے دن تمہارا نام مصرفون مین لکہا جائے اگر وہ مال جو
اسطرح سے بیہودہ خرچ کرتے ہو ارباب احتیاج پر صرف کرو اور بہوکونکو کہلاؤ تو وہ صورت
رضاے سبحانہ تعالے سے قریب ہے مسلمہ نے عرض کیا حکم امیر المومنین کا بجان و دل
قبول ہے آیندہ انشاء اللہ تعالے ایسا ہی کرونگا جیسا ارشاد ہوا عمر بن عبد العزیز اونکی
گفتگو سے بہت راضی ہوے —

واضح ہو کہ معاویہ بن سفیان کے عہد خلافت کے ذکر مین مذکور ہو چکا ہے کہ اونہون نے
بانتقام رسم بدسب ولعن کے خطبون مین جمعہ اور جماعات کی اون بزرگون پر جاری کی
تہی جو اوسکے مستحق نہ تھے اور وہ طریقہ مذمومہ سارے خلفائے بنی امیہ مین عمر بن
عبد العزیز کے عہد تک گویا واجبات سے شمار ہوتا تہا حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ کے
منجملہ اور کمالات اور فضائل کے ایک بڑی فضیلت یہ ہتی کہ اس بدعت شنیعہ کو
اونہون نے موقوف کیا لیکن چونکہ ایسے امر کے موقوف کرنے مین جو اونکی خاندان مین

ضروری موجب دوام و قیام خلافت تصور ہوتا تھا البتہ اپنی بہائی بندونکا خوف دلین ہوگا
کہ مبادا بلوہ کردین اور یہ بھی تصور ہوگا کہ اگر مینے اپنے عہد مین موقوف کیا شاید بعد اونکی
پھر وہی رسم اعادہ کیجائے اسواسطے اوسکے واسطے اونھون نے ایک بہت تدبیر عمدہ
سوچی جسسے پھر کسیکو جرأت اوسکے ترک کے شکایت کی باقی نرہی اور وہ رسم مذموم
ہمیشہ کیواسطے نیست و نابود ہوگئی وہ تدبیر یہ تھی کہ ایک یہودی طبیب جو ظاہرا دربار رس
اور مصاحب خلیفہ کا تھا اوسکو اونھون نے مخفی تعلیم کیا کہ ایک دربار عام مین آیا جہان
سارے امراے شام اور سارا خاندان بنی امیہ کا جمع تھا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اپنی
صاحبزادی کے ساتھہ میرا نکاح کردیجئے سب لوگ بہت برافروختہ ہوے اور خلیفہ نے
بہ آہستگی فرمایا یہ امر غیر ممکن ہے ہم مسلمان ہون اور تم مغایر ہماری ملت سے ہماری شریعت
مین یہ وصلت جائز نہین ہے یہودی نے جواب دیا کہ آپکے پیغمبر نے جو اپنی بیٹی کا نکاح
علی بن ابی طالب کے ساتھہ کیا تھا عمر بن عبد العزیز نے کہا وہ بہت بڑے علماے ملت
محمدی سے تھے یہودی نے کہا پھر ایسے بڑے علماے ملت پر خطبونمین لعنت کیون ہوتی ہے
عمر بن عبد العزیز نے لوگونکی طرف متوجہ ہوکے کہا اسکا جواب دو سب لوگ ساکت اور نادم ہوے
اور اوسی وقت اونھون نے حکم صادر کیا کہ خطبونسے وہ الفاظ ناسزا نکال ڈالے
جائین اور بجاے اون لفظونکے یہ جملہ داخل کیا جائے ربنا اغفر لنا و لاخواننا
الذین سبقونا بالایمان اور بعض روایت مین یہ جملہ اوس رسم بد کے عوض
مین بڑہایا گیا ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان و ایتاء ذی القربی
و ینہی عن الفحشاء والمنکر و البغی ۔ لکھتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کو اشجع

بنی امیہ کہتے تھے اشج اوسکو کہتے ہین کہ جسکی پیشانی پر اثر زخم اور شکستگی کا ہو لڑکپن مین
اونکی سر پر گھوڑے نے لات ماری جسسے چہرہ پھٹ گیا تھا اوسکا نشان ماتھے پر باقی تہا
روایت ہی کہ جب گھوڑے نے اونکو لات ماری تو وہ گھر مین گئے اونکی مان ام عاصم خون
دھو رہی تھین کہ عبد العزیز اونکی باپ گھر مین آئے ام عاصم خفا ہو کے اپنے شوہر سی کہنی لگین
کہ خادم لڑکے کے ساتھ نہین مقرر کیا جاتا کہ ایسی افات سے اوسکو بچاوے اونھون نی کہا
چپ رہو اگر میرا لڑکا وہ ہے جو اشج بنی امیہ کہلاوے تو زہے سعادت اوسکی یہ اس نظر سے
کہا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ایک شخص اشج بنی امیہ کا ایسا خلیفہ
ہوگا کہ عالم کو عدل و داد سے بھر دیگا چنانچہ اسی باب مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہی کہ وہ آرزو کرتے تھی کہ مین دیکھون مروان کی اولاد مین کون شخص ہے جسکی
چہرے پر نشان ہوگا اور وہ عالم کو عدل سے بھر دیگا۔

راقم کہتا ہے مشکوٰۃ مین ایک حدیث حذیفہ صحابی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہی جسکا ترجمہ یہ ہی رہے گی نبوت تم لوگو نمین جب تلک اللہ تعالی چاہیگا کہ رہی
بعد اوسکے اوٹھا لیگا اللہ تعالی اوسکو پھر رہیگی خلافت نبوت کے طریقہ پر جب تلک اللہ تعالی
چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھا لیگا اللہ تعالی اوسکو پھر رہیگا ملک ایک دوسرے کو کاٹنے والا جب تلک
اللہ تعالی چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھا لیگا اللہ تعالی اوسکو پھر رہیگا ملک ظلم بھرا ہوا جب تلک اللہ تعالی
چاہیگا کہ رہے پھر ہوگی خلافت نبوت کے طریق پر بعد اوسکے آپنے سکوت کیا حبیب
جو ایک راوی اس حدیث کے ہین وہ کہتے ہین جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تب مینی
اونکو یہ حدیث لکھ بھیجی اور یاد دلائی اور لکھا کہ مین امید کرتا ہون کہ بعد ملک کاٹنے والے

ایک دوسرے کے اور بعد ملک ظلم بھر کے آپ امیر المومنین نبوت کے طریقے پر ہونگے اونھون نے
نہایت تعجب کیا اور خوش ہوے انتہی ترجمۃ الحدیث - پھر اوسی روضۃ الصفا کی روایت
ہی کہ جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوے حکم صادر کیا کہ جو بنی امیہ نے لوگونسے بظلم تحصیل کیا ہب
اونکے مالکونکو پھیر دیا جاے اونکی مصاحبین اور مقربون نے عرض کیا کہ آپ ایسا حکم دیتے ہین
اپنے قوم کے رنج وملال سے نہین ڈرتی اونھون نے جواب دیا مجھکو صرف روز قیامت کا خوف ہے
کسی اور چیز سے مجھکو مت ڈراؤ - ہمیشہ دیوان تحقیقات مظالم مین بغیر فرش کے زمین پر
بیٹھتے تھی ہر چند لوگ کہتی تھی فرش بچھوا لیجئے دالا ہیبت اور شوکت خلافت کی باقی
نرہیگی ہرگز قبول نہ کیا - کہتے ہین کہ خلافت سے پیشتر وہ نہایت عظم وشان کے
ساتھہ رہتے تھی جب خلیفہ ہوے سارا مال اور اموال بیت المال مین داخل کردیا اور اپنے
مال کے ساتھہ فاطمہ بنت عبد الملک اپنی زوجہ کا مال بھی داخل بیت المال کیا اور اپنے
سب اہل وعیال سے کہا کہ اگر فقر اور درویشی سے بسر کرنا منظور ہو تو میرے ساتھہ رہو
والا سب رخصت ہو جہان جاہو چلے جاؤ سبھون نے رونا شروع کیا اور کہا ہمکو مفارقت
آپ کی منظور نہین ہے جسطرحسے آپ بسر کرینگے ہم بھی اوسیطرحسے بسر کرینگے - اور فاطمہ
اونکی زوجہ روایت کرتی ہین کہ وہ اپنا حق خلافت بیت المال سے اپنی اور اپنی متعلقونکا
خرچ کیواسطی صرف دو درہم روز لیا کرتے تھے - مورخین لکھتی ہین کہ عمر بن عبد العزیز نے
باغ فدک جو خلفاے بنی امیہ کے تصرف مین تہا حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کو
سپرد کردیا - اور فاطمہ بنت حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام عمر بن عبد العزیز کی
بہت تعریف کرکے فرماتی تہین کہ اگر وہ زندہ رہتے تو ہم لوگون کو یعنی اہل بیت کو کسیکی محتاج نہوتی

اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے، کہ فرماتے تھے کہ ہر قوم مین ایک مرد صالح نیکوکار ہوتا ہے
بنی امیہ کی قوم مین عمر بن عبد العزیز تھے اور فاطمہ بنت عبد الملک سے روایت ہی کہ ایک
شب کو مین اپنے شوہر یعنی عمر بن عبد العزیز کے پاس گئی دیکھا مینے کہ نماز پڑھتے تھے اور بہت زار زار
روتے تھے ایسا کہ سارا چہرہ اور داڑھی تر تھی جب نماز پڑھ چکے مینے پوچھا مزاج کا کیا حال ہے
اور اتنا زار زار کیون روتے ہو فرمایا کہ مین متعہد امور امت مرحومہ کا ہوا ہون اور مجھکو نہایت
فکر اور اندیشہ ہی کہ چارو طرف ملکون کے لوگ ننگے اور بھوکے اور خستہ اور مظلوم عیال دار
اور مفلس ہونگے اور فردائے قیامت کو اللہ تعالی جو مجھسے پوچھیگا کہ ایسے لوگونکی کیا تونے
خبرگیری کی تو مین ڈرتا ہون کہ جواب مجھسے بن نہ پڑے اور عذر میرا قبول نہو اس سبب سے
مجھکو اپنے نفس پر رحم ہوا اور رقت پیدا ہوئی - واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز یزید بن مہلب سے
اور اوسکے بھائی بندونسے راضی نہ تھے اور فرمایا کرتے تھے وہ سب بڑے ظالم لوگ ہین
جب مسند خلافت اونکی اجلاس سے مزین ہوئی تب یزید بن مہلب کو جو والی خراسان تھا
حکم بھیجا کہ کسیکو اوس ولایت مین نائب مقرر کرکے خود دار الخلافت مین حاضر ہو یزید نے اپنے
بیٹے مخلد کو وہان اپنا قایم مقام مقرر کرکے بموجب حکم کے روانہ ہوا جب وہ دریاے معقل پر
پہنچا بصرے کے حاکم نے جسکو پیشتر سے حکم پہنچ گیا تھا یزید کو قید کرکے دار الخلافت مین روانہ
کیا عمر بن عبد العزیز نے یزید سے اوس سب مال کا مطالبہ کیا جو جرجان اور طبرستان مین اوسکے
ہاتھہ مین آیا تھا اور اوسکی فہرست اوسنے سلیمان بن عبد الملک کے پاس بھیجی تھی جسکا پیشتر مذکور
ہوچکا ہی یزید نے جواب دیا کہ امیر المومنین کو معلوم ہے کہ سلیمان کو اس قسم کے اموال مین ہرگز
مضایقہ نہ تھا کہ مین اوسکو خرچ کردن لیکن بنظر وثوق اور اعتماد کے اونکی اوپر وہ سب مال

سیتے

مین نے خرچ کر ڈالا کچہہ اوسمین سے باقی نہین رہا جو مین داخل کردن یہ عذر امیر نے قبول نہین کیا اور حلب کے محبس مین اوسکو قید رکھنے کا حکم دیا اور امیر کا یہ قول تہا کہ وہ سب مال کثیر ہے اور مسلمانونکا حق ہے اور چونکہ بیت المال کا مین متکفل ہون اوسکو مین چھوڑ نہین سکتا -

راقم کہتا ہی کہ پیشتر مذکور ہوچکا ہے کہ یزید مہلب کی نیت ڈانوڈول ہوی کہ بغاوت پر کمر باندہے اور خراسان مین اپنے تئین حاکم مستقل غیر مطیع خلافت بناوے اور کثرت تمول اوسکی باعث ہوئی مگر ظاہرا اور امرا ماتحت اوسکے اوسکی اس نیت بد پر متفق نہوے اور مکرر لوگون کے عرائض اوسکی اس نیت فاسدہ کی اطلاع کیواسطے سلیمان کے پاس تپہنچے تہی اور وہ آمادہ اوسکے تدارک کے لئے تھے کہ اونکو پیغام قضا کی چونکہ تدارک ایسے مفسدۂ محتملہ کا قبل وقوع کے ضرور تہا تو ممکن ہے اوس دور اندیشی سے امیر نے یزید بن مہلب کو مقید کیا ہو اور چونکہ وہ سزا قبل وقوع جرم تہی اسواسطے دوسرا جرم شرعی یعنی تصرف بیت المال اوسپر قایم کیا گیا الغرض بعد یزید کے مقید کرنیکے امیر نے جراح بن عبد اللہ کو حاکم خراسان مقرر کیا جب وہ وہان پہنچے مخلد بن یزید نے حکومت اونکو سپرد کی اور خود دار الخلافت مین حاضر ہوا اور حضوری دربار کا بار پایا اور امیر کے حضور مین نہایت لجاجت اور سماجت سے عرض کیا کہ ایک عالم امیر المومنین کے الطاف اور شفقت اور رعایا پروری کا شکر گزار ہے مگر میرے بوڑہے باپ پر کیواسطے نظر عتاب ہی امیر نے جواب دیا کہ تصرف بیت المال کا موجب اوسکے مقید کرنیکا ہوا ہی جب وہ سب داخل کریگا تب رہائی ہوگی مخلد نے ایسا جواب شافی قریب معاملے کے دیا جسے امیر راضی ہوے اور بعد اوسکے

باہر جانیکے قصر خلافت سے امیر نے فرمایا کہ مخلد سیدہی راہ پر چلے ہین اپنے باپ سے بہتر ہی اوس
عرصہ قریب مین بالاتفاق تقدیر مخلد نے قضا کی اور امیر اوسکے جنازے پر تشریف لاے اور اوسکی
جنازیکی نماز پڑہائی اور حکم دیا کہ یزید کو محبس سے رہائی دو کہ اپنے بیٹے کی تعزیت مین شریک ہو مگر
بعد فراغت کے تعزیت سے پھر محبس مین جائے اور جب عمر بن عبد العزیز بیمار ہوئے تب یزید محبس سے
بھاگ گیا ظاہرا بہت سخت قید نہ تھی اور سبب اوسکی بھاگنے کا یہ ہوا کہ یزید بن عبد الملک کے دلمین یزید
مہلب کیطرفسے بسبب ایک امر کے جسکا ذکر بہت طوالت چاہتا ہے عداوت تھی اور وہ کہا کرتے تھے کہ
جب مین والی ملک ہونگا تب دل کا غبار اوسکی طرف سے نکالونگا اسواسطے یزید بن مہلب
ڈرا کہ اگر عمر بن عبد العزیز نے قضا کی تو یزید بن عبد الملک چونکہ ولیعہد ہی لامحالہ خلیفہ ہونگے
پس خدا جانے کس بری طرح سے اوسسے پیش آوین اسواسطے وہ محبس سے بھاگ گیا اور ایک
عرضی عمر بن عبد العزیز کو اس مضمون کی لکھہ بھیجی کہ اگر مجھکو یقین ہوتا کہ آپ اس مرض سے
صحت پاوینگے تو مین آپکے محبس پر جنت کو ترجیح ندیتا مگر مین ڈرتا ہون کہ اگر یزید بن
عبد الملک خلیفہ ہونگے تو مجھکو بہت بڑی سختی کے ساتھہ ہلاک کرینگے اس مجبوری سے
مین بھاگا ہون جب وہ عرضی عمر بن عبد العزیز کے پاس پہنچی تو اونھون نے فرمایا بار خدایا
اگر یزید بن عبد الملک بدخواہ مسلمانونکا ہی تو اوسکو موت نصیب کر۔ واضح ہو کہ
ایام خلافت عمر بن عبد العزیز مین ایک شخص بنی یشکر کے قوم کا جسکو شوذب کہتی تھی اور بسطام
بھی اوسکا نام تھا اوسنے بگمان وقوع بدعات کے خلافت مین اسی آدمیونکو ہمراہ لیکے
خروج کیا جب دار الخلافت مین یہ خبر پہنچی تب امیر نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن یزید بن خطاب کو
جو کوفے کے حاکم اونکی طرفسے تھی خط لکھا کہ ایک آدمی ہوشیار اور تجربہ کار کو دفع فساد خوارج کیواسطے

ماُمور کرو

مامور کرو مگر یہ شرط ہے کہ مسلمانونکا خون نہو عبد الرحمن نے محمد بن جریر بن عبد اللہ بجلی کو دو ہزار آدمیونکی ساتھہ بھیجا اور حکم دیا کہ جیسا امیر نے لکھا ہے اوسپر عمل کرو کہ بدون وقوع قتل و خون کے مسلمانونمین خوارج کا فساد دفع ہو محمد بن جریر مع اپنی سپاہ کے قریب لشکرگاہ شوذب کے جاکے اُترے اوسی عرصہ مین ایک خط امیر کا ظاہرا بلا واسطے اوس سپاہ کے بالا بالا شوذب کے نام پر پہنچا اوسکا مضمون یہ تھا مسموع ہوا ہے کہ تیرا خروج بہ تعصب دین مبین اور احیاء سنت سید المرسلین کیواسطے ہے مگر تجھکو غور کرنا چاہئے چونکہ مین خلیفہ اور امیر المومنین ہون اوس امر خیر کی تعمیل کے واسطے بہ نسبت تیرے مین احق ہون پس لازم ہے کہ بدون جنگ و جدل کے تو میرے پاس یہان آجا کہ تیرے شبہات پر بالمشافہہ ہمارے مناظرہ ہو اگر حق ہماری جانب ہو تو تو بھی سب اہل اسلام کے ساتھہ اتفاق کر اور اطاعت اور فرمان برداری کر اور اگر حق ہمارے جانب نہوگا تو تیرے شبہات کے تدارک کیواسطے ہم غور اور تامل کرینگے جب بسطام کو یہ خط پہنچا اوسنے پڑھکے کہا عمر بن عبد العزیز نے انصاف کی بات لکھی ہے پس اوسنے عاصم نام ایک شخص کو موالی بنی شیبان سے اور ایک شخص بنی یشکر سے دار الخلافت مین روانہ کیا جب وہ دونو پیغامبر شوذب کے دار الخلافت مین پہنچے اور باریاب امیر کے دربار مین ہوے امیر نے پوچھا تم لوگون نے کیون تمرد کیا ہے اور کس بات کی تمکو شکایت ہے اون لوگون نے کہا ہمکو آپ سے کچھہ شکایت نہین ہے اسواسطے کہ آپ عمل پیرا یہ عدل اور انصاف فرماتے مین اور آپ کے عمال اور نواب بھی آپ ہی کی پیروی کرتے ہین صرف ایک بات مین خلاف ہے اگر وہ خلاف دفع ہوجاے تو ہمکو کوئی مقام گفتگو کا باقی نہ رہیگا امیر نے پوچھا وہ کیا

ت ہی اونھون نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ پچھلے خلفاے بنی امیہ کے اعمال کو آپ ظالم کہتے ہین اور حتی المقدور آپ نے تدارک رد مظالم کا کیا ہے آپ لامحالہ صراط مستقیم پر جاتے ہین مگر قوم آپ کی ارباب غوایت سے تھی آپ اونپر لعنت بھیجی اور اونسے بیزاری ظاہر کیجیے پھر ہلوکوی محل شکایت کا باقی نہ رہیگا امیر نے فرمایا ہر چند مطلوب تمھاری آخرت ہی تم طالب دنیا نہین ہو لیکن اس ایمان جو تمنے مجھی کی ہے تمنے خطا کی ہی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے ہمی پیغمبر کو لعنت کرنیکا حکم نہین دیا ہے اور کلام مجید مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول منقول ہی فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم اور اگر تم کہتے ہو کہ لعنت کرنا اہل جرائم پر فرض ہی تو بتاو دلیل اوسکی فرضیت کی کیا ہی فرعون جو بدترین خلایق سے تھا کس روایت سے حکم اوسپر لعنت کرنیکا ثابت ہوتا ہے پھر مین اپنے اہل بیت پر جو نماز گذار اور روزہ دار تھی کسو اسطی لعنت کرون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب گناہونکی شرح کردی ہے اور آدمی گناہ کرنی سے کافر نہین ہوجاتا یہ ثابت کرنیکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی دعوت کی ہے اور اقرار اپنی رسالت کی پھر جو شخص اونکی احکام پر عمل نکرے او سنے اقرار رسالت نہ کیا امیر نے فرمایا میری قوم کے لوگ یہ نہین کہتے کہ احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم عمل نہین کرتے مگر وہ مرتکب محرمات کے ہوے اور اپنی نفس پر ظلم کیا الغرض اسیطرح سے جو کچھہ اون لوگون نے اعتراض کیا امیر نے اوسکا جواب شافی دیا اور اونکو قائل کیا اخیر مین اون لوگون نے کہا یا امیر اگر ایک شخص جو مسلمانون کے جان اور مال پر حاکم ہے وہ عدل اور انصاف کرتا ہی مگر اپنی جگہہ پر ایسے شخص کو مقرر کرے جسکو وہ

یقین جانتا ہون کہ ظلم کریگا وہ شخص آپ کی دانست مین کیسا ہے امیر نے فرمایا ایسے شخص نے
میرے دانست مین اوس امر مین خطا کی اونھون نے کہا آپ پر خوب روشن ہے کہ
یزید بن عبد الملک آپکے مثل خلافت مین نیک راہ نہین اختیار کریگا اور آپ ہی نے
اوسکو ولیعہد کیون کیا ہے یہ بات سنکے امیر نے رونا شروع کیا بے اختیار رو دیئے
اور اون لوگون سے کہا تین دن مجھکو مہلت دو کہ مین اس امر مین فکر کرون دربارہ
اوسکا سوچون غرضکہ امیر کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ یزید بن عبد الملک کی ولایت عہد
منسوخ کرکے دوسرے کسی شخص کو سوائے بنی امیہ کے ولیعہد مقرر کرین بالجملہ اون دونو
آدمیون نے کہا ہمکو بیقین معلوم ہوگیا کہ آپ امیر عادل ہین اور اقوال اور افعال آپکے
موافق حق اور مطابق صدق ہین امیر نے اون دونو کو بانعام و اکرام اور مدارات سے
بہت راضی کیا لکھتے ہین کہ سارے بنی امیہ کو نہایت توحش ہوا ایسا ہو کہ کسی غیر قوم
کو عمر بن عبد العزیز ولیعہد کرین اسواسطے سبھون نے ایک لونڈی پیش خدمت امیر سے
سازش [illegible] کرکے اوسکو زہر دیدیا اور امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا کام تمام
ہوگیا اودھر شوذب اور محمد بن جریر منتظر معاودت اون دونو آدمیون کے تھے جب
کوفہ مین خبر امیر کے قضا کرنیکی پہنچی فوراً عبد الرحمن نے محمد بن جریر کو حکم دیا کہ شوذب
کے ساتھ جنگ کرکے اوسکا کام تمام کرو چنانچہ نتیجہ اوسکا یزید بن عبد الملک کی خلافت
مین لکھا جائیگا یہانتک انتخاب اخبار روضۃ الصفا تھا اب ہم بعضی کو الہ شیخ محی الدین
العربی کی مسامرہ سے نقل کرتے ہین شیخ معنعن بطریق حدیث کے روایت کرتے ہین کہ
فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان زوجۂ عمر بن عبد العزیز کی ملکیت مین ایک لونڈی تھی

اوسکے ساتھہ اونکو تعشق پیدا ہوا اوسکو اونھون نے اپنی بی بی سے طلب کیا کہ اونکو ہبہ
کردین فاطمہ نے بسبب غیوری اور حسد کے ندی اور عمر بن عبد العزیز کو برابر اوسسے
تعشق رہا جب وہ خلیفہ ہو گئے فاطمہ نے اوسکو نہلا دہلا کے اور مکلف لباس پہنا کے
اپنے شوہر کے پاس لیگئین اور اوسنے کہا یہ فلانی میری لونڈی کو تم پیار کرتے تھے اور
مجھسے تم نے مانگی تھی مینے ندی اب مین خوشی سے کہتی ہون کہ مینے تمکو ہبہ کی تم لیلو
عمر بن عبد العزیز نہایت خوش ہوے اور چہرہ اونکا خشاش اور بشاش ہو گیا جب اوسے
خلوت کی تو اور زیادہ تر اونکو رغبت ہوی اسواسطے کہ اوسکے دل مین بھی نہایت رغبت
اور تعشق اپنے طرف سے پایا پہلے اوسے کہا کپڑے اوتار و جب اوسنے سارے کپڑے
اوتارے تب کہا ذرا ٹھیر جاؤ پھر پوچھا تم پہلے کسکی ملکیت مین تھین اور فاطمہ کے
پاس کیونکر آئین اوسنے کہا حجاج بن یوسف نے ایک عامل کا اہل کوفے سے مال او
اموال ضبط کیا مین اوسی عامل کی ملکیت مین تھی اوس ضبطی مین مین بھی آئی تو
مجھکو حجاج نے عبد الملک بن مروان کے پاس بھیجدیا اور مین کم سن تھی عبد الملک نے
میرے تئین اپنی بیٹی فاطمہ کو ہبہ کیا امیر نے پوچھا وہ عامل کیا ہوا اوسنے کہا وہ مرگیا
پوچھا اوسکی کوئی اولاد ہے اوسنے کہا ہان ایک بیٹا ہے بہت مفلس برے حال مین
امیر نے کہا اپنے کپڑے پہن لو اور اوسی وقت عبد الحمید کو جو اونکی طرف سے عامل کوفی
کا تھا اوسکو حکم بھیجا کہ فلان بن فلان کو برید پر یہان بھیجدو برید اوسوقت کی ڈاک
تھی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایجاد کی تھی جب وہ امیر کے حضور مین پہنچا
امیر نے اوسسے پوچھا کہ حجاج نے تمہارے باپ کا کیا کیا مال ضبط کیا تھا جو جو اوسنے بتلایا

سنبت المال سے اوسکو واپس کردیا اور وہ لونڈی بھی اوسکو سپرد کی اور کہا کہ تم کم سن ہو احتیاط کرو اسکے ساتھ صحبت سے شاید تمہارے باپ کے تصرف مین آئی ہو اوسنے کہا یا امیر المومنین یہ لونڈی مینے حضور کو ہبہ کی آپ نے فرمایا مجھی نہین چاہئے اوسنے کہا اگر آپ میری نذر نہین قبول فرماتے تو اوسکو مجھسے مول لے لیجئے آپ نے فرمایا اگر مین مول لے لون تو اس آیت کے مضمون مین داخل ہونگا و اما من

خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوىٰ

جب وہ اوس لونڈی کو لیکے چلا تب اوس لونڈی نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ کا عشق میرے ساتھ کدہر گیا فرمایا بدستور ہے بلکہ اور بڑھگیا بعضون نے کہا کہ عمر بن عبد العزیز کو اوس لونڈی کے ساتھ تعشق مرتے دم تک رہا بعد اس روایت کے مسامرہ مین اوسیطر سے معنعن بطور حدیث کے دو خطبے حضرت عمر بن عبد العزیز کے نقل کئے ہین چونکہ نہایت فصیح اور بلیغ اور کمال مرقق قلب ہین ہم بعینہ نقل کرتے ہین معہ ترجمہ جو لفظی ہے — خطبۂ اول —

اعلموا ان لكل سفر زادا لامحالة فتزودوا لسفركم من الدنيا

جانتو کہ بتحقیق واسطے ہر سفر کے توشہ ضرور ہے پس توشہ لو تم واسطے اپنے سفر کے دنیا سے

الى الآخرة التقوى وكونوا كمن عاين ما اعد الله من ثوابه وعقابه

طرف آخرت کے پرہیزگاری کا — اور ہو جاو اوس شخص کی مثل جسنے دیکھا ہی جو آمادہ کیا ہی اللہ نے اپنے ثواب کو اور عقاب کو

ترغبوا وترهبوا ولا يطولن عليكم الامل فتقسو قلوبكم فوالله ما

رغبت رکھو اور ڈرتے رہو یعنی خوف و رجا رکھو وہ نہ دراز ہو جائے تمہارے اوپر آرزو پس سخت ہو جائینگے دل تمہارے پس قسم ہے خدا کی نہیں

بسط امل من لا یدری لعله لا یصبح بعد مسائه ولا یمسی بعد صباحه

وسعت پاویگی آرزو اوسکی جو نہین جانتا ہی کہ شاید وہ صبح نکرے بعد اپنے شام کے اور شام نکرے بعد اپنی صبح کے

ولربما کانت بین ذلک خطفات المنایا فکم رایتم ورایت

اور ہر آئینہ اکثر ہے کہ ہو درمیان اوسی صبح اور شام ربودگیان آرزوؤنکی یعنی موت پس دیکھا ہی تمنے اور دیکھا ہی ہمنے

من کان فی الدنیا مغرورا وانما تقر عین من وثق بالنجاة من

اوسکو جو تھا دنیا مین مغرور اور نہین ٹھنڈک پاویگی آنکھ مگر اوسکی جسکو اعتماد ہو نجات کا

عذاب الله وانما یفرح من امن من اهوال یوم القیمه فاما من

خدا کے عذاب سے اور نہین خوش ہوگا مگر وہ شخص کہ محفوظ رہے ڈرونسے روز قیامت کے پس لیکن جو شخص

لا یداوی کلما اندمل اصابه جرح من ناحیة اخری نعوذ بالله

نہین دوا کرتا ایک خستگی کی مگر پہونچیگا اوسکو زخم اور طرف سے پناہ مانگتے ہین ہم اللہ

ان امرکم بما انهی عنه نفسی فتخسر صفقتی لقد عنیتم بامر لو عنت

اسکی کہ حکم کرون مین تمکو اوسکا کہ باز رکھتا ہون مین آپ سے اپنے نفس کو پس ٹوٹا پاویگی میری تجارت ہر آئینہ تحقیق قصد کیا ہے تمنے اوس کام کا کہ اگر قصد

به النجوم لانکدرت ولو عنت به الجبال لذابت ولو عنت به

اوسکا ستارے تو ہر آئینہ بے نور ہوجاوین اور اگر قصد کرین اوسکا پہاڑ تو ہر آئینہ گل جاوین اور اگر قصد کرے اوسکا

الارض لانشقت اما تعلمون انه لیس بین الجنة والنار منزلة وانکم صایرون

زمین تو ہر آئینہ پھٹ جاوے کیا نہین جانتے ہو تم کہ بہ تحقیق نہین ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے کچھ فرق اور تحقیق تم پھرنے والے ہو

الی احدهما دوسرا خطبه اما بعد فان الله عز وجل لم یخلقکم عبثا

ایک سی طرف اون دونونمین مگر بعد حمد وغیرہ کے پس بتحقیق اللہ عز وجل نے نہین پیدا کیا ہی تمکو بے فائدہ

ولم

ولم يدع شيئا من امركم سدى فان لكم معادا ينزل الله فيه

اور نہیں چھوڑا ہے کسی چیز کو تمہارے کاموں میں سے مہمل پس تحقیق تمہارے واسطے ایک معاد ہے کہ اوتاریگا اللہ اوسمیں

الحكم بينكم فخاب وخسر من خرج من رحمة الله وحرم الجنة التي عرضها

حکم تمہارے درمیان پس ناامید ہوا اور نقصان اوٹھایا اوس شخص نے جو نکل گیا خدا کی رحمت سے اور محروم کیا گیا اوس جنت سے جسکا

السموات والارض واشترى قليلا بكثير وفانيا بباق وخوفا

آسمان اور زمین ہیں اور مول لیا اوسنے تھوڑیکو بہت کے عوض اور مٹنے والیکو باقی کے بدلے اور ڈر کو

با من الا ترون انكم في اسلاب الهالكين وسيخلفها لكم الباقون

امن کے بدلے کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ بتحقیق تم اسباب اور اموال مرنے والوں پر قایم ہو اور قریب ہے کہ خلیفہ ہونگے اونپر تمہارے

لذلك حتى ترد الى خير الوارثين في كل يوم وليلة تشيعون

اسی طرح سے کیا جاویگا یہانتک کہ تم پھیرے جاوگے اچھے وارث کیطرف بیچ ہر دن اور رات کے ہمراہی کرتے ہو تم یعنی جنازیکی

غاديا ورائحا الى الله عز وجل قضى نحبه وانقضى اجله حتى تغيبوه

اوسکے جو صبح کرنیوالا اور شام کرنیوالا ہے طرف خدا عز وجل کے موت آئی اوسکی اور منقضی ہوئی اوسکی اجل یہانتک کہ چھپا دیتے ہو

في صدع من الارض في بطن صدع ثم تدعوه غير ممهد ولا

بیچ ایک گڑھے کے زمین سے گڑھے کے پیٹ میں پھر چھوڑ دیتے ہو اوسکو بغیر بچھونے کے اور بغیر

موسد قد خلع الاسباب وفارق الاحباب وسكن التراب

تکیے کے بتحقیق چھوڑا اوسنے اسباب کو اور جدا ہوا دوستوں سے اور سکونت کی مٹی میں

وواجه الحساب مرتهنا بعمله فقيرا الى ما قدم غنيا عما ترك

اور سامنا کیا حساب کا دران حالیکہ گروی ہے اپنے عمل کا محتاج اوسکا جسکی طرف آیا ہے بے نیاز اوس سے جو چھوڑا

فاتقوا الله قبل نزول الموت وايم الله انى لا اقول لكم هذه المقالة

پس ڈرو اللہ سے قبل موت کے آنے کے اور قسم ہے خدا کی یہ تحقیق مین نہین کہتا ہون تمہارے واسطے یہ گفتگو

وما اعلم عند احد من الذنوب ما اعلم عندى وما يبلغنى عن

اور نہین جانتا ہون مین کسیکے گناہونکو جو جانتا ہون مین اپنے اور نہین معلوم ہوگی مجھکو

احد منكم حاجة الا اجبت ان اسد من حاجته ما قدرت عليه وما يبلغنى ان

ایک کی تم مین سے کوئی حاجت مگر دوست رکھتا ہون مین یہ کہ کہ لگاؤن مین اوسکی حاجت جہانتک مجھکو قدرت ہو اوسپر اور نہین پہنچیگا مجھکو

احدا منكم لا يسعه ما عندى الا وددت ان يمكننى تغييره حتى يستوى

کہ تحقیق ایک کو تم مین سے نہین گنجایش کرتی ہے اوسکو جو میرے پاس ہے مگر دوست رکھتا ہون مین کہ یہ ممکن ہوجاوے مجھکو تغییر اوسکی یہانتک کہ برابر ہوجاوے

عيشنا وعيشه وايم الله لو اردت غير ذلك من الغضارة

ہماری زندگی اور اوسکی زندگی اور قسم ہے خدا کی اگر ارادہ ہو میرا سوائے اوسکے خوشی زندگی کے

والعيش لكان اللسان منى به ذلولا عالما باسبابه ولكن سبق

اور عیش کے ہر آئینہ ہو زبان میری بسبب اوسکے گنگ در انحالیکہ عالم ہوتین اوسکے اسباب سے مگر پہلی آچکی ہے

من الله كتاب ناطق وسنة عادلة دل فيها على طاعته ونهى فيها

اللہ تعالی کی طرف سے کتاب ناطق اور سنت عادلہ کہ راہ دکھائی ہے اوسمین اپنے فرمانبرداری کی اور منع کیا اوسمین

عن معصيته ثم وضع طرف ردائه على وجهه وبكى وشهق

یعنی نافرمانی سے پھر رکھہ لیا کنارہ چادر کا اپنے مونھہ پر اور روئے اور دھاڑ ماری اور

وبكى الناس فكانت اخر خطبة خطبها

روئے سب آدمی پس تھا وہ اخیر خطبہ جو اونہون نے پڑھا تھا

واضح ہو

واضح ہو کہ عبد الملک بن مروان کے عہد خلافت کے ذکر میں جو ولایت ممالک روم
پر چڑہائی کی بسپہ سرداری مسلمہ بن عبد الملک لکہی گئی ہے عبد اللہ بن سعید
بن قیس کی روایت سے اوسکا تتمہ یہ ہے ۔ مسلمہ کے پاس قفور یہ مین رجاء
بن حیات کا خط اس مضمون کا پہنچا کہ سلیمان بن عبد الملک نے قضا کی اور اونہون نے
عمر بن عبد العزیز کے خلیفہ کرنیکا حکم دیا پس بتحقیق مینے اور سب مسلمانون نے
اونکے ہاتھہ پر بعیت کی اور وہ بڑے عادل ہین اور موجب رضامندی ساری
رعیت کے ہین تقسیم بیت المال کی بمساوات کرتے ہین اور سارے بنی امیہ
اور قریش کے لوگ اونکی خلافت سے راضی ہین اور سارے ممالک اور امصار
کے لوگ راضی ہوے اور اونکی فرمانبرداری قبول کی اور اونکی بعیت مین داخل ہوے
اور بتحقیق اونہون نے آپ کو خط لکہا ہے جسمین حکم ہے آپکی طلب کا اور معزول کرنیکا
حکومت بلاد روم سے اور حکم کیا ہے آپ کو اپنی بعیت کرنیکا اور فرمانبرداری کرنیکا
پس آپ اونکا خط قبول کرین اور اونکے حکم کی اطاعت کرین انشاء اللہ تعالے
راہ راست پاوینگے اور زنہار زنہار عزم مخالفت اونسے دلمین نرکہئے اس
صورتمین آپ اپنی نیکیونکو برباد کرینگے اور مین ڈرتا ہون آپ کو عقاب اور عذاب
شدید آخرت سے مسلمانونکے عصاے اتفاق کے پہاڑنے کے سبب سے اور امت
مین خلاف ڈالنے کے سبب سے پس آپ قبول کرین میری وصیت کو اور آپ آگاہ ہین
میری نصیحت سے والسلام احیز فقیر کا یہ مطلب ہے کہ آپ جانتے ہین کہ میری نصیحت
ہمیشہ خالص اور خیر خواہی کی ہوا کی ہے اوسکے بعد خط عمر بن عبد العزیز کا آیا اوسکا ترجمہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ از جانب عمر بن عبد العزیز امیر المومنین بنام مسلمہ بن عبد الملک
اما بعد پس بہ تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا خلق کو جیسا چاہا اپنی تقدیر سے اور تدبیر کی اونکی اپنے
ارادے اور مشیت سے پس اوسیکے واسطے ہی حمد اور شکر اور منجملہ اوسکے قضا اور قدر کے یہ تھا کہ والی
کیا مجھکو مسلمانونکے کام کا اور خلیفہ بنایا مجھکو زمین پر پس دعا کرتا ہون اللہ سے کہ نکالے
مجھکو اوسے جسمین مجھے اوسنے داخل کیا ہے برابر سلامت عزا لودہ کہ کچھہ الزام ہنو مجھپر اور کچھہ عذاب
ہنو اوسکے سبب سے پس بتحقیق دراز ہو گیا ہے میرا رنج اور بیمار ہو گیا ہے میرا اور کڑے
ہو گیا ہے میرا جگر اوسکے سبب سے اور بہ تحقیق سارے بنوامیہ نے اور سارے ملکوں کے لوگون نے
میری بیعت کی پس اتفاق کرو تم جماعت کے ساتھہ اور مع اپنے سارے ہمراہیونکے یہاں
سے چلے آؤ اور ایک کو وہان بچھوڑو پس بہ تحقیق سب مسلمانونپر وہان ابر مصیبت پڑی
ہے والسلام ۔ جب یہ خط مسلمہ کو پہنچا تو اونکا چہرہ اور رنگ متغیر ہوا اور اونھوں نے
سارے امرا اور سردارونکو جو اونکے ساتھہ تھے بلایا اور امیر المومنین کا خط پیش کر کے سب سے
مشورہ پوچھا کہ کیا کرنا چاہیے محمد بن احنف نے کہا اے امیر اتفاق کیجیے مسلمانونکے
ساتھہ اسواسطے کہ راہ نیک اور توفیق الہی اتفاق سے نصیب ہوگی بعد اوسکے عبد اللہ
بن حجر سے پوچھا اونھون نے بھی وہی جواب دیا جو محمد بن احنف نے کہا تھا پھر
عبد الرحمن بن صعصعہ سے پوچھا اونھون نے کہا آپ یہین توقف فرمائے تعمیل
اونکے حکم طلب کی نکیجیے اور اگر عمر بن عبد العزیز صرف خواستگار بیعت کے ہون تو اونکی
بیعت کر لیجیے اور اگر اونکو اصرار آپ کی طلب پر ہو تو آپ نسبت اوسکے اولی ہین خلافت
کیواسطے ہم آپکے ہاتھہ پر بیعت کرتے ہین اسپر محمد بن احنف نے کہا سردار خدا کا خوف کرو

پس

پس بہ تحقیق سات برس تک دشمن کے ساتھہ بڑا جھیلنا جھیل چکے پس زنہار ایسا نکرو کہ
آخر کام تمہارا منجر ہو ہلاکی کیطرف سو اسطیلہ یہ اول ہلاکی ہے کہ خلاف کرو سنت کے اور
بھائیو مسلمانونکے عصا کو ہمارے ساتھہ پس تم مقام فضل اور بزرگی مین ہو اسکے
ساتھہ یہ بھی ہے کہ گھر بیٹھو اور کھاؤ اور کھلاؤ اپنی اولاد اور اہل قرابت کو اس جھمیٹ
اور مصیبت فساد ڈالنے مین نپڑو اگرچہ مسلمانونکو تمھاری حاجت بسبب تین خصلتونکے جو
تم مین ہین بہت ہے ایک فہم اور علم دوسری شجاعت اور دلاوری اور تیسری بزرگی
تمھارے اپنے اہلبیت مین ان خصلتونکو مسلمانونکے خلاف اور شقاق سے ضائع نکیجیے
یہ سب باتین سنکے مسلم نے کہا مینے سبکے مشورےکو سنا اور جو ایک نے تم مین سے خلاف
کیا وہ بھی سنا کچھہ شبہہ نہین ہے تمھاری سبکی نیت خالص نصیحت اور شفقت کی
مجھپر ہے اور دنیا کی عیش مین بہتری خلاف اور خوف اور رعب سے نہین ہے اور جو ہمارا اوپر
والی مقرر ہوے ہین اپنی پرہیزگاری اور دینداری کے سبب سے لایق اوسکے ہین اور بہ تحقیق
رجا بن حیات کے خط سے اونکے عدالت اور انصاف کا حال سنکے مین بہت خوش
ہوا اور اونکا سا شخص مجھسے شخص کے ساتھہ کچھہ برائی نکریگا اور نہ مجھکو چھوڑ دیگا وہ بہ نسبت
سب بھائیونکے بہت نظر مہربانی کی مجھپر رکھتے ہین اور میرے حقوق اور میری فضیلت اونپر
خوب روشن ہے اسواسطے کہ بہ نسبت اور بھائیونکے میرے ساتھہ بہت اچھی طرحسے پیش
آتے ہین اور میری قدر کرتے ہین قطع نظر قرابت بنی عم کے قرابت مصاہرت یعنی قرابت
سسرالی موجب اونکے شفقت اور مہربانی کی مجھپر ہوگی سو مینے عزم مصمم کیا کہ مین اونکی حضوری
مین حاضر ہونگا پس جیسا میرا گمان ہے، اگر اچھی طرحسے بخشش آئے تو وہ اونکی اپنی بزرگی ہے

اور اگر خلاف اوسکے ہوا تو وہ میرا اپنا قصور ہے کہ پچھلے میرے گناہ اوسکے موجب ہونگے وہ سب تقریر مسلمہ کی ہم لوگون نے سنکے کہا اللہ تعالی آپکو توفیق رفیق کرے نہایت عمدہ بات ہے کہ آپ اونکی بیعت کرین اور مطیع اور منقاد اونکے رہین بعد اوسکے اونھون نے تیاری کوچ کی کی اور ترتیب فوج ہمراہی کی اسطرحپر کی مقدمۃ الجیش محمد بن احنف کو اور میمنہ پر عبد الرحمن بن صعصعہ کو اور میسرے پر اپنے بیٹے محمد بن مسلمہ کو مقرر کیا اور قلب فوج مین خود آپ ٹھہرے اور ساقہ پر عبد اللہ بن سعید بن قیس راوی اس حکایت کو قرار دیکر روانہ ہوے اور قبل روانگی کے شہر تفقوریہ کو خراب اور ویران کر دیا پس عموریہ مین پہنچے وہان تین دن توقف ہوا اور حصار عموریہ کا مسمار کرکے وہانسے روانہ ہوے اور سارے اپنے عمال کو جو بلاد روم مین مامور تھے اون خدمات سے اونکو معزول کرکے اپنے پاس طلب کر لیا یہانتک کہ ہم لوگ دمشق مین ہمراہی تیس ہزار فوج کے داخل ہوے دس دن ہمارے داخل ہونے سے پیشتر رجا ابن حیات نے قضا کی تھی یہ خبر جب مسلمہ کو پہنچی اونکو نہایت رنج والم ہوا اسواسطے کہ وہ بڑے دوست صادق اونکے تھے وہان پہنچکے مسلمہ نے اطلاع اپنے داخلے کی امیر المومنین کو کی تین دن تک اونکو حکم شہر مین آنے کا نہوا یہانتک کہ جب سارے بنی امیہ کو جمع کر لیا تب اونکو حکم شہر مین آنے کا ہوا اور اوسیطرح سے مسلمہ ہمراہی جمیع خدم وحشم اور سپاہ کے امیر المومنین کی ڈیوڑہی پر گئے مگر اونکو باریابی نہوی دوسرے دن مسلمہ صرف ہزار آدمی ہمراہ لیکے گئے پھر باریاب نہوے تیسرے دن صرف اپنے اہلبیت اور خدم کو ہمراہ لے گئے پھر باریاب نہوے چوتھے دن صرف اپنے بھائیون کو اور چچا کے بیٹونکو لیکے حاضر ہوے پھر بھی باریابی نہوی پانچوے دن تنہا گھوڑے پر سوار ہوکے گئے۔

پھر پھیر دیئے گئے تب چھٹے دن پا پیادہ تنہا حاضر ہوئے اوسوقت اونکی طلب ہوئی اوسوقت
دربار مین سارے روسا قریش کے اور جمیع امرا اور سردار جمع تھے پس مسلمہ نے بہ آداب خلافت
بسلام مسنون عرض کیا امیرالمومنین نے ضعیف سا جواب دیا اور تھوڑی دیر تک
اجازت بیٹھنے کی نہوئی تب مسلمہ روئے اور عرض کیا آپ مجھے عاصی اور نافرمان تصور فرماتی
ہین پس اگر مین عاصی ہون تو جو لوگ بہتر مجھسے تھے اونھون نے بھی عصیان کیا ہے اور
اگر مجھسے کچھ مداہنت ہوئی تو اخیار نے مجھسے بھی زیادہ مداہنت کی ہے پس اور کچھ میرا جرم
نہین ہے بجز اسکے کہ مشرکین کے بلاد پر مینے چڑہائی کی اور اونکو رولایا اور قتل کیا اور حق اللہ
ادا کیا اور خدا کے دشمن کو ذلیل اور قتل کیا اور حق اللہ کے ادا کرنے مین لومة لایم نے مجھپر اثر
نہین کیا اور وہ جو کچھ مینے کیا بموجب حکم اور وصیت خلفاے پیشین کے کیا اپنے طرف سے اور
اپنی راے سے نہین کیا اگر وہ سب جرم تہا تو یہی میرا عذر ہے یہ سب سنکے امیرالمومنین نے فرمایا
یا ای مسلمہ جمعیت کثیر مسلمانونکی لیکے تمہارے بلاد روم کو تم پہنچے پس ضعیف کو تمنے ہلاک کیا اور
قوی کو مصیبت اور مشقت مین مبتلا کیا صرف بخواہش بزرگی اور ریاست کے کیا تسخیر بلاد روم
مین صرف قبضہ عموریہ کے بلاد پر کافی نہ تھا لیکن وہ سب تمنے بریا و سمعہ کیا تاکہ لوگ کہین
دیکھو مسلمہ بن عبدالملک کیسے شدید العزم اور شجاع اور جری ہین حسرت اور افسوس ہے تمپر
اگر اللہ تعالی ایک نفس مسلم کے قتل کا تمسے مواخذہ کرے افسوس ہے تمپر ہر آئینہ مجھے پہنچی
ہے خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا حسرت ہے اوس شخص پر کہ ایک نفس
مسلم کو ہلاک کرے تمہارے سبب سے ہزارون مسلمان اور ہزارون نفس انسان ہلاک
ہوے خیر ہمنے عفو کیا اوس تمہارے جرم کو جو جہالت سے تمسے صادر ہوا اللہ تعالی تمسے راضی ہو

اور تمہارے گناہوں کو عفو کرے بعد اونکے بیٹھنے کے کو اُلف بلاد روم اور قسطنطنیہ اور اونکی صورت اور شکل اور حال وہان کے کنیسۂ عظمی کا اور لوگونکی مزاج اور طریقہ اونکے تمدن کا پوچھتے رہے جسکو مسلمہ نے بہ تفصیل بیان کیا اخیر سخن امیر المومنین کا یہ تھا اللہ تعالٰی تمہاری مغفرت کرے - راقم کہتا ہے وہ کنیسۂ عظمی قسطنطنیہ کا ظاہرا وہی ہے جو منقلب بجامع مسجد ہوگیا ہے اور بلقب جامع ایا صوفیہ مشہور ہے کہتے ہین دس ہزار آدمی کی ایک جماعت وہان ہوتی ہے - بعد اوسکے امیر المومنین نے سراقہ بن عبد الرحمن کو ایکجماعت فوج پر امیر مقرر کرکے روانہ کیا کہ عموریہ مین جاکے قیام کرین تاکہ نشان اون فتوحات بلاد روم کا باقی رہے اور اونکو حکم ہوا کہ اوسے آگے نہ بڑھنا اور مسلمہ کو اپنے پاس حاضر رہنے کا حکم دیا -

واضح ہو کہ پیشتر ہمنے روضۃ الصفا کی روایت سے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ کا نخلستان فدک اہل البیت اطہار حضرت خاتون جنت علیہا السلام کو سپرد کرنا مجملا حال لکھا ہے اب اوسکی کیفیت کچھ تفصیل سے جو مشکوٰۃ شریف مین مروی ہے وہ ہم لکھتے ہین لبعینہ ترجمہ حدیث کا یہ ہے - مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے جب وہ خلیفہ ہوئے سارے بنی امیہ کو جمع کیا اور فرمایا کہ بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت مین تھا فدک کہ اوسکے محاصل کو آنحضرت خرچ کرتے تھے اور بنی ہاشم کے لڑکونکو اوسمین سے دیتے تھے اور اونکی لڑکیون اور بیوہ عورتونکا اوسکے محاصل سے نکاح کرتے تھے اور بہ تحقیق حضرت فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت سے درخواست کی کہ اوسکو ہبہ کردین آپنے انکار کیا پس آنحضرت کی زندگی مین وہ اسیطرح سے رہا یہانتک کہ آنحضرت نے اپنی راہ لی پس جب والی ہوئے ابوبکر اونہون نے اپنی زندگی مین اوسمین وہی عمل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے یہانتک کہ اونہون نے

اپنی راہ لی پس والی ہوے عمر بن الخطاب اونھوں نے اوسمین مثل اونھین دونو کے عمل کیا یعنی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق کے یہانتک کہ اونھوں نے اپنی راہ لی پھر مروان نے فدک جاگیر کر دی وہ جاگیر عمر بن عبد العزیز کے قبضہ مین آئی۔

راقم کہتا ہے ظاہر امعلوم ہوتا ہے کہ وراثت یا کسی اور عقد شرعی سے اونکے قبضہ مین وہ جاگیر آئی ہوگی پھر وہ فرماتے ہین مین دیکھتا ہون وہ چیز جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو مانگنے سے ندی اوس چیز کا مین مستحق نہین ہون مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے فدک کو پھیر دیا اوسی حالت پر جس حالت پر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور ابو بکر اور عمر کے عہد مین انتہی ترجمۃ الحدیث شیخ عبد الحق دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین بہت معاملات متعلقہ مملوکہ و مقبوضہ خاصہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مباحثات و مطارحات جو آپسمین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس باب مین ہوے ذکر کرکے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تولیت اون اموال کی حضرت علیؑ اور حضرت عباس سلام اللہ علیہما کو سپرد کی تھی اس شرط پر کہ جو مصارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسمین کرتے تھے اور وہی طریقہ حضرت ابو بکر صدیق نے اور دو برس تک حضرت عمر نے جاری رکھا عمل مین آوے چنانچہ صحیح بخاری سے بروایت عروۃ الزبیر وہ لکھتے ہین وہ اموال جسمین فدک بھی شامل تھا حضرت علیؑ کے قبضہ مین رہے اونکے بعد حضرت امام حسنؑ کے قبضہ مین آئے پھر حضرت امام حسینؑ اوسپر قابض ہوے اونکے بعد مشترک قبضہ حضرت امام زین العابدین اور حضرت حسن بن حسن کا رہا اون دونو کے بعد زید بن حسن کا قبضہ رہا سلام اللہ علیہم اجمعین۔

راقم کہتا ہے کہ بنی امیہ نے کب اہل بیت کے قبضہ سے وہ اموال نکال لئے تھے جنمین سے مروان نے فدک کو کسی کی جاگیر مین دیدیا تھا یا صرف فدک اوسنے اہل بیت سے چہین کے کسیکی جاگیر کردی تھی جسکو اب عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ عنہ نے واپس کیا اور اونھون نے تولیت اوسکی کسکو سپرد کی تھی یہ امر اوس حدیث سے اور اوسکی شرح سے معلوم ہو العبد تحت بکس اور کتب سے نکھا یگا ـ

اور ایک حکایت حضرت عمر بن عبد العزیز کی راقم نے ابتدائے عمر مین اپنے والد ماجد مغفور سے سنی تھی یاد پڑتا ہے کہ مستطرف سے آپنے روایت کی تھی اوسکا ذکر بھی یہان مناسب معلوم ہوا یعنے قریب ایک عید الفطر کے ایک عمر بن عبد العزیز کی بی بی نے اونسے شکایت کی کہ تمہاری خلافت سے ہم کچہہ بھی متمتع نہوے محلہ مین عوام نے اپنے لڑکون کے لئے نئی نئی پوشاکین تیار کروائین ہمارے لڑکے پیوند لگے پہٹے پرانے کپڑے پہنتے ہین ہمکو نہایت شرمندگی ہوتی ہے اس تقریر سے عمر بن عبد العزیز نے متاثر ہوکے بیت المال کے خزانچی کو رقعہ لکہا کہ ہمارا جو حق خلافت مقرر ہے ایک مہینہ پیشگی بہیجدو اوسکے جواب مین مہتمم بیت المال نے لکہا کیونکر آپکو یقین ہوا کہ ایک مہینہ کامل آپ زندہ رہینگے جسکا حق آج واجب الادا ہو یہ جواب سنکے عمر بن عبد العزیز نے اپنی بی بی سے کہا ہمارے لڑکون کیواسطے جنت مین پوشاک لطیف تیار ہے یہان نئی پوشاک کی کچہہ احتیاج نہین ہے یہ حکایت حقیقت مین بہت موجب استعجاب ہے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے عہد خلافت مین وظیفہ کا حق خلافت ایک کچہہ تیس ہزار درہم سالیانہ سے زاید تہا پس عمر بن عبد العزیز کے عہد مین لامحالہ اوسسے بہت بڑہ گیا ہوگا اسواسطے کہ حضرت اسد اللہ کے عہد مین ملک شام کا

خراج خزانہ بیت المال مین بالکل داخل نہین ہوتا تہا اور سیکڑون ممالک پر قبضہ بسبب فتوحات جدیدہ کے بڑہ گیا تہا پس با عمر بن عبد العزیز کے مصارف مخفیہ خیرات و مبرات کے اتنے کثیر تھے کہ خود اونکو اور اونکی اہل بیت کو آسائش نہین ہوتی تھی یا کل حق جو خلیفہ کا تہا وہ بیت المال سے لیتے ہی نہ تھے جیسا روضۃ الصفا سے بروایت اونکی بی بی فاطمہ بنت عبد الملک اوپر مذکور ہوا ہے کہ وہ اپنے واسطے اور اپنی اہلبیت کے واسطے بیت المال سے دو درہم روز سے زیادہ نہین لیتے تھے اور اوسی کتاب سے ایک روایت یہ پیشتر منقول ہو چکی ہے کہ جب وہ خلیفہ مقرر ہوئے کل اپنا مال اور اپنی بی بی فاطمہ کا مال سب بیت المال مین داخل کر دیا اور عبد الملک کے عہد خلافت کے ذکر مین حیات الحیوان سے وہ حکایت جو قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ نے مہدی باللہ خلیفہ عباسی سے بیان کی ہے وہ بھی موئید اسی کی ہے - الغرض فضائل اور کمالات عمر بن عبد العزیز کے مورخین نے جو لکھے ہین اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ انسان فرشتہ خو تھے -

مسامرہ مین منقول ہوا ہے کہ اونکی مہر مین کہدا تھا عمر یومن باللہ مخلصا حاجب اونکے تین تھے ایک اونکا اپنا غلام حی نام دوسرے قیس تیسرے مزا احمر منی اونکے دو تھے لیث بن ابی رقید اور رجا بن حیات کندی کو توال اونکے عہد مین میزاید بن قیس سکسکی اور قاضی اونکے عبد اللہ بن سعد الاربلی تھے دیر سمعان جو حمص کی زمین مین تہا وہان اونھون نے قضا کی اونتالیس برس ایک مہینے کی عمر مین صرف دو برس پانچ مہینے وہ خلیفہ رہے قبر عمر بن عبد العزیز کی ابین قبور بنی امیہ ہے شیخ اکبر لکھتے ہین اسطرح سے ذہبی نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے مگر مین نے اونکی

قبر کی زیارت کی دیر بقیرہ مین جو مقابر بنی امیہ سے ایک فرسخ کی مسافت پر ہے اور وہ
اوس مقام کے نام سے مشہور ہے ظاہر اوس مقام سے مراد عمر بن عبد العزیز کی قبر ہے

نوان خلیفہ بنی امیہ و ثانیہ کا یزید بن عبد الملک بن مروان تھا

بعد قضا کرنے عمر بن عبد العزیز کے بموجب وصیت سلیمان بن عبد الملک کے مقرر ہوا
پہلے اوسنے ارادہ کیا تھا کہ سیرت عمر بن عبد العزیز کی اختیار کرے چالیس دن تک وہ
طریقہ مرعی رکھا مگر اوسے نبھہ نہ سکا پھر امرا کے جابرہ مین داخل ہو گیا۔

یافعی مراۃ الجنان مین لکھتے ہین ابو خالد یزید بن عبد الملک بن مروان
یزید بن معاویہ کا نواسہ تھا عاتکہ اوسکی بیٹی کا بیٹا جب وہ خلیفہ ہوا تو اوسنے حکم دیا کہ
عمر بن عبد العزیز کی سیرت پر انجام کار خلافت ہو ارباب حل و عقد طماع اور دنیا دار اور
فساق نے چالیس بوڑہے پیش کئے جنہون نے گواہی دی کہ خلفا کا عقبی مین نہ کچھہ حساب
ہوگا نہ اونپر کچھہ عذاب ہوگا یزید کی طبیعت حیلہ جو کو اوسکا یقین ہو گیا اور اوس
عزم خیر سے باز رہا۔

راقم کہتا ہے ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اون چالیس شیطان الانس نے
کچھہ جھوٹی روایتین بنا کے پیش کئے ہونگے۔

پھر یافعی لکھتے ہین کہ ایکمرتبہ یزید بن عبد الملک نے حج کیا او حجام کو بلایا
حلق کیواسطے بعد فراغت کے خلق سے ایکہزار درہم اوسکو عطا کی حجام نے وہ نعمت
غیر مترقبہ پا کے بہت خوش ہوا اور کہا یہ مین اپنے ماں کے پاس لیجا کے دکھاؤنگا
یزید نے حکم کیا کہ ایکہزار درہم اوسکو اور دو وہ پا کے اوسنے کہا کہ اوس شخص کی جورو پر

طلاق ہے

طلاق ہے اگر آج سے پھر مین کسیکا سر مونڈون یعنی حجامی بینے آج سے چھوڑ دی یزید
حکم دیا دو ہزار درہم اور اوسکو مجموع ایک حلق کے عوض مین چار ہزار درہم دیدئیے
یہی حکایت یافعی نے یزید بن مہلب کے ترجمے مین لکہی ہے اور یزید بن عبد الملک کے
ترجمے مین ملیکے لکھتے ہین مجھکو نہین معلوم ہے کہ یزید بن مہلب کا نام شاید کاتب کی غلطی
بجاے یزید بن عبد الملک کے لکہا گیا ہے۔

راقم کہتا ہے مورخین لکھتے ہین کہ عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بڑی خوش
نصیب تھی کہ اوسکے ذی رحم محرم جنکے سامنے اوسکو اوڑھنا اوتارنا شرعا جائز تھا
آٹھ خلیفہ ہوے اور حقیقت مین عاتکہ بنت یزید بن معاویہ کے ذی رحم محرم گیارہ
خلیفہ ہوے ہین یعنے معاویہ بن سفیان دادا اور یزید بن معاویہ باپ اور معاویہ بن یزید
بھائی اور مروان بن الحکم سسر اور عبد الملک شوہر اور چار بیٹے عبد الملک کے یعنے ولید
بن عبد الملک اور سلیمان بن عبد الملک اور یزید بن عبد الملک و ہشام بن عبد الملک انمین صرف یزید
بن عبد الملک ظاہرا اوسکے اپنے پیٹ سے تھا اور ولید بن یزید بن عبد الملک اوسکا اپنا
پوتا اور یزید بن ولید بن عبد الملک شوہر کا پوتا مگر ہکو تحقیق نہین معلوم ہے کہ ولید اور
سلیمان اور ہشام عبد الملک کے بیٹے اوسی عاتکہ کے جنے تھے یا عبد الملک کی اور زوجہ کے
بالجملہ وہ جو مورخین نے لکھا ہے کہ آٹھ خلیفہ اوسکے ذی رحم محرم
ہوے ظاہرا مطلب اوسکا یہ ہے کہ اوسکی اپنی حیات مین آٹھ خلیفہ ہوے اور ہشام
بن عبد الملک اور دونو پوتے عبد الملک کے غالباً بعد اوسکے مرنے کے خلیفہ ہوئے ہین
القصہ یزید بن عبد الملک کے عہد مین دو معرکے بہت سخت ہوے اول معرکہ

شوذب خارجی کے ساتھ ہوا جسکو عمر بن عبد العزیز نے خروج سے باز رکہا تھا اور وہ
اونکا معتقد ہوگیا تھا مگر بمجرد اونکے قضا کرنے کے عبد الحمید والی کوفہ نے جریر بن عبد اللہ
کو جو شوذب کے زیر کرنیکے واسطے مع دس ہزار فوج کے مامور ہوا تھا حکم بھیجا کہ اوس سے قتال کرے
جب وہ آمادہ ہوا تو شوذب نے اوسے پوچھا کہ ہمسے تمسے معاہدہ تھا کہ جبتک ہمارے مرسلہ لوگ
دار الخلافت سے پھر کے نہ اوینگے جنگ نہوگی اوسنے جواب دیا کہ ہمکو حکم جدید ناسخ
اوسکا پہنچا شوذب سمجہا کہ عمر بن عبد العزیز نے قضا کی اور وہ صرف اپنے ستر اسی
آدمی لیکے دس ہزار آدمی کی مدافعت پر آمادہ ہوا خوب گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین
جریر بن عبد اللہ سخت مجروح ہوا اور اوسکی فوج بھاگ کھڑی ہوئی جسکا دور تک
شوذب نے تعاقب کیا اور سیکڑون کو قتل کیا - یزید بن عبد الملک نے خبر انہزام
جریر بن عبد اللہ کی سنکے تمیم بن جابر کو بہمراہی بارہ ہزار سوار کے اوس جمعیت قلیل
کے مقابلے کیواسطے مامور کیا بعد مقابلے کے تمیم کی فوج بھی منہزم ہوی - پھر
نجدہ بن علم بہت جمعیت کے ساتھ مامور ہوا نجدہ بعد قتال سخت کے خود مقتول ہوا اور
سپاہ اوسکی بھاگ گئی اسیطرح سے مکرر لوگ مقابلے کیواسطے شوذب سے مامور ہوے
اور جو گیا مجروح و مقتول ہو کے منہزم ہوا یہانتلک کہ جب مسلمہ بن عبد الملک کو یزید
بن عبد الملک نے والی کوفہ مقرر کیا اونھون نے سعید بن عمرو الحرشی کو بہمراہی دس
ہزار سپاہ جرار کے مامور کیا اس فوج کی ماموری سے شوذب نے اپنے ہمراہیان قلیل سے
کہا ہر چند اب ہمکو طاقت مقابلے کی اس جمعیت کثیرہ کے ساتھ باقی نہین رہی لیکن
چونکہ ہمکو صرف نصرت یا شہادت مطلوب ہے اپنی طرف سے کوشش مین قصور مت کرو

جو کچھہ ہمراہی اوسکے باقی تھے اونھون نے اپنی تلوارونکے میان توڑکے پھینک دئے
اور مثل شیرون کے اوس انبوہ عظیم فوج مین گھس پڑے اور ایسی مردانگی سے
قتال کیا کہ وہ فوج بھی قریب بھاگنے کے تھی سعید نے سپاہ کی سرزنش شروع کی کہ اے
بیحیاؤ شرم نہین آتی کہ اس جمعیت قلیل سے بھاگے جاتے ہو تب ساری فوج نے
بہیئت اجتماعی اون تھوڑےسے آدمیون پر حملہ کیا الغرض باقیماندہ ہمراہی شوذب اپنے
چہار چند کو مارکے مع شوذب سب مقتول ہوے اور اونکا معرکہ ختم ہو گیا -
دوسرا معرکہ یزید بن مہلب کے ساتھہ ہوا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب
یزید بن عبد الملک نے مسند خلافت پر اجلاس کیا عدی بن ارطاط بصرے کے حاکم کو حکم
لکھا چونکہ یزید بن مہلب حلب کے محبس سے بھاگ گیا ہے اوسکے مفسدہ پردازی کے
انسداد کی فکر رکھو اور اوسکے متعلقین اور بھائی بند جو وہان ہون اونکو قید کرو عدی بن
ارطاط نے مفضل اور حبیب اور مروان یزید کے بھائیونکو قید کیا اور عبد الحمید کوفے کے حاکم نے
بموجب حکم یزید بن عبد الملک کے دو سردار مع فوج کثیر کے سرراہ بصرے پر مامور کئے
اور عدی بن ارطاط نے بھی جو فوج بصرے مین تھی اوسکو باہر بھیجا کہ اگر یزید بن مہلب
بصرے کا قصد کرے تو اوسکو روکین اور قید کرلین مگر یزید باتفاق اپنے بھائی
محمد بن مہلب کے بے تکلف باحشم وخدم بصرے مین داخل ہو گیا اور جو لشکر اوسکے
روکنے کو مامور تھا وہ ہرگز روک نہ سکا اور یزید اپنے گھر مین جاکے اترا اور بڑی فیاضی
سے روپیہ بانٹنا شروع کیا ایک جماعت کثیر اوسکے ساتھہ جمع ہو گئی اور عدی بن ارطاط نے
سپاہ کو ہمگی آدمی پیچھے دو دو درہم دئے اور کہا اسسے زیادہ مجھے اختیار تصرف کا بیت المال

بیت المال مین نہین ہے جب یزید بن مہلب کے پاس بہت لوگ جمع ہو گئے تب
اوسنے عدی بن ارطاط کو پیغام بہیجا کہ ہمارے تینون بھائیونکو چھوڑ دو تو مین اِس
شہر سے کسی اور طرف چلا جاؤنگا جب عدی بن ارطاط نے اوسکے بھائیونکو نہ چھوڑا
تو وہ آمادہ لڑنے پر ہوا خوب لڑائی ہوئی یزید بن مہلب غالب رہا اور عدی بن ارطاط
کو قید کرکے محبس مین بھیجدیا اور اوسے کہا اگر تم میرے بھائیونکو چھوڑ دیتے تو مین تمکو
قید نکرتا الغرض ساری ولایت بصرے پر یزید بن مہلب کا قبضہ ہو گیا وہانکے نامور لوگونمین
بعضے وہانسے نکل کے شام کے ملک مین چلے گئے اور بعضی کوفہ مین گئے یزید بن مہلب نے
باقیماندہ لوگون کو ایکدن جمع کرکے سب سے کہا کہ مین تم لوگونکو کتاب اور سنت پیغمبر صلی
علیہ وسلم پر دعوت کرتا ہون کہ اہل شام پر جہاد کرو اونکے ساتھ جہاد ترک اور دیلم پر
جہاد کرنیسے مرجح ہے اسواسطیکہ اونھین لوگون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو بخواری
اور زاری قتل کیا اور حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پر لعنت کرتے ہین
اور کرتے ہین اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکے ظلم اور بیداد سے آوارہ ہو کے
ترکستان اور ہندوستان کیطرف بھاگ گئی ہی اِسی جنس کے کلمات اور گفتگو کرتا رہا
جب وہ اپنے گھر مین چلا گیا تب نضر بن انس بن مالک اور حسن بصری مسجد کے دروازے پر
کھڑے ہوے اور پکار کے کہنا شروع کیا کہ یہ یزید بن مہلب وہی ہے جسنے کل سیکڑون
مسلمانونکا سر کاٹ کے بنی مروان کے پاس بھیجدیا اور آج جب اونسے مخالفت ہوئی
تو تمکو کتاب اور سنت پر دعوت کرتا ہے وہ مکار اور غدار ہے اگر قران اور حدیث
پر عمل کرنا چاہتے ہو تو جسطرح عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ نے اوسکو قید کیا تھا تم اوسکو قید کر لو

تاکہ غبار فتنہ اور فساد کا ترقی نہ کرے یہ خبر یزید بن مہلب کو پہنچی مگر کچھ اوسنے اوسپر التفات نکیا
الغرض مسلمہ بن عبد الملک اوسکی مدافعت پر آمادہ ہوا اور یزید بن مہلب
صرف اپنی جرأت اور شجاعت سے خلاف مشورے اپنے ہمراہیونکے آمادہ قتال اور جدال
پر ہوا طرفین سے بڑی گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین یزید بن مہلب اور حبیب اوسکا بھائی اور
بعضے اوسکے ہمراہی مارے گئے باقیماندہ مع معاویہ پسر یزید بن مہلب خراسان وغیرہ
کے قصد پر روانہ ہوئے اور تین سو آدمی کو مسلمہ نے قید کرکے کوفے مین بھیجدیا حاکم
کوفہ نے بموجب حکم یزید بن عبد الملک کے سبکو قتل کیا اور ادہر سے مسلمہ کا حکم حاکم کوفہ کو
پہنچا کہ سب قیدیونکو چھوڑدو جب وہ سب بیچارے قتل ہو چکے تھے۔
بعد اوسکے مسلمہ نے لوگ واسطے تعاقب اون سب متعلقین یزید بن مہلب
کیواسطے جو بارادۂ خراسان وغیرہ روانہ ہوئے تھے بھیجے اونھون نے سب لوگونکو جا گھیرا
باہم خوب لڑائی ہوئی آخرش بہت سے بھائی بند اور بیٹے یزید بن مہلب کے مارے گئے
باقیماندہ کو مع مقتولونکے جسمین ایک سو عورتین مہلب کے خاندان کی تھین سردار
اس لشکر نے مسلمہ کے پاس بھیجدئے مسلمہ نے کہا مین نے قسم کھائی ہے کہ یزید کی
عورتون اور لڑکونکو بیچڈالونگا جراح بن عبد اللہ حکمی نے کہا مینے سبکو ایک لاکھ درہم
کے عوض خرید کیا تاکہ قسم امیر کی پوری ہو مسلمہ نے سبکو جراح کے سپرد کیا گویا
اونکو بیچا مگر اوس روپے کی بازخواست جراح سے نہین کی۔
اس یزید بن عبد الملک نے اپنے بھائی ہشام بن عبد الملک کو اور بعد
ہشام کے اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبد الملک کو ولیعہد مقرر کیا تھا روضۃ الصفا مین

لکھا ہے کہ وہ ۱۰۵ھ مین سل کے مرض سے چالیس برسکی عمر مین قضا کر گیا پیار چال
کچھ اوپر مسند خلافت پر متمکن رہا - اور ایک حکایت عجیب دو سین لکھی ہے کہ اوسکو
ایک عورت سے ساتھہ تعشق تھا وہ مرگئی ایک ہفتے تک اوسکو دفن کرنے دیا اوسکو
اپنے خوابگاہ مین رکھا اور کئی مرتبہ اوس مردے کے ساتھہ اوسنے مباشرت کی جب مقربون
اور مصاحبون نے بہت لعنت اور ملامت کی تب اوسکو دفن کرنیکی اجازت دی اور
اوسیکی مفارقت ابدی سے بیمار ہوکے مرگیا مہر مین اوسکے کندہ تھا قنعی السمیات
یا عزیز حاجب اوسکے اپنے غلام تھے خالد اور سعید منشی اوسکا مسلمہ بن زیاد تھا بروایت
سامرہ مقام اذرعات مین متعلقات بیت المقدس سے اوسنے قضا کی اور وہین دفن ہوا
چالیس برسکی عمر نصیب ہوی اور چار برس ایک مہینا پانچ دن خلیفہ رہا ۱۰۱ھ مین خلیفہ
ہوا اور شعبان ۱۰۵ھ مین قضا کی جب پانچ دن اوس مہینے مین باقی رہے تھے

دسوان خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کا ہشام بن عبد الملک تھا جسکی کینت ابو الولید تھی -

یہ ہشام بڑے دور اندیش اور دانشمند تھے چالیس برسکی عمر مین جو عمر بڑے تجربے
کی ہے شہر رصافہ مین جو دریاے فرات پر واقع ہے یزید بن عبد الملک کے چار دن کے
مرنے کے بعد لوگون نے اونسے بیعت کی بروایت سامرہ اور روضۃ الصفا مین منقول
ہے کہ یزید کے قضا کرنیکے وقت وہ رصافہ مین تھے یزید کی خبر مرنے کی سنکے تین دنکے
بعد دمشق مین آئے اور سلخ شعبان ۱۰۵ھ مین تخت خلافت پر جلوس کیا اور عمرو بن ہبیرہ
جو عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا حاکم تھا جسے متعلق ممالک مفتوحہ ہندوستان بھی

تھے اوسکو معزول کرکے اوسکی جگہہ پر خالد بن عبد اللہ قشیری کو مقرر کیا سنہ ۱۰۶ھ مین
ہشام نے حج کیا صاحب روضۃ الصفا ناقل ہے کہ ابو الزیاد راوی ہین کہ وہ اس سفر مین
ہشام کے رفیق تھے سعید بن عبد اللہ بن ولید بن عثمان بن عفان نے وقت داخلۂ
مکہ معظمہ کے اونکا استقبال کیا اور باتون باتون مین اونسے کہا ای امیر لوگ یعنی آپکے
آبا و اجداد ہمیشہ یہان ابو تراب پر لعنت کرتے رہے اگر آپ تجدید اسکی کرین تو مناسب ہے
ہشام کو وہ تقریر ناپسند ہوئی اور گران گذری جواب دیا مین حج کرنیکو آیا ہون کسی پر
لعنت کرنیکو نہین آیا ہون اور اونکی طرف سے اعراض کرکے راوی سے مناسک
حج پوچھنے لگے جو مجھے معلوم تھے وہ مینے بیان کئے راوی کہتا ہے وہ سعید جب مجھکو
دیکھتے تھے اثر انفعال کا اونکے چہرے پر معلوم ہوتا تھا۔ واضح ہو یہ ہشام بن
عبد الملک نے کچھہ دن کم بیس برس خلافت کی بجز اونکے باپ عبد الملک کے بنی
امیہ سے کوئی خلیفہ اتنی مدت تک نہین رہا اور اونکے باپ عبد الملک نے بھی باجماع عام
کل تیرہ برس خلافت کی ہے ہشام کے عہد خلافت مین بہت بڑے بڑے معارک
جنگ کے دونو طرف عالم کے یعنے جانب مشرق ترکون اور مغول کے ساتھہ اور جانب مغرب
فرنگستان وغیرہ کے عیسائیون کے ساتھہ ہوے جسمین اکثر فتح فوج اسلام کو نصیب
ہوی کتب مغازی مین بالتفصیل سب لکھے ہوے ہین ہم یہان تھوڑے سے معارک مشرقی
نقل کرتے ہین ہشام ولات اور احکام کی تغیر اور تبدل بہت کیا کرتے تھے وہ نہایت
دور اندیشی اور دانشمندی سے کرتے تھے چونکہ مغول اور ترکون نے باعانت خاقان کے
اہل اسلام جو ممالک خراسان اور ماوراء النہر اور آذربائجان وغیرہ مین مسلط تھے

ادوار جنگ مشرقی

اونکو بہت تنگ کر رکھا تھا اِس سبب سے ہشام کی توجہہ اون ممالک پر بہت تھی
سنہ ۱۰۹ھ مین ہشام نے خالد بن عبد اللہ اور اسد اونکے بھائی کو جو خراسان اور عراقین
کی حکومت پر تھی معزول کرکے حکم کلبی کو اونکی جگہہ پر مقرر کیا تہوڑے عرصے کے بعد اونکو
معزول کرکے اشرس بن عبد اللہ کو مامور کیا وہ بہت بڑے لایق اور فاضل تھے
بسبب کمال فضیلت کے لوگ اونکو کامل کہتے تھے۔

جراح نام ایک امرا خراسان سے تھی بن عبد اللہ الحکمی اونھون نے
ولایت تخزرمین جاکے بہت مقاتلہ کیا بہت سے کفار کو قید کیا اور غنایم کثیرہ لیکے
آذربایجان مین پھر آئے بادشاہ خزر نے خاقان سے استعانت کی اوسنے تین
لاکھہ فوج بسپہ سرداری اپنے بیٹے کے روانہ کی وہ فوج جراح کے سامنے آکے اتری
جراح کے ساتھہ جو کچھہ فوج تھی وہ لیکے مدافعت پر آمادہ ہوا آذربایجان کے روساے عظام
مین مردانشاہ نام تھا جو اوسوقت تک مسلمان نہین ہوا تھا اوسنے جراح سے کہا مخالف
کی فوج بہت کثیر ہے تم اس جمعیت قلیل سے مدافعت نہین کرسکتے مصلحت یہ ہے کہ
کوہستان کو پس پشت چھوڑکے ایک مقام محفوظ پر قیام کرو اور دار الخلافت سے
استمداد کرو جراح نے جواب دیا تمھاری عورتین کہینگی کہ جراح ڈر گیا جو کچھہ سپاہ اوسکے
ساتھہ تھی لیکے آمادہ مدافعت پر ہوا اور وہ مردانشاہ بھی مسلمان ہوا اور پہلے
اوسینے یورش کی اور داد شجاعت کی دیکے شہید ہوا بعد اوسکے جراح نے نہایت
تہور اور جلادت سے قتال اور جدال کرکے شربت شہادت پیا اور سب لڑکے
بالے جراح کے کفار کی اسیری مین آئے اور بہت سے مسلمانون کو اونھون نے

قتل کیا اور لشکر ترکونکا ممالک۔ ایران اور آذربائیجان پر مسلط ہوا اور جہان مسلمانونکو
پایا قتل کیا جب یہ خبر دار الخلافت مین پہونچی ہشام بہت متردد ہوے اور سعید بن عمرو الجرشی
کو ہمراہی بڑی سپاہ جرار کے کفار ترک پر مامور کیا ایک لاکہہ درہم نقد سعید بن عمرو کو انعام دیا
اور جو کچہہ اونہون نے آراستگی فوج کے واسطے چاہا سب عطا کرکے اونکو روانہ کیا جب
سعید بن عمرو ارض روم مین پہنچے بہت سے ہمراہیان جراح اسیر کوفتہ و خستہ سعید کے پاس آئے اور
کوائف مفصلہ بیان کئے سعید نے اونکو لباس اور اسلحہ اور نقد و جنس عطا کرکے کہا چہیر
معاودت کرو انشاء اللہ تعالیٰ ہم انتقام اس ظلم کا کفار سے بخوبی لینگے۔ الغرض سعید
نے ارض روم سے کوچ کرکے شہر اخلاط کا محاصرہ کیا اور بڑی شجاعت اور دلاوری
سے اوسکو فتح کیا بہت سے کفار مقتول ہوے اور غنایم کثیرہ ہاتھہ آئے وہ سب
اونہون نے سپاہ پر تقسیم کئے وہان سے روانہ ہوکے جو راستے مین مقبوضات کفار
کے ملے اونپر قابض ہوتے ہوے شہر بیلقان مین داخل ہوے وہان خبر معلوم ہوئی کہ
خاقان کے بیٹے نے مسلمانون کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا ہے اور قریب ہی کہ اوس
قلعے پر کفار قابض ہو جائین مسلمان جو محصور ہین اونکو طاقت مدافعت کی باقی نہین
رہی سعید نے فارس کے شاہزادون مین سے ایک شخص جو مسلمان تہا اور اوسکو
لوگ ابلق گہوڑے والا شاہزادہ کہتے تھے اور وہی فارسی زبان بولتا تہا اوسے کہا
تم مرد مسلمان ہو خدا پر توکل کرکے جا سکتے ہو کہ قلعے کے لوگونکی خاطر جمع کرو کہ شجاعت
سے مدافعت کرو عنقریب مدد تمہاری پہنچتی ہے ہرگز قلعہ خالی نکرو اونہون نے قبول
کیا اور بڑی جوانمردی اور جرات سے روانہ ہوے مگر کفار نے اونکو گہیر کے قید کرلیا

اور اونسے پوچھا تم کہانسے آئے ہو اور کہان جاتے ہو اونھون نے صاف وہی کہدیا
جسواسطے جاتے تھے کفار نے اونسے کہا اگر تم اپنی خلاصی ہمارے ہاتھ سے چاہتے ہو تو قلعے کے
دروازے پر جاکے کہدو کہ تم ناحق مصیبت مین مبتلا ہو مسلمانونکی فوج بہت دور ہے تمہاری
مدد پہنچ نہین سکتی مصلحت یہی ہی کہ قلعہ خالی کردو اونھون نے کہا بہت خوب مجھے وہانتک
پہنچادو کفار اونکو حراست کے ساتھ قلعے کے دروازے پر لیگئے اونھون نے وہان پہنچکے
پکارکے کہا اے مسلمانو مجھکو تم پہچانتے ہو لوگون نے اونکو دیکھکے کہا ہان پہچانتے ہین
تم صاحب اسپ ابلق ہو اونھون نے کہا سعید بن عمرو بہمراہی فوج کثیر بیلقان مین
ہین دو تین دن مین تمکو مدد پہنچیگی تم مردانہ مدافعت کرتے رہو ہرگز قلعہ خالی مت کرنا
قلعے مین خوشی کی ایک دہوم مچگئی اور ہرطرف سے نعرہ تکبیر کا بلند ہوا اور ترکون نے
اوس بیچارے پکے مسلمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اور سعید کے قریب ہونیکی خبر سنکے
قلعہ کا محاصرہ چھوڑدیا اور اردبیل کیطرف کوچ کرگئے اور قلعے کے مسلمان کفار کے محاصرے سے
نجات پاکے دو ہزار مرد جرار سعید کے ہمراہ ہوئے۔ اتنے مین ایک شخص نقرہ گہوڑے پر سوار
سفید پوشاک پہنے ہوئے سعید کے سامنے آیا اور سلام مسنون ادا کیا سعید نے جواب سلام کا
دیکے پوچھا آپ کون ہین اور کہان سے تشریف لائے اونھون نے کہا مین ایک
بندۂ خدا ہون اے سعید اگر تمکو ثواب جہاد کا اور فلاح لغنایم مطلوب ہے تو اوٹھو فلانے
مقام پر دس ہزار خزری پانچ ہزار مسلمانونکو قید کئے ہوئے لیے جاتے ہین اونپر جہاد
کرو سعید نے چار ہزار مرد جرار چنکے ہمراہ لئے اور باقی لشکر کو وہین چھوڑا اور اوس جمعیت کفار پر
بیخبر شبخون مارا سبکو قتل کیا اور مسلمان قیدیونکو چھڑایا اور لاکھون روپے کا نقد اور

جنس اموال غنیمت ہاتھہ آیا اور سعید نے بفرحی اور فیروزی اپنے لشکرگاہ مین معاودت
کی اور معدودے چند کفار کے لشکر سے بچکے جو بھاگ گئے تہے اونھون نے خاقان کے بیٹے کو اس
مصیبت کی اطلاع کی اتنے مین پہروہی سوار نقرہ گہوڑیکا سامنے آیا سعید نے اونکو
دیکہکے کہا آپ کیواسطے اپنے صلہ اور ہم خوش خبری کا رکہا ہے جو آپنے ہمکو دی تہی
اونھون نے جواب دیا وہ صلہ میرا آپ کے پاس بحفاظت رہیگا مین اسوقت ایک
اور مال غنیمت کی اطلاع کیواسطے آیا ہون کہ ایک اور لشکر خزیر نکا جنکے قید مین
جراح کے لڑکے بالے اور بہت سے مسلمان ہین اور لاکھون کا اموال اونکی ساتھ ہے
فلانے مقام پر مقیم ہین سعید نے یہ خبر سنکے پہر تیاری کی تو معلوم ہوا کہ بیس ہزار
سوار جرار کفار کے ایک مقام پر معسکر کئے ہوسے تہے سعید نے نہایت شجاعت اور
بہادری سے اون پر یورش کی اکثر کفار ترک مقتول ہوسے اور اہل اسلام کے مقید نے
رہائی پائی سعید نے جراح کے متعلقین کو عطا کئے گران بہا سے مسرور کیا خاقان کا
بیٹا اون دونون شکست عظیم کی خبر سنکے بڑی دلاوری سے سعید کے ساتھہ جنگ
کرنے کو آمادہ ہوا اودہر سعید نے بھی ترتیب افواج شروع کی اتنے مین پہروہی نقرہ
گہوڑیکا سوار سعید کے سامنے آیا اونھون نے کہا آے مرد متبرک آپکے یمن قدم سے ہمکو
بہت فلاح ہوئی آپ اپنا صلہ کیون نہین لیتے سوار نے جواب دیا جب مجہکو ضرورت
ہوگی تب مین لونگا اب مین اس اطلاع کے واسطے آیا ہون کہ خاقان کا بیٹا چالیس ہزار
فوج لیکے تمہارے مقابلے کے واسطے آمادہ ہوا اگر خواہش جہاد کی اور اموال غنیمت
آمادہ ہو جائیے —

راقم کہتا ہے کچھہ نام و نشان اوس سوار نقرہ گھوڑیکا بجز اوسکے جو اوپر
لکھا گیا تاریخ منقول عنہ مین مندرج نہین ہے ظاہرا وہ ولی کامل صنف انسان سے تھے
یا شاید جناب اقدس الہی نے کسی فرشتے کو بصورت انسان اہل اسلام کی مددکیواسطے
مامور کیا تھا۔ الغرض سعید آمادۂ محاربہ ہوا بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی وقت
زوال آفتاب سے تا غروب معرکۂ قتال وجدال گرم رہا آخرش کفار کو ہزیمت ہوی اور
سعید نے اپنے خیمے مین معاودت کی صبح کو پھر وہی سوار نقرہ گھوڑے کے تشریف لائے
اور خبر دی کہ خاقان کا بیٹا اپنی افواج منتشرہ کو جمع کرکے پھر آمادۂ محاربے پر ہوا ہی
آپ تیار ہو جئے اور تشویش نہ کیجئے اللہ تعالی آپ کو نصرت دیگا سعید جب تیار
ہوکی معرکے پر آئے تو لوگونسے پوچھا کوئی جانتا ہے کہ خاقان کا بیٹا کس مقام پر ہے
لوگون نے تجسس کرکے خبر دی وہ جو ایک آدمی کا سر نیزے پر بلند معلوم ہوتا ہے اوسی
مقام پر وہ گھوڑے پر کھڑا ہے اور وہ سر جراح کا ہے سعید نے انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑہکے دفعۃ حملہ کیا اور ایک وار تلوار کا خاقان کے بیٹے کے سر پر ایسا کیا کہ وہ گھوڑے
سے جدا ہوکے زمین پر گرا مگر اوسکے ہمراہیون نے پھر اوٹھا کے سوار کرایا اور نائرہ
قتال وجدال کا پھر گرم ہوا آخرش افواج کفار کو ہزیمت ہوی ہزارون مارے گئے
اور اموال غنیمت بے انتہا افواج اسلام کو ملا سعید نے خمس غنایم موافق معمول کے دارالخلافت
مین روانہ کیا اور بقیہ اوسکی چالیس ہزار فوج پر تقسیم ہوا مورخین لکھتے ہین کہ ستر ہ
دمی پیچھے تقسیم ہوے۔
ہشتام کو جب خبر شکست خاقان کی بیٹے کی پہنچی سعید بن عمرو کو دارالخلافت مین

مین طلب کیا

طلب کیا اور اپنے بھائی مسلمہ ابن عبد الملک کو خراسان کی حکومت پر مامور کیا اسیطرح جسے
برابر ولمان عزل ونصب کرتے رہے تاآنکہ ۱۲۰ھ مین نصر بن سیار کو مامور کیا وہ
برابر وہانکی حکومت پر ابو مسلم کے خروج تک رہے جو بانی خلافت بنی عباس کے تھے
انہین ہشام بن عبد الملک کے عہد مین واقعہ ہائلہ حضرت زید بن زین العابدین سلام اللہ
علیہما پیش آیا جنکے پیرو اب شیعہ زیدیہ کہلاتے ہین اور وہ مذہب ممالک یمن مین
اور جنگلون مین اطراف مدینۂ منورہ کے بکثرت شائع ہے اصل مذہب اونکا یہ ہے
کہ حضرت شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بہت معظم اور
مکرم جانتے ہین مگر لاریب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو افضل سمجھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خلافت حق اونکا تھا مگر اجماع اہل اسلام اونکی خلافت پر نہوا۔

یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ پہلی مقتدا اس قوم سے کہ جو اب
رافضی کہلاتے ہین حضرت زید کے ساتھ جمع ہوئے پھر اونسے کہا کہ ابوبکر اور
عمر کیطرف سے آپ بیزاری ظاہر کیجئے اونھون نے فرمایا جو لوگ اونسے تبری اور
بیزاری رکھتے ہین ہم اونسے بیزار ہین شیعہ نے کہا اذن نرفضک
یعنی تو ہمنے چھوڑ دیا تمکو اسی سے حضرت زید نے اور اونکے ہمراہیون نے اوس
قوم کا نام رافضہ مقرر کیا یعنے چھوڑنے والے اور اپنے پیرو لوگونکا شیعہ زیدیہ
کا لقب دیا۔

راقم کہتا ہے بنظر معنی کے رافضی کچھہ بد لفظ یا دشنام نہین ہے
مگر اب شیعہ اثنا عشریہ اس لفظ کے اطلاق سے اونکے اوپر نہایت ناراض

ہوتے ہین تو وہ ناراضی یا بسبب جہالت کے اوسکی معنی سے ہے کہ اوسکو گالی سمجھتا ہین یا یہ کہیئے کہ اندہے کو اگر بصیر یعنے ڈہٹیارا کہیئے تو وہ ناراض ہو اوس قسم سے ناراضی ہے ۔ بالجملہ ایک جماعت کثیر نے اہل کوفہ مین سے حضرت زید کے ساتہہ جمع ہو کے اوسیطرح بیوفائی کی جیسے اونکے دادا حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ کی تہی اور حضرت زید نے اوس بیوفا قوم پر اعتماد کر کے خلاف مصلحت زمانہ اور خلاف نصائح اپنے دوستان صادق اور عزیزون کے ناحق اپنے تئین ہلاکت مین مبتلا کیا اسیطرحسے اونکے صاحبزادے یحیی بن زید نے ولید بن یزید کی خلافت مین اپنے تئین ہلاک کیا جسکا ذکر اپنے محل پر ہوگا ۔ مختصر کیفیت حضرت زید کے واقعے کی بروایت روضۃ الصفا یہ ہے کہ کوفیون نے خطوط بہیجکے حضرت زید کو وہان طلب کیا اور چالیس ہزار آدمیون نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی ہرچند اونکے دوستون اور عزیزون نے ممانعت کی کہ کوفیونکا کچہہ اعتماد نکرنا چاہئے ۔ انھون نے آپکے دادا کے ساتھہ بیوفائی کی اونہین کی اولاد یہ لوگ ہین اونسی وفائے عہد کی توقع نرکہئے لیکن چونکہ مقتول ہونا حضرت زید کا مقدر ہوچکا تہا ہرگز ناصحونکی نصیحت نے کچہہ اثر نہ کیا منجملہ اون ناصحون کے ایک شخص مسلمہ بن کہیل نے حضرت زید سے پوچہا کہ مین آپ کو خدا کی قسم دیتا ہون فرمائیے کتنے آدمیون نے آپکے ہاتہہ پر بیعت کی ہے فرمایا چالیس ہزار آدمی نی پہر پوچہا آپکے دادا کے ہاتھہ پر یعنے حضرت امام حسین علیہ السلام کے کتنے لوگون نے بیعت کی تہی فرمایا اسی ہزار آدمی نے پہر پوچہا کہ آپ کے دادا آپسے افضل

یا آپ اونسے افضل ہین اور عہداور زمانہ اونکا آپ کی زمانہ سے بہتر تہا یا آپکا
زمانہ بہتر ہے فرمایا وہ مجھسے افضل تھے اور اونکا زمانہ میرے زمانے سے بہتر تہا تب
مسلمہ نے کہا اوس زمانے مین آپکے دادا کے ساتھہ اوس جمعیت کثیر نے وفا نہ کی
آپکو اس جمعیت قلیل کے قول وفعل پر کسطرح اعتماد ہوا۔ اوسی عرصہ قریب میں
بعضے نامور کوفے کے لوگون نے جنھون نے پہلے بیعت کی تھی آپ سے آکے پوچھا کہ
آپ ابوبکر اور عمر کی شان مین کیا کہتے ہین فرمایا بجز اونکی نیکی اور حسن کردار کے کسی
امر بد کو مین اونکی طرف منسوب نہین کرتا بعضے لوگون نے ہماری قوم مین صرف اسقدر
البتہ کہا ہے کہ بہ نسبت اونکی ہم لوگ مستحق تر خلافت کے تھے مگر جب وہ دونو خلیفہ ہوے
تو اونھون نے کتاب پر اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا اور
کسی پر ظلم نہین کیا اون لوگون نے کہا بنی امیہ بھی کہتے ہین کہ ہم کتاب اور سنت
پر عمل کرتے ہین اور اونھون نے بھی آپ پر کچھہ ظلم نہین کیا آپ نے فرمایا اونکو کیا
نسبت ہی اون دونو بزرگو نکے ساتھہ وہ مجھپر اور تم پر اور اپنے نفس پر ظالم ہین۔
الغرض اون لوگون نے اپنا عہد بیعت توڑ ڈالا اور کہا حقیقت مین ہمارے
امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام ہین آپ ہمارے امام نہین ہین آپنے اونسے فرمایا
یا قوم رفضتمونی یعنے اے قوم تمنے مجھکو چھوڑ دیا اسی سے شیعہ اثناعشری
پر لفظ رافضی کا اطلاق کیا گیا بالجملہ جب ہلال محرم ۱۲۲؁ھ دیکھا گیا حضرت زید نے
عزم خروج کا کیا اگرچہ تدابیر یوسف بن عمر والی کوفہ سے شب یکم صفر ۱۲۲؁ھ کو جو
حضرت زید نے تاریخ خروج مقرر کی تھی ساری جمعیت بیعت کرنیوالونکی آپ کی شریک ہوگی

ایک روایت سے صرف پانسو آدمی اور ایک روایت سے دوسو اٹھارہ آدمی نے ساتھ دیا
اور حضرت زید بڑی شجاعت اور بہادری سے لڑتے رہے یہانتک کہ ایک تیر پیشانی
مبارک پر لگا اوسکی صدمے سے آپ گھوڑسے پر سے جدا ہوگئے لوگ ایک اونکی معاونونکی
گھر مین اوٹھا لائے ایک جراح نے تیر پیشانی سے نکالا اور زخم کی دوا کرتا رہا مگر فائدہ
ہوا آپنے قضا کی یارون نے ایک مقام مخفی مین دفن کیا اور یوسف بن عمر والی
کوفہ مدفن کی تلاش مین تھا کہین پتا نہین ملتا تھا آخرش آپکے ایک غلام کو قتل کی
تہدید کرکے اوسے پوچھا اوسنے اپنے جان کی خوف سے بتادیا یوسف نے نعش
شریف قبر سے نکالکی سرتن سے جدا کیا اور ہشام کے پاس بھیجدیا اور تن مبارک کو
سولی پر چڑہایا فاعتبروا یا اولی الابصار ہشام بن عبدالملک کے
ذکر مین یافعی نے لکھا ہے کہ ایکمرتبہ ہشام ایک ہرن کے پیچھے دوڑے ظاہرا وہ ہرن
ہاتھہ نہ آیا وہان ایک لڑکا بکریان چراتا تھا ظاہرا استہزاءً اوسے کہا تیرے
پاس ہرن ہے لے آؤ اوسکو اوس لڑکے نے جواب دیا تیری موت آئی ہے جو میری طرف
بحقارت نظر کی اور مجھسے معاشرت بحقارت کی تیری گفتگو جاری ہے اور
فعل تیرا جباری ہے ہشام نے کہا اوچھوکرے تو مجھکو پہچانتا نہین ہے اوسنے
کہا تونے تو بےادبی سے پہلے ہی اپنے تئین پہچنوادیا کہ بغیر سلام علیک کے بات کرنا شروع
کردی ہشام نے کہا مین ہشام بن عبدالملک ہون لڑکے نے کہا خدا تیرے گھر کے قریب
نہ پہچانے اور نہ کسی زندہ کو تیری قبر دکھلائے وہ یہ کہی رہا تھا کہ حشم و خدم ہشام کے
وہان پہنچے اور ہر ایک نے کہنا شروع کیا السلام علیک یا امیر المومنین ہشام نہایت غصے مین

ہو لیکن ہے پر

گھوڑے پر سوار ہوے اور لوگون نے کہا اس لڑکے کو ساتھہ لے آؤ جب وہ دار الخلافت مین پہنچے اور وزیر
اور امرا حاضر ہوے ہر ایک آداب خلافت بجا لایا اور وہ لڑکا چپ سر جھکائے ہوے کھڑا تھا اور خلیفہ کو
سلام نہ کیا تب بعضے وزرا نے اوسکو کہا او کتے عرب کے کس چیز نے باز رکھا ہی تجھکو امیر المومنین پر سلام کرنے سے
اوسنے جواب دیا او پالان گدہے کی اتنی دور چلتے چلتے میرا دم چڑھگیا ہی حواس ٹھکانے نہین ہین بعضے
ندمانے کہا او گدہے کے بچے عرب کے بہت فضول تو بکا امیر المومنین کے سامنے اور اونسے لفظ بلفظ تو نے
تخاطب کیا اوسنے جواب دیا او بھوکی شکستہ انگی اور سرمہ لگانے والے بد فرزند کیا تو نے نہین سنا قول اللہ عزوجل کا
اپنی کتاب منزل مین اپنی نبی مرسل پر یوم تاتی کل نفس تجادل عن نفسہا پس جب اللہ تعالی
کے سامنے آدمی جدال کرینگے ہشام کی کیا حقیقت ہے کہ اوسنے کوئی لفظ بلفظ تخاطب نکرے اسبات سے
ہشام اور زیادہ غصے ہوے اور حکم ہوا کہ ہمین ہمارے سامنے اسکا سر کاٹ ڈالو جلاد طلب ہوا اور نطع بچھائی
اوسپر وہ دراز کیا گیا اور جلاد نے تین مرتبہ پوچھا یا سید میرے تمہارا بندہ ذلیل لب گور ہون اسکا سر کاٹ
ڈالون اور مین بری ہون اوسکی خون سے ہر مرتبہ ہشام نے کہا کاٹ ڈال اوسکی گردن مگر تیسرے مرتبہ
جب حکم دیا تو وہ لڑکا پڑا پڑا ہنسنے لگا تب ہشام نے کہا پھر کھڑا کرو اسکو جب وہ کھڑا ہوا اوسے کہا او چھوکرے
مرنے پر تو ہنستا ہے اور جینے پر تو اڑتا ہے کیا تو ہمسے تمسخر کرتا ہی یا اپنی نفس سے مسخراپن کرتا ہی تب اوسنے کہا یا
امیر المومنین میری دو باتین سن لیجیے پھر جو جی چاہی سو کیجیے حکم ہوا کہہ ڈال اوسنے کہا یہ میرا اول وقت ہی آخرت کا
اور آپکا آخر وقت ہی دنیا سی اور ہر آئینہ اگر اس مدت مین کوتاہی ہوئی یا اجل مین کچھہ تاخیر ہوئی تو آپکی
گفتگو کچھہ مجھے ضرر نکریگی نہ تھوڑی نہ بہت لیکن یا امیر المومنین کچھہ اشعار مجھے یاد آئے ہین اوسکو سن لیجیے حکم ہوا
پڑھ ڈال تب اوسنے پڑھا قطعہ نبئت ان الباز علق مرۃ + عصفور بر ساقہ المقدور +
[illegible] عصفور [illegible] اظفارہ + والباز منہمک علیہ یطیر + ما یغنی لمثلک شبعۃ +

وَلئن اکلت فانی لحقیر + فتعجب البازِ المذل لنفسہ + عجبا واقلت ذلک العصفور

ہشام یہ سنکے ہنستے ہنستے لوٹ گئے اور کہا خدا کی قسم اگر ابتدا سے یہ اسطرح کی گفتگو کرتا تو سوا خلافت کے

جو کچھہ مانگتا مین اسکو بخش دیتا پھر کہا اوچھوکرے اپنا منہہ کہول جب اوسنے منہہ کہولا تو موتی اور جواہر سے

اوسکا منہہ بھر دیا اور بہت کچھہ نقد او جنس اور خلعت پنہا کے رخصت کیا ۔

راقم کہتا ہی اوس لڑکے کی گفتگو کا عربی سے اردو مین ہمنی ترجمہ کیا ہی مگر وہ فصاحت

اور بلاغت جو عربی مین تھی وہ اردو مین کہان اور ہشام بیشک باوصف اوسکی سخت گفتگو سے نہایت

غصے مین تھی لیکن اوسکی فصاحت اور بلاغت سے متحیر اور متعجب تھی اور اوسی سے ہماری ذہن مین گذرتا ہی کہ

اوسکا قتل کرنا منظور نتہا صرف تخویف تھی ۔ اسیطرحکا ایک قصہ نہایت تعجب کا روضۃ الصفا مین منقول ہی

کہ ہشام ایکدن اپنی شکار کی سفر مین ایک کاروان مین جا پھنسے وہان ایک بوڑہی آدمی کچھہ حقارت سے

گفتگو کی اوسنے ہر سوال کے جوابمین باوصف اونکی آگاہ کرنے کی کہ مین ہشام ابن عبد الملک ہون بہت

دلیری سے اور کمال بے ادبی سے گفتگو کی اور سارے عیوب بنی امیہ کے امیہ کیوقت سے اونکی عہد تک نقل کئی

مگر وہان اونکا حشم اور خدم نہین پہنچا صرف ایک غلام ساتھہ تہا اونکی آنکہونمین غصے سے خون اوتر

آیا اوس غلام سے پوچھا کہ تجھکو یاد ہی اِس بوڑہے نے کیا کیا کہا اوس غلام نے کہا یا امیر المومنین

مین اوسکی گفتگو مسلسل بے ادبی کی سنکے ایسا بد حواس ہو گیا کہ مجھی ایک لفظ اوسکا یاد نہیں ہے کئی بار مینے

قصد کیا کہ تلوار نکالکے اوسکو قتل کرون مگر مآل کار سے ڈر کے ساکت ہو رہا ہشام نے کہا کہ اگر تو

اسکی خلاف گفتگو کرتا تو مین تجھکو قتل کرتا خبردار اگر کچھہ بھی تجھکو یاد ہو تو کسی کے سامنی مطلق زبان سے نکالنا

بعد اپنی لشکر مین آنیکے لوگونکو بھیجا کہ اوس بوڑھیکو پکڑ لاوین مگر اوسکا کہین پتہ نہ لگا اور ہشام ہمیشہ اوسکی

تلاش مین رہے مگر کبھی نہ ملا اور اونکو ساری عمر حسرت رہی کہ اوسکو فوراً کیون نہین گرفتار کیا یہ قصہ

روضۃ الصفا مین تاریخ اعثم کوفی سے منقول ہی بسبب تطویل کے لفظ بلفظ کلام اوس بوڑہی کا ہمنے نقل
ہنین کیا - یافعی لکہتے ہین کہ ہشام سفید رنگ اور خوبصورت تہی اور سیاہ خضاب ایام کہولت مین کرتی تہی
مگر روضۃ الصفا مین اوس بوڑہی آدمی کی طعن و تشنیع کے ذکر مین لکہا ہی کہ ہشام احول اور کریہ منظر تہی
اسی معلوم ہوتا ہی کہ اوس بوڑہی کی قصے مین صاحب روضۃ الصفا کی شاعریت خلاف اصلیت کے بہت تہی
اسیطرح سے روضۃ الصفا مین بخل کی نسبت ہشام کیطرف کی ہی اور بدوی چھوکرے کے قصے مین جو
انعام اوسکو لکہا گیا ہی وہ بخل کے بہت خلاف ہے مگر چونکہ نہایت دانشمند اور دور اندیش تہی ظاہر اسراف
بیمحل ہنین کرتے تہی - مسامرہ مین ہی اونکی مہر کا کندہ تہا الحکم للّٰہ منشی اونکی سالم نام اونکا اپنا ایک غلام تہا
اور حاجب دوسرا غلام خالد نام تہا قاضی اونکی عہد مین عمر بن صفوان تہی اور کوتوال یزید بن یعلی ہی عبسی
تہی ۱۰۵ ھ مین وہ خلیفہ ہوے اور ربیع الثانی ۱۲۵ ھ مین شہر رصافہ مین قضا کی وہین دفن ہوئے
اونکی مان ام اسمٰعیل بنت ہشام بن اسمٰعیل مخزومی تہی اکسٹھہ برس اونکی عمر ہوی اور اونیس
برس نو مہینے پانچ دن خلافت کی -

گیارہوان خلیفہ بنی امیہ کا ابو العباس ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان تہا

یافعی نے ولید بن یزید بن عبد الملک کے ذکر مین لکہا ہی وہ بہت خوبصورت تہا اور سرآمد زور آور شاعر
غرا تہا لیکن اوسکے حالات مین بہت سے امور بد خلاف دینداری اور خلاف حیا اور شرم کی اوسکی طرف
لوگون نے نسبت کئے ہین جسکا ذکر یافعی کو مکروہ معلوم ہوا اور خدا عالم ہی اوسکا یعنی اون روایات کی
صحت اور غلطی کا اور اوسی سبب سے اوسکی بنی عم یزید بن ولید نی اوسپر خروج کرکے اوسکو قتل کیا کل ایک
برس تین مہینے وہ متولی خلافت رہا جمادی الثانی ۱۲۶ ھ مین وہ مقتول ہوا - مسامرہ مین لکہا ہی مان
اوسکی ام الحجاج بنت محمد بن یوسف ثقفی تہی روز وفات ہشام بن عبد الملک کے لوگون نے

اوسکی ہاتھہ پر بیعت کی اوسکی مہر کا کندہ تہا یا ولید احذر الموت حاجب اوسکا قطری تھا
اور منشی اوسکا یوسف بن مہرویہ تھا کوتوال اوسکا عبد الرحمن بن جمیل کلبی تہا اوسکے چچا کے بیٹے یزید بن ولید
عبد الملک نے اوسکو قتل کیا باب فرادیس کے باہر وہ دفن ہوا ادتالیس برس کی عمر پائی ایک برس دو مہینے بائیس دن
متولی خلافت رہا ربیع الثانی ۱۲۵ھ مین اوسکی ہاتھہ پر بیعت ہوئی اور جمادی الثانی ۱۲۶ھ مین وہ مقتول ہوا
انتہی روایۃ المسامرہ - بالجملہ وہ اپنے باپ کی وصیت سے بعد چچا کی مرنیکی خلیفہ ہوا تھا جس وصیت کا ذکر
اوپر ہو چکا ہے اور سبایک الذہب مین لکہا ہے وہ فاسق ملعون دائم الخمر تہا محرمات پر اوسکو اصرار اور بڑی
جرات تھی حج کرنیکا ارادہ کیا اس نیت سے کہ کعبہ شریف کی چھت پر بیٹھ کے شراب پئے تب [illegible] اوسکے چچا کے
بیٹے نے اوسپر خروج کر کر اوسکو قتل کیا -

راقم کہتا ہے اگر چہ اوسکی فاسق ہونے [illegible] صحیح ہے تو [illegible] یزید بن
معاویہ کے [illegible] ہوگا اسواسطے کہ اوسکی بیٹی [illegible] عجب نہین [illegible] ولید بن
عبد الملک [illegible] کے بیٹے نے اوسپر خروج کیا [illegible]
نہایت مبالغہ کیا ہے چنانچہ [illegible] اوسکی نقل [illegible] ہوا اوسکے کفر [illegible]
پر دلالت کرتے ہین مگر اوسکے [illegible] لکہا ہے [illegible] کہ وہ سب افترا ہین تہمت
اور بہتان کی ہین اور [illegible] گمان کا یہ قصہ [illegible] روز مہدی باللہ خلیفہ عباسی نے
اپنی مجلس مین ذکر کیا کہ ولید بن یزید بن عبد الملک [illegible] تہا ابو العلاء [illegible] مجلس مین [illegible]
اونہون نے کہا یا امیر المؤمنین اللہ تعالی [illegible] معلوم ہوا کہ اپنے حبیب محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ [illegible] جو لوگ اوسکی مجلس مین حاضر
رہتی تھی مین نے اونسے سنا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تہا وہ فورا اپنی مجلس عیش و عشرت اور شراب

ولباس سے اوٹھکی اور نئی پوشاک بدلکے نماز پڑہتا تہا بعد فراغت کے نماز سے پھر وہی پچہلی پوشاک پہنکے
عیش و عشرت کی مجلس مین آتا تہا ایسے شخص کو یہ نہین کہہ سکتے کہ زندیق تھا اور خدا کا ایمان نہین
رکہتا تھا مہدی باللہ نے کہا بارک اللہ علیک یا ابا العلامہ اسی ولید بن یزید بن عبد الملک کے
عہد مین یحیی بن زید بن زین العابدین بن حسین سلام اللہ علیہم ممالک خراسان مین مقتول
ہوے مجمل حکایت اوسکی بروایت روضۃ الصفا یہ ہے کہ جب واقعہ ہائلہ حضرت زید کا پیش آیا
تب حضرت یحیی مختفی وطن سے نکلکے خراسان کیطرف چلے گئے اور بلخ مین حریش نام ایک شخص
کے گھر مین ٹھہرے جب ہشام بن عبد الملک نے قضا کی اور ولید بن یزید بن عبد الملک متولی خلافت
ہوا تو یوسف بن عمر نے جو طرف ولید کیطرف سے ارباب اقتدار مین تھا نصر بن سیار والی خراسان
کو لکہا کہ یحیی بن زید کو گرفتار کرکے عراق مین بہیجدو نصر نے بعد تحقیق اور تفتیش کے حریش کو گرفتار
کیا اور کہا یحیی کو حاضر کرو اوسنے انکار کیا کہ مین نہین جانتا ہون وہ کہان ہین نصر نے چہہ سو
کوڑے حریش کے مارے پہر حریش نے قسم کہائی کہ اگر یحیی میرے پاؤن کے نیچے ہو اور تم ہزار تلوار
سے میرے ٹکڑے کرو مین ہرگز پاؤن نہ اوٹھاؤنگا مگر قریش حریش کے بیٹے نے جب دیکھا کہ اوسکا باپ
مارا جاتا ہے اوسنے یحیی کا نشان بتادیا اور نصر بن سیار نے اونکو قید کرکے ولید کو اطلاع کی ولید نے
حکم لکہا کہ حضرت یحیی کو مطلق العنان کردو اور اونسے تعرض نہ کرو نصر بن سیار نے اونکو ہزار
دینار حضرت یحیی کو نذر کرکے اونسے کہا کہ آپ خراسان کی ملک سے کہین باہر تشریف لیجائیے
میرے حد اقتدار کی ممالک مین قیام نہ فرمائیے حضرت یحیی وہان سے جو ظاہرا نصر بن سیار کا دار الحکومت
تہا یا اوس عرصہ مین وہ وہان مقیم تہا سرخس مین تشریف لیگئے اور وہان سے نیشاپور کی
عازم ہوئے اوس نواح مین جتنے تجار سے حضرت یحیی نے کچھہ گھوڑے اور اوردواب اس

وعدے پر خرید کئے کہ جب وقت آویگا تب ہم اوسکی قیمت اداکرینگے عمرو بن زرارہ جو اوسطرف کا
حاکم تھا اوسنے نصر بن سیار کو اوس واقعے کی اطلاع کی اوسنے حکم بھیجا کہ حضرت یحیی سے
مینے اقرار کرالیا ہی کہ وہ میرے حدود ممالک سے باہر چلے جائینگے اگر وہ ہمارے ممالک چھوڑدین تو بہتر
والا اونکے ساتھہ محاربہ کرو عمرو بن زرارہ ایک فوج کثیر سوار اور پیادونکی جمع کرکر حضرت یحیی کے
مقابل ہوا اونھون نے فرمایا مین یہان جنگ کرنیکو نہین آیا ہون روبراہ ہون تم کیون مجھسے
متعرض ہوتے ہو اوس بیحیائی بغرور حکومت حکم اونکے قید کرلینیکا کیا حضرت یحیی ہمگی ستر آدمی
اپنے ہمراہیونکے ساتھہ آمادہ مدافعت ہوئے خوب لڑائی ہوی یہانتک کہ عمرو بن زرارہ خود مارا گیا
اب حضرت یحیی کو لازم تہا کہ اگر مجبوری نتھی تو فوراً حدود خراسان سے باہر ہوجاتی یا جمیعت کثیر
ہمراہ رکھتی لیکن چونکہ ارادۂ ازلی نے اونکے ایام حیات کو ختم کردیا تھا دونو امر مین سے ایک
بھی وقوع مین نہ آیا آپسمین مشورہ کیا کہ سردست ہمارا ارادہ جنگ کا نتھا نیت یہ تھی کہ عراق
مین جاوین مگر اب اوسطرف جانا دشوار ہے سات سو آدمی آپکے ملازمین سے تھے اس جمیعت کے ساتھہ
جرجان کی عزمیت کی نصر بن سیار نے یہ خبر سنکے فوراً خود عازم جرجان کا ہوا اور مسلم
بن احور مازنی کو دس ہزار سپاہ کے ہمراہ مقدمۃ الجیش کرکے روانہ کیا اب بھی اگر حضرت یحیی اپنے
تئین نصر بن سیار کے سپرد کردیتے تو لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ سے نجات پاتے
اور چونکہ ولید نے پیشتر حکم اونکے مطلق العنان کرنیکا دیا تہا اگر تنہا وطن کیطرف معاودت کرتے
یا ممالک سند کیطرف چلے جاتے تو مصلحت دینی اور دنیوی اوسی کی مقتضی تھی اور اگرچہ پہلا مقابلہ
عمرو بن زرارہ کے ساتھہ بمدافعت ظاہرہ تہا لیکن بعد کامیابی کے اوس مقابلہ مین اس جمیعت
کثیرہ کے ساتھہ خلاف اپنے اقرار اور وعدے کے جب ممالک خراسان کو ترک نہ کیا اگرچہ سردست

بیت فوج کشی کی بسبب بے سامانی کے نہ ہوا ورنہ اپنی تئین تنہا سپرد کردیا پھر ارباب اقتدار دنیادار
کب اونکی طرف سے مطمئن ہوتی ہیں بہرصورت مسلم بن احور مازنی نے حضرت یحیی کو حدود جرجان
مین جا گھیرا وقت چاشت سے تا زوال آفتاب معرکہ قتال وجدال کا طرفین سے گرم رہا
بعد زوال کے حضرت یحیی نے مسلم سے استجازت کرکے قتال واسطے ادائے نماز ظہر کے موقوف
کرا دیا بعد نماز کے پھر قتال شروع ہوا مسلم کیطرف بہت سے لوگ مارے گئے تب مسلم نے ایک جماعت
تیراندازون کی صف برابر کرکے تیرونکی بارش کردی ایک تیر حضرت یحیی کے مقتل پر
جا بیٹھا اور اونکو آخر کردیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الغرض مسلم نے سر اونکا کاٹ کے نصر بن
سیار کے پاس بھیجدیا اور جثے کو مع دو اونکے ہمراہیونکے جنکا نام ابو الفضل اور ابراہیم تہا
بموجب نصر کے حکم کے سولی پر چڑہا دیا جب ابو مسلم مروزی کا خراسان پر تسلط ہوا تب اوسنے
اون لاشونکو اوتار کے دفن کیا واضح ہو کہ نفاق اور شقاق کسی قوم مین صرف قوت
اور طاقت اوس قوم کی نہین گھٹاتا بلکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ بالخاصہ اوسمین ایسی
نحوست ہے کہ اگرچہ سے کوئی قوم آپسکے نفاق اور شقاق اور جنگ وجدال سے کل منتفی
نہوئی تو جو باقی رہجاتے ہین وہ ذلیل اور خوار اور معدوم الاقتدار رہتی ہین کتب تواریخ
سے سیکڑون اقوام پیشین کا یہی حال دیکھنے مین آیا قوم بنی امیہ مین جب تلک اتفاق رہا
خلافت اوس قوم مین بڑے شوکت اور احتشام سے قایم رہی جو خلیفہ مقرر ہوا ساری
قوم نے برضا ورغبت اوسکی فرمانبرداری کی جب مشیت ایزدی اوس قوم کے زوال
اقتدار کی مقتضی ہوئی اسی ولید بن یزید بن عبد الملک کے عہد مین آپسین جوتی
پیزار شروع ہوئی اور شروع اس نفاق اور شقاق کا یزید بن ولید بن عبد الملک کے

نامۂ اعمال مین ثبت ہوا کہ اوسنے باتہام یا انتساب ولید کے حرکات قبیحہ منجر بکفر و زندقہ کی اوسپر خروج کیا اور باہم جنگ وجدال واقع ہوئی طرفین سے لوگ مقتول ہوے مگر غارجی غالب آیا اور ولید کو قتل کیا اور حقیقت یہ ہی کہ بعد خلافت راشدہ کی امامت اور خلافت شرعی تو باقی نہین رہی تھی ظاہر ہین البتہ ارباب حل وعقد اہل اسلام کے فاسق معلن کے ہاتھہ پر بیعت نہین کرتے تھی اور واقع مین خلافت سلطنت موروثی ہوگئی تھی پچہلا خلیفہ اپنی اولاد یا اقربا مین سے جسکو چاہتا تہا وصیۃً خلیفہ مقرر کرتا تہا تو غالباً ولید بن یزید بن عبد الملک پیشتر خلافت سے فاسق معلن نتہا اگر بعد خلافت کے اوسکے فسق کا اعلان ہوا تو یہ مسئلہ شرعی ہے الامام لاینعزل بالفسق یعنی امام اگر بعد خلیفہ ہونے کے فاسق ہوجاوے تو خلافت سے معزول نہ کیا جائیگا۔ اور فرض کیجئے اگر وہ پیشتر سے فاسق معلن بھی تہا وہ عیب اوسکا ذاتی تہا امامت اور خلافت شرعی تو تھی نہین سلطنت موروثی تھی اور انتظام سلطنت کے بابمین وہ عادل اور رعایا پرور تہا روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ شام کے ممالک مین جتنے اندہے اور لولے تھی اونکی واسطے وظیفہ مقرر کیا اور ہر ایک کیواسطے ایک خادم مقرر کردیا ننگے اور بھوکھے تھے اونکو لباس اور کہانا دلوایا مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً کے لوگون کیواسطے صلات اور لباس بہیجا گیا ارباب فوج اور لشکریونکی مرسومات بڑہا دیئے مطالب اور مسئولات حاجتمندونکے پورا کرتا رہا ایسے بادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکو قتل کرنا محض دنیا طلبی اور خواہش نفسانی سے دینداری کے پردے مین واقع ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جو بانی اس حرکت کا تہا یعنی یزید بن ولید بن عبد الملک اوسکو بھی سلطنت سازوار نہوئی لوگونکی زبانو نپر متغلب مشہور رہا اور تھوڑے دنون مین مرگیا اوسکی جگہہ اوسکا بہائی ابراہیم ہوا اوسپر مروان حمار نے خروج کیا

اور آپس کے نفاق اور شقاق سے دو مہینے کے بعد اوسکو خلافت سی دست بردار ہونا پڑا پھر مروان حمار پر سلطنت خاندان بنی امیہ کی ختم ہوگئی اور وہ قوم ایسی مٹی کہ اب نام و نشان اوس قوم کا عالم مین سننے مین نہین آتا

بارہوان خلیفہ بنی امیہ کا ابو خالد یزید بن ولید بن عبد الملک تہا جسکا لقب یزید ناقص ہوگیا تہا

لکھتے ہین کہ ناقص اوسکا لقب اس سبب سے ہوا تہا کہ اوسنے مواجب فوج کا گھٹا دیا تہا اور خروج اوسکا ولید بن یزید بن عبد الملک پر بھی باعث اس لقب کا ہوا کہ بغیر استحقاق کے بزور شمشیر متغلب ہوا تہا یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکھا ہی کہ یزید کے ہاتھہ پر بعد قتل ولید بن یزید بن عبد الملک کے جمادی الثانی ۱۲۶ سنہ مین بیعت ہوئی اور اوسی سال کی بیسوین ذیحجہ مین اوسنے قضا کی چھتیس برس کی عمر مین اور وہ زاہد اور عادل اور نیک تہا مگر قدری تہا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یزید بن ولید بن عبد الملک جب متولی خلافت ہوا تب اوسنے خلق کو مذہب قدریہ کی دعوت کی یعنی مذہب معتزلہ کا سکھایا جنکو قدریہ کہتے ہین بسبب اسکی کہ وہ تقدیر الٰہی کے منکر ہین۔ روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ وہ یزید بن ولید بن عبد الملک جب متولی خلافت ہوئے تب اونھون نے خطبہ پڑہا جسمین ولید بن یزید بن عبد الملک کو الحاد اور بد اعتقادی کیطرف منسوب کیا جو عذر تہا اوسکی قتل کرنیکا اور اپنا متولی خلافت ہونیکا اور بیان کیا کہ مین ہرگز بیت المال مین تصرف بیجا نکرونگا اور ہر ملک کی آمدنی جبتک خود اوسی ملک کے مصارف سے فاضل نہو دوسری جگہہ پر نقل نہوگی اور مین دروازہ اپنے گھر کا کسی کیواسطے بند نہین کرونگا میری طرف سے اذن عام ہے جس حاجتمند عام اور خاص کا جو مطلب ہو بغیر روک ٹوک کے خود آکے مجھسے ظاہر کرے اور حکم کرونگا کہ جو کچھہ جسکا حق مقررہ ہی ماہ بماہ اوسکو پہنچے یہ جو مینے یہ وعدے کئے ہین اگر اسکو ایفا کرون تو سب لوگ میری فرمانبرداری کرو اور اگر اوسکا ایفا مجھسے نہو تو بے تکلف خلافت سے مجھکو معزول کرو۔

راقم کہتا ہی یہ یزید بن ولید بن عبد الملک قبل خلافت کی بھی بہت متقی اور پرہیزگار تھا

اور بعد خلیفہ ہونیکی بھی اوسنے عزم عدالت اور انصاف اور دینداری کا کیا اس صورت مین بنظر اوسکی اتقا اور تدین کے ممکن ہے کہ اوسکا خروج اپنے ابن عم خلیفہ پر اور اوسکا قتل کرنا محض دنیا طلبی اور خواہش نفسانی ہی نہو خیال دینداری کا زیادہ اوسکا باعث ہوا ہو لیکن تب بھی اوسکی خطای اجتہادی مین کچھہ شک نہین ہے کہ عصا اتفاق اہل اسلام کو اوسنے پہاڑا اور آپسمین نفاق اور شقاق پیدا کیا جسکی نحوست نے بنی امیہ کے خاندان میں ... دیا۔ چنانچہ اوسی روضۃ الصفا کی روایت سے ثابت ہے کہ باوصف اوسکے عزم دینداری کے ہر طرف مملکت مین فتور اور فساد برپا ہوا سلیمان بن ہشام جو عمان مین مقید تہا اوسنے وہان خروج کیا اور علم بغاوت بلند کیا حمص کے لوگون نے ولید کے قتل پر بہت تعزیت کی اور وہان فتور اور فساد برپا کیا یمن کے لوگ بھی باغی ہو گئے اور شامیونکی ساتھہ نوبت جنگ وجدال کی پہنچی خراسان مین یزید نے نصر بن سیار کو معزول کر کے منصور بن جمہور کو وہانکی ایالت پر مامور کیا تھا نصر نے اوسکو دخل نہ دیا اور مخالفت پر آمادہ ہوا تب یزید نے عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز کو وہان مامور کیا اور منصور کو واپس طلب کیا مروان بن محمد بن مروان بن حکم جسکا لقب مروان حمار تہا بنی امیہ کے خاندان مین بڑا نامور اور شجاع تھا اور ارمینیہ کی ولایت مین حاکم با اقتدار تھا اگرچہ یزید کی زندگی مین اوسنے خروج نہین کیا مگر ولید کی قتل سے اور یزید کی تسلط سے وہ ناراض تہا بعد یزید کی مرنیکی اوسنے خروج کیا جسکا ذکر آئندہ ہوگا ان سب سے انتظامیونکا اور مفاسد کا کچھہ بند وبست یزید سے نہو سکا اور چھہ ہی مہینے کے عرصہ مین اوسنے قضا کی بنی امیہ کے خاندان مین ایک نے دوسریکو قتل کرنا شروع کیا جو موجب زوال اقتدار اوس قوم کا ہوا۔

مسامرہ مین شیخ اکبر نے لکھا ہے ماں یزید کی ام ولد ظریفہ نام بنات یزدجرد سے تھی تو بنات سے مراد بیٹی سے پوتی ہے اسواسطے کہ روضۃ الصفا کی روایت سے معلوم ہوا کہ اوسکی مان کا نام ماہ آفرید تہا بنت فیروز بن یزدجرد بن شہریار۔ تو ظاہرا یہان نام خاندانی اوسکا بدلکی ظریفہ رکہا گیا ہوگا اور یزدجرد کی تو

تین بیٹیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آئی تھین اور اونکی بموجب مشورے حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کے شادیان ابناء صحابہ کبار کے ساتھ ہوئین اسواسطے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ شاہزادیان ہین انکی ساتھ مثل عوام لونڈیونکی نہین پیش آنا چاہئے چنانچہ ایک اونمین سے شہربانو تھین جنکی شادی حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ہوئی جنکے بطن سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام پیدا ہوے اور دوسری کی شادی محمد بن ابی بکر کے ساتھ ہوئی جنکی بطن سے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہم پیدا ہوے اور تیسری کی شادی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی اونکی بطن سے ایک نامور بزرگ پیدا ہوے جنکا نام راقم کو اسوقت یاد نہین ہے لکھتے ہین کہ یزید بن ولید کبھی تفاخر کہتے تھے انا ابن کسری وابی مروان وجدی قیصر وجدی خاقان تو مروان کا اونکی آبا مین ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ یزید بن ولید بن عبد الملک بن مروان تھے اور چونکہ فیروز بن یزدجرد کی مان شہرویہ کی بیٹی تھی اور شہرویہ کی بیٹی کی مان یعنی اوسکی جورو قیصر کی بیٹی اور شیرویہ کی مان خاقان کی بیٹی تھی پس یزدجرد یعنے کسرا اور قیصر اور خاقان یزید کے اجداد مادری ہوے۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے کہ یزید بن ولید بن عبد الملک کعبہ شریفہ مین پیدا ہوا اور کوئی خلیفہ سوا اوسکی کعبہ مین نہین متولد ہوا۔ ظاہرا شیخ اکبر کو یہ روایت نہین پہنچی جو روضۃ الاحباب مین منقول ہے جسکو بعینہ ہم نقل کرتے ہین کہ ولادت باسعادت اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب سلام اللہ علیہ روز جمعہ سیزدہم ماہ رجب بعد از سی سال از عام الفیل اندرون خانہ کعبہ روداده و امام ابوداؤد آوردہ کہ پیش ازان جناب وبعد ازان ہیچکس را حاصل نشد کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد و درین معنی عزیزان گفتہ اند۔ شعر۔ ولدتہ فی حرم المعظم امہ ٭ طابت وطاب ولیدہا والمتولد ٭ گوہر چو پاک بود صدف نیز پاک بود ٭ آمد میانہ حرم پاک در وجود۔
راقم کہتا ہے شعر فارسی گویا ترجمہ عربی شعر کا ہے پس قول شیخ اکبر کا ظاہرا باستثنا
بدون آ

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہوگا یا یہ ہو کہ ولادت یزید بن ولید کی شاید مسجد الحرام مین
ہوگی اسواسطیکہ مسامرہ مین قید اندرون کعبہ کی نہین ہے اور مسجد الحرام پر بھی اطلاق کعبہ کی ہی اور
تحفۂ اثنا عشریہ مین بردقول مفضلین حضرت علی کے شیخین پر بدلیل ولادت آپکے اندرون خانۂ کعبہ
مین لکھا ہی کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جو زمرۂ اصحاب مین ہین اونکی ولادت بھی خانۂ کعبہ مین ہوئی
تو چاہیے کہ وہ بھی افضل شیخین سے ہون وہذا خلف پس یہ روایت خلاف ہے اوسکی جو روضۃ الاحباب
مین لکھا ہے کہ پیش از انجناب وبعد ازان ہیچکس را حاصل نشد کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد۔ پھر مسامرہ مین
لکھا ہی یزید بن ولید کی مہر کا کندہ تھا قم بالحق تنتصر حاجب اونکا ایک اپنا غلام سلامہ نام تہا اور منشی بکر بن
شماخ تھی اور کوتوال جو منشی کا بھی کام کرتے تھی ثابت بن سلیمان تھی اور قاضی اونکی عہد کے عثمان بن عمر بن
موسیٰ بن معمر تیمی تھی سنہ ۱۲۶ھ مین چھیالیس برس کی عمر مین قضا کی اور یافعی کی اور روضۃ الاحباب کی
روایت سے ذی الحجہ سنہ ۱۲۶ھ مین قضا کرنیکا حال اوپر لکھا ہے۔

تیرہوان خلیفہ بنی امیہ کا ابراہیم بن ولید بن عبد الملک بن مروان تھا جسکی کنیت ابو اسحاق تھی

اس ابراہیم کو خلافت پر استقلال نہ نصیب ہوا مسامرہ مین لکھا ہی بروز وفات یزید ناقص اپنے بہائی کے وہ خلیفہ
مقرر ہوا بعضے کہتے ہین بھائی کی وصیت سے بعضے کہتی ہین بغیر وصیت کے اور دو مہینے چوبیس دن کے بعد اپنی تئین
خلافت سے خلع کیا اور مروان حمار کی ہاتھہ پر بیعت کی جو خاتم خلافت بنی امیہ تھا اوسکی مہر کا کندہ تھا۔
توکلت علی الحی القیوم۔ ابراہیم بن ابی جمعہ وغیرہ کئی آدمی منشی تھے اور وروان اونکا غلام حاجب تہا
اور عثمان بن عمر التیمی قاضی تھی وہی جو اونکی بھائی کیوقت مین تھی مان اونکی ام ولد تھی نعمت نام۔
اور سبائک الذہب مین لکھا ہی کہ ابراہیم کو ستر رات خلیفہ ہونے سے گذری تہ ابن کہ
مروان نے خروج کیا لوگون نے اونکی ہاتھہ پر بیعت کی اور ابراہیم دار الخلافت سے بھاگ گئے پھر وہ آئے اور کی تو

خلافت سے خلع کیا اور مروان کو سپرد کردی اور برضامندی اونکی ہاتھہ پر بیعت کی اور سنہ ۱۳۲ تک زندہ رہی جب سفاح عباسی نے خروج کیا تب او بنی امیہ کی ساتھہ وہ بھی مارے گئے ۔ اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ دمشق کے لوگون نے بعد یزید بن ولید کے مرنیکی ابراہیم کے ہاتھہ پر بیعت کی مگر اونکی خلافت کا کچھہ استحکام نہوا لوگ اونکو کبھی رتبۂ خلافت سے سلام کرتے تھی کبھی رتبۂ امارت سی کبھی دونوں مین کوئی رتبہ ملحوظ نہین رہتا تھا مثل احاد ناس کے لوگ خیال کرتے تھی یہانتک کہ سنہ ۱۲۷ مین مروان حمار نے اونکو خلافت سے خلع کیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ مروان کو قتل ولید کا اور تسلط یزید کا ناگوار تھا جب او سنے یزید کی بیماری کی خبر سنی خروج کرکے بلاد جزیرہ پر بھی متصرف ہوا اور بعد وفات یزید ناقص کے اسی ہزار فوج ارمنیہ اور جزیرے کی جمع کرکے ولایت شام کیطرف متوجہہ ہوا جب قنسرین مین پہنچا یزید بن عمرو بن ہبیرہ جو عظماے بنی امیہ سے وہانکا حاکم تہا وہ بھی شریک ہوگیا جب حمص مین آیا سارے وہانکی لوگ جو خیر طلب ولید بن یزید بن عبد الملک کے تھی اور تسلط یزید بن ولید بن عبد الملک سی ناراض تھی مروان کے شریک ہوگئے اور وہ بنام حکم اور عثمان ابناے ولید بن یزید جو ابراہیم کی قید مین تھی سب سے بیعت اپنے ہاتھہ پر وکالۃً کراتا تھا جب ابراہیم کو خبر مروان کے پیشقدمی کی ہوئی ایک لاکھہ بیس ہزار سپاہ ہمراہ لیکے چشمۂ آب گرم پر اوسنی معسکر کیا پہلی مروان نے ابراہیم کو پیغام بھیجا کہ اگر حکم اور عثمان کو قید سی چھوڑ دو تو ہم تمسی جنگ نکرینگے چونکہ ابراہیم نے اونکو نچھوڑا لہذا معرکۂ کارزار گرم ہوا خوب گھمسانکی لڑائی ہوئی مگر ابراہیم کو شکست ہوئی سولہ ہزار سپاہ شامی قتل ہوئی اور بیس ہزار آدمی مروان نے مقید کئی اور اونسی حکم اور عثمان ابناے ولید بن یزید بن عبد الملک کے نام بیعت کرائی ابراہیم مع عبد العزیز بن حجاج بن عبد الملک جو ابراہیم کا ولیعہد تھا اور یزید بن خالد بن عبد اللہ قشیری بھاگ کے دمشق مین چلے گئے اور وہان یہ رائے قرار دی کہ اگر حکم اور عثمان با اقتدار ہوگئے تو کسیکو اپنے باپ کے قاتلین مین سے زندہ نچھوڑینگی اونکو محبس مین قتل کرنا چاہئے اسواسطیکہ اونکا قتل موجب حیات ہزارون آدمیونکا ہی اور بموجب اس مشوریکی اون بچارونکو قتل کرڈالا اور سلیمان بن ہشام جسنے ابراہیم کی بیعت

کرلی تھی اوسنے سارا خزانہ بیت المال دمشق کا اوس کے اپنی نوکرون پر تقسیم کردیا بعد مقتول ہونے حکم اور عثمان کے اہل اسلام نے علانیہ مروان حمار کے ہاتھہ پر خلافت بیعت کی اسواسطیکہ وہ بہت بڑا شجاع تھا اوسکی سوا بنی امیہ کے قوم مین ایسے وقت نازک شیوع مفاسد اور اختلافات مین کوئی دوسرا ذی رعب لایق انتظام خلافت کے معلوم نہوا اور اوسکا لقب حمار از راہ تحقیر کا نتھا صرف اوسکی شجاعت کی سبب سے وہ لقب قرار پایا تہا اسواسطیکہ کہ جہا معرکہ جنگ سے ہرگز پانو نہین اوٹھاتا اور منہہ نہین پھیرتا اگرچہ قریب موت کی مجروح ہوجاوے ڈرا تا آگے بڑھتا چلا جاتا ہی اسی لئے عرب کی یہ مثل مشہور ہے اصبر من الحمار فی الحراب اوس شخص پر وہ مثل اطلاق ہوتی ہے جو لڑائی مین کیسی ہی مصیبت پڑنے سی منہہ نہ موڑے مروان کا یہی حال تھا کہ یورش کرتے ہین اور غنیم کے مجمع مین بے تحاشا گھس جاتا نہین مطلق اوسکو خوف و خطر نہین ہوتا تہا کیسی ہی شدت کی مار پڑتی ہو وہ سب کا متحمل ہوتا تہا اور لڑائی کی مصیبت عظیم پر وہ صبر کرتا تہا ہرگز متوحش نہین ہوتا تہا

چودہوان خلیفہ بنی امیہ کا جو خاتم خلافت اوس قوم کا تہا مروان بن محمد بن مروان بن حکم ابن ابی العاص ہے جسکا لقب حمار اور جعدی تہا

حمار لقب ہونیکی وجہ ابہی ہم لکہہ چکے ہین شاید وہ مثل عرب کی اصبر من الحمار اول انہین مروان پر اطلاق ہوئی اور جعدی اونکا لقب اس سبب سے ہوا تہا کہ جعد بن درہم اونکا اتالیق اور مودب تھا مان اونکی لبابہ نام ام الولد تھی قبل خلافت کے کئی ولایتوں مین وہ والی رہے تھے اور اچھی حکومت کرچکی تھے جب بڑے بڑے مقتدر لوگون نے ارباب حل و عقد اہل اسلام سے اونکی ہاتھہ پر بیعت خلافت کی کرلی ابراہیم نے اور اوسکی مقتدر ہمراہیون نے مخالفت مناسب نجانی اور مروان سے امان طلب کی اور ابراہیم نے برضا مندی اپنے تیئن خلافت سے خلع کرکے اونکو سپرد کردی اور اونکی ہاتھہ پر بیعت کی مروان حمار ابراہیم اور اونکی ولیعہد عبد العزیز بن حجاج بن عبد الملک کے ساتھہ بہت مہربانی اور تلطف کرتا تھا تا اینکہ بعد خروج سفاح عباسی کے ہمراہ سارے بنی امیہ کے وہ بھی قتل ہوے اور ایک روایت ضعیف

یہ ہے کہ خود مروان نے اونکو قتل کیا - الغرض مروان اگرچہ باجماع عام خلیفہ ہوا لیکن اوسکو بالکل فرصت
انتظام خلافت کی نہ ملی ہر طرف سے بغاوت اور خروج شروع ہوا ایکطرف اوسنے باغیون کو زیر کیا
دوسری طرف بغاوت اوٹھی پہلے بنی امیہ کے خیر طلب آپس مین لڑتے بھڑتے رہے یہانتک کہ ہزارونکو اپنی
قوم کے خیر طلبون مین سے اور سیکڑون کو اپنی قوم مین سے اوسنے بسبب بغاوت قتل کیا آخرش یہ نوبت پہنچی کہ
سفاح عباسی نے خروج کیا اور اوسکو غلبہ ہوا کہ اوسنے خلافت کو بنی امیہ کے خاندان سے میٹ دیا سفاح
کی خلافت کا حال تو آئندہ شروع خلافت عباسیہ خاندان کا جہانسے ہوگا وہان مفصل لکھا جائیگا مگر یہان
اسقدر لکھنا مناسب معلوم ہوا کہ تدابیر مخفیہ ترقی خاندان عباسیہ کی مدت سے ہو رہی تھین اس عرصہ مین
جب بنی امیہ کے خاندان مین نفاق اور شقاق شروع ہوا اور آپسکے قتال اور جدال سے اوس خاندان کے
اقتدار اور شوکت مین ضعف آیا اور ہر طرف مفاسد بغاوت کے پھیلے تب ۱۳۲ سنہ ہجری مین سفاح نے علانیہ خروج کیا
اور اوسکے معاونون نے خلافت کی بیعت اونکے ہاتھہ پر کی سفاح نے عبد اللہ بن علی اپنے چچا کو ایک جمعیت فوج
پر جو اونکی اعانت کیواسطے جمع ہوئی تھی سپہ سردار مقرر کیا تاکہ مروان پر حملہ کرین قریب موصل کے مروان
حمار اپنی جمعیت فوج کے ساتھہ مدافعت پر آمادہ ہوا نہایت گھمسانکی لڑائی ہوئی دونو طرف کے بہادرون نے داد شجاعت
اور بہادری کی دی لیکن چونکہ بنی امیہ کا ستارہ اقبال مایل بہبوط اور کوکب سعادت عباسیہ کا
ترقی اور عروج پر تھا مروان حمار کو ہزیمت ہوئی وہ شام کے ممالک کے طرف بھاگا عبد اللہ بن علی نے
تعاقب کیا مروان شام مین پانو نہ جما سکا مصر کے ممالک کیطرف چلا گیا عبد اللہ نے شام کے ممالک پر
بخوبی تسلط کر کے وہین اقامت کی اور صالح بن علی اپنے بھائی کو مروان کے تعاقب مین مصر کیطرف
روانہ کیا مروان موضع بوصیر متعلقات مصر بلند مین رکا اور صالح کی جمعیت کے ساتھہ آمادہ مقابلہ کے
ہوا لیکن افواج منہزمہ کا پھر پانو جمانا دشوار ہے مروان کی حقیقت مین وہ حرکت مذبوحی تھی

مگر وہ اپنی شجاعت اور دلیری جبلی سے تا دم واپسین لڑا کیا اور خود مع سارے بنی امیہ کے جو اوسکے ہمراہ تھے اتوار کی شب کو جب تین راتین شہر ذی الحجہ سے باقی تھین ۱۳۲ھ مین مقتول ہوا اور خلافت بنی امیہ کی ختم ہوگئی ۔ مسامرہ مین لکھا ہے محمد بن مروان بن الحکم جب ولایت جزیرہ کا والی اور حاکم تھا اون دنوںمین ۷۲ھ مین یہ مروان حمار اوسکا بیٹا پیدا ہوا تھا اور ۱۲۷ھ مین وہ خلیفہ مقرر ہوا اور ۱۳۲ھ مین انھتر برس کی عمر مین مقتول ہوا پانچ برس دس مہینے سات دن خلیفہ رہا عامر بن اسماعیل مزنی جو صالح بن علی کی فوج کا مقدمۃ الجیش تھا اوسنے اوسکو قتل کیا مہر مین اوسکی کندہ تھا اذکر الموت یا غافل حاجب اوسکا سفیان نام اوسکا غلام تھا اور منشی عبد الحمید بن یحیی اور کوتوال کوثر بن اسود مغیری اور قاضی وہی عثمان بن عمر تیمی تھے جو یزید بن ولید بن عبد الملک کے عہد مین مقرر ہوے تھے ۔ مورخین لکھتے ہین سواے اونکے جو جدال اور قتال مین مارے گیے جب تسلط عباسیہ کا ہوا بنی امیہ کی قوم کا اعلی اور ادنی جو جہان ملا وہان مقتول ہوا یافعی کی روایت سے صرف شام کے ملک مین جو عبد اللہ بن علی کی ہاتھ سے مقتول ہوے اونکا عدد کئی ہزار کو پہنچا تھا ۔ منجملہ بقیۃ السیف کے عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص بھاگ نکلے اور اندلس کے ملک مین چلے گئے وہانکی لوگون نے اونکو اون ممالک کا والی مقرر کیا اور اونکا لقب ہوگیا عبد الرحمن داخل اس سبب سے کہ وہ اوس ملک مین داخل ہوے تھے اونکی اور اونکے اولاد کی سلطنت وہان بڑے شوکت اور زور کی ہوگئی بہت سے ممالک فرنگستان کی اونھون نے فتح کیے قرطبہ شہر دار السلطنت اوائل مین مقرر ہوا جب اوس خاندان نے دعوی خلافت کیا تب دار الخلافت مشہور ہوا وہ سلطنت اسلام کی اوس خاندان مین اور بعد زوال اوس خاندان کے اور خاندانون مین قریب آٹھ سو برس کے بڑے قوت اور شوکت سے رہی یوروپ یعنی فرنگستان کے عیسائی سلاطین متعددہ کی ممالک جمع کرکے وہ سلطنت قایم ہوئی تھی قریب کل سلطنت اسپانیول کی

اور پرتگال اور فرانسیس اور اٹالیا اور صقلیا وغیرہ کے کچھہ کچھہ حصّے بہی شامل ہوتے تھے اس عرصہ درازکی
سلطنت مین اون بلاد مین بڑے بڑے نامی علما محدثین اور حکما اور بادشاہ ملوک وہان پیدا ہوا اور
گذرے پھر باہم اہل اسلام کے نفاق اور شقاق سے مشیت الٰہی نے اوس سلطنت کو ایسا مٹایا کہ اب اون
بلاد مین اسلام کا نام باقی نہین رہا اوس نفاق اور شقاق اور خودپرستی سے جو اوس زمانہ کے لوگون نے
کفران نعمت کیا اور اوس آسایش اور آرام اور عزت اور شوکت اسلام کا جو باہم اتفاق سے اور نامور
سلطنت سے حاصل تھا اوسکا شکر بھول گئے اونپر مضمون اس آیت کا خوب صادق آیا قریۃ کانت
امنۃ مطمئنۃ یاتیہا رزقہا رغدا من کل مکان فکفرت بانعم اللّٰہ فاذا
قہا اللّٰہ لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون ترجمہ اس آیت کا یہ ہے ایک بستی تھی
چین امن سے چلی آتی تھی اوسکو روزی فراغت کی ہر جگہہ سے آتی تھی پھر ناشکری کی اللّٰہ کے احسانونکی
پھر چکھایا اوسکو اللّٰہ نے مزا بھوکھہ اور ڈر کے کپڑے پہنانے سے بدلے مین اونکی حرکات کے صدق اللّٰہ و
رسولہ بعینہ یہی حال ہوا اوس زمانے کے لوگونکا اوس مملکت مین سلطنت اسلام کی مٹ گئی لوگون
مین افلاس آیا عیسائیان فرنگ نے جنکی عملداری وہان ہوی کھانے پینے کی تجارت اپنے ہاتھہ مین کر لی
سوا عیسائیون کے کسیکو کھانے کی چیز نہین ملتی تھی باوصف روپیہ ہونیکے کھانا نہین ملتا تھا جو لوگ نکل سکے
ملک چھوڑ دیا سیکڑون نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور مر گئے لاکھون عیسائی ہو گئے اس سے زیادہ ڈر
اور بھوکھہ کیا ہوگی۔ الغرض چونکہ بانی سلطنت قرطبہ کے بنی امیہ کی قوم مین سے ایک شخص ہوئے پس خلفای
بنی امیہ کے ذکر کے تتمہ مین ذکر وہان کی خلفا کا ہم مناسب سمجھے لیکن اس عرصہ مین ہمارے پاس کوئی تاریخ
عربی یا فارسی نہین ہے جسمین اس سلطنت کا حال مفصل لکھا ہو مسامرہ اور سبایک الذہب مین صرف نام
وہانکے سلاطین اور خلفا کی اور کچھہ مختصر کیفیت لکھی ہے چونکہ وہ ساری سلطنت فرنگستانکی ہے انگریزی

ہوبین البتہ مفصل حال ہوگا لیکن کوئی انگریزی تاریخ مفصل بھی اس عرصہ مین نہین ہے ہنی سیکلوپیڈیا
اسوقت موجود ہے اوسمین موروں کی لغت مین قرطبہ کے خلفا اور سلاطین کا کچہہ حال لکھا ہی اگرچہ وہ بھی مختصر ہی مگر بہ نسبت
مسامرہ اور سبایک الذہب کے کچہہ زیادہ تفصیل ہے اسواسطی ہم اوسکا ترجمہ کرکے جو کچہہ مسامرہ اور سبایک الذہب مین ہی اوسکو
ملا کر لکہتے ہین۔ فرنگستان مین اہل اسلام جو مسلط تھی اونکو وہان کے لوگ مور کہتی تھی اور سراسین بھی کہتے تھی سراسین تو شرقین
کا ترجمہ ہی کیونکہ عرب کے لوگ نسبت فرنگستان کی مشرقی ہین اس سبب یہ نام مقرر ہوا اور مور کا لقب اس سبب سے ہوا
کہ اہل اسلام جنہون نے فرنگستان کی ممالک فتح کئی وہ افریقیہ یعنی بربر کے ممالک سے آئی تھی اور رومی لوگ ان ممالک کو
ماریطینا کہتی تھی تو ظاہر ہی اوس سے مراد سکان ماریطینا ہی اور اسی نام کے سبب سے اب سلطنت مغاربہ اہل اسلام جو
باقی ہی اوسکو مراکو کہتے ہین۔ الغرض اوسی سیکلوپیڈیا مین اوس سلطنت اسلامی فرنگستان کے چار عہد جدا
جدا لکہی ہین پہلا عہد ابتدای تسخیر اندلس سے وہانکی امراؤنکا ہی جو خلفای بنی امیہ کی زیر حکم وہان حکمران تھی دوسرا
عہد عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک کے تسلط سے ہی جبتک خلافت قرطبہ کی قایم اور مستحکم رہی
تیسرا عہد بعد زوال خلافت کے ہی جب وہ ساری سلطنت طوائف الملوک ہوگئی اور چوتھا عہد اوسی زوال خلافت
قرطبہ کی بعد عہد طوائف الملوک کے سلطنت گرانادا کا حال ہی جو سبب طوائف الملوک مین مقتدر رہی شروع
اس داستان کا اوسمین اسطرح سے ہی۔ اصل مادہ جو موجب اسکا ہوا کہ عرب کے لوگ عین یوروپ کے قلب
پر مسلط ہوگئی افسانونکی تاریکی مین چھپا ہوا ہے اگرچہ بعضی لکہتے ہین کہ جولین نام ایک فرنگستانی امراؤنمین سے
تھا جسکے دلمین ارباب حکومت کیطرف سے کچہہ کینہ تھا اوسنے مخفی عرب کی لوگونکو سلطنت اسپانیول کی
تسخیر کیواسطی طلب کیا مگر مورخین اس شہرت کی تصدیق نہین کرتے حقیقت واقعی یہ ہی کہ جغرافی محل
اوس جزیرہ نما سلطنت کا اور اوسکا خوش آب و ہوا ہونا اور نہایت دولتمندی وہانکی اور کثرت
بربری لوگونکی جنہون نے اسلام قبول کیا تھا اور بیکار بیٹھی تھی اور وقوع کینہ اور نفاق مابین امرای

سلطنت پیدا ہو۔ باعث ہوئے کہ عرب کے سپہ سردار دن نے اوس سلطنت کی تسخیر کا ارادہ کیا اور
اونکو اِس ارادے مین یہود کی قوم سے جو اکثر دولتمند وہانکے سکان مین تھے اور بعضے وہانکے سلاطین نے
اونپر ظلم اور ستم کیے تھے نہایت اعانت کی۔

راقم کہتا ہے نہایت شجاعت اور بہادری اور تصمیم عزیمت اور اتفاق
قوم جو باقتضاے اقبال لازوال اوس عہد کے اہل اسلام مین تھا ہمارے دانست مین اصل
سبب اوس تسخیر کا تھا۔ پہلا شہر اہل اسلام کا جو زیر حکومت خلفاے مشرقی بنی امیہ کے سلطنت
اسپانیول وغیرہ مین حکمران رہی اوسکا بعینہ ہم ترجمہ نہین کرتے مگر باجمال اسقدر وہ حال جو اسنا
معلوم ہوا کہ شروع اوس عہد کا طارق بن زیاد بربری غلام ازاد موسی بن نصیر والی ممالک مصر اور
افریقیہ کی تسخیر اندلس وغیرہ سے ہی جسکا حال ہمنے ولید بن عبد الملک کی خلافت مین لکھا ہے اوسکو
سیکلوپیدیا مین لکھا ہے کہ طارق بن زیاد مذکور پانچوین رجب سنہ ۹۲ ہجری مطابق تیسوین اپرل
سنہ ۷۱۱ عیسوی کو تھوڑی سی جمعیت فوج لیکے پہاڑی کالپی کے دامن مین اوترا جو مقام بعد اوسکے جبل
الطارق کے نام سے مشتہر ہوا اور اہل فرنگ اپنی لہجے مین اوسکو متغیر کرکے جبرالٹر کہتے ہین اوسکے دو مہینے
کے بعد مشہور لڑائی گھمسانکی ساحل دریاے گوادالیٹ پر طارق کی فوج سے اور قوم گاتھک کے بادشاہ
سے جو سلطنت اسپانیول پر حکمران تہا ہوئی جسنے اوس قوم کی سلطنت کو اسپانیول سے میٹ دیا
اور طارق جھٹ پٹ اوس سلطنت کے بڑے نامور شہرونپر جو دار السلطنت اور دار الحکومت اسپانیول
کے تھے قابض ہوا بعضونکو اوسنے بزور فتح کیا اور بعضون نے اوسکی شوکت اور عظمت دیکھکے دروازے
کھول دیے جنمین سب سے زیادہ نامی کارڈوا اور گرانا ڈا اور جیھائن اور ملاگا اور تولیڈو تھے۔

راقم کہتا ہے ان بلاد مین اول شہر کا نام ہمارے عربی لہجے مین قرطبہ ہے اور باقی چار

شہرونکا نام ہمین نہین معلوم ہوا کہ کس لہجے سے ہماری قوم کی زبانون پر تھا مگر گرانادا اغلب ہے کہ
غرناطہ ہو - بالجملہ قبل اسکی کہ موسیٰ بن نصیر خاوند طارق بن زیاد کا جو فوج جرار لیکے افریقیہ سے
ان ممالک کیطرف روانہ ہوا تہا وہان پہنچے طارق بن زیاد نے سارے دولتمند او متمول شہر اور
ممالک اوس سلطنت جزیرہ نما کی مسخر کرلئے تھی اور اوپر قابض ہوگیا تھا جب موسیٰ بن نصیر براہ دریا
وہان پہنچا اور اوسکی جہازون نے اون سواحل پر جو بنام الجزائر مشہور تھے لنگر کیا اوسنے ساری فوج
اوتاری اور کل ممالک اوس جزیرہ نما کے زیر کرلئے اور اونپر قابض ہوگیا صرف سلسلہ کوہستان
استوریا جو نہایت دشوار گذار تھا وہ باقی رہگیا جسکو فراری اہل فرنگ نے اپنا مامن مقرر کیا

راقم کہتا ہے کہ ہمنے ولید بن عبد الملک کی خلافت کے ذکر مین پیشتر لکہا ہی
کہ موسیٰ بن نصیر سنہ ۹۶ مین افریقیہ کے والی مقرر ہوے وہ یافعی کی مراۃ الجنان سے ہم نے نقل کیا ہی
مگر پہر اوسی نے نقل کیا ہی کہ بعضی کہتے ہین کہ وہ سنہ ۷۸ مین عبد الملک کے عہد مین مامور ہوے تھے یہی
روایت صحیح ہے اسواسطے کہ جیسا او پر سیکلوپیڈیا سے منقول ہوا تسخیر سلطنت اسپانیول کی
طارق بن زیاد نے سنہ ۹۲ مین کی ہی مگر اوسی مین لکہا ہی کہ موسیٰ بن نصیر بسبب بعضی تہمتونکی جو
اونپر ہوی تھین دار الخلافت مین طلب ہوگئی تھی زمانہ اونکی طلب کا سنہ ۷۱۴ عیسوی ہے جو مطابق
سنہ ۹۵ ہجری کے ہی تو شاید بعد اوسکی وہ سنہ ۹۷ مین پہر وہان مامور ہوے ہون مگر سیکلوپیڈیا مین
پہر معاودت اونکی نہین مذکور ہی بلکہ اوسمین منقول ہے کہ موسیٰ بن نصیر اپنی بیٹی عبد العزیز کو
اپنی جگہہ پر مقرر کرکے دمشق مین گئے تھے اور اونہون نے اپنی باپ کی غیبت مین قریب
دو برس کے اونممالک مین حکومت کی اور بہت عمدہ انتظام کیا بعضے نئے ممالک فتح کئے اور سلطنت
اسلامی اسپانیول کو خوب مستحکم کیا اور دفعتہ سنہ ۷۱۶ عیسوی مین بموجب حکم سلیمان بن عبد الملک

خلیفہ کے جب وہ جامع مسجد میں گیا مین جو اوس عہد کے سلطنت اسلامی اسپانیوں کا دار الحکومت تہا صبح کی نماز پڑھتا تہا قتل کیا گیا۔ بالجملہ سیکلوپیڈیا مین لکھا ہے ۔ پہلا عہد سلطنت اسلامی اسپانیول کا زیر فرمان خلفای بنی امیہ مشرقی ۷۱۱ئہ عیسوی سے شروع ہوا اور لغایت ۷۵۶ئہ رہا ۔ جسمین ایکیس امیر مقرر ہوے جنکا تقرر والی مصر اور افریقیہ کیطرف سے ہوتا تہا مگر بلاشبہہ خلیفہ کی منظوری سے اوسکو استحکام ہوتا ہوگا اور اکثر یہ بھی ہوا کہ اون ممالک کے سکان اہل اسلام کے انتخاب سے برضامندی سپہ داران فوج کے کوئی امیر منتظم مقرر ہوا پھر خواہ دار الخلافت سے یا والی افریقیہ کی طرف سے وہی بحال رہا یا دوسرا کوئی امیر مامور ہوا ان ایکیس امرا مین جو چھیالیس برس کے عرصہ مین وہان مامور ہوے بعضے بڑے منتظم اور بارعب اور شوکت تھے بعضے ممالک فرانسیس اور اطالیا کے اونہون نے فتح اور مسخر کیئے بڑے بڑے معرکے جنگ کے واقع ہوے بعضے معرکونمین شکست بھی ہوی کہ وہ ممالک نئے مسخر کئے ہوے چھوٹ گئے بعضے امرا ایسے مقرر ہوے جو سخت غیر منتظم تھے اور ارباب فوج اور سکان اہل اسلام اونکی حکومت سے بسبب ظلم و ستم کے ناراض تھے اخیر اس عہد مین یہ نوبت پہنچی کہ آپسمین جنگ و جدل شروع ہوی حکومت وہانکی بہت ضعیف ہوگئی اہل فرنگ جنہون نے کوہستان استوریاکے اپنا مامن کیا تھا اونہون نے سرحد اپنے مقبوضات کی بڑھالی اب وہان دوسرا عہد شروع ہوا جسکی ابتدا ۷۵۶ئہ عیسوی سے ہوی اور ۱۰۳۱ئہ تک رہا کیفیت اوسکی یہ ہے جب خلافت خلفاے بنی امیہ کی تمام ہوی اور خلفاے عباسیہ مسلط ہوے تو اکثر خاندان بنی امیہ کے ہر جگہہ اور ہر مقام پر قتل کیئے گئے منجملہ اونکے عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک ۷۴۸ئہ مین دمشق سے بہاگ کے

چندے ممالک مصر اور بربر مین آوارہ پھرتے رہے اور شروع ۵۵ ۷ء عیسوی مین دریا کے پیچ سے اسپانیول کے ساحل پر اترے چونکہ وہانکے سکان اہل اسلام تسلط عباسیہ سے راضی نہ تھے اونھون نے عبدالرحمن کے ورود کو غنیمت جانا اور اپنے اوپر اونکو حاکم مقرر کیا خلافت عباسیہ کے معین سپہ سردارون سے اور عبدالرحمن سے دو لڑائیان ایک سے مین ۵۶ ۷ء عیسوی کے اور دوسری اوسی سال کے ستمبر مین ہوئین اور دونو لڑائیونمین عبدالرحمن مظفر اور منصور رہے خلیفہ کی فوج اور سپہ دارونکو شکست ہوئی اور عبدالرحمن دسمبر ۵۶ ۷ء عیسوی مین شہر کارووہ یعنی قرطبہ مین بعظمت اور شوکت داخل ہوئے اور اوسکو دارالسلطنت اپنا مقرر کیا الداخل اونکا لقب ہو گیا اوس زمانے سے یہ سلطنت اسپانیول کی تبعیت خلفای مشرقیہ سے الگ ہوگئی اور عبدالرحمن وہانکے بادشاہ مستقل قرار پائے لیکن اطلاق لفظ خلیفہ اور امیرالمومنین کا اہل اسلام نے جو انکے معین تھے نامناسب جانا اسواسطے کہ دو خلیفہ کا عالم مین ہونا خلاف شریعت تھا صرف وہ خلیفہ زادے کہلاتے تھے اونکی حکومت اور سلطنت بہت دراز ہوئی بہت خوب انتظام اونھون نے کیا اہل فرنگ جو ضعف حکومت اسلامی کے سبب سے پہاڑون سے اوتر آئے تھے پھر نکال دیئے گئے شہر قرطبہ کی آبادی بہت بڑھگئی گرد اوسکے حصار بنایا گیا اور آبادی اوسکی بہت حسن و خوبی کے ساتھ ہوئی نہر و نکے ذریعے سے تمام شہر مین پانی پہنچایا گیا بہت بڑی جامع مسجد بنانا اونھون نے شروع کی خرما اور انار کے درختون کی ایجاد ایسے ممالک مین جہانکی آب و ہوا اوسکے مخالف تھی علم فلاحت کی تدابیر موثرہ سے کی کہ اب وہان بہت عمدہ پیدا ہونے لگی ہر طرحکی علوم اور صنائع کو ترقی دی ایسا بڑا عمدہ اور منتظم بادشاہ اونتیسوین ستمبر ۸۸ ۷ء عیسوی مین جو بتیس برس ایک مہینا فرمانفرمائی کر کے قضا کر گیا - اور مسامرہ مین لکھا ہے کہ عبدالرحمن

بن معاویہ کی ہاتھہ پر اندلس کی لوگون نے ۱۳۹ سنہ ہجری مین بیعت کی جو غالباً مطابق ۷۵۵ عیسوی کے ہوگی اور اونکی وفات غرہ جمادی الاولی ۱۷۲ سنہ ہجری مین ہوئی اور مدت سلطنت کرنیکی تینتیس برس چار مہینے شمار کی ہے - اور سبایک الذہب مین لکہا ہے کہ عبد الرحمن عالم اور نہایت عادل تھی اور ربیع الثانی ۱۷۱ سنہ مین اونھون نے قضا کی - بالجملہ سیلو یڈیہ کی روایت سے عبد الرحمن کی بیس بیٹے تھے اونھون نے سب سے چھوٹے بیٹے کو ولیعہد مقرر کیا تھا جو اونکی وصیت کے سبب سے اونکی جگہہ پر بادشاہ ہوا جو دوسرا بادشاہ قرطبہ کے تھی اونکا نام ھشام بن عبد الرحمن تھا اور لقب اونکا الراضی تھا اونکی سلطنت اگرچہ بہت منتظم اور آسایش کی تھی مگر زمانہ اونکی حکومت کا کم ہوا ھشام کے دو بھائیون نے یعنی سلیمان بن عبد الرحمن اور عبد اللہ بن عبد الرحمن نے باپ کی وصیت ھشام کو ولیعہد کرنیکی موجب اپنی حق تلفی کا تصور کرکے آمادہ جنگ پر ہوے مگر کئی لڑائیون مین اونکو ہزیمت ہوئی آخرش اونھون نے مجبور ہوکے ھشام کی اطاعت قبول کی اور اونکی ہاتھہ پر بیعت کی اہل فرانگ سے بھی ھشام کو جنگ وجدل رہی مگر ہر معرکے مین وہ مظفر اور منصور ہوے برمیوڈ و قوم و قوم ڈیکان کا بادشاہ اکسٹوریا کا ایسا زیر اور مجبور ہوا کہ ۷۹۱ سنہ عیسوی مین عہد نامہ اطاعت اور فرمانبرداری کا نہایت بیعزتی کے ساتھہ اوسنے دستخط کیا اور ھشام کے سپہ سرداران فوج نے ۷۹۳ سنہ اور ۷۹۴ سنہ مین فرانسیس کے ممالک پر یورش کی شہر مشہور اور معمور ناربونی با اموال اور دولت فراوان پر قابض ہوکے اوسکو خوب لوٹا اور سارا شہر جلا دیا وہان سے آگے بڑھے کا سسون مین ڈیوک ولیم نائب چارلیمان بادشاہ فرانسیس کا بہمراہی فوج کثیر مدافعت پر آمادہ ہوا بڑے گھمسانکی لڑائی ہوئی

آخرش ڈیوک ولیم کو ہزیمت فاش نصیب ہوئی اور سپہ داران اسلام بے انتہا اموال
غنیمت لیکے اپنے ممالک مین پھر آئے اوس عہد مین ظاہرا قبضۂ دائمی کسی مملکت فرانس کا
مناسب نہ معلوم ہوا ہشام نے پانچوان حصہ اوس مال غنیمت کا جو فرانس کے ممالک سے
حاصل ہوا تعمیر مسجد جامع قرطبہ مین جسکی بنا اونکے باپ عبد الرحمن نے شروع کی تھی
صرف کیا اور اونھون نے جون سنہ ۷۹۶ء عیسوی مین قضا کی مساہرہ کی روایت سے
ہشام نے سات برس نو مہینے سلطنت کی اور بموجب روایت سبائک الذہب کے
صفر سنہ ۱۸۰ ہجری مین اونھون نے قضا کی - حکم بن ہشام بن عبد الرحمن -
تیسرے بادشاہ قرطبہ کے ہین جو بعد اپنے باپ کے مرنے کے بادشاہ ہوئے اونکی
کنیت ابو العاصی تھی انکی سلطنت مین بہت سے مفاسد برپا ہوئے بمجرد حکم کے
تسلط کے اونکے دونو چچا سلیمان اور عبد اللہ دونو بیٹے عبد الرحمن کے پھر مدعی
سلطنت ہوئے اور جنگ بغاوت پر آمادہ ہوئے جسمین سلیمان قریب شہر والنشیا کی
سنہ ۷۹۹ء عیسوی مین مارے گئے اور عبد اللہ کا قصور حکم نے معاف کیا اس شرط پر کہ
وہ افریقیہ مین سکونت کرین حکم کے عہد مین رعایا کے دو غدر ہوئے ایک سنہ ۸۰۵ء
عیسوی مین شہر ٹولیڈو مین ہوا اور دوسرا سنہ ۸۱۴ء عیسوی مین عین حصار دار السلطنت
کے اندر یعنی قرطبہ مین اون دونو غدرین مین حکم کیطرف سے نہایت سختی اور مظالم
ہوئے مورخ سیکلوپیڈیا کا لکھتا ہے کہ اون دونو غدرون سے ثابت ہوتا ہے کہ
ساری رعایا حکم سے ناراض تھی سنہ ۸۱۴ء عیسوی مین حوالی قرطبہ کے ایک شہر مین
کچھہ تھوڑا سا فساد ہوا تھا اس حیلے سے سارا شہر ویران کرکے مسمار کردیا اور

قریب چالیس ہزار آدمی کو وہانکی سکانسی ممالک افریقیہ مین جلاے وطن کردیا اونمین سے ایک جماعت کثیر مصر کے ممالک مین چلی گئی اور جزیرۂ کریٹی پر قابض ہوگئی جو سنہ ۹۶۱ عیسوی تک اونکی قبضے مین رہا بعدان مظالم کے حکم نے می سنہ ۸۲۲ مین قضا کی۔

راقم کہتاہی اوپر جو سیکلوپیڈیا سے نقل ہوا ہے کہ حکم کی کنیت ابو العاصی تھی وہ ظاہرا لوگون نے بنظر مظالم شدیدہ کی مقرر کی ہوگی اور اگر خود اونھون نی اپنی وہ کنیت یا اونکی والدین نے مقرر کی تو جو مشہور ہی کہ تسمیہ کے معنی کا اثر مسمی کی حرکات اور افعال پر ہوتا ہی اوسی اثر سے مظالم شدیدہ کی وہ مرتکب ہوے۔ مسامرہ مین صرف اسقدر لکھا ہی کہ حکم بن ہشام نی ستائیس برس ایک مہینا پندرہ دن سلطنت کی اور بروایت سبایک الذہب ذی الحجہ سنہ ۲۰۶ مین اونھون نی قضا کی اونکی بیٹے عبد الرحمن بن حکم بن ہشام چوتھی بادشاہ قرطبہ کی ہین جو اپنے باپ کی قایم مقام ہوے وہ عبد الرحمن دوم اور عبد الرحمن اوسط مشہور ہوے عبد اللہ بن عبد الرحمن جو ممالک افریقیہ مین نظر بند تھی اونھون نے پھر اون ممالک مغربیہ مین جا کے شورش کی مگر لڑائی مین اونکو ہزیمت فاش ہوی عبد الرحمن دوم اہل فرنگ اور عیسائیونکی معاملات مین بہ نسبت اپنے باپ اور دادا کی زیادہ تر مظفر اور منصور رہے سنہ ۸۲۶ عیسوی مین شہر اور مملکت بارسیلونا قوم فرانک سے پھر چھین لیگئی سنہ ۸۳۹ عیسوی مین اہل اسلام کی ایک نواڑہ جہازات نی حوالی بندر مارسلس کو جلا کے خاک کردیا سنہ ۸۴۴ اور سنہ ۸۴۵ مین قوم اسکاندینوی کا ویکنگر بڑی فوج لیکے اسپانیول کے ساحل پر آیا دونو رتبہ جو فوج اہل اسلام کی اوسکی مدافعت پر مامور ہوئی تھی اوسے سخت لڑائی ہوئی اور

اوسکو شکست فاش نصیب ہوئی - اندرونی انتظام اپنی سلطنت کا بھی عبدالرحمن دوم نے
بہت عمدہ عدالت اور انصاف کے ساتھہ کیا عمارات رفاہ عام کی کثرت سے اونھون نے بنائے
مسجدین اور مدرسے اور سڑکین ہر طرف اپنی ممالک سلطنت مین تیار کین جا بجا نہرین زراعت کی
سیرابی کیواسطے تیار ہوئین علوم اور صنائع کے وہ نہایت عاشق تھے اوسکی اشاعت
مین بڑی کوشش کی ایسا عمدہ بادشاہ اگست ۸۵۲ء عیسوی مین قضا کر گیا جسکے وفات
کا غم والم علی العموم اوس سلطنت کے رعایا کو ہوا -

راقم کہتا ہے اوپر ہمنے لکھا ہے کہ یہ سارا حال سلاطین اور خلفائے قرطبہ کا انگریزی
تاریخ سینی سیلکوپیڈیا سے ہمنے لکھا ہے اور آخر بادشاہ کے عہد کے ذکر مین حال مختصر جو سبایک الذہب
اور مسامرہ مین تھا وہ بھی نقل کر دیا مگر ہمکو بڑا افسوس ہے کہ شہرون اور ملکونکے نام جو سیکلوپیڈیا
تھے وہی انگریزی بھی کے لکھے گئے ہین خدا جانے اہل عرب کی زبان مین وہ کس نام سے مشہور تھے
اگر کوئی عربی یا فارسی تاریخ اوس سلطنت کی ملیگی تو اس فروگذاشت کا تدارک ہوگا -
سبایک الذہب مین عبدالرحمن دوم کی سلطنت کی بابت لکھا ہے کہ اونھون نے بڑے
زور وشور اور ابہت اور جلالت سے سلطنت کی لباس طرر کا اونھین کے عہد مین قرطبہ اور
اندلس مین جاری ہوا طرر جمع ہے طرہ کی شاید مراد یہ ہے کہ لباس مین قور یا سنجاف لگانا
اونکی ایجاد ہے یا عمامے کا طرہ مراد ہے یا وہ کوئی لباس خاص ہے کسی دولتمند اور عالم عرب سے
اوسکی تحقیقات ہوسکتی ہے بعد اوسکے وہ لکھتے ہین کہ اونھون نے دار الضرب وہان جاری
کی اوسسے پیشتر مشرقیہ سکے وہان چلتے تھے جبسے اہل اسلام کی عملداری وہان ہوئی خاص
سکہ وہانکا مضروب نہین ہوا تھا - مورخین لکھتے ہین کہ یہ عبدالرحمن دوم جبر وتیت مین

ولید بن عبد الملک کے مشابہ تھی اور اشاعت علوم اور فنون اور تراجم کتب فلاسفہ مین مامون رشید
عباسی کے مثل تھی اور وہ پہلے بادشاہ ہین جسنے فلسفیات کا رواج قرطبہ اور اندلس مین
کیا تین تیس ۳۳ برس کچھہ اوپر فرمانفرمائی کرکے سنہ ۲۳۹ ہجری مین اونھون نے قضا کی انتہی
محمد بن عبد الرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن اول پانچوین بادشاہ
قرطبہ اور ممالک اندلس کے ہین جو باپ کے مرنے کی بعد بادشاہ ہوے اونکی عہد مین اوس
سلطنت مین بہت مفاسد برپا ہوے اور اکثر ممالک غیر منتظم ہوگئی بسبب غدر اور فساد
اندرونی رعایا کے عیسائیونکو موقع ملا اونھون نے خوب ہاتھہ پانو پھیلائے الفونسو سیوم
جو والی اپنے ریاستہاے موروثی گالاشیا اور اسٹوریا کا تھا منجملہ اون ممالک کے جو اوس ریاست
سی نکل کے سلطنت قرطبہ مین شامل ہوگئے تھی مملکت لین کا کچھہ حصہ اولڈ کیاسل یعنی پرانی
گڈہی یا قلعہ کہئے اسٹریا ڈورا اور بہت بڑا حصہ مملکت لوسی ملانیا کا اونھون نے پھر لیلیا
کہ بعض اوسمین وسط مقبوضات اسلام مین تھی ان مفاسد جنگ وجدل کی ساتھہ جو مدافعت
مین عیسائیونکی یورش کے ہوئین اور اہل اسلام کی فوج کو ہر معرکے مین ہزیمت ہوئی ایک
قہر اسمانی واقع ہوا کہ سنہ ۸۶۷ عیسوی مین قحط نے سال بھر کامل رعایاے اہل اسلام پر مصیبت
ڈالی آخرش دعاؤنسے اور نماز استسقا سی اوسکا زور شور گھٹا سنہ ۸۸۱ عیسوی مین ایک
آفت ارضی تباہ کیا یعنی ایک زلزلہ آیا جسے کتنی قصبات اور قریات منخسف ہوگئے دریائے
ڈاکوون اور سارقون نی شمالی عیسائی کے سنہ ۸۶۰ اور ۶۱ مین سواحلی ممالک کے لوگو نکا ناک
مین دم کردیا ان سب مصایب اور آفتونکی ساتھہ سلطنت محمد بن عبد الرحمن دوم کی بہت
دراز ہوئی چونتیس برس گیارہ مہینے فرمانفرمائی کرکے جولائی سنہ ۸۸۶ عیسوی مین اونھون نے

قضا کی مسامرہ مین بھی اونکی سلطنت چونتیس برس گیارہ مہینے لکھی ہے اور سبایک الذہب
کی روایت کے بموجب صفر ۲۷۳ ہجری مین اونھون نے قضا کی ۔ منذر بن محمد بن
عبدالرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن اول چھٹھے بادشاہ قرطبہ
اور ممالک اندلس کے ہین جو باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہوے لیکن اونسے انتظام
سلطنت کا نہوسکا اونکی باپ کی عہد مین ایک شخص بڑا جرئت کا بلوائی جسکا نام سیکلوپڈیا
مین ایسا لکھا ہے کہ صحیح پڑھا نہین جاتا شہر ٹوڈیلو اور اوسکی متعلق اضلاع پر قابض ہوگیا
تھا اوسکی ساتھ لڑائی مین اونکو شکست ہوئی اور ظاہرا دغے سے جولائی ۸۸۶ عیسوی مین
مارڈالے گئے کل ایک برس گیارہ مہینے اونھون نی سلطنت کی مسامرہ مین زمانہ اونکی سلطنت
کا ایک برس گیارہ مہینے تیرہ دن لکھا ہے جو سیکلوپیڈیا کی روایت کیموافق ہی اسواسطی
کہ اوسمین عیسوی شمسی سال کا حساب ہی اور مسامرہ مین قمری سال ہی تو تیرہ دنکا زیادہ
ہونا تعجب نہین ہے اور سبایک الذہب کی روایت سی منذر کو لکھا ہی کہ صفر ۲۷۵ مین
اونھون نے قضا کی مارڈالے جانے کا حال اوسمین نہین لکھا ۔ عبداللہ بن محمد بن
عبدالرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن اول ۔ منذر کی بھائی
ساتوین بادشاہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو اپنے بھائی کے بعد بادشاہ ہوے اونھون
نی بہت شجاعت اور بہادری سے سلطنت کی اول اونکو معرکہ آرائی اوس قالب
یا کالب بلوائی سے کرنا پڑی جسنے شہر توڈیلو اور اوسکی اضلاع پر اونکی باپ محمد کیوقت
مین قبضہ کرلیا تھا مگر ظاہرا نتیجہ اوسکا اسیقدر ہوا کہ مقبوضات اوسکی بڑھ نہ سکی بعد اوسکی
اونکی اپنے دو بیٹے یعنی محمد اور قاسم اونسے باغی ہوگئے اور باپ کے ساتھ جنگ کرنے پر

اوسمین قالب یا کالب
پڑھا جاتا ہی معلوم نہین اصل
کیا نام ہی ۱۲ منہ

امادہ

آمادہ ہوے جسمین اول یعنی محمد کے ساتھہ قریب شہر کالاٹراوا کے ۱۸۹؁ عیسوی مین بڑی
لڑائی ہوئی اوسمین محمد کو شکست ہوئی اور وہ گرفتار ہو کے مقید ہوے اور اوسی قیدمین
باپ کے حکم سے قتل کئے گئے اور قاسم بھی ۱۹۵؁ عیسوی مین جنگ پر باپکے ساتھہ آمادہ ہوے
مگر کچھہ خفیف سا مقابلہ ہوا تہا کہ قاسم بھی گرفتار ہو گئے لیکن اونکا قصور باپنے عفو کردیا۔
راقم کہتا ہی محمد اور قاسم کا باپ سے باغی ہونیکا بڑا تعجب ہے اسواسطیکہ اونکی
اپنے باپکے موجود ہوتے ہوے چچا کی قایم مقامی کا کچھہ اونکو استحقاق نہ تھا سبب اونکی
بغاوت کا سیکلو پیڈیا مین کچھہ نہین لکھا ہمارے ذہن مین یہ خطور کرتا ہے عجب
نہین ہے کہ وہ دونو منذر کے داماد ہون اور منذر نے اونکے ولیعہدی کی وصیت کی ہو
یا بے وصیت کے بسبب رشتہ دامادی منذر کے اپنے تئین مستحق سمجھتے ہون اگر یہ امر
نہ تھا تو باپ کا سلوک اونکی ساتھہ جسطرحسے وہ متوقع تھے نہوتا ہوگا۔ پھر سیکلو پیڈیا مین
ہی کہ یہ عبد اللہ اکتوبر ۹۱۲؁ عیسوی مین پچیس برس سلطنت کر کے قضا کر گئے اور ایک
پوتے کو ولیعہد مقرر کیا جو محمد کا بیٹا تھا جسکو خود انھون نے قتل کیا تھا۔ مسامرہ مین لکھا ہے
کہ عبد اللہ نے پچیس برس اور ادھا مہینا سلطنت کی اور سبایک الذہب مین ان عبد اللہ
کا نام عبد الملک لکہا ہی تو ظاہر اوہ بھی نام اونکا ہوگا اور لکھا ہے وہ بڑے عالم اور
دیندار تھی پچیس برس پندرہ دن سلطنت کر کے ربیع الاول ۳۰۰؁ ہجری مین قضا کر گئے

عبد الرحمن سوم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن دوم بن حکم بن ہشام
بن عبد الرحمن اول آٹھوین بادشاہ قرطبہ اور اندلس کے تھی جنھون نے دعواے
خلافت کیا اور بلفظ امیر المومنین ملقب ہوے وہ اپنے دادا کے مرنے کے بعد اونکی وصیت سے

تخت نشین ہوئے اونھون نے اپنا لقب الناصر لدین اللہ مقرر کیا وہ سلاطین اسلام اسپانیولی
مین بڑے باشوکت اور جلالت بادشاہ تھے کہ پچھلے سلاطین مین کوئی مثل اونکی نہین ہوا باوصف
اسکے کہ وہ کم سن تھے اور اونکی کئی چچا بہت ہوشیار اور انتظام سلطنت کی بخوبی لیاقت رکھتے
تھے لیکن عبد الرحمن سیوم کی رحم مزاجی جبلی اور فیاضی اور شوق علوم سیکھنے کا باعث ہوا
کہ علی العموم اہل اسلام اونکی بادشاہ ہونے سے راضی اور خوش ہوئے اور وہ محبوب
اور پسندیدۂ عام ہوئے اول توجہ اور فکر عبد الرحمن سیوم کی بلوائیونکی مٹانے اور زیر کرنے
مین مصروف ہوئی جنہون نے پچھلی سلاطین کے عہد مین بہت عمدہ اور زرخیز اضلاع
اس جزیرہ نما سلطنت پر قبضہ کرلیا تہا اون سب مین بڑا با اقتدار وہی قالب یا کالب
تھا جسکے قبضے مین بہت بہتر مقامات سلطنت اسلام اسپانیولی کے آگئے تھے اور اوسنے
عیسائیونکی اعانت سے بڑی قوت پکڑی تھی اوسکو فوج سلطانی کے مقابلے کی تاب وطاقت
نرہی وہ ایک اپنے قلعے سے دوسرے قلعے مین بھاگتا پھرا اوسکی ساری جمعیت بلوائیونکی
مقتول اور منتشر ہوگئی اور وہ خود تبدیل وضع اور ہیئت سے کوہستان اراکان مین
جا چھپا اور وہین مفقود الخبر ہوکے مرگیا اور اگرچہ اوسکے دو بیٹے سلیمان اور جعفر نے بہت
کوشش کی کہ پھر بلوائیانہ مجمع کرین مگر اونکی تدبیرین سب رائگان ہوگئین اور توڈیلو اور
سب شہر جو اب تک اونھین کے قبضے مین تھے سنہ ۹۴۴ عیسوی مین مسخر ہوگئے عیسائیونکی
یورش اور فوج کشی مین بھی وہ مظفر اور منصور ہوئے سنہ ۹۳۸ عیسوی مین رامرو دوم بادشاہ
لیون پر یورش کرنیمین وہ فتحیاب ہوئے اور سنہ ۹۴۰ مین قریب سنٹ اسٹیوان کے اوسی
بادشاہ پر جو بذات خود اپنی فوج لڑا رہا تہا اوسکو شکست فاش دی پھر آر دیفیو دوم

بادشاہ یین پر اونکو فتح عظیم ملی اونکی سلطنت کے ممالک بہت بڑھگئے بہت بڑا حصہ
ممالک مارٹیانیا کا اور شہر فاز اوسکا دارالسلطنت ادریسیو نسے اونکی قبضے مین آیا۔
راقم کہتا ہے ادریسی ایک قوم سادات حسینہ کا تھا جسنے اقصائے مغرب
مین سلطنت کی ہے اونکا کچھہ مجمل حال قرطبہ کی سلطنت کے ذکر کے بعد سبایک الذہب سے
ہم لکھین گے سیکلوپیڈیا مین شہر فاز جو دارالحکومت مملکت مارٹیانیا کا لکھا ہی اوسکو
ویبسٹر کی ڈکشنری مین لکھا ہے کہ اوسکو فاس بھی کہتے ہین تو غالباً بلکہ بالیقین وہ فاس
وہی ہے جو دارالحکومت سلطنت مراکو کا ہے اور وہانکی بادشاہ جو اپنے تیئن سادات حسینیہ
سے کہتے ہین اوس زمانے مین وہی ادریسی تھے جنسے عبدالرحمٰن سیوم نے بڑا
حصہ مملکت مارٹیانیا کا اور اوسکا دارالحکومت فاس مسخر کرلیا تھا لیکن ظاہرا کچھہ اوس
مملکت کے حصے پر اوس خاندان معظم کے کچھہ لوگ قابض رہے جب خاندان بنی امیہ کا
قرطبہ مین تباہ ہوا تو غالباً علی بن حمود نے صرف اپنے مملکت موروثی پر قبضہ نہین کیا
بلکہ خلافت قرطبہ کی بھی حاصل کی جسکا ذکر آئندہ ہوگا اوسی خلافت کی کچھہ مملکت غالباً
مراکو کے بادشاہ کی کسی جد اعلیٰ نے اپنی مملکت موروثی قدیمی اور دارالحکومت فاس کے
ساتھہ ملحق کی ہے جہان اب مراکو کی مملکت ہے یہ قیاس ہمارا اس قرینے سے
ہے کہ بنظر اوسی خلافت قرطبہ کے باوصف ایسی چھوٹی سلطنت کے مراکو کا بادشاہ
اہلفرنگ کی ساری سلطنتون مین بلفظ امپرر یعنے شاہنشاہ لکھا جاتا ہے مگر آئندہ
تحریر سے معلوم ہوگا کہ ایک اور قوم ملقب بلفظ مرابطین فاس اور مراکو کی سلطنت پر
مسلط ہوا جنکے اصل بانی بھی سادات حسنیہ سے دوسرے خاندان کے ہین ہمکو ابتک تحقیق

نہین ہوئی کہ اب بادشاہ مراکو کے ادریسی ہین یا مرابطین کی نسل سے ہین -
پھر سیکلوپیڈیا مین لکھا ہے جب عبد الرحمن سیوم کو ایسے بڑے بڑے فتوحات
حاصل ہوے تب اونھون نے اوس قاعدۂ اتحاد کو توڑ ڈالا جیسے بنظر مذہب اسلامی
کے یہ سلطنت مغربی اہل اسلام کی زیر حکم خلفائے مشرقیہ تھی اور اپنے تئین ملقب
امیر المومنین اور خلیفہ اور امام ملقب کیا شہر قرطبہ کو دار الخلافت سے ملقب
کرکے اوسکی آبادی اور عمارت وسیع کردی اور اوسکو بہت خوش وضع اور خوبصورت
کردیا اور اپنے رعایا کی بہبودی اور فلاح کی ترقی کی اور نہایت اوسین کوشش
کی جامع مسجد قرطبہ کی عمارت بڑھادی بہت سے مدرسے اور مکتب خانے جاری
کئے اور اونکی مصارف کی جائداد الگ کردی ایک نیا شہر آباد کرنیکی اور اوسمین
بہت عمدہ قصر شاہانہ بنانے کی بنا ڈالی اور اوسکا نام الزاہرہ مقرر کیا بہت سی
سڑکین اور نہرین اور نالیان جابجا پانی پہنچانیکی بنوائین اِن سب امور سے ثابت ہے
کہ اونکی جبلت اور مزاجین نہایت عظم وحشم اور کمال شوق صنائع کا اور نہایت
ہوشیاری اور چالاکی تھی مورخین اہل اسلام نے اونکے فرمانفرمائی کے عدالت
اور انصاف کی ایسی تعریف اور توصیف کی ہے کہ اہل اسلام مین کوئی اونکا نظیر
نہ تھا اونھون نے اپنے بیٹے حکم کو ولیعہد مقرر کیا اسپر اونکے ایک چھوٹے بیٹے کو
جسکا عبد اللہ نام تہا نہایت حسد ہوا اوسنے ایک مخفی سازش کی کہ کسیطرح سے
حکم کو مار ڈالے مگر اوسکی وہ تدبیر اور سازش کھل گئی وہ قید کیا گیا اور بعد قید
ہونیکے ہرچند اوسنے نہایت منت اور سماجت اپنے عفو قصور کیواسطے کی مگر وہ مقبول

نہوئی حکم اوسکی قتل کا جاری ہوا اور ۹۵۰ سنہ عیسوی مین وہ قتل ہوا - الغرض عبد الرحمن سیوم بہت
مرفہ اور آسودہ سلطنت کیہہ اوپر پچاس برس کرکے سولہوین اکتوبر ۹۶۱ سنہ عیسوی مین موت طبیعی سے
تہتر برس کی عمر مین قضا کر گئے -

راقم کہتا ہے یہ جو سیکلوپیڈیا مین لکہا ہی کہ سلطنت مغربی اہل اسلام کی زیر فرمان
خلفاے مشرقیہ تہی تو حقیقت مین تو وہ تابع خلفاے عباسیہ کی نہ تہی مگر چونکہ دو خلیفہ کا ہونا
عالم مین مذہب اسلام مین جائز نہین ہے اسواسطے اہل اسلام ممالک مغربیہ کی اپنی بادشاہ کو دعواے
خلافت نہین کرنے دیتے تہی اور جب تلک خلفاے عباسیہ کی شوکت خلافت کا زور شور رہا خود وہ ملکی
سلاطین اور اہل اسلام کو خوف اسکا ہوگا کہ مبادا دعواے خلافت کرنیسے خلفاے عباسیہ کیطرف سے
اوسکی مدافعت کیواسطی فوج کشی ہو تو ایک فساد برپا ہو جاے - مسامرہ مین عبد الرحمن سیوم کے
بابمین صرف اسقدر لکہا ہی کہ اونہون نی اپنی تئین مسمی بہ امیر المومنین کیا اور اونسی پیشتر وہان کے
سلاطین خلفازادے کہلاتی تہی اور وہ پچاس برس والی رہے - اور سبایک الذہب مین
منقول ہی چونکہ اس عرصہ مین بسبب مداخلت ترکون کے خلفاے عباسیہ مین کچہہ ضعف اور
وہن شروع ہوا تہا اور جو ہیبت اور جبروت خلفاے عباسیہ کا پیشتر تہا وہ باقی نرہا تہا اسواسطی عبد الرحمن
سیوم نی اپنی تئین ملقب بہ خلیفہ اور امیر المومنین کیا اور بطرز خلفاے عباسیہ لقب اپنا الناصر باللہ قرار دیا
خلفاے عباسیہ مین وہ زمانہ مقتدر باللہ کا تہا ان عبد الرحمن نے پچاس برس خلافت کی اور ۳۵۰ سنہ
ہجری مین قضا کی - حکم دوم بن عبد الرحمن سیوم بن محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن
محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن
اول - نوین بادشاہ اور دوسرے خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو باپ کے مرنیکے بعد اونکی

وصیت سے اور ولیعہد مقرر کرنیسے خلیفہ ہوے اونھون نے اپنا لقب المستنصر باللہ مقرر کیا اور اپنے
باپ کے بہت سے اوصاف حمیدہ کے ساتہہ متصف تھی بالخصوص علوم اور صنائع کی نہایت شایق
اور راغب تھی اور اوسکی ترویج مین بہت کوشش کی اونکی ایام خلافت مین نہایت امن وآمان
رہا عیسائیان اہل فرنگ کے ساتھہ بہت کمتر جنگ وجدل ہوئی بلکہ کہہ سکتی ہین کہ بالکل نہین ہوئی
ممالک موروثی افریقیہ کی صرف حفاظت کی تسخیر اور فتوح اور ممالک کی ہرگز کوشش نہین کی
اِسواسطیکہ تمامتر اونکی ہمت مصروف ترقی علوم اور فنون کیطرف اپنی ممالک مین تھی حقیقت
مین اونکی خلافت اور سلطنت کو سنہلا عہد اسپانیولی عرب کا علوم اور فنون مین کہسکتے ہین
سوائے پچہلے مدارس اور مکاتب کی نئی نئی مدرسے اور مکتب اونھون نی جاری کئے اور اوسکے
مصارف کی جائداد مقرر کی اور بڑی فیاضی سے علما اور فضلا ہر مملکت کی اپنی سلطنت
مین اونھون نی جمع کئے ایک بڑا کتب خانہ دارالخلافت قرطبہ مین اونھون نے جمع کیا جسکا نام
کتب خانہ مروانی اپنی جد اعلی کی نام پر مقرر کیا مورخین عرب لکھتے ہین کہ اوس کتب خانی کی فہرست
جو ہنوز ناتمام تھی چوالیس جلدین فولیو کاغذ کی تھین -

راقم کہتا ہی فولیو ایک پیمایش کاغذ کی ہے جسکے دو ورق قریب آدھ گز کے
لمبے اور قریب پاؤ گز کے چوڑے ہوتی ہین مگر اس پیمایش سے حجم جلد کا نہ معلوم ہوا اوسکو
متوسط سمجھنا چاہئیے اور چونکہ عربی تاریخون سے یہ مقدار نقل ہوی ہی معلوم نہین عربی مین کونسا
لفظ تھا جسکا ترجمہ فولیو کیا ہی - بالجملہ حکم دوم اکتوبر ۹۷۶ء عیسوی مین پندرہ برس سے اوپر فرمانفرمائی
کرکی قضا کر گئے - مسامرہ مین صرف زمانہ سلطنت حکم دوم کا لکھا ہی کہ کئی مہینے اوپر پندرہ
برس تھی اور سبایک الذہب مین وہی زمانہ لکھکے لکھا ہی کہ صفر ۳۶۶ ہجری مین اونھون نے

قضا کی اور کچھہ تفصیل حال نہین ہی۔ ہشام دوم بن حکم دوم بن عبد الرحمن سیوم بن محمد
محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن
اول* دسوین بادشاہ اور تیسرے خلیفہ قرطبہ و اندلس کی تھی جو گیارہ برس کی عمر مین بروایت
سیکلوپیڈیا نامزد بفرمانفرمائی خلافت اور سلطنت ہوئے لقب اونکا المؤید باللہ قرار پایا بسبب کم سنی کے
اونھون نے محمد منصور بن ابی عامر قحطانی کو جو اونکی باپ کی وزیر تھی بالکل انتظام خلافت سپرد کردیا اور
وکیل مطلق اونکو اونھون نے کیا یا خود وہ مالک اور قابض ہوگئی اور خلیفہ کو محلسرا مین ہمیشہ مقید کئے
رکھا اور خود اونکی نام سے سلطنت کرنی لگی۔ سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی کہ مؤرخین عرب کے محمد منصور ابن
ابی عامر کو بادشاہ متغلب قرطبہ لکھتی ہین لیکن اگرچہ منصور کو ہوس اور حرص سلطنت کی ہو وہ اپنی
لیاقت اور دانشمندی اور فیاضی اور شجاعت اور عقل سے سپہ سرداری اور عدالت اور انصاف
جبلی سے لایق سلطنت کے تھے اونھون نے ساری اپنی عمر مین لااقل ستائیس معرکی حرب اور یورش کی
عین قلب ممالک عیسائیون مین کئے جس مین سارے سلاطین عیسائیونکو مطیع اور منقاد سلطنت
اسلام کا بنا دیا ۹۸۳ء عیسوی مین اونھون نے بڑا نامی اور معتبر قلعہ گارماز کا مسخر کرلیا ۹۸۴ء عیسوی مین
سمانکاس پر قبضہ کرلیا سپلویڈا کو ۹۸۶ء مین لیا اور ۹۸۷ء عیسوی مین شہر کایمبرا کو لیکی ویران کردیا
شہر لیون جسکا تلفظ لاہی دار السلطنت پچھلی اسپانولی بادشاہت پر ۹۹۶ء عیسوی مین یورش کی اور
اوسکو جلا کی خاک سیاہ کردیا شہر سانٹیاگو جب ۹۹۵ء مین اونھون نے قبضہ کیا تہا وہانکی کنیسے کے
کلپاسٹلا مین خود گہس گئے جسمین ظاہرا تبرکات مذہبی مدت سے امانت تھی اوسکی بڑے گھنٹے کو
اوتروالیا اور جامع مسجد قرطبہ مین بھیجدیا وہان گلاکی اوسکی فتیلہ سوز بنائی گئے افریقیہ مین بھی
سرحد اونکی سلطنت کی بہت بڑھ گئی الغرض محمد منصور بن ابی عامر کی چھبیس برس کی انتظام خلافت

* بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان

هشام دوم مین یا اونکی اپنی سلطنت کہئی سلطنت اسلامی اسپانیولی نی بڑی ترقی اور ناموری
حاصل کی جو مورخین کے دفاتر مین بڑا عمدہ اور منور زمانہ لکہا گیا ہی سارے اونکی عمر بہر کے فتوحات
کی ابتدا خیر مین اونکو ایک ایسا معرکہ سخت لڑائی کا پیش آیا جس اکیلی اوسی معرکے سے اونہون نے
اپنی نیل مقصود معاودت کی دہنی سے پہرتے ہوئے راہ مین اگست سنہ ۱۰۰۲ مین ادہون نے قضا کی
بعضے کہتے ہین اثر رنج وملال اوس شکست سی او بعضی کہتے ہین بسبب مجروح ہونے کے اوس معرکی مین
مگر سیکلو پیڈیا مین یہ نہین لکہا کہ وہ لڑائی کہان اور کیسے ہوئی مرتے وقت ادہون نے اپنے
بڑے بیٹے عبد الملک کو قایم مقام مقرر کیا ادسنے اپنے باپ کیطرحسی هشام دوم کو اونکی اپنی محلسرا مین
مقید رکہا مگر وہ عقل و دانش اپنی باپ کیسی نرکہتی تہی بڑے معرکونمین جو عیسائیونکی ساتھ اونکو پیش
آئے سبمین وہ نیل مقصود سے اندرونی انتظام سلطنت کا بہی اونسی اچہا نہین ہوا چہ برس
چار مہینے سلطنت کرکی وہ سنہ ۱۰۰۸ عیسوی مین قرطبہ مین مرگئے غالباً زہر کے اثر سے جو اونکو دیا
گیا مگر یہ نہین لکہا کہ کسنے زہر دیا۔ عبد الرحمن بہائی عبد الملک کے اونکی قایم مقام ہوے
اور مثل اپنے باپ اور بہائی کے هشام دوم کو مقید رکہا اور وہ اپنی محلسرا مین تماشہ بینی اور
عیاشی مین بسر کرتے رہے اس عبد الرحمن بن منصور نی قناعت اپنی اقتدار اور اختیار شاہانہ
پر جو بنظر وزارت هشام دوم کے تہا نہ کی اور چاہا کہ خلافت مستقلہ حاصل کرے اسواسطے
هشام دوم کو ترغیب دی اور اونہون نے لڑکاپن سے عبد الرحمن کو اپنا ولیعہد مقرر کیا مگر مشہور ہے
چونٹی کی موت آتی ہی جب اوسکی پر نکلتے ہین یہی امر عبد الرحمن کی زوال دولت کا باعث ہوا
محمد ایک شاہزادہ اوسی خلافت کا سرحد سلطنت پر جاکی اونہون نی ایک فوج جمع کی اور آکے
قرطبہ کا محاصرہ کیا عبد الرحمن نی مدافعت پر کمر باندہی مگر اونکی خیر طلبون نی اونکی اعانت سی ہاتہہ

کہنچا محمد نے اونکو گرفتار کرکے سترہوین جنوری سنہ ۱۰۰۹ عیسوی مین قتل کیا اور خود ہشام دوم کے نام سے نظم خلافت اور سلطنت کرنا شروع کیا ظاہر مین تو معلوم ہوا کہ محمد کے بلوے کی سبب سے خلیفہ مقید با اقتدار اور اختیار ہو جائنگے مگر جو نہین اونکا اقتدار اور اختیار کامل امور خلافت مین ہو گیا اونہون نے ہشام دوم کو بہ نسبت سابق کی زیادہ تر قید مین رکہا اور تہوڑے دنو نکے بعد مشہور کیا کہ وہ مر گئے اور خود خلیفہ ہو گئے۔ راقم کہتا ہے چونکہ ہشام دوم کے عہد سے روایت مسامرہ اور رسایل الذہب مختلف اور پریشان ہے لہذا اب سیکلوپیڈیا کا ترجمہ تا زوال دولت بنی امیہ اسپانیولہ کرکے انتخاب اون ہر دو نو کتابونکا کیا جائیگا۔ محمد دوم بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمن سیوم بن محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول۔ گیارہوین بادشاہ اور چوتہی خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو بزور شمشیر خلیفہ ہوے جیسا اوپر ذکر ہوا اور اپنا لقب مہدی باللہ مقرر کیا لیکن وہ بہت دنون منتفع اوس خلافت مغصوبہ سے نہین ہوے سلیمان نام جو وہ بھی اسی خاندان خلافت کی شاہزادون سے تھے افریقیہ سے فوج لیکے محمد دوم کے مقابلے پر آمادہ ہوے باہم سخت جنگ ہوئی اور سنہ ۱۰۰۹ عیسوی مین محمد کی فوج کو ہزیمت ہوئی اور سلیمان دار الخلافت پر چندے قابض رہے کئی مہینے کے بعد محمد دوم نے پھر قرطبہ پر قبضہ پایا لیکن سکان شہر کے محمد دوم سے ناراض ہو گئے تہی اونہون نے اونکو سنہ ۱۰۱۰ عیسوی مین قتل کرکے اور اونکا سر کاٹ کے سلیمان کی پاس بہیجدیا اب سلیمان خلیفہ مقرر ہوے۔ سلیمان بن حکم دوم بن عبد الرحمن سیوم بن محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول۔ بارہوین بادشاہ اور پانچوین

خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو بزور شمشیر خلیفہ اور بادشاہ ہوے اور لقب اپنا المستعین باللہ ٹھہرایا اور سبایک لنہ ہب کی ... اسی سلیمان تیرہوین بادشاہ اور چھٹے خلیفہ ہین جنکا ذکر آئندہ ہوگا اب سیکلوپیڈیا مین ایک تحریر مستفاد ہی یعنی باوصف اسکے اونکو لکھا ہی کہ اونھون نی اپنے تیئن ملقب بلقب خلافت کیا پھر لکھتا ہی کہ سلیمان ہشام دوم کی نام سی انتظام خلافت کرتی رہی اگرچہ بعضی مورخین گمان کرتی ہین کہ ہشام دوم مخفی حکم سے اونکی قتل کئے گئے لیکن اب اقتدار خلافت خاندان بنی امیہ کا ممالک مغربیہ مین بلکہ شوکت سلطنت اسلامی اسپانیولی مشرف بزوال ہوئی حکام اور والیان ممالک بیرونی نی اقتدار بلوائی شاہزادونکا جو بزور شمشیر مدعی خلافت ہوے تسلیم نہ کیا اور ہر ایک نے اپنے تیئن اپنی ممالک مقبوضہ مین بادشاہ مستقل قرار دیا اور خلافت اور سلطنت موروثی قدیمی ٹکڑے ٹکڑے ہوکی ہزارون چہوٹی چہوٹی سلطنتین بنگئین جسے ایسی بڑی سلطنت اسلامی باشوکت اور عظمت ضعیف اور کم طاقت ہوگئی اور عیسائیان اہلفرنگ کو موقع یورش اور حملے کا ہر ایک پر ملا یہانتک کہ بتدریج بالکل اسلام اونممالک سے نیست اور نابود ہوگیا خاص تخت گاہ قرطبہ پر بڑے بڑے نامی متغلبین مسلط ہوے علی بن حمود نام ایک شخص نی ۱۰۱۶ عیسوی مین فوج کشی کی اور سلیمان کی ساتھ لڑائی ہوی اور اونھون نی ہزیمت پائی اور مارے گئے اور وہی علی بن حمود دار الخلافت قرطبہ پر مسلط ہوے مگر ۱۰۱۸ عیسوی مین علی بن حمود کو اونکی اپنی غلام خواجہ سراؤن نی حمام مین قتل کر ڈالا اوسکی بعد تیرہ برس کی عرصہ مین چار خلیفہ اوسی خاندان عبد الرحمن اول کے مقرر ہوے جنکے ساتھہ قاسم اور یحیی علی بن حمود کے بھائی اور بھتیجے برابر لڑتے رہی یعنی عبد الرحمن چہارم جنکا لقب مرتضی تہا اور عبد الرحمن پنجم اور محمد سیوم جو ۱۰۲۵ عیسوی مین لڑائی مین مارے گئے اور ہشام سیوم ان چار و خلفاء کے

سلطنت اور خلافت کا عدد اور نسب اونکا انتقاد سبایک الذہب سے ہم لکہینگے اب سیکلوپیڈیا مین
ہشام کو آخر سلاطین قرطبہ لکھا ہی یعنی محمد سیوم کی بعد اور سبایک الذہب مین آخر سلاطین قرطبہ
محمد سیوم ہین اور ہشام سیوم کو اوسمین محمد دوم کے بعد اور سلیمان کی قبل لکہا ہی پس دونو مین
ایک روایت خواہ مخواہ غلط ہی کہ بسبب اشتراک محمد کے نام کی جنکے بعد ہشام سیوم ہین ایک کسی
روایت مین اون دونو روایتو نسے غلطی ہوئی ہے الغرض سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی یہ ہشام
سیوم آخر سلاطین قرطبہ ہین جنپر نامی گرامی خاندان سلطنت بنی امیہ ختم ہوا جنہوں نے تہوڑے
یعنے پانچ برس کے طرفے سے دوسو اکاون برس قرطبہ مین سلطنت کی اور اوس خاندان کے سترہ بادشاہ
وہان ہوے۔ راقم کہتا ہی سیکلوپیڈیا مین خود عبد الرحمن اول سے سولہ بادشاہ لکہی ہین پہر یہان
جو سترہ بیان کیے تو شاید جب اسپانیول خلفای بنی امیہ مشرقی کی تحت تھا اوسکو ایک شمار کیا ہی مگر حقیقت
مین شروع اسپانیول کی عملداری ولید بن عبد الملک کی عہد مین ہوئی اوسوقت سے مروان حمار
خاتم خلافت بنی امیہ تک بہت خلیفہ ہوے ہین اونکو ایک نکر شمار کیا اسسے معلوم ہوتا ہی کہ مصنف
سیکلوپیڈیا کو شمار مین غلطی ہوئی ہی چونکہ خلفای قرطبہ کی نسب مین ایک محمد بن عبد اللہ ہین
عبد الرحمن سیوم کی باپ وہ خلیفہ نہین ہوے مصنف سیکلوپیڈیا نے بی غور اونکو بھی خلیفہ شمار کر لیا ہے
اب آئندہ سیکلوپیڈیا مین تیسر ازمانہ سلطنت اسلامی اسپانیول کا لکہا ہی جسمین وہ ممالک طوائف
الملوک ہوگئی۔ اور سامرہ مین ہشام دوم کو لکھا ہی کہ اوسکو نی اونتالیس برس فرمانفرمائی
کی بعد اوسکی اونکو اونکی چچا کی بیٹے سلیمان نی قتل کیا سنہ ۴۰۳ ہجری مین اور خود خلیفہ ہوگئی وہ تین
برس خلافت کرکی سنہ ۴۰۶ ہجری مین مرگئی بعد اوسکی خلافت بنی امیہ کی زائل ہوگئی اور اندلس مین
ہر جانب وہانکا امیر فرمانفرما ہوگیا بعض اوس نواح مین ایک صاحب اولاد امام حسن رضی اللہ عنہ سے

والی ہوئے اونھون نے اپنا لقب مامون مقرر کیا سامرہ مین یہانتک بنی امیہ کے خاندان کا حال لکھکے بنی عباس کی خلافت کا ذکر شروع کیا ہی -اور سبایک الذہب مین کچھہ اور تفصیل سے اسمین لکھا ہی کہ ہشام دوم کو محمد دوم نی سنہ ۳۹۹ ہجری مین خلافت سے خلع کر کے قید کیا اور خود خلیفہ ہوگئے اپنا لقب مہدی مقرر کیا وہ ہگی سولہ مہینے خلیفہ رہی تھی کہ اونپر ایک شخص نی اونکی اقارب مین سے خروج کیا اونکا نام ہشام سیوم تہا بن سلیمان بن حکم بن سلیمان بن عبد الرحمن سیوم بن محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول - سبایک الذہب کی روایت سی وہ بارہوین بادشاہ اور پانچوین خلیفہ قرطبہ اور اندلس کی ہین جو بزور شمشیر خلیفہ ہوئے اور علی العموم لوگون نی اونسے بیعت کی مگر سیکلو پیڈیا مین اونکو سولہوین بادشاہ اور خاتم خلافت سلطنت اسپانیہ لی لکھا ہی جو اوپر مذکور ہوا - الغرض اونھون نی اپنا لقب رشید مقرر کیا مگر محمد دوم سے اور اونسے بہت بڑی لڑائی ہوئی جسمین ہشام سیوم مقتول ہوئے اونکا مقتول ہونا علی العموم لوگونکو ناگوار ہوا لوگون نی محمد دوم کو خلافت سی خلع کرنیکا ارادہ کیا تھا اسواسطی وہ مخفی ہوگئی مگر بعد تجسس کے پکڑ لیگئے اور قتل ہوئے پھر لوگون نے علی العموم سلیمان کے ہاتھہ پر بیعت کی جنھون نی لقب اپنا مستعین ٹھہرایا اب زمانہ فساد اور بغاوت کا ہر طرف شروع ہوا لوگون نی سلیمان کی ساتھہ محاربہ کر کے سنہ ۴۰۶ ہجری مین اونکو قید کر لیا اور ایک اور شاہزادے کی ہاتھہ پر بیعت کی جنکا نام عبد الرحمن چہارم تھا ابن عبد الملک بن عبد الرحمن سیوم الناصر لدین اللہ وہ چودہوین بادشاہ اور ساتوین خلیفہ قرطبہ اور اندلس کی تھی اونھون نی اپنا لقب مرتضی مقرر کیا آخر سال مین وہ بھی مقتول ہوئے اور بنی امیہ کی دولت بہ

بعد زوال

زوال آیا اور سنہ ۲۹۸ ہجری مین دولت حسنیہ علویہ شروع ہوی جنکی کئی خلیفہ قرطبہ مین ہوے اونکا
مجمل حال بعد ختم خلافت خلفاے بنی امیہ کی لکھا جائیگا وہی زمانہ ظفر یکا ہی جسکو بروایت سیکلوپیڈیا
پیشتر ہمنے لکھا ہی کہ بنی امیہ کی خاندان مین سلطنت اسپانیولی دوسو اکاون برس بطفرہ قلیل
پانچ برس کے رہی اوسکی بعد پھر دولت بنی امیہ نے اعادہ کیا - عبد الرحمن پنجم بن ہشام بن
عبد الجبار بن عبد الرحمن سیوم الناصر لدین اللہ خلیفہ ہوے جو قرطبہ اور اندلس کے
پندرہوین بادشاہ اور آٹھوین خلیفہ تھی مگر وہ پچاس دن کل خلیفہ رہی بعد اوسکی وہ مقتول
ہوے اونکی بعد محمد سیوم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سیوم الناصر
لدین اللہ خلیفہ ہوے اونھون نے اپنا لقب معتمد مقرر کیا جو سولھوین بادشاہ اور نوین خلیفہ
قرطبہ اور اندلس کے بنی امیہ کے خاندان سے تھی وہ ایک مدت تک خلیفہ رہی جسکا تعین
سبایک الذہب مین نہین ہے پھر لوگون نے اونکو خلافت سی خلع کرکے قید کرلیا اور اوسی قید مین
وہ مرگئے یہ روایت سیکلوپیڈیا کی روایت ہے جو اوپر ذکر ہوئی مختلف ہی اوسمین محمد سیوم کا
مقتول ہونا لڑائی مین لکھا گیا ہے اونکی خلافت سی معزول ہونے سے اور مرجانے
سی بنی امیہ کا نام قرطبہ اور اندلس مین مٹ گیا - ذکر خلافت اور سلطنت سادات
حسنیہ علویہ کا ممالک مغربیہ مین بالخصوص خلافت اور سلطنت
قرطبہ اور اندلس کی اوس خاندان والاشانمین - سبایک الذہب مین
لکھا ہے کہ ادریس نام ایک سید زادے ابن عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی اسلام اللہ علیہم
اجمعین ہادی باللہ خلیفہ عباسی کے خوف سے بھاگ کے ملک مغرب کیطرف چلے گئے
سنہ ۱۷۲ ہجری مین اقصی مغرب مین کسیقدر مملکت پر وہ قابض ہوگئے اونکی وفات کے بعد

اونکی اولاد اوپر قابض رہی جنکا لقب بانونپر ادار سریا ادریسی تھا ترتیب اونکی اولاد کی جو بعد اونکی اوس مملکت پر قابض ہوئی اِسطرح پر تھی بعد ادریس کے عمرو بن ادریس پھر عبد اللہ بن عمرو پھر علی بن عبد اللہ پھر احمد بن علی پھر یعقوب بن احمد پھر حمود بن یعقوب اِن حمود تک ظاہر اوہی مملکت قدیمی اقصی مغرب کی اونکی قبضے مین رہی اور سیکلو پیڈیا کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مملکت مارٹیانیا تھی اور شہر فاس اوسکا دار الحکومت تھا جسکے بڑے حصے پر مع دار الحکومت کی عبد الرحمن سیوم الناصر لدین اللہ قابض ہو گئی تھی اوس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھہ حصہ اوسی مملکت کا ہنوز اونھین ادریسیونکے قبضے مین باقی رہا تھا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ جو ادریسی لوگ ہمنے اوپر لکھے ہین کنکی عہد حکومت مین وہ بڑا حصہ مملکت کا مع دار الحکومت کی نکل گیا تھا بہر صورت اِن حمود بن یعقوب کی اولاد نے بہت ترقی کی ظاہرا جب بنی امیہ کی سلطنت اور خلافت کو قرطبہ مین سامان زوال پیش ہوا تب بنی حمود نے صرف اپنی مملکت قدیمی واپس لینے پر قناعت نہین کی بلکہ قرطبہ پر اور اوسکی متعلقات پر جہان تک ہاتھہ آئے وہ قابض ہو گئے اور اپنے تئین ملقب بخلفا کیا چنانچہ حمود کے دو بیٹے تھے ایک علی اور دوسرے قاسم پہلی علی مسلط ہوے مگر اونکو کوئی اپنا لقب ٹھہرانیکی نوبت نہین آئی اور جیسا سیکلو پیڈیا سے پیشتر منقول ہوا اونکو اپنے دو خواجہ سراؤن نے حمام مین قتل کیا اونکے بعد قاسم علی کے بھائی مسلط ہوے اونھون نے اپنا لقب مامون مقرر کیا اونکے بعد یحیی ابن علی مسلط ہوے انکو سیکلو پیڈیا مین علی کا بھتیجا اور سبایک الذہب مین یحیی بن علی لکھا ہے اونکا لقب معتلی مقرر ہوا اونکے بعد بھائی اونکے ادریس بن علی بن حمود ہوے اونکا لقب متاید باللہ ہوا اونکے بعد ادریس بن یحیی المعتلی بن علی بن حمود خلیفہ ہوے اونکا لقب عالی قرار پایا بعد اونکے

محمد بن ادریس المتاید باللہ بن علی ابن حمود ہوئے اونکا لقب **مستعلی** قرار پایا بعد اوسکی
سبایک الذہب مین لکہا ہی قاسم بن حمود ملقب بہ **مامون** پہر خلیفہ ہوے لیکن چونکہ
پیشتر اونکی معزولی کا خلافت سی ذکر نہین ہوا اسے ہمارے دلمین شبہہ ہی کہ شاید اونکا نام تو الد
خلیفہ آئندہ کے لکہا ہی اعادہ اونکی خلافت کا مقصود نہین ہے پہر قاسم بن قاسم بن حمود خلیفہ
ہوے اونہون نے اپنا نام **واثق** مقرر کیا انہین پر یہ سلسلہ خلافت سادات کا بلکہ نام خلافت کا
قرطبہ سے ختم ہوگیا اور ایسی بڑی سلطنت باشوکت اسلامی امرائے ممالک بیرونی کی ہوا اور حرص
شیطانی سے طوائف الملوک ہوگئی بلکہ بتدریج نام اسلام کا اونممالک مین مٹ گیا لیکن جو خلافت
قرطبہ کی خاندان عالیشان سادات عظام مین آئی تہی اگرچہ بروایت سیکلوپیڈیا زمانہ اوسکا
ہمگی پانچ برس ہوا جسکو اوسین زمانہ طفریکا خلافت بنی امیہ اسپانیولی مین لکہا ہی مگر ہمارا گمان
قریب بہ یقین یہ ہی کہ ابتلک اوس خلافت کا نشان باقی ہی یعنی مراکو جسکو اہل عرب سلطنت
مغاربہ کہتے ہین متناسل اوسی خاندان خلافت قرطبہ سے ہی اِس قرینے سے کہ باوصف
اوس سلطنت کی چھوٹی ہونیکی ساری فرنگستانکی سلطنتونمین وہانکا بادشاہ امیر یعنی شاہنشاہ
کہلاتا ہی اور سلطان روم باوصف ایسی وسعت سلطنت کے امیر نہین کہلاتے ہین جس کیطرف
پیشتر ہمنے کچھہ اشارہ کر دیا ہے ۔

راقم کہتا ہی چونکہ یہان خاندان عالیشان سادات کی خلافت کا ذکر ہوا
ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ بعض سادات کے خاندان جنہون نے مملکت حجاز اور حرمین شریفین مین
حکومت کی ہے اونکو بہی لکہدیوین ۔ واضح ہو سلیمان بن داؤد بن حسن مثنی ابن حسن مجتبیٰ
سلام اللہ علیہم اجمعین جنکی اولاد سلیمانیون کہلاتی ہے بعد انقراض دولت خلفائے عباسیہ کے

کتنی پشتون تک اون سلیمانیون نے مکۂ معظمہ مین حکومت کی ہی - اونکی زوال دولت سے ایک اور
سلسلہ سادات کو حکومت مکۂ معظمہ کی ملی جو ہواشم کہلاتے تھی اون ہواشم کا سلسلہ نسب ابو ہاشم
نام ایک بزرگ کو پہنچتا ہی بن محمد بن حسن بن موسیٰ بن عبد اللہ ابی الکرام بن موسی الجون بن
عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی سلام اللہ علیہم اجمعین - ایک اور سلسلہ سادات کی خاندان کی
حکومت کا موسی الجون تک منتہی ہوتا ہے اس سلسلہ کی ترقی کا یہ سامان ہوا جب مہدی باللہ
خلیفہ عباسی نے عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی سلام اللہ علیہم کے ایک بیٹے کو قتل کیا یا قید کیا
تو عبد اللہ کے دوسرے بیٹے جنکا نام موسی الجون تھا وہ مخفی ہو کے بھاگے اور اوسی آوارگی اور پریشانی
مین قضا کر گئے اونکی دو بیٹے تھے ایک عبد اللہ ابی الکرام اونکی اولاد مین ہواشم ہوے جنکا ابھی
ذکر ہو چکا - اور ایک صالح بن عبد اللہ تھی اونکی اولاد نی بلاد غانہ مین جو سودان کی ملک مین
بجانب بحر محیط غربی ہی حکومت کی ہے اونکی ابتدا اور انتہا کا کچھہ حال نہین معلوم ہوا - اور ایک
بیٹے موسی الجون کے ابراہیم تھی اونکی بیٹے یوسف ان یوسف کے دو بیٹے تھے ایک اسماعیل اور
دوسرے محمد اخیضر اسماعیل نے ۲۵۱ہجری مین مملکت حجاز مین خروج کیا اور مکہ معظمہ مین جا کی خطبہ اپنے
استیلا کا پڑھا اونکی قضا کرنیکے بعد اونکی بھائی محمد اخیضر ۲۵۲ہجری مین مسلط ہوے اونکی کئی بیٹے تھے
محمد اور ابراہیم اور یوسف اور عبد اللہ محمد اخیضر کے بعد اونکی بیٹے قایم مقام ہوے یوسف کے بعد اسماعیل
اونکی بیٹے ہوے اسماعیل کے بعد حسن بن یوسف اونکی بھائی مسلط ہوے حسن کے بعد اونکی بیٹے
احمد بن حسن ہوے ان احمد کے عہد مین قرامطہ مصری کا غلبہ ہوا اور سادات کے خاندان سے حکومت
حجاز کی اور مکۂ معظمہ کی نکل گئی - اور بعضے کہتے ہین وہ صالح بن عبد اللہ تھی بلکہ صالح بن
یوسف بن محمد اخیضر تھے - جاننا چاہئے بالفعل شریف مکۂ معظمہ جو ملک حجاز کہلاتا ہے

اونکی دو خاندان ہین ایک خاندان کا رئیس درجۂ شرافت پر رہتا ہی اور دوسرے خاندان کا
رئیس دار السلطنت سلطان روم مین مقید بطور نظر بند کے رہتا ہی جب سلطان شریف امور کو
معزول کرتے ہین تب وہ شریف نظر بند کو شریف مقرر کرتے ہین اور معزول جاکی وہان
نظر بند ہوتا ہی یہ سلسلہ برابر اسیطرح سے جاری رہتا ہی لیکن یہ نہین معلوم ہوا کہ معزول اور امور
دونو ایک ہی خاندان سے متناسل ہین یا دونو کا مختلف خاندان سے ہے اور راقم کا گمان یہ ہے
عجب نہین ہے کہ شریف امور اور شریف معزول دونو اون تینون خاندان مین سے ہے جنہون نے
پیشتر مملکت حجاز مین حکومت کی ہے یعنی سلیمانیون اور ہواشم اور بنی اخیضر ایک کسی
خاندان سے یا دو خاندانون سے متناسل ہون اسواسطے کہ وہ بھی سادات حسنی کہلاتے ہین
یہانتک سادات کی حکومت کا حال ہمکو معلوم ہوا جو اہل سنت وجماعت تھی اور شرفاے مکہ
اہل سنت وجماعت ہین باقی حال قرامطہ کا جو اپنے تئین فاطمیئن کہتے تھی اور بد مذہب تھے
اور اونکی نسب کو خلفاے عباسیہ نے باطل کیا تھا کہ وہ دعوی غلط کرتے تھے اور اسماعلیہ کا حال یعنی
اولاد اسماعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ جنہون نے مذہب باطل اپنے خلاف خاندانکی
اختیار کیا اور کوہستان عجم پر مدت تک اونھون نے حکومت کی ہے بڑی تاریخون سے
معلوم ہوگا ہم کچھہ نہین لکھتے - تیسرا عہد سلطنت اسلامی اسپانیولی کا
سنہ ۱۰۳۱ عیسوی سے سنہ ۱۲۳۰ تک ہے جسمین وہ سلطنت طوائف
الملوک ہوگئی - بسبب ضعف اقتدار خلافت قرطبہ کے چھوٹے والی اور حکام ممالک
اور اضلاع نے بنظر حرص اور ہوس اپنے استقلال حکومت کے اطاعت اور تبعیت خلیفہ کی
چھوڑ دی جسسے خلافت اور سلطنت اوس جزیرہ نما سلطنت کی مٹ گئی اور ہر ایک والی

اور حاکم سمانکے نے اپنے تئین بادشاہ مستقل اپنی مملکت محکومہ مین قرار دیا ابن عباد نے سویلی مین
ادریس بن علی نے ملاگا مین دعوائے سلطنت کیا اور ا اور گراناڈا کے لوگون نے ہابوس
بن مگسان کی اطاعت کی والنشیا کا حاکم عبدالعزیز نامی ایک شخص معروف اور مشہور منصور
بن ابی عامر قحطانی کی اولاد سے تھا باداجوز اور سارا استریما ڈورا پر عبداللہ بن الافطاس
حاکم تہا سراگوشیا اور ہواسکا اور کثیر علاقہ اراگون کا منذر بن یحیی کے تحت حکومت تھا اسماعیل
بن ذی النون توڈیلا پر حکومت کرتا تہا تہور قرطبہ پر حاکم تہا دو غلام خواجہ سرا جو ہشام دوم کے
ساتہہ محلسرا مین رہتے تھی ایک اونمین سے ظہیر نام الیریا اور مرشیا کا حاکم تھا اور خیران نام
ویینا اور رکاتیاس رکا حاکم تھا یہانتک کہ چہوٹے چہوٹے علاقے اور شہر جیسے کارمونا الجسیراس
البراسن اونمین بہی علیحدہ علیحدہ حاکم تھی اون سب نے دعوی سلطنت مستقلہ کا اپنی اپنی
علاقہ زیر حکومت مین کیا الغرض وہ ساری خلافت اور سلطنت خاندان بنی امیہ قرطبہ
اور اندلس مین اوتنی سلطنتین ہوگئین جتنے والی اور حاکم اوس سلطنت کی ممالک
بیرونی مین تھی شرح اور تفصیل ان چھوٹی چھوٹی سلطنتونکی جنمین سے بعضے قریب سو برس تک
رہین اور بعضی محض چند روزہ تھین نری تطویل لاطائل ہے صرف اتنا لکہنا کافی ہی کہ
کہ بعد بڑے قتل وخون اندرونی مملکت کے بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتین مٹ گئین
اور چند بادشاہ بڑی بڑی مملکت مین رہگئی چنانچہ آخر گیارہوین صدی عیسوی مین اسپانول
کی اسلامی سلطنتین چار ہوگئین محمد بن عباد سویلی کا بادشاہ تھا یحیی ٹوڈیلو کا بادشاہ ہوا۔
ساراگوسا کے بادشاہ نے اپنا لقب المستعین مقرر کیا عمر نام ملقب المتوکل باداجوز اور
کسیقدر مملکت پرتگال پر بادشاہ ہوا اور اوس باہم اندرونی مملکت کے قتل وقتال کے

زمانہ

زمانے مین عیسائیان اہل فرنگ کو خوب موقع ملا بہت بڑا حصہ مملکت پرتگال کا اور ممالک کثیرہ سلطنت نوکیاسل کے جو سلطنت اسلام مین داخل ہوگئی تھی اوسپر پھر عیسائیون نے قبضہ کرلیا سلاطین لیبن اور ناواری اور بارسیلونا کے کونٹون نے اپنی آپسکا بغض اور نفاق ملتوی کرکے اتفاق کیا اور عازم ہوے کہ سلطنت حریف و رقیب اسلامی جو معرض زوال مین ہی اوسکی کچھ کچھہ حصے پر جو ہاتھہ آسکے قبضہ کرین چنانچہ شہر تودیلو کا محاصرہ کیا تین برس کے محاصرے اور جنگ کے بعد بادشاہ تودیلو نے تبعیت محاصرین کی قبول کی یعنی کچھہ شرائط پر اونکی زیر حکم ہوگئے اور پچیسوین می ۱۰۸۵ عیسوی مین الفنسو اوس دارالسلطنت پرانی سلطنت قوم گوتہک مین داخل ہوا پھر سارے ممالک نوکیاسل کے مثل اپنی دارالسلطنت کے الفنسو کے قبضے مین آگئی اور اوسکو ان فتوحات کی حاصل ہونیسے حوصلہ ہوا کہ دوسری سلطنت اسلامی کت پر جو ابن عباد کے قبضے مین تھی یورش کرے جو اوس زمانے مین بہت زبردست اور باشوکت اور اقتدار تھی اس عرصے مین مذہبی جوش اور خروش سے ایک نئی سلطنت اسلامی پیدا ہوئی جسنے وہ عیسائیونکا زور و شور جو سلطنت ہاے اسلام اسپانیول مین اونھون نے کر رکھا تھا بند کر دیا یہ نئی سلطنت مرابطین کی ہے جسکی ابتدا اور انتہا ہم لکھین گے ابن عباد وغیرہ اہل اسلام اسپانیول نے اونسے استعانت کی مرابطین نے عیسائیونکو جو ممالک اسلامی اسپانیول پر یورش کر رہے تھے مار کے اونممالک سے نکال دیا مگر وہانکی قابضان سابق کو بیدخل کرکے خود متصرف ہوگئے اور اونکی زبان حال کو شیخ سعدی علیہ الرحمت کی اس قطعہ سے مترنم کیا

قطعہ شنیدم گوسفندے را بزرگے + رہانید از دہان و دست گرگے + شبانگہ کارد بر حلقش بمالید + روان گوسفند ازوے بنالید + کہ از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی +

تفصیل اون کوائف کی مرابطین کی سلطنت کی ذکر سے معلوم ہوگی - **کیفیت سلطنت**
مرابطین کی اسپانیول مین اور اونکی ابتدا اور انتہا جو سنہ ۱۰۹۹ سے سنہ ۱۱۴۶ عیسوی تک
رہی - سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی اواسط گیارہوین صدی عیسوی مین دو آدمی ایک یحیی بن ابراہیم جو
حاجی تھی اور مکہ معظمہ مین اونھون نے الہیات اور علم شریعت سیکھا تھا اور دوسرے عبد اللہ بن
یسین جو مشہور معلم علم شریعت اور الہیات کی تھی دونو نے باہم اتفاق کرکے افریقیہ کی ایک گروہ
جاہلون کو جو کوہستان اطلس کے اوس پار رہتی تھی تعلیم مذہبی کے حیلے سے اپنے قابو مین کرلیا
راقم کہتا ہی پیشتر ہمنی سادات حسنی کے خاندان سے ایک صاحب صالح بن عبد اللہ کو
لکھا ہی سبایک الذہب کے روایت سے کہ اونکی اولاد نی ممالک سوڈان کے بلاد غانہ مین حکومت کی ہی جنکی
ابتدا اور انتہا کا حال نہین معلوم ہوا عجب نہین ہے کہ یہ یحیی بن ابراہیم اونھین کی اولاد سے ہون
یا وہ ابراہیم وہی ہون جنکے بیٹے یوسف نام لکھی ہین یا وہ عبد اللہ معلم شریعت وہی ہون
جنکو بروایت سبایک الذہب لکھا ہی کہ اونکی بیٹے صالح تھی اس قرینے سے کہ آئندہ سیکلوپیڈیا
کی روایت سے ہم لکھینگے کہ اونھین کے اقارب مین سے ایک صاحب یوسف نام نی فاس وغیرہ
ممالک مراکو کو مسخر کیا - حال کے بادشاہ مراکو اپنے تئین سادات حسنی مین شمار کرتی ہین
لیکن چار خاندان جنہون نے وہان لقاے سلطنت اسلامی اسپانیول تک سلطنت کی ہی
حال کے بادشاہ اونھین خاندانون مین سے ایک کسی خاندان کے ہین یا کسی نئے خاندان کے
ہین یہ ابتک ہم پر نہین ثابت ہوا لیکن کیا عجب ہے کہ وہ یوسف وہی ہون جنکو سبایک
الذہب کی روایت سی یوسف بن ابراہیم لکھا ہی اسواسطیکہ سیکلوپیڈیا مین یوسف کے
باپ کا نام جو لکھا ہی وہ کچھہ بے معنی سا نام ہے کہ کبھی سننے مین نہین آیا - الغرض سیکلوپیڈیا

مین لکھا ہی کہ اون عبداللہ معلم شریعت نے بہت سہل مین اپنے متعلمین تابعدارونکو آمادہ کیا کہ اپنی ہمسائے
کے اقوام پر یورش کرین اور اونسے لڑین پس گرد پیش کے اقوام متفرقہ کو زیر کر کے اپنی قابو مین لائے اور
ایک جماعت کثیر مذہبی اکٹھا ہوگئی اور اپنا نام مرابطین یعنی باہم دوستدار اور مروجین مذہب
مقرر کیا اور عبداللہ کا لقب امیر مقرر ہوا بعد اونکی ابوبکر نام ایک شخص اونکی قایم مقام ہوئے اور اپنا
مسکن قدیم دشت وصحرا چھوڑ کے روانہ ہوئے کہ ممالک شمالی افریقیہ کے فتح کرین اوسکے ابن عم
یوسف بن تشکین نے شہر فاس اور بڑے حصے مملکت ماریٹانا پر قبضہ کیا بالجملہ ۱۰۷۳ عیسوی مین اقتدار
اور اختیار مروجین مذہب کا علی العموم ممالک شمالی اور کچھ حصے ممالک وسط افریقیہ مین لوگون
نے تسلیم اور قبول کیا - اب سلاطین اسلام اسپانیول نے جنکو الفنسو ایک بادشاہ فرنگستانی
نے تنگ کر رکھا تھا اس جماعت مرابطین اور مروجین مذہب کے بادشاہ کو اپنے اعانت پر
طلب کیا یوسف بادشاہ فاس جسکی ہوس اور خواہش اپنے اقتدار اور ممالک کے بڑھانے کی بیحد
حد نہ تھی وہ ایک بڑی باقوت اور عظمت فوج لیکے اگست ۱۰۸۶ عیسوی مین آبنائے اسپانیول کو
عبور کر آیا اور قریب باداجوز کی ایک مقام پر جسکو زلاکا کہتے تھے الفنسو کی فوج سے مقابلہ ہوا اور
اکتوبر ۱۰۸۶ عیسوی مین یوسف نے الفنسو پر بڑی فتح حاصل کی اوسکے بعد اور مکرر فتوح اونکو ہوئے
جسے وہ زور و شور فرنگستانی عیسائیونکا اہل اسلام کے ممالک اسپانیول پر جو بسبب تباہی
سلطنت اور خلافت قرطبہ کے تھا بالکل جاتا رہا مگر مقتدران اہل اسلام اسپانیول کی اگرچہ
اس چند روزہ کی فتوح سے منتفع ہوئے آخرش اونکو حسرت اور افسوس دامنگیر ہوا کہ ایسے
دوست پر خوف و خطر کو اپنی اعانت کیواسطے طلب کیا کہ وہ بہ نسبت اپنی ممالک دشت و
صحرائی کے اسپانیول کے سے ممالک زرخیز و آبادان پر قبضہ اور اقتدار حاصل کر کے کیون چھوڑتا

بالجملہ یوسف نے کچھہ بعذر اور فریب سے اور کچھہ بزور شمشیر سارے ممالک اہل اسلام اسپانیول پر اپنا اقتدار اور اختیار جما دیا اور سب وہانکی سلاطین کو اپنا مطیع اور تابعدار کرلیا اور بعضونکو نیست و نابود کیا۔ القصہ یوسف پہلی بادشاہ اس قوم کے سپٹمبر ۱۱۰۶ عیسوی مین مراکو مین قضا کر گئے اونکی بیٹی علی اونکی قایم مقام مقرر ہوے اون علی نے ۱۱۰۸ عیسوی مین کستلانیونکی فوج کو جنکی بادشاہ الفنسو تھی بڑی شکست فاش قریب مقام اکلس کے دی اور ظاہر الفنسو کی مرجانے سی اونکا نابالغ بیٹا ڈان سانچو کو اطاعت کے عہد نامی سے اپنی تابعداری مین باندھ لیا مگر ۱۱۱۸ عیسوی مین بڑا شہر نامی اور معتبر سارا گو اہل اسلام کے قبضے سے نکل گیا اور ممالک شمالی اسپانیول سے بالکل عملداری اہل اسلام کی برآدوام جاتی رہی۔

راقم کہتا ہی تحریر سیکلو پیڈیا سی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیان فرنگستان نے شہر سارا گو اور ممالک شمالی اسپانیول پر دخل کرلیا جو برآدوام اہل اسلام کی قبضے سی جاتے رہی مگر اسکی تشریح نہین ہی کہ کس قوم نے عیسائیون مین سی اونپر قبضہ کیا اور وہ شہر اور ممالک پہلی مسلمانونکی والیون کے ہاتھہ سی گئے یا علی بن یوسف کے ہاتھہ سی۔ بالجملہ علی بن یوسف نے ۱۱۴۳ عیسوی مین قضا کی اونکی بیٹی تشکین بن علی اونکی قایم مقام ہوے انکی عہد مین عیسائیان فرنگستان نے اسپانیول مین بڑی ترقی کی اسواسطیکہ وہ مجبور ہو گئے تھی اپنے قدیم ممالک مارٹیانیا کی بچانی پر۔ ایک نئی قوم اہل اسلام سے ملقب مہدویہ جو افریقیہ مین پیدا ہوی تھی اس سبب سے حفاظت اپنی ممالک مفتوحہ اسپانیول کی نکر سکے۔

راقم کہتا ہی ظاہر اس مہدویہ کی قوم کے سردار یا بادشاہ نے دعوی امام مہدی آخر الزمان ہونیکا کیا تھا اس سبب سے اوسکو ترقی ہوگئی اس مہدویہ کی فوج نے تشکین کا مقام اڑا دیا

محاصرہ کیا اوسی حالت محاصرہ مین وہ جولائی سنہ ۱۱۴۵ عیسوی مین مرگئے ابراہیم ابو اسحاق بن تشکین اخیر بادشاہ قوم مرابطین یا مروجین مذہب کے ہین جو اپنی باپ کے قایم مقام ہوے مگر اونکی سلطنت تھوڑے ہی دنون رہی اونکو طاقت مدافعت مہدویہ کی باقی نہ رہی اور اوس قوم نے سارے شہر اور آبادیون مملکت مارٹیانیا کی ایک کے بعد دوسرے پر قبضہ کرلیا ابراہیم نے اپنے تئین اپنے دارالسلطنت مراکو مین محصور کردیا عبدالمومن سپہ سردار فوج مہدویہ نے مراکو کو فتح کرلیا اور ابراہیم بن تشکین جب عبدالمومن کی پاس آئے اوسنے فوراً اونکو قتل کیا۔ ذکر سلطنت مہدویہ کی مراکو اور اسپانیول مین جسنے مرابطین کی سلطنت کو مٹایا اور سنہ ۱۱۲۱ سے سنہ ۱۲۴۶ عیسوی تک سلطنت کی۔ ابتدا مہدویہ کی یہ ہے کہ ایک شخص محمد بن عبداللہ ساکن افریقیہ کے ایک معمور یکا جسکا نام ہرگا تھا دعوی کیا کہ مین مہدی آخر الزمان امام دوازدہم ہون اور بعضی مورخین نے لکھا ہی کہ وہ قرطبہ کی مسجد جامع کے قندیل افروز کا بیٹا تھا الغرض اوسنے جتنے صفات مہدی آخر الزمان کے روایات پیشین گوئی حضرت پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اور مشہور ہین وہ اپنے مین مشہور کئی اور عوام کو یقین کرایا کہ ساری دنیا مین مین سلطنت کرونگا اور بالفعل مرابطین کے مظلمے اور بدعات مٹانیکی واسطے جو اونکی مقابلہ مین مارا جائیگا وہ شہید ہوگا اور سیدھا جنت مین جائیگا اور مثل مرابطین کے اوسنے بھی اوسی دشت وصحرا مین جو محدود کوہستان اطلس سے تھا جہان وحشی اور جہال آدمیونکی سکونت تھی خروج کیا اور بہت جلد سارے ممالک افریقیہ مین اوسکا ڈنکا بجنے لگا ایک صنہار نوجوان عبدالمومن اونکا شریک ہوگیا اور سنہ ۱۱۲۱ عیسوی بہمراہی فوج کثیر مرابطین کی ساتھہ جنگ کرنیکو روانہ ہوا اور سنہ ۱۱۲۲ مین مرابطین کی فوج جو مدافعت مہدویہ کیواسطی بسپہ سرداری

ابوبکر نام ایک شخص کے مامور ہوئی اوس سے مقابلہ ہوا جس مین مرابطین کی فوج کو شکست فاش
ہوئی آٹھ سال مین ایک اور بڑی فتح مہدویہ نے کی اور سنہ ۱۱۴۶ مین مراکو اور فاس اور اور بڑے بڑے
معتبر اور نامی شہر مرابطین کے عبدالمومن نے جو سپہ سردار مہدویہ کی فوج کے تھے مسخر کئے
الغرض سنہ ۱۱۴۹ عیسوی مین سارے شمالی ممالک افریقیہ مین اقتدار غیبی اور شوکت ظاہری علی
مہدی آخرالزمان کی قبول ہوگئی مگر وہ محمد بن عبداللہ مہدی جعلی سنہ ۱۱۲۹ مین مرگئے وہی
عبدالمومن اونکی قایم مقام ہوئے اب اونھون نے ارادہ کیا کہ ممالک اسپانیول کو بھی اپنے اون
ممالک افریقیہ کے ساتھہ ملحق کرین اگرچہ اونکی سپہ سردارون نے اس ارادیکو سہل مین پورا
کیا مگر خود عبدالمومن جب امادہ ہوئے کہ بذات خود اپنے افواج کی سپہ سرداری کرکے عیسائیان
فرنگ کے سلاطین پر یورش کرین اور آبناے اسپانیول سے عبور کرنیکی تیاری کررہی تھے
کہ باختلاف روایت مارچ یا مے سنہ ۱۱۶۳ عیسوی مین عبدالمومن نے قضا کی اور اونکی ایک نوجوان
بیٹے ابویعقوب یوسف باپ کی قایم مقام ہوئے ابتدا مین اونکا ارادہ کسی کے ساتھہ جنگ وجدل
کا نہ تھا اور اونھین نے سویلی مین بہت عمدہ جامع مسجد سنہ ۱۱۷۱ عیسوی مین بنوائی اور ایک بہت
خوبصورت مربع عمارت اوسی جامع کے متعلق تیار کی جو بالفعل ایک جز کنیسہ فاثولیقی رومی کا
ہی اور ایک پل کشتیونکا دریاے گوادلکوریا اونھون نے تیار کروایا اور سنہ ۱۱۷۳ عیسوی مین اونھون
الفنسو بادشاہ کیاسل پر بہت بڑی فتح نمایان حاصل کی اور ساری مملکت اونکی تاخت
و تاراج کرکے اور چند قلعون پر قبضہ کرکے منظفر و منصور افریقیہ کیطرف معاودت کرگئے
پھر سنہ ۱۱۸۴ عیسوی مین دریاے شور سے عبور کرکے ممالک اسپانیول مین گئے اور تا وفات
اپنی جو جولائی یا اگست سنہ ۱۱۸۴ عیسوی مین واقع ہوئی وہین قیام کیا ایک معرکہ لڑائی کا قریب

سابق نارم کے مملکت پرتگال مین اونکو پیش آیا تھا اوسمین وہ زخمی ہوگئے تھی اوسی جراحت سے اونھون نے قضا کی۔ ابو یوسف یعقوب جنکا لقب المنصور تھا اونکی قایم مقام ہوے وہ الجزائر پر دریا کے راستے سے اوترے اور کیاسل کے آٹھوین الفنسو کے ساتھہ میدان الارکاس مین اونسی جنگ عظیم ہوئی جسمین الفنسو کی فوج کو شکست فاش ہوئی بعد اوسکی ابو یوسف نی وہان سے کوچ کرکے توڈیلو اونممالک کے دار الحکومت کا جو اوس عرصہ مین الفنسو نی اہل اسلام سی مسخر کرلیا تھا محاصرہ کیا اگرچہ ابو یوسف باوصف بڑی کوشش کے اوسکو مسخر نکرسکی لیکن اور سارے بلدان اور معمورات گرد و پیش اوسکی مثل ماڈیرڈ کے جو بالفعل بادشاہ اسپانیول کا تخت گاہ ہی اور گواڈالاکزارا کی اونکی قبضی مین آگئے یہ ابو یوسف باختلاف روایت جنوری یا اگست سنہ ۱۱۹۹ عیسوی مین قضا کرگئے وہ بڑے نامور بادشاہ لایق اور شجاع اور متصف باوصاف حسنہ شاہانہ تھی۔ محمد بن عبد اللہ ملقب بہ لقب الناصر لدین اللہ آخر سلاطین مہدویہ کی تھی جو تخت گاہ اور ممالک سلطنت اسپانیونی پر قابض ہوے تھے جو روز بروز مشرف بزوال تھی محمد بن عبد اللہ مجرد جلوس کے تخت سلطنت پر عازم ہوے کہ جو ممالک سلطنت اسلامی اسپانیول کے اونکی آبا اور اجداد سی عیسائیان فرنگ نی مسخر کئے ہین اونپر پھر قبضہ کرین بنظر اس عزیمت کی مشہور ہی کہ کئی لاکھہ آدمی کی فوج لیکی وہ افریقیہ سی سے ۱۲۱۱ عیسوی مین روانہ ہوے اور ساحل اسپانیول کو اوس جمعیت سے بھر دیا الغرض اونھون نی آبنائی اسپانیول سے عبور کرکی اوس قلعہ جبال کے سلسلے پر معسکر کیا جسنے نو کیاسل کو اندلس سے جدا کیا ہی وہان عیسائیونکی طرف یہ سامان ہوا کہ پوپ انوسنٹ سیوم نے کروسیڈ یعنی عیسائی جہاد کا وعظ کیا تہا اوسے افواج کثیرہ

سلاطین متفقہ کی اور ممالک بیرونی کے ہزارون عیسائی بطور کمک کے جمع ہو گئی تھے
مقام لاس ناواس مین دونو گروہونکا مقابلہ ہوا بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی جسمین
مہدویہ کی فوج کو شکست فاش ہوئی وہی شکست موجب تباہی اور زوال سلطنت
اسلامی اسپانیول کی ہوئی اور محمد بن عبد اللہ مراکو مین جولائی سنہ ۱۲۱۳ عیسوی مین قضا
کر گئے مشتبہ ہی کہ کسینے اونکو زہر دیا ۔ یوسف دوم ملقب بہ ابو یعقوب محمد بن عبد اللہ کی
بیٹے گیارہ برس کی عمر مین باپ کے قایم مقام ہوئے اونکی سلطنت مین برابر فتور اور فساد رہا
اور وہ خود جنوری سنہ ۱۲۲۴ عیسوی مین قضا کر گئے اور کوئی وارث بھی اپنا نہین چھوڑا ۔ ابو الملک
عبد الواحد جو اونکی قایم مقام ہوئے تھی چند مہینے کے بعد اوسی سال کی ابو محمد ملقب بہ العادل
کے ہاتھہ سی قتل ہوئے جسنے خود دعوا سلطنت کیا مگر وہ بھی اکتوبر سنہ ۱۲۲۷ عیسوی مین مقتول
ہوئے ۔ ابو علی ملقب بہ المامون عادل کے قایم مقام بھی برگشتہ بخت تھی افریقیہ مین تو
اونکی اقارب مین سے یحیی نام برسر جنگ تھا ۔ اور اسپانیول مین ابن ہود نام ایک
چھوٹا سردار مخالفت پر آمادہ ہوا جسنے اپنے تئین سلطنت اسلامی اسپانیول کا بادشاہ
قرار دیا اور اوس مملکت کو مہدویہ کے ہاتھہ سی نکال لینے مین فایز بمرام ہو گیا ۔ الغرض
المامون سنہ ۱۲۳۲ مین قضا کر گئے ۔ محمد قایم مقام مامون نے بیفائدہ کوشش کی کہ ممالک
اسپانیول پر پھر اپنا اقتدار جما دین اونھون نے اگرچہ فوج کشی اونممالک پر کی مگر ہزیمت
پائی اور مجبور ہوئے کہ اونممالک سے ہاتھہ اوٹھاوین اور سلطنت اسلامی اسپانیول کی تین
شخصون پر اونکی مخالفین سے تقسیم ہو گئی جمیعت بن زین نام ایک شخص مملکت ولنشیا
اور اوسکی حوالی اور جوار پر قابض ہوا ابن ہود کی ارگان اور کچھہ حصہ اندلس کی لوگون نے

اطاعت اور تبعیت قبول کی محمد بن الاحمر مملکت جین اور اچھے حصے مملکت گرانادا پر ظالمانہ
حکومت کرتا تھا اور یہ تینون بھی باہم کبھی کبھی لڑتے رہتے تھے اور وہ تینون عیسائیان
فرنگ سے مغلوب ہو گئے تھے کیسین طاقت اونکی مدافعت کی نہ تھی قرطبہ جو معتبر اور نامور
دار الخلافت سلطنت اسلامی اسپانیول کا تھا جون سنہ ۱۲۳۶ عیسوی مین عیسائیون نے لے لیا
والنشیا ستمبر سنہ ۱۲۳۸ عیسوی مین اہل اسلام کے ہاتھ سے گیا دینیا سنہ ۱۲۴۴ مین نکل گیا۔
سنہ ۱۲۴۶ عیسوی تک سارے قلعے دونو کنارے پر دریاے گوادلکویر کے مسخر ہو گئے جو جین سے
لیکے شہر سویلی کے دروازے تک عیسائیونکے قبضے مین گئے ایک بادشاہ گرانادا صرف
براے نام اہل اسلام کا محمد بن الاحمر اتنی بڑی نامی سلطنت اسلامی اسپانیول مین
باقی رہگیا جسنے اطاعت اور تبعیت فردیناند سوم کی قبول کی اور فردیناند نے شہر نامی
سویلی کا بھی مسخر کر لیا۔ چوتھا عہد سلطنت اسلامی اسپانیول کا صرف
سلطنت گرانادا* سے متعلق ہے جو سنہ ۱۲۳۸ عیسوی سے سنہ ۱۴۹۲
عیسوی تک قایم رہی۔ یہ سلطنت آخر سلطنت اسلامی اسپانیول کی ہے
جسکے زوال سے نام اسلام کا اونممالک مین باقی نرہا جہان بڑے بڑے محدثین
اور فقہا اور فقرا اور ارباب کمال گذرے ہین اور سیکڑون معابد اور مقابر اور
خانقاہین اور عمارات نامی اہل اسلام کی جو تھین وہ سب معدوم ہوئین یا متبدل
بہ کنایس اور معابد عیسائیونکے ہو گئین نام بعضے عمارات نامی کا باقی ہے اور اگرچہ
علی العموم اب وہان مذہب عیسائی ہے مگر عورات مین بعضے ممالک کے اہل اسلام کے
پردے کی رسم باقی ہے کہ عورتین بدون برقع پہنے کے باہر نہین نکلتین جیسا

* [illegible]

عرب کے ممالک مین دستور ہی - بالجملہ چونکہ محمد بن الاحمر فردیناند سیوم بادشاہ کیاسل کے
مطیع اور منقاد ہو گئے اوسکی حیات تک اپنی مملکت مین بصلح وسداد بسر کی فردیناند
کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا النسو دہم قایم مقام ہوا اوسکی مرنے کے بعد دونوطرف سی
عہدنامہ مصالحی کا توڑ ڈالا گیا اور باہم معرکۂ جنگ قایم ہوا مدت تلک قتال وجدال رہا
مگر سنہ ۱۲۶۶ عیسوی مین عہدنامہ موقت کئی برسکا منعقد ہوا جسسے سردست لڑائی موقوف ہوئی
محمد بن الاحمر جنوری سنہ ۱۲۷۳ عیسوی مین قضا کر گئے اونکی بیٹے محمد دوم باپ کے قایم مقام
ہوے انکی عہد سلطنت مین ابن یوسف بادشاہ فاس ومراکو نے پھر قصد اپنا اقتدار
ممالک اسپانیول مین قایم کرنیکا کیا اور سنہ ۱۲۷۵ عیسوی مین بہمراہی فوج کثیر آبنائے اسپانیول سے
عبور کر آئے اور معرکہ جنگ کا مابین محمد دوم اور ابن یوسف کے گرم ہوا اس معرکے
کے شروع مین تھوڑیسی بہرہ یابی ابن یوسف کیطرف ہوئی مگر آخرش اونکو ہزیمت
فاش ہوئی اور وہ مجبور ہوکے اپنی ممالک کیطرف معاودت کر گئے پھر محمد دوم نے عزم
مصمم کیا کہ جو ممالک اونکی باپ کے عہد مین عیسائیون نے مسخر کئے تھے اونسے نکال لین
اس عزیمت کی سبب سے اونتیس برس تک برابر وہ اہل فرنگ سے لڑتے رہے لیکن بے نیل
مقصود رہے اور سنہ ۱۳۰۲ عیسوی مین اونھون نے قضا کی اور حسرت بے نیل مقصود رہنے کی
اپنے ساتھ لیگئے - اونکی بیٹے ابو عبد اللہ محمد سیوم باپ کے قایم مقام ہوے مگر زمانی نے
اونکی ساتھ بہت نامساعدت کی اونکی اپنے ممالک مین دو جگھہ پر رعایا کا بلوہ ہوا یعنی گوادس
مین اور المیریا مین اس فتنہ اور فساد کے دفع کی فکر مین مصروف تھی کہ عیسائیون نی اونکی
مملکت پر یورش کی حتی المقدور وہ مدافعت کرتے رہی آخرش سنہ ۱۳۰۸ عیسوی مین قلعہ اور شہر

معتبر جبل الطارق جو آج کل جبرالٹر کہلاتا ہی عیسائیون نے اونکی فوج سی چھین لیا سنہ ١٣٠٩ مین المیریا بادشاہ اراگان نے قبضہ کیا تھا اوسکی استرداد کیواسطی وہ گئی تھی مگر جب بی نیل مقصود وہانسی واپس آئے اور اپنی دارالسلطنت مین پہنچی علی العموم لوگ اونسی ناراض ہوگئی اور اونکو مجبور کیا کہ سلطنت چھوڑدین چنانچہ وہ سلطنت سی مستعفی ہوئے۔ اور اونکی بھائی ناصر بادشاہ مقرر ہوئے ابتدا سلطنت ناصر کی بہت اچھی ہوئی مملکت المیریا جو قبضے سی جاتی رہی تھی پھر غاصب سے چھین لیگئی سیوٹا جو افریقیونکی یعنی بادشاہ فاس اور مراکو کے قبضے مین تھا اور جیسی جبل الطارق پر عیسائیون نی قبضہ کیا تو وہ مملکت حقیقت مین کنجی آبنائے اسپانیول کی تھی اوسکو بھی ناصر کے سپہ سردارون نی مسخر کرلیا مگر سنہ ١٣١٤ عیسوی مین اونھین لوگون نے جنھون نے ناصر کو بادشاہ کیا تھا اونسی پھر گئے۔ اور اسماعیل بن فرج کو بادشاہ کیا ناصر مدافعت پر آمادہ ہوئے باہم خوب لڑائی ہوئی آخرش ناصر کو شکست ہوی اور وہ ترک سلطنت پر مجبور ہوے وہ اسماعین بن فرج ایک خاندان سلطنت کے شاہزادے تھی جنکی کنیت ابوالولید تھی اور وہ بڑے شجاع اور مدبر اور لایق سلطنت کی تھی سنہ ١٣١٦ عیسوی مین اونھون نی قلعہ جبل الطارق کا محاصرہ کیا اور خوب لڑے اگرچہ اوسکو فتح نکرسکی مگر سنہ ١٣١٩ عیسوی مین اونکو بہت بڑی فتح عیسائیونکی فوج پر حاصل ہوئی جیسکی سپہ سرداری خود پڈرو بادشاہ نابالغ کیاسل اور اوسکا چچا جان کرتا تھا وہ دونو میدان جنگ مین مقتول ہوے ممالک مارتاس اور لوزا اونکی قبضی مین آئے اور شرقی حد اونکی سلطنت کی بسبب اونکی فتوح کے ممالک مرشیا مین بہت بڑھ گئی۔ باینہمہ اونکو اندرونی دشمنون سے نجات نملی محمد نام ایک شاہزادی کی اوسی خاندان سلطنت سے اونکیطرفسی کچھ ہتک ہوئی تھی اوسنی قسم کھائی کہ مین اوسکا بدلہ لونگا سنہ ١٣٢٥ عیسوی مین ایکدن وہ مع اپنے ایک وزیر کے قصر الحمرا کے صحن مین چہل قدمی

کرتے تھے وہ محمد چند اشخاص کو ہمراہ لیکے دفعتہً وہان گھس گئے اور بادشاہ اور وزیر دونوکو قتل کر ڈالا اسمٰعیل کے مقتول ہونیکے بعد اونکے بیٹے محمد چہارم - باتفاق آراے ارباب حل و عقد بادشاہ گراناڈا یعنے غرناطہ مقرر ہوے شروع انکی سلطنت مین کچھہ فتنہ اور فساد پیدا ہوا عثمان نام ایک شخص جو کپتان یعنے چھوٹا سپہ سردار اونکی سپاہ محافظ ذات بادشاہ کا تھا اوسنے غدر کردیا اور محمد بن فرج کو بادشاہ مشہور کیا سنہ ۱۳۲۸ عیسوی مین کستلانیون نے ویرا اور البیرا اور یحفی اور قلعونپر قبضہ کرلیا -

راقم کہتا ہے کستلانی ظاہرا عیسائی قوم تھی اور اگر اس لفظ کی اصل قسطلانی ہے تو شہر کے نام سے قوم مشہور ہے - محمد چہارم بذات خود اس فتنے کی مدافعت کیواسطے نکلے مگر اونکو ہزیمت ہوی اور فوج اونکی منتشر ہوگئی اور عثمان بلوائی جو خاندان سلطنت فاس اور مراکو سے تھا اوسکو افریقیہ سے مدد پہنچی اور اوسنے الجزائر اور ماربلا اور روندا پر بھی قبضہ کرلیا - مگر آخر ایام اونکی سلطنت مین کچھہ بخت مساعد ہوا سنہ ۱۳۲۹ عیسوی مین بڑا شہر نامی اور معتبر بانیا کو ظاہرا عیسائیون سے مسخر کیا اور اوسی سال مین جبرالٹر یعنی جبل الطارق پھر مسخر کرلیا گیا اور سنہ ۱۳۳۳ عیسوی مین سارے بلوائی حکام مطیع اور منقاد ہوگئے مگر سنہ ۱۳۳۳ عیسوی مین محمد چہارم ابوالحسن بادشاہ فاس اور مراکو کی دوستانہ ملاقات کیواسطے افریقیہ مین جانیوالے تھے اور بعزم عبور دریاے شور کے جبل الطارق مین مقیم تھے وہان اونکو دشمنون نے قتل کر ڈالا ابوالحجاج یوسف - محمد چہارم کے بھائی جو اوس عرصہ مین دار السلطنت غرناطہ مین تھے فوراً بادشاہ مشہور کئے گئے مورخین عرب کی روایت ہے یوسف بڑے صلح جو محب وطن رفاہ خواہ عام اور بڑے دانشمند اور لایق بادشاہ تھے کہ مثل اونکے سلاطین گراناڈا یعنے غرناطہ مین کوئی دوسرا بادشاہ نہین ہوا اونھون نے اپنے صلح اور سداد کی سلطنت مین بڑی کوشش اور توجہہ انتظام محکمہ جات عدالت مین کی صنایع جر ثقیل اور اور مفید عام ہنرونکو بڑی ترقی دی اونکے ایام سلطنت مین ابوالحسن بادشاہ فاس اور مراکو نے بڑی آخری کوشش

کی کہ وسط ممالک اسپانیول مین جہان عیسائیونکا قبضہ ہوگیا تھا پھر نشان اسلام کا اڑادین مگر وہ
اس کوشش مین بے نیل مقصود رہے اکتوبر سنہ ۱۳۴۰ عیسوی مین دریاے سالاڈو کی کنارے قریب ٹارفا کے
ابوالحسن کی فوج سے اور پرتگیز اور کستلانیون کے فوج سے بڑی جھگھٹ کی لڑائی ہوئی جسمین افریقیون
نے جو ابوالحسن کے فوج مین تھے شکست فاش پائی اگرچہ اونھون نے پای ثباتی کی مگر اکثرون نے مارا اور
مرگئے عیسائیونکو بہت مال غنیمت ملا یہانتک کہ بروایت سیکلوپیڈیا افریقیونکی عورتین بھی مال غنیمت
مین تھی سنہ ۱۳۴۳ عیسوی مین مملکت الجزائر سلطنت غرناطہ کی عیسائیون نے مسخر کرلی اور سنہ ۱۳۴۴ عیسوی مین
اور کئی معمورات معتبر اوس سلطنت کی چھین لئے جس سے اوس سلطنت کی سرحد بہت تنگ ہوگئی بالجملہ یوسف
ابوالحجاج بھی مثل پہلے بعضی سلاطین غرناطہ کی قتل کئے گئے لکھتے ہین ڈسمبر سنہ ۱۳۵۴ عیسوی مین وہ جامع
مسجد مین نماز پڑھتے تھے ایک مجنون آدمی نے اونکو قتل کرڈالا محمد پنجم یوسف کی بڑے بیٹے باپ کی
قایم مقام ہوے اور بموجب مضمون الولد سر لابیہ وہ بھی صلح اور سداد کیطرف مائل تھے عیسائیونکی
ساتھ علی العموم اونھون نے مصالحہ کرلیا تھا اور ساری ہمت اونکی اپنی مملکت کی رفاہ اور فلاح عام
کیطرف مصروف تھی باینہمہ فتنہ پردازونکی بلوے نے اونکی اوس نیت خیر اور عزایم عاقلانہ کی
نتایج نہ ظاہر ہونے دیئے چونکہ نئے انتظامات رفاہ اور فلاح عام مین باللزوم متمولین کو کچھہ ضرر پہنچتا ہے
بعضے چھوٹے چھوٹے رئیس اور سردار محمد پنجم کے اون انتظامات سے ناراض ہوگئے اور عزم مصمم کیا کہ اونکو
سلطنت سے معزول کرکے اونھین کی بھائی اسماعیل کو تخت نشین کرین ایک جمعیت فتنہ پردازونکی
سنہ ۱۳۵۹ عیسوی مین قصر سلطانی مین دفعۃً گھس گئی اور سپاہ محافظین ذات بادشاہ کو جو قصر کی گرد تھی
اونکو قتل کیا اس شورش کی عام ہوجانے سے محمد پنجم بچکے قصر سے کسیطرف نکل گئے فتنہ پردازون نے
جب قصر کو خالی پایا فوراً اسماعیل بن یوسف کو تخت سلطنت پر بٹھلا کی اونکا بادشاہ ہونا مشتہر کردیا

وہ اسمعیل دوم تھی مگر مشکل سے فتنہ پردازونکی فساد سے صرف ایک برس بادشاہ رہی ابوسعید نام ایک شخص اونکی امراؤنین سے جسنے پہلی اونکی بادشاہ ہونیکی اعانت کی تھی دفعتہً باغی ہوگیا اور قصر الحمرا مین اونکو قید کرلیا او جولائی سنہ ۱۳۶۰ مین اونکو قتل کر کی خود تخت سلطنت پر بیٹھا مگر وہ غاصب سلطنت بہت دنون اپنی غضب سے منتفع نہین ہوا یدرو بادشاہ کیاسل کستلانیونکی قوم کا جسکا لقب کرو یل کنگ یعنی بیرحم بادشاہ تھا ابوسعید غاصب کے ساتھہ لڑائی پر آمادہ ہوا اور خاص اپنی مملکت مین محمد پنجم بادشاہ معزول جنکی قبضے مین ابتک مملکت رونڈا اور اوسکی گرد و نواح کا علاقہ تھا اپنی سلطنت از دست رفتہ کی حاصل کرنیمین فکر کر رہے تھی غاصب نے دیکھا کہ دونو لڑائیونین سر بر نہین ہوسکتا بادشاہ کیاسل کے ساتہہ مصالحہ تابعداری کا کرلیا او نقد و جنس سی بہت کچھہ نذرانی مین اوسکو دیا اس تدبیر سی ایکطرف سی اپنی دانست مین خاطر جمعی حاصل کی اور بذات خود واسطی اتمام بعضی شرائط معاہدے کی تھوڑیسی جمعیت محافظین کی ہمراہ لیکی سویل مین بادشاہ کستلانیونکی ملاقات کیواسطی گیا اوس بادشاہ نی خواہ اس طمع سی کہ بہت کچھہ زر او جواہر اوسکی ہمراہ تھا یا مخفی محمد پنجم بادشاہ معزول او مستحق کی ساتھہ سازش ہوگئی تھی خلاف قاعدۂ صداقت اور مروت سلطنت کی مہمان کشی کی اور ابوسعید غاصب کو اونی سنہ ۱۳۶۲ عیسوی مین قتل کر ڈالا پس اگرچہ ابوسعید غاصب اسی لایق تھا جسکے قتل ہونیسی محمد پنجم بادشاہ مستحق غرناطہ کے پھر تخت نشین ہوئے مگر کستلانیونکا بادشاہ لاریب مہمان کشی کی بدنامی کا دہبہ ہمیشہ کیواسطی ملعون ہوا۔ الغرض محمد پنجم کو بعد دوبارہ تخت نشینی کے تھوڑیسی زحمت ایک بلوے سے ہوئی مگر بہت سہل مین اونھون نی اوس قلیل بلوے کا انسداد کیا بعد اوسکی سنہ ۱۳۶۸ مین مملکت جزائر اونھون نی مسخر کرلی جو اس سلطنت کی قبضے سے جاتی رہی تھی سنہ ۱۳۹۱ عیسوی مین محمد پنجم نی قضا کی

یوسف دوم اونکی بیٹی قایم مقام باپ کے ہوے جنکی کنیت ابوعبداللہ تھی اونکی تخت نشین ہوتی
ہوے خود اونکی اپنی ایک بیٹی نے جسکا نام محمد تھا بلوا کر دیا اور باپ پر یہ الزام لگایا کہ وہ عیسائیو نکی
دوست ہین ایک بڑی جماعت کثیرہ مسلمانونکی اونکی ساتھہ جمع ہوگئی اور بادشاہ پر یورش کی
اتفاق تقدیر سی وہ اوس عوام کے ہلّے سے بچگئی اور بعد اوسکی وہ بلوا فرو ہوگیا۔ القصہ یوسف دوم نے
سنہ ۱۳۹۱ عیسوی مین مملکت مرشیا کو تاخت و تاراج کیا مگر اونکی سلطنت کو اوسی بہت نفع نہین ہوا
سنہ ۱۳۹۴ عیسوی مین ایک عیسائی رئیس جسکو گرانڈ ماسٹر اف الکنتارا کہتی تھی ایک جمعیت کثیرہ سوارونکی
فوج لیکی یوسف دوم کی مملکت پر حملہ آور ہوا اور غرناطہ کی دروازے تک پہنچ گیا یوسف دوم نے
بڑی بہادری سے مدافعت کی گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین وہ گرانڈ ماسٹر خود مارا گیا اور سارے سوار
اوسکی ہمراہی کی جو یوسف کی تدبیر عاقلانہ حربی سی گھر گئے تھی قتل ہوے بہت مال غنیمت یوسف دوم کو
ملا۔ یوسف دوم سنہ ۱۳۹۵ عیسوی مین قضا کرگئی معلوم ہوتا ہی کہ اونکو زہر دیا گیا بعد اونکی قضا کرنیکی
اونکا وہی بیٹا جسنے اونکی ابتدائی سلطنت مین بلوہ کیا تھا اوسنے قصر سلطنت مین جاکی تخت
و تاج پر قبضہ کیا اور بنام محمد ششم بادشاہ ہوے اور اپنی بڑے بھائی کو جو مستحق سلطنت تھی اور اونکا
نام بھی یوسف تھا قید کر لیا اور قلعہ سالوبرنا کی محبس مین رکھا اول سال اونکی جلوس کا عیسائیونکے
ساتھہ صلح و سداد مین گذرا بلکہ یو ریکوی سیوم کی ملاقات کیواسطی بھی وہ تو ڈیلو مین گئی تھی لیکن
بسبب بدنظمی اور نامردی قلعہ داران سرحدی کے دونو طرف سے مسلمانونمین اور عیسائیونمین
لڑائیان شروع ہوگئین سنہ ۱۳۹۷ عیسوی مین مسلمانون نے مملکت ایاماٹی کو مسخر کیا اور اوسکی دوسرے
سال مین دریا گواڈیانا کے ساحل پر عیسائیون کی ایک تھوڑیسی جمعیت فوج کو شکست دی
مگر اس فتح و ظفر کے مقابلے مین عیسائیون نے سنہ ۱۴۰۶ عیسوی مین زاہرہ اور بعضی اور معمورات پر قبضہ کیا

محمد چہارم سنہ ۱۴۱۷ عیسوی مین مرگئی لوگون نے اونکی بہائی یوسف کو جو مقید تھی تخت پر بٹھلایا۔ یوسف سیوم وہ مشہور ہوے چودہ برس تک اونھون نی صلح وسداد سی سلطنت کی صرف ایکمرتبہ سنہ ۱۴۱۶ عیسوی مین عیسائیونسی جنگ وجدل ہوئی جب ڈان فردنیا ند نابالغ کی فوج نی انٹی کویرا پر قبضہ کیا یوسف سیوم سنہ ۱۴۲۴ مین قضا کر گئے محمد ہفتم اونکی بیٹی بادشاہ ہوے جو محمد یسیری مشہور تھی یعنی ڈبریا اول کوشش اونکی اس امر مین ہوئی کہ عیسائیونکی ساتھ تجدید کی عہد نامہ موقت کی جو اونکی پہلی سلاطین نے کیا تھا یہ امر علی العموم موجب نا رضامندی کا ہوا اور طرہ اوس پر یہ ہوا کہ وہ جبلت سی بہت ہی غیر متحمل اور سخت غصہ ور تھی اور تیسرا امر یہ واقع ہوا کہ بعضی ملاہی اور ملاعب جنکی طرف علی العموم لوگونکو رغبت تھی اوسکی اونھون نے ممانعت کردی ان سب امور کے اجتماع سی علی العموم لوگون کو اونسے نفرت ہوگئی سنہ ۱۴۲۵ عیسوی مین غدر اور بلوا ہو گیا لوگ قصر سلطانی مین گھس گئے محمد پنجم بھاگ کے بچی اور سلطان تونس جو اونکی اقربا مین تھی اونکی پاس چلے گئی ایک صاحب محمد ہشتم کو لوگون نے تخت نشین کیا دوسرے سال مین محمد ہفتم باعانت بادشاہ تونس ایک بھاری فوج لیکی اندلس مین پہنچے اور سنہ ۱۴۳۰ عیسوی مین غرناطہ مین داخل ہوے اور قصر سلطانی کو گھیر لیا اور محمد ہشتم کو پکڑ کے قتل کیا مگر یوسف بن احمر غرناطہ کے پہلی بادشاہ کے بیٹی نے جان دوم عیسای بادشاہ کیاسل کی اعانت سی فوج کشی کی محمد ہفتم کی فوج مدافعت پر آمادہ ہوئی سنہ ۱۴۳۵ عیسوی مین محمد ہفتم کی فوج کو شکست فاش ہوئی اور دوسرے مرتبہ محمد ہفتم سلطنت سی معزول ہوے اور بھاگ کے ملاگا مین پناہ لی یوسف چہارم بدون مانع اور مزاحم کے قصر سلطنت غرناطہ مین داخل ہوے اور بادشاہ مشتہر ہوے ہمگین چھہ مہینے بڑے مصائب جنگ وجدل ہی کے ساتھ اونھون نے

فرمانفرمائی کی تھی کہ اوسی ۸۳۳ھ ۱۴۲۹ مین قضا کرگئی محمد ہفتم پھر تیسری مرتبہ بادشاہ مشتہر ہوئے
ابکی مرتبہ بھی وہ آسایش سی فرمانروائی نہ کرسکے اونکی ایک بھتیجے محمد بن عثمان نی غدر
کرکے ۸۴۹ھ ۱۴۴۵ عیسوی مین قصر الحمراء کو گھیر لیا اور محمد ہفتم کو وہانکی محبس مین مقید کردیا جہان
بقیہ عمر اونکی بسر ہوئی اور خود بنام محمد نہم بادشاہ مشہور ہوئے اِن بادشاہ کو بھی اطمینان
اور آسایش نہ نصیب ہوئی ایک شخص محمد بن اسماعیل نے عیسائی بادشاہ کیاسل کی
اعانت سی ایک قلعہ کو مسخر کیا جسکا نام مانٹیفریو تھا اور اوسمین جا بیٹھی ہرچند محمد نہم بہت
کوشش اوسکی مسخر کرنیکی کرتے رہی مگر وہ خالی نہ ہوسکا بلوائی محمد بن اسماعیل نے خوب مدافعت
کی الغرض چار یا پانچ برس تک سلطنت غرناطہ ہر طرحکی مصائب بلوائیونکی اندرونی جنگ
مین مبتلا رہی علاوہ اوسکی فتنہ اور فساد عیسائیون نی اوس سلطنت کی ممالک کو تباہ کیا
آخرش محمد بن اسماعیل بلوائی جو ابتلک صرف مدافعت اوس قلعہ کی کرتے رہی جسکو اپنا
مامن بنایا تھا اونکو اور نئی فوج اعانت کیو اسطی ۸۵۸ھ ۱۴۵۴ عیسوی مین جان بادشاہ کیاسل نے
دی اوسکی قوت پیروہ باہر نکلی اور غرناطہ کو جا گھیرا بادشاہی فوج نے حتی المقدور مدافعت
کی مگر ہزیمت نصیب ہوئی محمد بن اسماعیل منظفر او منصور قصر سلطنت مین داخل ہوا اور
محمد نہم تبدیل صورت اور لباس کرکے بھاگ بچی محمد دہم بن اسماعیل بادشاہ مشتہر ہوئے
اور اکیس برس بہت آسایش اور آرام سے اونھون نے فرمانروائی کی اور اونکی عہد مین
بلوے نہین ہوئے جیسکے کثرت وقوع سی تغیر اور تبدل وہان کے پچھلے بادشاہونین ہوا کی
لیکن روز بروز سامان زوال سلطنت غرناطہ کا نظر آتا تھا اسواسطیکہ عیسائیون نی اوس
سلطنت کی بہت ممالک پر قبضہ کرلیا تھا کبھی معاندانہ لڑ بھڑ کے قابض ہوئے اور بعضی ممالک مین

بلوائیونکی اعانت یا مدافعت کرکے دوستانہ دخل کیا۔ الغرض اہل اسلام کی طاقت اور اونکا زور کم ہوتا جاتا تھا اور عیسائیونکی شوکت اور طاقت اونمالک مین روز بروز ترقی پر تھی سنہ ۱۴۶۲ عیسوی مین عیسائیون نے جبرالٹر یعنے جبل الطارق اور آرکیدونا پر قبضہ کرلیا اور سارے ممالک متوسطہ کو مغلوب کیا اور روز بروز سرحدی ممالک کی نکل جانے سے مملکت اہل اسلام کی بہت گھٹ گئی اب سرحد اونکی ممالک کی ایکطرف کوہستان الویرا سے مقرر ہوئی اور دوسرے طرف دریاے شورسے آخرش ایک عہد نامہ مصالحی کا سنہ ۱۴۶۳ مین مابین بادشاہ غرناطہ اور عیسائی بادشاہ کیاسل کے منعقد ہوا اس شرط پر کہ اول باطاعت و تابعداری دوم کی بادشاہ رہی اور دس ہزار اسپطل طلائی جو اوس زمانے کی اشرفی تھی سالیانہ پیشکش بادشاہ کیاسل کو دیا کرے۔ بالجملہ محمد دہم سنہ ۱۴۶۶ عیسوی مین قضا کر گئے ملی ابوالحسن علی بڑے بیٹے محمد دہم کے باپ کے قایم مقام ہوے۔

راقم کہتا ہی یہ لفظ کچھہ ہمارے سمجھہ مین نہین آیا کیا ہی ملا ہی یا مولوی ہی یہ دونو لفظین تو ظاہرا عجمی محاورے کی ہین اہل عرب کے محاورے مین اوسکا استعمال نہین سنا مگر شاید ملا ہو۔ الغرض روز بروز بدتر امور اس سلطنت مین پیش آتے تھے سنہ ۱۴۷۰ مین گورنر یعنی حاکم سلطنت اسلام جو ملاگا مین تھا اوسنے بغاوت کی اور اپنی سلطنت کی تابعداری چھوڑکے بادشاہ عیسائی کیاسل کی اطاعت قبول کی دارالسلطنت غرناطہ مین عجب طرحکا فساد برپا ہوا یعنی ابوالحسن کی بی بیونمین لڑائی شروع ہوئی سلطانہ عائشہ جو ابوعبداللہ نام ایک شاہزادے کی مان تھی اور اوس شاہزادے کا حق بھی ولیعہد کے بعد تھا ابوالحسن کی دوسری بی بی سے جو اسپانیولی ظاہرا عیسائی عورت

مسماۃ زرایہ تھی اور اوسکی بطن سی دو شاہزادے تھے مناقشہ اور جھگڑا شروع ہوا۔ عجب نہین ہی کہ اوسکی
بطن کی دونو ایک شاہزادہ عمر مین ابوعبد اللہ سی بڑا ہو اس سبب سے اوسکو دعوی ولیعہدی کا
ہوا اور سلطانہ عائشہ جو اول بی بی اور مسلمان تھی اس سبب سے وہ تقدیم ابوعبد اللہ کی چاہتی ہو
یہی امر باہم مناقشے کا ہوا اور وہ ایسا طول ہوا کہ باہم جنگ و جدل کی نوبت پہنچی جو حقیقت
مین بالکل موجب زوال سلطنت اسلام کی ممالک اسپانیول سی ہوئی ادہر تو دار السلطنت
مین وہ عورتونکا جھگڑا کہ ایک ایک قوم دونو کے اعانت پر آمادہ ہوئی اور عین دار السلطنت
مین آپسمین کشت و خون ہونے لگا اور اودہر دو بادشاہ عیسائی یعنی کیاسل اور اراگن کی
باہم متفق ہو کے ایسی حالت آپسکے نفاق مین اس ضعیف سلطنت کی ممالک پر یورش کرنی
لگی شروع اونکی مخالفت کی اسی ہوئی کہ معمورہ زاہرہ جو پیشتر عیسایونکی قبضے چلا آ رہا تھا وہ ابو الحسن
ملی علی کی سپہ سرداروں نے ۱۴۸۱ء مین پھر مسخر کر لیا اسی سبب سے لڑائی شروع ہو گئی شہر الہامہ
ہو جان اس سلطنت کی تھی ۱۴۸۲ء مین عیسائیون نی اوسپر قبضہ کیا۔ اوسکی آئندہ سال مین
کئی معتبر قلعی ہاتھ سی نکل گئے اور عیسائیونکی قبضے مین آئے اور شہر دار السلطنت یعنی غرناطہ مین
وہی زمانہ فساد برپا تھا سلطانہ عائشہ کی اعانت پر ایک قوم تھی جسکا نام صغری لکھا ہی یا زگری
اور ملکہ زرایہ کی اعانت پر قوم بنی سراج تھی ایک کا مامن قصر بایزین تھا اور دوسری کا مامن
قصر حمرا تھا اور غرناطہ کی گلی کوچے مین خون خرابہ ہو رہا تھا آخرش شاہزادہ ابوعبد اللہ
سلطانہ عائشہ کی بیٹے نے ۱۴۸۲ عیسوی مین اپنے باپ کو تخت پر سی اوٹھا کے خود بادشاہ بن بیٹھے
مگر ابوعبد اللہ خود اپریل ۱۴۸۳ء مین عیسائیونکی لڑائی مین مقید ہو گئی ابوالحسن ۱۴۸۵ عیسوی مین
پھر چند مدت کیواسطی بادشاہ ہو گئے مگر پھر بھی اونکو آسایش اور اطمینان نہ حاصل ہوی ابوعبد اللہ

پھر قید فرنگ سے رہائی پائی اپنے بوڑھے باپ کے ساتھ لڑنے پر مستعد ہوئے اسحالتمین لوگون نے باپ
بیٹو دونو کو چھوڑا کہ آپسمین لڑ بھڑ رہین اور ایک اور شاہزادیکو جسکا نام بھی عبد اللہ تھا غرناطہ
کا بادشاہ مقرر کیا اونکا بھی ایک رقیب اونکا اپنا ایک بھتیجا تھا جسکا نام الصغیر مشہور تھا ادہر
عیسائیونکی فتوحات بڑہتے جاتی تھی اور وہ برابر ایک مملکت کے بعد دوسری مملکت پر فتح اور ظفر حاصل
کرتے جاتے تھے مدافعت کی لڑائیون مین مسلمانونکو شکست پر شکست حاصل ہوتی جاتی تھی اس
بداقبالی پر بھی تا وقتیکہ تباہی مسلمانونکی آنکھہ نہین کھلتی تھی وہی آپس کی نااتفاقی
سے جنگ وجدال اندرونی بدستور تھی - عبد اللہ جسکا لقب زاگل لکھا ہے خدا جانے صحیح
لفظ یہ کیا ہے مگر اوسکی نسبت لکھا ہے یہ شجاع اور بہادر عیسائیونکی مدافعت کیواسطے دارالسلطنت سے
کہین باہر گئے تھے ابو عبد اللہ الصغیر نے موقع پاکر دارالسلطنت مین قصر سلطانی اور تخت
سلطنت پر قبضہ کیا اور خود بادشاہ ہوگئے یہ آخر بادشاہ اور متمم سلطنت اسلامی اسپانیول
کی تھی جنکو مورخین فرنگ بوعبدل لکھتے ہین - موسم بہار سنہ ۱۴۹۱ عیسوی مین فردنیاند بادشاہ
عیسائی کیا سل نے دارالسلطنت غرناطہ کا محاصرہ کیا اور قریب ایک برس کی محاصرے کے بعد
اوسکو فتح کیا اور صلیب کا نشان سرخ برج قصر حمرا پر نصب کیا جسسے سلطنت اسلامی اسپانیول
کی جو قریب آٹھہ سو برس کے بڑی شوکت اور شان سے رہی تھی آخر ہوئی انا للہ وانا الیہ
راجعون - لیکن ابتک ایک سلطنت اسلام کی ممالک مغربیہ مین باقی ہے جسکا سلطنت مراکو
کہتے ہین اور دارالسلطنت اوسکا فاس ہے اگرچہ وہ سلطنت چھوٹی سی ہے مگر بادشاہ وہانکا
ہمارے یورپ کے ممالک مین بہ لقب امپر یعنی شاہنشاہ پکارا جاتا ہے بسبب اسکے کہ وہ سلطنت
اسلامی اسپانیول کی بقایا مین ہے یعنی اجداد وہانکی بادشاہ کی اوس سلطنت اسلامی کی

خلافت کرچکے ہین اور چونکہ چار خاندانونمین وہ سلطنت رہی ہی یعنے ادریسیہ اور بنی حمود اور مرابطین اور مہدویہ اونکو بالیقین نہین معلوم ہی کہ حال کے بادشاہ کس خاندان کی ہین غالب ہے کہ مہدویہ جو آخر وہانکی سلاطین مین تھے اوسی خاندان سے وہانکی حال کی بادشاہ تناسل ہین اور وہ اپنی تئین سادات حسنی مین شمار کرتے ہین -

راقم کہتا ہی یہانتک حکایت سلطنت اسلامی یوروپ یعنے فرنگستانکی سیکلوپیڈیا سی ہمنی ترجمہ کی ہی مگر ہمکو بڑا افسوس ہے کہ اسما بلاد اور رجال کی بالکل غلط اصل محاورۂ عرب سی لکہی گئی ہین اور چونکہ نامونکا تلفظ انگریزی اسپیل یعنی ہجی کے بموجب بہی اصل قاعدہ مقرر اسپیل پر نہین ہوتا اس سبب سے انگریزی محاوریکی بموجب بھی خواہ مخواہ اوسمین غلطی ہوئی ہی مگر ایسی غلطی سی ہم مجبور ہین اگر کوئی عربی تاریخ مفصل اوس سلطنت کی ہمکو ملیگی تو حتی المقدور نامونکی تصحیح ہوگی اور سیکلوپیڈیا مین بعد ختم وقائع اور حالات کے دستورات نظم اور نسق سلطنت کی جو اوس سلطنت اسلامی مین مرعی تھی اور جو اوس سلطنت کی بدولت یوروپ مین علوم اور صنائع لطیفہ رائج ہوئے ہین وہ سب نقل کئے ہین اوسمین سے کچھہ مختصر رواج علوم اور صنائع کی بابمین ہم ترجمہ کرتے ہین اوسمین لکہا ہی اب علی العموم سارے یوروپ کے لوگونکی یہ اقرار پایا ہی کہ عرب کی لوگون نے یونانی علوم اوس زمانے مین حاصل اور جاری کئے جب جہالت اور جہالت کی ظلم و ستم جمیع اطراف یوروپ مین جہانتک رومیون کی سلطنت تھی شائع اور عام تھی اور فلاسفہ کی حکمت اور اونکی علوم عرب کی اہل اسلام مین منحصر ہوگئی تھی بہت تھوڑے تفاوت سی تخمینہً جمیع اقوام یوروپ سے جسنے وہی راہ تواریخ اہل اسلام کی حاصل کی ہے ثابت ہوتا ہی کہ سارے اقوام یوروپ کے ممنون ہین اون اہل اسلام کے جنہون نے اونکی ممالک پر یورش کی تھی پہلا حق

علوم کا اور تعلم کا سارے یوروپ کے لوگون نی اونھین اہل اسلام سے پڑہا ہی اور کسطرحکی خوبصورتی اور بہرہ مندی سے جمیع اقسام علوم کی جو ممالک شرقیہ مین رایج تہی وہ سارے یوروپ مین شایع ہوئی شرح اور تفصیل اوسکی اس کتاب کی کئی آرٹکل مین ملیگی یعنی آرابیا عبد اللطیف اور مین اور ایشیہ وغیرہ مین - راقم کہتا ہی یہ مقام اہل اسلام کو بڑے رنج وغم کا ہی کسطرحکا زمانی نے پلٹا کہایا ہی انا للہ و انا الیہ راجعون صدق اللہ تعالی وتقدس وتلک الایام نداولہا بین الناس - یعنی ہم زمانے مین اولٹ پلٹ کرتے ہین آدمیونمین الغرض سیکلوپیڈیا مین لکہا ہی عبد الرحمن بن معاویہ بن ھشام بن عبد الملک نے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہی مدرسے تعلیم کے بنائے اور اونکی جانشینون نی روز بروز اشاعت علوم کی ترقی کی کتب خانے قایم کئے اور اپنی فیاضی اور بہی خواہی عام سی تعلیم اور تعلم مین بدون قید کسی ملت اور مذہب کے بہت کوشش کی یہانتک کہ رواج ہر قسم کی علوم کا بہ نسبت ممالک شرقیہ کے اسپانیول اور اور ممالک یوروپ مین جو اونکی تحت اقتدار مین آے بڑی کوشش سے ہونی لگا منافع مفیدہ عام کیطرف بہی عرب کے اہل اسلام نے بہت توجہ کی اور اونکو خوب رواج دیا زراعت اور فلاحت کو اور درختونکی قلم پہلانے کو اور بیج بونے کو بڑی کوشش سے جاری کیا آب پاشی کی نہرین اور نالیان سارے ممالک مین بنوائین بہ تخصیص زراعت کی ترقی کیواسطے جو اب تک مرشیا اور والنشیا اور غرناطہ کی میدانونمین موجود ہین جسسے معلوم اور ثابت ہوتا ہے کہ اس فن مین کیسی دستگاہ اور قدرت اہل اسلام کو حاصل تھی - استعمال لکہنے کی کاغذ کا یوروپ مین اونھین اہل اسلام نے جاری کیا -

راقم کہتا ہی قبل سلطنت اسلامی اسپانیول کی معلوم نہین ہے یوروپ مین

خطوط اور کتابین کس چیز پر لکہتی تہی شاید کسی قسم کے پتون پر لکہنی کا رواج ہو جیسی اڑیسہ مین تاڑکے پتون پر لوہے کی نوک سی نقش کرتے تہی اور کہین بھوج پتر پر ہندوستان کی بعضی ممالک مین رواج لکہنی کا تہا - بارود کی بنانے کی اسپانیولی اہل اسلام نی بہت ترقی کی اور جنگ و جدل مین پہلے اونہین اہل اسلام نی بارود کا استعمال کیا - اور بہت سی قرائن اور دلائل سی ثابت ہی کہ جہازی قطب نما کی استعمال کا اعزاز بھی اونہین اہل اسلام کو حاصل ہوا اسکی بعد سیکلوپیڈیا مین بہت سے کتابون کا نام لکہا ہی جنسی سب وہ روایات منقول ہین جسمین سارے اقوام یوروپ کی تاریخین مندرج ہین -

ذکر شروع خلافت عباسیہ کا جو ابو العباس عبد اللہ السفاح بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن العباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے شروع ہوئی

قبل ذکر اس خلافت اور اوسکی خلفا کی کچھ تذکرہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا مناسب معلوم ہوا حضرت ممدوح بحر العلوم اور دانشمندان امت محمدی علی صاحبہا الصلواۃ والسلام تہی اور ترجمان قرآن اونکی صفت خاص تہی تین برس قبل ہجرت کے اونکی ولادت ہوئی شعب جہان قریش نی سب بنی ہاشم کو محصور کیا تھا وہان وہ پیدا ہوے اور جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جہان سے رحلت فرمائی تب اونکی عمر تیرہ برس کی تہی ایک روایت مین پندرہ برس کی تہی حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی حق مین یہ دعا فرمائی تہی اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل اللھم علمہ الحکمۃ وتاویل القران و اجعلہ من عبادك الصالحین اللھم زدہ علما وفقھا یعنی بارخدایا

اوسکو دین اسلام کا واقف اور ماہر کرا اور سکہا اوسکو تفسیر قرآن کی یا اللہ تعلیم کرا اوسکو حکمت
اور تفسیر قرآنی کی اور گردان اوسکو اپنے نیک بندونمین یا اللہ اوسکی علم اور مہارت کو ترقی دے
یافعی لکہتے ہین عبد اللہ بن عباس ہاشمی فقیہ محدث مفسر کامل اور ماہر علوم مین تھی اکہتر
برس کی عمر مین طائف مین اونہون نی قضا کی اخیر عمر مین اونکی آنکہین جاتی رہی تھین بعضون
نی نقل کیا ہی کہ اپنی نابینائی کی حالتمین یہ اشعار کہی تھی شعر ان یاخذ اللہ من عینی
نورهما * ففی لسانی وقلبی منهما نور * قلبی ذکی وذهنی غیر ذی دخل
وفی فمی صارم کالسیف مطرور یعنی اگر لیا اللہ نی میری دونوانکہونسی اونکا
نور پس میری زبانمین اور میرے دلمین اون دونو کا نور منتقل ہوا ہی میرا دل ذکی ہی اور میری
زبان کاٹنے والی ہی مثل تلوار کی تیزی سے ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اونکی حساد اور اعدا نی نابینائی
کی سبب سے کچہہ شماتت کی ہوگی اوسکی جواب مین وہ اشعار کہی ہین شیخ عبد الحق دہلوی نے
مشکوٰۃ کی شرح مین ایک مقام پر لکہا ہی کہ وہ شاگرد حضرت اسد اللہ علی ابن ابیطالب امیر المومنین
کرم اللہ وجہہ کے تھی علوم اونہین سی اونہون نی اخذ کیے تھی باانیہمہ معاویہ کی ساتہہ مدارات کرتی رہی
راقم کہتا ہی سیر اور تواریخ سی معلوم ہوتا ہی کہ بعد واقعہ صفین کی اونہون نی رفاقت
جناب حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی ترک کردی تھی اور طائف مین جا کی بیٹہہ رہی تھی اور
نہج البلاغت مین ایک خط جناب امیر کا نقل کیا ہی اگرچہ اوسمین مکتوب الیہ کی نام کی تصریح
نہین ہی اوسمین لکہا ہی جناب امیر کا خط بعضی اپنے عمال کی نام پر لیکن مضمون اوس خط کا
دلالت کرتا ہی کہ وہ خواہ مخواہ عبد اللہ بن عباس کی نام پر تہا حقیقت مین بڑے تعجب کا خط ہی
لفظ بلفظ اوسکی نقل کرنی [illegible] سمجہکر [illegible] مضمون ہم نقل کرتی ہین [illegible] ہمنے

تمکو امانت دار سمجھکر اپنا شریک کیا تھا اور اپنے اہل وعیال مین تمسی زیادہ کوئی معتمد اور امانتدار
ہمارے نزدیک نہ تھا لیکن جب تمنے دیکھا کہ دہر نے تمہارے بنی عم کے ساتھہ بیوفائی کی لوگون مین
دیانت اور امانت باقی نرہی اور اس امت مین فساد برپا ہوا تمنے بھی مثل اور لوگونکی ہمسی
مفارقت اختیار کی اور مثل اور خاینونکی تمنے بھی ہمارے ساتھہ خیانت کی پس نہ تمنے اپنے
چچا کی بیٹے کے ساتھہ مواسات او محبت باقی رکھی نہ وہ امانت ادا کی جو تمکو سپرد ہوئی تھی پس
گویا اوس جہاد اور کوشش سے جو تم کرتے تھے خدا مطلوب نہ تھا صرف دنیا مطلوب تھی اس
امت کی ساتھہ تم مکاری کرتے تھے اور اونکی حقوق کی خیانت کی تمکو فکر تھی جہانتک تمہارے
اختیار مین اس امت کی مساکین اور یتیمونکی مال تھی خیانت کر کے تم اوسمین متصرف ہوئے اور
سب اوٹھا کے حجاز مین لیگئے گویا وہ سارا مال تمنے اپنے ماں باپ کی وراثت مین پایا ہے
تمہارے سوا اور کسی کے ماں باپ موجود نہین ہین سبحان اللہ کیا تمکو معاد کا یقین نہین
ہی اور روز جزا کے حساب کا ایمان تمکو نہین ہے آوہ شخص جو ہمارے نزدیک اولی الالباب
مین تھا کیونکر کھانا اور پینا تجھکو پچیگا جب تو جانتا ہی کہ حرام کھاتا پیتا ہے اور مول لیتا ہی تو نوڈیان
اور نکاح کرتا ہی تو عورتونسے وہ اموال صرف کر کے جو یتامی اور مساکین اور مومنین اور مجاہدین
کا خیانت کر کے تو اوٹھا لیگیا ہی پس خدا سے ڈر اور اونکا مال جو تو اوٹھا لیگیا ہی اوسکو پھیر دے
اگر تو نے نہ پھیرا اور پھر تو میرے قابو مین آیا تو قتل کرونگا مین تجھکو اپنی اس سیف سی جسکا قتیل
ہمیشہ دوزخ مین داخل ہوا ہی اور قسم ہی خدا کی اگر حسن اور حسین ایسا کام کرتے جو تو نے کیا
تو اونکو مین خواہ مخواہ نہ ہی سزا دیتا اور اونکی گردنسے وہ مظلمہ اوتارتا اور مین قسم کھاتا ہون
کہ جو اموال تو نے تصرف کیا ہی وہ اموال مین اپنا نہین جانتا ہون کہ اپنے وارثونکی واسطی

چھوڑ جاؤں وہ مال مسلمانونکا ہی الی آخر ما قال - ابن ابی الحدید نے اس خط کی شرح مین لکھا ہے
کہ عبد اللہ بن عباس نے اس خط کے جواب مین لکھا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ آپنے جو الزام مجھکو تصرف کا
بیت المال مین دیا ہی قسم ہی مجھکو اپنے عمر کی جو آپ نے بیت المال مین تصرف کیا ہی میرا حق
بیت المال مین اوسے زیادہ ہی -

راقم کی نزدیک شاید اگر خط امیر المومنین کا عبد اللہ بن عباس کے نام پر صحیح
بھی ہو یہ جواب جو نقل ہوا ہی لاریب دونو بزرگوارونکی اعدا اور حساد نے بنا کر مشہور کیا ہی
ہرگز عقل قبول نہین کرتی کہ ایسی بی ادبی اور گستاخی کی تہمت عبد اللہ بن عباس سی دانشمند
جناب حضرت امیر علیہ السلام پر کرتے کہ وہ حرکت اونکی ہمارے دانست مین بیت المال کے
تصرف سی اگر اونھون نے کیا ہو بمراتب زاید ہی - پھر وہی ابن ابی الحدید لکھتا ہی کہ اس خط
کی جواب مین حضرت امیر نے لکھا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ بڑا تعجب ہی کہ تو اپنا حق بیت المال مین ایک
مسلمان کی حق سی زیادہ سمجھتا ہی اس گناہ سی توبہ کر اور راہ راست اختیار کر اور مینے سنا ہی
کہ تو نے مکہ شریف کو اپنا وطن مقرر کیا ہی جہان مولدات مکی اور مدینے اور طائف کی پرائے مال سے
خرید کرے خدا کیطرف رجوع کر اور ایسی حرکات سی باز آ اسکی جواب مین بموجب اوسی کی نقل کے
عبد اللہ بن عباس نے لکھا آپنے میری نسبت بہت کچھ لکھا مگر قسم ہے خدا کی کہ اگر سارے
خزانے زمین کی تصرف کر کے مین اللہ تعالی کے سامنے جاؤن وہ سہل ہے میرے نزدیک اوسی
کہ ایک مسلمان کا خون کر کے مین اللہ تعالی کا سامنا کرون -

راقم کہتا ہی کہ اگر یہ جواب سچ ہے تو غالباً عبد اللہ بن عباس کا مطلب
اوس سے معذرت ترک رفاقت کی ہی کہ جنگ وجدل مین شرکت مین نکرونگا اور اگر مطلب اونکا

اوس جواب سے یہ ٹھہرائے کہ آپ نے لڑائیون مین ہزارون کا خون کیا اگر مین بیت المال مین تصرف کیا تو وہ گناہ اوسی بہت کم ہے تو وہ بے ادبی اور گستاخی کی تحریر پہلے جواب سے بمراتب زیادہ ہے عبد اللہ بن عباس کیطرف ہمارا حسن ظن ہرگز مجاز نہین کرتا کہ ایسا امر کردہ اونھون نے ارادہ کیا ہو یہ سب کچھہ نقل کرکے ابن ابی الحدید لکھتا ہے کہ اکثر لوگ اسکے قایل ہین کہ مکتوب الیہ اوس خط کا جو نہج البلاغت مین منقول ہے عبد اللہ بن عباس ہین اور بہت تھوڑے لوگ اسکے قائل ہین کہ ہرگز عبد اللہ بن عباس اوسکے مکتوب الیہ نہین ہین اونھون نے ہرگز ترک رفاقت جناب امیر کی نہین کی اور جب تک جناب امیر شہید ہوے وہ برابر بصرے کے والی رہے اور راوندی نے شرح نہج البلاغت مین لکھا ہے مکتوب الیہ اوس خط کے عبید اللہ بن عباس تھے عبد اللہ بن عباس نہ تھے وہ امر بالکل غلط ہے عبید اللہ بن عباس جناب امیر کیطرف سے یمن کے والی تھے اور اونکیطرف کسی نے تصرف بیت المال کی نسبت نہین کی اور جو لوگ کہتے ہین کہ عبد اللہ بن عباس جناب امیر کی شہادت تک بصرے کے والی تھے وہ اوس خط کی دلیل لاتے ہین جو ابو الفرج علی بن حسین اصفہانی سنے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے معاویہ کو بعد شہادت جناب امیر کے بصرے سے بھیجا تھا جسکو ہمنے یعنی اوسی ابن ابی الحدید نے اپنی کتاب مین پیشتر نقل کیا ہے اور جو شخص سیر اور تواریخ کا ماہر ہے اور عبد اللہ بن عباس کے مباحثات مکررہ کو معاویہ کے ساتھہ اوسنے دیکھا ہے کہ کسطرح سے بے خوف وخطر فضائل اور اوصاف امیر المومنین کے معاویہ کے سامنے وہ بیان کرتے رہے جسسے ہتک اور توہین معاویہ کی ہوتی تھی وہ یقین کریگا کہ اگر کچھہ خلاف اور کدورت عبد اللہ بن عباس کے دلمین جناب امیر کے طرف سے ہوتی تو وہ ایسا نکرتے بلکہ خلاف اوسکے بیان کرتے یہ نقل کرکے وہی ابن ابی الحدید کہتا ہے یہ دلیل واقعی ہے -

مگر راقم کہتا ہی ہمارے نزدیک یہ دلیل واقعی نہین ہی عبد اللہ بن عباس کو ایسا
ایسا خلاف جناب امیر کیطرف سی نہتا کہ اونکی فضائل واقعی کے اظہار سی اونکی دشمنون کے
سامنی سکوت کرتے اور اگر وہ قصہ تصرف بیت المال کا سچ تھا تو اونکی دلین جناب امیر علیہ السلام
کیطرف سے ندامت ہوگی کدورت کی کون وجہہ تھی - الغرض ابن ابی الحدید آخرمین یہ لکھتا ہی
کہ اِس معاملی سی ہم بڑی دشواری اور تفکر مین پڑے ہین اگر جناب امیر کے اِس خط کو ہم موضوع
کہین تو مخالفت ہوتی ہے سارے روات سی جو باتفاق اوسکی راوی ہین اور اکثر کتب سیر مین اوسکا
ذکر ہوا ہی اور درصورت اوسکی تصدیق کے جو فضائل اور کمالات عبد اللہ بن عباس کے باتفاق
مروی ہین ایسی حرکت تصرف بیت المال کی اونکی فضائل اور کمالات کی بالکل خلاف ہی اور اگر جناب
امیر کے خط کی تصدیق کیجئی اور عبد اللہ بن عباس کو اوسکا مکتوب الیہ نہ کہئی تو ہم حیران ہین کہ جناب
امیر کے اہلبیت مین جو آپ کا بنی عم ہو کون شخص تھا سوا عبد اللہ اور عبید اللہ بن عباس کے جسکو وہ
خط لکھا گیا - راقم کہتا ہی کہ ہمکو اِس معاملی مین کچھہ دشواری اور تفکر نہین ہے ہمارے نزدیک
مفارقت عبد اللہ بن عباس کی جناب امیر علیہ السلام سے بعد وقوع معاملہ تحکیم کے اور سکونت اونکی
طائف مین بروایات متفقہ ثابت ہی جو اکثر کتب سیر اور تواریخ مین مذکور ہی ممکن ہی جب جناب
امیر علیہ السلام نی عبد اللہ بن عباس کو حکم نہ مقرر کیا اور ایک شخص غیر یعنی ابو موسیٰ اشعری کو حکم
قرار دیا تو بنظر وقوع اوسکی نتیجہ بد کے اور بنظر اسکی کہ وہ امر موہم بے اعتمادی کا عبد اللہ بن عباس پر تہا
اونکی دلین کدورت اور ملال پیدا ہوا اِسے اونھون نے رفاقت آپکی ترک کردی - اِسکی ساتھہ ہمکو کچھہ
باک نہین ہی اوس خط کو موضوع قرار دینے مین جناب امیر کے اور سارے بنی ہاشم کے لوگ اسقدر
عدو اور حاسد تھی جنمین بعضی بڑے مدبر اور دانشمند مثل معاویہ اور عمرو بن عاص کے تھی اوس مفارقت

عبد اللہ

عبداللہ بن عباس کا محل پاکی تا کہ عیوب عبداللہ بن عباس کے اور جناب امیر کی مشتہر ہون
اور آپسمین نفاق اور پہوٹ پڑے ایسی موضوعات خطوط کو اس دانشمندی سی کہین بجز اور کہین
بارتشا شہرہ دیا کہ اخیر زمانے مین کثرت روایات مرتبہ شہرت اور تواتر کو پہنچ گئین اور اگر موافق
شہرے کی کل وقائع کی تصدیق کیجئے تب بھی ہین کچہہ تردد نہین ہی دنیا سخت بلا ہی اور بشریت سے
کوئی خالی نہین ہی انبیا اور اولیا سے بھی زلتین اور لغزشین وقوع مین آئی ہین اس صورتین اس
مشاجرۂ جناب امیر کو عبداللہ بن عباس کی ساتہہ ہم اون مشاجرات مین شمار کرینگی جسمین اہل سنت
وجماعت کا حکم سکوت کا ہی اور درصورت صدق اس روایت کی یہ بھی ہم کہہ سکتے ہین کہ عبداللہ
بن عباس بھی مجتہد تھے اونکے اجتہاد مین وہ تصرف بیت المال کا جائز تھا جو جناب امیر علیہ السلام کے
اجتہاد مین ناجائز ٹھہرا پس اگرچہ عبداللہ بن عباس کا اجتہاد مخالف اجتہاد جناب امیر علیہ السلام کے
خطا تھا لیکن مجتہد مخطی بھی مثاب ہی اس سبب سے اونپر کچہہ محل طعن اور الزام نہین ہی۔ یافعی نی
مراۃ الجنان مین لکہا ہی کہ سبب انتقال خلافت کا مروانیہ سی بنی عباس مین یہ ہی کہ بعد شہادت
جناب حضرت امام حسین علیہ السلام کے شیعیان اہلبیت امامت محمد بن حنیفہ اونکے بھائی کے معتقد تھے
اونکی قضا کرنیکے بعد اونکے بیٹے ہاشم کو امام جانتے تھے تو لوگونمین اونکی بہت بڑی عزت اور قدر تھی وہ شام کے
ملک مین لاولد قضا کر گئے اور محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو اپنا وصی مقرر کیا اور اونسے کہا
کہ تمہاری اولاد مین خلافت آویگی اور جو تحریرات اونکے پاس تہین وہ اونکو سپرد کین اور اپنے
معاونین کو اونہین کیطرف رجوع کیا جب محمد نے قضا کی تو اپنے بیٹے ابراہیم کو اپنا قایم مقام کر گئے
اون ابراہیم کیطرف رجوع خلایق کی دیکہکے مروان حمار خاتم خلافت بنی امیہ نے اونکو قید لیا جب
ابراہیم کو یقین ہوا کہ مروان اونکو قتل کریگا تب اونہون نی اپنے بھائی سفاح کو اپنا قایم مقام

مقرر کیا وہ اول خلیفہ اولاد عباس کی تھی مختصر قصہ یہ ہی اور شرح اوسکی بہت دراز ہی - بالجملہ مروان حمار کی خلافت کی ذکر مین خروج سفاح کا اور مروان کا مقتول ہونا مذکور ہو چکا ہی - مسامرہ مین لکھتی ہین سنہ ۱۳۲ مین دوسری ربیع الثانی جمعرات کی دن اہل اسلام کی ارباب حل وعقد نی سفاح کی ہاتھہ پر بیعت کی اوسکی دوسری دن جمعہ کو علی العموم لوگون نی اونکی بیعت کی اور اونھون نی جمعی کی نماز پڑہائی پدری نسب اونکا تو عنوان مین لکھا گیا ہی اونکی مان کا نام ربطہ حارثیہ تھا بنت عبد اللہ ابن عبد المدان الحارثی حدیث کی روایت وہ اپنی بھائی ابراہیم بن محمد اور اپنی چچا عیسی بن علی نسے کرتے ہین اور وہ منصور دوانقی سے عمر مین چھوٹے تھی امام احمد حنبل نے اپنی مسند مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سی یہ حدیث اخراج کی ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج رجل من اھل بیتی عند انقطاع الزمن وظھور من الفتن یقال له السفاح اعطاءہ المال حثیا یہ حدیث مسامرہ مین نہین مذکور ہی اونکی تحریر کے پیچھین اتفاقاً مذکور ہوی ترجمہ اس حدیث کا یہ ہی بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نکلیگا میرے اہلبیت سی ایک مرد آخر زمانے مین اور وقت ظہور سادات کی جو سفاح کے نام سی مشہور ہوگا دست عطا اوسکا اموال مین ایسا ہوگا گویا وہ مٹی ہی یا یہ کہی بہت دیگا اور تھوڑا سمجھیگا اونکی مہر مین کھدا تہا ثقتہ عبد اللہ وبہ یومن اونکا حاجب ابو غسان اونکا غلام تھا اونکی وزیر اور منشی ابو الجہم تھی وزارت اور انشا کا عہدہ متحد ہو گیا تھا صاحب شرط یعنی کوتوال اونکی عبد الجبار بن عبد الرحمن ازدی تھی ارباب مشورہ اونکی امور عظام جنگ وغیرہ مین اونکی بہائی ابو جعفر منصور دوانقی تھی جنکو اونھون نے ولیعہد بھی مقرر کیا تہا اور ابو مسلم خراسانی اور قحطبہ بن شبیب اور حسن اور حمید دونو قحطبہ کے بیٹے اتوار کے دن تیرہوین ذی الحجہ سنہ ۱۳۶ ہجری مین چیچک کے عارضی سی انبار مین

اوس شہر مین جو اونھون نے آباد کیا تہا اور ہاشمیہ اوسکا نام رکھا تھا اونھون نے قضا کی چار برس نو مہینے اونھون نے خلافت کی قاضی اونکی ابن ابی لیلی تھے - اور ابن جریر طبری ناقل ہے ابتدا بنی عباس کی خلافت کی ایسی ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تہا کہ خلافت تمہاری اولاد کیطرف رجوع کریگی اس غیب کی خبر کے سبب سے ہر ایک شخص اونکی اولاد مین سے اوسکے ظہور کا اپنے اوپر متوقع رہتا تھا - اور رشید بن کریب سے روایت ہے کہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد حنیفہ بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم شام کے ملک مین گئے وہان محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی اونھون نے اونسے کہا ای بنی عم مجھے ایک امر تمہارا کا علم ہے وہ مین تمسے کہا چاہتا ہون مگر کسی سے اوسکا ذکر نہ کیجیو وہ یہ ہے کہ خلافت تمہاری اولاد مین آویگی محمد بن علی نے کہا مین جانتا ہون آپکی بھی زبان سے بھی کوئی دوسرا نہ سنے - اور مداینی نے ایک جماعت سے روایت کی ہے کہ امام محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے اوس جماعت سے کہا تہا کہ ہمارے خاندان مین خلافت کی آنیکی تین وقت ہین ایک یزید بن ابی مسلم کے مرنیکے وقت اور دوسرا شروع صدی مین اور تیسرا افریقیہ مین باہم جنگ وجدل واقع ہونیکے وقت مین ان تین اوقات مین ہمارے ڈہونڈھنے والے اوٹھین گے پھر ہمارے معین اور مددگار مشرق سے چڑھینگے اور اونکے گھوڑے مغرب تک پہنچین گے اسی خبر کے بموجب جب یزید بن ابی مسلم افریقیہ مین مارا گیا تب امام محمد نے ایک آدمی کو خراسان مین بھیجا کہ ایک شخص رضی نام کو حضرت عباس کی اولاد مین سے ایک خط یا پیغام بھیجا اور کسی سے اونکا نام ظاہر نکرے اوسی پیغام سے ابی مسلم خراسانی وغیرہ آمادہ ہوئے اور اپنے نقیبونکو خطوط بھیجے اوس اطراف کے لوگون نے وہ آمادگی قبول کی لیکن یہ تدبیر پوری نہین ہونے پائی تھی کہ امام محمد نے قضا کی اور اپنے بیٹے ابراہیم کو ولیعہد مقرر کیا یہ خبر شائع ہوگئی مروان حمار کو پہنچی جو خاتم خلافت بنی امیہ کا تھا

اوسنے ابراہیم بن محمد کو قید کیا اور قتل کیا تب ابراہیم نے اپنے بھائی سفاح کو ولیعہد مقرر کیا تب سارے اونکی اعوان اور انصار جمع ہوے اور کوفے مین اونکی ہاتھہ پر بیعت کی جسکی کیفیت مروان حمار کی خلافت کی ذکر مین ہمنی لکھی ہی کہ وہ مارا گیا اور خلافت سفاح بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس کی مستحکم ہوگئی اور اقصای مغرب تک لوگون نے اونکی خلافت قبول کی بہت بڑا معین اور مددگار استحکام خلافت بنی عباس کا ابو مسلم خراسانی تھا جو محمد بن حنیفہ کی عہد سی اوسی ترتیب سی جسطرح جسے یافعی کی روایت سے ہمنے اوپر ذکر کیا ہی ہر ایک کی وہ اعانت کرتا رہا اور تمام خراسانی لوگونکو اوسی نے آمادہ کیا اور اوسمین اوسنی بڑی شجاعت اور دلیری اور مدبری کی درحقیقت خلفای عباسیہ کی گردن پر اوسکا بہت بڑا احسان قایم ہوا گو اوسمین نیت اوسکو اپنے فلاح اور رشد کی ہو مگر بنی عباس کی خلافت اوسنے قایم کی سارے حکایات اوسکی تدابیر کی بہت طویل ہین جسکو دیکھنا ہو بڑی تاریخونسی دیکھی مگر منصور دوانقی جو دوسرے خلیفہ بنی عباس کی تھی اونھون نے ابو مسلم کی احسان فراموشی کی کہ اوسکو قتل کیا وہ بہت بڑے مدبر اور عاقل تھی یہ ہم نہین کہتی کہ بنظر نظم سلطنت دنیاوی کی وہ حرکت اونسی خلاف عقل صادر ہوئی البتہ اہل دنیا مین ایسا محسن کسی شخص کا جب وہ بہت بڑا صاحب شوکت اور مقتدر ہو اندک خلاف مین شخص ممنون کیطرفسی اپنی احسان کے چہین لینی مین اوسکو باک نہوگا اسی نظرسی منصور دوانقی قبل ظہور خلاف کی ابو مسلم کیطرف سی اوسکی قتل کی فکر مین رہتی تھی اور سفاح اپنی بھائی کو صلاح اوسکی قتل کرنیکی دیتے تھی مگر سفاح نے اختیار اوس احسان فراموشی کی حرکت کا قبول نہ کیا جب خود اونکا اپنا وقت آیا اونھون نے بے باکانہ ابو مسلم کو قتل کیا بہر صورت یہ ہم ضرور کہین گے کہ اونھون نے احسان فراموشی کی گو عقل دنیاوی دور اندیشی کی اوسکی مقتضی ہو۔ الغرض یہ سفاح بن محمد پہلی خلیفہ بنی عباس کی بہت بڑے سخی اور فیاض تھی

کبھی کسی سے کوئی وعدہ نہین کیا جسکا ایفا نہ کیا ہو عبد اللہ بن حسن مثنیٰ ابن حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہم
نے ایکدن گفتگو مین اونسے کہا کہ دس لاکھ درہم کا ہمنے نام سنا ہے کبھی آنکھہ سے نہین دیکھے اوسی وقت
خزانے سے منگوا کے دس لاکھہ درہم اونکو دیدیئے مگر اس جود کے ساتھہ وہ سفک دما مین بھی بڑے
بیباک تھے اندک نارضامندی پر حکم قتل کا صادر ہوتا تھا یہی حال اونکی اتباع اور عمال کا مشرق
ومغرب مین تھا۔ راقم کہتا ہے اسی صفت بدنے اونکی اور اونکی اتباع کی اونکی خلافت کو مستقل
اور مستحکم کردیا کمال رعب اور خوف نے جو خلق پر خلیفہ کے طرف سے اور اونکی اتباع کیطرف سے پیدا ہوا تھا
کسیکو جرات اور طاقت بغاوت اور انحراف کی نہوئی بالجملہ جب وہ عارضہ چیچک مین مبتلا ہوے
اپنے بہائی منصور دوانقی کو ولیعہد خلافت مقرر کیا اور جیسا اوپر مذکور ہوا اونھون نے قضا کی

دوسرے خلیفہ بنی عباس کے ابو جعفر عبد اللہ منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم تھے

جنکو مورخین منصور دوانقی لکھتے ہین
مان اونکی ام الولد بربریہ تھی مسمات سلامت بنت بشیر وہ ۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوے تھے اپنے جد
علی بن عبد اللہ بن عباس کی حیات مین لیکن اونسے کچھہ روایت اونھون نے نہین کی ہے اپنے
باپ امام محمد سے اور عطا بن یسار سے وہ راوی ہین اور اونسے اونکے بیٹے مہدی راوی ہین وہ
اپنے سارے خاندان مین ہیبت اور رعب اور شجاعت اور دور اندیشی اور دانشمندی مین اور
مال جمع کرنے مین فرد اور یکتا تھے لہو ولعب بالکل اونکی جبلت مین نتہا عقل کامل رکھتے تھے عالم
اور ادیب اور فقیہ تھے مگر اوسکے ساتھہ قسی القلب بھی تھے ہزارون آدمیونکو اونھون نے
قتل کیا بڑے فصیح اور بلیغ تھے اور ہر طرحسے اپنے زمانے کی امارت اور سلطنت کے لایق تھے مگر حرص
اور بخل مین بھی ممتاز تھے دوانیق پچھلے زمانیکا بہت ہی چھوٹا سکہ تانبے کا تھا کہ وہ عرب کے ممالک

مین مثل ہندوستانی کوڑیونکی چلتا تھا عوام مین خصوص ہندیونمین بلفظ دوانی وہ مشہور تھا
چونکہ عمال سے اور پیشہ ورونسے وہ کوڑی کوڑی کا حساب لیا کرتے تھے اسواسطے دوانقی اونکا
لقب ہوگیا وہ مکہ سے بغداد مین آئے جہان شروع ۱۳۷ھ مین لوگون نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی
پہلا کام خلافت کا اونھون نے یہ کیا کہ ابومسلم خراسانی کو اونھون نے قتل کیا جسنے عباسیہ کے
خاندان مین خلافت پہنچائی تھی یہ حرکت اونکی بھی خالی دور اندیشی اور عقل کرپزی سے نہ تھی
اسواسطے کہ ایسے شخص کو جبلت سے خیال اپنی حکومت کا خلفا پر بسبب اوس احسانکے ہونا لازم تھا
عجب نہتہا کہ آئندہ خلفا کی عزل ونصب مین اپنا اقتدار جماتا - اسیطرح سے دوسری حرکت دور اندیشی
اور کرپزی کی اونکی یہ تھی کہ عباسیون اور علویونمین اونھون نے تفاوت ڈالا پیشتر اونسے
سب بنی ہاشم ایک تھے آپسمین ایک دوسرے کے معین اور مددگار رہتے تھے منصور دوانقی
نے صرف اس دور اندیشی سے کہ اگر علوی لوگ خلفاء عباسیہ کے ساتھ ملی جلی شریک اونکی
شوکت اور حشمت مین رہے ممکن ہے کسی وقت مین بدعوے اتقدم اپنے رتبے کے عباسیہ سے
بسبب ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت مین اونپر تقدم چاہین اور اوسی وجہہ سے
لوگ بھی اونکے معین اور مددگار ہوجائین اسواسطے علویونکیطرف سے اونھون نے احتراز اور
اور بدگمانی شروع کی والقلب یہدی الی القلب علویونکے دل بھی اونسے نفور رہنے لگے آخرش
یہ نوبت پہنچی کہ خلفانے کئی پشت تک قصور اور بقصور محض بدگمانی پر سادات کی قتل
اور قمع اور قید وبند پر کمر باندہی ادہر سادات مین بعض ناعاقبت اندیشون نے بغاوت
اور خروج بھی اختیار کیا اور ناحق تباہ ہوئے - ہماری دانست مین وہ سب مفاسد منصور
دوانقی کے نامۂ اعمال مین لکہی گئی جو موجد بدگمانی کے علویونکی طرف سے ہوے اور بنی ہاشم مین

آپسمین تفرقہ ڈالا اور خود منصور دوانقی نی بھی بہت سی علما اور شرفا اور ذی تمول لوگونکو
بسزائے قید اور بند اور قتل اور ضرب بین مبتلا کیا جو عباسیون اور علویونکی خروج مین موید اور مرغب
ہوے یا اونپر گمان ترغیب اور تائید کا ہوا علویونین منصور کیوقت مین محمّد بن عبداللہ الحسنی
اور اونکی بھائی ابراہیم نی خروج کیا اور عباسیونین بھی کئی آدمیون نے خروج کیا مگر سب کے
سب ناکام رہے ابومسلم وغیرہ نی اونکو زیر کردیا آخرش خود ابومسلم بھی مقتول ہوے
اور ایسی سیاسات شدیدہ سی منصور دوانقی کا رعب قلوب پر خوب جما اور سارے ممالک
اسلام پر اونکا تسلط بہت استحکام سی ہوگیا بجز ممالک اندلس اور قرطبہ کی جہان عبدالرحمن
بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک مسلط ہوے تھی وہان بھی کئی پشت تک خلافت عباسیہ
کی رعب اور سطوت سی دعوی خلافت اور امیرالمومنینی کا نہین ہو سکا جسکی کیفیت اوپر مذکور
ہوچکی ہے - منصور دوانقی کے یادگار کا ایک بہت بڑا نشان شہر بغداد ہی جسکو وہ بانی
تھی روضۃ الصفا مین لکھا ہی بروایت علمائی اخبار کہ ابوالعباس سفاح نی اپنے ایام خلافت
مین کوفے کی نواح مین ایک شہر آباد کیا تھا جو ہاشمیہ کی نام سی مشہور ہوا تھا ایک گروہ
روندیہ مذہب کا تھا اونہون نے منصور پر وہان خروج کیا تھا اس سبب سی منصور دوانقی اوس
شہر سی بیزار ہوے کہ ظاہرا محفوظ لایق مدافعت کی نہوگا اور فکر مین ایک نئی شہر کے آباد کرنیکی
ہوے اوگون نی ایک مقام تجویز کیا جو ممر تجارت اور مسافرین کے کاروانونکا تھا اور اوس
مقام پر جہان شہر بغداد آباد ہوا بہت سی درخت تابستانی اور زمستانی میوونکی تھی منصور
دوانقی یہ خبر سنکی بہت خوش ہوے اور اوس مقام کے دیکھنی کو گئی علی بن یقطین راوی ہی
کہ وہ اوس سفر مین خلیفہ کی ہمراہ تھی الغرض وہ نواحی بغداد مین پہنچے اور چند مرتبہ ادہر سے اودہر

اور اودہر سے ادہر دورہ کیا وہان قریب ایک راہب رہتا تھا علی بن یقطین کو خلیفہ نے
اوس راہب کے بہیجا ظاہرا کچہہ پوچہنے کو جسکا روضۃ الصفا مین ذکر نہین ہی اور چونکہ
خلیفہ نے وہان بہت بندوبست احتیاط کا کیا تھا علی بن یقطین راوی ہین کہ اوس راہب
نے اونسے پوچہا کہ اِس احتیاط کے بندوبست کا کیا سبب ہی اونہون نے کہا خلیفہ کو
منظور ہی کہ یہان ایک شہر کی بنا ڈالین راہب نے خلیفہ کا نام اور لقب اور کنیت پوچہی
اونہون نے بیان کیا ابوجعفر عبد اللہ المنصور باللہ راہب نے کہا وہ یہان کوئی شہر
نہین آباد کر سکتی ہماری ایک قدیم کتاب مین ایک خبر غیبی لکہی ہے کہ البتہ یہان ایک
بہت بڑا شہر آباد ہوگا مگر اوسکی بانی کا نام مقلاص لکہا ہی علی بن یقطین نے وہ حکایت
راہب کی خلیفہ کے سامنے آکے بیان کی وہ یہ سنکے نہایت خوش ہوے اور گہوڑے سے اترکے
سجدۂ شکر کیا اور وہان شہر آباد کرنیکی اونکو اور زیادہ رغبت ہوی فوراً بڑے بڑے
ہوشیار مہندسون اور معمارونکو جمع کرنیکا حکم دیا علی بن یقطین نے عرض کیا یا امیر المؤمنین
سجدۂ شکر کرنیکا کچہہ سبب مجہکو نہ معلوم ہوا اور زیادہ کوشش امیر کی اِس شہر کے بنا مین
ظاہرا اسے ہوئی ہے تاکہ قول راہب کا جہوٹہہ ہو جاے فرمایا لا واللہ بلکہ سبب یہ ہی کہ
لڑکپن مین سب گہر کے لوگ مجہکو مقلاص کہا کرتے تہی اور مجہی یقین ہی کہ کوئی شخص میرے
اِس وجہہ تسمیہ سی بجز میرے آگاہ نہین ہے حقیقت اوسکی یہ ہی کہ بنی امیہ کے ایام حکومت
مین ہم لوگ بہت مفلس اور مفلوک تہی جو تمکو معلوم ہی اون دنونمین سب لڑکے ہمارے
ہمعمر دو آپسمین کہیلا کرتے تہی ہر روز بنوبت اونمین سی ایک لڑکا کچہہ کہانا پکاکی سبکو کہلاتا تھا
جب میری نوبت آئی تو میرے پاس کچہہ نہ تہا میری دائی کا سوت گہر مین رکہا تہا مینے

وہ چرا کے بیچڑالا اور اوسے کہانا تیار کیا دائی نے مجھسے پوچھا کہ تمکو دام اس کہانی کے
کہان ملی مینے بات بنانیکو کہدیا کہ فلانے شخص سی مینے قرض کیا ہی مگر جب اوسنی اپنا سوت
بنایا تو اوسکو یقین ہوگیا کہ مینی وہی پیلکی بیچڑالا ہی تب مینی اوسے معذرت کی اور سوت کا
بیچڑالنا قبول کیا اوس عرصین ایک شخص بڑا مشہور چور تھا جسکا نام مقلاص تھا جب
دائی نے یہ کہانی میرے باپ کی اور میرے اعمام کے سامنی بیان کی تب تو وہ سب بر سبیل
مطایبہ مقلاص کے نام سی مجھی پکارنے لگی اور سارے گھر والونین یہی نام عام ہو گیا۔
بالجملہ جب سارے مہندس اور معمار اور سامان بنا کا آمادہ ہوگیا تب خلیفہ نی نوبخت منجم کو
حکم دیا کہ شہر کی بناڈالنے کیواسطی کوئی تاریخ اور وقت سعید مقرر کرے نوبخت نی باتفاق
رائے خالد برمک اور حجاج بن ارطاب جو وہ دونو بھی نجوم کے ماہر تھی زایچہ کھینچا اور برج
قوس کے طالع ہونے پر شہر کی بناڈالنی کی تجویز کی اور سارے دلائل نجومی اوسوقت کی
برکت کے بیان کئے کہ وہ موجب کثرت عمارت اور طول بقا اور کثرت خلایق کی ہونگی
اور منجملہ اور احکام کے ایک یہ حکم تھا کہ کوئی خلیفہ اس شہر مین وفات نپاویگا منصور
وہ سنکے بہت ہنسے اور کہا الحمد للہ علی ذلک لکھتی ہین وہ سب احکام نجومی اوسیطرحسی
وہان واقع ہوے اور سنہ ۱۴۵ ہجری مین اوسکی بنا شروع ہوئی پہلی اینٹ بنا کی منصور
دوانقی نی اپنے ہاتھہ سی رکھی حصار کی بنا نہایت مستحکم اور عریض ڈالی گئی لکھتی ہین بنیاد کا
عرض پچاس گز اور سر دیوار کا عرض بیس گز تھا نہایت سرعت سی بنا شروع ہوئی مگر بیچمین
بسبب بغاوت اور خروج محمد اور ابراہیم عبد اللہ حسنی کے دونو بیٹونکی چندے اوسکی بنا
معطل رہی کہ خود منصور دوانقی واسطی اطفاے نایرہ فساد اوس خروج کے چڑھے تھی

جب اوس مفسد یکو دفع کر کے معاودت کی پھر اوسی سرعت سی اوسکی بنا شروع ہوی اور سنہ ۱۴۹ ہجریمین حصار وغیرہ کی بنا تمام ہوئی ایک کرور دینار اوسکی بنامین صرف ہوا۔ ابتدامین منصور نی تجویز کیا تھا کہ قصر کسری جو مدائن مین ہی اوسکو کھود کی اوسکی اینٹ اور مصالحہ بناے بغدادمین صرف ہو جب اس امرمین خالد برمکی سی استشارہ کیا اوسنے منع کیا اور کہا ایسی بنا ہی نامور سلاطین عجم کی باقی رکھنی سی موجب ناموری اہل اسلام کی کہ ایسی آثار نامور ہین بادشاہ ہونگی تھی اونپر اہل اسلام نے فتح او ظفر حاصل کی چونکہ خالد روساے عجم سے تھی منصور نے کہا تم بہ تعصب نہین چاہتی ہو کہ اپنی قوم کی سلاطین کے آثار نیست او نابود کئے جاوین او قصر کسری کے کھودنے کا حکم دیا مگر جب حساب کر کے معلوم کیا کہ اوسکی کھودنے کا صرف او اینٹ لاد کے بغداد مین لانیکا نئی اینٹ بنانے سی بمراتب زاید ہی اوس حکم کو منسوخ کیا تب خالد برمک نی کہا اب منسوخی اس حکم کی مناسب نہین ہی اسواسطی لوگ کہینگے جو عمارت نامور سلاطین عجم نے بنائی تھی اوسکی کھودنیکی خلیفہ اسلام متحمل نہ ہوسکی مگر چونکہ بخل اور امساک منصور کی مزاج مین بہت تھا اس صلاح پر عمل نہ کیا او بدستور کھودنا اوسکا ملتوی کرادیا۔

راقم کہتا ہی بڑا تعجب ہی کہ اس شہر عظیم کا نام منصور نے نہین رکھا اوس مقام کو پیشتر سے بغداد کہتی تھے اوسی نام سی وہ مشہور ہوا اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ظاہر منصور کو عقیدہ تفال اور تطییر کا اور سعد و نحس نجومی کا بہت تھا اوس جگہہ کے نام قدیم کو سعد سمجھکر وہی نام باقی رکھا اوسکی وجہہ تسمیہ روضۃ الصفا مین دو منقول ہین ایک یہ ہی کہ وہان ایک باغ تھا جسکو باغ داد کہتی تھی کثرت استعمال

الف باغ کا گر گیا دوسری وجہہ یہ ہی کہ بغ بت کا نام ہے جسکو وہانکی مشرکین پرستش
کرتے تھی اور داد فارسی مین عطا کو کہتی ہین تو بغداد کے معنی ہوے عطائے بغ ہمارے
دانست مین اول وجہ موجہ معلوم ہوتی ہے ۔ مورخین کی روایات سی ثابت ہی کہ منصور
دوانقی نہایت دانشمند بڑے عالم اور دور اندیش اور شجاع اور بہادر صاحب ہمت
اور عزیمت تھی اور بہر صورت انتظام سلطنت کی لایق تھی اگرچہ لوگ بخل اور امساک
اور ظلم اور ستم کی نسبت اونکیطرف کرتے ہین مگر ہمارے دانست مین وہ مسرف بیجا
نہ تھی اور سیاسات شدیدہ واسطی بقا اپنے رعب اور سطوت کی اور ارباب بغی اور خروج
کی زیر کرنیکی واسطی وہ عمل مین لائے اوسے اونکی لیاقت سلطنت مین بٹہ نہین لگتا
خلافت راشدہ کے صفات البتہ اونمین نہ تھی سلطنت دنیاوی کے بہر صورت وہ لایق
تھی موقع اور محل پر عاقلانہ عطا اور بخشش بھی کرتے تھی اور عدل اور انصاف اور ترحم
اور رعایا پروری کے بھی حکایات اونکی مورخین نے نقل کئے ہین اونکی حرکات عاقلانہ
کی حکایتین بہت مشہور ہین ۔ روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ ایک روز منصور اپنے
قصر کے کوٹھی پر بیٹھی تھی ایک بوڑہے فراش کو دیکھا کہ اپنے کام مین مشغول تھا اوسے
بلا کر پوچھا کیا سبب ہے کہ ارباب حکومت اور دولتمند ونکی عمر اتنی نہین ہوتی جتنی
مفلوک اور مفلسونکی ہوتی ہے اوسنے جواب دیا یا امیر المومنین ارباب فرمان اور
حکومت رزق مقسوم اپنا یکبارہ حاصل کر لیتے ہین تو اونکی عمر آخر ہو جاتی اور مفلسین کو
تھوڑا تھوڑا بتدریج ملتا ہی اسواسطی اونکا رزق مقسوم پورا ہونیکی واسطی اونکی عمر بڑہ
جاتی ہے منصور اوس جواب سی بہت خوش ہوے اور تین سو درہم اوسکو انعام دیا ۔

ایک ہفتہ کی بعد اوسی مقام پر بیٹھی تھی دیکھا کہ جو کام پہلی روز وہ بوڑھا فراش کرتا تھا ایک
لڑکا وہ کام کررہا ہی اوسکو بلا کے پوچھا وہ بوڑھا فراش کہان ہی اوسنے جواب دیا یا امیر المومنین
اوسنی قضا کی مین اوسکا بیٹا ہون منصور نی کہا تیرے باپنے سچ کہا تھا جب اوسنی اپنا رزق
بھر پایا تو مرگیا - دوسری حکایت اوسمین لکہی ہے کہ ایک شخص نے منصور پر خروج کیا تہا
وہ گرفتار ہو آیا منصور نے اوسکو غصے سی ایک گالی دی اوسنے جواب مین کہا کل ہمارے اور تمہارے
بیچمین تلوار تھی آج جب مین اپنی زندگی سی ہاتہہ دہو چکا ہون ایسے امر شنیع کے نسبت
تمنے میری طرف کی اگر مین بھی اوسکی بدلے مین تمکو وہی امر کہون بجز ندامت اور شرمندگی
کے تمکو کچھہ حاصل نہ ہوگا منصور بہت شرمندہ ہوے اوسکا قصور معاف کیا لیکن ایک برس
تک اوسے ملاقات نہ کی - تیسری حکایت اوسمین لکہی ہی کہ ایکروز منصور کے سامنی
ایک تدبیر عاقلانہ کا جو ہشام بن عبد الملک نے کسی لڑائی مین کی تھی ذکر آیا منصور نی اوسکی
تفصیل او تشریح پوچھنے کیواسطی ایک شخص کو جو ہمیشہ ہشام کی مصاحبت مین رہتا تھا
بلوایا اور اوسی کیفیت اوس تدبیر کی پوچھی اوسنے حال بیان کرنا شروع کیا مگر جب
ہشام کا نام اوسکی زبان پر آتا تھا تو وہ کہتا ہی رحمت اللہ علیہ منصور اس دعا کی تکرار سی
بہت ناراض ہوے اور بہت خفا ہو کے کہنی لگی دفع ہو یہانسے لعنت خدا کی تیرے اوپر
ہمارے سامنی ہمارے دشمن کو دعائین دیتا ہے وہ شخص اوٹھہ کھڑا ہو کے چلا یہ کہتا ہوا
اگر ہشام آپکی دشمن تھی تو مین مجبور ہون لیکن میرے گردن پر اوسکی احسانات کی ایسی طوق
ہین کہ بجز مردہ شو کے میرے گردن پر سی کوئی نہین اتار سکتا منصور نے پھر اوسکو بلایا
اور پوچھا ہشام نے کیا کیا احسان تیرے اوپر کئے ہین اوسنے کہا کہ ہشام نے مجھکو

ساری دنیا کے مخلوقات سے بے نیاز کردیا کہ اس بڑہاپے مین مذلت سوال سے کسی مخلوق الہی مین محفوظ ہون اور کسیکا محتاج نہین ہون اونکی بعد نہ کسیکے دروازے پر مین گیا اور نہ کہین جاؤنگا آپنے مجہکو یاد فرمایا تو مین حاضر ہوا کہ اولی الامر کے حکم کی اطاعت فرض ہے منصور نے ساری تقریر اوسکی سنکے کہا مجہکو یقین ہوا کہ تو پارسا عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور کسی مرد کریم نے تجہکو پالا ہے اور اوسکو بہت بہاری صلہ اور انعام دیکے رخصت کیا اوسنے عرض کیا یا امیر المومنین بنظر شرف اور امتیاز کے آپ کا انعام مینے قبول کیا والا مجہے کچہہ حاجت اسکی نہ تھی جب وہ چلا گیا تب منصور نے کہا ایسے لوگ لایق احسان اور بخشش کے ہین افسوس ہے کہ ہمارے لشکر مین اس جنس کے لوگونکا قحط ہے یہ حکایت نقل کرکے روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ منصور دوانقی بسبب نہایت امساک اور بخل کے چونکہ عطا اور بخشش اپنی ہمراہیونپر نہین کیا چاہتے تھے اسواسطے سبکو بیوفائی کی تہمت کیا کرتے تھے۔

راقم کہتا ہے یہ قول صاحب روضۃ الصفا کا اگر محض بدگمانی کا ہو تو عجب نہین ہے۔ چوتھی حکایت اوسمین لکہی ہے کہ ایکدن منصور بالاخانہ قصر پر جو مشرف دجلے پر تہا اپنے مصاحبین اور ندما کے ساتھہ بیٹہے تھے اسمین قصر کے ایک دروازے کیجانب سے جسکا نام باب دولت عباسیہ تہا ایک تیر آکے سامنے گرا منصور بہت ڈر گئے اور وہ تیر اوٹہا لیا اوس تیر کے دونو پرون پر اشعار عربی نہایت نصیحت اور اندرز کے لکہے تھے اون اشعار کو مورخ نے نقل نہین کیا اور ایکطرف تیر پر لکہا تہا ایک شخص نہایت مظلوم ہمدان کا رہنے والا محبس مین مقید ہے منصور نے فوراً لوگونکو محبس مین بہیجا کہ ایسے شخص کو حاضر کرین محبس کی ایک کوشک مین ایک شخص کو

دیکھا کہ رو بقبلہ بیٹھا ہوا اِس آیت کی تکرار کر رہا ہی وَسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ترجمہ اسکا یہ ہی اور قریب ہی کہ جانین گے وہ لوگ جنہون نی ظلم کیا ہی کہ کس کروٹ پر وہ پلٹین گے جو لوگ تحقیقات کیواسطی مامور ہوے تھی اونھون نے اوس شخص سی پوچھا ای شیخ تم کہانکی رہنی والے ہو اونھون نے کہا ہمدان میرا وطن ہی وہ اونکو منصور کے سامنی لے آئے اونھون نی ماجرا پوچھا ہمدانی نے بیان کیا کہ مین ایک بزرگ خاندان اور اشراف ہمدان کا ایک آدمی ہون آپ کی والی نی جو ہمدان مین مقرر ہوا تھا میری ریاست اور جائداد جو ہزار درہم کی تھی غالباً مراد ہزار درہم سالیانہ ہی وہ غصب کر لی اور اس خوف سی کہ مین بارگاہ خلافت مین استغاثہ کرونگا مجھکو مقید یا بزنجیر کر کے دار الخلافت مین بھیجدیا اور میرے اوپر تہمت کی کہ میرا ارادہ بغاوت اور خروج کا تھا منصور نے پوچھا کتنی عرصے سی تم مقید ہو اونھون نے بیان کیا چار برس سے مین اس بلا مین گرفتار ہون منصور نے فوراً اونکی بیڑیان کٹوا دین اور اون سے کہا ای شیخ تمھاری ریاست مع چار برس کے خراج کے تمکو واپس دینے کا ہمنے حکم دیا اور سوا اوسکی ہمنے تمکو والی ہمدان کا بھی مقرر کیا تم جا کے اوس والی معزول سے جسنی تمہارے اوپر یہ ظلم کیا ہے جسطرح جسے چاہو بدلا لیلو اوس مرد مظلوم نے عرض کیا یا امیر المومنین ریاست اپنی میری جو واپس عنایت ہوی وہ تو مینی قبول کی اور ہمدان کی والی ہونیکی مجھکو لیاقت نہین ہے اور وہانکی والی نی جو میرے اوپر ظلم کیا وہ مینی عفو کیا تب منصور نی اوس شخص کو ہر قسم کی بخشش اور مرحمت بادشاہانہ سی معزز اور مکرم کر کے رخصت کیا اور اوس حاکم ظالم کو بہت عتاب اور معاقب کیا۔

راقم

راقم کہتا ہی غالباً منصور نے اور تحقیقات خارجی سے بھی اوس ہمدانی کو
مظلوم ظلم اور ستم وہانکی حاکم کا پایا ہوگا صرف مدعی کے اظہار پر اوسپر ترحم اور بخشش اور حاکم کو
معاقب کرنا خلاف شان سلاطین عاقل اور عادل کے ہی - منصور کی کلمات عاقلانہ اوسی روضۃ
الصفا مین منقول ہین کہ وہ کہتی تھی بادشاہونکو اپنی رفقا اور مصاحبین کی جمیع امور خلاف ورزی کا
تحمل ہوسکتا ہی مگر تین امر شرکت ملک کی ملکیت مین اور افشائی راز مین اور خیانت حرم مین
یہ تین امر ہرگز لایق برداشت کی نہین ہین اور اونکا قول تھا - جس شخص کے مزاج مین مروت
زیادہ ہوگی اوسکو صعوبت اور دشواریان بہت پیش آئینگی یہ قول نقل کرکے اوسی کتاب مین
لکہا ہی یہ قول متفرع ہی اس قول سی ہر کرا ہنر بیشتر دردسر او بیشتر - پھر اوسی کتاب مین لکہا ہے
بصرے کے قاضی نے سید حمیری کی سعایت مین ایک عرضی لکہی اوسپر منصور نی یہ عبارت دستخط
کرکے واپس کی جعلناك قاضیاً لا ساعیا یعنی ہمنی تمکو قاضی مقرر کیا ہی چغلخور نہین
مقرر کیا - ایضاً ایک عامل کو کسی مقام کے منصور نے طلب کیا اوسنے اپنے عذر غیر حاضری مین
لکہا کہ مین بہت موٹا اور ثقیل الجثہ ہون اس سبب سے حاضر نہین ہوسکتا اوسکی جواب مین منصور نے
لکہا اگر سارے جثے کی ثقل کے سبب سے نہین آسکتا تو صرف سر اپنا کٹوا کے بہیجدے - ایضاً بعضے لوگون
نی منصور سی کہا فلانے دولتمند نے قضا کی اوسکی اولاد نابالغ ہے اگر اوسکی جائداد ضبط کیجائے تو سلطانی
خزانے کا بہت نفع ہی منصور نے اوسکی جواب مین کہا جو شخص خلافت روئے زمین سے جو اللہ تعالی کی
عطا ہی سیر نہو وہ یتیمونکی مال سی کب سیر ہوگا - ایضاً نقل ہی کہ ایکدن منصور نے اپنی رفقا اور مصاحبین
کی مجمع مین کہا چار آدمیونکا مین نہایت محتاج ہون کہ بدون اونکی انتظام خلافت کا نہین ہوسکتا
جسطرح سی تخت بدون چار پایونکی قایم نہین ہوسکتا اول قاضی کہ انفصال مخاصمات کا بغیر مداہنت اور ارتشا کی

عدل اور انصاف سی کرے دوسرا کوتوال اور حاکم کہ ضعیف کو قوی کی ظلم وستم سی بچاوے تیسرا محصل خراج جو رعایا سی بغیر جور اور ظلم کے خراج وصول کرے اتنا بیان کرکے کلمی کی اونگلی دانت مین دبائی اور کہا آہ آہ لوگون نی عرض کیا جو تھا کون ہی فرمایا اخبار نویس جو اون تینونکی اعمال کی سچی سچی خبر مجھکو دیوے
راقم کہتا ہی منصور کا آہ آہ کرنا دانت مین اونگلی دابکی چارون شخصونکی مفقود ہوجانے پر تھا یا صرف اخبار نویس کی مفقود ہونی پر - ایضاً منصور نی سلام بن قتیبہ سی پوچھا ابومسلم خراسانی کی کیفیت اور اونکا حال بیان کرو اونھون نی کہا لو کان فیہما الھۃ الا اللہ لفسدتا یعنی اگر ہوتی عالم مین بہت سی خدا نہ کہ ایک تو ہر آئینہ عالم مین فساد پڑجاتا منصور نی کہا جو تمنی کہا کافی ہی مینی تمہاری نصیحت کو ہوش کی کان مین رکھی - یافعی مراۃ الجنان مین لکھتی ہین جب منصور نی ابومسلم خراسانی کی قتل کا ارادہ کیا تب اونکی چچا کی بیٹی عیسی بن موسی نی اونکو لکھا اذا کنت ذا رای فکن ذا رویۃ ٭ فان فساد الرای ان تتعجلا ٭ خلاصہ مطلب اس شعر کا یہ ہی اگر کسی امر پر رائے تمہاری قرار پاوے تو اوسکو بہت دانشمندی اور دور اندیشی سی عمل مین لاو اسواسطیکہ ناقص رائے ہی جلدی کرنیکی اسکی جواب مین اونھون نی وہی شعر لکھا مگر اول مصرع مین ذا رویۃ کی جگہہ پر ذا عزیمۃ بنادیا اور دوسرے مصرع مین تتعجلا کی جگہہ پر تترددا بنایا مطلب یہ ہوگیا کہ اگر کسی امر پر رائے قرار پاوے تو بعزیمت اوسکو فوراً عمل مین لاوے اسواسطیکہ ناقص رائے ہی اپنی رائے مین متردد رہنا - روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ منصور نے چند روز بیشتر اپنی مرنے کی ایک دیوار پر یہ دو شعر لکھی دیکھی - شعر - ابا جعفر حانت وفاتک وانقضت ٭ سنوک وامر اللہ لابد واقع ٭ ابا جعفر ہل کاہن لک او منجم ٭ لک الیوم من ضرب المنیۃ مانع ٭ خلاصہ مطلب دونو شعرونکا یہ ہی یا ابا جعفر تمہاری وفات آپہنچی اور تمہاری عمر کے سال تمام ہوئے اور حکم خدا کا خواہ مخواہ واقع ہوگا پس کوئی کاہن یا منجم تمہاری پاس ہی جو آج

تو

تھکو موت کی مارسی روکی منصور اوسکو دیکھکی بہت متاثر اور مغموم ہوئے اور اونکو یقین ہوگیا کہ اجل اونکی قریب ہے۔ اور عبدالعزیز بن مسلم راوی ہی کہ ایکدن مین منصور کے پاس گیا مینی سلام کیا اونھون نی جواب سلام کا ندیا تھوڑی دیر مین کھڑا رہا جب مینی ارادہ بازگشت کا کیا تب اونھون نی فرمایا کہ کل مینی خواب مین دیکھا کہ ایک شخص نی کچھہ شعر پڑھے ہے جو دلالت کرتے ہین کہ میری موت قریب آئی اور وہ شعر جو اونھون نی یاد کرلئے تھی وہ پڑھے مینی کہا خیر باشد یا امیرالمومنین یہ آپکا وہم ہے۔

راقم کہتا ہی ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ وہی دو شعر جو اوپر مذکور ہوئے کہ منصور نی دیوار پر لکھی دیکھی دوسری روایت سی خواب مین سنے یا دیکھی تھی یا خدا جانی اور شعر ہون جو کتاب مین مذکور نہین ہین۔ اوسی کتاب مین ہی اونھین دنونمین منصور حج کرنیکی ارادہ سے بغداد سی نکلی اور قصر عبدویہ مین اترے صبح کیوقت ایک ستارہ ٹوٹا جسکی روشنی مثل آفتاب کی تھی اونکی بیٹی جو مشایعت کیواسطی ہمراہ آئے تھی اوسیوقت اونکو بلا کے امور مالی اور ملکی مین بہت سی وصیتین کردی

راقم کہتا ہی چونکہ منصور کو تفال اور تطیر کا عقیدہ بہت تھا ظاہرا اوس ستارہ کی ٹوٹنی سی تطیر اپنی وفات کا کیا ہوگا۔ پھر اوسمین لکھا ہی کہ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھی کہ مین ذی الحجہ مین پیدا ہوا ہون اور ذی الحجہ مین لوگون نے میرے ہاتھہ پر بیعت کی ہے میرا گمان یہ ہی کہ ذی الحجہ مین میری وفات ہوگی۔ الغرض وہ کوفے سی ایک منزل نکلی تھی کہ بیمار ہوگئی ربیع نام اونکا غلام مصاحب جو ہمراہ تھا اوسکو حکم دیا کہ روانگی مین بہت جلدی کر دجلد مکہ معظمہ مین پہنچ ہر چند ہمراہیون نے بہت سرعت کی مگر بیر میمون مین پہنچکی چھٹی ذی الحجہ کو اونھون نے قضا کی رات کو مقربین نے اونکی موت کو ظاہر نہین کیا جب صبح کو سب امرا ہمراہی کے حسب دستور حاضر ہوئے ربیع نی وکالۃ مہدی کیواسطی سب سے بیعت کردائی اور منصور کو سر برہنہ منہ کھلا ہوا دفن کیا

اِسواسطیکہ وہ نیت احرام کی کرچکی تھی ترسٹھہ برس کی عمر مین اونھون نے قضا کی اور بائیس برس چوبیس دن کم وہ فرمانفرما رہی پھر قضا کی ۔ مسامرہ مین شیخ اکبر نے نقل کیا ہی مان منصور کی سلامت بنت بشیر بربریہ تھی اوسکی مہر کا کندہ تھا اتق اللہ فانک تردفتعلم حاجب اونکا عیسی ابن نجیح تھا اور وزیر اونکا سلیمان ابن مخلد ابوازی تھا وہ بیر میمون مین خارج حد مکہ معظمہ سی پیٹ کی دردسی مرگئے حالت احرام مین اور حجون کے باب شعب مین مدفون ہوے چونسٹھہ برسکی عمر اور بائیس برس سات دن کم خلیفہ رہی بیعت اونکی ۱۳۶ھ مین ہوی اور ۱۵۸ھ مین اونکی وفات ہوی چھٹی ذی الحجہ کو اوسیدن مہدی اپنے بیٹے کو ولیعہد مقرر کیا اور وہ خلیفہ بھی ذی الحجہ مین مقرر ہوے تھے ۔

تیسرے خلیفہ بنی عباس کی ابو عبداللہ محمد المہدی بن ابی جعفر المنصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم تھے

مان مہدی کی ام موسی بنت منصور بن یزید حمیری تھی باختلاف روایت ۱۲۶ھ یا ۱۲۷ھ مین وہ پیدا ہوے تھے وہ بڑے فیاض اور بڑے خوبصورت تھے علی العموم رعایا کی محبوب اور پسندیدہ تھے اور مذہب مین بہت خوش اعتقاد تھے ملاحدہ اور زنادقہ کی بڑے دشمن تھے سیکڑون کو اوس جنس کے بینست و نابود کر دیا اور وہ اول خلفائے اسلام مین تھے جنھون نے کتابین مناظرے کی متضمن رد کی ملاحدہ اور زنادقہ پر لکھوائین علما کے ساتھہ اکثر صحبت رکھتے تھے اور اونپر بہت مرحمت فرماتے تھے الغرض بڑے ارباب تمیز مین تھے اپنے باپ سے اور مبارک بن فضالہ سی حدیث روایت کرتے ہین اور اونسے یحیی بن حمزہ او جعفر بن سلیمان الضبعی اور محمد بن عبداللہ رقاشی اور ابوسفیان سعید بن یحیی الحمیری راوی ہین اب کچھہ باجمال انتخاب روایات روضۃ الصفا کا مناسب معلوم ہوا اوسمین منقول ہی کہ مہدی نی تخت خلافت پر بیٹھتے ہوے سارے قیدیونکو جو اونکی باپ کے وقت سی مقید تھی رہا کر دیا باستثنا خونیونکی

اور جو حقوق اغیار کیواسطی مقید تھی اور جمیع مساجد مین ایک مکان مسمی بہ مقصورہ بنوایا یہ مکان ظاہر ایجاد معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد اوس کوٹھی کو شک ملحق بمسجد سے جہان خود خلیفہ اور اوسکے امرا اور ارباب تمیز عوام سے علیحدہ نماز پڑھین۔ پھر مہدی نے بعد اطمینان کے انتظام ممالک سے ارادہ حج بیت اللہ کا اور زیارت مدینہ منورہ کا کیا ایک بہت بڑا لشکر ہمراہ لیگئی کئی ہزار آدمیونکو مصارف آنے جانے کے عطا کئی پانسو اونٹ پر صرف برف اوسکے ہمراہ لیگئی تھی۔ لکھتی ہین سارے خلفا جب حج کرنیکو جاتی تھی تو خانہ کعبہ پر ایک پوشش نئی ڈالتی تھے وہ سب جمع ہوتی ہوتی دیوارون اور چھت پر بڑا بوجھہ ہو گیا تھا وہ سب پوششین اوتروا کے فقرا اور مساکین کو تقسیم کردیگئین اور دو زربفت کی پوششین نئی مہدی کے حکم سے پہنائی گئین اور پہلے مشک اور زعفران سے دیوارونکو اور چھت کو معطر کردیا بعد اوسکے مدینے کی زیارت کیواسطے گئے وہان بہت عطا اور بخشش کی ساری وہانکی عورتونکو اور لڑکونکو بھی محروم نہین رکھا دو لاکھہ دینار اور تین لاکھہ درہم اس سفر مین اور وہانکی عطامین اونھون نے صرف کئی۔ لکھتی ہین حسن خلق اور مروت مین کوئی خلیفہ اونکی مساوی نہین ہوا۔ ابن مقنع ملحد نے انھین مہدی کے عہد مین خروج کیا تھا عجب طرحکی عقائد فاسدہ اوسنے اختیار کئے تھی اور ایک جماعت ملحدونکی جو ملقب بہ سفید پوش تھی اوسکی مطیع اور منقاد ہو گئے تھی اور چونکہ وہ نہایت بدصورت اور کریہ منظر تھا ایک سونے کا چہرہ بنوا کے اوسسے اوسنے اپنے اوس عیب کو چھپایا تھا طلسمات اور شعبدہ بازی مین وہ یکتا تھا اوسنے دعوی الوہیت کا کیا تھا اپنے معتقدونکو اوسنے اعتقاد کرایا تھا کہ اللہ تعالی نے پہلے آدم کیصورت پر ظہور کیا تھا اسی سبب سے ملائکہ نے اونکو سجدہ کیا اور پھر انبیا اور اولیا اور حکما کے قالب مین ظاہر ہوا یہانتک کہ ابو مسلم خراسانی کی صورت پہ آیا بعد اونکی میری صورت پر آیا ہی اور بدعقیدگی سے کہتا تھا کہ ابو مسلم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے

فاضل تہا - ایک طلسم اوسنے نخشب کے کنوئے مین بنایا تہا کہ کنوئے سے ایک مدور اور روشن چیز نکلتی تھی
جسے دو فرسنگ مربع تک روشن ہوجاتا جو شعرا کی زبان پر بہ ماہ نخشب مشہور ہی مرو سے اوسنے خروج کیا
اور نواحی کش مین ایک بڑے مہی چوڑے قلعی مین وہ متحصن ہوا بہت سے کفار اور بدعقیدہ اوسکی مدد
اور معاون ہوئے مہدی نے اوسکی خروج کی خبر سنکے بڑی جمعیت فوج کی اوسکی فتنے کے انسداد کیواسطے
مامور کی اوس جمعیت نے جا کے اوسکی قلعی کا محاصرہ کیا جب اوسکو یقین ہوگیا کہ اب بچ نہین سکتا تب
اوسنے اپنے سب ہمراہیونکو شراب مین زہر دیدیا اور خود ایک تیزاب کی مٹہور مین جا بیٹہا جسسے
وہ بالکل گلکے پانی ہوگیا مگر اوسکی سر کے بال صرف اوس مٹہور مین رہگئی اسواسطیکہ بال تیزاب سی
نہین گلتی اور زہر دینے کی کیفیت سی ایک اوسکی لونڈی مطلع ہوگئی تھی وہ چھپ کے ایک کونے مین
جا بیٹہی جب سب اوسکی ہمراہی مرگئی اور وہ خود بھی تیزاب مین گل گیا تب وہ لونڈی قلعی کی
دیوار پر چڑھگئی اور اوسنے پکارا کہ اگر میری جان بخشی ہو تو مین دروازہ قلعی کا کھول دون باہر
محاصرین کو معلوم نتہا کہ قلعی مین سب مرگئے ہین اونھون نے اوس لونڈی کی جان بخشی کا
وعدہ کیا اوسنے دروازہ کہول دیا اور اوسنے سارے کوائف مخفیہ کے محاصرین سی ظاہر کردئے
اور فتنہ اوسکا فرو ہوگیا مگر مدت مدید تک سفید پوشونکا بیج معدوم نہوا اونکا اعتقاد تھا کہ ابن مقنع
آسمان پر عروج کرگیا ہی ایک وقت معہود مین پھر ظاہر ہوگا - یعقوب بن داؤد ایک شخص نصر بن
سیار کے بہائی بندونکی اولاد سی تھا جو علویونکا خیر طلب تہا اور زیدی مذہب رکہتا تھا ابوجعفر
منصور نے اوسکو قید کیا تھا مہدی نے اوسکو مخلصی دی اور اپنی مصاحبت مین رکھا اور رفتہ رفتہ اوسکو
درجۂ وزارت پر پہنچایا اگرچہ اوسکی حساد ہمیشہ اوسکی سعایت کرتے تھی اور چغلی کھایا کرتے تھی مگر کچھہ
اوسکا اثر نہین ہوتا تہا روز بروز اوسکا رتبہ داد و دہش سی بڑھتا جاتا تھا مگر اخیر مین ایک علوی کے

قتل

قتل کرنیکا اوسکو حکم دیا تھا اوسنے اونکو بھگا دیا ایک لونڈی جو مہدی نے یعقوب کو دی تھی اوسنے اوس
قصہ سے علوی کے بھگا دینے کے مہدی کو مطلع کر دیا اونھون نے مخفی لوگ مامور کرکے پھر علوی کو گرفتار کیا
بعد اوسکے یعقوب سے اوسکا حال پوچھا یعقوب نے مہدی کے سر پر ہاتھ رکھکے کہا کہ مینے اونکو قتل کیا تب
مہدی نے علوی کو یعقوب کے سامنے کیا یعقوب کو نہایت ندامت اور خوف سے غش آگیا چونکہ مہدی
مثل اپنے باپ کے جلاد نہ تھے یعقوب کو صرف مقید کیا اور علوی کو قتل کیا - لکھتے ہین یعقوب سولہ برس
مقید رہے اونکی آنکھونکی روشنی جاتی رہی تھی اور تمام بدن پر بال مثل چارپایونکی ہوگئے تھے ہارون
رشید کے عہد مین اونکو محبس سے نکالکے سامنے لیگئے اونھون نے کہا السلام علیک یا امیر المومنین لوگون نے
پوچھا کس امیر پر تمنے سلام کیا اونھون نے کہا مہدی پر لوگون نے کہا مہدی نے قضا کی تب اونھون نے
کہا ہادی نے بھی قضا کی تب اونھون نے کہا ہارون پر لوگون نے کہا ہان تم اب ہارون کے سامنے
ہو بعد اوسکے ہارون نے پوچھا اب تم کیا چاہتے ہو یعقوب نے کہا اجازت چاہتا ہون کہ مکہ معظمہ مین
جاکے بقیہ انفاس عمر کے کاٹون حکم ہوا اجازت ہے اور کیا چاہتے ہو تب یعقوب نے عرض کیا اب
حال میرا مقتضی کسی اور حاجت کے طلب کا نہین ہے تب ہارون نے اونکو رخصت کیا وہ مکہ مین پہنچکے
تھوڑے ہی دنون کے بعد مر گئے - **ذکر وفات مہدی باللہ کا اور بعضی اونکے**
کوائف حیات کے - روضتہ الصفا مین مذکور ہے سنہ ۱۶۹ ہجری مین مہدی باللہ خلیفہ نے
قضا کی اونکے سبب موت مین روایتین مختلف ہین بعضی مورخین نے لکھا ہے کہ وہ ایک شکار کے تعاقب
مین گئے جو ایک کھنڈہر مین چلا گیا تھا اوسی کھنڈہر مین وہ گھوڑے کو لیگئے اونکی پیٹھ پر اوس
کھنڈہر کے دربند سے ایسا صدمہ پہنچا کہ فوراً جان نکلگئی - اور بعضی مورخون نے لکھا ہے کہ ایک اونکی
لونڈی نے شاید سوتیا حسد سے اونکو زہر دیدیا ایک روایت مین گیارہ برس اور چند روز

مہدی باللہ ×

اونھون نے خلافت کی بعضون نے کچھہ کم اوس مدت سے اونکی فرمانفرمائی لکھی ہے تینتالیس برسکی
عمر مین اونھون نے قضا کی ۔ صحیح روایت ہے کہ علی العموم وضیع اور شریف کی مہدی باللہ ممدوح اور
پسندیدہ تھی اسواسطے کہ رد مظالم مین اونھون نے بہت کوشش کی ظالمونکی ظلم وستم سے لوگون کو بہت
بچاتی تھی عطا اور فیاضی سے لوگونکو بہت متمتع کیا ۔ مروج الذہب مین مذکور ہے چھہ لاکھہ درہم اور ایک
کرور چالیس لاکھہ دینار جو خزانے مین منصور اونکی باپ چھوڑ گئے سب اونھون نے مستحقین اور غیر
مستحقین پر تقسیم کردئے ایکدن خزانچی نے لاکے بہت سی کنجیان مہدی کی سامنے پھینکدین اور کہا
سارے خزانے کے صندوق خالی ہو گئے اب یہ کنجیان کس مصرف کی ہین مہدی نے اوسیوقت
بیس آدمی جمیع ممالک مین مامور کئے کہ روپیہ لاوین تھوڑے ہی دنونمین اسقدر کثرت سے خزانہ
جمع ہوا کہ خزانچی کو اوسکی رکھنے اور اوٹھانے کے سبب سے کئی دن فرصت نہوئی کہ خلیفہ کے دربار
مین سلام کرنیکو حاضر ہو جب اوسے وہ فارغ ہوکے ایکدن مجرا کرنیکو حاضر ہوا تب مہدی نے پوچھا
کئی دنسے تم کیون نہین حاضر ہوے اوسنے سبب غیر حاضری کا عرض کیا تب مہدی نے خزانچی سے کہا
ای اعرابی احمق تو نے یہ سمجھا تھا کہ جب روپیے کی ضرورت ہوگی تو ہمکو نملیگا چونکہ کنجیونکی پھینکنے سے
ایا تھی کہ اب روپیہ ہو چکا عطا کہان سے ہوگی اسواسطے مہدی نے یہ کہا تھا ۔ نقل ہے کہ ایکدن
مہدی باللہ شکار کھیلنے مین لشکر سے جدا ہو گئی اور بہت محنت اور مشقت کے سبب سے بھوکھی
اور پیاسے ایک اعرابی کے خیمے مین اوتر پڑے اور کچھہ کھانیکو مانگا وہ سوکھی روٹی اور دودھہ
لایا مہدی نے بہت رغبت سے کھایا اور پیا بعد اوسکی کہا کچھہ اور لاؤ وہ شراب لایا پہلے خود پی
پھر ایک کاسہ مہدی کو دیا مہدی اوسکو پیکی جب نشے مین آئے تو اعرابی سے پوچھا تم مجھکو
پہچانتے ہو اوسنے کہا نہین مہدی نے کہا مین خلیفہ کے خواصونمین ایک خادم ہون پھر دوسرا

کاسہ پیکی پھر وہی پوچھا اعرابی نی کہا آپ خود ابھی اپنی صفت کر چکی ہین مہدی نی کہا وہ صفت غیر واقع تھی مین خلیفہ کی ارکان دولت کا ایک امیر ہون پھر تیسرا کاسہ پیکی پھر وہی پوچھا اعرابی نی کہا آپنی ابھی فرمایا کہ ارکان خلافت کی امراؤ مین آپ ہین مہدی نی کہا وہ مینی غلط کہا مین خود خلیفہ مہدی باللہ ہون تب اعرابی نی شیشہ شراب کا سامنی سی اوٹھالیا جب مہدی نی اور کاسہ طلب کیا تب اوس اعرابی نی کہا اب شراب پلانا آپکو مصلحت نہین ہی چوتھی کاسیمین اب دعوی پیغمبری کا اور پانچویمین خدائی کا دعوے کرنے لگینگے مہدی باللہ بہت ہنسے اتنی مین سارا لشکر اونکا اور ارکان دولت دوڑسی نمود ہوے اعرابی وہ دیکھکی ڈر گیا مہدی نے اوسکی بہت تشفی کی اور نقد اور جنس کے انعام سی اوسکو مالامال کردیا اعرابی نی کہا اشهد انك لصادق ولو ادعيت الرابعة والخامسة یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اپنی دعوی مین بہت سچی ہین گو چوتھا اور پانچوان دعوی بھی آپ کرتے مطلب یہ ہوا کہ اگر پیغمبری اور خدائی کا دعوی بھی آپ کرتے تب بھی سچی ہوتے ۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی مہدی نی پہلی ولیعہد ہادی اپنی بیٹی کو کیا تھا بعد اونکی اپنی دوسری بیٹی ہارون کو مگر بعد اوسکی اونکا ارادہ ہوا کہ ہارون کو مقدم کرین ہادی پر بنظر اس ارادیکی چونکہ ہارون جرجان مین تھی اونکو طلب کیا مگر پھر کسی مصلحت سی اونکی تقدیم نہ کی ۔ بعد اونکی مراۃ الجنان مین مہدی کی وفات کی وہی دونو روایتین لکھی ہین جو روضۃ الصفا سی مذکور ہوئین مگر اسقدر فرق ہی کہ کسی جاریہ نی مہدی کی اپنی سوت کیواسطی ایک کہانے کو مسموم کیا تھا جب مہدی نی اوسمین ہاتھ ڈالا تب اوسکو یہ جرات نہوئی کہ کہی مینی اسمین زہر ڈالا ہی آپ نہ کہائیے پھر اوسمین مہدیکی سارے صفات نیک اور پسندیدہ خلایق ہونا نقل کرکے لکہا ہی وہ لمبی قد کی سفید رنگ اور نمکین تھی اور بڑے سخی تھی اونکی باپ خزانہ مین اٹھ ہزار بار ہزار درہم جمع ہوگئی تھے

وہ سب اونھون نی سخاوت سی صرف کرڈالی اور کوئی خلیفہ اونسی زیادہ سخی اور اونکی باپ سی
زیادہ بخیل نہین گذراہی - بعد اوسکی مراۃ الجنا نہین غالباً اوسی اعرابی کے گھرمین مہدی کی مہمان
ہونیکا قصہ اخری کچھہ اوس طرز پر لکہاہی جو روضتہ الصفا مین نہین مذکور ہی یا شاید وہ کسی دوسرے
اعرابی کی یہان مہمان ہونیکا ہو اوسمین لکہاہی ایکدن مہدی تفریح طبع کیواسطی انبار کیطرف
گئی وہان اونکی پاس ربیع بن یونس آئے اونکی پاس ایک کپڑے کا ٹکرا تھا جسپر کوئلی سے کچھہ
لکہاہواتھا اور اوسپر خلافت کی مہر تھی جو مٹی سی کوئلی مین ملاکی گئی تھی پس ربیع نی عرض کیا یا
امیرالمومنین یہ عجیب واقعہ ہی کہ ایک اعرابی یہ پکارتاہوا آیا کہ مجھی بتادو ربیع بن یونس کہان ہین
امیرالمومنین نی مجھی حکم دیاکہ یہ مین اونکی پاس لیجاؤن مہدی اوسکو ہاتھہ مین لیکی ہنسے اور کہا
یہ حقیقت مین میرا لکہاہواہی اور اوسپر میری مہرہے مین تمسی اوسکا قصہ بیان کرتاہون کل مین
کچھہ رات باقی رہی شکار کیواسطی نکلا جب صبح ہوئی تب میرے اوپر شدت سی پانی برسنے لگا اور سب
ہمراہی مجھسے چھوٹ گئے تھی مجھکو بھوکھہ کی اور پیاس کی بہت شدت ہوئی اور طرہ اوسپر یہ کہ
نہایت سردی معلوم ہونے لگی اسواسطی کہ سب پوشاک بھیگ گئی تھی تب مجھکو ایک دعا یاد
آئی جو مینی اپنی دادا سی اور باپ سی سنی تھی کہ وہ ابن عباس سے روایت کرتے تھی کہ جو شخص صبح اور
شام یہ دعا پڑہا کرے یا جب کسی مصیبت مین مبتلا ہو تو جلنی سی اور غرق ہونے سی اور عمارت کی گرنے
سی دبکی مرنے سی اور اور کسی بری طرحسی مرنیسی محفوظ رہتاہی اور اوس مصیبت سی جسمین مبتلا ہو نجات
پاتاہی بسم اللہ وباللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ جب مینی وہ دعا پڑھنا شروع کی
تب مجھکو دورسی آگ جلنی کی روشنی نظر آئی مین اوسطرف جھپٹا مینی دیکھاہی اعرابی اپنی خیمی مین
آگ جلارہاتھا مینی کہا اوسی کچھہ ہماری ضیافت کرسکتی ہو اوسنے کہا اوترو گھوڑے پرسی تب اوسنی

اپنی جورو سی کہا وہ جو جو رکھی ہین دے لے آ ڈ اور اوسکو پیسکی روٹی پکاؤ تب مینی پانی پینیکو مانگا اوسنی
مجھی دودھ دیا جسمین بہت سا پانی ملا تھا مینی پیا اوس پینی مین مجھکو ایسا مزا معلوم ہوا کہ عمر بھر کسی
شربت مین وہ مزا نہ ملا تھا اور مجھکو اوسنے ایک بار ایک چادر دی جسکو اوڑھکے مین سویا عمر بھر
کبھی سونے مین ایسا مزا نہین ملا تھا جیسا اوس سونی مین تھا جب میری آنکھہ کھلی تو مینی دیکھا
کہ اوسنے ایک بکری جو اوسکی یہان تھی وہ ذبح کر رہا ہی اور اوسکی جورو اوسی کہتی ہی بڑا افسوس ہی
تونے ہمکو اور اپنی تئین ہلاک کیا اسی بکری پر ہماری معاش تھی اوسکو تونی ذبح کر ڈالا اب اپنی
معاش کی کیا فکر کروگے مینی کہا تم کچھہ معاش کی فکر نکرو پھر مینی اوس بکری کا کلیجہ اپنی چھوری سے
جو میرے جیب مین تھی نکالا اور آگ پر رکھدیا جب وہ بھن گیا تب مینی کھایا اور اعرابی سی کہا تمہار
پاس کاغذ وغیرہ ہی کہ اوسپر مین کچھہ لکھون اوسنے مجھی یہ ٹکڑا کپڑے کا دیا مینی کوئلی سی اوسپر
یہ لکھا اور اپنی مہر بھی اوسی سی کردی اور اوسکو دیا کہ ربیع کا نام پوچھکے یہ تحریر اوسکو پہنچا دو
اوسمین لکھا تھا کہ پانچ لاکھہ درہم اس اعرابی کو دو تب مہدی نی کہا مجھکو منظور پچاس ہزار
درہم دلوانا تھا مگر غیب سے پانچ لاکھہ ہاتھہ سی لکھی گئی اب مین اوسی کم نکرونگا یہ رقم اوسکو دیدو
اوسوقت بیت المال مین اوسیقدر روپیہ تھا وہ سب اوس اعرابی کو دیدیا گیا وہ اعرابی امیر کبیر
ہوگیا اوسنی بہت عمدہ مکان بنایا اور وہ مکان اس نام سی مشہور رہا مکان میزبان امیر المومنین
مہدی کا حجاج اور مسافرین وہان ٹھہرا کرتے تھی - اور اوسی مراۃ الجنان مین لکھا ہی ایک شاعر کو
مہدی نی پچاس ہزار دینار بخشدئے حقیقت مین وہ بہت بڑے فیاض تھی - مسامرہ مین شیخ
اکبر محی الدین ابن العربی لکھتی ہین ۱۵۰ شہ مین اونکی باپ کی حکم سی لوگون نی اونسے بیعت کی اور محرم
۱۶۹ سنہ ہجری مین اونھون نی قضا کی ہارون رشید اونکی بیٹی نے نماز جنازے کی پڑھائی تینتالیس

عمر مین اونھون نی قضا کی دس برس ڈیڑھ مہینے وہ خلیفہ رہی اونکی مہر مین کھدا تھا حسبی اللہ
اونکی حاجب ربیع بن یونس تھی قاضی اونکی عہد مین عبد اللہ بن علاقہ اور عاقبہ بن یزید تھی اور منشی
اونکی ابو الجہم اور فضل بن ربیع اور سلامۃ الابرش تھی - **چوتھے خلیفہ بنی عباس کی**
ابو محمد موسی الھادی بن المہدی بن المنصور بن محمد بن
علی بن عبد اللہ بن العباس تھے - سبایک الذہب مین لکھا ہی ماں
ہادی کی ام ولد خیزران بربریہ تھی ۱۴۷ہجری مین وہ پیدا ہوے اور بعد اپنی باپ کی اونکی وصیت سی
خلیفہ مقرر ہوے اور اونکی وصیت مین تاکید کی تھی کہ ملحدین اور زنادقہ کو نیست و نابود کردینا
اوس وصیت سی سیکڑون زندیق اونھون نی قتل کئے لقب اونکا موسیٰ اطبق تھا اصل اس
تلقب کی یہ ہی اوسکی معنی ہین بند کرو لڑکپن مین اونکی عادت ہوگئی تھی کہ منھہ کھلا رہتا تھا اونکی
باپ نے ایک شخص کو اوسپر مامور کیا تھا کہ جب وہ منھہ کھولتی تھی تو وہ کہتا تھا موسیٰ اطبق
وہ اونکو بہت گران گذرتا تھا لیکن فوراً دونون ہونٹھ ملا کی منھہ بند کرلیتے تھی اسی سے وہ عادت چہوٹ
گئی لیکن موسیٰ اطبق لقب ہوگیا جو مذکرادسی عادت کا رہا - ذہبی نی لکھا ہی مسکرات کا استعمال
کرتے تھی اور لہو لعب اور سماعت غنا کی بھی عادت تھی بڑے دوڑ نے والی تھی گدہی پر سوار ہوا
کرتے تھی بہت خلافت کی رعایت نہین کرتے تھی اچھی بول چال پر بخوبی قادر تھی اور بڑے
فصیح اور بلیغ تھی اور بڑے ادیب تھی رعب و داب اونکا قلوب پر بہت تھا اور بڑے باسطوت
اور شہامت تھی یہانتک کلام ذہبی کا تھا - اورون نی لکھا ہی ہادی بڑے ظالم اور جبار تھے
اور خلفا مین وہ پہلی ہین جنکی سواری مین لوگ مسلح ننگی تلوارین ہاتھہ رکھی ہوئین اور کمانین
چلونپر چڑہی ہوئین اور گرزیکی آگی چلتی تھی اونکی تبعیت اور تقلید سی سارے اونکی عمال اور امرا نے

یہی وتیرہ اختیار کیا تھا اس سبب سے اونکی عہد مین ہتیارونکی بہت کثرت ہوگئی تھی ۔ اور مسامرہ
مین لکہا ہی ماں ہادی کی خیزران بنت عطا تھی جو اونکی باپ کی غلام تھی اوسکو ام الخلفا کہتی تھی ۔
راقم کہتا ہی ظاہرا یونکہ ہارون بہی اوسیکے بطن سی پیدا ہوئے تھے اور جمع کا اطلاق
اقلا دو پر بہی ہوتا ہی اسواسطے اوسکا لقب ام الخلفا ہوگیا ہوگا اونکی ولادت جرش مین ہوئی جو
اردن کا ایک شہر ہی ۱۶۹ھ مین اونکی بیعت ہوئی اور ۱۷۰ھ کے ربیع الاول مین اونھون نی قضا کی
ساڑہے چبیس برس کی عمر پائی اور ایک برس ایک مہینا تیئس دن فرمانفرما رہی ہارون رشید
نی اونکی جنازیکی نماز پڑہائی اونکی مہر مین کہدا تھا موسیٰ یومن باللہ قاضی اونکی ممالک عربیہ
مین ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم تھی اور ممالک شرقیہ مین سعید بن عبد الرحمن الجمحی تھی حاجب اونکی
فضل بن ربیع تھی اور منشی اور وزیر اونکی ابراہیم بن مہدی اور ربیع بن یوسف تھی اور ربیع بن
یوسف کی بعد عمر بن ربیع مقرر ہوئے ۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین لکہا ہی بعضون نی لکہا ہی ایک قرحے
کے سبب سے جو اونکی بدن مین کسی مقام پر تھا جسکی شرح نہین کی اونھون نی قضا کی اور بعضون نی لکہا ہے
ونکی ماں خیزران نی اونکو قتل کیا ظاہرا زہر سی اسواسطے کہ اونھون نی اپنی بہائی ہارون کی قتل کا
ارادہ کیا تھا ۔ کچہہ واقعات ہادی کے عہد کے روضۃ الصفا سی باجمال منتخب ہوتی ہین ۔ ہادی
کی عہد دولت مین مدینہ منورہ مین حسین بن علی نے سادات حسنی کے زمرے سی خروج کیا عمر بن
عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب جو ہادی کیطرف سی وہان حاکم تھی وہ مدافعت پر آمادہ
ہوے صبح سی تا وقت استوا باہم جنگ وجدال رہی آخرش حاکم مدینے کی جمعیت کو ہزیمت ہوی حسین نے
ستر ہزار دینار جو بیت المال مین تھی اوسکو لوٹ لیا ۔ اور باہم اپنی جمعیت پر تقسیم کردیا دوسرے دن
پہر معرکہ جنگ کا قایم ہوا توابع عباسیہ کو پہر شکست ہوی حسین بن علی حسنی مدینہ منورہ دو دن

مکۂ معظمہ کیطرف چلی گئی وہان اونکی جمعیت عبید اور غلمان کی شرکت سی کچھہ بڑہ گئی ہادی کو جب
اس مفسدہ کی خبر پہنچی بعضی اونکی اقربا مین سی جو عازم حج کر نیکی واسطی تھی اونکی سپہ سرداری مین ایک
جمعیت فوج اس فساد کی دفع کیواسطی مامور کی وہ جمعیت جب وہان پہنچی حسین بن علی کی جمعیت
کی ساتھہ لڑائی ہوئی جسمین حسین بن علی مقتول ہوئے اور اونکی جمعیت کو ہزیمت ہوئی سپہ سردار نے
سر حسین بن علی کا ہادی کی پاس روانہ کیا اوس سر کا حامل کچھہ متوقع انعام کا ہوگا ہادی نے سر کو
دیکھکی حکم دیا کہ اوسکو دفن کرو اور کہا یہ فساد کچھہ حساب مین نہ تھا اور حامل کو کچھہ نہ دیا اور
مروج الذہب مین لکہا ہی جب یہ سر خلیفہ کی سامنی آیا لوگون نے خوشی اور مسرت ظاہر کی اور
مبارکباد دی ہادی بہت ناراض ہوئے اور کہا یہ سر بادشاہ ترک اور دیلم کا نہین ہی ایک شخص اولاد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ہی اسپر تم لوگون نی مسرت اور خوشی اور مبارکباد دی نہایت نامناسب
ہی — پھر اوسی روضۃ الصفا مین ہی کہ خیزران ہادی کی مان امور مملکت مین بہت مداخلت کرتی
تھین اور اونکی دیوڑہی پر ایک دربار امرا اور ارکین کا جمع رہتا تھا اور ہر شخص بلا واسطہ اونسی کلمہ اور
کلام کرتا تھا رفتہ رفتہ یہ امر ہادی کو بہت ناگوار ہوا ایکدن خیزران نے کسی مقدمہ مین کسی حکم کے
انفاذ کی درخواست کی ہادی نے قبول نہ کیا جب اونکیطرف بہت اصرار ہوا ہادی بہت ناراض
ہوئے اور کہا تم عورت ہو تمکو معاملات خلافت اور سلطنت مین مداخلت بہت نازیبا ہی اور حکم
عام دیا جو کوئی ارکین خلافت اور امراءین سی یا ارباب حاجات زنانی دیوڑہی پر جائیگا اوسکو
مین سخت سزا دونگا جبسے خیزران کی مداخلت امور سلطنت مین بند ہوگئی اور خیزران ہادی
سی بہت آزردہ ہوگئین اور قسم کہائی کہ کبھی اونسی کچھہ بات نکرینگی — لکہتے ہین ہادی کی وقت مین
زنادقہ کی بڑی کثرت ہوگئی تھی بہت اعیان اور عالیخاندان زندیق ہوگئی تھی مثل عبداللہ ابن داؤد

ابوالعباس

ابو العباس سفاح کی بنی عم اور عبد اللہ ہاشمی اِس فکر مین کہ مثل قرآن شریف کی ایک کتاب بناوین
مگر اِس فکر بیہودہ مین ناکام رہی ہادی نی سب کو جمع کر کے قتل کیا۔ روایت ہی کہ ہادی کی دل مین آیا
کہ ہارون رشید کو ولایت عہد خلافت سی معزول کر کے اپنی بیٹی جعفر کو جو نابالغ تھا ولیعہد کری
یحیی برمکی سی اِس امر مین مشورہ کیا اونھون نی منع کیا ہادی نی یحیی کو قید کیا چند روز کی بعد یحیی نی
محبس سے ہادی کو ایک رقعہ لکہا مجہی نصیحتہً کچہہ عرض کرنا ہی ہادی نی بلا بہیجا اونھون نی کہا اگر امر
ناگزیر موت کا سر دست واقع ہو تو جعفر خلیفہ زادے ابہی کم سن ہین اور ہارون کو ولایت عہد
سی آپنی معزول کیا تو نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ اہل اسلام آپ کی اقربا مین سی کسیکو خلیفہ کردینگی اور خلافت
آپکی باپ کی اولاد سی نکل جائیگی ہادی نی کہا مجھکو بھی اِس امر مین تردد ہی یحیی نی عرض کیا کہ آپ
ہارون کو بدستور ولیعہد رہنی دیجئی مین ذمہ کرتا ہون کہ جب جعفر خلیفہ زادے سن رشد پر پہنچینگی
اول اونکی ہاتھ پر ہارون بیعت کرینگی یہ سنکی ہادی نی یحیی کو قید سی مخلصی دی لیکن دل مین اونکیطرف سی
غبار رہا اور اِسی فکر مین رہے کہ اونپر کوئی بلاء عظیم نازل کرین۔ موسی ہادی کی سبب موت مین اختلاف
ہی حمد اللہ مستوفی قزوینی نے روایت کی ہی کہ ایکدن ہادی عیسیٰ آباد کی قصر مین مع ہمنشینونکی
تیر و کمان ہاتھہ مین لئے بیٹھی تھی دور سی ایک فراش نظر آیا ہادی نی کہا کہ ایا مین ایک تیر اِس
فراش کو مار سکتا ہون کہ چھاتی مین لگ کر پیٹھہ کی پار ہو جاے لوگون نی عرض کیا امیر المومنین
اوسی قادر انداز تر ہین لیکن ایک بیگناہ کی خون سی ہاتھہ بہرنا مناسب نہین ہی کچہہ اونکو اِس
ممانعت کا اثر نہوا فوراً اوسکو تیر مارا کہ وہ آخر ہو گیا بعد اوسکی اپنی اِس حرکت قسی القلبی اور
حماقت سی بہت شرمندہ ہوے اوس فراش متوفی کی ورثہ کو بلا کی بہت خوشنود اور راضی کیا مگر
قصاص غیبی الہی سی محفوظ نہ رہی فوراً ایک آبلہ پشت پا پر نمود ہوا اور نہایت شدت کی خارش

اوسپر ہونے لگی جسقدر کھجلاتی تھی خارش بڑہتی جاتی تھی یہانتک کہ سارا پانو متورم اور متعفن ہو گیا
اور سمیت اوسکی اوپر چڑہتی جاتی تھی دو دنکی عرصےمین آخر ہو گئے ۔ ہرثمہ بن اعین راوی ہی کہ وہ
مقرب اور مصاحب ہادی کی تھی اور اونکی قسی القلبی اور جلادی سے ہمیشہ جان ہاتھ پر لئے رہتی تھی سواے سطلکی
بیگناہونکی خون کرنیسی کبہی اونکو خوف خدا نہین ہوتا تھا ایکدن بی وقت خلاف عادت اونکو ہادی
نی طلب کیا وہ نہایت خوف زدہ اور متوحش قصر کی ایک کوشک مین جہان وہ بیٹھی تھی گئے
اونکی سامنی ہوتے ہی اوسوقت جتنی ہمنشین اور حضار کوشک مین تھی سبکو باہر کر دیا اور ہرثمہ کو
کہا دروازہ کوشک کا بند کر کے میرے پاس آؤ وہ ڈرتی ڈرتی قریب گئی ہادی نی اونسی کہا اس کتے
یحیی بن خالد نی کیا مجہکو تنگ کر رکہا ہی علی العموم لوگونکو میرے بہائی رشید کیطرف مائل اور راغب
کیا ہی اوسکی غرض یہ ہی کہ مین مارا جاؤن اور رشید خلیفہ ہو جائین تو ابہی جا کی جسطرح سی ممکن ہو
رشید کا سر کاٹ لاؤ ہرثمہ نی عرض کیا اگر اجازت ہو تو مین کچھہ عرض کرون کہا کہو اونھون نی
عرض کیا رشید امیر المومنین کی بہائی اور ولیعہد خلافت ہین اگر بیگناہ مین اونکو قتل کرون
خالق اور خلق کے سامنی عذر اور جوابدہی میری کیا ہو گی کہا تجہکو میرے حکم کی اطاعت کرنی
ہو گی والا ابہی تجہکو مین قتل کرونگا مینی عرض کیا جو حکم ہوا بجا لاؤنگا بعد اوسکی کہا اس مہم سی
فراغت کر کے تو ہمدان مین جا وہان جتنی آل ابیطالب ہین سبکی سر کاٹ لاؤ اگر بہت ہون تو
سبکو دجلے مین ڈبا دے اسسے فراغت کر کے کوفے مین جا وہان جتنی بنی عباس ہون اونکو شہر سی
نکالکی تمام شہر مین آگ لگا دے کہ سارا شہر جلکی خاک سیاہ ہو جاے ہرثمہ کہتا ہی کہ مین تہوڑی
دیر غور اور فکر کرنے لگا کہ کیا کرون اور کیا جوابدون اور دلمین یہ ٹہان لیا کہ اگر اسوقت
جان بچی یہان سی باہر نکلکی کسیطرف آوارہ ہو جاؤنگا پھر حکم ہوا جو مینی تجہکو حکم دیا ہی وہ خواہ

مخواہ تجھکو کرنا ہوگا اسواسطیکہ جتنی مصیبتین مجھپر نازل ہین اونھین احکام کے تعمیل سے بند
ہونگی یہ کہکی اوٹھہ کہڑے ہوے اور زنانے مین چلے گئے اور مجھسی کہا تو یہان ٹھہر مین ابہی آتا ہون
ہرثمہ کہتا ہی مجھی یقین ہوگیا چونکہ میرالیت ولعل تعمیل اون احکام مین دیکھا ہی وہ اس فکر
مین اوٹھی ہین کہ کسی دوسرے کو اون احکام پر مامور کرین اور مجھی قتل کرین قریب نصف شب کے
ایک خادم آیا کہ امیر نی یاد کیا ہی جلد چلو مین جانسے ہاتھہ دہو کی چلا جب ایک مقام تک پہنچا جہان
عورتونکی آواز آتی تھی مین وہان رکا خادم جو بلانے کو آیا تھا اوسنی کہا آگی چلیے مینی عمل بیچارگی
کہا جبتلک خود امیر کی آواز بلانیکی مین نہ سنونگا مین آگی نہ بڑہونگا میرے دل مین یہ کھٹکا ہوا
شاید یہی حیلہ میرے قتل کا ہوا ہی کہ بغیر بلائے زنانی مین تو کیون چلا آیا اتنی مین مینی ایک عورت
کی آواز سنی کہ وہ کہتی ہی کہ مین خیزران ہون ہرثمہ آگے آو اور یہ عجیب ماجرا دیکھہ مین متحیر اور
مدہوش سا آگی بڑہا خیزران نی پردی کے پیچھی سی مجھسے آہستہ سی کہا موسی ہادی نی قضا کی اللہ تعالی
نی تجھکو اور سب مسلمانونکو اونکی ظلم اور عذاب سی بچایا کیفیت یہ گذری جب ہادی زنانی مین آئے
اور مینی سنا کہ وہ ہارون کے اور اور مسلمانونکی قتل کی فکر مین ہین مین اونکی پاس آئی اور سر ننگا کرکے
رونی لگی اور منت سماجت کرنے لگی کہ ایسی قساوت قلبی سی درگذر کرو وہ مجھی دہمکانی لگے کہ اگر
تم اسمین دخل کروگی تو مین تمکو بھی قتل کرونگا مین ڈر گئی اور نماز پڑھنی لگی اور نماز مین نہایت
تضرع اور زاری سے اللہ تعالی سی دعا مانگتی تھی کہ اللہ تعالی مجھکو اور سب مسلمانونکو اوسکی شر سی نجات
دے اتنی مین ہادی نی دانتا کہانسنا شروع کیا ایسی بری طرحسے جسی نہایت ڈر معلوم ہوتا تھا
ہر چند پانی پلایا کچھہ فائدہ نہ کیا اور فوراً مر گئے ۔

راقم کہتا ہی اگر خیزران نی ہادی کو زہر دیا تو کیا سم قاتل تھا کہ فوراً اوسنی اثر کر دیا

اور کچھہ عجب نہین ہی کہ خیزران دس بیس عورتونکو لیکی دفعتہً ہادی کی اوپر کوئی چادر یا کپڑا ڈالکی
چڑہ بیٹھہین اور گلا گھوٹ ڈالا جو حکایت اونھون نی بیان کی سچی ہو کہ اللہ تعالی نی لوگونکو اوسکی
ظلم سی بچایا بعد اس اپنی قیاس کے لکھنی کے تاریخ طبری کی ترجمی مین دیکھا لکھا ہی خیزران نی بہت سا
روپیہ ایک لونڈی کو دیا کہ اوسنی نشہ کی حالت مین ایک تکیہ ہادی کے حلق مین ڈالکی خوب زور سی
دبایا جسی وہ فوراً مر گئے ظاہرا پرونکا تکیہ ہوگا جو بسبب نرمی کے ایسا ہی موٹا ہو دیکی منہہ مین
گھس سکتا ہی - بالجملہ ہرثمہ بن اعین کہتی ہین جب مینی دیکھا کہ ہادی بالکل سرد ہوگئی ہین
تنفس بھی مسدود ہی اور نبض بھی نہین چلتی تب خیزران نی مجھسے کہا ابھی انکی موت
کی خبر مشہور نکرو جا کی یحیی سی کہو کہ ہارون کی بہ تجدید بیعت کروا دین تب اس خبر کو مشہور
کرو ہرثمہ کہتی ہین مینی آ کے یحیی سے خلوت مین اطلاع کی اونھون نی اوسیوقت عمائد اور امرا کو
جمع کرکے ہارون رشید کی بیعت کروائی الغرض اوسی شبکو ایک خلیفہ مرے اور ایک خلیفہ جلیفہ
ہوے اور ایک خلیفہ پیدا ہوے یعنی مامون رشید شبکو پیدا ہوے ہادی عین شروع جوانی مین
مرے یعنی چھبیس برس کچھہ اوپر عمر پائی اور ایک برس تین مہینی خلیفہ رہی - بعد ان وقائع کی
لکھنی کی روضۃ الصفا مین مذکور رہی یہ خبر صحت کو پہنچی ہی کہ ہادی قلت رحم اور قساوت قلبی
اور خشونت طبع اور شرارت نفس سی متصف تھی مگر اسکی ساتھہ بڑے دلیر اور بڑی جرأت اور
شجاع تھی - ایکدن وہ اپنی کسی باغ مین ایک حمار پر سوار گھوم رہی تھی اراکین سلطنت مین کسی نی
عرض کیا فلانا خارجی گرفتار ہو آیا ہی حکم ہوا سامنی لی آؤ جب وہ خارجی باغ مین آیا بڑی جرأت
سی جو شخص اوسکو لئے آتا تھا اوسکی تلوار کی قبضی پر ہاتھہ ڈالکی میان سے کھینچ لی اور ہادی کیطرف
دوڑا کچھہ تھوڑے سے آدمی جو اونکی ساتھہ تھی سب ڈر کی بھاگ گئی مگر ہادی کو مطلق خوف اور پریشانی

نہین ہوی حمار پرسی اوتر پڑے جب وہ قریب پہنچا کہا مار اسکی گردن الگ کردی وہ پیچہی متوجہ ہوا کہ اپنی قاتل کو دیکہی اور مدافعت کرے ہادی نی جہپٹ کر اوسکی ہاتھہ سی تلوار چہین لی اور اوسکو قتل کیا جو لوگ اونکی ہمراہی کی بہاگ گئی تہی وہ بہت ڈرے کہ سب مقتول ہونگی اسواسطی کہ بہت تہوڑے جرم پر وہ گردن مارتی تہی مگر ہادی نی مطلق اعتنا اس امر مین نہ کی لیکن اوسدن سے پہر حمار پر نہین سوار ہوے ظاہر اسی سبب سی کہ اوسپر حملہ کرنیوالے کی بخوبی مدافعت نہین ہوسکتی اور ہتیار اوسدن سے کبہی جدا نہین کیا - **پانچوین خلیفہ بنی عباس کی ابی جعفر ہارون الرشید بن محمد مہدی بن ابی جعفر منصور دوانیقی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم تھے** - ہارون رشید کی ماں بہی وہی خیزران ہادی کی ماں تہین وہ ری مین سنہ ١٤٨ ہجری مین پیدا ہوے جب اونکی باپ مہدی ری کی اور خراسان کی حاکم تہی اور وہ سفید رنگ بہت خوبصورت دراز قد تہی بڑے فصیح اور بلیغ اور عالم اور ادیب تہی اور عابد بہی تہی ایام خلافت مین بہی سو رکعت نماز پڑہا کرتے تہی اور بدون ضرورت شدید کی کبہی وہ عادت ترک نہین کرتے تہی اپنے مملوکات خاص سی ہزار درہم ہر روز خیرات کرتے تہی علما کے ساتھہ بہت صحبت رکہتی تہی × اور حرمات اسلام کی بہت تعظیم کرتے تہی جو شخص ریا اور مکاری دین مین کرتا تہا اور معارض نص کے اگر کسیکا عقیدہ ہوتا تہا اوسکی دشمن ہوجاتے تہی اونکو خبر پہنچی کہ بشر مریسی علما کی زمرہ سے ایک شخص خلق قران کا قائل ہوا ہی فرمایا اگر وہ میرے قابو مین آیا تو اوسکو مین قتل کرونگا اور ہمیشہ اپنی گناہون پر اور اسراف نفس پر رویا کرتے تہی بالخصوص جب کوئی وعظ اور نصائح کرتا تہا تب بہت روتے تہی مگر مدح دوست تہی مداحونکی قصائد وغیرہ پر انعام کثرت سے دیتے تہی - ابی معاویہ اونکی عہد کے ایک اندہی عالم تہی اونسے روایت ہی کہ

× اور علما کی صحبت دوست رکہتی

ایکدن ہارون رشید کے ساتھہ اونھون نی کھانا کھایا خود ہارون نے اونکی ہاتھہ دہلائے نابینائی کے سبب سے اونکو نہ معلوم ہوا پھر خود ہارون نے اونسی پوچھا آپ کی ہاتھہ کسنی دہلائے اونھون نی کہا مجھکو نہین معلوم ہوا کون تھا تب ہارون نی کہا بنظر آپکی علم کی بزرگی کے مینی خود ہاتھہ دہلائے تھی۔ ذہبی نی لکھا ہی محاسن ہارون رشید کے اور اونکی عہد کے کوائف کی شرح بہت دراز ہی اوسکی ساتھہ روایات اونکی لہو اور لعب کے اور اشتغال لذات دنیاوی غیر محصورہ مین اور مجالس غنا کی بھی ہین اللہ تعالی اوسکو عفو فرمائے۔ جاحظ نی لکھا ہی ہارون رشید کی خلافت مین وہ محاسن جمع تھی کہ دوسرے خلیفہ کو میسر نہین ہوے وزرا اونکی برامکہ تھی قاضی اونکی ابو یوسف تھی شاعر اونکا مروان بن ابی حفصہ ندیم اور مصاحب اونکی عباس بن محمد اونکی اپنی باپ کی چچا حاجب اونکی فضل بن ربیع مغنی اونکی ابراہیم موصلی زوجہ اونکی زبیدہ خاتون تھین وہ سب لوگ اپنی اپنی فنونین نہایت باکمال اور نامی گرامی اور متصف بصفات حمیدہ تھی۔ اور اونی نی لکھا ہی ہارون رشید کی خلافت کمال لطافت اور وفور محاسن سے ایک عروس تھی یعنی دولھن تھی بسبب اپنے باپ کی وصیت کی ہادی کے بعد وہ خلیفہ ہوے اور طوس مین ممالک خراسان سے جہان جہاد کیواسطی گئے تھی مرض طبیعی سے تیسری جمادی الثانی سنہ ۱۹۳ مین قضا کی پینتالیس برس کی عمر پائی وہین دفن ہوے یہانتک سیاہک الذہب سے منقول ہوا۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے ہارون رشید کا نقش خاتم تھا العظمة والقدرة لله عز وجل وزیر اونکی جعفر بن یحیی بن برمک تھی اور حاجب قیس بن میمون اونکی بعد محمد بن خالد بن برمک چوانلیس برس پانچ مہینے اونھون نی زندگانی کی چودہوین ربیع الاول سنہ ۱۷۰ شب جمعہ کو اونکی بیعت ہوئی اور شب شنبہ تیسری جمادی الثانی سنہ ۱۹۳ ہجری مین اونھون نے قضا کی ابن صالح نی نماز اونکی

جنابا نیکی پڑہی تیئیس برس ایک مہینا آٹھہ دن فرمانفرمائی خلافت رہی اونکی عہد کی قضات
جابجا نوح بن دراج اور حفص بن غیاث اوحسین بن حسن عوصی اورعون بن عبد اللہ مسعودی
اور محمد بن ساعہ اور شریک بن عبد اللہ اور علی بن حرملہ تھی۔

راقم کہتا ہے تعجب ہی کہ قاضی ابی یوسف کا نام جو اوپر جاحظ کی روایت سی لکہا گیا
شیخ اکبر نے قضات کی زمرہ مین نہین لکہا یا شاید او نہین نامو نمین ایک کیسکی کنیت ابو یوسف ہو
اب کچہہ انتخاب روضۃ الصفا کی روایات کا بابت ہارون رشید کی عہد کے ہوتا ہی منقول ہی کہ
ہارون رشید نی یحیی بن خالد برمکی کو وزیر مقرر کیا باختیار کل اور اپنی مہر اونکو سپرد کردی
کہ وہ جمیع مہمات مالی اور ملکی باستصواب خیزران ام الخلفا کی انجام دیتی تھی اور بعد فراغت کے
بہائی کے کفن اور دفن سے آول کام اونہون نی یہ کیا کہ جعفر بن موسی ہادی جنکی ولایت عہد
کی بیعت باپ نے علی العموم لوگونسی کروائی تھی اونکو مجبور کیا کہ ایک دربار عام مین ایک بلند مقام
کہڑے ہو کے بہ آواز بلند کہا کہ جن لوگون نی میرے ولایت عہد کی بیعت کی تھی مینی اونکو
اپنی بیعت سے بری کیا اب خلیفہ عہد میرے چچا ہارون رشید ہین ۔ اور ابو عصمہ جو ایک امرادین
مہدی اور ہادی کے زمانے مین تھی اونکو قتل کیا اس سبب سے کہ ایکدن جعفر بن ہادی کی
سواری ایک پل پر سے گذرتی تھی اور اودہر سی ہارون رشید آتی تھی ابو عصمہ نی ہارون کو حکم
دیا کہ باگ اپنی گہوڑیکی روکو جب تلک ولیعہد کی سواری پل سے پار ہو جاے ۱۷۶ ہجری مین یحیی
بن عبد اللہ بن حسن مجتبی بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے دیالمہ مین خروج کیا ہارون
رشید نی یہ خبر سنکے فضل بن یحیی کو ہمراہی فوج کثیر کے اس فتنی کے دفع کیو اسطی مامور کیا تہا اسنی
خراسان مین تدابیر عاقلانہ مصالحی کی یحیی کے ساتھہ کئے اور وہ راضی ہوے کہ اگر ہارون رشید

امان نامہ جو اونھون نے تجویز کیا تھا دستخط کردین تو وہ مفسدہ پردازی سے باز رہین فضل نے
وہ امان نامہ ہارون رشید کے پاس بھیجدیا ہارون فضل کی اس حسن خدمت سے بہت
خوش ہوے اور امان نامہ موافق مسودے کے بدستخط قضات اور علما اور اکثر بنی ہاشم کے بھیجدیا
اور یحیی بن عبد اللہ جب فضل بن یحیی کے ساتھہ آئے اونکی ساتھہ بہت محبت اور اخلاص سے
پیش آے اور تحائف اور صلات گرانمایہ اونکو دئے اور امان نامی کی ساتھہ بھی کچھہ بھیجی
تھی اور فضل بن یحیی برمکی کی اس حسن خدمت سے بہت ترقی ہوئی ۱۸۶ ہجری مین ہارون
رشید نے حج کے ارادے سے سفر کیا اور دونو بیٹونکو یعنی امین اور مامون کو ہمراہ لیگئے اور حرمین
شریفین مین اونکو انعامات اور صلات سے بہت خوش کیا اور اس سفر کے مصارف مین
دس لاکھہ درہم اور پچاس ہزار دینار صرف ہوے اور مکہ معظمہ مین پہنچکے سارے ممالک مقبوضہ کے
دو حصے کئے۔ بغداد اور واسط اور بصرہ اور کوفہ اور شامات اور سواد عراق اور موصل
اور جزیرہ اور حجاز اور مصر تا باقصی مغرب امین کو سپرد کیا اور اونکا دار الخلافت بغداد ٹھہرایا
اور کرمانشاہ اور نہاوند اور قم اور کاشان اور اصفہان اور فارس اور کرمان اور رے اور
قومس اور طبرستان اور خراسان اور زابل اور کابل اور شہاروستان اور ماوراء النہر اور
ترکستان مامون کو سپرد کیا اور اونکا تخت گاہ مرو ٹھہرایا اور یہ حکم کیا جو دونو مین پہلی
وفات کرے اوسکی ممالک مملوکہ دوسرے کے قبضے مین آوین اور بشدت تاکید اور نصیحت
کی کہ آپسمین موافقت اور محبت رکھین اور باہم جنگ اور خونریزی سے پرہیز کرین اور
دونوکیواسطے ایک ایک سجل اس تفویض کی لکھکے اوسپر گواہیان علما اور فقہا اور قضات
کی اور سارے بنی ہاشم کی ثبت کروائین۔ روایت کرتے ہین ایک اور بیٹے ہارون رشید کی

ہمنام

اونکا نام تھا قاسم وہ عبد الملک ابن صالح ہاشمی جو عباریہ کے خاندان مین نامی گرامی تھے
اونکی اتالیقی اور تعلیم مین سپرد تھی اونھون نے یہ خبر تقسیم ممالک دو بیٹونمین سنکے ہارون رشید کو
ایک خط لکھا کہ قاسم بھی تمہارے بیٹے ہین اونکو عطائے ممالک سے محروم نکرو اس خط کے پہنچنے
سے جزیرہ کے ممالک جو سرحد روم سے متصل تھے اونکے نام پر مقرر کئے اور قاسم کا لقب
موتمن قرار دیا ہارون رشید کے عہد خلافت مہد مین بہت بڑا امرا ہم عروج اور ترقی
بے انتہا برامکہ کی تھی اور پھر دفعتہً اونکا تنزل اور بربادی اونکے خاندان کی حالت عروج
مین جو اونکے خاندان کے لوگون نے بالخصوص فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی نے جود و فیض
عام کیا اور لاکھون روپے نقد و جنس لٹائے اگر وہ سب حکایات اونکی بخشش
عام کی جمع ہون تو کئی مجلد درکار ہین وہ اپنے فیض اور عطایائے عام سے ایسے ممدوح
اور پسندیدہ خلایق تھے کہ اونکا تنزل اور اونکی تباہی نہایت درجے کو مولم عام اور
خاص کی ہوئی اور جسطرح سے ہزارون قصائد اور اشعار اونکی ثنا اور صفت مین
مشہور ہوئے تھے اوسیطرح سے سیکڑون مرثیے اور تعزیت نامے اونکی قتل اور تباہی کے
یادگار رہے جو بڑی بڑی تاریخون مین بھرے ہوئے ہین غالباً اونکی حساد اور اعدا اونکی
تباہی سے اتنے خوش نہوئے ہونگے جتنے اونکی خیر طلب اور بہی خواہ ملول اور مغموم ہوئے
حقیقت مین اونکی کمال ترقی اور منتہا کا تنزل بہت بڑا مقام عبرت کا اس دنیائے
دون کی بیوفائی سے ہے اور تباہ شدہ لوگونکو بعد از عروج نہایت محل تسکین اور تشفی
ہو سکتا ہے چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے **قطعہ** ای طفل دہر گر تو ز پستان حرص و آز
روزے دو شیر دولت و اقبال بر مکی + در عہد عمر غرہ مشو از کمال خویش + یاد آور

از زمان بزرگان برمکی + بالجملہ یحیی بن خالد تو مہدی اور ہادی کے عہد سی وزارت
خلافت کی کرتے تھی پھر ہادی نے اونکو مقید کیا ہارون رشید نی تخت خلافت پر بیٹھے
ہوے اونکو رہائی دی اور پھر وزیر مقرر کیا اور ظاہر البسبب قرابت رضاعت کی کہ ہارون
رشید نی فضل بن یحیی کی مان کا دودھ پیا تھا سارے اونکی خاندان کو نتہاے ترقی کو پہنچایا
کروڑون روپے اونکی خاندان کے لوگون نے بخصوص فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی نے
لٹائے ایک ایک شاعر کو کسی قصیدہ مدحیہ کی صلے مین لاکھہ لاکھہ روپے بخش دئے
جب تلک خیزران ہارون رشید کی مان زندہ رہین یحیی بن خالد اونکی مشورے
اور حکم سی امور ملکی اور مالی کا انجام کرتے رہے اونکی مرنے کے بعد یحیی خود بھی بوڑہے ہو گئے
یحیی نے وزارت اپنی بیٹے فضل کو سپرد کی اور ہارون رشید جعفر کیطرف بہت راغب
تھی وزارت کا کام اونسی لیتے رہے وہ دونو بہت ہی مقتدر رہے اور یحیی کی دو بیٹے
اور تھی محمد بن یحیی اور موسی بن یحیی وہ بھی بہت مقتدر تھی مگر فضل اور جعفر کا مقابلہ
نہین کر سکتی تھی اسیطرح سے محمد بن خالد یحیی کے بھائی بھی بہت مقتدر تھی - الغرض
سارا اونکا خاندان بڑے اقتدار سی تھا گویا کہ خلافت اونھین کے خاندان عالیشان
مین تھی سترہ برس ساتھہ مہینے گیارہ دن ابتداے خلافت ہارون رشید سی تا روز قتل
جعفر بن یحیی اور مقیدی سارے اونکی خاندان کے لوگون کے وہ سارا خاندان بڑی عظمت
اور شوکت سی رہا - اسباب ہارون رشید کے دل پھر جانے کے اوس خاندان کیطرفسی
بعد عطا ایسی ترقی نمایان کی مورخین نی بہت لکھی ہین - اصل یہ ہی حساد اور اعدا ارباب
اقتدار کی لامحالہ کثیر ہوتے ہین جنکی تدابیر سعایت اور نمامی کے کبھی بند نہین ہوتی اوس

خاندانکی

خاندان کے لوگون کی بی انتہا چغلیان واقعی اور غیر واقعی ہارون رشید سے لوگ کھایا کیے جب تلک
کواکب اقبال اوس خاندان کے عروج پر رہے کسی کی چغلی نے کچھہ اثر نہ کیا لیکن وہ سب امور
ہارون رشید کے دلمین جمع ہوتی رہی اور بہیئت مجموعی سب پچھلی سعایتون نے ایک کیفیت تنفر
قلبی کی برامکہ کیطرف سے ہارون رشید کے دلمین پیدا کی جسکو مدت تک اونھون نے مخفی رکھا اور
بنظر اوس تنفر کے اخفا کے زاید پیشتر سے عطایا اور صلات کرتے رہے جب کواکب اقبال اونکے
ہبوط پر آئے اوسوقت دو سعایتون نے جو واقعی نہین اور اون لوگونکی طرف سے ہوئین جو
معتمد خلیفہ کے مثل برامکہ کے تھے اون دونو نے تائید اثر پچھلی سعایتونکی اوس خاندان کا کام تمام
کردیا - اول سعایت یہ تھی کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ یحیی بن عبد اللہ بن حسن مجتبی بن علی بن
ابیطالب رضی اللہ عنہم جو بعد خروج کے دیالمہ مین مصالحۃً بعد امان نامہ کے پہنچنے کے بغداد مین تشریف
لائے اور مورد الطاف ہارون رشید کے ہوے تھے خدا جانے یہ امر واقعی تھا کہ بعضے خطوط مخفیہ دیالمہ
کے اونکے نام پر پایا اونکے خطوط دیالمہ کے نام پر پکڑے گئے یا ہارون رشید کو نسخ اون امان نامے کا منظور تھا
اسواسطے وہ حیلے تیار ہوے تھے علی ای حال ہارون رشید نے اونکو قید کرکے جعفر بن یحیی کو سپرد
کیا کہ اونکو حفاظت سے رکھو اونھون نے جعفر سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ مین ذریت پاک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہون اور ہارون نے میرے ساتھہ بد عہدی کی اور اونکا ارادہ میرے قتل کرنیکا ہے تم
روز حشر کے میرے جد کو کیا جواب دوگے اگر تمنے میرے اوپر اس ظلم کی اعانت کی جعفر نے اونسے
کہا بہت اچھا آپکا جہان جی چاہے چلے جائیے اگر ہارون مجھسے پوچھینگے مین کہدونگا وہ بھاگ
گئے اونکو بھگا دینے کی اطلاع ہارون رشید کے حاجب کو ہوئی اونھون نے ہارون کو خبر دی
راقم کہتا ہے اوپر مسامرہ کی روایت سے مذکور ہوا ہے کہ حاجب اونکے محمد بن خالد

جعفر بن یحیی کی چچا تھی تعجب ہے کہ بھتیجی کی سعایت اونھون نی کی تاریخ طبری کے ترجمے مین ہی کہ جب
یحیی وغیرہ سب برامکہ کو ہارون نی قید کیا تب محمد بن خالد کو رہا کر دیا اسواسطی کہ اونسی خوش تھی اور
کہتے تھی کہ اوسی کوئی حرکت بد واقع نہو گی تو عجب نہین ہی کہ سبب رضامندی کا اونسی یہی ہو گا کہ
اونھون نی یحیی بن عبد اللہ حسنی کو جو جعفر نے بھگا دیا تھا اسکی اطلاع ہارون کو کر دی۔ القصہ جب
ہارون نے یحیی کی بھاگ جانی کی کیفیت سنی جعفر سی پوچھا کہ یحیی کا کیا حال ہے اونھون نی کہا
مقید او محفوظ ہین ہارون نی کہا میرے سر پر ہاتھ رکھکی کہو جعفر سمجھی کہ اونکو اطلاع ہو گئی کہا
ہین آپکی سر کی قسم جھوٹھ نہ کہونگا اصل یہ ہی مینی دیکھا وہ بہت بوڑھے ہو گئی ہین اور کچھ
نیت فساد کی اونکی معلوم نہوتی تھی اور آپ کے اقربائی قریب سے اور ذریت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سی ہین اسواسطی مینی اونکو چھوڑ دیا چونکہ ہارون کو تنفر قلبی جعفر کیطرفسی
ہو گیا تھا لیکن اتبلک مصلحت اظہار اوسکا منظور نتھا کہا خوب کیا مین بھی یہی چاہتا تھا
جب جعفر رخصت ہو کے اونکی سامنی سے باہر ہوی جب تلک وہ زیر نظر رہے اودہر ہی دیکھا
کئی جب وہ باہر چلے گئے کہا خدا مجھکو موت دے اگر تجھکو مین قتل نکرون بعد اوسکی یحیی ابن عبد اللہ
کا پتہ لگا یا وہ خراسان مین ملے اونکو وہانسی طلب کر کی قتل کیا۔ دوسرا امر موجب تنفر کا
برامکہ سی یہ تھا کہ عباسہ ہارون کی اپنی بہن اسی اونکو نہایت محبت تھی اور وہ ہمیشہ ہارون
کی مجلس لہو لعب اور غنا اور سرود مین شریک رہتی تھین اور جعفر بن یحیی کی بھی شرکت
بسبب کمال محبت کی اونسی ضرور تھی اور وہ دونو بسبب نامحرمی کے بی تکلف نہین ہو سکتی تھی
ظاہر ابسبب جعفر کی شرکت کی عباسہ کو برقع وغیرہ پہننا ضرور ہوتا تھا ہارون رشید نی چاہا کہ وہ
دونو بے تکلف ہو جاوین ایک تدبیر اونھون نی سوچی جو نہایت خلاف عقل اور مصلحت تھی یعنی

عباسہ کا جعفر کے ساتھہ نکاح کردیا اس شرط پر کہ بجز اونکی سامنی کبھی عباسہ جعفر کے ساتھہ نہ بیٹھین اور
خلوت نہ کرین یعنی جو زن و شو مین معاملہ ہوتا ہی وہ باہم کبھی واقع نہو اور چونکہ عباسہ نہایت حسین تھین کہ
ہارون رشید کی محل مین کوئی عورت اونکی حسن کو نہین پہونچتی تھی اور جعفر بھی بہت حسین تھی دونو کو
ایک دوسرے کیطرف نہایت رغبت ہوئی اور بعد نکاح ہوجانیکی ایفا اوس عہد کا جو ہارون ایک شخص غیر کی
زن و شو مین کرایا تھا قریب بمحال تھا دونو مین خلوت صحیحہ ہونی لگی اور عباسہ حاملہ ہوگئین اور فرزند نرینہ
پیدا ہوا چندے وہ محل مین رہا جب عباسہ نی دیکھا کہ یہ راز فاش ہوجائیگا اوسکو ہمراہی چند معتبر عورت
اور مرد کی مکہ معظمہ مین بھیجدیا کہ وہین اوسکی پرورش اور تعلیم اور تربیت ہو - اب اس مقام پر
روضۃ الصفا مین ایک روایت لکھی ہی جو نہایت خلاف قیاس ہی یعنی عباسہ کو جعفر کے ساتھہ نہایت
شوق خلوت ہوا اور جعفر ہرگز راضی نہ تھا اور چند بار اونکی پیغام کو خفگی اور غصی کی ساتھہ رد کیا عباسہ
نی جعفر کی ماںکو بہت نقد و جنس دیکر راضی کیا اونھون نی جعفر کو فریب دیا کہ ایک لونڈی اونکی اختیار
مین ایسی ہے کہ اوسکی حسن کے مقابل دنیا مین کمتر پیدا ہوئی ہی جعفر بہت مشتاق ہوکے چند روز اونھون
نی ٹالا جب اشتیاق اونکا حد سی زاید ہوا تب ایکدن عباسہ کو اپنی گھر مین بلایا وہ بہت زرق برق
کی پوشاک اور لباس پہن کے اور خوشبو اور بخورات سی معطر ہوکے آئین اور جعفر کے ساتھہ
خلوت اور صحبت ہوئی جب جعفر فارغ ہو کے عباسہ نی اونسی پوچھا شاہزادیونکی صحبت کیسی تمنی پائی جعفر نی
پوچھا کون شاہزادی اونھون نے کہا مین ہون عباسہ مہدی باللہ کی بیٹی جعفر نہایت متاثر اور مغموم وہانسی
اوٹھی اور اپنی ماں سے بہت ناراض ہوے اور خفگی اونپر ظاہر کی اور عباسہ اوسی صحبت سی حاملہ ہوگئین -
راقم کہتا ہی اس روایت مین دو امر خلاف قیاس ہین ایک یہ امر کہ جعفر کو عباسہ
کے ساتھہ ہارون رشید کی سامنی برابر صحبت رہتی تھی پھر کیا وجہہ تھی کہ اس خلوت مین اونھون نی

عباسہ کو نہ پہچانا دوسرا یہ امر کہ صرف ایک ہی صحبت مین عباسہ کا حاملہ ہوجانا ذہن خوب قبول
نہین کرتا ہی اگرچہ ممکن ہی ہمارے دانست مین چونکہ برامکہ کی جود او رنجشش کے سبب سے بہت لوگ اونکی
بھی خواہ تھی اونہین سی کسینے یہ بات بنائی ہے تاکہ ہارون رشید کو وہ خبر پہنچے اور جعفر کو وہ معذور
رکھین اور اگر کچھہ اِس روایت کی اصلیت ہو بھی تو شاید ابتدا مین ایسا واقع ہوا ہو مگر بعد عباسہ
کی اور جعفر کے خلوت کی جعفر اپنے تئین اوس عہد پر جو ہارون کی سامنی کیا تھا قایم نہ رکھہ سکی اور بعد
اوسکی باہم مکرر خلوتین واقع ہوئین جیسا تاریخ طبری کی ترجمے مین لکھا ہی کہ عباسہ اور جعفر دونو ایفا
اوس عہد کا نکرسکی جو ہارون کے سامنی کیا تھا - الغرض ہارون رشید کو اِس راز کے اطلاع کی طرح مین
یہ روایت لکھی ہی کہ عباسہ کی ایک لونڈی تھی اوسے وہ ناراض ہوئین اوسکو مارا پیٹا اور قسم کھائی
کہ مین تجھی مار ڈالونگی اوسنی فوراً جاکی ہارون رشید سی اوس راز مخفی کو ظاہر کیا ہارون رشید نی اوس
لونڈیکو عباسہ سی لیکی اپنی لونڈیوںمین بھیجدیا اور اوسکو حکم دیا کہ اب تو اِس امر کا کسی سی ذکر نہ کرنا - اور
روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ زبیدہ ہارون رشید کی بی بی منکوحہ جنکی ساتھہ اونکو بہت محبت تھی
وہ یحیی بن خالد سی ناراض ہوئین اونھون نے یحیی کی بہت شکایت کی ہارون نی کہا کہ مین
یحیی کو کسی امر مخالف دیانت داری کی متہم نہین جانتا زبیدہ نی کہا کہ یحیی نے جعفر کو عباسہ کے
ساتھہ خلوت کرنیکو کیون نہین روکا ہارون نی کہا جعفر کا عباسہ کے ساتھہ خلوت کرنے پر کیا دلیل
ہی زبیدہ نی کہا بیٹا پیدا ہونیسی اور زیادہ کیا دلیل ہوگی جو حرم محترم کعبی مین پرورش پاتا ہی ہارون نے
پوچھا ہی تمہارے سوا کوئی اور بھی اِس امر سی واقف ہی زبیدہ نی کہا تمہارے محل مین کوئی عورت نہین ہے
جو یہ واقعہ نہ جانتی ہو اسکو بھی ہارون نی دل مین رکھا - اور جب اونھون نی حج کے سفر کی تیاری کی تو
روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ عباسہ نے جلدی سی لوگ روانہ کئے کہ اوس لڑکے کو مکہ معظمہ سی یمن کیطرف

لیگئے مگر طبری کی روایت سی ثابت ہوتا ہی کہ ہارون رشید نی مکی مین پہنچ کے اوس لڑکے کو دیکہا
کہ بہت خوبصورت ہی اور عباسہ اور جعفر دونو کی شباہت اوسمین ہی پہلے ارادہ کیا کہ اوسکو قتل
کرین پھر خوف خدا کچہہ دلمین آیا حرم محترم مین ایسی گناہ عظیم کے کرنے سی باز رہے۔ بالجملہ جب سفر
حج سی معاودت کرکے آئے فوراً جعفر کو قتل کیا اور اونکا سر کاٹ کی سولی پر چڑہایا اور بعد چند مدت
کی اوسکو جلادیا اور یحیی کو اور فضل بن یحیی اور سارے اونکی خاندان کی لوگونکو مقید کیا اور سب اونکی مملوکات
کو ضبط کیا مگر محمد بن خالد یحیی کے بھائی کو عفو کیا کہ اونسی راضی تھی اوس خاندان مین سوای محمد بن خالد کے
کہ بروایت طبری برامکہ مین اونسی بہتر کوئی نتہا سب پر عذاب سخت نازل ہوا یحیی قید خانمین
مرگئے اور فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی کی چھوڈے چھوڈے بیٹے تھی اونکو بھی قتل کیا سارا برامکہ کا
خاندان بعد ایسی عروج کی جنہون نی لاکھون روپے لٹا دے تھی سب مفلس اور نان شبیہ کو
محتاج ہوگئی۔ روضتہ الصفا مین محمد بن عبد الرحمن ہاشمی سی ایک روایت لکہی ہی کہ وہ عید الاضحی
کی دن اپنی مان کی گھر مین گئی اوسوقت اونکی پاس ایک عورت بہت پرانی اور میلی کپڑے پہنی
ہوے بیٹھی تھی اونکی مان نی اونسی کہا یہ ضعیفہ جعفر بن یحیی کی مان ہی محمد بن عبد الرحمن کہتی ہین
مینی اونکی تعظیم کی اور اونسی پوچہا اے مادر امور عجیبہ مین آپ نی کیا دیکہا اونھون جواب دیا بیٹا بڑا
عجیب امر یہ ہی کہ ایک زمانہ ہمارا وہ گذرا کہ چارسو مقنعے گران قیمت ہمارے توشکخانی مین تھی اور
ایک زمانہ آج ہی کہ اسوقت ایک بکری کی کھال ہمارے سر سی بندھی ہی اور دوسری کہال کا ہمارا لحاف
ہی محمد بن عبد الرحمن کہتی ہین کہ اوسیوقت مینی پانسو درہم منگوا کی اونکو نذر کئی وہ اسقدر خوش ہوئین
کہ قریب تہا مارے خوشی کی جان نکلجائے اوسکی بعد وہ اکثر ہمارے گھر مین آیا کرتی تھین جبتک
باہم مفارقت واقع ہوئی۔ **ذکر سفر ہارون رشید کا ممالک خراسان کیطرف اور**

وفات اونکی طوس مین - صاحب روضۃ الصفا نے بروایت جبرئیل بختیشوع طبیب کے لکہا ہی کہ وہ ہارون رشید کے ساتھہ رقہ مین تھی اور سب دربار یونسی پہلے صبح کو اونکی پاس حاضر ہوتے تھی اور کیفیت صحت مزاج کی دریافت کرتے تھی جب خوش وخورم رہتی تھی تو کوائف شبینہ اپنے بیان فرماتے تھی کہ شب کو کیا کھایا اور کیا کیا کام کئے - ایکدن بدستور وہ حاضر ہوے دیر تک کھڑے رہی کچھہ بات اونہون نے نہ کی اور سر جھکائے ہوے کچھہ فکر مین بیٹھی تھی اونہون نے آگے بڑہکی پوچھا یا امیر المومنین سرم فدا تو باد آج مین حضور کو بہت مغموم اور ملول پاتاہون اگر کوئی عارضہ بدنی ہی تو ارشاد ہو کہ فکر علاج کی کیجاوے اور اگر کوئی حادثہ ملکی ہی تو اسقدر پریشانی نہین چاہئے یہ جہان حوادث سی خالی نہین رہتا اوسکی دفع کے بابمین مشورہ لیسی کوئی تدبیر سوچنا چاہئے - فرمایا اے جبرئیل اون دونو امر مین سی جو تمنی کہا کوئی نہین ہی ملال میرا سبب ایک مہیب خواب کے ہی جو رات کو مینی دیکہی ہے مجھکو نظر آیا کہ مین تخت پر بیٹھا ہون اوسکی نیچے سے ایک ہاتھہ نمود ہوا جسکی ہتھیلی مین سرخ مٹی ہے اور ایک آواز آئی مگر بولنے والی کی صورت نہین نظر آئی کہ یہ مٹی اوس جگہہ کی ہی جہان تم دفن کئے جاوگے مین نے پوچھا میرا دفن کہان ہوگا اور یہ مٹی کس ملک کی ہی جواب آیا طوس تمہارا مدفن ہی یہ وہین کی مٹی ہی پھر وہ ہاتھہ غائب ہوگیا اور آواز منقطع ہوئی - جبرئیل کہتا ہی مینی عرض کیا یا امیر المومنین خواب جو ابخرہ فاسد اور خیال کاسد سی پیدا ہوتا ہی اوسے ہرگز رنج نکرنا چاہئے اور پریشان نہونا چاہئے بلا شبہہ وشک یہ خواب اضغاث احلام کے قسم سی ہے قابل تعبیر کے نہین ہے غالبًا حضور کو سوتے وقت تصور اوس حادثے کا ہوگا جو سمرقند مین واقع ہوا اور خیال خراسان کے سفر کا ہوگا اسواسطی خیال نے یہ بندش کی ہی آج حضور سامان عیش ونشاط زیادہ فرماوین

اور اس خواب پریشان کی رنج کو جسکا باعث مواد سوداوی یا متخیلہ کی ایک ترکیب سے خوشی
اور خورمی سی اوسکو بھلا دیجئی غرض اس نہایش کو مینی اسقدر طوالت دی کہ اونکی طبیعت
کا رنج دفع ہو گیا اور انبساط چہرے پر ظاہر ہوا چند مدت کی بعد اوس خواب کا تصور اونکی دل سی
زایل ہو گیا اور رقہ سی وہ بغداد مین آئے اور عازم سفر خراسان کے ہوئے آپ کو القائم
ہوا عث اوس سفر کے تاریخ طبری کی روایت سی ہم لکھتی ہین رافع بن لیث بن نصر ایک
شخص سمرقند مین ارباب سیف سی بڑا نامور اور نہایت مکار اور عیار اور عیش دوست
تھا عورتونکی ساتھ بہت صحبت رکھتا تھا اور یحیی بن اشعث مہدی باللہ کی ممالیک مین سے
بھی سمرقند مین تھا اوسکی جورو بہت حسین تھی وہ اپنی جورو کو وہان چھوڑ کے کچھ ضرورت
سی بغداد مین گیا اوسکی غیبت مین رافع نی اوس سی محبت اور آشنائی پیدا کی اور اوسکو ایسا
بہکایا کہ خواہشمند ہوئی کہ کسیطرحسی قید نکاح یحیی ابن اشعث سی خارج ہو جاے اور ایسی عیش دوستی
کی جو رافع کی جبلت تھی چونکہ وہ عورت متمول اور مالدار تھی وہ چاہتا تھا کہ کسیطرحسی وہ قابو
مین آوے اوس عورت کو رافع نی سمجھایا کہ اور کوئی صورت یحیی ابن اشعث کی رضامندی
سی تمہارے قید نکاح جاتی رہنی کی نہین ہی بجز اسکی کہ تم مذہب اسلام سی مرتد ہو جاؤ تب نکاح
باطل ہو جائیگا پھر اوسکی بعد توبہ کر کے مسلمان ہو جانا اوس عورت نی مذہب ترسا اختیار کر لیا
اور چند روز کے بعد پھر مسلمان ہوی تب عدت مین بیٹھی بعد عدت کی گذرنی کے رافع کی ساتھ
نکاح کر لیا اس امر کا استغاثہ یحیی ابن اشعث نی ہارون رشید کے سامنی پیش کیا اونھون نے
علی بن عیسی اپنی حاکم خراسان کو حکم بھیجا کہ رافع کو گرفتار کر کے منھہ کالا کر وا اور گدھی پر
چڑھا کے سارے شہر مین گھماؤ اور کوڑے مارو علی بن عیسی نی وہ حکم سلیمان بن جنید ازدی کو

جو امیر سمرقند کا اونکیطرف سی تھا بھیجا کہ اوسکی تعمیل کرین اونھون نی رافع کو فوراً قید کیا
اور اوس عورت کو اوسسے جدا کر دیا مگر اور کوئی سخت سزا جو اوس حکم مین تھی وہ ظاہرا
مروت سی رافع پیر جاری نہ کی اس سبب سے کہ وہ نامور آدمی تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ قید بھی کچھہ سخت اور حفاظت کی نہ تھی اسواسطی کہ رافع بن لیث سمرقند سی بھاگ گیا
اور بلخ مین پہنچا جہان علی بن عیسی تھی خود وہان مخفی رہا اور علی بن عیسی کی پاس پیغام
بدرخواست معافی اپنی جرم کے بھیجا علی بن عیسی نی ناعاقبت اندیشی کی اور خلیفہ کی حکم
کے خلاف اوسکا قصور معاف کر دیا اور اوسکو حکم عاودت کا سمرقند مین دیا وہ پیر وہان پہنچا
اور چونکہ اوس عورت کو علانیہ اپنی پاس نہین رکھہ سکتا تہا ایک تدبیر مفسدہ پردازی کی
سوچی یعنی سمرقند کے مفسد اور عیارون کو جمع کر کے سمرقند پیر قبضہ کر لیا اور اوس عورت
کی ساتھہ علانیہ نکاح کیا اور چونکہ عام اور خاص اوس شہر کے علی بن عیسی کی حکومت سے
بسبب اونکی ظلم و ستم کے ناراض تھی سب معین اور مددگار رافع بن لیث کے ہوگئے علی
بن عیسی نے یہ خبر سنکے ایک جمعیت فوج کی اپنے بیٹے کی سپہ سرداری مین بھیجی رافع نے
اوس فوج سی مقابلہ کیا بڑی جنگ ہوئی علی بن عیسی کے بیٹے کو مع اونکی جمعیت فوج
کے شکست ہوئی خود علی بن عیسی اوس جمعیت کے شکست کی خبر سنکی آئے رافع باعانت
سمرقندیونکی اونسی بھی لڑا اور اونکو بھی شکست ہوئی جب علی بن عیسی سمرقند سے ہزیمت
پاکی پھر بلخ مین پھرسے آتے تھی وہان کی لوگ سب بگڑ گئے اونکی نائب کو مار ڈالا اور علی
بن عیسی کا اور اونکی بیٹے کا گھر لوٹ لیا تین کرور درم اونکی ایک باغ مین مخفی تھی وہ سب
اوٹھا لیگئے یہ واقعہ اونکی غیبت مین ہوا کہ وہ ہنوز مرو مین تھی اخبار نویس نے اس سارے واقعی کی

جو سمرقند

جو سمرقند مین اور بلخ مین ہو دار الخلافت مین اطلاع کی اور چونکہ بلخ کے سب لوگ علی بن عیسی سے
بسبب اونکی ظلم وستم کے ناراض تھی وہ سب علانیہ کہتی تھی کہ ہم سب امیر المومنین کی مطیع اور تابعدار
ہین اور اخبار نویس نی یہ بھی لکھا کہ علی بن عیسی فوج اور روپیہ جمع کر رہے ہین اونکو نرمی
اور مدارات کی ساتھہ طلب کر لینا چاہئی ایسا نہو کہ وہ باغی ہو جائین اور اوسی پیشتر ہارون رشید
کی پاس سیکڑون عرضیان مظلومونکی پہنچی تھین جنپر علی بن عیسی نی بڑے بڑے ظلم کئی تھی
ہارون رشید نی ہرثمہ بن اعین کو ایک جمعیت فوج کی ساتھہ مع بعضی احکام مخفیہ کی خراسان
کیطرف بھیجا اور حکم دیا کہ راہ سی تم علی بن عیسی کو اطلاع کرو کہ مجھکو امیر المومنین نی تمہاری اعانت
اور مدد کیواسطی بھیجا ہی اور جب قابو مین آجائین تو احکام مخفیہ یہ تھی کہ اونکو قید کرو اور ساری
اونکی مملوکات ضبط کر کے یہان بھیجدو اور اونکی پانونمین بیڑیان ڈالکی اشتہار عام کرو کہ جسکو جو
دعوی علی بن عیسی پر ہو وہ آکی دعوی کرے اسطرحسی اوسکی مظالم کو دفع کرو ہرثمہ بموجب حکم کی روانہ
ہوے اور جیسا حکم تھا رستہ سے علی بن عیسی کو اطلاع کی وہ استقبال کر کے اونکو لیگئی ہرثمہ نی
تنہائی مین وہ حکم مخفی اونکو سنایا اور قید کر لیا اور مرو کی مسجد جامع مین علی العموم لوگونکو اپنی
امارت خراسان اور علی بن عیسی کی معزولی کا حکم ساری سپاہ کو اور رعیت کو سنایا سبھون نے
قبول کیا ہرثمہ علی بن عیسی کو پابجولانہ کر کے اور ہر روز مسجد جامع مین بیٹھکی اشتہار دیتی تھی
جسکو جو دعوی علی بن عیسی پر ہو وہ پیش کرے جو شخص آکے دعوی کرتا تھا ہرثمہ علی بن عیسی سے
اوسکو دلوا دیتے تھی بعد فراغت کی اونکی ان مظالم سی ساری علی بن عیسی کے مملوکات ہرثمہ نی
ضبط کئی۔ الغرض سارا خراسان ہرثمہ کی احکام کا مطیع ہو گیا مگر بالکل ممالک ما ورا النہر رافع بن
لیث کی قبضے مین آگئے تھی اونممالک کی لوگون نی ہرثمہ کی احکام تسلیم نہ کئے اونھون نی مفصل

دار الخلافت مین اطلاع کی اس خبر کے پہنچنے سے ہارون رشید نے بذات خود ارادہ سفر خراسان کا
کیا امین کو بغداد مین اور قاسم کو موصل مین قایم مقام مقرر کرکے روانہ ہوے اور ظاہرا مامون بیشتر سے
خراسان کے کسی شہر مین تھے مگر ہارون رشید وقت روانگی کے بغداد سے صحیح المزاج نہ تھے جبرئیل طبیب
ہمراہ تھا جب وہ نہروان مین پہنچے بادشاہ ہندوستان کے پاس ایک طبیب نامی تھا اوسکو طلب کیا
اوسکے معالجے سے صحت ہوئی جب کرمانشاہ پہنچے وہانسے مامون کو پیشتر روانہ کیا اور فضل بن سہل کو
اونکی وزارت سپرد کی اور اونکو حکم دیا کہ تم جاکے مرو مین قیام کرو اور ہرثمہ کو حکم دو کہ رافع کے مفسدونکو
دفع کرے اسواسطے کہ وہ سمرقند سے بخارا مین جاکے مقیم ہوا تھا اور سارے ممالک ماوراء النہر کے اوسکے
قبضے مین آگئے تھے اسی اونکی حالت صحت مین علی بن عیسی کو مقید کرکے لائے جب وہ گرگان مین
پہنچے تھے سارے اونکے مملوکات نقد و جنس اسی کرور درہم کا مال تھا اور پندرہ سو اونٹ تھے وہ سب
ہارون رشید نے خزانے مین داخل کئے اور علی بن عیسی کو پابجولانہ بغداد مین بھیجدیا اور محمد
امین کو تاکید اونکی حفاظت کیواسطے کی - بعد اوسکے پھر مزاج ہارون رشید کا بگڑ گیا یعنے اوسی مرض
کا انکس ہوا اور جبرئیل طبیب اونکی ہمراہی کی راہ اوس طبیب نے جو ہندوستانسے آیا تھا مختلف
ہوئی اور ظاہرا غلطی جبرئیل کے رائے کی ثابت ہوئی ہارون رشید نے ارادہ اوسکے قتل کا کیا اوسنے
درخواست کی کہ کل اگر صحت حضور کو نہو جائے تو جو سزا چاہئے وہ دیجیے باتفاق تقدیر دوسرے دن
اوسکو قضا نے قضا کی - مگر قبل اس واقعے کے جب ہارون گرگان سے روانہ ہوئے ہرثمہ بن اعین
دریا جیحون سے مامون کے حکم سے رافع بن لیث کی فتنے کی دفع کرنیکی لئے پار ہوئے اور سرحد بخارا مین
پہنچے رافع نے اپنے بھائی بشر بن لیث کو ایک جمعیت فوج کے ساتھہ مدافعت کیواسطے بھیجا ہرثمہ
نے اوس جمعیت کو شکست دی اور بشر بن لیث کو گرفتار کرلیا اور اوسکو مامون کے پاس

بیانز بخبر

پابزنجیر روانہ کیا مامون نے اوسکو ہارون رشید کے پاس بھیجا کہ وہ اونکے پاس بحالت شدت بیماری
مین پہنچا اور چونکہ گرگان مین اونکی مرض کا نکس ہوا تھا اطبا کی تجویز ہوئی کہ آب وہوا طوس کی
غالباً مزاج کیموافق ہو اسواسطے وہ وہانسے روانہ ہوے اور صفر سنہ ۱۹۳ ہجری مین طوس مین پہنچے وہان
جب بشیر بن لیث اونکے سامنے کیا گیا اوسے بغضب فرمایا اے دشمن خدا تو نے اور تیرے بھائی نے خراسان کو
مجھسے باغی کیا کہ اس حالت ضعف مین مجھکو حرکت کرنا پڑی تجھکو ایسے عذاب سے قتل کرونگا کہ
آج تک کسیکو اوس عذاب سے نہین مارا ایک قصاب کو مامور کیا کہ اوسکے اعضا کو تھوڑا تھوڑا کاٹنا
شروع کیا چودہ ٹکڑے اوسکے بدن کے ہوے تھے جب اوسکی روح فنا ہوئی اون ٹکڑونکو جلایا
اور سر اوسکا سولی پر چڑھایا۔ اوسکے دس دنکے بعد ہارون رشید نے شب شنبہ تیسری جمادی الثانی
سنہ ۱۹۳ ہجری مین بروایت طبری قضا کی فضل بن ربیع اونکے صاحب شرط یعنی کوتوال اور اسماعیل
بن صبیح اونکے منشی اور تین خادم اونکے یعنی مسرور اور رشاد اور حسن نے اونکو غسل دیا اور ایک بیٹے
اونکے صالح جو ہمراہ تھے اونھون نے نماز جنازے کی پڑھائی پینتالیس برسکی اونکی عمر ہوئی اور تیئیس برس
تخت پر رہے وہ بہت خوبصورت سفید رنگ مرغولہ موی یعنی گھونگھر والے بال رکھتے تھے تیرہ بیٹے اونھون
نے چھوڑے محمد امین۔ اور عبد اللہ مامون۔ اور قاسم موتمن۔ اور علی اور صالح پانچ یہ تھے اور آٹھ
بیٹے اور تھے سبکا نام محمد تھا مگر کنیت سے مختلف اور ممیز تھے یعنی ابو اسحاق اور معتصم۔ اور ابو یعقوب اور
ابو العباس۔ اور ابو محمد اور تین اور محمد تھے کہ اونکی کنیت نہین معلوم ہوئی اور چار بیٹیان چھوڑین
اور منکوحہ بیبیان دو تھین ایک زبیدہ بنت جعفر ابن ابی جعفر المنصور الدوانقی اونکے پیٹ سے
محمد امین پیدا ہوے اور دوسری ام العزیز نام تھین جنکے بیٹے علی تھے اور باقی سب لڑکون کی مان
لونڈیان تھین مامون اور معتصم کی مان کا نام مرجانہ تھا۔ ہارون رشید کی ایک امر پر مورخین بہت

شناعت کرتے ہین یعنی قتل اور عزل برامکہ کا بنظر عہد شکنی جعفر بن یحیی کا عباسہ اونکی بہن کے باعین
جو عہد اور پیمان بہت ہی خلاف عقل اور دور اندیشی کی اونہون نے کروایا تھا یا یہ ہی کہ وہ نکاح بذات
خود یا اوس عہد و پیمان کی ساتہہ نہایت بیجا تھا الغرض بعد برامکہ کے عزل اور قتل کیے سارے ممالک
متعلقہ خلافت غیر منتظم ہو گئے ہر طرف بغاوت اور فساد شروع ہوا اسمین کچہہ شبہہ نہین ہی برامکہ
بہت بڑے منتظم اور بہی خواہ خلافت کی تہی ہارون رشید بعد اون لوگونکی خراب اور برباد کرنیکی بہت
شرمندہ اور محزون ہوے اور نہایت محن و مشتاق کرنے لگے یہانتک کہ خراسان کے مفاسد کی دفع کرنیکو
بذات خود اونہون نی حرکت کی جو منجر اونکی ہلاکت کیطرف ہوئی اور شرح اور تفصیل معاملات خلافت
اونکی عہد کی بہت طویل ہے جسکو خواہش ہو بڑی تاریخون سی طلب کرے - ذکر بعضی وصایا
زہاد اور عباد اور اہل اللہ کا ہارون رشید کو اور مواعظ اور اندرز
جسنے اونکی قلب کو بہت رقیق کیا - کچہہ شبہہ نہین ہی کہ ہارون رشید کی اوصاف
مستحسنہ مین اونکی رغبت علما اور فقہا اور ارباب کمال کے ساتھہ مصاحبت کی تھی اور سلوک
اور مدارات جو اونکی ساتہہ وہ ہمیشہ کرتے رہے یہان نقل کرنا بعضی اوس جنس کے مواعظ کا مناسب
معلوم ہوا جسنے اونکی دل پر بہت اثر کیا - روضتہ الصفا مین مروی ہی ہارون رشید کی بعضی
ہمنشینون نے روایت ہی ایکدن وہ اطراف رقہ مین شکار کیواسطی پہرتے تہی ایک زاہد نی ظاہر ہوکے
اور سختی سے بے ادبانہ کہا اے رشید تو خدا سی نہین ڈرتا یا اوسکی ساتہہ کچہہ اور الفاظ سخت اور تہدید کے
ہونگی ہارون نی ابراہیم بن عثمان ایک شخص کو اپنے ہمراہیون سی حکم دیا کہ اس شخص کو ساتھہ لی آؤ
جب مین شہر مین پہنچون تب میرے سامنی لاؤ جب وہ قصر خلافت مین پہنچی کہانا مانگا اور اوس زاہد کو
اپنی ساتہہ کہانا کہلایا بعد فراغت کہانے سے زاہد سی کہا مجہی آپ سی کچہہ پوچہنا منظور ہی اوسکا جواب

انصاف

انصاف سی دیجیگا زاہد نی کہا اول مرتبہ جو آپکو ضرور تھا کہ مجہسی فرمائیے یہ تھا جو آپنی کہا رشید نی
پوچھا تمہارے نزدیک مین شریر تر اور خبیث تر ہون یا فرعون زاہد نی جواب دیا فرعون اسواسطی
کہ اوسنے دعوی الوہیت کا کیا اور انا ربکم الاعلی کہا پہر ہارون نی پوچھا موسی اور
ہارون آپ سی بہتر تھی یا آپ اونسی بہتر ہین زاہد نی جواب دیا مجہکو کیا نسبت ہی اون دونوسے
وہ پیغمبر تھی مین ایک ادنی عباد اللہ سی ہون ہارون نی کہا جب اللہ تعالی نی موسی اور
ہارون کو فرعون کی پاس بہیجا تب کہا فقولا لہ قولا لینا یعنی اوسکی ساتہہ ملایمت اور
نرمی سی گفتگو کرنا حالانکہ وہ کافر اور گمراہ تھا اور مین بقدر طاقت اموات پر عمل کرتا ہون
اور منہیات سی باز رہتا ہون اور تمنی مجہکو نصائح ایسی سختی کے ساتہہ کئی اور ادب خلافت کا
کچہہ لحاظ نہ رکھا زاہد نی کہا لاریب یہ میری خطا کی ہین اس حرکت سی استغفار اور توبہ کرتا ہون
امیدوار ہون اللہ تعالی میری توبہ قبول کرے آپ بہی میرا قصور معاف کیجئی ہارون نی کہا
اللہ تعالی تمہاری آمرزش کرے اور آٹھہ ہزار درہم اونکی واسطی منگاکے دئیے زاہد نی کہا
مین ایک مرد سیاح ہون اس مالکی مجہی احتیاج نہین ہی ہرثمہ بن اعین نی کہا اے مرد
جاہل خلیفہ اور امام کے عطیہ سی تو انکار کرتا ہی ہارون نی ہرثمہ سی کہا تم چپ رہو اسمین دخل
نکرو اونکا معاملہ میرے ساتھہ ہی نہ کہ تمہارے ساتھہ بعد اوسکی ہارون نی زاہد سی کہا مینی تمکو
محتاج سمجہکے یہ نہین دیا مگر خلفا کا دستور ہی کہ جسکی ساتہہ اونکو صحبت ہوتی ہے صلی اور انعام سے
اوسکو محروم نہین رکہتی جسقدر تمہارا جی چاہے اس مال سے خواہ مخواہ قبول کرو زاہد نی اونکو دعا
دی اور دو ہزار درہم اوسمین سی اوٹھا لئے مگر وہ سب وہین دار الخلافت کی دربانون اور حاضر
باشون پر تقسیم کر دئے اپنی ساتہہ کچہہ نہین لیگئے مسامرہ مین شیخ اکبر لکھتی ہین فضل بن ربیع

راوی ہین کہ ہمنی ہارون رشید کی ساتھہ حج کیا اوسی سفر حج مین کوفے مین گذر ہوا رستی مین بہلول بیٹہون کھڑے ہذیان بکتی تھی فضل نے بہلول سے کہا چپ رہو امیر المومنین کی سواری آتی ہی وہ چپ ہو گئی جب ہودہ امیر المومنین کی سواری کا اونکی سامنی ہوا بہلول نے کہا یا امیر المومنین ایمن بن بابل نی مجھسے کہا کہ قدامہ بن عبد اللہ عامری نی ونسی روایت کی کہ مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منی مین اونٹ پر سوار دیکھا جسپر پرانا پالان تھا نہ وہ منقش تہا نہ مذہب نہ رنگین فضل بن ربیع کہتی ہین مینی عرض کیا یا امیر المومنین یہ بہلول ہین امیر المومنین نی کہا مینی خود پہچان لیا تھا پھر بہلول نے کہا یا امیر المومنین مین کوئی شعر پڑہون ہارون نی کہا پڑہو ظاہر معلوم ہوتا ہی سواری وہان روک لیگئی بہلول نے یہ عربی قطعہ پڑہا قطعہ ہب انک قد ملکت الارض طرا + ودان لک العباد فکان ماذا + الیس غدا مصیرک جوف قبر + ویحثو التراب ہذا ثم ہذا + خلاصہ ترجمہ اوسکا یہ ہی ہمنی مانا تم ساری زمین کے مالک ہوگئی اور ساری خدا کی بندے تمہارے تابعدار ہوگئی پھر کیا کیا کل قبر کے پیٹ مین نجانا ہوگا اور مٹی کا ڈھیر منہ پر نہ آویگا اسکو خوب یاد رکھو پھر یاد رکھو امیر المومنین نی کہا بہت اچھا شعر پڑہا کچھہ اور بھی فرمائی بہلول نی کہا بہت خوب۔ یا امیر المومنین جسکو اللہ تعالی مال اور جمال دونو عطا کرے پھر وہ اپنے جمال کے ساتھہ پارسائی کرے اور مال سی لوگونکی ساتھہ مواسات اور احسان کرے تو اوسکا نام دیوان ابرار مین لکھا جاٹگا۔ امیر المومنین سمجھی کہ اس کلام مین حسن طلب ہے فرمایا مینی حکم دیا ہی تمہارا سب قرض ادا کردیا جاے بہلول نی کہا ایسا حکم نہ دیجئے قرض قرض لیکی نہین ادا کیا جاتا اہل استحقاق کے حقوق ادا کیجئی اور اپنی نفس کا پہلی قرض ادا کیجئی امیر المومنین نے فرمایا مینی حکم دیا ہی کہ آپکی واسطی برابر دوام کچھہ مقرر کیا جاٹے بہلول نے کہا یا امیر المومنین ایسا حکم

نہ بھیجی آپ کو میرے ساتھہ برائی کرنیسی کیا ملیگا میرے واسطی مقرر کرنا او سیرہے جسنی آپ کیواسطی
مقرر کیا ہی آپکی مقرر کرنیکی مجھی احتیاج نہین ہی حضرت بہلوا نی تقرر مواجب کا اپنی واسطی اپنی
ساتھہ بدی کرنا ٹھہرایا۔ پھر اوسی مسامرہ مین فضل بن ربیع کی روایت سی لکھا ہی ہارون رشید
نی حج سی فراغت کی اور ظاہر او ہین مکہ معظمہ مین ایکدن اونکی قیام گاہ مین تشریف لائے اونہون
نی دوڑ کی کہا یا امیر المومنین مجھی آپنے یاد کیون نہین فرمایا آپنے خود کیون تکلیف فرمائی ہارون
رشید نی فرمایا ویحك یا فضل میرے دلمین کچھہ کھٹکا ہوا ہی کسی عالم کو تلاش کرو کہ اوسی پوچھون

راقم کہتا ہی ویحك کلمہ ترحم کا ہی جیسا ویل کلمہ عذاب کا ہی دونون کی
معنی ہین افسوس ہی اور کھٹکا ہارون کو کسی دینی امور مین ہوا ہوگا فضل نے کہا یہان قریب ایک
بڑے حافظ فقیہ رہتی ہین سفیان بن عیینہ وہ طبقہ ثانیہ کے عالم حافظ اور فقیہ تھی مگر اخیر عمر مین
اونکی حفظ مین کچھہ فرق ہوگیا تھا ہارون نی کہا اچھا چلو اونکی پاس جب وہان گئی وہ دوڑ کی
باہر نکلی اور کہا امیر المومنین نی مجھکو یاد فرمایا ہوتا یہان تشریف لائی ہی کیون زحمت اوٹھائی
پھر ہارون کو جو پوچھنا تھا وہ پوچھا اونھون نی جواب دیا مگر ہارون کی خاطر تسکین نہوئی پھر
اونسی پوچھا کچھہ آپکی اوپر قرض ہی اونھون نی کہا ہان حکم دیا انکا قرض ادا کرو وہانسی اوٹھی فضل سے
کہا کوئی دوسرا شخص تلاش کرو فضل نے کہا عبد الرزاق ایک بزرگ یہانسی قریب ہین۔

راقم کہتا ہی عبد الرزاق کئی عالمونکا نام ہی معلوم نہین ہی کون مراد ہین
عجب نہین ہی عبد الرزاق بن عمر والدمشقی مراد ہون کہ وہ ہمعصر ہارون رشید کے ہین وہ بھی
طبقہ ثانیہ مین تھی مگر ارباب اسماء الرجال اونکو لکھتی ہین کہ وہ متروک الحدیث ہین یعنی اونکی
روایت حدیث کی بابمین معتبر نہین ہی اونکی ساتھہ بھی بعینہ وہی معاملہ ہوا جو سفیان بن عیینہ کی

سا ہتہ ہوا تہا - وہانسی اوٹھکے کہا کوئی اور عالم تلاش کرو راوی نے کہا فضیل بن عیاض یہانسی قریب ہین فرمایا وہان چلو جب اونکے دروازے پر پہنچے تو آواز معلوم ہوئی کہ وہ نماز مین کھڑے ہوے ایکہی آیت کی تکرار کرتے تہی راوی کہتا ہی ہمنی دروازہ کھٹکھٹایا وہانسی آواز آئی کون ہی ہمنی کہا امیر المومنین تشریف لائی ہین وہانسی آواز آئی ہمکو امیر المومنین سی کیا کام ہی راوی نی کہا سبحان اللہ تمہارے اوپر اطاعت اونکی فرض ہی تب وہ اوترے اور دروازہ کھولکے بہاگی اور پہر اپنی کوٹھی پر چڑھگئے اور چراغ گل کرکے ایک کونے مین جا بیٹھی ہم اور ہارون رشید بھی اوپر چڑھگئے اور ہاتھونسی ٹٹولنی لگی کہ وہ کہان ہین امیر المومنین کا ہاتھ اونکی بدن پر پڑا تو وہ بولے اف یہ ہاتھ کیسا نرم ہی اگر کل خدا کی عذاب سی بچا فضل بن ربیع کہتی ہین مینی اپنی دلمین کہا آج ہم انسی جی کہولکے باتین کرینگے -

راقم کہتا ہی ظاہرا فضل بن ربیع کا مطلب تہا کہ وہ کسی سی کبہی ملاقات نہین کرتے تہی خلق سی متنفر رہتی تہی چونکہ اب پہنس گئے اسواسطے فضل نے وہ تصور کیا پہر امیر المومنین نی فرمایا سنیے جسواسطے ہم آئے ہین وہ کہی اور جواب سنکے ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ یہ درخواست کی ہوگی کہ کوئی نصیحت موثرہ فرمائے تب فضیل بن عیاض نے کہا جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوے تب اونہون نے سالم بن عبد اللہ اور محمد بن کعب قرظی اور رجا بن حیات کو بلایا اور اونسی کہا مین اس بلائے عظیم مین مبتلا ہوا ہون مجہی مشورہ دو مین کیا کرون تو اونہون نی خلافت کو بلا شمار کیا تہا اور آپ اور آپکی رفقا اوسکو نعمت عظیم جانتے ہین - تب سالم بن عبد اللہ نی کہا اگر خدا کی عذاب سے نجات پانیکا قصد ہی تو دنیا سی روزہ رکہو اور موت سی افطار کرو - اور محمد بن کعب نے کہا اگر خدا کی عذاب سے بچنا چاہتی ہو تو مسلمانون مین جو تمسی بڑا ہو اوسکو باپ سمجہو اور برابر کو بہائی جانو

اور چہوٹے کو بیٹا خیال کرو تو باپ کی توقیر کرو اور بہائی پر بخشش اور اکرام کرو اور بیٹے پر رحم کرو۔
اور رجا بن حیات نے کہا اگر خدا کی عذاب سے نجات ملنے کی آرزو ہے تو مسلمانوں کی واسطے وہ بہتر جانو جو اپنی واسطے بہتر جانتے ہو اور اونکی واسطے وہ بد جانو جو اپنے واسطے بد جانتے ہو پھر چاہو تو مرجاؤ سوائے ہارون رشید مین تمسے کہتا ہون کہ مجھکو تمہارے اوپر رحم آتا ہے اسواسطے کہ مجھکو خوف ہے تمہارے اوپر اوس دن کا جس دن کسی کے پانو زمین مین نہ ڈگینگے سو مین تمسے پوچھتا ہون خدا تمپر رحم کرے کوئی تمہارا مشیر ایسا بھی ہے جو میری سی نصیحت کرے تب ہارون رشید نے رونا شروع کیا ہانتک روئے کہ غش کھاکے گر پڑے۔ فضل بن ربیع کہتے ہین تب مینے کہا امیرالمومنین کے ساتھ نرمی سے بات کیجئے دیکھئے اونکی حالت کیسی متغیر ہے اونہون نے جواب دیا تم اور تمہارے یار لوگ امیرالمومنین کی قتل کرنیکی فکر مین رہو ہمسے کہتے ہو کہ نرمی کرو۔
راقم کہتا ہے فضیل بن عیاض کا مطلب قتل کرنیسے آخرت کا قتل ہے۔ اتنے مین امیرالمومنین کو ہوش آیا کہا اور کچھ فرمائیے خدا آپ پر رحمت کرے فضیل بن عیاض نے کہا مینے سنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کسی شخص کو کہین کی حکومت دی تھی اوسنے کسی امر کی شکایت لکھی تھی اوسکے جواب مین عمر بن عبدالعزیز نے لکھا بھائی مین تمکو یاد دلاتا ہون بدخوابی دوزخ کی لوگونکی ساتھ دوام قیام کے اوسمین ایسا نہو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر تمہاری طرف سے پھر جاے اور اپنے آخر وقت مین تم ناامید ہو جاؤ اوسکی رحمت سے اس تحریر کے پہنچنے سے وہ حاکم وہانسے اوٹھ کھڑا ہوا اور دارالخلافت مین چلا آیا عمر بن عبدالعزیز نے اونسے پوچھا تم بیوقت اور بے طلب کیون اسی دارالحکومت سے چلے آئے کہا آپکی تحریر سے گویا مین سوتا تھا جاگ پڑا اور میرا دل بدل گیا اب مین کہین کی حکومت اپنے ذمے نہین لونگا اب مجھپر کھل گیا کہ دنیا کی کامونکا انجام اپنا دین بچانے کی آدمی کی اختیار مین نہین ہے

الا من شاء اللہ کہ ہارون رشید پھر شدت سے روئے اور کہا اور کچھہ فرما خدا آپ پر رحمت بھیجے - اونھون نے
کہا او خوبصورت اچھے چہرے کے آدمی تو وہ ہے جسے خدا اس خلق کے بابین بہت کچھہ پوچھے گا جہانتک
ہوسکے اس چہرے کو آگ سے بچاؤ اور خبردار کوئی صبح اور کوئی شام تمھارے اوپر ایسی نہ گذرے کہ تمھارے
دلمین اپنی رعیت کیطرف سے کچھہ کینہ ہو اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ اَصْبَحَ
عِنْدَہٗ غِشٌّ لَمْ یَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ یعنے جو شخص صبح کو اوٹھے دلمین کینہ لئے ہوے وہ
نہ سونگھے گا خوشبو جنت کی پھر ہارون رشید بہت روئے اوسکے بعد اونسے پوچھا آپ پر کسیکا قرض ہے اونھون
نے کہا ہان مین اپنے پروردگار کا قرضدار ہون جسنے ابتک مجھسے محاسبہ نہین طلب کیا افسوس ہے
مجھپر اگر وہ اوسبابین مجھسے مناقشہ کرے اور افسوس ہے مجھپر اگر جوابدہی کا مجھکو الہام نہو ہارون
رشید نے کہا مین آدمیونکا قرض پوچھتا ہون اونھون نے کہا میرے پروردگار نے آدمیونسے قرض لینے کا مجھے
حکم نہین دیا اور نہ اوسکی ضرورت مجھکو عطا کی اسواسطیکہ اوسنے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ
یعنے بہ تحقیق اللہ تعالی روزی دینے والا ہے پھر کسی سے قرض لینے کی حاجت کیا ہے - تب ہارون رشید نے
ایک تھیلی ہزار دینار کی اونکے سامنے کی اور کہا اسے اپنا اور اپنے عیال کا نفقہ کیجئے کہ اوسکے سبب سے آپکو
قوت اور فرصت عبادت کرنیکی ہوگی فضیل بن عیاض نے کہا سبحان اللہ مین تو آپکو طریقہ نجات کا
بتلاؤن اور اوسکا مکافات آپ میرے ساتھہ یہ کرتے ہین کہ مجھے عذاب مین مبتلا کرتے ہین یہ کہکر اونھون نے
سکوت کیا - راوی کہتا ہے تب ہم باہر نکلے جب دروازے پر پہنچے تب ہارون رشید نے کہا جب کسی آدمی
کو دکھلاؤ تو ایسا آدمی دکھلایا کرو کہ وہ مسلمانونکے سردار ہین اتنے مین باہر سے ہمنے سنا کہ ایک عورت
اونکی عورتونمین سے اونسے کہتی ہے کیا تم نہین دیکھتے ہو کس سختی اور تنگی کے عذاب مین ہم مبتلا ہین
اگر یہ روپیہ تم لے لیتے تو چند روز آسایش اور آرام سے بسر ہوتے شیخ نے جواب دیا میری تمھاری وہی

مشغول ہوئی کہ ایک قوم کے پاس ایک اونٹ تھا اوسکی محنت او مشقت سی اونکی بسر ہوتی تھی جب وہ
بوڑھا ہوا ذبح کرکے اوسکا گوشت کھا گئی ہارون رشید نی یہ سنکر کہا پھر چلو شاید وہ یہ روپیہ لے لین جب
ہم وہان گئی وہ گھر سی نکل کی چھت پر چڑھ گئے اور ایک کھڑکی مین جا بیٹھی ہارون رشید بھی جاکی
اونکی پہلو مین بیٹھی اور اصرار شروع کیا کہ وہ روپیہ وہ قبول کرین اونھون نے سکوت کا ایسا سناٹا
بھرا کہ مطلق جواب ندیا اتنے مین ایک کالی عورت آئی اور اوسنے کہا اے لوگو آج کی رات
تمنی شیخ کو بہت تکلیف دی اب بہتر ہے کہ یہانسی آپ تشریف لیجائیے اور شیخ کو فرصت دیجئے کہ
یاد الہی مین مشغول ہون خدا آپ پر رحمت کرے راوی کہتا ہی تب ہم سب وہانسی چلے آئے

چھٹے خلیفہ بنی عباس کے ابو عبد اللہ محمد الامین بن ہارون رشید تھے

جو باپ کے مرنے کی بعد اونکی **وصیت سے خلیفہ ہوئے** محمد امین کی مان زبیدہ تھین بنت
جعفر ابن ابی جعفر المنصور الدوانقی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم زبیدہ کا نام
امۃ العزیز بھی تھا اس بی بی کا نام بسبب اوس نہر کے بنوانے کے جسنی مکہ معظمہ کو سیراب کیا ہی عجب
نہین ہی تا قیام قیامت صفحۂ گیتی مین قایم رہے شیخ اکبر نے مسامرہ مین لکھا ہی خلفا اور ائمہ مین
سوا حضرت علی ابن ابیطالب اور حضرت حسنین رضوان اللہ علیہم اور محمد امین کی کوئی نہین گذرا جنکی
مان ہاشمیہ ہو وہ دراز قد سفید رنگ اور بہت خوبصورت تھی زور اور طاقت بھی اونکو بہت تھی
اور بڑے شجاع تھی ۔ مورخین لکھتی ہین ایک شیر کو جنگل مین اونھون نی تلوار سی قتل کیا اور بڑے
فصیح اور بلیغ اور ادیب اور فاضل تھی مگر حکمرانی مین بد تدبیر تھی سیکڑون تدبیرین کرتے تھی مگر کمتر
کوئی راست ہوتی تھی وہ امر یا باقتضای تقدیر تھا یا اس سبب سے کہ لہو و لعب مین مشغول رہتی تھی
اور پابند ہوا اور حرص کے بہت تھی اس سبب سے عاقبت بینی اور دور اندیشی عاقلانہ نکر سکتی تھی

مورخین لکھتے ہین عقل امارت اور حکومت کی اونمین نہ تھی بہرصورت بموجب وصیت ہارون رشید کے
محمد امین بعد اونکی خلیفہ مقرر ہوے اور اونکی بعد عبد اللہ مامون اور اونکی بعد قاسم موتمن اسی ترتیب
سی خطبونمین دعائیہ جملے پڑہے جاتے تھے اور سکہ جات بھی اسی ترتیب سی کندہ ہوتی تھی اور نشانون
وغیرہ پر بھی وہی ترتیب لکھی ہوئی تھی تو اگرچہ دلی خواہش محمد امین کی ہو کہ ولیعہدی مامون کی
اور اونکی بعد قاسم کی بدل دین اور اپنی بیٹی کو جو صرف دو برس کا تھا اوسکو ولیعہد مقرر کرین لیکن بسبب
باپ کی وصیت کی اور اس خوف سے کہ مبادا کوئی فتنہ برپا ہو جرءت اوسکی منظور نہ تھی اور چاہتی تھی
کہ باتفاق بھائیونکی بسر کرین اور مامون کی دلمین بھی مخالفت نہ تھی چنانچہ بعد ہارون رشید کے
قضا کرنیکی اونھون نی محمد امین کی خلافت کا خراسان مین اشتہار دیا اور بھائی کو تحائف اوس ملک
باظہار تابعداری اور قبول بیعت کی روانہ کئی لیکن ایک شیطان الانس نی بنظر اپنی خودغرضی اور ہوس
بیجا کی محمد امین کا دل بدل دیا اور بھائیونمین نفاق پیدا کرکے خسران الدنیا والاخرت ہوا۔ تفصیل
اسکی ہم باختصار تاریخ طبری سی لکھتے ہین اوسمین لکھا ہی کہ ہارون رشید نے اپنی مرض الموت
مین فضل بن ربیع کو حکم دیا تھا کہ جو کچھہ مال اور اموال میرے ہمراہ ہی بعد میرے وفات کی وہ سب مامون کا
ہی فوراً مرو مین اونکی پاس بھیجدینا وہ سب تخمیناً دس کرور درہم کا تھا فضل بن ربیع نی پہلی یہ حرکت
نالایق کی کہ خلاف وصیت ہارون رشید کے وہ سب اموال محمد امین کے پاس جاکی گذرانے چونکہ وہ
بالفعل خلیفہ ہوے تھے بہ نیت تقرب کے اونکی پاس یہ حرکت کی بعد اوسکی یہ خوف اوسکی دلمین پیدا ہوا کہ
مامون بعد اپنے اقتدار کے اوسی اوس مالکا مواخذہ کرینگی ـ اور راقم کی رایمین شاید کوئی اور بھی وجہ
ہوگی جسسے فضل بن ربیع کو مامون پر اطمینان نہ تھا سواسطے اوسنے خلاف وصیت ہارون رشید کے
اوس اموال کے بابمین کیا تھا بہرصورت بعد تقرب کے محمد امین کی پاس ابتداہی سی اوسنی یہ درانداز

شروع کی اونسی کہا یا امیرالمومنین آپکو اللہ تعالیٰ نی فرزند عطا کیا ہی جسکا نام موسیٰ تھا او فرزند اگرچہ چھوٹا ہے
بہ نسبت بھائی کے مستحق تر ولیعہدی کا ہی محمد امین نی جواب دیا یہ امر کسطرحسی ممکن ہی ہارون رشید ولیعہدی
کی بیعت مامون کیواسطی اور اونکی بعد قاسم موتمن کیواسطی کروا چکی ہین فضل نے کہا ہارون رشید نے
اس امر مین خطا کی ہے پہلی جب وہ آپکی بیعت ولیعہدی کی کروا چکی اب آپکی ولیعہد مقرر کرنیکا آپکو اختیار
ہی اونکا اختیار باقی نہین رہا یہانتک اسبابین اوسنے ترغیب او تحریص کی کہ محمد امین کا دل بھائی
کیطرف سی پھیر دیا اور اونھون نے عزم مصمم کیا کہ دونو بھائیونکو ولیعہدی سے معزول کرکے اپنے بیٹے دو سالہ کو
ولیعہد مقرر کرین۔ پہلی اونھون نے قاسم موتمن کو موصل سے بغداد مین طلب کیا وہان اور حاکم بھیجدیا
وہان اونکی آنیکی بعد مامون کے بعد اونکی ولیعہدی منسوخ کی جب مامون کو یہ خبر پہنچی وہ سمجھی کہ اونکی
ساتھہ بھی وہی امر پیش آویگا اونھون نے اپنی استقامت کی تدابیر مخفیہ شروع کین۔ اور محمد امین نی
مامون کو خط لکھا کہ تمہارے پاس فوج کم ہی اور ملک بہت ہے اور یہان فوج زاید ہی اور ملک بقدر اونکی
مصارف کی نہین ہے اسواسطی مینی یہ تجویز کیا ہے کہ ممالک ری اور قومس اور گرگان اور طبرستان
تمہارے قبضی سی نکالکی وہان دوسرا حاکم اپنے طرف سی بھیجون کہ آمدنی وہانکی میرے پاس آیا کرے اور
مجھی منظور ہی کہ مرو مین تمہارے ساتھہ میرا اخبار نویس رہے تاکہ وہانکی اخبار مجھہ پہنچایا کرین اور حکومت
خلافت کی میری خراسان مین قایم رہے ان دونو امر مین تم میرے حکم کی اطاعت کرو۔ مامون نے
وہ احکام قبول نکئی اب محمد امین نی باعلان مامون کے خلع کا ولیعہدی سے عزم کیا اور جمعہ کو دن خطبی سی
جملہ دعائیہ مامون کا نکلوا ڈالا اور فضل بن ربیع نی مامون کی خلع کا ولیعہدی سے اور موسیٰ دو سالہ محمد امین
کی بیٹی کی ولیعہدی کا لوگونکو حکم سنایا اور وصیت نامہ ہارون رشید کا جو باب کعبہ معظمہ پر آویزان
تہا اوسکو اوتروا کی پھاڑ ڈالا جب یہ خبر مامون کو پہنچی اونھون نے بھی نام محمد امین کا خطبے سی اور درم اور

دینا وغیرہ سی نکلواڈالا اور علانیہ خراسان مین اپنی تئین ملقب بہ امیرالمومنین کیا اور وہانکی لوگون نے بے تکلف اوسکو منظور اور قبول کر لیا اور بغداد مین محمد امین نی فضل بن ربیع کی صلاح سے علی بن عیسی بن ہامان جو ہارون رشید کی حکم سی بغداد مین مقید تھا اوسکو رہائی دیکی امارت خراسانکی اوسکی نامزد کی اور اوسکو بہت سی امور کی فہمایش کی اور یہ حکم دیا کہ اگر مامون تیرے ساتھہ جنگ کرین نہایت کوشش کرنا کہ وہ زندہ گرفتار ہون اور چاندی کی بیڑی اونکی پانوین ڈالکی یہان روانہ کرنا دولاکھہ درہم نقد علی بن عیسی کو انعام دیا اور پچاس ہزار فوج اوسکی ہمراہ کی وہ مع اپنے تین بیٹونکی جنکا نام یحیی اور عبد اللہ اور حسین تھا بغداد سی روانہ ہوا مامون نی یہ خبر سنکے طاہر بن حسین یک چشم کو بیس ہزار فوج کی سپہ داری دیکی مدافعت علی بن عیسی کیواسطی مامور کیا اور ممالک ری سے مع کوہستان تا در حلوان اونکی حکومت مقرر کی اور حکم دیا کہ ایسی جلدی کرو کہ ری مین قبل علی بن عیسی کے پہنچنے کے تم پہنچ جاؤ چنانچہ بموجب حکم کے وہ ری مین پہنچ گئے اور وہان معسکر بنایا متعاقب اونکی علی بن عیسی بھی پہنچی اور سامنی اور مقابل طاہر بن حسین کے معسکر کی اپنا معسکر کیا اور طاہر کے پاس پیغام بھیجا اگر لڑنا منظور ہے تو صف آرائی کرو ورنہ بہتر یہ ہی کہ محمد امین کی بیعت قبول کرو اور صلح کرو طاہر نے جواب دیا عہد بیعت سابق کا تم لوگون نی توڑا اور ناحق بھائیونکی بیچمین تمنی مناقشہ ڈالا یہ مفسدہ پردازی تم ہی لوگونکی ہی نہ خاص محمد امین کی اس جواب سوال کے بعد طرفین سی صف آرائی ہوئی اور علی بن عیسی نہایت غرور شجاعت سی اپنی سپاہ کی صف سی باہر نکلا اور طاہر کو آواز دی اگر حوصلہ ہی تو صف سی باہر نکلو اور میرے ساتھہ مقابلہ کرو طاہر بن حسین بھی اوٹھہ کھڑے ہوے اور سامنی ہوتے ہی اپنی تلوار دونو ہاتھہ سی علی بن عیسی کی سر پر جڑی کہ اوسنے خود کو دو ٹکڑے کرکے اونکی سر کو شق کیا اور اونکا کام تمام کیا اور

مقارن اوسکی ساری طاہر بن حسین کی فوج نی متہورانہ بغداد پر یورش کی کہ ایک ہی حملی مین
اونکی پانو اوتھہ گئی اور سبکو ہزیمت ہوئی طاہر کے ہمراہیون نی علی بن عیسی کا سر کاٹ کی اور
انگشتری ظاہرا اوسکی مہر کی اوسکی اونگلی ہی نکالکی طاہر کے پاس لائے اور ہزیمتیان بغداد کا تعاقب
کرکے بہت سے لوگونکو قتل کیا دوسرے روز طاہر بن حسین معسکر سی پھر کے ری مین داخل ہوئے اور فضل بن
سہیل مامون کی وزیر کو دو تین سطرونکا عربی مین خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ مین تمکو لکھتا ہون
اسوقت کہ جب علی بن عیسی کا سر کٹا ہوا میرے سامنی رکھا ہی اور اوسکی انگشتری میری اونگلی مین ہے
والسلام پس فضل بن سہیل جو مامون سی کچھہ دور تھی اونھون نی مامون کو بذریعۂ خط کی وہ خوش
خبری پہنچی مامون نی اوسدن دربار عام کیا اور لوگون نی بادب خلافت اونپر سلام کیا یعنی سب نے
کہا السلام علیك یا امیر المومنین اور مامون نی طاہر بن حسین کو خط آفرین
اور تحسین کا لکھا اور اونکو ذو الیمنین خطاب دیا اوسکا مطلب یہ تھا کہ تمہارا داہنا ہاتھہ میرا ہاتھہ
ہی جسپر تم لوگونسی میری بیعت لو اور تمہارا بانیان ہاتھہ تمہارا اپنا داہنا ہی اس سبب سے تم ذو الیمنین ہو
یعنے دو داہنے ہاتھہ والے - اوسکی بعد محمد امین نی مکرر فوج بھیجی اور طاہر بن حسین کی فوج ہر بار غالب
رہی اور محمد امین کی فوج کو شکست ہوئی اور طاہر برابر بغداد کیطرف بڑہتے جاتی تھی یہانتک کہ
حد عراق تک پہنچی اور مامون سی مدد طلب کی - مامون نے ہرثمہ بن اعین کو بیس ہزار فوج
کی ساتھہ بھیجا لیکن ہرثمہ کا درجہ سپہ سرداری کا طاہر بن حسین سے زیادہ تھا مامون کو متخیل ہوا
کہ وہ طاہر بن حسین کی اطاعت نکرینگے یا ہرثمہ نی خود اس امر مین عذر کیا ہوا اسواسطی مامون
نی طاہر کو لکھا کہ تم اپنی جمعیت فوج کے ساتھہ اہواز کے راستے سی جاؤ اور ہرثمہ نہروان ہو کی
جائنگی تاکہ دونو جمعیت بغداد مین متفق ہو جائین اور بغداد مین محمد امین نی شام سی مدد طلب کی تھی

وہان آپسمین جنگ وجدل ہوگئی۔ حسین بن علی بن عیسی بغداد مین پچاس ہزار کی جمعیت
فوج کے ساتھہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور محمد امین پر نفرین کرنا شروع کی کہ لہو ولعب مین مشغول
رہتے ہین سپاہ کی تدبیر سے عاجز ہین اور اونکو بجبر خلافت سے خلع کیا اور مامون کی بیعت لوگونسے
کروائی۔ محمد امین بھیس بدلکے قصر خلافت سے اپنی مان زبیدہ کی محل مین چلے گئے اور حسین بن علی
کی پچاس ہزار جمعیت فوج مین آپسمین پھوٹ پڑگئی صبح سے شام تک حسین نے مدافعت کی
بعد اوسکی سپاہ مخالف غالب ہوئی حسین بن علی کو اونھون نے گرفتار کرلیا اور محمد امین کو
پھر تخت خلافت پر بٹھلایا حسین فرصت پاکر اس عزمیت سے نکلا کہ ہرثمہ اور طاہر کے ساتھہ جاملے
محمد امین کو خبر ہوگئی اونھون نے ایک جمعیت اوسکے تعاقب مین مامور کی باہم لڑائی ہوئی
جسمین حسین بن علی قتل ہوا لوگ اوسکا سر کاٹ کے محمد امین کے پاس لائے اور فتنہ آپسکی فوج کا
فرو ہوگیا۔ اور مامون کی بیعت کی یہ کیفیت ہوئی کہ جب ہرثمہ بن اعین مع اپنی جمعیت کے
حلوان مین پہنچے طاہر بن حسین بموجب مامون کے حکم کے اپنی جمعیت کو اونسے علیحدہ کرکے
اہواز کیطرف روانہ ہوئے وہان محمد امین کیطرف سے اہواز کا حاکم آل مہلب سے ایک شخص تھا
محمد بن یزید بن مہلب وہ حصار اہواز مین متحصن ہوگئے طاہر نے اوسکا محاصرہ کیا برابر
لڑائی ہوتی رہی اخرش محمد مہلبی مارے گئے اور طاہر نے اہواز کو فتح کرلیا اور سارے شہر اور عمورات
جو اہواز سے متعلق تھے وہان اپنے لوگ مقرر کئے اور وہانسے لشکر جمع کرکے بصرے کی طرف روانہ ہوئے
منصور نام ایک شخص بصرے مین حاکم تھا اور کوفے مین عباس بن ہادی اور موصل مین مطلب
بن عبد اللہ یہ تینون حکام طاہر بن حسن کے ساتھہ متفق ہوگئے اور تینون مقام مین مامون کی لوگون
نے بیعت کرلی اور بغیر لڑائی کے وہان قبضہ مامون کا ہوگیا۔ بعد اوسکے طاہر واسط مین پہنچے وہانکا

حاکم

حاکم ہیثم بن شعبہ بھاگ گیا طاہر کا وہان بھی قبضہ ہوگیا وہانسی جاکی مدائن پر قبضہ کیا اور وہانسی طاہر نی ہرثمہ
بن اعین کو جو حلوان مین تھی اطلاع کی ظاہر الکہا مین بغداد مین جاتا ہون تم بھی وہان پہنچو۔ الغرض
دونو جمعیتین فوج کی نزدیک بغداد کے پہنچین۔ اور جب حسین بن علی نی محمد امین کو خلع کیا تھا اور
بہ طرف مامون کی خلافت کی دعوت کی مکہ معظمہ کے لوگون نی وہ دعوت قبول کی اور وہان خطبہ مامون
کی نام پر پڑہا گیا۔ اور جب وہ دونو جمعیتن مامون کی فوج کی بغداد کی قریب پہنچین محمد امین بغداد مین
متحصن ہوئے ہرثمہ باب خراسان پر اور طاہر باب بصرہ پہ حصار کئی ہوے تھی ہر روز مابین محاصرین
اور متحصنین کی جنگ ہوتی تھی لیکن محمد امین کی پاس روپیہ نہ تھا چاندی اور سونی کا اسباب گلا گلا کی
نقد کرتے تھی اور سپاہ پر تقسیم کرتے تھی بہت سی شہر کے لوگ ہرثمہ اور طاہر کے پاس بتدریج زنہاری
ہوسے جو نہین نکلی اونپر مصیبتین پڑین بہت سی اہل علم اور ادب مخفی ہوگئی شہر کی لچون نی بھی
چوری اور قتل و خون شروع کیا بعضی لچی اور عیار بہت شجاعت اور جرءت سی محاصرین کی
مدافعت کرنے لگی۔ بالجملہ طاہر بن حسین اور ہرثمہ بن اعین نی شہر بغداد کو محاصرے اور جنگ و جدل سے
بہت ضیق مین مبتلا کیا محمد امین اپنی مان زبیدہ کی محل مین جسکا حصار اور اوسکی دروازی بہت
مستحکم تھی متحصن ہوے۔ مگر جب اونھون نی دیکھا کہ محاصرین کا غلبہ ہی اور مدافعت ممکن نہین ہی
ہرثمہ بن اعین کو پیغام دیا اپنی زنہاری ہونیکا اور یہ کہ مجہی مامون کی پاس لیجلو ہرثمہ نی رات کو دجلہ
پر ایک کشتی مقرر کی کہ اوسپر سوار کرکے اونکو اپنے لشکر مین لی آوین۔ طاہر بن حسین نے یہ خبر سنی تھی
اونکو حسد ہوا کہ اس صورت مین نام فتح کا ہرثمہ کا ہوگا اونھون نے پیشتر سی چند کشتیان اور کچھ لوگ
دجلہ مین اور دونو کنارونپر مخفی رکھی جب محمد امین کو ہرثمہ سوار کرکی اپنی کشتی پر لیچلی اونھون نی
تیراندازی کرکے کشتی کو ڈبادیا ہرثمہ اور محمد امین باعانت کشتی بانونکی پیرکے اوس پار ہوسے۔

وہان ایک خراسانی ہمراہی طاہر نے محمد امین کو پہچانا اور اونکی اوپر ایک کمل ڈالکر اپنی محل سکونت مین لیگیا
اور طاہر کو اطلاع کی اوسنے ایک شخص کو بہیجا کہ محمد امین کو قتل کرکے اونکا سر کاٹ لایا صبح کو طاہر نے
پہلے وہ سر ایک طشت مین رکہا اور کہا اس شخص نے خود اپنے تئین مقتول کرایا کہ ہرثمہ کے پاس
زنہاری ہوا تا کہ فتح اونکی نام پر ہو اور محنت جنگ جدال کی مینے کی اگر میرے پاس زنہاری ہوتی تو مین
اونکو زندہ مامون کے پاس لیجاتا اب اوسکی ہرثمہ اور طاہر دونو نے بہ تقاریر مختلفہ مامون کو اس خبر فتح
سے مطلع کیا ۔ مسامرہ مین لکہاہے محمد امین کی مہر مین کندہ تہا لکل عمل ثواب حاجب اونکے
فضل بن ربیع تہے وزیر ابراہیم بن مہدی تہے طاہر بن حسین نے اونکو قتل کیا جسکا قصہ بہت طولانی ہے
وہین بغداد مین جہان قتل ہوے تہے دفن ہوے چار برس سات مہینے تئیس دن اونہون نے خلافت کی
١٩٨ ہجری مین جب مقتول ہوے تو ستائیس برسکی عمر ہوئی تہی اور ١٩٣ ہجری مین اونکی ہاتہہ پر بیعت
ہوئی تہی قضات اونکی اسمعیل بن حماد بن ابی حنیفہ اور ابو البختری وہب بن وہب اور محمد بن
سماعہ تہے ۔ ساتوین خلیفہ عباسیونکے ابو العباس عبداللہ المامون بن ہارون
رشید تہے ۔ جو بموجب باپ کی وصیت کے بعد محمد امین کی چاہئے تہا کہ خلیفہ ہون لیکن چونکہ محمد
امین نے باپ کی وصیت کو توڑنا چاہا تہا اسواسطے بہائیونمین جنگ وجدل ہوئی جسمین محمد امین
قتل ہوے جیسا اوپر مذکور ہوا اور عبداللہ مامون نے اونکی حیات مین خراسان مین دعوائے
خلافت کیا اور بعد محمد امین کے قتل کے علی العموم سارے ممالک مین اونکی بیعت ہوئی ۔ سبایک
الذہب مین لکہاہے مامون کی مان ام ولد تہین اونکا نام مراجل تہا اور بیشتر طبری کی روایت
سے مرجانہ نام لکہاہے منتصف ربیع الاول شب جمعہ کو ١٧٠ ہجری مین وہ پیدا ہوے اور اونکی
مان اونکی پیدائش کے نفاس ہمین قضا کرگئین اور اوسی شب مین اونکے چچا ہادی نے قضا کی

اور اونکو باپ ہارون رشید خلیفہ ہوے۔ مامون نی لڑکپن مین سب علوم کی تحصیل کی حدیث کی اپنے
باپ سے اور اور بہت فقہا اور محدثین سی اونھون نی سماعت کی عربیت مین اور فن تاریخ مین بہت کامل
ہوے اور رشد کی عمر مین فلسفی کا اور علوم اوائل کا اونکو شوق ہوا اوسمین بھی کمال حاصل کیا مگر اون
فلسفی کی بدولت خلق قرآن کے قایل ہوے بہت بہت لوگون نے حدیث اونسی روایت کی ہی منجملہ اونکے
اونکا اپنا بیٹا فضل بن مامون ہی اور یحیی بن اکثم ہین۔ الغرض وہ خاندان عباسیہ مین حزم اور دور
اندیشی اور ہمت اور عزم اور حلم اور علم اور عقل اور دانش اور شجاعت اور تودد اور سماجت ان سب
اوصاف مین یکتا تھی اور بہت محاسن اور اخلاق حمیدہ کی متصف تھی مگر اس خلق قران کی عقیدہ سی
اونھون سنے بہت بڑے بڑے علما کو محنت اور عذاب مین مبتلا کیا کوئی خلیفہ خاندان عباسیہ کا
علم و ہنر مین اونکا مساوی نہین ہوا مگر ان کمالات کی ساتھ تشیع مین معروف ہوے ۲۱۲ھ مین اونھون
نی اپنا عقیدہ خلق قران کا اور اوسکی ساتھ تفضیل حضرت مرتضی علیؑ کی حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ
پر رضی اللہ عنہم ظاہر کیا اس سبب سے قلوب لوگونکی اونکیطرف سی پھر گئے اور شہر مین ایک فساد عظیم کا
احتمال ہوا اس سبب سے جو اونکا ارادہ تھا کہ وہ عقیدہ جبراً لوگونسی قبول کروائین وہ پورا نہوا لہذا اوس
زمانے مین وہ ساکت ہو رہے پھر ۲۱۸ھ مین اپنی عقیدہ مین نہایت تعصب کے سبب سے بندگان خدا کو بلائے
عظیم مین مبتلا کیا اور دین مین بڑا رخنہ ڈالا جسکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین ہی۔ جب اونکی بھائی
امین قتل ہوے تب وہ خراسان مین تھی مرین ۱۹۸ھ مین لوگون نے اونکو خلیفہ کیا بعد اوسکی خلافت
اونپر مستقل ہوگئی اور ۲۱۸ھ مین ارض روم مین اونھون نے قضا کی وہانسی اونکی لاش طرسوس
مین آئی جہان وہ دفن ہوے انتہی ما فی سبائک الذہب۔

راقم کہتا ہی وہ جو سبائک الذہب مین ہے، کہ مامون نے مذہب تشیع اختیار کیا۔

وس زمانے مین شیعہ اوسکو کہتے تھے جو مفضل جناب مرتضیٰ علی کا شیخین پر ہو یہ مذہب جو شیعہ کا آج کل ہے
یہ عقیدہ اونکا نہ تھا حقیقت مین وہ معتزلی ہو گئے تھے اور اکثر معتزلہ مفضل جناب اسد اللہ کی شیخین پر
ہین اسی سبب سے اونھون نے عقیدہ تفضیل کا اختیار کیا تھا اور شیعہ حالیہ کے باب مین تو اونکا یہ قول مشہور ہے
وجدت اربعة فی اربعة الزهد فی المعتزلة والکذب فی الرافضة والمروة
فی اصحاب الحدیث وحب الریاسة فی اصحاب الرای - یعنی چار چیزین مین نے
چار قوم مین خاص پائی ہین معتزلہ مین زہد روافض مین جھوٹھ محدثین مین مروت اصحاب رائے مین
طلب ریاست - اور چونکہ ابتدائے خلافت مامون مین اکثر لوگونکی توجہہ علویونکیطرف تھی اور بغداد مین اور
شام مین اور حرمین مین بعض علویون نے خروج بھی کیا تھا اور اونکا اپنا وزیر فضل بن سہل کی بھی
توجہہ قلبی علویونکیطرف تھی اسی سبب سے اونھون نے حضرت امام موسیٰ رضا کو ولیعہد مقرر کیا تھا اور
ولی عقیدہ اونکا یہ تھا کہ بنی فاطمہ خلافت کیواسطے احق ہین بنی عباس سے سو ورا عقیدہ قلبی کی عجب
نہین ہے کہ باقتضائے مصلحت جو اوس زمانے مین علویونکا اور بنی فاطمہ کا عقیدہ تھا اظہار بھی اوسکا
منظور ہو - چنانچہ ایک حکایت شیخ اکبر نے مسامرہ مین لکھی ہے اوس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اونکا میلان
مذہب تشیع کیطرف تھا - یعنی اونھون نے ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا کہ متعة النسا مسلمانون پر
حلال ہے اس اشتہار سے فقہا اور محدثین اور علما کو بہت تشویش ہوئی یحییٰ بن اکثم نے جو بڑے مشہور
اونکے زمانے مین قاضی تھے دو آدمیون سے جو مامون کی معتمد مصاحبون مین تھے مشورہ کیا اور اونسے کہا
کل جب تم دربار مین جاؤ اور موقع ملے تو اس امر کا ذکر چھیڑیو و الا میرے آنے تک کچھہ نہ کہنا وہی دونو
شخص جب گئے تو دیکھا کہ مامون مسواک کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہایت غصے کے
زبان پر لا کر متعتان کانتا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

وانا انہی عنہما کہنے لگے من انت یا احول حتی تنہی مما فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قول کے معنی یہ ہین دو متعہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جاری تھی یعنی متعۃ النسا اور متعۃ الحج مین اونسے منع کرتا ہون ظاہر اس عبارت سی دلمین ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہی جیسا مامون نی سمجہا تہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو حضرت عمر منسوخ کرتے ہین اسواسطے اونہون نے حضرت عمر کیطرف بی ادبی سی خطاب کر کے کہا تو کون ہے ای احول جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم کو منسوخ کرے اور حقیقت مین اس قولمین ایک جملہ محذوف ہوا ہی جسکا مطلب یہ ہی کہ مین منع کرتا ہون بسبب اسکی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعد رفع ضرورت کی جو اوسکی اجرا کیواسطی ہوئی تھی اوس حکم کو منسوخ فرمایا وہ جملہ بسبب اسکی کہ اوسوقت کی لوگ ارباب حل وعقد اوس منسوخی سی واقف تھی حضرت عمر کی زبان پر نہ گذرا ہو یا گذرا تھا مگر راوی نے اوس جملہ کو نقل نہین کیا اور مامون نے جو بے ادبی سے حضرت عمر کو بلفظ احول مخاطب کیا تو یا مامون کے علم مین حقیقت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ عارضہ عارض تھا یا اوسنے اس مقام پر اپنے تشیع کو ظہار کیا ہی مطلب اوسکے یہ ہی کہ جناب حضرت مرتضی علی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہما وسلم کے کنفس واحد تھی اونکو انگ الگ دو نظر آئے الغرض وہ دونو شخص جنکی ساتہہ یحیی بن اکتم نے مشورہ کیا تہا وہ راوی ہین کہ ہم لوگ مامون کو بہت حالت غضب مین دیکہکی ساکت رہے اتنے مین یحیی بن اکتم پہنچے اور جا کی مامون کی سامنی بیٹہی ہم لوگ بھی بیٹہی تب مامون نی یحیی بن اکتم سے پوچہا کہ آپکا چہرہ کچہہ متغیر معلوم ہوتا ہی اسکا کیا سبب ہے اونہون نی کہا بسبب رنج اور الم کے اوس امر پر جو اسلام مین حادث ہوا البتہ کچہہ تغیر میرے چہرے پر ہے مامون نی پوچہا کیا امر نیا حادث ہوا اونہون نی کہا کہ اشتہار زنا کی حلیت کا آپنی دیا مامون نی کہا کیا متعہ زنا ہے اونہون نے کہا لاریب قرآن اور حدیث دونو سی حرمت اوسکی ثابت ہی

پھر زنا نہین تو کیا ہے قران مین ہے وَالَّذِینَ ھُمْ لِفُرُوجِھِمْ حَافِظُونَ اِلَّا عَلیٰ اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُومِینَ فَمَنِ ابْتَغیٰ وَرَاءَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْعَادُونَ ترجمہ اسکا یہ ہی فلاح پائی اون مسلمانون نے جو اپنی شرمگاہونکو روکتے ہین مگر اپنی جورونپر اور لونڈیونپر اوسکی نہ روکنے سے اونپر الاہنا نہین ہے اور اوسکی سوا جو خواہش کرے وہ حد سے بڑہا ہوا ہے - یہ آیت پڑھکے یحییٰ بن اکثم نے پوچھا یا امیر المومنین ممتوعہ ملک مین ہے مامون نے کہا نہین پھر اونھون نے پوچھا وہ جورو ہے جو شوہر کی وارث ہوتی ہے اور شوہر کو اپنا وارث کرتی ہے اور لڑکا اوسکی شوہر کو لاحق ہوتا ہے مامون نے کہا نہین تب اونھون نے کہا اس صورت مین متعہ کرنیوالون نے بموجب حکم اس آیت کے حد سے تجاوز کیا - اور زہری نے یا امیر المومنین یہ حدیث اخراج کی ہے عبد اللہ اور حسن دونو بھائیونسے جو محمد ابن علی ابن ابیطالب کے بیٹے تھے وہ دونو اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور اونکے باپ اپنے باپ سے یعنے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے راوی ہین کہ آپ نے فرمایا مجھکو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتہار کا متعے کی حرمت کا اور اوسے منع کرنیکا بعد اوسکی کہ حکم اوسکی جواز کا دیا تھا - راوی کہتے ہین مامون ہماری طرف متوجہ ہوکے پوچھنے لگے کہ زہری سے یہ حدیث محفوظ ہے ہمنے کہا واقعی یا امیر المومنین زہری سے ایک جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے تب مامون نے کہا استغفر اللہ اشتہار کرواو متعے کی حرمت کا لکھتے ہین اس واقعے کے سبب سے یحییٰ بن اکثم کی ایسی ناموری ہوئی کہ اونکے اقران مین کسیکی نہین ہوئی تھی - الغرض مسامرہ مین ابتدائی تسلط مامون کی کیفیت باجمال یون لکھی ہے کہ جب امین خلیفہ ہوئے اور مامون دو برس کئی مہینے خراسان مین متوقف رہے مشہور ہے کہ فضل بن ربیع نے امین کا دل مامون کیطرف سے پھیر دیا تھا اور یہ کہدیا ہوگا کہ وہ خلیفہ کی اطاعت نکرینگی اسواسطیکہ وہ

خراسان

خراسان کی حکومت بالاستقلال کرتے ہین تب اپنے بیٹے موسی کو ولیعہد مقرر کیا اور لوگونسے اونکی ولایت عہد کی بیعت کروائی اور ایک جمعیت فوج کو ہمراہی علی بن عیسی کی ۱۹۴ھ ہجری مین مامون کے استیصال کیواسطے خراسان کیطرف روانہ کیا اور ناطق بالحق اپنے بیٹے کا لقب مقرر کیا اور دوسرے مامون نے طاہر بن حسین کو اور اوسکی فوج کے مقدمے مین ہرثمہ بن مرہ کو روانہ کیا۔

راقم کہتا ہے اور سب تواریخ مین ہرثمہ بن اعین لکہا ہے معلوم نہین کہ مرہ بھی اونکا نام تہا یا شیخ اکبر کو غلط خبر پہنچی الغرض آپسمین محاربات ہوئے جسمین علی بن عیسی مارے گئے پھر دو برس کئی مہینے مامون اور امین کی فوج مین محاربہ اور مقاتلہ ہوا کیا یہانتک کہ مامون کی فوج کو غلبہ ہوا اور طاہر مامون کا سپہ سردار انبار مین پہنچ گیا اور ہرثمہ مقدمۃ الجیش اوسکی فوج کے نہروان مین داخل ہوئے اور امین نے جا کے مدینہ ابی جعفر مین پناہ لی اور ایکدن اتوار کی راتکو پانچ دن محرم ۱۹۸ھ ہجری مین باقی تہی کہ امین ظاہرا بہ ارادہ فرار نکلے تہے کہ طاہر کے لوگون نے اونکو پکڑ لیا اور طاہر کے پاس لائے اوسنے امین کو قتل کرکے سر اونکا باب الحدید مین لٹکا دیا پھر اوسکو اتار کے خراسانکی طرف روانہ کیا اور جسد اونکا بستان مونسہ مین دفن کر دیا جب سر امین کا مامون کے پاس پہنچا وہ اوسکو دیکھکے بہت روئے جسکا سبب محبت جبلی اخوت تہا اور ہارون رشید کے زمانے مین جو اونکی قدر اور منزلت اور حشمت اور شوکت تہی اوسکو یاد کرکے عبرت بھی ہوئی ہوگی الغرض بہت حسرت اور افسوس اونکی تقریر سے اور مشاہدہ چہرے سے عیان تہا۔ پھر اوسی مسامرہ مین مروی ہے کہ رمضان ۲۰۱ھ ہجری مین حضرت علی رضا بن موسی بن جعفر صادق رضی اللہ عنہم کو مامون نے اپنا ولیعہد مقرر کیا اور اونکی ولایت عہد کی لوگونسے بیعت کروائی اور خود لباس سبز جو مخصوص سادات کا تہا پہنا اور لباس سیاہ جو مخصوص عباسیہ کا تہا

اوسکو موقوف کیا اور اپنی ایک بیٹی کا نکاح اونکی ساتھہ کیا اسپر آلِ عباس نے اور اونکی ہواخواہون
نے بہت شور اور غل مچایا اور مفاسد برپا کئے چنانچہ ابراہیم بن مہدی مامون کی چچانی خروج کیا
اور ۲۰۲ھ مین بغداد مین لوگون نے اونکی ہاتھہ پر بیعت کی اور مبارک اپنا لقب مقرر کیا گیارہ
مہینے کئی دن اونکا تسلط رہا اونکا مال جو ہوا وہ شیخ اکبر نے اسی کتاب مین یعنی مسامرہ مین
اور مقام پر ذکر کیا ہی۔ ۲۰۳ھ مین حضرت علی رضا نے قضا کی پھر مامون نے لباس سیاہ مختصہ عباسیہ
کا پہنا اور ۲۱۲ھ مین مامون نے اپنا عقیدہ خلق قرآن کا مشتہر کیا۔ پھر اوسی مسامرہ مین خلفا کی
ترتیب کے ذکر مین لکھا ہی مامون کی مان اہل بادیہ سے تھی اور اونکی مہر کا کندہ تھا الموت حق
منشی اونکی احمد بن ابی خالد احول اور احمد بن یوسف تھی اور وزیر اونکی حسن بن سہل اور فضل
بن سہل تھی فضل کا لقب تہا ذوالریاستین اور حاجب اونکا اپنا غلام رشید تھا اور وہ طرسوس
مین ۲۱۸ھ مین قضا کر گئے اور ۱۹۸ھ مین اونکی بیعت ہوئی تھی اڑتالیس برس کی عمر مین اونھون نے
قضا کی اور بیس برس پانچ مہینے اکیس دن خلیفہ رہے قاضی اونکی محمد بن عمر واقدی تھی
پھر محمد بن عبد الرحمن مخزومی پھر بشر بن ولید پھر یحیی بن اکثم مقرر ہوے۔

راقم کہتا ہے ظاہر اوہ سب قضات ممالک مختلفہ کی تھی اگرچہ مسامرہ کی تحریر
سی معلوم ہوتا ہے کہ ایک کی بعد دوسرے مقرر ہوے۔ اب کچھہ کوائف مامون کی سلطنت کی تاریخ
طبری سے باجمال لکھی جاتے ہین جب مامون کی بیعت بعد قتل محمد امین کی علی العموم ہو گئی۔
فضل بن سہل نے اپنے بھائی حسن بن سہل کو حکومت بغداد پر مقرر کروایا اس سے طاہر بن
حسین اور ہرثمہ بن اعین دونو رنجیدہ ہوے اور فضل اور حسن دونو ارباب قلم مین بالیاقت تھے
مگر سپہ سرداری افواج کی اونمین لیاقت نہ تھی اس سبب سے سب کے سب سپہ سردار افواج کے

کبیدہ خاطر ہوے اور ہر طرف بغداد اور عربستان مین خوارج کا غلبہ ہوا شام مین بعض سادات حسنی نے تسلط کیا
علی ہذالقیاس حجاز مین بہی واقعہ پیش آیا خاص بغداد مین ابراہیم بن مہدی عباسی نے تسلط کیا او
وہ سب وقائع بسبب جہالت حسن کے سپہ داری افواج سے اور ناراضامندی سب سپہ سرداروں کے
وقوع مین آئے مگر فضل بن سہل اصل سبب ناراضامندی عام کا مامون سے چہپاتی رہے تاکہ بدلیاقتی
حسن کی نہ ثابت ہو اور مامون پر یہ ثابت کرتے رہی کہ لوگونکی توجہ علویونکیطرف بہت ہے اسواسطے اونکو
صلاح دی کہ علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولیعہد مقرر کرین مامون نے وہی کیا جیسا اوپر مذکور ہوا ہے
طاہر بن حسین کو مامون نے واسطے دفع فساد خوارج کے موصل اور ربیعہ کیطرف مامور کیا اور ہر ثمہ کو اپنے
پاس طلب کیا مگر انکو سبب کچہہ تہا اور چند روز کے بعد جو ہرثمہ خراسان مین گئے فضل بن سہل نی کریزی
کی تدابیر سے قبل اسکے کہ مامون سے وہ حقیقت فتنہ اور فساد کا بیان کرین کہ بسبب ناراضامندی عام کے
حسن کیطرف سے ہے قید کروایا اور اوسی قید خانے مین اونکو قتل کروا ڈالا۔ القصہ بعد ایکمدت کی
کیفیت واقعی فتنہ اور فساد کی خود حسن کی تحریر سے مامون پر کہلی اور اونپر ثابت ہوگیا کہ فضل بن
سہل وقایع واقعیہ کو اونسے مخفی کرتے رہے تب اونہون نے بتدابیر مخفیہ فضل بن سہل کو قتل
کروا ڈالا اور چونکہ نہایت دور اندیش تہے خود اونکی سوگ مین بیٹہے اور جن لوگونکو اونکی قتل پر مامور
کیا تہا اونکو قتل کیا اس خوف سے کہ مبادا حسن جو باختیار بغداد مین ہے کچہہ مفسدہ برپا کرے اور
اس خود خراسان سے بغداد مین آئے حسن بیشتر سے دیوانہ ہوگیا تہا لوگون نے اوسکو پا بجولانہ کیا مامون کو
جب خبر پہنچی اونہون نے اپنے طبیب کو بہیجا اور مخفی اوسکو حکم دیا ایسا علاج کر کہ اوسکی بیماری بڑہ جائے
بالجملہ مامون بغداد مین پہنچنے اور سب طرف فتنہ خوارج کا مسدود ہوا۔ ذکر مامون کا ولیعہد
کرنا اپنے بہائی معتصم کو اور بعد اوسکی اونکا قضا کرنا ارض روم مین۔

طبری مین لکہاہے ۲۰۲ مین ماموننے اپنے بہائی معتصم کو اپنا ولیعہد مقرر کیا اور لوگونسے اونکی ولیعہدی
کی بیعت کروائی خطوط اور فرامین خلافت جوجاری ہوتے تہے اوسکی عنوان مین لکہا جاتا ہی ازجانب
عبداللہ المامون امیرالمومنین وبعد از وخلیفۂ او امیرالمومنین ابی اسحاق المعتصم باللہ بن ہارون الرشید
راقم کہتاہے کچہہ شبہہ نہین ہے مامون بڑے دوراندیش اور عاقل تہے
اور امور خلافت مین اپنے حتی المقدور نفس پروری اور ہوا وہوس کو دخل نہین دیتے تہے
بڑی دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ باوصف اپنی اولاد کے موجود ہونے کی چونکہ اونمین لیاقت
فرمانفرمائی خلافت کی نہ پائی اپنے بہائی کو ولیعہد مقرر کیا علی ہذالقیاس چونکہ اونکی عقیدہ مین
بنی فاطمہ مستحق تر خلافت کی بہ نسبت بنی عباس کے تہے اونہون نے حضرت علی رضا رضی اللہ عنہ
کو ولیعہد مقرر کیا اور مطلق خاندان عباسیہ سے خلافت جاتی رہنے کا کچہہ لحاظ نہ کیا لیکن چونکہ
بنی فاطمہ کی خلافت قضا وقدر نے مقدر نہین کی تہی حضرت علی رضا نے ایکدن انگور بہت سے کہائے
اوسے اونکو ہیضہ ہوا اور اونہوننے وفات پائی اور چونکہ اونکی ولیعہد کرنیسے خاندان عباسیہ مین
اور اونکی ہواخواہونمین بہت شور وشغب مچا پہر بنظر دوراندیشی کے دوسرے کسی بنی فاطمہ کو
اونہون نے ولیعہد نہ مقرر کیا یا اونکی دانست مین کسیکو لیاقت فرمانفرمائی خلافت کی اوس
خاندانمین نہ تہی ۔ شیعہ کہتی ہین ماموننے انگور مین جو حضرت علی رضا سلام اللہ علیہ نے کہائے تہے
زہر ملوا دیا تہا ہمارے دانست مین وہ محض بدگمانی ہے جس شخص نے ایسی توجہہ خاص سے اونکو
ولیعہد کیا اور لباس اور اور علامات کو اون مخصوص خاندان بنی فاطمہ سے ملون کیا اور رنگ
اپنے خاندان عباسیہ کا مٹا دیا اور اپنی بیٹی کا اونکی ساتھہ نکاح کردیا ہماری عقل نہین قبول کرتی
کہ اوسنے زہر دیدیا ہو علاوہ اسکی وہ عمل اونکا بلاشبہہ بنظر اپنے عقیدہ کی خوف خدا سے تہا کہ وہ اپنے

عہد مین مستحق خلافت بنی فاطمہ علیہا السلام کو جانتے تھے پھر دفعۃً اسقدر بدعقیدہ ہو جانا کہ ایسے بزرگ مکرم و معظم آلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیقصور مسموم کرکے قتل کرنا نہایت دور از قیاس اور عقل فطری معلوم ہوتا ہے اور کوئی دلیل قوی اِس حرکت بد کی کسی مورخ نے نقل نہین کی بجز سوءظن شیعہ کے بزرگون کے۔ القصہ مامون اوسی سال مین بغداد سے طرسوس مین گئے اور وہانسے ارض روم مین اوسی سال کی جمادی الثانی مین پہنچے چونکہ خراسان کا راستہ وہانسے ہے کچھہ اوسیطرف کے انتظامات موجب اِس سفر کے ہونگے ارض روم کی زمین مین ایک دریا شیرین جاری ہے جسکا نام اوس زمانے مین بدیدون تھا معلوم نہین کہ اب بھی وہ دریا جاری ہے یا نہین اور اگر جاری ہی تو اوسی نام سے مسمی ہے یا اوسکا نام بدل گیا وہ زمانہ انگور کا اور خرما رطب کا تھا چنانچہ بیرون بغداد سے وہ دونو میوے اونکیواسطے آیا کرتے تھے۔ لکھتے ہین کہ بدیدون کا پانی نہایت سرد ہمیشہ رہتا ہے اسواسطے کہ اصل چشمہ اوسکا برفستان سے جاری ہوا ہے اوسکی ساحل پر جہان اونکا مخیم تھا ایکدن وہ بیٹھے تھے خادم کو حکم کیا خبر لاؤ ارسال انگور اور خرما کی بغداد سے آئی ہے اتنے مین دو تھیلے خرما رطب کے پہنچے مامون نے شکر کیا اور لب دریا پر جہان بیٹھے تھے اوسے تناول فرمایا اوسیدن کہ غرہ ماہ رجب تھا اونکو بخار عارض ہوا سترہ دن بیمار رہے بعد اوسکے اونھون نے قضا کی حالت بیماری مین معتصم اونکو ارض روم سے طرسوس مین لائے وہان اونھون نے قضا کی معتصم نے اونپر نماز پڑہی وہین وہ دفن ہوے۔ آٹھوین خلیفہ بنی عباس کے ابواسحاق محمد معتصم باللہ بن ہارون رشید تھے۔ راقم کہتا ہے ظاہرا قاسم موتمن جنکو ہارون رشید نے مامون کا ولیعہد مقرر کیا تھا عجب نہین ہے بلکہ غالب ہے کہ وہ مامون سے پہلے قضا کر گئے ہونگے ورنہ مامون باپ کی وصیت کی خلاف اونکی ہوتے ہوے معتصم کو خلیفہ اپنا نکرتے اور احتمال ضعیف ہے کہ وہ زندہ

ہون مگر مامون نے اونمین لیاقت فرمانفرمائی خلافت کی نپائی ہو۔ سبایک الذہب مین لکھا ہی وہ
باختلاف روایت ۱۷۸ یا ۱۸۰ میں پیدا ہوے تھے مان اونکی ام ولد تھی مولدات کوفے سے اوسکا
اوسکا نام تہا ماریہ۔ راقم کہتا ہے پیشتر ہارون رشید کی اولاد کے ذکر مین طبری سے روایت
لکھی گئی ہے کہ مامون کی اور معتصم کی مان ام ولد تھی جسکا نام تہا مرجانہ غالباً وہ روایت غلط ہے
عجب نہین ہو کہ جسسے وہ نقل ہوئی وہان کچھہ عبارت ساقط ہوگئی ہو اسواسطے کہ ترجمہ طبری
مطبوع سے نقل ہوئی اور وہ ترجمہ نہایت غلط مطبوع ہوا ہے۔ پھر اوسی سبایک الذہب مین ہے ہارون
رشید معتصم کو بہت پیار کرتے تھے اور وہ بہت قوی اور باشجاعت اور باہمت تھے مگر علوم سے
عاری تھے کچھہ تھوڑا لکھہ پڑھہ لئے تھے ذہبی نے لکھا ہے کہ معتصم اعظم خلفا مین اور بہت بارعب
اور شوکت تھے اگر وہ زحمت جو خلق خدا کو اونھون نے قران کے مخلوق کہنے کے واسطے دی ندیتے
تو خلفاے نامی مین شمار ہوتے اونکا لقب مثمن ہوگیا اسواسطے کہ آٹھہ کے عدد کو اونکے ساتھہ ایک
خاص خصوصیت تھی وہ آٹھوین خلیفہ بنی عباس کے تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے
آٹھوین پشت مین تھے یعنی معتصم بن ہارون بن مہدی بن منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہم اور ہارون کی آٹھوین اولاد مین تھے اور ۲۱۸ میں خلیفہ ہوے اور ۱۷۸
یا ۱۸۰ مین پیدا ہوے ان تینون سال کا اول عدد آٹھہ ہی اور آٹھہ برس آٹھہ مہینے آٹھہ دن خلیفہ
رہے اور اڑتالیس برسکی عمر ہوئی اسکا عدد اول بھی آٹھہ ہے اور طالع اونکی ولادت کا برج
عقرب تھا جو آٹھوان برج ہے آٹھہ لڑائیان اونھون نے فتح کین اور آٹھہ بڑے دشمن اپنے
اونھون نے قتل کئے آٹھہ اونھون نے بیٹے چھوڑے اور آٹھہ بیٹیان اور آٹھہ دن ربیع الاول مین
باقی تھے جب اونھون نے قضا کی۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین بھی معتصم کی آٹھوائیان لکھی ہین

مگر اوپر جو مذکور ہوئین اوسمین سے کچھہ متروک ہین اور کچھہ اوس سے زیادہ ہین اوسے زیادہ یہ ہین
آٹھہ ہزار دینار اور اٹھارہ ہزار درہم نقد چھوڑے اور اسی ہزار گھوڑے اور اوسیقدر
اونٹ اور خچر اور آٹھہ ہزار غلام اور آٹھہ ہزار لونڈیان یہ لکھی اونھون نے لکھا ہی یہ کتب تواریخ
مین مذکور ہی اگر صحیح ہے تو بڑے تعجب کا امر ہے۔ خلق قرآن کی عقیدہ مین اونکو نہایت تعصب
تھا مامون نے تو وہ عقیدہ شروع کیا تھا اونھون نے اوسکو ختم کیا یعنے سارے ممالک مین اوسکا
اشتہار کیا اور حکم دیا کہ لڑکونکو وہی عقیدہ تعلیم کیا جاے الغرض لوگونکو اس عقیدے کیواسطے
بہت تکلیف دی کتنے علما جو مخالف اس عقیدے کی تھے اونکو قتل کرڈالا حضرت امام احمد حنبل
رحمۃ اللہ کو کوڑے مارے ۔

راقم کہتا ہی کہ ہنوز مجھپر واضح نہین ہوا اس خلق قرآن کی باب مین اوسکی قائلین
اور اوسکی منکرین دونوکو اصرار اور تعصب کیون ہی وہ عقائد ضروریہ مین نہین ہی فرض کیجئے
اگر کوئی شخص قران کو نہ مخلوق کہی اور نہ غیر مخلوق بلکہ اپنے تئین جاہل اور لا العلم ٹھہرادے
تو ہمارے سمجھین نہین آتا کہ وہ عاقبت مین اوسپر ماخوذ ہوگا اسیطرح سے مسئلہ جبر اور
اختیار کا ہے جسطرح سے کیفت واقعی ذات جناب اقدس الہی کی ہمکو نہین معلوم ہے اگر
ان امور مین بھی ہم اپنے عدم علم کے قایل ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہے ہمپر اب تک شاید اپنی
جہالت سے منکشف نہین ہوا۔ منکرین خلق قرآن کے جو اہل سنت وجماعت ہین شکر اللہ مساعیہم
وہ کہتے ہین کہ قرآن کلام الہی ہے جو اوسکی صفت ہے اور صفات الہی مثل اوسکی ذات کی غیر
مخلوق ہین جو بحث اور مناظرہ اس عقیدے پر ہی وہ کتب کلامیہ مین مذکور ہی ہماری
یہ کتاب مناظرہ کی نہین ہے جو اوسمین کچھہ بحث کرین مگر اسقدر البتہ ہم کہین گے کہ بعضی

منکرین خلق قرآن بھی کچھہ بڑہگئے ہین اسواسطی کہ وہ کہتے ہین اسکی شرح بھی نکرو کہ مکتوب فی الدفتین
اور مقرو علی السنة الناس کیا ہے علی العموم کہو قران غیر مخلوق ہے - ایک حکایت لطیف اس
خلق قران کے بابین ہمنے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ سی سنی تھی کسی کتاب تاریخ مین ہمنے اوسکا ذکر نہین دیکھا
یعنی کسی خلیفہ نے ایک کسی عالم پر جبر کیا کہ کہو قرآن مخلوق ہے اونھون نے بہ توریہ کہا اسطرحسی کہ
اپنی اونگلیونپر شمار کیا القران والتوریت والانجیل والزبور ھذہ الاربعة مخلوقة
او ھذہ الاربعة جب کہا تو وہی اونگلیان سامنی کردین جنپر چارون کلام اللہ کو شمار کیا تہا تو نیت
اونھونے یہ کی کہ وہ اونگلیان مخلوق ہین اور ظاہر کلام دلالت کرتا ہے کہ شمار شدہ مخلوق ہین
مگر وہ ایسا توریہ علانیہ ہی کہ کوئی نہایت جاہل خلیفہ یا حاکم ہوگا جو اوسکو نہ سمجھا ہو - سنہ ۲۲۰ھ مین بغداد سے
وہ سرمن رای مین گئے اور سنہ ۲۲۷ھ مین اونھونے قضا کی - اور مسامرہ مین لکھا ہی معتصم کی مان
ماریہ بنت شبیب تھی اونکی مہر کا کندہ تھا سل اللہ تعطیك اور بعضی کہتے ہین یہ کندہ تھا
اللہ ثقة ابی اسحاق بن الرشید وبہ یومن حاجب اونکا اپنا غلام وصیف ترکی
تھا وزیر اونکی فضل بن مروان اور احمد بن عمارہ اور محمد بن عبد الملک الزیات تھی سنہ ۲۱۸ھ مین
اونکی بیعت ہوئی اونھون نے سرمن رای مین ایک قصر بنایا تھا اوسکا نام رکھا تھا خاقانی سنہ ۲۲۷ھ
مین اوسی قصر مین اونھونے قضا کی وہین دفن ہوے اڑتالیس برسکی عمر نصیب ہوئی آٹھہ برس
آٹھہ مہینے دو دن خلیفہ رہے قضات اونکی شعیب بن سہل بن محمد بن سماعہ اور عبید اللہ بن غالب
اور احمد بن دواد الابادی تھی اور قاضی القضات جعفر بن عیسی حسن بصری کی اولاد سے تھی - طبری
وغیرہ سب کتب تواریخ مین مذکور ہی بابک ہمدانی ایک شخص بد مذہب اور ملحد تھا اوسنے بہتونکو بد مذہب
اور اپنا رفیق کرلیا تھا بیس برس تک اوسنی ہمدان اور اصفہان مین امارت کی معتصم نے اسحاق بن

ابراہیم بن مصعب کو بھیجا اونھون نے بڑی کوشش سے دس ہزار آدمی اوسکی ہمراہی کی قتل کئے
اور خود بابک بچکے بھاگا اور کوہستان دشوار گذار کے قلعو نپر اپنا مامن بنایا معتصم نے افشین
نام ایک امیر کو بہمراہی فوج کثیر بھیجا افشین نے بہت سعی اور کوشش کی مگر کسیطرح سے وہ
اوسکی فوج کی زد پر آکے مقابلہ نہین کرتا تھا حصار ہاے دشوار گذار سے مدافعت کیا کرتا تھا جہان
پہنچنا سوار اور پیادیکا دشوار نہین بلکہ محال تھا افشین نے جب مجبوری اپنی معتصم کو لکھی اونھون
نے ایک زنہار نامہ عفو قصور کا لکھکے بھیجدیا اوسکو بھی اوسنے قبول نہ کیا تب افشین نے اوسکی بعض
ہمراہیونکو توڑ لیا جنہون نے اوسکا مذہب نہین قبول کیا تھا مگر حکومت مین مطیع ہوگئے تھے اونھون
نے پردۂ دوستی مین اوسکو اور اوسکی بھائی کو گرفتار کرا دیا وہ دونو معتصم کے پاس بھیجے گئے اونھون
نے اشد عذاب سے بابک کو قتل کرکے اوسکا سر شہر سامرہ مین جو نیا اونھون نے بنایا تھا سولی
پر چڑھایا بعد اوسکے اوسکو خراسان مین بھیجا اوسطرف کے سارے شہرونمین وہ سر مشتہر کیا گیا اور
اوسکی بھائی کو بغداد مین بھیجا کہ وہ اوسیطرح سے وہان قتل اور مشتہر کیا گیا ۱۲۳ھ مین بابک اور
اوسکا بھائی دونو گرفتار ہوکے مقتول ہوے اور افشین کا جو ظاہر امراے ترک سے تھا درجہ بہت بڑہ گیا
منجملہ اور عطایا کی معتصم نے اوسکو تاج مرصع یاقوت اور جواہر کا دیا جسکو مورخین لکھتے ہین بیبہا
تھا۔ اوسی ۱۲۳ھ ہجری مین بادشاہ روم نے مسلمانونکی ایک شہر کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور
وہانکی اہل اسلام کو عذابہاے سخت قتل اور قید وغیرہ مین مبتلا کیا یہ خبر شام مین اور ممالک جزیرہ مین
پہنچی اطراف اور نواحی شہر مفتوح رومیو نسے وہ اہل اسلام جنکو طاقت اور قدرت تھی ہجرت کرکے
معتصم کے پاس مستغیث آے ابراہیم بن مہدی عباسی نے ایک قصیدہ معتصم کی مدح مین کہکے بھیجا
جسمین تحریص اور ترغیب جہاد پر بادشاہ روم کے ساتھہ تھی معتصم بذات خود بمعیت دولاکھہ فوج کے

روانہ ہوے اور افشین کو مقدمۃ الجیش مقرر کرکے پیشتر روانہ کیا بادشاہ روم کے لشکر سے اور افشین سے
بڑی سخت لڑائی ہوئی جسمین بادشاہ روم کو ہزیمت فاش ہوئی اور صدہا اوسکی بطارقہ اور سپہ سردار
مقتول ہوے اور معتصم نے شہر عموریہ کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور عزم مصمم کیا کہ استنبول کا جاکے
محاصرہ کرین اور عموریہ مین تیس ہزار ردمیونکو اونھون نے قتل کیا اور حاکم عموریہ کا ناطس
نام ایک بڑا البطریق تھا اوسکو مقید کیا اور چارون طرف شہر عموریہ کی ہدم اور احراق مین کوشش کی
لیکن اس عرصہ مین عباس بن مامون نے ارادہ بغاوت کا کیا اور بہت سے امرا اونکے معین اور مددگار
ہوگئے اس سبب سے عزیمت استنبول کی اونھون نے فسخ کی اور سامرہ مین معاودت کی اور عباس
بن مامون کو پکڑکے اپنے ساتھہ لے آئے اور بعضی امرا وغیرہ مردم نامی جو اونکی نیت کے معین ہوگئے تھے
اون سبکو پکڑ مکے قتل کیا اور عباس بن مامون کو ایکدن کھانا بہت سا کھلایا اور پانی اونکا بند کردیا
اس سبب سے وہ قضا کرگئے - سنہ ۲۲۵ ہجریمین افشین پر شبہہ بغاوت اور خروج کا ہوا اس سبب سے اوسکو
قید کیا اور مازیار بن قارن ایک شخص نے طبرستان مین فساد برپا کیا تھا بعد جنگ وجدل کے
وہ گرفتار ہوا اوسنے اقرار کیا کہ افشین کی تحریک اور ایما سے اوسنے فساد کیا تھا اور افشین کے دل مین
کچہہ اغراض فاسدہ اوس فساد سے تھی مازیار کو قتل کرکے سولی پر چڑھایا اور افشین قید خانے مین
مرگیا اوسکی جسد مردہ کو بہی سولی پر چڑھایا پھر اتارکے جلوادیا - بروایت طبری محرم سنہ ۲۲۷ کے
شروع مہینے مین حجامت کی یعنی پچھنے لگائے اوسی دن بخار مین مبتلا ہوے ہرچند معالجہ ہوتا
رہا مگر مرض کو روزبروز ترقی ہوتی گئی اخرش سترھوین ربیع الاول روز پنجشنبہ سامرہ مین اونھون
نے قضا کی وہین دفن ہوے آٹھہ برس آٹھہ مہینے خلیفہ رہے اور اڑتالیس برس کی عمر مین وفات
پائی آٹھہ بیٹے اور آٹھہ بیٹیان چھوڑین - نوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابوجعفر ہارون الواثق

باللہ بن المعتصم بن ہارون رشید تھے - سبائک الذہب مین لکھا ہی واثق باللہ
کی ماں ام ولد رومیہ تھی اوسکا نام تھا قراطیس وہ سنہ ۱۹۶ ہجری مین پیدا ہوا اپنے باپ کی وصیت سے خلیفہ
ہوے اونھون نے اپنی حالت حیات مین اونکو ولیعہد کیا تھا اور اونیسوین ربیع الاول سنہ ۲۲۷ ہجری مین اونکی
خلافت کی بیعت لوگون نے کی اور سنہ ۲۲۸ ہجری مین اونھون نے اشناس ترکی کو سلطان کا خطاب دیا اور دو
مالے مرصع جواہرات کے اور ایک تاج مرصع جواہرات کا خلعت دیا - سیوطی نے لکھا ہی وہ پہلے خلیفہ
ہین میرے گمان مین جنہون نے ترک کو سلطان کا لقب دیا باوصف اسکے کہ ترکونکی مداخلت اور اونکا تقرب
اور اقتدار دار الخلافت مین اونکے باپ کے وقت سے شروع ہوا تھا - سنہ ۲۳۱ ہجری مین واثق نے امیر بصرہ کو فرمان
لکھا کہ لوگونپر جبر کرے کہ عقیدہ خلق قرآن اختیار کرین اور موذنین کو حکم دیوے اوسکی اشتہار کا -

راقم کہتا ہے غالباً اسکا مطلب یہ ہے کہ بطور اذان کے موذنین مساجد مین اس
عقیدہ کو پکارا کرین اس عقیدہ مین اونھون نے اپنے باپ کی پیروی کی - اور بعضی مورخین نے لکھا کہ واثق باللہ
اپنے اخیر عمر مین اس عقیدہ سے تائب ہوے اور اوس سے رجوع کی اور ذی الحجہ سنہ ۲۳۲ ہجری مین چھہ دن باقی
تھی کہ چہارشنبے کے روز سر من رای مین واثق نے قضا کی - اور سامرہ مین مدفون ہوے اونکی مہر مین کلمۂ طیبہ
کندہ تھا حاجب اونکا ایتاخ ترکی تھا پھر وصیف ترکی اونکا اپنا غلام مقرر ہوا اوسکے بعد احمد بن عمارہ مقرر ہوے
قاضی اونکے احمد بن ابو دواد تھے اور وزیر اونکے محمد بن عبد الملک زیات تھے جمعرات کے دن ربیع الاول مین
بارہ راتین باقی تھین سنہ ۲۲۷ ہجری مین کہ اونکی بیعت ہوئی پانچ برس نو مہینے چھہ دن خلیفہ رہے چھتیس برسکی
عمر مین قضا کر گئے مرنے کی وہی تاریخ لکھی ہے جو سبائک الذہب سے پیشتر نقل ہوئی ہے - طبری مین منقول ہے
متوکل اونکے بھائی نے نماز جنازہ کی پڑھائی بعد قضاء اللہ کے اس عالم اسباب مین موت اونکی استسقا کی
بیماری سے ہوئی کہتے ہین کہ واثق نے حالت نزع مین حکم دیا کہ سب پوشاک اونکی اتار کے زمین پر اونکو لٹا دین

وہی عمل مین آیا تب وہ منہ اپنا خاک مین ملتے تھے اور روتے تھے اور نہایت گریہ اور زاری سے کہتے تھے
یا من لا یزول ارحم من زال ملکہ یعنے ای دایم اور قایم رحم کر اوسپر جسکا ملک زایل ہوا۔
مترجم کہتا ہے کہ یہ دعا دلالت کرتی ہے کہ طلب رحمت اور مغفرت کی عقبی مین تھی سوا اسکے
اگر طلب صحت کی ہوتی تو ارحم من یزول ملکہ کہتے یعنے رحمت کر اوسپر جسکا ملک زایل ہوتا ہے۔
اور روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ واثق کے عہد خلافت مین عمال رعایا پر بہت ظلم کرتے تھے اس سبب سے
واثق نے اکثر انکو اس فرقے سے قید و بند کرکے بہت کچھ مصادرۃ اونسے لے لیا یہانتک کہ وہ سب نان شبینہ
کو محتاج ہو گئے اور مثل اپنے باپ اور چچا کے معتزلی تھے لیکن علما اور سادات پر بہت فیاضی کرتے تھے یہانتک کہ
وہ دونو فرقے اونکی عہد خلافت مین بہت آسودہ اور متمول ہو گئے تھے کوئی اونمین محتاج نہین رہا۔ پھر
اوسی مین مروی ہے کہ واثق مرد کریم نیک اخلاق کے تھے ہمیشہ اونکی مجلس مین علما اور حکما مباحثات علوم
عقلی اور نقلی مین کیا کرتے تھے اونکو صحبت علما کی بہت پسند تھی اور اونکی عہد خلافت مین کافہ رعایا اور
برایا نہایت امن و امان مین رہی ہر ایک کی ساتھہ بہت نکوئی سے پیش آتے تھے اور بالخصوص علویونکی
نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے حرمین شریفین مین نہایت کثرت سے روپیہ بھیجتے تھے کہ وہانکی سکان پر تقسیم
ہوتا تھا یہانتک اونکی عہد خلافت مین اون دونو امکنہ مقدسہ مین کوئی شخص سایل باقی نہین رہا تھا اور
جب مدینہ منورہ مین اونکی وفات کی خبر پہنچی تو سارے باشندے زن و مرد اوس بقعہ طیبہ کی کئی شب جنت البقیع
مین جمع ہو کے سوگوار رہے اور مراسم تعزیت کے ادا کئے۔ پھر اوسی روضۃ الصفا مین ایک حکایت
عجیب اور غریب منقول ہے کہ ایک حاجب نے اونکی عہد کی حجاب مین سے نقل کیا کہ ایک درویش نے واثق کی قصر خلافت
کے دروازے پر آ کے مجھسے کہا کہ خلیفہ سے جا کے عرض کرو کہ مجھکو ایک لاکھہ درہم دیوین مین ہنسا درویش
نے پوچھا کہ تم ہنسے کیون مین نے کہا تمہارے مانگنے پر درویش نے کہا تمکو پیغام پہنچانا چاہیے امیر کا اختیار ہے

سننے کا اور خدا پرسے اوسکا قبول کرانا مینے جا کے خلیفہ سے وہ پیغام عرض کردیا اونھون نے سنتے ہی حکم دیا کہ ایک لاکھ درہم جا کے درویش کو دیدو جب وہ روپیہ درویش کو دیا اوسنے نہ لیا لوگون نے کہا جو تمنے مانگا وہ امیرالمومنین نے دیا پھر انکار کا کیا سبب ہے درویش نے کہا مینے درگاہ الہی مین مناجات کی تھی کہ یا اللہ تو نے ایسے لوگونکو حاکم اور سردار خلق خدا پر کیا ہے کہ وہ اوسکے لایق نہین ہین منجملہ اونکے واثق باللہ ہین کہ وہ بھی لیاقت حکومت کی نہین رکھتے مینے غیب سے ایک ہاتف کی آواز سنی کہ وہ کہتا ہے جاؤ واثق باللہ کا امتحان کرو تاکہ شبہہ تمھارا رفع ہوجاوے بموجب ہاتف کی ہدایت کے مینے امتحاناً وہ روپیہ طلب کیا تھا مجھکو اوسکی حاجت نہین ہے سو امتحان سے معلوم ہوا کہ بسبب واثق باللہ کی فیاضی کے خداوند تعالی کے نزدیک اونکو لیاقت خلق اللہ کے سرداری کی ہے یہ خبر جب واثق باللہ کو پہنچی وہ بہت روئے اور حکم دیا کہ اوس روپے کو دونا کرکے خیرات کردو اس شکرانے مین کہ اللہ تعالی نے مجھکو اوس درویش کے سامنے شرمندہ نہین کیا۔ اور ایک حکایت اوسی روضۃ الصفا مین ہے جسسے مخالفت ثابت ہوتی ہے اون صفات نیک کی جو اونکی منقول ہوے ہین وہ حکایت یہ ہے کہ احمد بن نصر بن مالک بن ہیثم خزاعی اصحاب حدیث مین بڑے رتبے کے مشہور تھے اونکیطرف طلبہ حدیث کی بہت مرجعیت تھی اور وہ معتزلہ کے دشمن تھے اور سارے محدثین اور اہل سنت وجماعت احمد کو واثق باللہ کی مخالفت پر جنکو مذہب معتزلہ مین بڑا غلو تھا تحریص ترغیب کرتے تھے اور چونکہ وہ مامون کے عہد خلافت مین بغداد مین وعظ اور نصایح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کیا کرتے تھے اس سبب سے لوگ اونکی بہت تعظیم کرتے تھے اور اونکیطرف خلق کی بہت مرجعیت تھی بسبب اس مرجعیت کے باقتضاے ہوس بشری اونکے ذہن مین عزم خروج اور بغاوت پیدا ہوا جب کثرت اونکے معتقدین اور تابعین کی ہوئی تب ایک روز انجمن خروج کا اونھون نے مقرر کیا مگر قبل اوس روز کے

بعضے اونکی مطیعین کی بے احتیاطی کے سبب سے یہ خبر شایع ہوگئی اور احمد کو شہر کے کوتوال نے گرفتار کرکے واثق باللہ کے پاس بھیجا واثق نے اوسسے درباب عزم خروج اور بغاوت کے تو کچہ نہین کہا مگر مذہب اعتزال کے باب مین کچہہ سوالات کئی جسکا جواب اونھون نے اہل سنت اور جماعت کی طور پر دیا اسکی بعد واثق نے عبد الرحمن بن اسحق سے جو قاضی جانب غربی دجلہ کے تھی اونکی بابین فتوی پوچھا اونھون جواب دیا کہ قتل اونکا مباح ہے اور احمد بن ابی داود جو کارفرما اور وزیر واثق کی تھی اونھون نی کہا کہ پہلے توبہ اونپر عرض کیجائے اگر اپنے عقاید سے توبہ کرین تو بہتر والا وہ واجب القتل ہونگے واثق نے اپنے وزیر کی رائے کے بموجب توبہ تو اونپر عرض نہین کی مگر صمصام تلوار عمر بن معدیکرب کی خزانے سی منگوا کے ہمنشینونکو حکم دیا کہ مین جب اوٹھون تم کوئی اپنی جگہہ سی حرکت نکرو اور وہ تلوار لیکر اوٹھے اور احمد کے پاس جا کے ایک وار اونپر اوس تلوار سی کیا جو نمایان گیا بعد اوسکی ایک سرہنگ نی ظاہرا اونکی حکم سے سر احمد بن نصر کا بدن سی جدا کر ڈالا بعد اوسکی واثق نے حکم دیا کہ ایک کاغذ پر ایک عربی عبارت لکھوائی جسکا ترجمہ یہ ہے یہ سر ہے کافر مشرک گمراہ احمد بن نصر کا جسکو اللہ تعالی نے مجھہ عبد اللہ ھارون امام واثق باللہ کے ہاتھہ سے قتل کروایا بعد اسکی کہ حجت خلق قران اور نفی تشبیہ پر قایم ہوئی اور اوسپر توبہ عرض کی گئی اور اپنے عناد سے اوسنے توبہ نہ کی پس جلد لیگیا اللہ تعالی اوسکو اپنی دوزخ کیطرف اور عذاب الیم کیطرف صاحب روضۃ الصفا یہ لکھکی لکھتا ہی کہ واثق نہ خلوق خدا سی شرمایا اور نہ خدا سی کہ وہ سلام اللہ جھوٹھہ لکھوا کے مشتہر کیا۔

راقم کہتا ہے کہ اسمین شبہہ نہین ہے کہ واثق مثل معتصم اپنے باپ کے اور مامون اپنے چچا کے معتزلی مذہب تھی مگر مورخین نی اونکا ظلم اور ستم اوس بابین مثل اونکی باپ اور چچا کی ظلمونکی نہین نقل کیا الا صرف احمد بن نصر کے ساتھہ سو ممکن ہے کہ اصل سبب اونکی قتل کا وہی عزم بغاوت

اور خروج تہا مخالفت مذہب اعتزال کا حیلہ کیا گیا تھا اور یہ بھی ممکن ہے کہ سارے اونکی جلسا اور ہم نشین معتزلہ تھوں اور یہ امر واثق کو معلوم ہوا اونپر مخفی نہ اسواسطی کہ ظاہر او نکو بہت تعصب اوس مذہب مین نہ تھا بلکہ ایک روایت اخر عمر مین اونکا رجوع کی بھی اوس مذہب سے نقل ہوئی ہے واللہ اعلم

دسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو الفضل جعفر المتوکل علی اللہ بن معتصم بن ہارون رشید تھے - متوکل کی مان بھی ام ولد تھین مسمات شجاع ۲۰۷ھ یا ۲۰۵ھ مین پیدا ہوئے تھی اور ذی الحجہ ۲۳۲ھ مین واثق کے مرنے کے بعد اونکی بیعت ہوئی اونکا مذہب اہل سنت و جماعت کا تھا اونھون نی اس مذہب حقہ کی بہت تائید کی تھی اور ماموں کے عہد سے جو مذہب اعتزال کا شایع ہوا تھا اور اونکی باپ اور چچانی خلق قرآن کے باب مین لوگونکو بالخصوص علما اور مجتہدین کو قتل و بند وغیرہ سے بہت تکلیف دی تھی وہ مسدود ہوئی - الغرض ۲۳۴ھ مین اونھون نے ابطال مذہب اعتزال کا اشتہار کیا اور سامرا مین جسکو سرمن رای بھی کہتی ہین بہت سے محدثین کو اونھون نی جمع کیا اور عطایا ئے جزیلہ اونپر کئے اور نہایت اونکی تعظیم و تکریم کی اور اونکو حکم دیا کہ احادیث صفات اور رویت کا وعظ کرین اس سبب سے کہ معتزلہ صفات اور رویت کی منکر ہین اس سبب سے علی العموم خلق اللہ کی زبان پر اونکی دعا اور ثنا جاری ہوئی یہانتک بعضی کہنی والون نے یہ کہنا شروع کیا کہ خلفا بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تین نامی ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل ارتداد کی ساتھ قتال کے سبب سے اور مرتدون کے معدوم کرنیسے اور عمر بن عبد العزیز بسبب رد مظالم کے اور متوکل بسبب احیائے سنت اور اماتت بدعت کے

راقم نے اپنی بعضی اساتذہ کی زبان سے سنا ہے کہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ نے فتوحات مین لکھا ہے کہ خلفائے راشدین چھ گذرے ہین چار وہی جنپر اتبک خطبون مین دعا اور ثنا ہوتی ہے یعنی حضرت صدیق اور حضرت فاروق اور حضرت ذی النورین اور حضرت مرتضی اور

اور پانچوے حضرت عمر بن عبد العزیز اور چھٹے ابو الفضل جعفر متوکل مگر اتنک راقم نے وہ مقام فتوحات
کا اپنے آنکھہ سے نہین دیکھا اور مسامرہ شیخ اکبر کی جسمے بعضے حالات متوکل کے زمانے کی ہم آئندہ نقل
کرینگے اوسمین بھی وہ مضمون نہین ہی - متوکل نے پہلے اپنے بیٹے منتصر کو ولیعہد مقرر کیا اوسکے بعد دوسرے
بیٹے معتز کو اوسکے بعد تیسرے بیٹے موید کو اور اون تینونکی ولایت عہد پر لوگونسے بیعت کروائی بعد اوسکے
اونکی راے بدل گئی چاہتے تھے کہ معتز کو منتصر پر مقدم کرین چونکہ معتز کی مان سے اونکو بہت محبت تھی غالباً
اوسکی تحریک سے اس تبدیل کا ارادہ کیا تھا مگر منتصر نے پہلے حکم کی تبدیل کو قبول نہ کیا اسی سبب سے وہ
منتصر سے بہت ناراض ہوے اور اونکو تہدید اور وعید شروع کی اور سب اور شتم کرتے رہے اسی عرصہ مین
ترک لوگ جو با اقتدار تھے وہ متوکل سے بسبب بعضے امور کے منحرف ہوگئے اور منتصر کے خیر طلب بن گئے
اور غالباً اونکی ایما سے متوکل کے قتل پر آمادہ ہوے اور پانچ آدمی پانچوین شوال سنہ ۲۴۷ کی شب کو متوکل
کے محل مین گہس گئے جسوقت وہ لہو ولعب مین مشغول تھے اونکو اور اونکے وزیر فتح بن خاقان کو
قتل کر ڈالا یہانتک روایت سبائک الذہب کی تھی - اور مسامرہ مین لکھا ہے مان متوکل کی مسماۃ
شجاع خوارزمیہ تھی اونکی مہر مین کندہ تھا المتوکل علی اللہ وزیر اونکے عبید اللہ بن یحیی
بن خاقان تھے اور محمد بن عبد الملک الزیات اور محمد بن الفضل الجرجانی اور قاضی اونکے یحیی بن اکثم*
اور جعفر بن عبد اللہ بن جعفر بن سلیمان العباسی تھے اور حاجب اونکے زرافہ اور وصیف وغیرہما تھے
سر من رای مین وہ مقتول ہوے اور وہین دفن ہوے تینتالیس برسکی عمر نصیب ہوئی اور چودہ برس
نو مہینے نو دن خلیفہ رہے اسواسطے کہ چھہ دن ذی الحجہ سنہ ۲۳۲ مین باقی تھے جب وہ خلیفہ
ہوے تھے اور بدھ کی رات کو تیسری تاریخ شوال سنہ ۲۴۷ مین مقتول ہوے - روضۃ الصفا مین متوکل
کے عہد خلافت کے ذکر مین لکھا ہے کہ اونھون نے اپنے تین بیٹونکو ایک کے بعد ایک کو ولیعہد کیا جیسا

* اور جعفر بن محمد البرتی

اوپر کو رہوا مگر اونکی دو بیٹی اور تھی معتمد اور موفق اونکی بابین متوکل متفکر رہتی تھی کہ اونکیواسطی کچھہ نہ کیا
اتفاق تقدیر سے خواہش ازلی یہ تھی کہ منتصر اور معتز دو نیکے عہد کا زمانہ خلافت تھوڑا ہوا اور
موید کو خلافت نہ نصیب ہوئی اور معتمد زمان دراز تک خلیفہ رہے اور آثار نیک اونھون نے
چھوڑے اور موفق کی اولاد مین خلافت خاندان عباسیہ کی تناسل رہی - پھر اوسی روضۃ
الصفا مین بعض وقائع عجیب اور غریب نقل ہوے ہین منجملہ اوسکی کثرت زلزلون کی اکثر اطراف ممالک مین
منقول ہے - چنانچہ لکھا ہی کہ شہر قیروان کی متعلق تیرہ قرئیے دفعۃً منخسف ہو گئی یعنی زمین کے اندر
گھس گئے یا کہئی زمین مین غرق ہو گئے اونکی سکانین ہی صرف بیالیس آدمی زندہ بچ رہی وہ لوگ
جب شہر قیروان مین آئے وہان کے سکان بے رحم نے اونکو شہر مین ٹھہرنے ندیا اس زعم سی
کہ وہ مقہور الہی اور سکان زمین مقہور کے ہین مبادا شہر اونکی ساتھ آیا ہوا میر اور حاکم اوس
شہر نے شہر سی باہر ایک حصہ رہنے دیا جسمین وہ آفت رسیدہ لوگ جا کی آباد ہوے اور سنہ ۲۴۲
مین شہر دامغان مین نصف شہر کی عمارات منہدم ہو گئی - اور شہر بسطام مین ثلث شہر کی عمارات
گر پڑی اور شہر ری اور جرجان اور نیشاپور اور اصفہان مین بھی زلزلونسی بہت بڑا نقصان ہوا
ایک حکایت عجیبہ یہ لکہی ہی کہ شہر قومس کے متعلق ایک قریے مین جب زلزلہ شروع ہوا لوگ
اوس قریے سی نکل کے باہر بہاگے جاتے تھی آسمان پر سی ایک اواز آتی تہی کہ ہر شخص سنتا تھا
اللہ اجل واعوذ بالرحمۃ لعبادہ - اور یمن مین زلزلے کے سبب سے پہاڑ کے اوپر ایک
مزرع تہا کہ وہانسی جدا ہو کے دوسری نشیب زمین پر آرہا - اوسی روضۃ الصفا مین ابن
ابی الوصاح ظاہرا کوئی مورخ یا مصنف عجائب کی کتاب کا ہوگا اوسی روایت لکھی ہی کہ متوکل
کے عہد خلافت مین کسی ولایت سے اخبار نویس نے ایک محضر پانسو آدمی کی گواہی سی اس مضمونکا

لکھکی بھیجا کہ ایکدن وہان ایک پرندہ جانور کوے سے بڑا خرمے کے ایک درخت پر آکے بیٹھا
اور چالیس مرتبہ یہ عبارت کہکے اڑگیا - یا ایھا الناس اتقوا اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اور دوسرے
دن پھر آکے بیٹھا اور اوسیطرح سے چالیس بار وہ عبارت کہکے اڑگیا - اور ایک واقعہ عجیب روضۃ الصفا
مین مذکور ہے کہ ابن جوزی نے اپنی کتاب تلقیح مین نقل کیا ہے کہ ایک قریے مین اہواز اور
خوزستان کی قریونسی ایک شخص کی وفات ہوئی جب اوسکا جنازہ اوٹھایا گیا تب ایک پرندہ
جانور اترا اور خوزی زبان مین اوسنے کہا کہ اللہ تعالی نے اس میت کی اور جتنی لوگ اوسکے
جنازے کے ساتھ ہین سبکی مغفرت کی یہ واقعہ غریبہ نقل کر کے ابن جوزی نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ
محمد بن حبیب الہاشمی کی تاریخ سے نقل ہوا ہی - ایک اور امر اعجب العجائب روضۃ الصفا مین
منقول ہے جو متوکل کے ناصبی ہونے پر دلالت کرتا ہے مثل خلفائے بنی امیہ کی بلکہ اونسے
بھی زیادہ اگر اوس امر کے حقیقت مین وہ باعث ہوا ہو بنظر عداوت کی جناب امیر المومنین
حضرت اسد اللہ اور قرہ عین نبوت حضرت امام حسین علیہما السلام کی ساتھہ اونھون نے
وہ کیا ہو جو امر بنظر اونکی ہاشمی اور عباسی ہونیکی نہایت موجب استعجاب ہے اور ہرگز عقل قبول
نہین کرتی کہ بنظر عداوت کی اوس خاندان عالیشان کی ساتھہ اونھون نے وہ امر کیا جیسا ظاہر
طرز تحریر صاحب روضۃ الصفا اوسپر دلالت کرتا ہی اوسمین منقول ہوا ہے کہ ۲۳۶ ہجری مین متوکل
نے حکم دیا کہ علامات قبر جناب سبط اصغر حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کی اور جمیع شہداے
کربلا کے مٹا دیے گئے اور جو عمارات اور امکنہ وہان تھی سب منہدم کر دیے گئے بلکہ حضرت سبط
اصغر کی قبر کی جگہہ زراعت کروائی گئی اور خلق خدا کو زیارت اون مشاہد متبرکہ سے اور جناب
امیر المومنین علی مرتضی کی زیارت قبر سے ممانعت کی [illegible] اونکے عہد خلافت مین بہت لوگ

اور مفلوک زندگانی کرتے تھی انتہی اگر کہئے کہ بسبب خروج علویونکے وہ امور متوکل نے کئے تو اونکی عہد مین کسی
علوی کا خروج بھی کسی تاریخ مین نظر نہین آیا اور اگر فرض کیجیے کہ بسبب اونکی حکایات پچھلی عہود مین خروج کی اونکی
طرف سے بے اعتمادی تھی تب بھی یہ سمجھ مین نہین آتا کہ مشاہد متبرکہ اقربائے قریب اپنی اجداد کی باوصف ہاشمیت
اونھون نے کیون خراب کئی اور لوگونکو اوسکی زیارت سے کیون منع کیا راقم کو بقرائن تو یہ اور اخبار متوکل کی
عہد کی معلوم ہوتا ہی کہ متوکل بہت بڑے پکی اہلسنت اور جماعت تھی بلکہ اوس مذہب مین اگر تھوڑا سا اونکو
متعصب بھی کہی تو گنجایش ہے جیسے اونکی باپ اور چچا کو مذہب اعتزال مین تعصب تھا اور علما محدثین کی
اونکو صحبت بھی رہتی تھی تو حسن ظن متوکل کیطرف جسکو شیخ اکبر نے ظاہر اخلفائے راشدین مین لکھا ہی اسکو
چاہتا ہی کہ اوس عرصہ کی علما اور فقہا کو یہ اشتباہ پیدا ہوا کہ بسبب کثرت و جمعیت خلق کے زیارت اون مشاہد
متبرکہ کیطرف مبادا بمرور دہور جہلا قبور پرستی کرنے لگین اور مشرک ہو جائین جیسا آج کل مشاہدہ ہی کہ جہلا
اور بے احتیاط پیر پرستی اور قبور پرستی مین مبتلا ہین اور کربلا کی زیارت کو حج بیت اللہ پر مقدم کرتے ہین
تو اگر خبر اون مشاہد متبرکہ کی خراب کرنے کی صحیح ہے تو عجب نہین ہے کہ اوس وقت کی علمائے اہل سنت کی
یہ رائے قرار پائی ہو یا متوکل نے خود اپنی رائے سے حفاظت جہال کی شرک سے اسی مین سمجھی ہو کہ نشان اون مشاہد
متبرکہ کا مٹا دیا جائے جسطرح سے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اوس درخت کو جسکی نیچے
بیعۃ الرضوان واقع ہوئی تھی کٹوا کے پھینک دیا اس سبب سے کہ لوگونکی عادت ہو گئی تھی جو شخص اوس درخت
کی قریب گذرتا تھا بالتخصیص وہان جا کی اوسکی نیچے دو رکعت نماز نفل کے پڑھتا تھا پہلی حضرت امیر المومنین نے
وہان نماز پڑھنے کی ممانعت کی جب دیکھا لوگ اوس سے ممتنع نہین ہوتی پہلی ممانعت بہ تہدید وعید کی جب خلق
اوس سے بھی ممتنع نہوئی تب اوسکو کٹوا کی پھینک دیا اور وہ جو اوسمین روایت ہی کہ علوی لوگ متوکل کی عہد مین
ملول اور مفلوک رہے اگر وہ سچ ہی تو جیسا ہمنی لکھا ہی کہ متوکل بڑے متعصب اہلسنت وجماعت تھی اور علوی

لوگ تبدریج وہ مذہب اہل سنت کا چھوڑتے گئے اور بدعقیدہ ہونے لگے تو کیا عجب ہی کہ بسبب مخالفت مذہبی کے متوکل کے نزدیک قدر و منزلت علویونکی باقی نہ رہی ہو۔ بعدان روایات کے روضۃ الصفا مین متوکل کو لکھا کہ بڑے شراب خوار تھے اور بعضی اونکے حرکات لہو ولعب جاہلانہ مثل شمشیر کے اور سانپونکے اور بچھوونکے اپنی ہمنشینونپر چھوڑ دینے کے نقل کئے ہین اوسے ہمکو بڑا تعجب ہوتا ہے کہ وہ متوکل کی کیفیت سبایک الذہب سے جو ہمنے نقل کی ہی اور بعضی اپنے اساتذہ سے سنا ہی کہ شیخ اکبر نے بعضی اپنے تصنیفات مین متوکل کو خلفاے راشدہ مین شمار کیا ہی وہ کیونکر صحیح ہوگی تو اگر وہ خبر صحیح ہے تو اسمین شک نہین ہوتا کہ وہ اخبار اونکی بدنامی کے مورخین مخالفین مذہب نے مشتہر کئے ہین واللہ اعلم بالصواب **گیارھوین خلیفہ بنی عباس کے ابوجعفر المنتصر باللہ بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید تھے۔**

سبایک الذہب مین لکھا ہی مان منتصر کی ام ولد رومیہ تھی مسمات حبشیہ اور منتصر خلیفہ نہایت بارعب اور مہیب تھے اور بہت عاقل اور راغب امور خیر کے تھے ظلم اور ستم اونکی جبلت مین بہت کم تہا سادات علویین پر اونھون نے بہت احسانات کئے اور سبکو اوس خاندان عالیشان سے مجاز حضوری کا اپنے دربار مین کیا اور ابی طالب کی اولاد جس خوف اور محنت اور بلا مین خلفاے متقدمین کے عہد مین مبتلا تھی اون سبکو مامون کیا اور اوس بلا کو اونکے سرون پر سے زایل کیا۔ شوال ۲۴۷ھ مین بعد مقتول ہونے اونکے باپ کے لوگون نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اپنے دونو بھائی معتز اور موید جنکی ولایت عہد پر بعد اونکے متوکل نے بیعت کروائی تھی اونکو ولایت عہد سے خلع کیا لیکن رعایا پر عدل اور انصاف کرتے رہے اس سبب سے باوصف اونکی شدت رعب اور ہیبت کے عامہ قلوب اونکیطرف بہت مائل تھی اور علی العموم لوگ اونکی خیر طلب اور ثناخوان رہے وہ بہت کریم اور حلیم اور رحیم تھے اونکا قول تھا لذت عفو کی تشفی انتقام سے زیادہ تر شیرین ہی اور سب سے برا اور بد فعل بعد قدرت کے انتقام ہے۔ پانچوین ربیع الثانی ۲۴۸ھ ہجری مین ظاہرا مرض موت سے اونھون نے

قضا کی چھبیس برس کی عمر یا کچھہ اوس سے بھی کم اونکو نصیب ہوئی پس وہ خلافت سے بہت متمتع نہین ہوے صرف چند مہینے فرمانفرما رہے۔

راقم کہتا ہی اونکی صفات مستحسنہ کرم اور حلم اور رحم کے جو ذکر ہوے وہ اوسکو اپنے باپ اور بہائیونکی نسبت عمل مین نہ لایا بالخصوص لذت عفو اور بد ہونا انتقام کا بعد قدرت کے جو اونکا قول تھا اگر باپ کی بابین کہی کہ خوف اور خطر جان اور آبرو عایق ہوا عجب ہے کہ بہائیونکو بعد قدرت کی ولایت عہد سے معزول کیا مگر جیسا آئندہ ہم روضۃ الصفا سے نقل کرینگے کہ اونہون نے اپنے بہائیونسے اپنی بے اختیاریکا اوس بابمین عذر کیا۔ اور ہمنے مکرر تجربہ کیا ہے اعالی اور ادانی سب مین کہ جو باپ کی ساتھہ بدسلوکی کرتا ہے وہ دنیا مین بہت کم متمتع ہوتا ہی اور انواع آلام اور مصائب مین عاجلاً یا اجلاً مبتلا ہوجاتا ہی بالخصوص جو شخص بنظر وراثت کی باپ کی موت کا امیدوار اور اوسے خوش ہو اگرچہ باپ اپنی موت طبیعی سے مرے اور وہ خود باعث اور موجب اوسکی ہلاکت کا نہو وہ اوس وراثت سے بہت ہی کم متمتع ہوتا ہی چہ جاے اوس شخص کی جو اپنے باپ کا قاتل ہو منتصر کا ایسی جلد قضا کرنا ہمارے عقیدے مین بلاشبہہ باپ کی قتل کے سبب سے تہا۔ اور سامرہ مین ہی منتصر کی مان رومیہ تھی جسکو حبشہ کہتی تھی اور وہ بہت بری طرحسے مرض ذات الجنب سے مرے چوبیس برس گیارہ مہینے پانچ دن کی عمر پائی اور چھہ مہینے دو دن خلیفہ رہے شوال کی چھہ دن گذرے تھی بدہ کی دن ۲۴۷ھ مین اونکی بیعت ہوئی اور سنیچر کی شب کو دس دن ربیع الثانی کے ۲۴۸ھ ہجری مین گذرے تھی جب اونہون نے قضا کی مستعین نے اونکی نماز جنازہ پڑھائی اونکی مہر کا کندہ تھا یوتی الحذر من مامنہ اور بعضون نے کہا ہی انا من ال محمد اللہ ولی و محمد حاجب اونکو وصیف اور مرزبان وغیرہ تہے اور قاضی اونکی جعفر ہاشمی تھی۔ اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی کہ منتصر سات مہینے خلیفہ رہی اور چھبیس برس کی عمر نصیب ہوئی کہتی ہین امراے ترک کو اونکیطرف سے خوف پیدا ہوا تھا اونہون نے طیبہ بن طیفور کو سالہہ ہزار

درہم دیئے اوسنے منتصر کو زہر دیکے مار ڈالا روایت ہی کہ منتصر نی اپنے مرض الموت مین اپنی مان سے کہا
مینے اپنی دنیا اور آخرت دونو کھوئین مینے اپنے باپ کی مارنے مین جلدی کی اسلیے میری موت بھی جلد آئی
اور طبری مین مذکور ہی کہ منتصر نے بعد خلیفہ ہونیکے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہ اونسے کہتے تھے افسوس
ہی تجہپر اے محمد کہ میرے اوپر تو نے ظلم کیا اور مجھکو تو نے قتل کروایا اور میری خلافت تو نے چھین لی
تو اس خلافت سے ہرگز متمتع نہوگا مگر تھوڑے دن بعد اوسکے علی الدوام تو دوزخ مین رہیگا منتصر یہ
خواب دیکھکے غمناک اور محزون اوٹھے اور تھوڑے دنونکے بعد قضا کی - اور روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ
مسعودی نی لکھا ہی کہ ترکون نی متوکل کو اوس مقام پر قتل کیا جہان شیرویہ نی اپنے باپ پرویز کو قتل کیا تھا
اوس جگہہ کا نام ماہارجویہ جہان متوکل نی ایک قصر بنایا تھا اور اوسکا نام رکھا تھا جعفریہ منتصر بعد باپ کے
قتل کے سات دن ماہارجویہ مین رہے بعد اوسکے وہانسے اوٹھ گئے اور اقامت اختیار کی اور اوس مقام کو
بالکل منہدم اور خراب کردیا - اور محمد بن سہل ناقل ہی کہ منتصر کے قصر مین مینے ایک بساط دیکھی کہ مصلی
کی صورت پر بنی ہوئی تھی اور چند سطرین ایک فارسی عبارت بھی بنی ہوی تھی اور مصلی کی داہنے جانب
ایک بادشاہ کی تصویر بنی ہوی تھی کہ گویا بات کر رہے ہین اور اوس فارسی عبارت سے معلوم ہوا کہ
وہ تصویر شیرویہ کی ہی لکھا تھا کہ اوسنے اپنے باپ پرویز کو قتل کیا اور چھہ مہینے سے زیادہ اوسکو سلطنت
نہ نصیب ہوئی اور بائین جانب تصویر یزید بن عبد الملک بن مروان کی تھی جسنے ولید کو قتل کیا
او چھہ مہینے سے زیادہ فرمانروائی اوسکو بھی نصیب نہین ہوی - راوی کہتا ہی مین وہ دیکھکے بہت
متعجب ہوا اور اوسپر قیاس کیا کہ منتصر کو بھی بہت تمتع خلافت سے نہوگا اور بساط کا ذکر اور اپنے قیاس کا
مینے وصیف سے کیا اونھونے کہا اوسی بساط پر متوکل قتل کئے گئے ہین بعد اوسکے بوقا اور وصیف کے
حکم سے وہ بساط جلادی گئی - الغرض جب امر خلافت منتصر پہ قرار پا گیا تب احمد بن خصیب وزیر نی بوقا کے

اور اور ترکونسی کہا کہ بعد منتصر کے مرنیکی اگر خلافت معتز یا موید کو پہنچیگی تو ہم لوگونمین سی وہ ایک کو بھی زندہ
نچھوڑینگے مناسب بلکہ لازم ہی کہ اون دونو کو ولیعہدی سے معزول کرانا چاہیے ترکونکو وہ راے بہت پسند
ہوئی سب نے باتفاق نہایت مبالغی اور الحاح کی ساتھہ منتصر سی عرض کیا کہ اپنے دونو بھائی معتز اور موید
کو ولیعہدی سے خلع کرکے اپنے بیٹے عبدالوہاب نام کو ولیعہد مقرر فرمایئے ہرچند وہ امر منتصر کی راے کی موافق
نہ تھا مگر ترکونکی مبالغی سی مجبور ہوکے دونو بھائیونکو طلب کرکے اونکو حکم دیا کہ خود اپنی تئین ولیعہدی سے خلع کردو
موید اتباع اس حکم پر راضی ہوے مگر معتز راضی نہین ہوتی تھی موید نے اونکو سمجھایا کہ انکار کرنیسی کچھہ فائدہ نہین
ہی کا خلیفہ کے حکم کو بخوشی قبول کرنیسی امید فلاح اور بہبود کی ہی اوسی وقت اس باب مین ایک وثیقہ لکھا گیا
اور بعد اون دونو کے دستخط کی ایک جماعت کثیرہ کی اوسپر گواہیان لکھی گئین ۔ موید سی لوگون نے روایت
کی ہی کہ اوسکی دوسری دن منتصر نے ہمدونین دونو بھائیونکو بلاکی خلوت مین اونسی کہا کہ یہ وثیقہ تمہاری
خوشی اور تمہارے دستخط سی لکہا گیا موید کہتے ہین مینے کہا واقعی یہ ہمنے طوع اور رغبت سی لکہا ہی اور
معتز نے بھی میری تحریک سی اعتراف کیا بعد اوسکی منتصر نے ہمسی کہا بھائیو تم اپنے دلونمین یہ نہ سمجھو کہ مینے
تمکو اسواسطی ولیعہدی سے خلع کیا ہی کہ میرا بیٹا ولیعہد ہو تم یقین کرو کہ مجھی ہرگز اپنے زندگی کی اتنی توقع
نہین ہی کہ میرا بیٹا سن رشد کو پہنچی اور خلیفہ ہو قسم ہے خدا کی کہ اگر میرے خلافت تمکو پہنچی ہزار ہا بار نسبے
مجھی پسندیدہ ہی بہ نسبت اوسکی کہ میرے بنی اعمام میرے بعد خلافت کرین بعد اوسکی ترکون کیطرف اشارہ
کیا اور کہا اس جماعت نی تمہارے خلع کرنیکی ولیعہدی سے مجھکو تکلیف دی اگر مین نہ قبول کرتا تو
کچھہ شبہہ نہین ہی کہ تمکو اون لوگونکی ہاتھہ سی ضرر شدید پہنچتا جسکا تدارک کچھہ نہو سکتا یہ سنکی ہمنی اوسکا
شکریہ ادا کیا اور ہاتھہ مین اوسکی بوسہ دیکی رخصت ہوے ۔ پھر اوسی روضۃ الصفا مین اسباب منتصر کی
وفات کی باختلاف روایات مختلف لکھی ہین بعضی کہتی ہین کسی جراحت کی سبب سے مرے بعضی زیادتی مین

اونکو سرسام ہوگیا تھا اوسے قضا کی بعضی مورخین لکھتی ہین بعد خلیفہ ہونیکی منتصر کا مزاج ترکونکی
طرف سی متغیر ہوگیا تہا اونھون نی حجام کو بہت سی رشوت دی کہ اوسنے زہر آلود نشتر سی فصد کی
اسے اونھون نی قضا کی واللہ اعلم بالصواب ۔ کہتی ہین منتصر بڑے صبور اور عاقل اور کثیر الخیر
تھی لوگونکو زیارت مراقد متبرکہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور سبط اصغر
حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کی اجازت دی جسے اونکی باپ نی ممانعت کی تھی اور علویونکو جو
اونکی باپ سی بہت خوف زدہ تھی امین کیا اور علی العموم انصاف اور عدالت کرتے رہی اس سبب سے
باوصف اسکی کہ نہایت مہیب اور بارعب تھی رعایا کی قلوب مین اونکی خوب جگہہ ہوگئی تھی اور
خاص اور عام اونکی معتقد تھی ۔ منتصر کے مراحم اور شفقت عام کی بابین اوسی روضۃ الصفا مین
دو قصی نقل کئے ہین جنکا ذکر ہم مناسب سمجھتی ہین ۔ ابو علی یحیی منجم سے نقل کرتے ہین کہ اونکی
ہمسا ے مین ایک شخص کی کوئی ریاست بہت عمدہ تھی جو محل بیع مین تھی اور منجم کو نہایت رغبت
اوسکی خریداری کی تھی لیکن اوسکی ساری قیمت کی ادا کی اونکو طاقت نہ تھی اس سبب سے نہایت اونکو
رنج والم پیدا ہوا کہ ہر شخص اونکی چہرے سے اونکا ملول اور مغموم ہونا پہچان سکتا تھا اوسی حالتین
وہ منتصر کے دربار مین گئے منتصر نے سبب اونکی تغییر چہرہ کا پوچھا وہ راوی ہین پہلی اونھون نے اصل
سبب چھپایا پھر منتصر نے اونکو قسم دی کہ سبب واقعی اوسکا بیان کرو تب اونھون نی واقعی کیفیت
نقل کی منتصر نے پوچھا اوس جائداد کی کیا قیمت ہی اور تم کسقدر دیسکتے ہو منجم نے عرض کیا تیس ہزار
درہم اوسکی قیمت ہی اور دس ہزار وہ دیسکتے ہین منجم کہتے ہین وہ سنکے چپ ہو رہے تھوڑی دیر کے
بعد برخاست کی مگر قبل برخاست کی کچھہ لکھکو ایک خادم کو دیا منجم راوی ہین کہ مین اوسیطرح سے مغموم اور
مہموم اونسی رخصت ہوا اور دلمین کہتا تھا کہ اگر منتصر چاہتے تو میری حاجت روا ہوجاتی لیکن میری

تقدیر نے مساعدت نہ کی اور جب مین گھر مین پہنچا میرے وکیل نے بیان کیا کہ خلیفہ کا ایک خادم بیس
ہزار درہم تمہارے واسطے دیکر مجھسے رسید لیگیا ہے منجم کہتی ہین وہ خبر سنکر اونکو اسقدر مسرت ہوئی کہ
بیان نہین ہوسکتی لیکن جب تلک وکیل نے اونکو روپیہ نہین سپرد کیا وہ اوسکو خواب وخیال سمجھتی تھی
دوسری حکایت یہ ہے ابوعثمان سعید بن محمد بن الصغیر راوی ہین کہ اونکو منتصر نے لبعض مہمات دیوانی کی
نظر سے مصر مین بھیجا وہان اونکو ایک لونڈی کے ساتھ تعشق پیدا ہوا جو محل بیع مین تھی اور نہایت حسینہ
اور جمیلہ تھی اور بہت ہی عمدہ گانے والی تھی مگر اوسکی مالک نے ایسی گران قیمت قرار دی تھی کہ وہ متحمل
اوسکی ادا کی نہوسکی اس سبب سے اونکو بہت ہی رنج اور ملال ہوا اور آتش شوق اور عشق اوس لونڈی
کی اونکی دل مین روز بروز بڑہتی جاتی تھی جب وہ کام جسکی واسطے وہ گئی تھی اوس سے فراغت ہوئی
اونھون نے دار الخلافت مین معاودت کی اور کیفیت اوس کام کی منتصر کے حضور مین عرض کی
جسکو منتصر نے بہت پسند کیا بعد اوسکی اونسے پوچھا کچھہ حاجت تمکو ہو اوسکو بیان کرو اونھون نے
وہی واقعہ اپنی تعشق کا نقل کیا مگر بظاہر ایسا معلوم ہوا کہ منتصر نے وہ معروضہ اونکا ناپسند کیا
اسواسطے کہ وہ سنکے اونھون نے منہہ پھیر لیا اور کچھہ جواب نہ دیا اور وہ حکایت میرے تعشق کی
منتصر نے اپنے مصاحبین اور ہمنشینون سے بیان کی اسواسطیکہ جب وہ دربار مین جاتی تھی تو سارے
مصاحبین اوس امر مین ہزل اور تمسخر اونکو چھیڑا کرتے تھے اور ایسی کلمات شوق انگیز کہا کرتی
تھی جسسے اونکا تعشق اور روز بروز بڑھتا جاتا تھا وہی ابوعثمان ناقل ہین کہ ایکدن وہ اوسی غلیان
شوق اور تعشق مین ڈوبے ہوئے منتصر کے دربار مین گئے پردے کے اوس طرف سے ایک عورت کے
گانے کی آواز آئی جسکو اونھون نے پہچانا کہ وہی اونکی معشوقہ ہے وہ ناقل ہین کہ وہ آواز سنکے وہ ایسی
بیخود ہوگئے کہ بآواز بلند رونے اور نعرہ کرنے پر آمادہ ہوئے مگر ادب دربار خلافت نے غلبہ کیا کہ بتکلف

انھون نے ضبط کیا منتصر نے پوچھا ای سعید تمھاری مزاج کی کیا کیفیت ہی اونھون نے عرض کیا حضور کی بدولت
بخیر مقرون ہی بعد اوسکی منتصر نے کہا اِس گانی والی سی کہو تم فرمایش کرو کہ وہ گاوے وہ کہتی ہین
کہ جو راگ اونھون نے مکرر اوسی سنا تھا اور وہ نہایت اونکو پسند تھا اوسکی فرمایش کی جب اوسنے گانا
شروع کیا اونکی ہوش و حواس پریشان ہوی منتصر نے اونسے پوچھا یہ آواز تم پہچانتے ہو کسکی ہی اونھون نے
رو کی عرض کیا خوب پہچانتا ہون منتصر نے پوچھا اب بھی تمکو امید اوسکی وصال کی باقی ہی اونھون نے
عرض کیا یا امیر المومنین جب تلک وہ آواز مینے نہین سنی تھی امید وصال منقطع نہ تھی اللہ تعالی سی
امید تھی کہ شاید مجھکو اوسکی قیمت کا مالک کر دیوے کہ مین اوسکو خرید کرون مگر اب جب حضور کی محل مین
داخل ہوی اب مین بالکل مایوس ہو گیا منتصر نے کہا اے سعید اوسکو مینے صرف تمھارے واسطے مول لیا
ہے اور جسوقت سی وہ آئی ہے ایک مرتبہ کے سوا مینے اوسکی صورت نہین دیکھی بعد اوسکی اوسکو زیور
اور لباس مکلف سی آراستہ کروا کے میرے گھر مین بھیجدیا جسکے بعد از خوف ہلاکت گویا از سر نو مین
زندہ ہوا۔ **بارھوین خلیفہ بنی عباس کے ابو العباس احمد المستعین**
باللہ بن معتصم بن ہارون رشید تھے ۔ سبایک الذہب مین مروی ہی ماں
اونکی ام ولد تھی مسمات مخارف سنہ ۲۲۱ مین وہ پیدا ہوی تھی گورے بہت تھی مگر منھ پر چیچک کے
داغ تھی جب منتصر نے قضا کی تب ترک لوگ جو ارباب حل و عقد خلافت تھی وہ سب جمع ہوے
اور مشورہ کیا کہ اگر متوکل کے کسی بیٹی کو خلیفہ مقرر کرین تو وہ ہمارے سب کی بیخ کنی کی فکر کرینگے
اِسواسطی بجز احمد بن معتصم کے جو ہمارے استاد کی بیٹے ہین کوئی لایق خلافت کے نہین ہی۔
راقم کہتا ہی چونکہ معتصم نے سب ترکونکو مقتدر اور دخیل نظم خلافت مین کیا تھا
اسی سبب سے بلفظ استاد اونکو تعبیر کیا مراد اوسے مربی اور پرورش کنندہ ہی۔ الغرض اونھین احمد

کے ہاتھہ پر سبھون نی بیعت کی اٹھائیس برس کی عمر مین وہ خلیفہ ہوے اور اوائل ۲۵۱ تک وہ خلیفہ رہے
بعد اوسکی ترک لوگ اونسی منحرف ہوگئی اسسبب سے کہ وصیف نام ایک ترک کو اونھون نے قتل کیا تھا
اور جس ترک نی متوکل کو قتل کیا تھا اوسنے بغاوت پر کمر باندہی مستعین نی جب ترکونکو اپنے سی منحرف
دیکھا تب وہ سامرہ سے جو مدت سی دار الخلافت بنگیا تھا اوٹھکی بغداد مین چلے گئی تب ترکون نے معذرت
شروع کی اور بہت منت اور سماجت سے درخواست معاودت کی سامرہ مین کی مستعین نی قبول نہ کیا
تب ترکون نی معتز باللہ بن متوکل کو کھڑا کیا اور انکی ہاتھہ پر بیعت کی تب مستعین اور معتز کی آپسمین
قتال وجدال شروع ہوا کئی مہینی تک باہم گھمسانکی لڑائیان ہوئین اور بازار قتل اور خون کا دونو طرف سے
گرم رہا آخرش مستعین کیطرف ضعف اور سستی پیدا ہوئی تب لوگون نی باہم مصالحہ ٹھہرایا اسپر کہ
مستعین نی اپنے تئین خلافت سی خلع کیا اور وہ واسط مین محبوس کئے گئے ایک مہینی کی بعد معتز نی
اپنے حاجب کو اونکی پاس کچھہ پیغام لیکی بھیجا اوسنے تیسری شوال ۲۵۲ مین غدر سی اونکو قتل کیا۔
اور یافعی نی مراۃ الجنان مین بعینہ وہی روایت لکھی ہے جو سباییک الذہب سی لکھی گئی مگر مستعین
کے بعضی مددگارونکا اور سردار محاصرینکا نام لکھا یعنی ابو احمد موفق معتز کے بھائی مع سپاہ کی آئے اور
اور بغداد کا محاصرہ کیا اور نائب بغداد ابن طاہر نے حصار بغداد کا مستحکم کیا اور جنگ شروع ہوئی کئی مہینے
لڑائی کے ہوے ایک معرکے مین دو ہزار آدمی محصورین کیطرف سی قتل ہوے اونکی پاس حلال چیز
کھانے کی نرہین چند روز محرمات کا کھانا نصیب ہوا یہانتک کہ وہ کم طاقت اور ضعیف ہوگئی آخرش
صلح اسپر ہوئی کہ مستعین نی اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور شروط موکدہ اپنے مفید فتحیاب ونسے
لکھوا لئے مگر اونکیطرف سی غدر ہوا اور شروط پر عمل نہ کیا نو مہینی مستعین کو واسط مین مقید رکھا بعد
اوسکی اونکو سامرہ مین بلاکی قتل کیا آخر رمضان مین اور مستعین کو لکھا ہی کہ وہ بڑے مسرف خزائن

اور ذخائر کے تھے - اور مسامرہ مین لکھا ہی ماں مستعین کی سقلابیہ مسماۃ مخارق تھی اونکی مہر مین کھدا تھا
احمد بن محمد حاجب اونکا قامش تھا اور منشی اونکا احمد بن خصیب تھا سینتالیس برس کی عمر ہوئی تین برس
نو دن خلیفہ رہے - روضۃ الصفا مین ایام خلافت تین برس نو مہینے لکھی ہین چوتھی ربیع الثانی ۲۴۸ھ ہجری مین
اونکی بیعت ہوئی تھی اور چوتھی محرم ۲۵۲ھ مین اونھون نے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اوسی سال مین احمد
بن شوارب اونکے قاضی مقتول ہوے اور بعضون نے کہا ہی محمد بن وزیر الواسطی مقتول ہوے - روضۃ الصفا
مین مستعین کی خلافت کا حال بہ نسبت اوسکے جو اورونکی روایت سے لکھا گیا کچھ زیادہ تفصیل سے ہی اوسکا
نقل کرنا بھی مناسب معلوم ہوا اوسمین لکھا ہی مستعین نے ابتداے خلافت مین کل جائداد ضیاع اور
عقار معتز اور موید کی ظاہرا بجبر خرید کر لی صرف اسقدر اون دونو کے ملوکات چھوڑ دئے کہ معتز کا
ماحصل اوسمین بیس ہزار دینار اور موید کا پانچ ہزار دینار باقی رہا - اونکے عہد مین یحیی بن عمر بن یحیی ابن
حسین بن زید علوی نے کوفے مین خروج کیا بعد محاربات کے وہ مقتول ہوے - اور بعد یحیی کے قتل کے ایک بزرگ
نے خاندان علویہ کی جنہون نے اپنا لقب الداعی الی الحق مقرر کیا تھا طبرستان مین ملک گیری پر کمر باندھی اور
اوس ولایت پر اونکا استیلا ہو گیا جہان اونیس برس اونھون نے سلطنت کی اونکی قضا کرنیکے بعد اونکے
بھائی محمد نام نے وہان اٹھارہ برس بادشاہت کی آخرش اونکو محمد بن ہارون نے بتقویت اسماعیل سامانی
کے قتل کیا - ۲۵۱ھ ہجری مین وصیف اور بوقا نے مستعین کے حکم سے باغر ترکی کو قتل کیا اسواسطے کہ مستعین
اوسکی طرف سے بسبب قتل کرنے متوکل کے صاف نہ تھے اور باغر کو وصیف کی ساتھہ بھی کچھہ نقاض پیدا ہوا
مستعین اس نقاض باہم مین وصیف کی جانبدار ہو گئے اور باغر نے ساری اوس جماعت کو جو اوسکی ساتھہ متوکل
کے قتل پر متفق تھی اس امر پر آمادہ کیا کہ وصیف اور بوقا کا اقتدار مستعین کی پاس بہت بڑھ گیا ہے ہمکو کسی
امر مین مداخلت نہین دیتے سب لوگ ہمارے ساتھہ متفق ہو جاؤ کہ مستعین کو مع اون دونو کی ہم قتل کر کے کسی

دوسرے خلیفہ زادیکو خلیفہ کرین جسکی پاس ہمارا اقتدار اور ہماری حکومت قایم ہو وہ ساری جماعت باغر کے ساتھہ
اس عزیمت پر متفق ہوئی یہ خبر مستعین کو پہنچی اونکی رائے وصیف اور بوقا کی مشورہ سے یہ قرار پائی کہ باغر کو قید
کر لیا جب ترکون کو خبر اپنی سردار یعنی باغر کے قید کرنیکی معلوم ہوئی سبہون نے غدر کر دیا اور خلیفہ کی اصطبل مین گھس
گئے خاصے کے گھوڑون پر قبضہ کر لیا اور باعلان بغاوت اور عصیان پر کمر باندھی وصیف نے اس گمان سے کہ اگر
باغر کو قتل کرین تو فتنہ اونکی توابع کا بند ہو جاویگا فوراً باغر کو محبس مین مستعین کے حکم سے قتل کر ڈالا اس امر سے وہ
فساد ترکونکا اور بڑھگیا یہانتک کہ مستعین مع وصیف اور بوقا اور شاہک کے سرمن رای یعنی سامرہ سے بغداد مین
چلے گئے اور محمد بن عبد اللہ بن طاہر ذو الیمینین کی گھر مین جا کر اترے جو حاکم بغداد کے تھے ترکون نے بعضے سردارونکو
مع قضیب اور چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ہمیشہ خلفا کے استعمال مین رہتی تھی اور بعضے اور
خزائن لیکر بغداد مین بھیجا اور اپنی جرم بغاوت کا اعتراف کیا اور درخواست عفو قصور اور معاودت دار الخلافت
کی بمنت وسماجت تمام کر بھیجی مگر حاکم بغداد نے اون سردارونکی بہت اہانت کی کہ وہ نامراد سامرہ مین پھر
آئے اونکی واپس آنے سے ترکون نے معتز اور موید کو محبس سے نکالکر معتز کے ہاتھہ پر بیعت کی اور مستعین کی
خلع کرنے پر آمادہ ہوے جب یہ خبر بغداد مین مستعین کو پہنچی اونہون نے سامان تحصن اور حصار داری بغداد کا
جمع کیا اور سامرہ سے معتز نے اپنی بھائی ابو احمد موفق کو مع افواج کی بغداد کے محاصرہ کی واسطے روانہ کیا الغرض
بہت دنون تک محاصرین اور محصورین مین جنگ اور پیکار رہی آخرش محصورین کیطرف ضعف اور
ناطاقتی ہو گئی وصیف اور بوقا نے زمانے کا رنگ دیکھکے جیسا بیوفا دنیا دارونکا دستور ہے مستعین کیطرف سے
برودت مزاجی شروع کی اور محمد بن عبد اللہ بن طاہر نے بھی اونکی ساتھہ اتفاق کیا کہ مستعین کو خلافت
سے خلع کرین اور بموجب اوسکی محمد حاکم بغداد نے معتز کے پاس سامرہ مین درخواست بھیجی کہ ہم کوشش
کر کے مستعین کو خلافت سے خلع کرتے ہین بشرطیکہ حکومت بغداد کی بدستور میرے نام پر قایم رہے اور وصیف

اور بوقانی بھی اسنپے واسطی کچھ شرائط کئے ہونگی بعد منظوری اون شرائط کی مستعین یہانسی روانہ ہوکے
بیت اللہ مین حج کرنیکو جائنگی اور وہانسی پلٹ کی واسطے قیام کرینگی معتز نے درخواست محمد بن عبد اللہ بن
طاہر کی منظور کی اور اونکی شرائط کی بموجب وثیقہ لکھا گیا اور معتز نے قسم کھائی کہ جو شرائط اونھون نی
قبول کئی ہین اوسکو وفا کرینگی اور بہت اعیان اور اشراف کی اوس وثیقی پر گواہیان لکھی گیئن اور
بموجب اوسکی مستعین کو خلافت سی خلع کرکے قصر خلافت سی اونکو نکالی اور مکانین مقیم کیا بعد چند
عرصیکے معتز نے مستعین کو سامرہ مین طلب کیا اور بظاہر خلاف اقرار کی جو اوس وثیقی مین مستعین کے
نسبت لکھا گیا ہوا اونکو قتل کروا ڈالا مستعین نے تین برس نو مہینی خلافت کی اور ایک روایت سے
پینتیس برسکی اونکی عمر ہوئی مستعین اخبار اور انساب امم سالقہ اور قرون ماضیہ کی بڑی عالم تھی

تیرہوین خلیفہ بنی عباس کی ابو عبد اللہ محمد المعتز باللہ بن متوکل بن معتصم بن ھارون رشید تھے

معتز کی مان ام ولد رومیہ مسمات قبیحہ تھی۔

راقم کہتا ہی معتز کی مان کا نام سبایک الذہب اور روضۃ الصفا مین قبیحہ لکھا ہی
اور مسامرہ مین قتیحہ ہی صرف نقطونکا تفاوت ہی صحیح لفظ معلوم نہین کیا ہی مگر قبیحہ نام رکھنا عقل کی
خلاف معلوم ہوتا ہے کہ کیسکو والدین اپنے لڑکے کا نام رکھین مگر یہ کہ کوئی وجہ ایسے تسمیہ کی ہو۔
الغرض سبایک الذہب مین لکھا ہی کہ جب مستعین کو خلافت سی خلع کروایا تب علی العموم ۲۵۲ ہجری مین
معتز کے ہاتھہ پر اونیس برسکی عمر مین لوگون نے بیعت کی اونھون نے اپنے بھائی موید کو ولیعہدی
خلافت سی معزول کیا اور اونکو کوڑے مارے اور قید کیا اوسی قید مین وہ مر گئے بعد اوسکی ترکون نی
معتز کو خلافت سی خلع کرکے حمام مین قید کیا اور پانی پینے کا کئی دن ندیا جب وہ نہایت پیاس سے بے چین ہوئی
تب برف کا پانی پلایا اور وہ فوراً اوسکو پیتے ہوئے شعبان ۲۵۵ ہجری مین مر گئے۔ اور مسامرہ مین معتز کا نام

اور لقب لکھا ہی ابی عبد اللہ المعتز الزبیر بن جعفر المتوکل ماں اونکی قبیحہ تھی اونکی مہر مین کندہ تھا الزبیر بن الجعفر حاجب اونکا صالح بن الوصیف تھا اور وزیر اونکی احمد بن اسرائیل تھی اوسی صالح اونکی حاجب نے اونکو سرمن رائے مین قتل کیا اور دجلہ مین اونکی لاش کو پھینک دیا سینتالیس برسکی اونکی عمر ہوئی اور چار برس ساڑہے چھہ مہینے اونھون نے خلافت کی بغداد مین ۲۵۲ھ ہجری مین اونکی بیعت ہوئی تھی اور بعضی کہتے ہین کہ معتز پر لوگون نی جبر کیا کہ اونھون نی بکرہ اپنے تئین خلافت سی خلع کیا جب تین دن رجب ۲۵۵ھ ہجری مین باقی تھی اور اونکی کیفیت موت مین اقوال مختلف ہین قاضی اونکی حسن بن ابی الشوارب تھی

راقم کہتا ہے مسامرہ کی عبارت معتز کے قتل کے بابمین یہ ہے حاجبہ صالح بن الوصیف وزیرہ احمد بن اسرائیل قتلہ حاجبہ صالح وطرحہ فی دجلۃ انتہی اور اس عبارت سی یہی ہے کہ صالح حاجب نے معتز کو قتل کیا اور بعید احتمال ہے کہ قتلہ کی ضمیر احمد بن اسرائیل وزیر کیطرف راجع ہو یعنی اوسی صالح معتز کے حاجب نے اونکی وزیر احمد بن اسرائیل کو قتل کر کے دجلہ مین اونکی لاش پھینک دی - اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی ۲۵۵ھ مین ایک علوی نی بصرہ مین خروج کیا بصرہ مین جتنی غلام حبشی اور زنگی تھی اونکی معین ہوے اور بہت سی فتنہ انگیز اور مفسد لوگ بھی اونکی ساتھہ جمع ہوگئی اور اونکو ایسا ثبات اور قرار ہوگیا کہ خلیفہ کی فوج جو مدافعت پر مامور ہوئی تھی اوسکو شکست ہوئی اونھون نی اہل بصرہ پر اور اوسکی گرد و نواح مین بڑے بڑے ظلم و ستم کئے اور ایک مدت تک اونھون نی ناراض لوگونپر جبراً حکومت کی یہانتک کہ ۲۷۰ھ مین وہ مقتول ہوے -

راقم کہتا ہے عجب شان الہی اور قدرت کبریائی ہے کہ علویونکو بہ نسبت عباسیون اور بنی امیہ کی زیادہ تر استحقاق خلافت کیواسطی تھا اسی سبب سے بہت لوگون نی اوس خاندان کی اپنی اپنی عہد مین اوسکی حصول کیواسطی کوششین کین کبھی وہ فایز بہ مراد نہ ہوے اور ناحق اپنی جانین کھوئین

اور اپنے ہمارے خاندان کو ارباب اقتدار کی سامنے بدنام کرتے رہے اِس سبب سے اوس خاندان عالیشان مین جو ارباب حل و عقد تھے اور کسیطرح سے اونکی نیات مخالفت کی ارباب اقتدار سے نہ تھی اونپر بھی طرح طرح کی مصائب اور آفات نازل ہوا کئے اور بعضے لوگونکو اگرچہ چند روز کیواسطے کہین کی حکومت نصیب ہوگئی اونھون نے بجبلت شرارت اور مفسدہ پردازی کے یا اپنا رعب جمانے کیواسطے ایسے مظالم کئے اور سفاکیون اور تاخت و تاراج پر کمر باندہی کہ اوسے اور زیادہ تر وہ خاندان عالیشان بدنام ہوا۔ اصل یہ ہے کہ جب سلطنت اور خلافت کسی خاندان مین قایم ہوگئی پھر آحاد ناس کی کوشش سے اوس خاندان سے سلطنت کا نکلنا نہایت دشوار قریب بمحال ہی مگر یہ کہ قلوب ارباب حل و عقد سلطنت کہ جو نہایت عظمت اور شوکت کی ساتھہ ہون بلکہ علی العموم لوگونکی قلوب متنفر خاندان مسلط سے اور راجع کسی دوسرے خاندان کیطرف یا کسی شخص واحد کیطرف ہو جائین اور چونکہ علویونکی خاندان کی لوگ اختلاف مذہبی مین بلکہ اکثر بد مذہبی مین متہم ہوگئی تھی اس سبب سے علی العموم قلوب لوگونکی اونکیطرف راغب نہین ہوتے تھی اسی سبب سے کبھی اونکو خلافت عام نصیب نہوئی لیکن مصر اور افریقیہ اور حجاز وغیرہ مین جو قرامطہ مدت تک مسلط رہی جو اپنی تئین بنی فاطمہ کہتی تھی اونکا بنی فاطمہ ہونا ثابت نہین ہوا اور انکا بطلان دعوی نسب مشہور ہی اور ہمارے نزدیک چونکہ منظور الہی نہ تھا کہ علویونکو خصوص بنی فاطمہ علیہا السلام کو خلافت نصیب ہو یہ دلیل اگرچہ اقناعی اور ظنی ہو اسکی موجب ہے کہ قرامطہ بنی فاطمہ نہ تھی اونکا وہ دعوی محض جعلی اور صنوعی تھا چنانچہ بعضے روایات اخبار بالغیب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ہوئے ہین کہ اوس خاندان عالیشان کو خلافت نہ نصیب ہوگی جو امر متتبعین کتب حدیث پر پوشیدہ نہین ہی اور قرامطہ کا نہایت بدعقیدہ اور بدمذہب ہونا بھی ہمارے زعم مین اسی پر دلالت کرتا ہی کہ وہ بنی فاطمہ نہ تھے [illegible] نے روایت کی ہی کہ معتز نے بکرہ اور بجبر اپنے تئین خلافت سے خلع کیا پھر اونکو قتل کی اور حمام مین قید کرنے کی وہی خبر لکھی جو سابق الذہب سی پیشتر منقول ہوئی لکھتے ہین

مان معتز کی مخفی ہوگئین اس سبب سے کہ وہ بڑی متمول اور مالدار تھین زمرد اور یاقوت اور جواہرات اسقدر اونکی پاس تھی جسکی قیمت بیس لاکھ دینار تھی اور بیت المال خلافت مین روپیہ نہ تھا اس سبب سے معتز کی مان سے روپیہ طلب کیا اونھون نی نہ دیا اسواسطے معتز کو خلافت سی خلع کیا لوگون نی ہتھیار بندی کی اور دار الخلافت کا محاصرہ کیا اور معتز کو پکڑ کے اونکو مارا پیٹا اور دھوپ مین کھڑا کیا یہانتک کہ اونھون نی اپنے تئین خلع کیا اور محمد بن واثق کو بغداد سی طلب کرکے خلیفہ مقرر کیا پہلے اونکی ہاتھہ پر معتز نے بیعت کی ۔ راقم کہتا ہی روضۃ الصفا سی اور سب تواریخ سے ثابت ہوتا ہی کہ معتز نہایت بدعہد اور ظالم اور سنگین دل تھی اور اونسی قطع نظر اپنے بھائیون پر بھی ہر طرحکا ظلم وستم کیا مویدکو نہایت ظلم سے قتل کیا اخرش اللہ تعالی نے اونکو اپنے کیفر اعمال مین مبتلا کیا جیسا اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم بالصواب ۔ **چودھوین خلیفہ بنی عباس کے ابی اسحاق محمد المہتدی باللہ بن واثق باللہ خلیفہ نہم بن معتصم باللہ خلیفہ ہشتم بن ہارون رشید تھی** ۔ سبایک الذہب مین مروی ہے بعضی کہتے ہین اونکی کینت ابو عبداللہ تھی اور سامرہ مین اونکو ابو جعفر لکھا ہی مان اونکی ام ولد ور دہ نام تھی اور سامرہ مین اوسکا نام قرب لکھا ہی وہ اپنے دادا معتصم کی خلافت مین ۲۱۰ھ ہجری سے کئی سالکی بعد پیدا ہوئے تھی بروایت سبایک الذہب جب ماہ رجب مین ایک رات باقی تھی اور بروایت سامرہ اوسمین تین دان باقی تھی تب اونکی بیعت ہوئی تھی مگر وہ کسی کی بیعت قبول نہین کرتے تھی جب تک معتز باللہ نی اونکی سامنی آکے اپنے تئین خلافت سی خلع نہین کیا اور پہلے اونھین نی بیعت کی مروی ہے جب معتز باللہ اونکی سامنی ہوتب اونھون نی اوٹھہ کی اونکی تعظیم کی اور گلی سی لگایا اور جو آداب خلیفہ کی واسطی چاہئی وہ بجا لائے اور اونکو صدر مجلس مین بٹھلا کے آپ اونسی نیچی اوتر بیٹھی اور اونسی پوچھا کیا معاملہ ہے معتز نے

جواب دیا مجہسی انجام خلافت کی کاروبار کا نہین ہوسکتا اسیسبب سی مینی اپنے تئین خلافت سی خلع کیا تب ابی اسحاق نی کہا اگر فرمائیے تو مین ترکونسی اور آپ سی مصالحت کروا دون معتز نی کہا مجہکو مصالحہ نہین منظور ہی اور ترک لوگ بہی اوسسے راضی نہونگی تب ابی اسحاق نی کہا اس صورت مین مجہکو اپنی بیعت سی علیحدہ کردیجئے اور معاف کیجئے معتز نے اپنی بیعت اونکی گردن سے آزاد کی اوسوقت سارے قضات اور علما اور امرا اور حکام جمع ہوئے اور معتز کے اعتراف نالیاقتی پر خلافت سی گواہیان لکہی گئین اوسوقت ابی اسحاق مہتدی باللہ صدر مجلس مین جا بیٹہی اور پہلی معتز نے اونکی ہاتہ پر بیعت کی پہر علی العموم لوگون نے بیعت اونکی شروع کی

راقم کہتا ہے کہ اوس زمانہ مخالف شریعت مین متدین لوگونکو عقد بیعت کا کسقدر پاس اور لحاظ تھا اور اِس حکم الہی واجب العمل پر یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود کیسا خلوص قلب سی عمل تھا ابی اسحاق مہتدی باللہ نی جب تلک اونکی متعاقدنی اونکو اوس عقد سے بری نہین کیا ہر گز خلافت کی نزدیک نہ گئی اور ایسے بڑے اقتدار کو قبول نہ کیا اسیطرحسے ہر زمانے مین دیانت دار لوگون نی جب تلک خلیفہ معزول نی اونکو عقد خلافت سے بری نہین کیا اگرچہ معزولی اوسکی اپنی بدلیاقتی سے ہو لوگونکی جبر و بغاوت سی نہو ہر گز اونہون نے خلیفہ جدید کی بیعت نہ کی - لکہتی ہین مہتدی باللہ دبلی پتلی گندم رنگ ملیح الصورت تہی اور بہت پارسا اور عابد و زاہد اور نہایت عادل تہی اور بہادر اور شجاع بہی تہی اور صایم الدہر رہتی تھے چونکہ اوس زمانےمین ترکونکا غلبہ اور اونکا فتنہ اور آشوب حد سی زیادہ ہوگیا تھا جو خلیفہ اونکا مخالف ہوا اوسکا قیام متعذر تھا اور امرا کو بہی جرأت اونسی مخالفت پر نہین ہوتی تھی اِس سببسے مہتدی باللہ کو معین اور مددگار رد مظالم کے اور موید انصاف اور عدالت کی نہ ملی تاہم اونہون نی اپنے تہوڑے

زمانہ خلافت مین جہان تک ممکن ہوا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہی روش عمر بن عبد العزیز
کی اوںھون نی اختیار کی تھی حکم ممانعت غنا اور سرود کا اور تاکید ترک شراب خواری کی بہت کوشش سی
اوںھون نے کی اور ایک قصر گنبد دار بنوایا جسمین چار دروازے چارو طرف تھی اوسکا نام قبۃ المظالم رکھا
اور بذات خاص اوسمین اجلاس کرکے رد مظالم اور فصل قضایا کیا کرتے تھی
راقم کہتا ہے اگر اوسکا نام قبۃ رد المظالم ہوتا تو بہتر تھا اور ممکن ہی کہ وہی نام ہو مگر
مورخ سی نقل مین رد کا لفظ چھوٹ گیا ہو اگرچہ تاویلاً کہسکتے ہین کہ چونکہ وہان مظالم کے استغاثے
ہوتے تھی اسواسطی قبۃ المظالم نام رکھا گیا مگر اوسکی ابتدائی اضافت مظالم کیطرف دار الخلافت مین
بدون ذکر رد کے مطبوع نہین ہوتی - پھر مورخ لکھتا ہے مہتدی باللہ جمعے کے دن جامع مسجد مین
جاکی نماز پڑہتی تھی ظاہرا وہ عادت اونکی قبل تقلد خلافت کی تھی اوسکو ترک نہین کیا لباس اور طعام
خلیفہ مین جو عظمت ہوگئی تھی اور توشکخانہ اور باورچیخانہ مین جو اسراف ہوتا تھا سبکو متغیر کردیا سونے
اور چاندی کے جتنی ظروف تھی سبکو تڑوا کی مسکوک کروا ڈالا تصاویر کو فرش و فروش اور در و دیوار
سی محو کروا ڈالا الغرض جن جن امور مین رخصت اور اباحت شرعی نہ تھی وہ سب موقوف کردیئے
درندے جتنی کٹہرون اور زنجیرون مین محبوس تھی سبکو قتل کروا ڈالا اور جانورون کو جنسی کچھہ انتفاع
نہین ہوتا تھا صرف عظمت اور شوکت کی لحاظ سی محبوس تھی اونکو رہا کروا دیا خلیفہ کی مطبخ مین دس
ہزار درہم کا روز کھانا پکتا تھا اوسکو موقوف اور معطل کرکے سو درہم روز مقرر کیا ایسی صورتو نمین اہل
دنیا جو اون اسرافو نسی متمتع ہوتے تھی یا اونکو امید تمتع کی تھی ایسے متدین اور زاہد خلیفہ کی کاہیکو
معین اور مددگار ہوتی آخرش ترکونسی اور مہتدی باللہ سی منازعت شروع ہوئی محاربات سخت
باہم ہوئے جو امرا اور سپہ سردار اونکی معین اور انصار تھی سب قتل ہوگئے بعد اوسکی ترکون نے مہتدی باللہ کو

قتل کرڈالا - روضۃ الصفا مین مذکور ہی بعد اونکے قتل کے اونکے قیام کے حجرہ مین ایک صندوق مقفل نکلا لوگونکو گمان تھا اوسمین جواہر گران بہا ہونگے اوسکو کھولا تو اوسمین موٹے کمل کے کپڑے اور طوق آہنی قید یونکا نکلا جو لوگ اونکے خواص اور ہر وقت کے حاضر باش تھے اونسے معلوم ہوا کہ وہ رات کو کچھہ تھوڑی دیر سوتے تھے پھر اوٹھکر وہ طوق گلے مین ڈالکے اور کمل کے کپڑے پہن کے صبح تک عبادت مین مشغول رہتے تھے - مسامرہ مین بعینہٖ یہی حکایت عمر بن عبد العزیز کی لکھی ہی چونکہ وہ جمیع امور مین تقلید عمر بن عبد العزیز کی کرتے تھے عجب نہین ہی کہ اس امر مین بھی اونھون نے تقلید کی ہو - پھر اوسی روضۃ الصفا مین منقول ہے جب ترکون نے اونکو قتل کیا تین دن پیشتر سے وہ روزہ دار تھے ہر روز افطار کیوقت دعا مانگتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ مینے سنا ہے کہ دعا مظلوم کی اور روزہ دار کی اور امام عادل کی مقبول ہوتی ہے مجھکو تو ان اشرار کی شر سے محفوظ رکھہ لیکن چونکہ ارادہ ازلی اونکے اتمام ایام خلافت پر اور اونکے مقتول ہونے پر متعلق ہوچکا تھا دعا قبول نہوئی - راقم کہتا ہے کہ اثر قبول دعا اونکیواسطے ہمارے عقیدہ مین عقبیٰ مین ظاہر ہوا کہ اونکو شہادت نصیب ہوئی تاکہ وہان ترقی درجات ہو اور مجہلہ خلافت دنیوی سی اونکو پاک کردیا - الغرض بروایت مسامرہ رجب ۲۵۶ھ مین وہ مقتول ہوے صرف ایک برس تیرہ دن کم خلیفہ رہے اونکی مہر مین کندہ تھا المہتدی باللہ یثق اونکا حاجب صالح بن داؤد تھا خیر ایک ایک ترک نے اونکو قتل کرکے اونکا خون اوسنے پیا سرمن رأے مین وہ مدفون ہوے - یافعی نے مراۃ الجنان مین بعینہٖ سب وہی حکایت مہتدی باللہ کی لکھی ہے جو سبایک اللہ سب سی منقول ہوئی اسقدر زیادہ ہی کہ وہ صایم الدہر رہتے تھے اور روٹی اور سرکا اور زیتون کا تیل کھایا کرتے تھے

پندرہوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو العباس احمد المعتمد علی اللہ بن متوکل

دسوین خلیفہ بن معتصم آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید تھی سبایک الذہب مین مروی ہی بعضی کہتی ہین کینت اونکی ابوجعفر تھی سنہ ۲۲۹ مین وہ پیدا ہوے تھی مان اونکی رومیہ تھی فتیان نام جب مہتدی باللہ کو لوگون نی قتل کیا تب وہ مقید تھی اونکو محبس سے نکالکی لوگون نی اونکی ہاتھہ پر بیعت کی وہ بمجرد خلیفہ ہونیکی لہو ولعب مین اور عورتونکی صحبت مین منہمک ہوگئی اپنی بھائی طلحہ کو جسکا لقب موفق تھا کارکن خلافت کا مقرر کیا وہی بالکل خلافت کی مالک ہوگئی تھی معتمد صرف برائے نام خلیفہ تھی چونکہ وہ بالکل عیش و عشرت مین مصروف ہوگئی ملک کی اور رعایا کی کچھہ اونکو خبر اور پرواہ نہ رہی اسے خاص و عام کے دلین اونکیطرف سے کراہت اور نفرت شروع ہوئی ممالک مین بہت بدنظمی ہوگئی ہرطرف دشمنون نے اور بغاوت نی سر اوٹھایا اور معتمد خلافت کیطرف سے اتنے بیعلاقہ ہوگئی کہ اونکی اپنی ذاتی مصارف لہو ولعب مین بھی تنگی ہونے لگی کہ اونکی خواہش کے بموجب نہین ملتی تھی اوسوقت یہ قطعہ اونھون نی تصنیف کیا قطعہ الیس من العجائب ان مثلی یری ماقل ممتنعا علیہ ۞ وتوکل باسمہ الدنیا جمیعا ۞ ومامن ذاک شئی فی یدیہ ۞ الیہ تحمل الاموال طرا ۞ ویمنع بعض مایجبی الیہ ۞ ترجمہ ہر مصرع کا بترتیب یہ ہی کیا نہین ہی تعجب کہ میرے مثل کو ۞ دیکھیے کہ تھوڑی چیز بھی منع کیجاتی ہی ۞ ساری دنیا اوسکی نام سی کھائی جاتی ہے ۞ اور اوسمین سے کچھہ اوسکی ہاتھہ مین نہین ہے اوسیکی طرف ساری دولت آتی ہے ۞ اور ذرہ سی جو اوسکی پاس جاے وہ روکی جاتی ہی ۞ الغرض جیسا مذکور ہوا کل اقتدار اور اختیار ملک داری کا ابو احمد طلحہ موفق باللہ کے ہاتھہ مین تھا اسمٰعیل بن بلال وزیر تھی اور خفیف سمرقندی حاجب تھی معتمد نے کوئی چیز مشروب پی تھی اوسیکے بعد مرگئے اس سبب سے لوگونکو گمان اونکی مسموم ہونیکا تھا مگر بعضی مورخین نی لکھا ہے وہ مسموم نہین ہوئے مرگ مفاجات اونکی ہوئی بعضی روایت مین سوتے تھی بس سوتے ہی رہے بادون برسکی عمر مین رجب سنہ ۲۹۹ مین گیارہ دن

باقی تھی جب اونھون نی قضا کی تیئیس برس دو دن صرف عیش و عشرت کرینکی لئی خلیفہ رہی بغداد مین دفن ہوے قاضی اونکی حسن بن الشوارب تھی اور بعد اونکی علی بن محمد اونکی بھائی مقرر ہوے بروایت مسامرہ چودہ راتین رجب کی ۲۵۶ھ ہجری مین گذری تھین جب اونکی بیعت ہوئی تھی اور شب دوشنبہ رجب ۲۷۹ھ مین گیارہ راتین باقی تھین جب اونھون نی قضا کی۔ معتمد کے عہد خلافت مین بہت سے فسادات ہوے منجملہ اوسکی صاحب الزنج کا فساد تھا بروایت روضۃ الصفا شرح اوسکی یہ ہے صاحب الزنج سادات بنی فاطمہ علیہا السلام سے تھی متوکل کے عہد سی حبش مین اونکا تسلط ہوا تھا وہ حبشیونکی اعانت سی بہت زور پکڑ گئے طلحہ موفق فوج کثیر ہمراہ لیکی اونکی مدافعت پر آمادہ ہوے مگر اونکی لشکر مین وبا شروع ہوئی بہت سے لوگ جنکی تقدیر مین مرنا تھا وہ مرگئے صاحب الزنج سے مقابلے مین بہت لوگ ضایع ہوے مفلح ترکی جو سپہ سردار افواج خلافت اور تے مین ہمجنب طلحہ موفق تھی وہ بھی مارے گئے بسبب شدت وبا کی طلحہ معرکۂ جنگ سی پہلی ہٹ آئے تھی مفلح کے مارے جانے کی بعد پھر اونھون نے لشکر کی ترتیب کی اور غنیم کے مقابل صف آرا ہوے خوب معرکۂ جنگ گرم رہا مگر حبشیون نے اونکو ہزیمت دی سارا لشکر اونکا متفرق ہوگیا وہ خود دار الخلافت مین معاودت کر آئے۔ اسی عرصےمین ایک شخص یعقوب بن لیث نام بعضی ممالک عجم پر مسلط ہوگیا اور اسقدر اوسکو دلیری ہوئی کہ وہانسی بغداد کیطرف متوجہ ہوا طلحہ موفق فوج کثیر ہمراہ لیکی اوسکی مدافعت پر آمادہ ہوے بڑے معرکۂ جنگ کے بعد دیر عاقول مین جسکو یعقوب بن لیث نے اپنا مخیم کیا تھا اوسکو ہزیمت ہوئی وہ عراق کیطرف رجعت قہقری کرگیا اور طلحہ موفق مظفر و منصور ہوکے دار الخلافت سامرہ عرف سر من رای مین داخل ہوے۔ اسی عرصےمین صاحب الزنج کی اور قوت بڑھ گئی حبشیون نی جو ممالک خلافت کی اونکی قریب تھی اوسمین نہایت نہیب و غارت اور قتل اور تاراج شروع کیا طلحہ موفق جب یعقوب بن لیث کو ہزیمت دیکی دار الخلافت مین معاودت کر آئے تب اپنی بیٹی ابو العباس کو بہمراہی افواج کثیرہ صاحب الزنج کی مدافعت کیواسطی بھیجا

اونہی

اونسی اور حبشیونسی بڑے گھمسانکی لڑائیان ہوئین دونو طرف سی بڑی کشش اور کوشش ہوئی ہزارون آدمی طرفین کی کام آے مگر کسیطرف فتح اور شکست نہین ہوئی دونون معرکونکی طفرین طرفین کی فوج اپنے اپنے مورچونمین جمی رہی - طلحہ موفق کو جب خبر پہنچی کہ صاحب الزنج اتبک بڑی قوت اور بڑے زور و نیر ہے تب وہ خود اور بہت فوج لیکی اپنے بیٹی کی اعانت کیواسطی روانہ ہوے آخرش بڑے معرکون کی بعد خلافت کی فوج شہر منیعہ مین جسکو صاحب الزنج نے نیا آباد کیا تھا اور وہ بہت گلزار تہا داخل ہوگئی اوسکو خوب تاخت و تاراج کیا ایک ہزار عورتین مسلمانونکی جو حبشی خلافت کی ممالک سے پکڑ لیگئی تہی طلحہ موفق کے حکم سی وہ سب اونکی اولیاؤنکو سپرد کردیگئین - اس عرصےمین موفق نی بمصلحت وقت صاحب الزنج کو حکم امان کا بہیجا مگر اونہون نی اوسکو قبول نہ کیا اور کسیطرح سی بہادرانہ کشش اور کوشش سی ہاتھ نہ اوٹھایا اور مبارز کی طلب مین ھل من مزید اونکی زبان پر تھا - معتبر مورخین لکہتی ہین اگر تعداد دونو طرف کی مقتولین کی لکہی جاے محمول اغراق اور مبالغی پر ہوگی اور اگرچہ خود صاحب الزنج کا دل جنگ سی سرد ہوا تھا لیکن اونکی ہمراہیون اور معینونمین ضعف اور سستی چہاگئی اونکی معتمد وسائے اونسی انحراف کیا اور ثقات نی اونکی ہمراہیونمین سی خیانت کی -

راقم کہتا ہی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ صاحب الزنج کی سپہ سردارون اور ہمراہیون نی خلافت کی فوج کی قوت اور اپنی طرف ضعف دیکہکی حکم امان جو موفق نے دیا تہا اوسکو قبول کرکے اونکیطرف ٹوٹ آئے اور صاحب الزنج کو تنہا چھوڑدیا - تب بھی صاحب الزنج نی حکم امان قبول نہ کیا اور اپنے تئین زندہ گرفتار ہونی نہ دیا یہانتک کہ مارتی مارتی مقتول ہوے اور سر اونکا کاٹ کی لوگ موفق کے پاس لاے اونہون نی وہ سر اپنی بیٹی ابو العباس کی ساتھہ دار الخلافت مین بہیجا کہ خوب تشہیر کیا جاوے وہ ایک مدت تک نظرگاہ خاص و عام لنگار ہا چودہ برس تک صاحب الزنج کا فتنہ اور فساد قایم رہا ۲۳۵؁ مین اونہون نی خروج کیا تھا اور ۲۷۰؁ مین

وہ مقتول ہوے - راقم کہتا ہی صاحب الزنج کی خروج کا اور مقتول ہونیکا سال سبایک الذہب کی روایت سے
ہی اِس حساب سے اونکی امارت اور اقتدار کا زمانہ پنتیس برس ہوا وہ ساری طوالت اونکی حکومت کی
حبش کی ممالک مین تھی اور چودہ برس اونکی فتنہ اور فساد کا قایم رہنا جو بروایت روضۃ الصفا ہی اوسی مراد
ظاہر احبشیونکی تاخت اور تاراج عراق عرب مین ہی - بالجملہ معتمد نی پہلی اپنے بیٹی مفوض نام کو ولیعہد خلافت
مقرر کیا تھا جب سنہ ۲۷۸ مین طلحہ موفق اونکی بھائی بغداد مین مرض موت سی قضا کر گئی تب سارے امرا اور سپہ
سرداران افواج نی بعد موفق کی دفن کرنیکی اونکی بیٹی ابو العباس کی ہاتھہ پر بعد مفوض کی جنکو خلیفہ نی ولیعہد مقرر
کیا تھا ولایت عہد کی بیعت کی اور وہ امر لوگون نی بنظر موفق کی کارگذاریونکی خلافت مین اور خود
ابو العباس کی بہادرانہ کارگزاریونسی ضرور او رلازم سمجھا بعد اوسکی سنہ ۲۷۹ ہجری مین خود معتمد خلیفہ نی ایک
جشن عام کیا اوسمین سارے علما اور قضات کو جمع کر کے اپنی بیٹی مفوض سی اقرار خلع کا اپنی ولایت عہد سے
کروایا اور ابو العباس کو جنکی ہاتھہ پر لوگون نی بعد مفوض کی ولیعہدی کی بیعت کی تھی بدون طفرے کے
اپنا ولیعہد مقرر کیا -

راقم کہتا ہے کہ وہ امر معتمد نے خواہ اپنی رای سی یا امرا کی مشورے سی خواہ برضامندی
یا بکرہ اپنی بیٹی مفوض مین لیاقت نہ دیکھی اسواسطی استحقاق ذاتی اور پدری اور لیاقت خلافت ابو العباس
بھتیجی کی رعایت کی - پھر روضۃ الصفا مین مروی ہے اوسی سنہ ۲۷۹ مین بغداد مین منادی ہوئی کہ کوئی شخص
مسجد جامع اور کسی مقام پر وعظ نکرے اور منجم اور فال دیکھنی والی بازارونمین نہ بیٹھین او صحافونسی قسم
لیگئی اور اونسی مچلکی لئے گئے کہ کتابین علم کلام کی اور مجادلات مذہبی کی اور کتب فلسفہ جو پیشتر کی خلفا
ترجمہ کرائے تھی کوئی نہ بیچی -

راقم کہتا ہی کہ ظاہرا وعظ کی ممانعت اسی سبب سے ہوئی ہوگی کہ اوسمین مجادلات او رمخاصمات

مذہبی کا ذکر ہوا کرتا ہے - سولھوین خلیفہ بنی عباس کی ابو العباس احمد المعتضد باللہ
بن طلحہ موفق بن المتوکل علی اللہ خلیفہ دہم بن معتصم خلیفہ ہشتم بن ہارون
رشید خلیفہ پنجم تھے - معتضد باللہ اپنے چچا معتمد کے مرنیکی بعد بدون کسیکی نزاع اور پرخاش کے
خلیفہ ہوگئی لوگون نے بخوشی اونکی ہاتھہ پر بیعت کی اونکی باپ طلحہ موفق اگرچہ بذات خود خلیفہ نہین ہوے
مگر معتمد اونکی بھائی کی خلافت کی حکومت اور کارگزاری تاحیات اونھین کی اختیار مین رہی جیسا اوپر
مذکور ہوچکا ہے اور خود معتضد نے بھی عمدہ کام خلافت کی انجام دئے تھی اس سبب سے وہ بہت نامور ہوگئی
تھی لوگ اونسی بہت راضی تھی مان اونکی رومیہ ام الولد تھی صواب نام بعضی لکھتی ہین ضرار نام تھا پھر موفق
اونکی باپ نے اوسکا نام خفیر مقرر کیا ذیقعدہ سنہ ۲۴۲ ہجری مین وہ پیدا ہوے تھی اور ایک روایت اونکی
ولادت ربیع الاول سنہ ۲۴۳ مین ہوئی اور بعد اپنے چچا معتمد کے وفات کی باختلاف روایت سنہ ۲۷۹ یا سنہ ۲۸۰
مین وہ خلیفہ ہوے معتضد نہایت بہادر اور مہیب ذی رعب تھی اور نہایت ظاہر الجبروت دانشمندی
اور فطانت مین بھی یگانہ تھی بالجملہ خلفاے بنی عباس مین اون صفات مین وہ منتخب تھی - مورخین
لکھتے ہین کمال شجاعت سے شیر کے شکار مین تنہا اوسی مقابلہ کرکے اوسکو گرا دیتے تھی رحم مزاج مین بہت
کم تھا جب ہی کبھی کسی پر غصہ کرتے تھی اوسکو زندہ دفن کرا دیتے تھی سیاست سلطانی اونھون نے خوب
کی اور خلافت کا بہت اچھا انتظام کیا خوف و خطر لوگونکی دلین اونکیطرف سے بہت تھا اونکی عہد مین فتنی
اور فساد سب موقوف ہوگئی اونکو لوگ سفاح ثانی کہتی تھی اس سبب سے کہ اونسی پیشتر خلافت مین بہت
ضعف آگیا تھا گویا قریب زوال ہوگئی تھی اونھون نے نئے سر سے اوسکو قوی اور مستحکم کیا اور خلیفہ کی
شوکت اور عظمت اور اونکا جبروت جو قلوب مین گھٹ گیا تھا اور بغاوت اور بدکردار لوگونکو خلیفہ کے
عزل اور قتل پر بڑی جرات ہوگئی تھی کہ مکرر وہ امر واقع ہوا وہ شوکت اور عظمت خلیفہ کی قلوب مین

معتضد نے از سرنو قایم کی کمر بغات اور ارباب خلاف پر اونهون نی افواج کو مامور کیا اور ہر مرتبہ سپاہ افواج کی مظفر او منصور ہوے بغات اور خوارج نی سزاے قرار واقعی پائی پیشکش اور محصولات ممالک دور و دراز کی بے تکلف اور بدون مزاحمت اور انکار کے بیت المال خلافت مین داخل ہونے لگے یہانتک روایت سبائک الذہب کی تھی۔ اور تسامرہ مین لکھا ہے وزیر معتضد کی عبید اللہ بن سلیمان تھے اور حاجب اونکی صالح الامین ماں اونکی رومیہ تھی جسکو ضرار کہتی تھی پھر موفق نی اوسکا نام بدلکی خفیر مقرر کیا

راقم کہتا ہی کہ اکثر خلفا کی ذکر مین اونکی مائونکی نام مین رومیہ لکھا ہی مراد اوسی ہمارے دانست مین عیسائی ہے۔ چونکہ اوس زمانے مین نامور عیسائی سب رومی تھی اسواسطی اوسی لقب سی مذکور ہوے۔ مہر مین اونکی کندہ تھا توکل تکلف کو تواں اونکی مونس فحل تھی ربیع الاول ۲۸۹ھ مین اونهون نی قضا کی اکتالیس برسکی اونکی عمر ہوئی نو برس سات مہینی تین دن خلیفہ رہے اور بروایت روضۃ الصفا نو برس نو مہینی نو دن خلیفہ رہے۔ اور یافعی نی مراۃ الجنان مین لکھا ہی مزاج معتضد کا حالت مرض مین کثرت جماع سی اور بدپرہیزی سی متغیر ہو گیا۔

راقم کہتا ہے مزاج کے متغیر ہونے سی ظاہر امرادیہ ہی کہ مرض کی ایسی شدت ہوئی کہ منجر اونکی موت کیطرف ہوی۔ بعد اوسکی یافعی لکھتی ہین کہ اونهون نی آخر جلد ثانی کتاب مرہم مین کچھ ذکر کیا ہے جو کیفیت اونکی مرض کی ہوئی اور جو علاج اونکا کیا گیا اور جو اونپر گذرا بعد اونکی تنور سی نکالنی کی جو زیتون کی لکڑی سی گرم کیا گیا تھا اور اونکو صبر اور قرار نہ تنور مین ٹھہرنے سی ہوتا تھا بسبب اوسکی شدت کی گرمی کے اور نہ تنور سی باہر اونکو نکالنی مین چین پڑتی تھی بسبب شدت کی سردی کی پھر جب ایکمرتبہ تنور مین ٹھہائے گئی روح اونکی بدن سی نکل گئی وہ کیفیت مشرح اور حال اوسکی متعلق اور ذکر صحت روایت کا سب اوس کتاب مین ہے۔

راقم کہتا ہی وہ کتاب یافعی کی نہ ہمنی کبھی دیکھی ہی نہ اوسکا نام سنا ہی اور مراۃ الجنان
جو اسوقت ہمارے زیر نظر ہے ایسی غلط ہی کہ اوسکا مطلب سمجھنا گویا تصنیف کرنا ہی اسواسطی ہم بہ یقین یہ
بھی نہین کہسکتے کہ اوسکا نام مرہم ہے یا وہ کوئی دوسرا لفظ ہی بدون نقطونکی وہ لفظ اس صورت سی
لکھا ہی مراہم اور یہ بھی نہین معلوم ہے کہ وہ کتاب کس فن کی ہی۔ بعد اوسکی مراۃ الجنان مین لکھا ہی معتضد
بڑی شجاع اور مہیب تھی اور صاحب التدبیر اور اوسمین حازم تھی اور اونکی مزاج مین تشیع تھا۔ روضۃ الصفا مین منقول
ہی کہ معتضد نی اپنے خلیفہ ہونیسی پہلی خواب مین دیکھا کہ ایک شخص دجلہ کے کنارے پر کھڑا تھا اور اوسکا
سارا پانی مٹھی مین لے لیتا ہی اور پھر چھوڑ دیتا ہی اوس شخص نی معتضد سی پوچھا تم مجھی جانتی ہو مین کون
ہون اونھون نی جواب دیا مین نہین جانتا ہون تب اوس شخص نے کہا مین علیؑ ابن ابی طالب ہون
پھر کہا جب تم خلیفہ ہوجاؤ تب میری اولاد کی ساتھ نکوئی کرنا۔ پھر اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ بعض کتب مین
مروی ہی کہ طبرستانکی حکام مین ایک بزرگ تھی محمد ابن زید علوی وہ ہر سال تیس ہزار دینار جو اوس
زمانی کی اشرفی تھی ایک سوداگر کے پاس بغداد مین بھیجتی تھی کہ علویونپر تقسیم ہوتی تھین ایکمرتبہ بغداد کے
کوتوال کو اوسکی آنے کی خبر پہنچی اوسنے سب ضبط کرلین اور معتضد کو اطلاع کی اونھون نی حکم دیا کہ وہ
سب مال جسے تمنی لیا ہی اوسکو پھیر دو اور کہا مینی ایک شبکو خواب مین دیکھا کہ مین کہین جاتا تھا رستی
مین ایک پل ملا اوسپر ایک مقدس بزرگ نماز پڑھتے تھی اور مجھکو یہ معلوم ہوا کہ وہ بزرگ کسیکو
اوس پل سی عبور نہین کرنے دیتی تھی جب وہ نماز پڑھچکی تب مین اونکی پاس گیا اور سلام کیا اونھون
نی ایک بیل یعنی کدار مجھکو دیا اور کہا یہ زمین کھودو جب مینی کئی کدار زمین پر مارے تب اونھون نے
مجھسی پوچھا تم جانتے ہو مین کون ہون مینی کہا مین نہین جانتا فرمایا مین علی ابن ابیطالبؑ ہون
جتنی کدار تمنی زمین پر مارے ہین اوسیقدر تمہاری اولاد خلافت کریگی اور تم جب خلیفہ ہو تو میری

اولاد مین سے کسیکو نہ ستانا اور رنج ندینا اور یہی وصیت اپنی اولاد کو کیجیو جو خلیفہ ہونگی بعد اوسکی اونھون نے
رستہ دیا کہ مین اوس پل سے پار ہوگیا - یہ حکایت لکھی روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ حافظ آبرو نی اپنی تاریخ
مین اس قصی کو اور طرحسی لکھا ہی مگر آل دونو کا ایکہی ہے - پھر روضۃ الصفا مین معتضد کی ایک
حکایت لکھی ہی اوسکو بعینہ ہم نقل کرتے ہین اوسسے معلوم ہوتا ہی کہ معتضد بھی مثل مامون رشید کی مایل
بہ تشیع تھی جیسا یافعی کی روایت سی ہم پیشتر لکھا ہی وہ یہ ہی - ۲۸۴ھ مین معتضد نی حکم دیا کہ خطیب لوگ
خطبونمین معاویہ بن سفیان پر لعن کیا کرین اونکی وزیر نے منع کیا کہ ایسی حکم سے عوام مین ایک مفسدہ
برپا ہوجاویگا معتضد نی وزیر کی ممانعت قبول نہ کی بلکہ حکم دیا کہ مامون نی جو ایک رسالہ معاویہ کی معائب
اور برائیونمین لکھا ہی جسمین مدایح حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی اور اونکی اولاد کے
بھی ہین ممبرونپر پڑھا جاوے تب معتضد کو وزیر نے یوسف بن یعقوب سی جو قاضی تھی کہا تم جاکے خلیفہ
کو سمجھاؤ تاکہ صدور اس حکم کا ملتوی ہو قاضی نی جاکے عرض کیا یا امیر المومنین اگر یہ رسالہ مشتہر ہوگا اور
معاویہ کی نسبت جو حکم ہوا ہی وہ عوام کو معلوم ہوگا تو وہ فساد برپا کرینگی معتضد نے جواب دیا کہ مین تلوار سے
اونکا فساد مٹاؤنگا تب قاضی نی کہا علویونکی نسبت کیا کیجئیگا اوس رسالہ مین اونکی مدح و ثنا ہی اور اکثر
وہ لوگ خروج بھی کرتے ہین اور لوگونسی اپنی بیعت طلب کرتے ہین جب عوام کو اونکی فضائل اور
مدایح حسبی اور نسبی معلوم ہونگی سب اونکی راغب اور معین ہوجاینگی اور وہ خود بھی سب دلیر ہوجاینگی
یہ سنکی معتضد اوس ارادیسی باز رہے - ایک حکایت عجیب روضۃ الصفا مین مروج الذہب سی منقول
ہوئی ہی کہ ایک شخص معتضد کے سامنی مختلف صورتین بدل بدل کے آیا کرتا تھا کبھی ایک بوڑھے
راہب کیصورت پر سفید داڑہی راہبونکی کپڑے پہنی ہوے کبھی ایک نوجوان خوبصورت کبھی تجار
کیصورت پر کبھی ننگی تلوار ہاتھ مین لئے ہوے آیا اور معتضد کے کسی خادم پر ایک وار کیا وہ سب

صورتین معتضد کو نظر آتی تھین جب دروازے قصر خلافت کی بند ہوجاتی تب کوٹھی پر یا اس قصر مین وہ صورتین ظاہر ہوتی تھین یہ حکایت عام اور خاص مین مشہور ہوئی لوگ طرح طرح کی خیالات اوس امر مین دوڑاتی تھی بعضی کہتی تھی وہ شیطان ہے معتضد کو ڈراتا ہے اور ایذا دیا چاہتا ہے کوئی کہتا تھا وہ کوئی مسلمان جن ہے معتضد کو ڈراتا ہی تاکہ وہ حرکات اور افعال ذمیمہ کی مرتکب ہون بعضی لوگو نکا یہ تصور تھا کہ معتضد کی کسی خادم کو کسی عورت کی ساتھ معتضد کے محل کی کچھہ تعلق اور تعشق ہوگیا ہے اوسنے حیل حکما از قسم نیرنجات اور طلسمات سیکھی ہین وہ سارے شعبدے کیا کرتا ہے الغرض معتضد کو اس واقعہ سے بہت غصہ اور اضطراب پیدا ہوا اور اہل عزایم کیطرف اونھون نے رجوع کی اور بعضی اپنے خدمتگارونکو اونھون نے تلوار سے قتل کیا اور بعضونکو دجلہ مین پھینک دیا صاحب مروج الذہب کہتا ہے وقد اتینا علی الخبر فی ذلک والسبیل الموجب له والحیلة فیه وما قال الفلاسفة وما حکی عن افلاطون فی هذا المعنی۔ راقم کہتا ہے اس عبارت عربی مین کچھہ غلطی ہے اوسکا مطلب ہماری سمجھہ مین نہین آیا اسیطرح سے اوسکی قبل جو بعضی خدمتگارون کی قتل کو بشمشیر اور بعضونکو دجلہ مین پھینک دینی کو لکھا ہے کتاب مطبوع بمبئی مین کچھہ وہان بھی غلطی ہے غالبا کچھہ عبارت چھوٹ گئی ہے اسواسطی کہ نتیجہ رجوع کا اہل عزایم کیطرف نہین لکھا اور عجب نہین ہے کہ جو متبادر عبارت سے ہوتا ہے کہ معتضد نے بعضونکو خدمہ مین سے تلوار سے قتل کیا اور بعض کو دجلہ مین پھینک دیا وہ حرکت اوسی صورت مرئیہ کی تھی نہ معتضد کی اسواسطی اس مقام کو ہمنے اوسیطرح سے چھوڑا جیسا لکھا گیا جب تلک کوئی نسخہ روضۃ الصفا کا صحیح ہاتھہ لگی

سترہوین خلیفہ بنی عباس کے

ابی محمد علی المکتفی باللہ نہی بن احمد المعتضد باللہ خلیفہ شانزدہم بن طلحہ موفق بن جعفر المتوکل خلیفہ دہم بن محمد المعتصم خلیفہ ہشتم بن ہارون رشید

خلیفه پنجم - انکا لقب یافعی کی مراۃ الجنان مین اور طبری مین اور روضۃ الصفا اور سبایک الذہب
مین مکتفی باللہ لکھاہی مگر شیخ اکبر کی مسامرہ مین مقتفی باللہ ہی غالبًا وہ کاتب کا نسخ ہی وہ غرہ
ربیع الاول سنہ ۲۶۴ ہجری مین پیدا ہوسے تھی مان اونکی بروایت سبایک الذہب ترکیہ تھی اور حسن و
جمال مین ضرب المثل تھی یہانتک کہ بعضون نے اوسکی ثنا مین یہ قطعہ عربی لکھاہے **قطعہ**
قایست بین جمالہا وفعالہا ۞ فاذا الملاحۃ بالجنایۃ لاتفی ۞ واللہ لاکلمتہا ولوانہا ۞ کالشمس او کالبدر
او کالمکتفی ۞ راقم کہتاہے اِس شاعر کا شعر دلالت کرتاہے اسپر کہ وہ ذی عفت نہ تھی اور ظاہرا
یہ وہی خاتون ہی جسکو روضۃ الصفا مین لکھاہے کہ معتضد نی ایک خاتون جمیلہ کی ساتھہ نکاح کیا اور
اوسکی مہر مین سوائے تحائف ہند اور عراق اور چین کی دس ہزار درہم نقد دئے اور اوسی پیشتر اوسی
کتاب مین ہی معتضد کو عمارت کا بہت شوق تھا چنانچہ ایک قصر ثریا نام بنایا تھا جسکی تعمیر مین چار لاکھہ
دینار صرف ہوا اور اوسی پیشتر چونکہ معتضد کی بخل اور امساک کی شکایت لکھی تھی اسواسطی اون
دونو روایتونکی بعد یہ فقرہ لکھاہے مخفی ومحجوب نماند کہ صرف دراہم در عمارت وخرج دنانیر جہت
ازالۂ بکارت بہ بخل وامساک بے نہایت منافات ندارد اِس صورتمین عمارت کی خرچ مین دراہم کی
جگہہ پر دنانیر غلطی سے لکھی گئے اور مہر مین بسہو دنانیر کی جگہہ پر دراہم ہوگئی یا اس فقرہ مین دراہم
سی دنانیر اور دنانیر سے دراہم غلطی سی بدل گئے ہین - اور مسامرہ مین مکتفی کی مان کو رومیہ شیخ
نام لکھاہی - الغرض معتضد کے وفات کیوقت مکتفی رقہ مین تھی کہ وہ انکی امارت اونسی متعلق تھی قاسم
بن عبید اللہ جو اونکی باپ کے وزراء مین تھی اور ظاہرا وہ بغداد کے بھی حاکم تھی اونھون نی بغداد مین مکتفی
کی سبب سے بیعت کرائی اور اونکو رقہ مین لکھہ بھیجا وہ فوراً وہان پہنچ گئے اور لوگون نی اصالۃً تجدید
بیعت کی کی اور چونکہ مسامرہ مین معتضد کے وزیر کا نام جیسا مذکور ہوچکاہے عبید اللہ بن سلیمان

لکہا ہی ظاہرا وہ قاسم جنہون نی مکتفی کی بیعت بغداد مین وکالۃً کروائی وہ اونہین عبید اللہ کے بیٹی تھی
اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عبید اللہ معتضد کی حالت حیات مین قضا کر گئے تھی اونکی جگہہ پر وہی قاسم اونکی
بیٹی مقرر ہوے تھی - روضۃ الصفا مین مرقوم ہی مکتفی نے تخت خلافت پر بیٹہتی ہی سب گڑہے
جو معتضد نے لوگونکی زندہ دفن کرنیکی واسطے کہدوائے تھی وہ سب پٹوا دیئے اور ایک روایت سے
اوسی جگہہ پر مسجد جامع بنوائی معتضد کا معمول تھا کہ جسسے ناراض ہوے ایک غار مین مجرم کو زندہ
اوٹا لٹکا کی غار کو بند کروا دیتے تھی اور ظاہرا عبرت کیواسطی ایسی غار بہت سی کہدوا رکھی تھی جسمین
لوگ ڈرتے رہین اونہین غارونکو مکتفی نی پٹوا دیا یا جو لوگ زندہ دفن ہو چکی تھی اونکی نشانات
باقی ہونگی وہ نشانات مٹا کی وہان مسجد جامع بنوائی - سوائے اوسکی مکتفی نی باپ کی عادت کی خلاف
داد و دہش بہت شروع کی اس سبب سے وہ بہت محبوب اور مرغوب رعایا کی ہوی - اور قرامطہ
کی ابتدا اگرچہ مکتفی کی باپ کی عہد سی ہوئی تھی مگر اونکی عہد مین اونھون نی بہت زور کیا تہا ممالک
عرب مین اور شام مین اونکا استیلا ہوا بہت بڑے ظلم و ستم اونممالک مین اونکیطرف سی
واقع ہوے بہت سی ممالک کے بلدان اور قصبات اور قریات مین ہزارون عورتین اور بچون
تک اونھون نی نہین چہوڑے سبکو قتل کیا مرد کس حساب مین ہین آخرش مکتفی کیطرف سی اونکا خوب
قلع اور قمع ہوا بڑے بڑے سردار اوس قوم کے گرفتار ہوے اور بہ اشد عذاب قتل کئے گئے
لیکن بیخ اونکا نہ مٹا رفتہ رفتہ مصر اور حجاز مین اور بعضی ممالک افریقیہ مین ایک مدت تک اوس
قوم نے خلاف کی اور ترکون کی ہاتھ سی اونکی خلافت مٹی - روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ وہ قوم
نہایت بدمذہب تھی سارے محرمات حلال سمجھتی تھے اور احکام شرعیہ کی تاویلات لغو کرتے تھی
نماز پڑھنا اس صورت سے جو بحکم الہی شارع اسلام نے علیہ الصلوٰۃ و السلام بتلائی ہے اوسکی

اونکی نزدیک کچھہ اصل نہین ہی امام معصوم کی فرمانبرداری نماز ہی زکواۃ عبارت ہی امام معصوم کو
خمس پہنچانے سی صوم کہتی ہین اسرار امامت کو چھپانیکو دن بھر فاقہ کرنا اور کچھہ نہ کھانا لغو ہی زنا
عبارت ہی امامت کی اسرار کو فاش کرنا اور عورت تو مرد کیواسطی مخلوق ہوئی ہے ہر مرد کو ہر عورت
کی ساتھہ صحبت کرنا روا ہی اوسی زنا نہین ہوتی اور چونکہ ابتدا مین کوئی سردار موجد اس مذہب کا خط مقرمط
یعنی نہایت باریک لکھتا تھا اس سببسے اوس جماعت کا نام قرامطہ ہوگیا - اوایل مین معتضد باللہ
کی عہد مین ابو سعید نامی ایک اونکا رئیس پیدا ہوا جو کچھہ جمعیت کرکے بحرین سی نکلا قطیف کوئی
جگہہ ہی وہان مسلط ہوا معتضد نی عمرو بن عباس غنوی نام ایک سردار کو کچھہ تھوڑسی جمعیت فوج کے
ساتھہ اوسکی مدافعت کیواسطی مامور کیا جب اوسی مقابلہ ہوا بڑے کشت وخون کی بعد ابو سعید نی
عمرو بن عباس کو مع اوسکی باقیماندہ ہمراہیونکی قید کرلیا جبین سی سواے بن عباس کی ہمراہیونکو اوسنی
قتل کر ڈالا صرف بن عباس کو حلف لیکی چھوڑدیا کہ اوسکا پیغام لفظ بلفظ معتضد کو پہنچادیوے خلاصہ
اوسکی پیغام کا یہ تھا تم جسکو میری مدافعت کیواسطی مامور کروگے کتنی ہی جمعیت سے کیون نہو وہ میرے
اوپر ظفر نپاویگا مین تمہارا کوئی ملک نہین چھینتا جنگجو نہین رہتا ہون اس صورتمین لوگ میرے مقابلی
کیواسطی مامور کرنیمین ناحق آدمیونکا کشت وخون ہوگا اور ہمیشہ تمہاری سبکی ہوگی اسواسطی کبھی کوئی
مجھپر ظفر نپاویگا - وہی بن عباس ناقل ہی کہ جب وہ معتضد کی پاس پہنچی وہ اونکو دیکھکی بہت ہی
متعجب ہوے اسواسطیکہ اونکی گمانمین وہ مقتول ہوگئی تھی اونسی ماجری پوچھا ابن عباس نے خلوت کرواکے
پیغام ابو سعید کا پہنچایا معتضد وہ پیغام سنکے ایسی برہم ہوے کہ راوی کی گمان نہین تھا کہ وہ خود اوسکی
مدافعت کیواسطی چڑھینگے لیکن ایک مدت تک اونھون نی قرامطہ کا نام بھی نہ لیا - جب اونکو خبر
پہنچی کہ ایک گروہ اونکا اطراف کوفے مین خلق اللہ کو اغوا اپنی تبعیت پر کرراہی تب ایک سردار کو

اونکی گرفتاری کیواسطے مامور کیا اوس سپہ سالار نے اوس جمعیت قرامطہ کے سردار کو گرفتار کرلیا اور اوسکی
جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کردیا اور اوس سردار کو معتضد کے پاس لے آیا اوسے معتضد نے پوچھا تیرا مذہب
کیا ہی اوسنے جواب دیا آپکو میرے مذہب سے پوچھنے سے کیا فائدہ ہی مگر جسقدر میرا عقیدہ اور مذہب آپسے
متعلق ہی اوسکو فرمائیے تو مین بیان کرون معتضد نے کہا بیان کر اوسنے کہا جب جناب رسالتمآب
نے قضا کی عباس نے ہرگز دعوی خلافت کا نہین کیا ابوبکر خلیفہ ہوئے پھر عمر ہوے اونھون نے خلافت کو
چھ آدمیونکی شوری پر چھوڑا اون چھ آدمیونمین بھی عباس کا نام نہ تھا اور خود بھی اونھون نے
اوسوقت اپنا دعوی اور استحقاق نہین پیش کیا اس سبب سے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آل
عباس کو بالکل خلافت کا استحقاق نہین ہے معتضد یہ سنکے بہت برہم ہوے اور حکم دیا کہ اوسکی
سارے دانت توڑ ڈالے گئے اور ایک ہاتھ بندھوا کے اوسکو لٹکوا دیا دوسرے دن ایک ایک عضو
اوسکا بتدریج کاٹا گیا اور اسی عذاب سے وہ قتل کیا گیا اوسکی قتل کیوقت لوگ صدور ایک کرامت کا
اوسے نقل کرتے ہین جسکو عقل باور نہین کرتی مگر روضۃ الصفا مین جہان یہ حکایت مذکور ہے
شرح اوس کرامت کی نہین کی کہ وہ کیا تھی - پھر مکتفی کے عہد مین جیسا اوپر مذکور ہوا بہت سے
قرامطہ کے سردار گرفتار ہوے اور قتل کئے گئے اونمین حسین نام ایک شخص تھا جو دعوی سیادت کا کرتا تھا
اور اپنا نسب یون ظاہر کیا تھا حسین بن عبید اللہ بن محمد بن اسمعیل بن جعفر صادق علیہ السلام
وہ بھی پکڑا گیا اور قتل کیا گیا لیکن بیچ اونکا نہ مٹا ایک مذہب شیعہ اسماعلیہ کی بنا انھین قرامطہ
سے پڑی اور ظاہرا فاطمیین مصر کے اونھین کی ایک شاخ تھی جنکو عبیدیون بھی کہتی ہین -
سبایک الذہب مین لکھا ہی کہ فاطمیین اپنے تئین اولاد عبید اللہ المہدی بن محمد الحبیب بن
جعفر المصدق بن محمد المکتوم بن اسماعیل بن جعفر الصادق علیہ السلام کہتی ہین پھر اوسین لکھا ہے

کہ اس نسب مین نسابون نے اور بعضی اجلہ علمانے طعن اور قدح کی ہو اور خدا دانا ہو کہ امر حق کیا ہے۔
روضۃ الصفا کی روایت مین دو نام بیچکے ساقط ہوے ہین محمد بن الحبیب اور جعفر مصدق اور عبید اللہ
کا لقب مہدی نہین لکھا اور محمد دوم کی صفت مکتوم نہین لکھی۔ الغرض اون لوگونکو پہلی بلاد مغرب
مین اور افریقیہ مین تسلط ہوا پھر وہانسے مصر اور شام اور حجاز کے مالک ہوگئے۔ مکتفی کی مہر مین علی بن
معتضد کندہ تھا حاجب اونکا سوسن اونکا اپنا غلام تھا وزیر قاسم بن عبید اللہ قاضی اونکے ابو حازم تھے
پھر یوسف ہوے پھر یعقوب ہوے پھر ابو عمر پھر علی بن شوارب۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہو کہ مکتفی نے ذیقعدہ
۲۹۵ھ ہجری مین قضا کی زمانہ اونکی خلافت کا بقول مسعودی کے چھ برس چھ مہینے سولہ دن تھے اور
عمر اونکی تینتیس برس چھ مہینے کی ہوئی۔ اور رسالہ ایک الذہب مین ہو کہ بارہوین ذیقعدہ روز یکشنبہ
۲۹۵ھ ہجری مین اونھون نے قضا کی اور بموجب اوسیکی روایت کے ولادت اونکی جو پیشتر لکھی گئی ہی
اوس حساب سے عمر اونکی اکتیس برس آٹھ مہینے بارہ دن کی ہوی اور اوسیکی روایت سے مکتفی نے
آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیان چھوڑین۔ اور رسالہ مرہ مین اونکی عمر ترسٹھ برس بیس دن کی لکھی ہے
غالبًا وہ کاتب کی غلطی ہے کہ تینتیس کی جگہہ پر ترسٹھہ ہوگئے ہین پھر اوسمین لکھا ہو کہ سات
دن ربیع الثانی ۲۸۹ھ مین باقی تھے جب اونکی بیعت ہوئی اور تیرہوین ذیقعدہ ۲۹۵ھ مین اونھون نے
قضا کی اور چھ برس چھ مہینے بیس دن خلیفہ رہے۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہو ابو الحسن
علی بن المعتضد المکتفی باللہ بہت جمیل تھے خاصۃً بدیع الجمال معتدل القامت خوش رنگ اسود الشعر
بعد اپنے باپ کے خلیفہ ہوے اونکی خلافت ساڑھے چھ برس رہی۔ **اٹھارہوین خلیفہ بنی عباس**
کے مکتفی باللہ کے بھائی ابو الفضل جعفر المقتدر باللہ تھے بن معتضد باللہ
سولہوین خلیفہ بن طلحۃ الموفق بن المتوکل دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ

آٹھوین خلیفه بن ہارون رشید پانچوین خلیفه - سبایک الذہب مین ہی مان
مقتدر کی رومیه تھی اور بعضی کہتی ہین ترکیه مسمات قریبه رمضان سنه ۲۸۲ مین وه پیدا ہوئے تھی بعد اپنی
بھائی مکتفی کے اونکی ولایت عہد سی خلیفه ہوئے اونسی پیشتر کوئی خلیفه بنی عباس کا اونکی عمر مین خلیفه نہین
ہوا تھا اسواسطی که وه تیره برس کی عمر مین خلیفه ہوئے بعد ایکمدت کی لوگون نی اونکو خلافت سی خلع کیا اور عبد الله
بن المعتز بارہوین خلیفه کی بیٹی کو خلیفه کیا پھر اوسیدن عبد الله کو خلع کر کے مقتدر کو خلیفه بنایا وه قصه
اور وه سبب عزل اور نصب کا بہت طول ہے بڑی تاریخونسے معلوم ہوگا پھر مقتدر خلافت مین
سنه ۳۱۷ ہجری تک مستقل رہے اس سالمین پھر اونکو خلع کیا اور محمد بن معتضد سولھوین خلیفه کی بیٹی کو
خلیفه کیا چند مدت کے بعد پھر خلافت مقتدر کیطرف رجوع ہوئی مگر سنه ۳۲۰ ہجری مین فتنه اور فساد امرای
بغات کا بڑھگیا اور اوس ہنگامے مین مقتدر بیچارے مقتول ہوگئے - اور مسامره مین لکھا ہی
مان مقتدر کی رومیه شغب نام تھی اونکی مہر مین کھدا تھا جعفر یثق بالله وزیر اونکی عباس
بن حسن تھی اونھون نے وزارت مین مکرر عزل و نصب کیا بہت سی لوگ اس منصب پر اونکے
عہد مین مامور ہوئے منجمله اونکی فضل بن جعفر بن المہدی بن الفرات المعروف به ابن خیزرانه تھی حاجب
اونکا نصر قشوری تھا اونکا ایک غلام یونس نام جسکو اونھون نی بہت بڑھا دیا تھا اوسنے نمک حرامی سے
اونکو قتل کیا سینتیس برس چند روز کم اونکی عمر ہوئی بیعت اونکی ذیقعده سنه ۲۹۵ مین ہوئی تھی اور
شوال سنه ۳۲۰ مین وه قتل ہوئے پچیس برس ستره دن کم اونھون نی خلافت کی اور تیره برس کی عمر مین
خلیفه ہوئے تھی قاضی اونکی عہد کی بہت تھی منجمله اونکی یوسف بن یعقوب اور اونکا بیٹا عمر محمد بن یوسف
اور عبد الله بن الشوارب وغیره تھی - اور روضة الصفا مین مذکور ہی مقتدر نی چوبیس برس گیاره مہینی
سوله دن خلافت کی اور اڑتیس برس پانچ مہینی کی اونکی عمر ہوئی امرا اور وزرا اتفاق پیشه اونکی

وقت مین جمع تھی ایک دوسرے کی سعایت سے وزرا مین اکثر عزل اور نصب ہوا کیا اور اونکی فسادات
باہم سے خلیفہ کا بھی مکرر عزل ونصب ہوا جیسا مجملاً سبایک الذہب کی روایت سے اوپر ذکر ہوا ہے
مقتدر بہت کریم النفس تھے عطایا اور صدقات بہت کرتے تھے اور اکثر روزہ دار رہتے تھے رعایا کے ساتھ
برفق ومدارا اور اخلاق اور مروت سے زندگانی کرتے تھے مگر عورتونکو نظم خلافت مین اونکے عہد مین بہت
مداخلت تھی چنانچہ ایک اونکی مان کی لونڈی دیوان مظالم مین بیٹھی تھی اور علما اور فقہا کے ساتھ تمام
رہتی تھی داد ودہش اونھون نے بہت کی جو کچھ پہلے خلفا نے بیت المال مین جمع کیا تھا وہ سب اونھون نے
خرچ کر ڈالا اونکی مہر مین کندہ تھا **الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شیئ**۔
راقم کہتا ہے سامرہ کی روایت سے پیشتر اور ہی کندہ مہر کا لکھا گیا ہے شاید دو مہرین ہونگی
بارہ مرتبہ وزرا مین اونھون نے عزل ونصب کیا منجملہ اونکے وزرا کے اپنی اپنی نوبت مین عباس بن
حسن اور ابن فرات اور ابن خاقان اور حامد بن عباس اور علی بن عیسی اور محمد بن علی بن مقلہ وغیرہ
تھے اور یونس ایک اونکا خادم اور غلام اگرچہ وزیر نہین مقرر ہوا مگر سب وزرا سے زیادہ مقتدر تھا
امور اہم مین اونکے عہد خلافت کے ایک تسلط خلفاے اسماعیلیہ کا مصر وغیرہ مین تھا جو اپنے تئین فاطمیین
کہتے تھے بنا اونکی اونکے اپنے دعوے سے ابو محمد عبید اللہ سے بن محمد بن عبد اللہ بن میمون بن محمد بن اسمٰعیل
بن جعفر صادق علیہ السلام ہوئی کہ اوسنے اپنے تئین ملقب بمہدی باللہ کیا اور ممالک مغربیہ مین
خروج کرکے قدیم خاندانونکو اوسنے مٹا دیا اوسکی اولاد مین سے ایک شخص نے جسنے اپنے تئین ملقب
بہ المعز لدین اللہ کیا تھا ممالک مصر پر استیلا پایا چنانچہ مدت تک اوسکے خاندان مین وہانکی خلافت
رہی جسکو صاحب روضۃ الصفا نے دودمان علویہ اسماعلیہ لکھا ہے یہ خاندان وہی ہے جسکا ذکر مجمل
اور نسب معتضد باللہ کی خلافت کے ذکر مین سبایک الذہب سے پیشتر ہمنے نقل کیا ہے مگر اس

اخیر روایت روضۃ الصفا مین اوس خاندان کے نسب مین بڑا اختلاف بیان کیا ہے ہمارے گمان مین اول روایت صحیح ہے اگر کسی تاریخ مین ہمکو مفصل اور مرتب کوائف اوس خاندان کی حکومت کی معلوم ہونگی وہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بعد ختم ذکر خلفاے عباسیہ کے نقل کرینگے - دوسرا امر اہم جو مقتدر کی عہد خلافت مین واقع ہوا قتل حسین بن منصور حلاج کا تھا روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ اوس عہد خلافت مین جب حامد بن عباس منصب وزارت پر مامور ہوا وہ باعث اونکی قتل کا ہوا - اس واقعہ کی کیفیت پہلی ہم اوسی کتاب سے نقل کرتے ہین بعد اوسکی جو اوس باب مین شیخ اکبر نے مسامرہ مین اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی وہ نقل کرینگے - لکھا ہی منصور حلاج کو سہل بن عبد اللہ تستری اور ابو القاسم جنید بغدادی اور ابو الحسین نوری کے ساتھہ اظہار ارادت تھا مگر دعاوی بلند خارق اور کرامات کی کرتے تھے یہ خبر حامد بن عباس کو پہنچی کہ ایک شخص ایسا پیدا ہوا ہے کہ بہت خوارق عادات کا دعوی کرتا ہے یہانتک کہ مردے کو زندہ کرتا اور تسخیر جنات کا بھی اوسکو دعوی ہی اور اکثر دار الخلافت کی لوگ اور وزرا مین سلطنت اوسکی طرف رجوع کرتے ہین - ایک یہ خبر سلطنت مین پہنچی کہ ایک شخص بنی ہاشم کا یہ کہتا ہی کہ ابن منصور حلاج خدا ہی اور مین اوسکا پیغمبر ہون - وزیر نے ایک جماعت کو اونکی مریدین مین سی گرفتار کیا بعد تخویف او تہدید کی سب نے اعتراف کیا کہ ہم نیز خوب ثابت ہوگیا اور سبکو یقین ہے کہ ابن منصور خدا ہی اور مردونکو زندہ کرتا ہے مگر جب خود ابن منصور سی پوچھا گیا اونھون نے کہا نعوذ باللہ جو مجھکو دعوی خدائی کا ہو مین نماز گذار اور روزہ دار ہون اور برابر عبودیت پر قایم ہون بجز اعمال خیر کے اور مین کچھہ نہین جانتا - وزیر نے علما اور فقہا کو جمع کرکے اونسی درخواست کی کہ ابن منصور کے قتل کا فتوی لکھین سب علما نے باتفاق کہا جب تک اونکا جرم موجب قتل ہمپر ثابت نہوگا ہم فتوی نہین لکھین گے - اب وزیر کو فکر اونپر جرم ثابت کرنیکی ہوئی پہلے وزیر نے علی بن عیسی کو حکم دیا کہ ابن منصور حلاج سی مناظرہ کرو -

راقم کہتا ہی کہ وہ علی بن عیسیٰ اپنے عہد مین وزیر بھی ہو گئی ہین جیسا پیشتر روضۃ الصفا کی روایت سی لکھا بھی گیا ہے شاید وہ علما کے زمرے سے ہونگی - اونھون نی بن منصور کو قید خانی سی بلا کی اونسی کچھہ گفتگو شروع کی جسمین اونکو کوئی سخت بات کہی ابن منصور نی کہا اگر اسے زیادہ آگی تم بڑہی اسی زمین کو پانوسی اشارہ کرونگا جو تمکو خسف کریگی علی بن عیسیٰ یہ کلام سنتے ہی ڈر گئی اور وزیر کی پاس اونکی مناظرہ سی استعفا کیا - اب وزیر نے ایک عورت نوجوان کو ابن منصور کی معتقدین مین سے بلوایا جسکی منگنی بھی ابن منصور نی اپنے بیٹے کے ساتھہ کی تھی اوسنے گواہی دین بعضی خوارق عادات ابن منصور کے نقل کرکے کہا کہ ایکدن اونکی ایک بیٹی نی مجھسے کہا کہ میرے باپ کی سامنی سجدہ کرو اوسنے کہا سجدہ سوا خدا کی دوسرے کا درست نہین ہی اسپر ابن منصور نی کہا یہ ٹھیک ہی مگر زمین پر ایک خدا ہی اور آسمان پر دوسرا خدا ہی مگر علما نی ایک عورت کی گواہی کو قبول نہ کیا اور فتویٰ اونکی قتل کا نہ لکھا بعد اوسکی اونکی قتل کا ایک عجیب امر باعث ہوا کہ ایک پرچہ کاغذ کا ابن منصور کے ہاتھہ کا لکھا ہوا وزیر کی ہاتھہ مین آیا اوسمین لکھا تھا جسکو آرزو حج کرنیکی ہو اور عوائق سی مکے مین نہ جا سکی تو اوسکو چاہیے اپنی گھر کو ہر طرحکی نجاسات سی پاک کرکے وہان کسیکو جانے ندے جب حج کے دن آوین تو اوسمین ایک مربع سنگ چوکا بنا وے - راقم کہتا ہی معلوم نہین اوسے مراد صرف نشان چوکے کا کرنا ہی یا مربع احاطہ دیوار کا درکار ہے متبادر امر دوم ہے پھر اوس چوکے کے گرد طواف کرے اور جتنی مناسک حج کے ہین وہ اوسمین ادا کرے اور ایک رات کو چند یتیم لڑکونکو اچھی اچھی کپڑے پہناوے اور اچھا کھانا جو میسر ہو وہ کھلاوے اور ہر یتیم کی اپنے ہاتھہ سی خدمت کرے پھر ہر یتیم اچھا کرتہ اور سات درہم یا تین درہم جسکی یونی دو روپے یا بارہ آنے ہمارے ہندوستان کی رواج کے ہوے دیکے رخصت کرے تو یہ عمل اوسکا قایم مقام حج کے ہو جائیگا - وزیر نے وہ کاغذ سب علما اور فقہا کو جمع کرکے پیش کیا قاضی ابو عمرو نی حلاج سے

پوچھا یہ پریشان تحریر کس روایت اور کس کتاب سے لی ہی حلاج نے جواب دیا کتاب اخلاص سے جو حسن بصری
کی تصنیف ہی اور بعضی تاریخ کی کتاب مین لکھا ہی فلانی کتاب سی جو ابو عمر و عثمان مکی کی تصنیف ہے
قاضی نے کہا او کشتنی مینی وہ کتاب دیکھی ہی اوسمین ہرگزوہ روایت جو تو نی لکھی ہی نہین ہی۔ قاضی
کی وہ گفتگو جب وزیر کے کانین پہنچی اوسنے قاضی سی اصرار کیا کہ تمہاری راے مین حلاج کشتنی
ہو چکا یعنی مار ڈالنے کے لایق اب تمکو چارہ نہین ہے بجز فتوی لکھنے کے قاضی نی ہرچند فتوی لکھنی
مین تعلل اور تساہل کیا لیکن پھر مخالفت وزیر کے حکم سے وہ نکر سکے لکھدیا کہ خون حسین بن منصور
حلاج کا ہدر ہے جو کوئی اونکو قتل کرے اوسے مواخذہ دنیوی شریعت کی بموجب نہوگا اور سب
علما اور فقہا نی قاضی کے متابعت سی اونکی راے کی ساتھ اپنا اتفاق لکھدیا۔ اور بعضی تاریخون مین
لکھا ہی کہ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نی بھی لکھدیا کہ حلاج بحسب ظاہر شریعت کشتنی ہی مگر یہ امر خلاف
واقع ہے اسواسطیکہ کہ خواجہ محمد پارسائی اور سارے علماے اخبار نے لکھا ہے کہ ابن منصور کے
قتل سے اونیس برس پیشتر حضرت شیخ ابو القاسم جنید نے قضا کی تھی۔

راقم کہتا ہی تقدیم موت شیخ جنید کی حلاج کے قتل سے اونکی فتوای قتل
حلاج کے انکار کی دلیل جب ہوسکتی ہے جب ہفوات ابن منصور کے اونکی عہد مین مشہور نہ ہوے
ہوان البتہ یہ ثابت ہوا کہ وزیر نی جو فتوی قتل کا لکھوایا تھا اوسپر اونکی دستخط نہ تھی۔ الغرض جب فتوی
حلاج کے خون کے ہدر ہونیکا مکمل ہوگیا تب وزیر نے اوسکو مقتدر باللہ خلیفہ کے روبرو پیش کیا اونھون
نی حکم دیا کہ شریعت غرا کا حکم نافذ کرو۔ وزیر نے بغداد کے کوتوال کو حکم دیا کہ کل ابن منصور حلاج کو
دجلے کے پل پر لیجاکے پہلی اونکو ایک ہزار کوڑے مارو اگر اوسے نہ مرین تب ہاتھ پانو اور سر اونکا کاٹ
کے پل پر لٹکا دو اور باقی لاش کو جلا کے راکھ اوسکی دجلے مین بہادو اور ہرچند وہ کہین کہ دجلہ

اور فرات مین تیرے واسطے پانی کی جگہہ پر سونا اور چاندی بہادونگا اگر مجھکو تو چھوڑ دے ہرگز اونکی بات
کو نہ سنا کسیطرح سے کوڑے مارنے مین تخفیف نہ کرنا - بالجملہ کوتوال بموجب حکم کے دوسرے دن ابن منصور کو
پل پر لیگیا ہزار دن تماشائیونکا وہان مجمع تہا جب چھہ سو کوڑے اونپر پڑ چکے تب ابن منصور نے کوتوال سے
کہا میری نصیحت ہی وہ خلیفہ کو پہنچادو وہ قسطنطنیہ کے فتح کے برابر ہے کوتوال نے مطلق اعتبار نہ کی اور ہزار کوڑے کی
تکمیل کردی مگر ابن منصور نے ابتدا سے انتہا تک اُہ بھی نہین کی پھر جلاد نے سر کاٹا جو دار پر چڑہایا گیا اور لاش
کو جلاکے ساری راکھہ دجلے مین بہادیگئی بسبب اتفاق دجلے کا پانی بڑھگیا اونکی مریدین مین شہرت ہوگئی کہ
اونکی راکھہ کی پڑنے سے دجلے کا پانی بڑھگیا ہے - صاحب روضۃ الصفا نے یہ سب قصہ لکھکے لکھا ہے ارباب
صدق و صفا پر مخفی اور محتجب نہین ہے کہ مشائخ کبار نے ابن منصور حلاج کے رد او قبول کی باب مین بہت کچھہ
لکھا ہے اور بعضے مشاہیر اس گروہ عالیمقدار کے اونکی علو مرتبے کے قائل ہوے ہین اور اونکی کلمات مخالف شرع کی
تاویلین کی ہین تفصیل اور شرح اوسکی سیاق تاریخ کی مخالف ہے اب ہم بعضے مشائخ کی اقوال اونکی نسبت
یہان نقل کرکے جو ہماری اپنی راے اوس باب مین ہے ہم اوسکو لکھینگے حضرت مولانا جلال الدین رومی
کا تو ایک شعر ہم لکھتے ہین ؎ چون قلم در دست غدارے بود + لاجرم منصور بر دارے بود + اور شیخ اکبر
محی الدین بن العربی رحمہ اللہ نے مسامرہ مین حلاج کا قصہ صرف اسقدر لکھا ہے کہ سنہ ۲۹۶ ہجریہ مین حسین بن
منصور حلاج گرفتار ہوا اور ذیقعدہ سنہ ۳۰۹ مین اوسکے ہاتھہ پانو کاٹے گئے اور سر کاٹا گیا اور لاش جلادیگئی
اور کچھہ تحسین یا تعییر اس فعل کی نہین کی مگر طرز تحریر اونکا اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے نزدیک وہ اور اونکی
حرکات اچھے نتھی اور اگرچہ عبارت عربی مین ضمائر مفردہ سے کچھہ بے تعظیمی نہین نکلتی لیکن جسکی بہت
تعظیم مدنظر ہوتی ہے تو ضمائر جمع بھی شخص واحد کیواسطے مستعمل ہوتے ہین وہ نہین مستعمل ہوے علاوہ
اسکی شیخ اکبر کی تحریرات مین جہان نام اولیاء اللہ کا اور بڑے بڑے مشائخ اور علما و فقہا کا آتا ہے تو

نام کے بعد صیغۂ دعائیہ مثل رحمہ اللہ وغیرہ کے ضرور لکھتے ہین وہ بھی حلاج کے نام کے بعد مستعمل نہین ہوا
یافعی نے مراۃ الجنان مین حلاج کے حال کی بہت شرح کی اور بعض مشائخ کبار کے اقوال اونکی نسبت
لکھی ہین اوسکا ہم بعینہ ترجمہ کرتے ہین مگر ہمکو بڑا افسوس ہی کہ مراۃ الجنان جو ہمارے زیر نظر ہے اسقدر غلط ہی
کہ اوسی اصل مطلب کا سمجھنا حقیقت مین اوس کتاب کا تصنیف کرنا ہے اس سبب سے جو سارے کوائف
حلاج کی اوس کتاب کی تین ورق اکیس سطری مین لکھی ہین وہ سب ہم ترجمہ نہین کرسکتے جتنا ہماری
سمجھ مین بمشکل آیا ہے وہ ہم ترجمہ کرتے ہین پھر بھی ہمین کھٹکا ہی کہ جو ہم سمجھی ہین شاید اوسین کچھ
غلطی ہو۔ الغرض یافعی نے شروع سنہ ۳۰۹ ہجری لکھکے پہلے لکھا ہی اس سال مین خلیفہ کے سپہ دارون
نی شہر اسکندریہ پر قبضہ کیا اور عبیدی یعنی جو اپنے تئین فاطمیین کہتے تھے ملک مغرب کیطرف چلے گئے
مطلب یہ ہی کہ مملکت مصر پر پھر مداخلت خلفاے عباسیہ کی ہوئی۔ اور اوسی سال مین قضیہ حسین بن منصور
حلاج کا واقع ہوا زہ بیضا ایک شہر مملکت فارس کا ہی وہانکی تھے اور نشو ونما اونھون نی واسط اور عراق
مین پایا تھا سہل بن عبد اللہ کی اونکو صحبت رہی بعد اوسکی ابو الحسین نوری اور ابو القاسم جنید وغیرہم
کی اونھون نی صحبت حاصل کی لوگونکی آرا اونکی بابین مختلف ہین بعضون نے اونکی تعظیم مین بڑا مبالغہ کیا ہی
اور بعضون نی اونکی تکفیر مین بڑا مبالغہ کیا ہی اور بعضی لوگ اونکی بابین متوقف ہین اور محققین نی اونکی
طرف سے عذر کیا ہی اور جو ہفوات اونسے صادر ہوے اونکی تاویلات کی ہے۔ منجملہ اونکی قطب ربانی جنکی بزرگی
اور اونکی تقدس کی بڑے بڑے اکابر قائل ہو ہین اور گردنین سارے اولیاء اللہ حاضر اور غائب کی اونکی زیر
قدم خم ہوئین یعنی شیخ شریف حسیب اور نجیب محی الدین عبد القادر جیلانی ہین اور شیخ کبیر عارف باللہ
مشہور امام الطریقت اور لسان الحقیقت شیخ بہاء الدین نقشبندی اور امام رفیع المقام حجۃ الاسلام
ابو حامد غزالی اور جو اکی اونکی اور بہت لوگ جنکا ذکر طوالت چاہتا ہے بلکہ حصر اونکا متعذر ہی۔ اور منجملہ اونکی

جو حسین بن منصور کے کمال کی قائل ہوے ہین اور اونکو قبول کیا ہی اور اونکی حال کو صحیح کیا ہی اور اونکو ایک
محققین مین شمار کیا ہی اور اونکو ائمہ صوفیہ عارفین سالکین مرشدین سی خارج نہین کیا شیوخ بزرگ عارفین
باللہ ائمہ قوم شیخ ابو العباس بن عطا اور شیخ ابو القاسم نصیر آبادی اور شیخ ابو عبد اللہ بن خفیف ہین یہانتک
کہ بن خفیف کا یہ قول ہی کہ حسین بن منصور عالم ربانی تھی ۔ پس شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام جسکو
شیخ ابو القاسم عمر بزار نے بہ اسناد حلاج کی مناقب مین نقل کیا ہی یہ ہی کہ راوی کہتا ہی کہ مینی سنا شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو کہ اونھون نی فرمایا کہ لغزش کی حسین حلاج نی پس نہ تھا اونکی زمانی مین
کوئی جو اونکا ہاتھ پکڑکے اوس لغزش سی بچاوے اور اگر مین ہوتا اونکی زمانے مین تو مین اونکا ہاتھ پکڑتا یعنی
اونکو بچاتا تاکہ اوس لغزش سی گرنے نہ پاتے اور مین ہر شخص کو اپنی اصحاب اور مریدین اور محبین سی جنکی مرکوب
کو لغزش ہو قیامت تک بچانی والا ہون ۔ اور منجملہ کلام محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ حسین حلاج کے
مناقب مین یہ ہی اوڑا طایر عقل بعض عارفین کا اپنی گھوسلے سے کہ کھنیچتی تھی اوسکو اوسکی رائی صورت اور وہ پہنچا
آسمان پر فرشتونکی صفین پھاڑتے ہوے اور وہ تھا ایک باز قور خانہ بادشاہ کا جسکی آنکھین دھاگی سے
سی ہوئی تھین اسکی بعد خبر ایک آیت کا ہے یعنی خلق الانسان ضعیفا اوسکی معنی یہ ہین پیدا کیا گیا ہی
انسان کمزور پس نپایا اوسنے آسمان پہ کوئی شکار پس جب ظاہر ہوی اوسپر دانش رایت دیکھی
یعنی دیکھا مینی اپنے پروردگار کو زیادہ تر متحیر ہوا اپنے مطلوب کے اس کلام پر اینما تولوا فثم وجہ اللہ
یعنی جدھر تم پھیرو اوسیطرف ہی مونھہ اللہ کا پھر اوترآیا اپنی گھوسلے مین زمین کی خطے پر یہان ایک
محال کا طالب ہوا یعنی دریا کی عمق کے اندر آگ ڈھونڈھنے لگا اور عقل کی آنکھ کو جب پھیرا سوا
نشانونکی کچھہ نہ دیکھا فکر کی دونو جہانمین اپنی معشوق کی سوا کچھہ نپایا تب خوش ہوا پھر نشیلے دلکی زبانسی
انا الحق گایا اوس گنگری سی جو بشر کی گنگری نہ تھی اور ابلیس کی سیٹی بجائی تب آدم نی گلایا اپنی آواز سے

وہ راگ جو پھنچا اونکو حقیقت نوری سے اونکی اپنے بھیدمین اور کہا او حلاج تو یہ سمجھتا تھا کہ قوت تیری تجھسے ہی اب بہ نیابت جمیع عارفین کی حسب الواجد افراد واحد کا کر یعنی اس بھیس مین انسانیت کی جتنی علی العموم لوگون نی وحدانیت پائی ہی اوسی وحدانیت پر قایم رہ اوسے آگے مت بڑھ اور کہہ آمحمد تو سلطان حقیقت کا ہی اور تو انسان عین وجود کا ہی تیرے استانہ باب معرفت پر گردنین عارفین کی جھکی ہوئی ہین تیرے جلال کے بخار مین پیشانیان کل مخلوقات گھستی ہین۔ اور منجملہ کلام شیخ عبدالقادر کے حلاج کی بابین اوسی راوی کی پاس بہ اسانید لکھا ہوا ہی کہ کہا اوسی رضی اللہ عنہ نی اوڑا ایک شخص عارفین مین سی افق دعوی پر انا الحق کی پرونسی اور باغ ابدیت کا حسین کی حشیش اور اپنس سے خالی پایا اجنبی لغت سی ستی بجائی بہ تعریض اپنے حنیف کی یعنی دین اسلام کی ظاہر ہوا اوسپر عقاب بادشاہ کا مکمن ان اللہ لغنی عن العالمین سی اور گر دیا اوسکی جیر مین مخلاب یعنی پنجہ کل نفس ذائقۃ الموت کا اور کہا اوسی سلیمان زمان کی شرع نی کیون تو بولا اجنبی لغت سی کیون تو گایا اوس گنگری سے جس گنگری سی سالکین راہ کی نہین گاتی اب داخل ہوجا اپنی وجود کی پنجرہ مین غیریت قدم کی راہ سی رجوع کر یعنی پھر آو اپنی حدوث کیطرف اور اپنی زبان سی اقرار اور اعتراف کر حسب الواجد افراد واحد کا اسکی شرح اوپر ہوچکی ہے تاکہ سنین تیرا اقرار ارباب دعاوی اسواسطیکہ اصل مناط حفظ طریق کا اقامت وظائف خدمت شرع کی ہی۔ اور منجملہ کلام شیخ شہاب الدین سہروردی کی اونکی کتاب عوارف المعارف مین ہی جو باسناد عالی ہمکو پہنچی ہی کہ اونھون نی لکھا ہی اور جو حکایت کیا گیا ہی ابی یزید رحمہ اللہ کا قول سبحانی حاشا کہ کوئی شخص بجز اسکی اعتقاد کرے کہ اونھون نی اللہ تعالی کی قول کی نقل کی تھی اور اسیطرح جسی سزاوار ہی کہ آدمی اعتقاد کرے قول انا الحق حلاج رحمہ اللہ کا۔ اور کلام امام حجۃ الاسلام ابی حامد غزالی کا پس بہ تحقیق ہمنی ذکر کیا ہے

اپنی کتاب مشکوٰۃ الانوار مین ایک فصل طویل اوسکی جو اونھون نی عذر کیا ہی اون الفاظ کا جو حلاج سے صادر
ہوتی تھی مثل اونکی قول انا الحق کے اور قول ما فی الجنۃ الا اللہ کی اور مثل اون اطلاقات کی۔
اسکی بعد یافعی نی ابن خلکان کا کلام بہت طویل علی العموم صوفیہ کی شطحیات کی تاویل کی بابین
اور اونھی بابین باہم کلام شیخ عارف باللہ تعالیٰ سید جلیل ابن الشموس ابی الغیث بن جمیل قدس سرہ
کا نقل کیا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ وہ کلمات خلاف شریعت اونکی حالت سکر اور بیہوشی واردات کی ہوتے
ہین۔ پھر وہ خود لکھتی ہین جب اسطرحکی واردات اونپر ہوتی ہی تو بنظر احتیاط کی کہ مبادا اوس قسم کی
شطحیات زبانسی نکلین اوس واردات کی بند کرنیکی واسطی بعضی عارفین بازارمین چلی جاتی تھی تاکہ لوگون
کی اشغال مختلفہ دیکھکر وہ واردات بند ہوجاوے بعضی اپنی منکوحہ سی صحبت کرتے تھی بعضی گھوڑی پر سوار ہوکے
اپنی تئین لہو و لعب مین مشغول کرتے تھی۔ پھر یافعی نی بعضی کلمات حلاج کی نقل کئے ہین منجملہ اونکی یہ تھا
کہ لوگون نی اونسی پوچھا کہ تصوف کیا چیز ہے اونھون نی کہا کہ تصوف تمھارا اپنا نفس ہی اگر تم اوسکو
کسی کام مین مشغول نہ کرو تو وہ تمکو کسی کام مین مشغول کر دیگا پھر یافعی نے خود اس کلام کی شرح
کی ہی کہ اگر نفس کو تم طاعات اور وظائف عبادات مین مشغول نہ کروگی تو وہ تمکو خواطر مذمومات موقعات
فی الھوی والافات مین مشغول کریگا۔ پھر بہت سے اشعار حلاج کی مشتمل اصطلاحات صوفیہ پر نقل کر کی یافعی
لکھتے ہین کہ اونکی بابین تصانیف کثیرہ ہوے ہین کہ ایک مختصر کتاب مین گنجایش اونکی ذکر کی نہین ہے

حاصل امر یہ ہی کہ اکثر علماے عصر نے فتویٰ اونکی اباحت دم کا دیا کہتی ہین کہ ابا العباس بن شریح نی
کہا جب لوگون نی اونسی پوچھا کہ وہ ایک مرد ہی کہ مخفی ہے اونپر اوسکا حال مین کچھ اوسکی بابین
نہین کہتا یہ نقل کر کے یافعی لکھتی ہین مگر ابن شریح حلاج کے قتل سے تین برس پیشتر قضا کر چکی
تھی تو شاید اونسی قبل حلاج کے مقتول ہونے کے اونکی اپنی حالت حیات مین پوچھا ہو جسکا اونھون نی

وہ جواب دیا اسیطرح سے جو لوگ کہتی ہین کہ جنید اور ابن داود ظاہری منجملہ اون لوگونکی تھی جنھون نے فتوی اونکی قتل کا دیا تھا وہ بھی صحیح نہین ہی اسواسطیکہ جنید نے ۲۹۸ھ مین قضا کی حلاج کی قتل سی گیارہ برس پیشتر اور محمد بن داود نی بارہ برس پیشتر اونکی قتل سی وفات پائی تھی۔

راقم کہتا ہی کہ شطحیات حلاج کی اگر اون دونو بزرگونکی حیات مین شہرہ پائی ہین تو ممکن ہی کہ اونکا فتوی بھی قتل کا ہوا ہو۔ پھر یافعی لکھتی ہین کہ حامد بن عباس مقتدر کی وزیر کی مجلس مین قاضی ابو عمر نے حلاج کی قتل کا فتوی لکھا اور جتنی فقہا وہان حاضر تھی اونھون نی لکھا تو وہ سب لوگ اوسکے لکھنے مین مشغول تھی اور حلاج مکرر اور سہ کرر یہی کہتی تھی میرا قتل حلال نہین ہی مین اعتقاد اسلام کا اور مذہب اہلسنت کا رکھتا ہون ایمہ اربعہ اور خلفاء راشدین اور بقیہ عشرہ مبشرہ کو افضل جانتا ہون اور مینے بہت سی کتابین سنت کی تصنیف کی ہین جو وراقین یعنی کتب فروشون کی پاس موجود ہین فاللہ اللہ فی دمی۔ الغرض وہ برابر یہی کہتی رہے اور فقہا سب اوس حکم کے لکھنے مین مشغول تھی کسی نی اعتنا اونکی اوس کہنے پیر نہ کی جب سب تحریرات کامل ہوچکین تب حلاج پھر محبس مین بھیجے گئی اور وزیر نے ساری کیفیت اوس مجلس کی فتوی کے ساتھ مقتدر کی پاس بھیجی مقتدر نی جواب لکھا کہ جب سب قضات نی فتوی قتل حلاج کا لکھا تو چاہئیے کہ اونکو توال کو سپرد کرو اور حکم دو کہ پہلی اونکو ہزار کوڑے مارے اگر مر جائین تو بہتر والا ہزار کوڑے اور مارین اوسپر بھی اگر نہ مرین تب گردن کاٹ ڈالی جاوے وزیر نے کوتوال کو مقتدر کی حکم سی مطلع کیا اور اپنی طرف سی اتنا بڑھایا کہ بعد کوڑے مارنے کی پہلی ہاتھ پانو کاٹے جائین پھر گردن کاٹی جائے اور جثہ جلا کی خاکستر دریا مین پھینکی جاوے اور اگر حلاج کہین کہ چاندی اور سونا دجلے اور فرات مین تیرے واسطی بہا دونگا ہرگز نہ سنا اور تخفیف عقوبت مین نکرنا کوتوال نی رات کو تو اونکو مقید رکھا اور صبح کو منگل کے دن جب ذی الحجہ سی

سات دن باقی تھی ادسی سنہ مین جو اوپر مذکور ہوا حلاج کو اوسیطرح سے مقید طوق اور زنجیر اور بیڑیون مین
باب الطاق مین لیگئے خلق کثیر کا وہان مجمع تھا جلاد نی کوڑے مارنا شروع کیا اونھون نی آہ تک
نہین کی جب چھ سو کوڑے ہو گئے اونھون نی کوتوال سے کہا میری ایک نصیحت ہی جو قسطنطنیہ کے
فتح کے برابر ہے وہ خلیفہ کو پہنچا دو کوتوال نی کہا کہ مین سن چکا ہون کہ آپ یہ کہین گی اور اوسی
بھی زیادہ مگر تخفیف عذاب کی میرے اختیار مین نہین ہی جب کوڑے پڑ چکے تب اونکی ہاتھ پانو
کاٹی پھر سر کاٹا اور باقی جثے کو جلا کے اوسکی راکھہ دجلے مین بہا دی۔ کہتے ہین حلاج کے مریدین منتظر
تھی کہ چالیس دنکی بعد حلاج پھر نمود ہونگی۔ اور اتفاق سی اوس سال مین دجلے کا پانی پھر بڑھ گیا سب اونکی
مریدین کا اعتقاد دیتھا کہ حلاج کے جثے کی راکھہ اوسمین پڑنے سی اوسکا پانی بڑھ گیا۔ اور بعضی اونکی مریدین کا
یہ عقیدہ تھا کہ حلاج قتل نہین کیے گئے بلکہ بعضے اونکی اعدا اونکی صورت پر ظاہر ہوے وہ قتل کیے گئے جیسا
حضرت عیسی علیہ السلام کے باب مین ظاہر معنے قران سے و لکن شبہ لہم نکلتا ہی۔ الغرض
شرح سارے قصے کی بہت طوالت چاہتی ہے اور جسقدر مذکور ہوا وہ اطلاع عام کیواسطے کافی ہی۔ اور
ذہبی نے جو حلاج کے باب مین لکھا ہی اور اوسپر نہایت تشنیع کی ہی اور اونکی باب مین بہت سے امور لکھے ہین
اور نقل کیے ہین جب اون مشائخ کبار کیطرف سی اونکی مناقب نقل ہوئے تو اوسکا ذکر مناسب نہین
ہے اوسپر طاعنین کی اقوال اگر ہم نقل کرتے تو اوسکی ضمن مین اوسکا ذکر مناسب ہوتا۔
راقم کہتا ہے عوام کی شہرت عجب چیز ہے جنہا مشائخ نے حلاج کے مناقب لکھی ہین
اور اونکی ہفوات کی تاویل کی ہے راقم کی دانست مین شہرت متواتر عوام نے اصل معاملے پر اونکو
غور نہین کرنے دیا اس سبب سے اصل معاملے کی صحت کم منکشف ہوی اور جیسا تاویلات حضرت
محی الدین عبد القادر جیلی قدس سرہ سے معلوم ہوتا ہی کہ حلاج بلاشک صاحب نسبت تھی مگر شیطان نے اونکی راہ

مارسی تھی اور شریعت محمدی سے علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام اونکو خارج کر دیا تھا تو بدلالت التزامی حضرت شیخ نکے کلام سے یہ نکلتا ہی کہ اجرا حد شرع کا اونکے اوپر یعنی اونکا قتل بیجا نہ تھا تو ہمارے نزدیک حسین حلاج غفر اللہ لہ غالباً صاحب کشف و کرامات تھی لیکن مورخین معتبر کی روایات سی دو امر ثابت ہوتے ہین ایک یہ سزائے قتل اونکی نری باقتضائے حکم شریعت نہ تھی بلکہ اصل غرض یہ تھی کہ ظاہرا اونکی کشف و کرامات علانیہ سی کثرت رجوع عوام جو حلاج کیطرف تھی اوسے احتمال وقوع فتور کا حکومت اور خلافت مین تھا پس زجر اور توبیخ اور عبرت عوام کی منظور نظر حکام کی تھی بڑی دلیل قوی اس دعویٰ کی یہ ہے کہ قتل اونکا شریعت کی موافق نہین ہوا اور جیسا عوام مین مشہور ہی کہ اونکو سنگسار کیا تھا اور وہ بالکل اوس سنگساری پر صابر رہے مگر حضرت جنید نے جب ایک کنکری یا ایک پھول سے مارا تب وہ شور و شغب کرنے لگے وہ ساری روایت عوام کی بنائی ہوئی ہے اوسکی کچھہ اصل نہین ہی اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ پہلے اونکو ہزار کوڑے مارے پھر ہاتھ پانو کاٹے پھر گردن کاٹی پھر بیٹے کو جلا کے راکھہ اوسکی دریا مین بہادی یہ سزا ہرگز شرعی نہ تھی اگر سنگساری کی عوض مین وہ قتل کیے گئے تھے تو بعد قتل کے چاہیے تھا اونکی لاش پر نماز جنازے کی پڑھکے دفن کر دیتے لامحالہ ایسی صورت سی قتل ہوے کہ عوام پر عبرت ہو ـ دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فتویٰ اونکی قتل کا لکھا جاتا تھا وہ بحالت ہوش و حواس مین اپنے قتل کا بیجا ہونا اور اپنا مسلمان اہل سنت و جماعت ہونا مکرر اور سہ کرر کہا کئے یہ امر اونکی توبہ پر دلالت کرتا ہے اگر خلاف شریعت کوئی قول اونکی زبان سی نکلا ہو مگر قضات اور علمائی اور حکام نے مطلق اعتنا نکی اگر توبہ بمعنی قابل قبول نہ تھی چاہیے تھا کہ تصریح اون کلمات ہفوات سی توبہ اونپر عرض کیجاتی اگر تصریح وہ توبہ نکرتی اوسوقت حکم قتل جاری ہوتا ـ تیسری دلیل یہ ہے کہ خلیفہ مقتدر کو اور بالخصوص حامد بن عباس اونکی وزیر کو جو بانی اور باعث اونکی قتل کا ہوا کوئی ذاتی عداوت حسین حلاج سے نہ تھی جو باعث

اونکی قتل کی خلاف شریعت ہوئی پس لامحالہ عبرت عوام مانع فتور و فساد موجب اونکی قتل کی ہوئی
دوسرا امر مورخین کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حسین حلاج سے اظہار اپنے کشف و کرامات مین
ایسے امور واقع ہوتے تھی جو موجب بدگمانی ارباب اقتدار کے ہوتے تھی اور ظاہر التشہیر اپنے کشف و
کرامات کی اونکو مدنظر تھی جو امر حب جاہ پر دلالت کرتا ہی اور طریقت اور حقیقت تو موجب اپنے منادی
کی ہی بہت تعجب ہے کہ وہ راہ اونھون نے کیون نہ اختیار کی اور خواہ مخواہ خلافت اور حکومت کو اپنی طرف سے
بدگمان کر دیا - افسوس ہی کہ اختلاف آراسے اونکی بابین صحت اصل معاملہ کی مخفی ہوگئی ہمارے دانست مین
شہرت عوام اونکی بابین زیادہ تر اوسکی باعث ہوئی جو کبھی کبھی خواص کے پانو بھی ڈگا دیتی ہی اسواسطے
کہ جبلت انسانی ہے جب قوی اور ضعیف کا مناقشہ باہم پیش ہوتا ہی قوی کیسا ہی حق پر ہو اور
ضعیف کتنا ہی باطل پر ہو علی العموم لوگ ضعیف کے خیر طلب اور مادل اوسکی باطل کے اور قوی کی بدخواہ اور
مبطل اوسکی حق کے ہو جاتے ہین وہی معاملہ یہان بھی پیش آیا واللہ اعلم بالصواب - اور یافعی نے
مقتدر کے قتل کی یہ روایت لکھی ہی کہ ۳۲۰ھ ہجری مین مونس نے بہت بڑے لشکر کے ساتھ بغداد پر
یورش کی پس امرانی مقتدر سے عرض کیا کہ فوج کو روپیہ دیکر اونھی بھیجی تا کہ مونس کے لشکر کی مدافعت پر آمادہ
ہون لیکن اونھون نے ارادہ کیا کہ دریا کی رستے سے ہجری اور اہواز کیطرف چلی جائین پس محمد بن یاقوت نے
اونسے کہا خدا سے ڈریے بغداد کو بغیر جنگ کے دشمن کیواسطی نہ چھوڑ دیجی جب صبح ہوئی مقتدر سوار ہوے
چادر اوڑھے ہوے اور قضیب ہاتھ مین تھا -

راقم کہتا ہی یہ چادر اور قضیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جو خلفا کے
استعمال مین رہتا تھا - اور قرا مصاحف اونکی گرد تھی اور وزیر اونکی پیچھے تھا پس بغداد کی شمال کیجانب
وہ بڑھے اور مونس کا لشکر سامنے ہوا اور قتال شروع ہوا اور مقتدر جا کے ایک ٹیلی پر کھڑے ہوے

ایمن

اسمین بن یاقوت اور ابو العلا بن حمدان اونکی پاس آئے اور کہا آگے بڑھ چلیئے اور بتدریج اونکو وسط
میدان قتال مین لیگئے مگر بہت تھوڑی جمعیت فوج کی اونکی ہمراہ تھی اکثر اونکی ہمراہی مقید ہوگئی اور ابن یاقوت
اور ہارون بن غریب مصائب سخت مین مبتلا ہوے اسمین ایک جمعیت فوج دشمن کی مقتدر کی قریب پہنچ
گئی اونمین سی ایک شخص نی پیچھی سی جا کے مقتدر پر ایک وار حملہ کیا جسسے وہ زمین پر گرے اور بعضے
کہتے ہین پہلی تیر سے یا نیزے سے اونکو زخمی کیا پھر تلوار سی سر کاٹ ڈالا اور اوسکو نیزے پر رکھکی بلند کیا
بعد اوسکی جو لباس اور زیور وغیرہ وہ پہنتے تھی اوسکو لوٹ لیا اور لاش اونکی برہنہ بے ستر کر دی
اور گڑہا کھود کے اوسمین پھینک دی اور قبر کا کوئی نشان نہ بنایا اڑتیس برسکی عمر مین اونپر
یہ مصیبت نازل ہوی پچیس برس چند روز کم وہ خلیفہ رہی وہ بڑے مسرف اور خراج تھی اور کم
عقل تھی ذخائر اور خزائن سی عمدہ اشیا اونھون نے ضائع کئے یہانتک کہ ایک کو اپنی لونڈیونمین سے
ایک بڑا موتی جسکو درہ یتیمہ کہتی تھی کئی مثقال وزن مین تھا بخشدیا اور اسی ہزار بار ہزار دنیار اونھون نے
بیت المال کے ضائع کئے یعنی خرچ کر ڈالے اونکی عہد دولت مین خلافت خاندان عباسیہ کی بہت
ضعیف ہوگئی اور بعضون نے لکھا ہی وہ بہت بڑے عاقل اور دانشمند تھی لیکن لہو و لعب اور رہ مین اور
صحبت نسا مین ایسی منہمک تھی کہ مطلق امور انتظام کیطرف توجہ نہین کرتے تھی اونکی مان اور خالہ
اور قہرمانہ امور اہمہ خلافت مین مداخلت کرتی تھین اوپر پیشتر مذکور ہوچکا ہی کہ قہرمانہ زانو بزانو قضات
اور ارباب شرع کی محکمۂ رد مظالم مین جا کی بیٹھتی تھی۔ کہتے ہین جب سر مقتدر کا سردار بغا[illegible]ت کی پاس
گیا اوسنے نہایت حیرت سی کہا تمنے خلیفہ کو قتل کر ڈالا قسم ہی خدا کی ہم سب اپنے تئین قتل کرینگی الغرض لما سب
بہت نادم ہوے اور مشہور یہ کیا کہ اونکا قتل غلطی سی اور ناگہانی سی واقع ہوا۔ بعد اوسکی قاہر باللہ کی ہاتھ پر
بیعت کی جنکی ہاتھ پر سنہ ۳۱۷ مین بیعت کی تھی اور چند عرصیکی بعد وہ معزول ہوے تھی اور پھر خلافت مقتدر

کیطرف رجوع ہوئی تھی اوہنون نے سارے رفقا اور مصاحبین مقتدر پر انواع اقسام کی ظلم کر
ہر ایک کو خوب لوٹا مقتدر کی ماں پر حد سی زیادہ ظلم کیا رسی مین بندھی ہوئی اوہنون نی قضا کی
الغرض ایسے مظالم کئے جسکے سننے سی قلوب سخت ملول ہون - اونیسوین خلیفہ خاندان
عباسیہ کے ابو منصور محمد القاہر باللہ تھی بن معتضد باللہ سولہوین خلیفہ
بن موفق جو اصالۃً خلیفہ نہین ہوے مگر اپنے بھائی معتمد کی خلافت
مین وہی مالک اور منتظم خلافت کے رہے بن جعفر المتوکل علی اللہ
دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید پانچوین
خلیفہ - سبائک الذہب مین ہے قبل قتل مقتدر کے بلوائیون نے اونکی ہاتھ پر بیعت
کی اوہنون نے سنہ ۳۲۱ مین شراب کے بکنے کی اور پینے کی اور لونڈیونکو گانا بجانا سکھانیکی اور اونکے
گانیکی ممانعت کی اور گانے والے اور گانے والیان گرفتار اور مقید ہوئین ہر قسم کے باجے جمع
کروا کے توڑ ڈالے حالانکہ خود نشے مین رات دن چور رہتے تھی اور بغیر گانا سنے نہین رہ سکتی تھی
اور لم تقولون ما لا تفعلون کا گویا سبق ہی نہین پڑھا تھا قریب ڈیڑھ برس کی اونکی خلافت
سی گذرے تھی کہ ارباب فوج کا بلوہ ہوا اور خلیفہ پر جبر کیا کہ اپنے تئین خلافت سی خلع کرین جب
اونہون نے قبول نہ کیا تب اونکو پکڑ کے گرم سلائیان آنکھونمین پھیر دین جسسے پوٹے آنکھون کے
نکل پڑے اور وہ اندھے ہو گئے سبب اونکی خلع کا اونکی خصائل بد اور سفک دما تھا جو وہ کیا کرتی
تھی اور بیمروتی اور بیوفائی اپنے خیر طلبونکی ساتھ جنہون نی اونکو خلیفہ کیا تھا - اور مسامرہ مین لکھا ہے
ماں قاہر باللہ کی مولدہ تھی یعنی جاریہ کی بیٹی وزیر اونکے عبید اللہ حسینی تھی حاجب اونکا ایک غلام اونکا
تھا اوسکا نام نہین لکھا اونکی مہر پر کھدا تھا یا اہلی اختم بخیر علی اونکو لوگون نی پکڑ کے

آنکھون

آنکھونمین گرم سلائی پھیر دی یہانتک کہ اندھے ہو گئے اور خلافت سے معزول ہوے اونکی پینتیس ۳۵ برسکی عمر مین یہ حادثہ پیش آیا ایک برس چھہ ۶ مہینے آٹھہ دن خلیفہ رہے دوشب شوال ۳۲۰ھ مین باقی تھین جمعرات کے دن اونکی ہاتھہ پر بیعت ہوئی تھی قاضی اونکی عمر بن محمد بن یوسف تھی اور ایک اونکی وزراؤمین ابو علی بن مقلہ تھی اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جب مقتدر قتل ہو گئے مونس خادم کو اونکی قتل ہو جانے سے بہت تاسف ہوا اور چاہتا تھا کہ اونکی بیٹے ابو العباس کے ہاتھہ پر بیعت کرے ابو یعقوب جو ایک امرائے عظام مین تھی باتفاق اور امرا کے اسسے راضی نہوے اور کہا کہ مقتدر کے عہد مین اونکی مان اور خالہ اور اونکی لونڈیان امور خلافت مین دست انداز تھین جسسے تمنے ہمکو نجات دی اب پھر چاہتے ہو کہ وہی امر پیش آوے ہرگز ہم بجز مرد عاقل اور ہوشیار کی جو انتظام خلافت کا اپنی تدابیر سے کرے اور ہمارے بھی عرض اور معروض کو اونکی پاس مداخلت ہو کسی دوسرے کی ہاتھہ پر بیعت نہ کرینگے آخرش مقتدر کی بھائی قاہر باللہ پر آرا قرار پائے کہ اونکی ہاتھہ پر بیعت ہو اگرچہ مونس خادم اس امر سے کارہ تھا مگر خلاف اجماع نہ کر سکا اور مونس نے قاہر باللہ کے ساتھہ عہدنامہ کیا موکد بحلف کہ وہ مونس کے ساتھہ اور بلیق اور علی بن بلیق کے ساتھہ کبھی بدی نکرینگے اور اوس عہدنامے پر اعیان اور اشراف کے دستخط اور گواہیان ہوئین - الغرض جب بیعت قاہر باللہ کی تمام ہوئی اونھون نے علی بن مقلہ کو فارس سے طلب کر کے وزیر مقرر کیا جسکو پیشتر مونس نے نکلوا دیا تھا اور علی بن بلیق کو حاجب مقرر کیا اور قاہر کے ظلم و ستم سے اولاد مقتدر کی مخفی ہو گئی اور مقتدر کی مان جو عارضۂ استسقا مین مبتلا تھین اونکو سخت مصیبت مین قاہر نے مبتلا کیا اونکو الٹا لٹکوایا اور روپیہ مصادرہ طلب کیا اور اونکو مجبور کیا کہ جو اسباب اور جائداد کثیرہ اونھون نے حرمین کے مساکین کیواسطے وقف کی تھی اوسکو بیچکے مصادرے کا روپیہ داخل کرین اونھون نے مجبور ہو کے اوسکو معرض بیع مین رکھا لیکن چونکہ مال موقوفہ تھا کوئی اوسکی خریداری پر

آمادہ ہوا تب اونسی لیکی سب سپاہ کی تنخواہون لگا دیا آخرش وہ سب ظلم اور ستم اونکی آگی آیا جیسا کیا تھا
ویسا پایا یعنی قاہر مین اور اونکی امرا کی اختیار مین نقاض اور عداوت پیدا ہوی ہر ایک دوسرسی بدگمان
ہوا اور قاہر نی فرصت پاکی مونس اور بلیق اور اونکی بیٹی کو قتل کر ڈالا اور ابن مقلہ وزیر جو پہلی قاہر مین اور
اون لوگون مین مخالفت ڈالنی کا باعث تھا مخفی ہو گیا اور اوس حالت اختفا مین کبھی اندھا فقیر بنکی
کبھی عورتونکی لباس مین اون امرا کے پاس جنپر اعتماد رکھتا تھا آمد و شد رکھتا تھا اور قاہر کیطرف سی
شکایت اونکی بدعہدی اور بدکرداری کی کرکے دونکو قاہر کیطرف سی خوف زدہ کرکے پھیرتا تھا
آخرش یہ نوبت پہنچی کہ امرا ترک نی بمعیت اپنی اپنی جمعیت افواج غدر کر دیا اور قاہر کو پکڑ کے اندھا کر دیا
کہ مدت تک اوس حالت مین زندہ رہے باون برس کی ہوکے اوٹھون نی قضا کی ایک برس چھ مہینے
چھ دن یا آٹھ دن خلیفہ رہے کہتے ہین قاہر اوس حالت نابینائی مین ایسی مفلس ہو گئے تھے کہ اور
اندھون کے ساتھ مسجد جامع بغداد مین بھیکھ مانگا کرتے تھے۔ اسکی بعد روضۃ الصفا مین مذکور ہی کہ
قاہر ظالم سفاک اور متہور بے باک تھی اور اوسکی تائید مین ایک حکایت محمد بن علی المصری کے
زبانسی نقل کی ہے چونکہ اوسمین اکثر خلفاء عباسیہ کے مجمل حالات ہین اسواسطی ہم اوسکا بعینہ
ترجمہ کرتے ہین۔ لکھا ہی کہ وہی محمد بن علی المصری قاہر کے ایک مقربون مین تھی وہ ناقل ہین کہ قاہر نے
ایکدن خلوت مین اونکو طلب کیا اور ننگی تلوار ہاتھ مین لیکی کہا جو کچھ مین تجھسی پوچھون سچ سچ
ظاہر کرو الا تجھکو سزا دونگا مینی جانسی ہاتھ دھو کی کہا جو کچھ مجھکو معلوم ہوگا راست براست عرض کرونگا
پھر اسی اظہار صدق کی بابین مبالغہ کرکے کہا حال سب خلفائے عباسیہ کا سچا سچا بیان کر مینی کہا اگر
امیر المومنین راست براست حال ہر ایک کا سنکے غضب ناک نہون اور میری جان بخشی ہو تو عرض
کرون فرمایا اگر راست براست بیان کریگا تو تو مامون رہیگا مینی کہنا شروع کیا کہ ابو العباس سفاح سفاک تھا

مین ایسے دلیر تھی کہ اگر ہر روز ہزار آدمی کی گردن مارتی جب بھی کچھ اونکو پروانہ تھی اور اسی صفت بدمین
سارے اونکی امرا دور و نزدیک مبتلا تھی اسیطرح سے جود او رسخامین وہ اور اونکی امرا متفق تھی۔ قاہر نے کہا منصور
دوانقی کا حال بیان کرو راوی نے کہا اونھون نے آل عباس اور آل ابیطالب مین وحشت اور فرقت ڈالی اوسکی
پیشتر آل عباس مین اور اصحاب گیسو مین اسقدر اتحاد اور مواصلت باہم تھی کہ ایک بال کی گنجایش بیچ مین
نہ تھی اور وہ پہلی خلیفہ ہین جنہون نے منجمین کو مقرب کیا اور احکام نجوم کا یقین کیا اور اوسپر عمل کرتی
رہے نوبخت مجوسی منجم نے اونکی کوشش سے اسلام قبول کیا اور ایمان لایا اور دار الخلافت کا ملازم ہوا
اونکی عہد مین بہت سی کتابین سریانی اور فارسی وغیرہ سے عربی مین ترجمہ ہوئین علوم مین مجسطی کا ترجمہ
ہوا اور قصص و حکایات مین کلیلہ دمنہ مترجم ہوئی اور بہت سی کتابین اونکی حکم سے ترجمہ ہوئین اور
اونکی عہد دولت مین محمد بن اسحاق نے کتابین سیر اور مغازی کی پچھلی زمانے کی تاریخ جنگ اور
جہاد کی تصنیف کی پیشتر اہل عرب مین یہ رسم نہ تھی اور وہ پہلی خلیفہ ہین جنہون نے اپنے خدام اور
غلامونکو عہدے اور مناصب ممالک کی انتظام کے تفویض کئے اسوجہہ سے مراتب اور مناصب
عرب کے سردارونکی گھٹ گئی۔ حکم ہوا مہدی کا حال بیان کرو راوی نے عرض کیا وہ جود اور کرم مین
متفرد تھی اونکی عہد مین علی العموم لوگونمین اس صفت نے اثر کیا تھا وہ جب سوار ہوتی تھی تھیلیان درہم
اور دنانیر کی منہ کھلی ہوئی ہمراہ رہتی تھین جو سائل جو کچھ مانگتا تھا وہ اوسکو عطا ہوتا تھا اور اونکی
عہد مین بد مذہب لوگ یعنی زنادقہ اور ملحدین بہت بڑھ گئے تھی اونکی قلع اور قمع مین اونھون نے
ہرگز کوتاہی نہین کی اور وہ پہلی خلیفہ تھی جنہون نے علمای متکلمین کو حکم مباحثے اور مناظرے کا ملحدین کے
ساتھہ دیا جن علما کی سعی اور کوشش مشکور ہوئی اونھون نے دلایل اور براہین عقلی اور فلسفی سے بہت
سے ملحدین کو قایل کیا جو پکے مسلمان ہوگئی۔ حکم ہو ہادی کا حال بیان کرو راوی نے عرض کیا ہادی

بہت بڑے متکبر اور متجبر تھے اونکی سواری کے ساتھہ فوج کے لوگ ننگی تلوارین لئے ہوے اور عمود
اوٹھائے ہوے اور کمانین چلونپر چڑہی ہوئین چلتے تھے۔ حکم ہوا ہارون رشید کا حال کہو راوی نے عرض کیا
ہارون حج بیت اللہ کے بڑے شایق تھے ۹ مرتبہ حج کئے اور کفار او رنجات کی ساتھہ جہاد بھی اونھون
نے کئے جسمین اکثر وہ مظفر او رمنصور رہے اکثر اطراف ممالک مین راہین اور سڑکین بنوائین کنوے اور
نہرین او رمکانات مسافرین او رمترددین کی آسایش کیواسطے جابجا بنوائے جابجا نئے شہر آباد کروائے
اونکے عہد مین رعایائے دولتمند نے بھی رفاہ عام کی عمارتین جابجا بہت بنوائین ہارون کی نیکی اور احسان
خاص او رعام کو پہنچا تھا زبیدہ خاتون جنکی کنیت ام جعفر تھی او ر وہ ہارون رشید کی حلیلہ جلیلہ
تھین اقسام او رانواع اعمال خیر اونسے عمل مین آئے حرم بیت اللہ کے راستے مین بہت سے حوض
او رنہرین بنوائین جسکے سبب سے خاص مکہ معظمہ مین پانی کی افراط ہوگئی جسکا نفع عام صنف
روضۃ الصفا کو زمانے تک قایم تھا۔

راقم کہتا ہے بلکہ ابتک کہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری ہے وہ رفاہ عام قایم اور دایم چلی آتی ہے مگر
آج کل جابجا اوسمین مرمت کی احتیاج ہے جسکے واسطے اہل اسلام فکر کر رہے ہین۔ اور زبیدہ خاتون
نے ممالک شام کے رستونمین جابجا رباط اور منازل یعنی مہمان سرائے کی عمارتین بنوائین اور ہارون
رشید پہلے خلیفہ ہین جنھون نے تودے اور چوگان اور شطرنج کھیلی اور شطرنج کھیلنے والونکے لئے دار الخلافت سے
علوفہ مقرر کردیا الغرض اونکے زمانۂ خلافت کو کثرت خیرات اور رفاہ عام اور ارزانی نعما کے سبب سے ایام
عروس لوگ کہتے تھے یعنی شادی کے دن ہمارے اردو کے محاورہ مین یہ مثل اوس زمانے پر جسپان تھی
دن عید رات شب برات۔ یہانتک قاہر نے راوی سے سنکے کہا تو نے زبیدہ خاتون کا مفصل
حال نہین بیان کیا راوی نے کہا البتہ اوسمین مین نے اختصار کیا یہ سنکے قاہر نے تلوار کو ہلایا محمد بن علی

راوی کہتا ہے مین سمجھا کہ اوسنے مجھکو قتل کیا ہر طرف سی مجھکو اپنی موت کی صورت نظر آئی اور میرے
دلمین گذرا کہ وہ ملک الموت ہی کہ میری قبض روح کیواسطی مامور ہوا ہی پھر قاہر نے تلوار ہلا کی مجھسے کہا کیا
تو اپنی زندگی سی بیزار ہی مینی عرض کیا یا امیر المومنین مجھسے خطا ہوی معاف فرمائے حکم ہوا تفصیلی حال
زبیدہ خاتون کا بیان کر مینی عرض کیا زبیدہ خاتون کے حسنات اور خیرات اور مبرات کی کچھ حد نتھی کنوے
اور نہرین او مسافر خانی اور مہمان سرائین مکہ معظمہ کے راہ مین جو اونھون نے تعمیر کروائین اوسمین سترہ لاکھ
اشرفی خرچ ہوئی تھی سونے اور چاندی کے برتن پہلی اونھین نے مرصع کروائے تھے اور ایک پوشاک مین اونکی
پچاس ہزار اشرفی خرچ ہوئی تھی اور جب اونکی بیٹی امین کی خلافت کی نوبت پہنچی اور اونکو معلوم ہوا کہ امین
کو امرد لڑکونکی طرف بہت توجہہ ہی اونھون نی بہت سی خوبصورت اور حسین لونڈیان منتخب کر کی اونکو
مردانی بہت عمدہ اور قیمتی پوشاکین پنہا کے اور عمامے اور کمر بند بندھوا کے امین کی خدمت کیواسطی مامور
کین بعضونکی سر پر تاج مرصع بجواہرات رکھوائے اور سب امین کو بہت پسند ہوئین اور غلامیات
اونکا نام مقرر ہوا اونکی بعد وہ رسم دایمی ہوگئی - جب یہ حکایت قاہر نے سنی بہت خوش ہوے
اور پکار کے کہا او غلام ایک پیالہ شراب کا دے کہ غلامیات کی نام پر پیون فوراً ایک گروہ اونھین
غلامیات کا سامنے ہوا اوسی ھیئت سی جسکا ذکر ہوا ایک نی اوسمین سے شراب یاقوت کے رنگ کی
ایک جام مین پیش کی وہ چڑھا کے فرمایا ہان تو اپنی اوسی حکایت پر جا مینی کہا - جب مامون مسند
خلافت پر بیٹھی علم نجوم کیطرف بہت متوجہ ہوے اور منجمین کا رتبہ بہت بڑھایا -

راقم کہتا ہی ظاہراً علم نجوم سے علم ہیئت اور ریاضی کے سب فنون مراد ہین اور منجمین
سی اونکی علما مراد ہین اسواسطی کہ مامون کی توجہہ احکام نجوم کیطرف مورخین نے نہین لکھی جمیع علوم فلسفی
کیطرف البتہ اونکا اشتغال مشہور ہی اور ہر جنس کی کتب فلاسفہ کا اونکی عہد مین ترجمہ ہوا ہے - پھر راوی

کہتا ہے کہ مامون اجرای کاروبار خلافت اور مملکت مین تقلید اردشیر بابکونکی اور سلاطین ساسانیونکی کرتے
رہے اور جب مہمات ملکی سے فارغ ہوتے تھے تب کتب قدیمہ حکما اور فلاسفہ کا ملاحظہ فرماتی تھے اور
عراق عرب مین آنے کے بعد جب بغداد مین توطن اختیار کیا تب اونکی مجلس مین اکثر جلسے علما
اور فقہا اور متکلمین کا اور ارباب بحث اور جدل کا ہوتا تھا اور باہم مباحثات رہتی تھی وہ گروہ اونکے
عہد مین بہت معزز اور مکرم رہا تحمل اور صبر اونکی جبلت مین تھا عفو اور اغماض جرائم سی بہت
کرتے تھی جہان معذرت کی اونکو کسی سی حاجت ہوتی بہت ہی عمدہ عذر قابل قبول کرتے تھی
اونکی وزرا اور حواشی اور عمال نے بھی اونہی اونکی سیرت نیک کو اختیار کیا تھا اور اونھین کی سبب قدم
کی تقلید کرتے تھی۔ اسیطرح سے راوی نے معتصم کا حال بیان کیا کہ وہ جمیع امور مین بھائی کی
تقلید کرتے تھی اور پوشاک اور لباس اور آلات مجلس مین اونکو ملوک عجم کی مشابہت مدنظر
رہتی تھی اور بہت جواد اور فیاض تھی۔ راوی کہتا ہی جب متوکل کے ذکر کی نوبت آئی کچھ تھوڑا
سا اونکا بیان کیا تھا کہ قاہر نے کہا تیرے بیان سی مجھکو ایسا معلوم ہوا کہ خلفای گذشتہ کو مین
اپنی آنکھ سی دیکھ رہا ہون اور بہت عمدہ پوشاک اور انعام صلہ مین عطا کرکے فرمایا اب تیرا
جی چاہے تو اپنے گھر کو جا مین رخصت ہوکے جونہی اوٹھا اور چلا دیکھا کہ وہ تلوار لیئے ہوے
میرے پیچھے پیچھے چلے آتے ہین جان خشک ہو گئی اور مین سمجھا کہ اب اسنے مجھی قتل کیا جب چند قدم
چلکے وہ محلسرا مین داخل ہوے تب جان مین جان آئی گھر مین پہنچکے دوگانہ شکرانہ ادا کیا کہ آج اس
ظالم سفاک کی ہاتھ سی اللہ نے بچایا راوی کہتا ہے اوسی تھوڑے دنونکے بعد وہ خلافت سی معزول اور
اندھے کئی گئی راضی باللہ کے عہد مین پہلے اونپر بہت کچھ سختیان ہوئین پھر راضی باللہ نے قاہر کو اپنی
مصاحبت مین رکھا اور بہت کچھ انعام اور اکرام سے اونکو مسرور کیا وہان اونسے ایسی ایک

حرکت حاسدانہ ہوئی جسسے وہ راضی باللہ کی آنکھہ سے گر گئے اونکو اپنی مصاحبت سے برطرف کیا اور ظاہر جو کچھہ اونکی مصاحبت مین اونکو حاصل ہوا تھا وہ سب ضبط ہوگیا اور مآل اونکا یہ ہوا کہ اوسکی بعد مدت تک زندہ رہے اور گلیونمین بھیکھہ مانگتے پھرتے تھی شرح اونکی اوس حرکت کی راضی باللہ کی خلافت کی ذکر مین ہوگی - بیسوین خلیفہ بنی عباس کے ابو العباس محمد الراضی باللہ تھی بن مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ بن معتضد باللہ سولھوین خلیفہ بن طلحہ موفق بن متوکل علی اللہ دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید پانچوین خلیفہ - سبایک الذہب مین مروی ہے کہ جبدن قاہر باللہ کو لوگون نی خلافت سی خلع کیا اوسیدن راضی باللہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اور سنہ ۳۲۳ ہجری مین سب ممالک پر اونکی حکومت جمی اور اونھون نی اپنے دونو بیٹے ابو الفضل اور ابو جعفر کو سارے ممالک کی حکومت پر مسلط کیا ایک کو ممالک مشرقیہ پر اور دوسریکو ممالک مغربیہ پر پھر سنہ ۳۲۵ مین ساری خلافت مختل ہوگئی خلیفہ کے اختیار مین سوا بغداد کے اور اوسکے سواد کے کچھہ باقی نہ رہا بیرونی ممالک کے یا اعدا مسلط ہوئے یا عمال اور حکام نی محاصل مملکت بھیجنا موقوف کیا اور خود سر حاکم بن بیٹھی الغرض سارے ممالک خلافت مین کیفیت طوائف الملوکی کی پیدا ہوئی - مگر یہ راقم پر تواریخ سی جو زیر نظر ہین نہ ثابت ہوا کہ راضی باللہ نی جو اپنے دونو بیٹونکو حکومت پر مامور کیا تھا وہ دونو حکومتونسے بیدخل ہوگئے یا اون دونونی بھی خلیفہ سے بغاوت اختیار کی - بالجملہ سنہ ۳۲۹ ہجری مین راضی باللہ نی موت طبیعی سی قضا کی - اور مسامرہ مین لکھاہی مان راضی باللہ کی رومیہ تھی ظلوم نام اونکی مہر کا کندہ تھا مؤمن باللہ رضا وزیر اونکی ابو علی محمد بن علی بن مقلہ تھی اور بھی بعضی لوگ تھی حاجب اونکا اپنا غلام ذکی رومی تھا اونکی کوتوال کا نام لو لو تھا تینتیس برس دس مہینے نو دن کی عمر مین اونھون نے

قضا کی اور بغداد مین دفن ہوے چھٹھی جمادی الاول ۳۲۲ سنہ مین بدہ کی دن اونکی بیعت ہوئی تھی اور
سولھوین ربیع الاول ۳۲۹ سنہ ہجری شب شنبہ کو اونھون نی قضا کی قاضی اونکی عمر بن محمد بن یوسف
اور محمد کے باپ یوسف بن عمر تھی اور انھین خلیفہ راضی باللہ کے عہد مین مجاہد نی شعبان ۳۲۴ سنہ
مین قضا کی۔ راقم کہتا ہی مراۃ الجنان مین لکھا ہے ۳۲۴ سنہ مین مفتی عراق ابوبکر احمد بن موسی بن
عباس بن مجاہد نے قضا کی وہ قران کے بڑے بصیر تھی اور اونکی علل اور رجال عدیم النظیر تھے
تو غالبًا یہ وہی ہین جنکو سامرہ مین مجاہد لکھا ہی پر دادا کے نام پر اونکا نام بھی مجاہد ہوگا جو مراۃ الجنان
مین مذکور نہین ہے۔ اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے جب قاہر باللہ خلافت سے معزول اور
اندھے ہو گئے تب چند امرا ارباب حل وعقد راضی باللہ کے پاس گئے جو محبس مین مقید تھی اور
آداب خلافت بجا لا اونھون نے بن مقلہ کو جو قاہر کے عہد مین مخفی ہو گئے تھی بابا کے وزیر مقرر کیا
اونھون نی بعد اجلاس کے مسند وزارت پر اپنے دشمنونکی ساتھہ نکوئی اور احسان کرنا شروع کیا
اور یہ کلمہ ہمیشہ اونکی زبان پر تھا کہ مینی اپنے ایام پوشیدگی مین عہد کیا تھا کہ درصورت اعادہ اقتدار
کے کسیکو اذیت ندونگا اور وہ جب وزارت پر خوب متمکن ہو چکے تب ایک کسی امیر کو خلاف رای
خلیفہ کے خط لکھکے بغداد مین طلب کیا غمازون نی یہ خبر خلیفہ کو پھنچائی جب خلیفہ نی اونسے پوچھا تو
اونھون نی خط لکھنی سے انکار کیا جب غمازون نے اونکا خط خلیفہ کے پاس پیش کر دیا تب خلیفہ
نے اونکی ہاتھہ کٹوا ڈالے لکھتے ہین اونکی ہاتھونکی کاٹنے کے وقت اونھون نے بہت غل اور شور
مچایا کہ جن ہاتھون نے بہت سی قرآن شریف لکھے ہین وہ ہاتھہ مت کاٹو مگر کچھہ نتیجہ اونکی اوس
شور اور غل کا نہوا اور وہ ہاتھہ کاٹ ڈالے گئے۔
راقم کہتا ہی کیا عجب ہے کہ وقت کتابت قرآن شریف کے کوئی ایسی بے ادبی اونسی

صادر ہوئی جس جرم مخفیہ کی وہ سزای غیبی ہوئی ہو۔ پھر اوسی روضۃ الصفا مین لکھا ہی عجیب اتفاق ہے کہ ابن مقلہ تین مرتبہ وزیر مقرر ہوے اور تین خلیفہ کی وزارت کی اور تین سفر اونھون نے کیئے اور مرنیکے بعد تین مرتبہ وہ دفن ہوے اور تین آدمی اونکو کو دفن سے جا بجا مشہور ہوے۔

راقم کہتا ہی تین مرتبہ دفن ہونے سی ظاہر ایہ مراد کہ لاش اونکی ایک جگہہ سی دوسری جگہہ تبدیل کی گئی۔ اور انہین راضی باللہ کے عہد مین ایک شیخ نے نواحی جغانیان مین دعوی نبوت کا کیا بہت سی شعبدے لوگونکو دکھاتا تھا گویا اونکو معجزہ قرار دیا تھا بھیڑیا دسان خلق بہت سی اوسکی مطیع ہوگئی اور جو اوسکی طرف نہ جھکا اور اوسکی ہاتھہ چڑھا اوسکو اوسنے قتل کیا ایکجماعت نامحدود اوسکی ہاتھہ سے قتل ہوی اخر ش جغانیان کے حاکم نے اوسکو اور اوسکی بہت سی تابعین کو پکڑکے قتل کیا معلوم ہوتا ہی وہ اپنے غیر معتقدونکو سحر اور شعبدے سی قتل کرتا تھا۔ لکھتے ہین یہ خبر نہایت صحت کو پہنچی ہے کہ راضی باللہ بڑے ادیب فاضل اور عالم اور شاعر تھی اور نہایت خوش تقریر اور بہت حسین تھی اہل دانش اور ارباب فضل کے ساتھہ وہ بہت صحبت رکھتے تھی اونکا بہت اعزاز اور احترام کرتے تھی فن تاریخ اور علم انشا مین خود اونکو بہت مہارت تھی بذل اور سخاوت اور جود اور سماحت مین بھی بیمثل اور بیعدیل تھی اپنے جلسا پر بالخصوص علما اور فضلا پر وافر العطا اور کثیر الاحسان تھی۔ ایکدن بعضی تنگ حوصلہ نے اونکو نصیحۃً کہا کہ آپکا جود اور سخا منجر باسراف ہوا ہی راضی باللہ نے جواب دیا کہ سخاوت مین مجھکو تقلید امیر سفاح کی ہے کہ کوئی گویا بھی اونکی مجلس سے بدون خلعت اور انعام کے نہین نکلتا تھا ہمارے ندما تو ہمارے بھائی ہین کہ اونکی صحبت اور لطافت اور ظرافت سی ہمکو مسرت رہتی ہی ہم بھی اونکی دلونکو بخشش اور انعام سی خوش کرتے ہین۔

راقم کہتا ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ راضی باللہ لہو اور لعب اور گانے بجانے کی

صحبت سے محترز تھے ہمیشہ علما اور ارباب دانش اور اہل کمال کی صحبت اونکو رہتی تھی نقل کرتے ہین کہ اونکی کثرت انعامات اور عطایا کی شرم و حجاب سے بعضے اونکی ندما اونکی مجلس مین بی طلبیت کم جاتی تھے اس روایت سے ثابت ہوا کہ اونکی ندما بہت بے طمع اور ارباب دانش تھے بعضی غمازون نی راضی باللہ کو خبر پہنچائی کہ قاہر باللہ خلیفۂ معزول اور مکحول نے بعضے امرا دولتمند فلان فلان کو جو قتل کیا اونکی ساری دولت ضبط کرکے اور چھپا کی کہین ذخیرہ کر رکھی ہی اس سبب سے پہلی اونپر بہت شدت اور سختی کی گئی مگر بعد اوسکی راضی باللہ پر ثابت ہوگیا کہ وہ خبر نری غمازی کی تھی اوسکی کچھہ اصل نتھی تب اوس بیچارے اندھے خلیفہ معزول پر اونکو نہایت رحم آیا اسواسطے اونکو اپنی مصاحبت مین رکھا اور مثل اور مصاحبین کے اونپر بھی دست جود اور سخا کا جاری ہوا مگر طبیعت شرارت طویت قاہر باللہ کی راستی پر کب رہنے والی تھی ایک حرکت حاسدانہ ایسی کی کہ راضی باللہ کی نظر سے گر گئے اور اونکو بھیکھہ مانگنے کی نوبت پہنچی وہ حرکت یہ تھی کہ اونھین قاہر باللہ نی اپنے عہد خلافت مین ایک باغ بہت ہی عمدہ بنوایا تھا اوسمین ایک عمارت پر تکلف ہر جنس کی زیب و زینت سے سجی ہوئی تھی اشجار اور انہار اور طیور اور ہر قسم کے گل و ریاحین اور فوارے اور آبشار سے سارا باغ مملو تھا وہان قاہر باللہ شراب پیا کرتے تھے راضی باللہ بھی اوسمین عیش و عشرت کرتے تھے ایکدن قاہر باللہ نی اونسے کہا جب آپنے میرے اوپر ایسی عنایت اور مرحمت فرمائی اب اپنا راز دل آپ سے چھپانا نری احسان فراموشی ہی اسواسطے مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ اس باغمین کسی مقام پر مینے بہت بڑا خزانہ زر و جواہرات کا دفن کیا ہے مگر خاص مقام اوسکا مین بھول گیا ہون راضی باللہ نی وہ سارا باغ مع عمارت بنیا سوت تک کھدوا ڈالا کہین خزانے کا پتا نہ لگا تب راضی باللہ نی اونسے پوچھا کہ اس جھوٹھہ بولنے سے کیا فائدہ تمکو ہوا اونھون نی جواب دیا حقیقت تو یہ ہی کہ مجھے ہرگز گوارا نہوا کہ مین تو اندھا

ہون

رہون اور تمھاری آنکھین اوسمین مزے اوڑائین اب میرا مطلب حاصل ہوگیا آپ جو چاہئے مجھکو سزا دیجئے راضی باللہ کی طبیعت اگر ویسی ہی ہوتی جیسی قاہر کی تھی لامحالہ اونکو قتل کرتے وہ تو نہ کیا مگر اپنی صحبت سے اونکو نکال دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیچارا زندگی سی مدت تک جیتی رہے اور بغداد کی گلیون مین بھیکھ مانگتے پھرتے تھے - الغرض ۳۲۹ سنہ مین راضی باللہ نے مرض استسقا سی قضا کی چھہ برس دس دن اونھون نے خلافت کی اور کچھہ اوپر بتیس برسکی اونکی عمر ہوئی روضۃ الصفا کی اور مسامرہ کی اور مراۃ الجنان کی روایات مین راضی باللہ کی وزیر کا نام کچھہ اختلاف سی ہی روضۃ الصفا مین علی بن مقلہ لکھا ہی اور مسامرہ مین ابو علی محمد بن علی بن مقلہ ہے اور مراۃ الجنان مین ابو علی محمد بن علی بن حسن بن مقلہ ہے اور ایک مقام پر مراۃ الجنان مین مثل روایت روضۃ الصفا کی علی بن مقلہ لکھا ہی - اب ہم مراۃ الجنان کی روایت نقل کرتے ہین ۳۲۴ سنہ ہجر مین علی بن مقلہ وزیر گرفتار ہوے اور اونکا گھر جلا دیا گیا اور وہ نا رہگئے اور دس لاکھہ دینار کا خط اونسی لکھوا لیا گیا اور اونپر مارنے سے اور لٹکانے سی اور سوا اوسکی بڑی بڑی شدتین ہوئین اور بڑے بڑے امراہم اس سال مین مخالفت اہل دولت کی یعنی امرا کی پیش آئے کہ وہ لوگ خلیفہ سے وزارت اور دفاتر اوسکی طلب کرتے تھی الغرض امر خلافت بہت ضعیف ہوگیا اور راضی باللہ برائے نام خلیفہ رہے

راقم کہتا ہی ظاہرا امرا نی بغاوت کرکے بن مقلہ وزیر پر شدتین کین اور امر خلافت کو ضعیف کر دیا - پھر اوسی مراۃ الجنان مین یافعی نی بن مقلہ کے ذکر مین اوس خبر مجمل مذکورہ بالا کی زیادہ شرح کی ہی لکھا ہی ۳۲۸ سنہ ہجر مین وزیر ابو علی محمد بن علی بن حسن بن مقلہ کاتب مشہور نی قضا کی اونکی ابتدا یہ تھی کہ بعض اعمال مملکت فارس پر اوسکی تحصیل خراج کیواسطے مامور ہوے پھر یوماً فیوماً اونکے حالات مین انقلاب ہوتا رہا یہانتک کہ مقتدر باللہ خلیفہ نی اونکو وزیر مقرر کیا اور خلعت عطا کیا دوسی

دو مہینے وہ وزیر رہے اوسکی بعد اونسے بہت کچھہ زر مصادرہ لیکی ممالک فارس کیطرف اونکو نکالدیا
بعد اوسکی قاہر باللہ خلیفہ نی اونکو مملکت فارس سے طلب کرکے اپنا وزیر مقرر کیا اور اونکی ایام غیبت
مین اونکیطرف سے منصب وزارت پر ایک نائب مامور کیا اور ۲۰ ھ ۳۲ کی عید الاضحیہ کی دن
ممالک فارس سے آئے اور منصب وزارت پر قایم ہوئے اور برابر اونکی وزیر رہے یہانتک کہ اونپر
تہمت ہوئی کہ لوگون نی قاہر باللہ کے قتل کا ارادہ کیا اور اوسمین اونکی وزیر کی بھی شرکت ہے
سبب اس تہمت کی بن مقلہ کو خبر پہنچی خدا جانے وہ نری تہمت تھی یا اوسکی کچھہ اصل بھی تھی
تب بن مقلہ دفتر وزارت چھوڑ کر چھپ رہے جب راضی باللہ خلیفہ ہوئے اونھون نی پھر بن مقلہ کو
بلاکی وزیر مقرر کیا اور مظفر بن یاقوت ایک امیر کو راضی باللہ کی امور مین بڑا اختیار اور اقتدار تھا
اور اونکی اور ابن مقلہ کے درمیانین صفائی نہ تھی بلکہ باہم معادات تھی ایکدن ابن یاقوت نی
سارے خدام اور غلامونکو اسپر آمادہ کیا کہ جب ابن مقلہ قصر خلافت مین آوین اونکو قید کرلو خلیفہ کو
مین سمجھا لونگا وہ میری تجویز کے کبھی خلاف نکرینگے اس نظر سے جب ابن مقلہ قصر خلافت کی
ڈیوڑھی پر پہنچے سب غلامون نی ہجوم کیا اور ابن یاقوت بھی اونکی ہمراہ تھے اور ابن مقلہ کو پکڑ کی
قید کردیا بعد اوسکی ابن یاقوت نی راضی باللہ سے جاکے بہت سے قصورات بن مقلہ کے نقل کئے اور کہا
اس سبب سے ہمنے اونکو قید کرلیا ہے راضی باللہ نی کہا بہت مناسب کیا اور عبد الرحمن بن عیسیٰ
ابن داؤد الجراح پر سب ندا اور راضی باللہ کے آرا قرار پائے خلیفہ سے کہہ سنکے اونکو وزیر مقرر کروایا
اور ابن مقلہ اونکی سپرد ہوئے تاکہ دفتر وزارت کی مواخذات اونسے کرین وزیر جدید نی ابن مقلہ پر
کوئی نہج عقوبت اور عذاب کا نہین چھوڑا جو عمل مین نہ لائے ہون باندھا اور لٹکایا اور لاٹھیو نسے
مارا یہانتک کہ اونسے دس لاکھہ دینار کا خط حوالہ لکھوالیا پھر اونکو اونکی اپنے گھر مین نظر بند کیا

اس سانحے کے بعد ابن رائق ایک امیر تھا اوسنے بغاوت پر کمر باندہی مگر راضی باللہ نے بہت
مدارات اور استمالت اونکے ساتھہ کی مخاطب بہ امیر الامرا کرکے کل تدابیر ممالک خلافت کی
اونکو سپرد کی اور حکم کیا ممبروں پر خطبون مین اونکا نام داخل کیا جاے الغرض خلافت مین اونکو بہت بڑا
اقتدار حاصل ہوا اونھون نے سارے املاک ابن مقلہ کے اور اونکے بیٹے ابی الحسن کے ضبط کر لئے
اب ابن مقلہ نے مخفی سلسلہ جنبانی شروع کی اور راضی باللہ خلیفہ سے درخواست کی کہ اگر پھر وہ منصب
وزارت پر مامور رہون تو تیس لاکھہ دینار خزانہ خلافت مین داخل کرینگے راضی باللہ نے قبول کیا
جب بالا بالا سب امور خلیفہ سے طے ہوگئے جسکے متوسط ابن ہارون منجم ایک مصاحب خلیفہ کے تھے
تب ایکدن رمضان مین ایک رات باقی تھی ابن مقلہ اپنے گھر سے بہ ارادہ قصر خلافت کی سوار ہوا
اسواسطے کہ اوسدن قمر تحت الشعاع تھا اور وزارت کی امور کے واسطے وہ ساعت محمود قرار دیگئی
ہے لیکن اونکیواسطے نامحمود ہوئی یعنی جب وہ قصر خلافت کی ڈیوڑھی پر پہنچے لوگون نے اونکو خلیفہ تلک
جانے نہ دیا پھر مقید کئے گئے اور ابن رائق نے خلیفہ سے کہہ سنکے ابن مقلہ کے داہنے ہاتھہ کے کاٹنے کا حکم
لے لیا اور کٹوا ڈالا مگر بعد اوسکے راضی باللہ ابن مقلہ کے قطع ید کا حکم دیکے بہت نادم ہوے اور اطبا کو اونکے
معالجے کا حکم دیا بعد صحت کے راضی باللہ نے پھر ابن مقلہ کو وزیر مقرر کیا اور کہا قطع ید مانع وزارت کی کام کا
نہین ہے لکھتے ہین پھر چندے اونھون نے وزارت کا کام انجام کیا اوسحالتمین وہ قلم بازو پر باندھکے
لکھا کرتے تھے۔ پھر ابن رائق کی سعی سے ابن مقلہ کی زبان کاٹ ڈالنے کا حکم ہوا اور پھر مقید ہوگئے ابکی
مرتبہ قید مین یہ نوبت پہنچی کہ کنوے سے پانی خود بھرتے تھے ایک ہاتھہ سے مشکل سے پانی بھرا جاتا تھا اسی
حالتمین اونھون نے قضا کی فاعتبروا یا اولی الابصار علی مصائب ہذہ الدنیا الدنی المکار و انقلاب الاحوال
بالمذلۃ والمسکنۃ بعد الامارۃ والوزارۃ بمشیۃ اللہ الواحد القہار۔ پھر یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکھا ہے

که ۳۲۹؁ ہجری مین راضی باللہ ابو اسحاق محمد او ربعضون نے کہا احمد بن مقتدر باللہ نی قضا کی اونکی مان رومیہ لونڈی تھی اور وہ آخر خلیفہ خاندان عباسی کی تھی جو شاعر تھی اور آخر خلیفہ تھی جنہون نے تدابیر ترتیب اور تہذیب فوج کی بذات خود کین اور آخر خلیفہ تھی جو ندما ومصاحبین کی ساتھ مجالست کرتے تھی اور آخر خلیفہ تھی جنہون نی جمعے کی دن خطبہ پڑھا ہی باستثنا حاکم باللہ کی کہ اونہون نی بھی دو مرتبہ جمعی کے دن خطبہ پڑھا ہی لیکن اپنی عورت کی مقہور تھی اور وہ بڑے فیاض اور کریم تھے علما اور ادبا کو بہت دوست رکھتی تھی اور بغوی سے اونہون نی حدیث سماعت کی تھی اکتیس برس کی عمر مین اونہون نی قضا کی - اکیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو اسحاق ابراہیم المتقی للہ راضی باللہ کے بھائی یعنی مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ کے بیٹے تھی - بروایت سبایک الذہب بعد راضی باللہ اونکی بھائی کی قضا کرنیکے لوگون نی اونکی ہاتھہ پر بیعت کی جب اونکی عمر چونتیس برس کی تھی اونکی مان لونڈی تھی حلوب نام اور بعضی کہتی ہین زہرہ اوسکا نام تھا اونہون نی خلافت کی امور مین کچھہ تغیر اور تبدل نہین کی یہان تک کہ جو اونکی اپنی لونڈی متصرفہ تھی اوسکا بھی کچھہ رتبہ نہین بڑھایا وہ بہت کثرت سی روزے رکھتی تھی اور ہمیشہ عبادت مین مشغول رہتے تھی اور کہتی تھی سوائے قرآن شریف کی مین کسیکو مصاحب نہین بناتا الغرض وہ صرف نام کی خلیفہ تھی اور انتظام خلافت کا ابی عبد اللہ احمد بن علی کوفی جو اونکا منشی تھا اوسیکی ہاتھہ مین تھا اونکی عہد مین دشمنون نی ہر طرف غلبہ کیا اور ہمیشہ خلافت کے امور مختل رہے یہانتک کہ ۳۳۳؁ مین توزون نی اونکو پکڑ کے آنکھون مین گرم سلائی پھروادی اور خلافت سی معزول کرکے مستکفی کے ہاتھہ پر بیعت کی - اور مسامرہ مین لکھا ہی متقی للہ کی مان رومیہ تھی حلوب نام اونکی بھائی راضی باللہ کے قضا کرنیسی سات دن کے بعد اونکی ہاتھہ پر بیعت ہوئی

اونکی مہر مین تھا کفی باللہ معنیا وزیر اونکی محمد بن احمد بن میمون تھی اور قایم اونکی امر پر سعید
بن شکلی تھے ظاہرا قایم بامر سے مراد ہی کہ خلیفہ کے احکام ہر ایک کو وہ پہنچاتے تھی وہ نیا عہدہ انھین
خلیفہ کے عہد مین صرف سامرہ مین لکھا ہی یا اوس سے مراد یہ ہی کہ خلافت کا کام خلیفہ کے بدلے وہی
کرتے تھی اور حاجب اونکی سلامہ اخو نجح تھی بو دو ترکی نی اونکو پکڑ کے سلائی آنکھون مین پھیر دی کہ وہ
اندھے ہوگئی اور خلافت سی اونکو چونتیس برس کی عمر مین معزول کیا گیارہ دن یا دو دن باختلاف روایت
اونھون نی خلافت کی دس دن ربیع الاول سنہ ۳۲۹ مین باقی تھی چہار شنبے کی روز اونکی بیعت ہوئی تھی
اور دس دن صفر سنہ ۳۳۳ مین باقی تھی سنیچر کے دن وہ خلافت سی معزول ہوے اور شعبان سنہ ۳۵۷ مین ساٹھ
برس کی عمر مین مطیع للہ کی خلافت مین اونھون نے قضا کی اونکی قاضی یوسف بن عمر وغیرہ تھی - اور
روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ جب راضی باللہ نی قضا کی اوسوقت تحکم نام اونکی امیر الامرا نی واسط سے
اپنے منشی کو بغداد مین بھیجا کہ ارباب حل و عقد کیکو عباسیون مین سی خلیفہ مقرر کرین چونکہ سامرہ کی روایت
سی لکھا گیا ہی کہ راضی باللہ بغداد مین دفن ہوے تو بغداد ہی مین ظاہرا اونھون نے قضا کی اور تحکم امیر الامرا
جسکو راضی باللہ نی مختار کل امور خلافت مین کیا تھا اور پیشتر اونکو ابن رایق لکھا ہی اونھون نی
واسط سی گویا اجازت لکھ بھیجی کہ بغداد مین سب بنی ہاشم اور آل عباس اور علما اور قضات
اور اعیان اور اشراف جمع ہو کے عباسیون مین سی کسی شخص لایق کو خلیفہ مقرر کرین چنانچہ جب بموجب
حکم اور اجازت امیر الامرا کی سب لوگ جمع ہوے اور باہم مشورے سی یہ قرار پایا کہ ابراہیم راضی باللہ کے
بھائی مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ کی بیٹے کو خلیفہ کرین جب لوگ اونکی پاس بیعت کرنیکو گئے
چونکہ اوسوقت تک قاہر باللہ خلیفہ معزول نابینا زندہ تھی اور اونھون نے اپنا خلع خلافت سی قبول نہین کیا تھا
اسواسطی ابراہیم نے کہا کہ جب تلک قاہر باللہ کی رضامندی نہین ہوگی یعنی وہ اونکو اپنے عقد بیعت سی بری

نعوذ بہ

نہ کر دینگی تب تلک وہ خلافت نہین قبول کرینگے جب قاہر باللہ کو یہ خبر پہنچی اونھون نے متقی کے حق مین
دعاے خیر کی اور اونکے پاس یہ پیغام کہلا بھیجا کہ تمھارے بھائی راضی باللہ نے میرے اوپر بہت ظلم کیا
مگر اب مینے تمھاری خاطر سے اونکو بھی بخشا اور اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور تمکو اور سبکو اپنے عقد بیعت سے
بری کیا تب ابراہیم نے خلافت قبول کی اور اپنے تئین متقی للہ ملقب کیا اوس تحکم امیر الامرا نے پہلے لوگ
بغداد مین بھیجکے اچھے اچھے گھوڑے اور عمدہ اونٹ اور سب اموال اور جواہرات گران بہا جو خاص خلیفہ
کا مال تھا وہ سب ضبط کر لیا اس بے ادبی کے تھوڑے دنون کے بعد وہ مقتول ہوا اوسکے مرنیکے بعد منصب
امیر الامرائی اور سپہ سرداری افواج کی ابو عبد اللہ پر قرار پائی اوسکو جب ناصر الدولہ ابن حمدان نے
قتل کیا تب توران ترک امیر الامرا ہوا اس ترک کا نام سبایک الذہب مین توزون یا توزون
پڑھا جاتا ہے اور سامرہ مین تودون لکھا ہے اور روضۃ الصفا مین توران ہے الغیب عند اللہ صحیح
کون لفظ ہے یہ ہمپر نہ کھلا ۔ بالجملہ تھوڑے عرصے کے بعد اس امیر الامرا سے اور خلیفہ سے منازعت واقع
ہوئی اوسنے بغاوت پر کمر باندھی خلیفہ مدافعت پر آمادہ ہوے باہم بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی
جسمین خلیفہ کو شکست ہوئی وہ بھاگ کر رقہ مین پہنچے وہانسے آخشید نام حاکم مصر سے استمداد
کی اوسنے درخواست کی کہ آپ مصر مین تشریف لائیے اونھون نے آخشید کو وہین رقہ مین
طلب کیا وہ بہت کچھہ تحائف اونکی نذر کیواسطے لیکے آیا اور بہت اصرار کیا کہ آپ مصر مین تشریف
لیچلیئے وہانسے باطمینان مدافعت اعدا کی کیجائیگی اور سب اونکے ہمراہ ہونگا اور خیر طلبونکا بھی وہی
مشورہ تھا مگر اونھون نے اپنی خودرائی اور خودپسندی سے اوسی توران کے ساتھہ مراسلات
شروع کئے اوس منافق نے بحلف عہد کیا کہ امیر المومنین بغداد مین معاودت فرماوین مین تابعدار
رہونگا اور زنہار بغاوت اور نافرمانی نکرونگا متقی نے اوس منافق کے عہد پر اعتماد کر کے بغداد مین

معاودت کی اوسنے عذر کیا اور اونکو اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا اور مستکفی کی ہاتھہ پر بیعت کی
بائیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو القاسم عبد اللہ المستکفی باللہ بیٹے ابو محمد
علی المکتفی باللہ سترہوین خلیفہ کے تھے - سبایک الذہب مین مروی ہے مان اونکی
ام ولد املح الناس نام تھی صفر ۳۳۳ سنہ ہجریہ مین بعد خلع متقی باللہ کے لوگون نی اونکی ہاتھہ پر بیعت
کی جب اونکی اکتالیس برسکی عمر تھی اور توزون امیر الامرا اونکی عہد خلافت مین مرگیا اور احمد
بن بویہ دیلمی جو عراق پر مسلط ہوگیا تھا بغداد مین داخل ہوا اور خلیفہ کے روبرو جاکے کھڑا ہوا خلیفہ
نی اوسکی بہت استمالت کی اور خطاب معز الدولہ اور اوسکی ساتھہ مکلف خلعت عطا کیا جب اوسکا
خوب تسلط سارے ممالک خلافت پر ہوگیا تب اوسنے خلیفہ کیواسطے پانچ ہزار درہم روز مقرر کر دیا
اور حکومت خلافت اپنے قابو مین رکھی اوسے خلیفہ کو بے تعلق کیا اور اپنا وظیفہ خوار بنا دیا اور بعد
چند مدت کی اوسنے خلیفہ کو اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا او فضل نام مقتدر باللہ کی بیٹے کو
خلیفہ مقرر کیا اور مسامرہ مین منقول ہے مان مستکفی باللہ کی رومیہ تھی غصن نام وزیر اونکی ابو الفرج
محمد بن علی السامری تھے حاجب اونکی احمد بن خاقان تھے مہر مین اونکی کھدا تھا عبد اللہ بن المکتفی اونکو
چھیالیس برسکی عمر مین ظالمون نی اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا ایک برس چار مہینے چار دن
وہ خلیفہ رہے دس دن صفر ۳۳۴ سنہ ہجریہ مین باقی تھے جب اونکی بیعت ہوئی تھی اور ربیع الثانی
۳۳۸ سنہ مین اونھون نی قضا کی - اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جب ابو الوفا توزان بیوفا نی
متقی للہ کو اندھا کیا اور مستکفی باللہ کی ہاتھہ پر بیعت کی بعضی بنی ہاشم جو لشکر گاہ مین حاضر تھے بہ تبعیت
امیر الامرا کی اونھون نی بھی بیعت کی تب وہ خلیفہ ہوگئے لوگ اونکو امام الحق کہتے تھے تھوڑے دنون کے
بعد امیر الامرا مرگیا کفران نعمت اور شامت نقض عہد نی اوسکو جلد آخر کر دیا - اوسکے مرنے کی بعد

مستکفی نے باتفاق امرای اکابر اور اشراف کے ایک شخص کو جسکا لقب ابن شیرزاد تھا منصب
امیر الامرائی کا عطا کیا اوسنے خلافت کے کام مین دخل پانے سے علی العموم ظلم و ستم شروع کیا اہل حرفہ
کو نہایت تنگ کیا ساری رعیت نالان ہوئی بغداد مین بھربنڈ مچ گیا احمد بن بویہ دیلمی جو ممالک
عراق پر مسلط ہو گیا تھا اوسکے خیر خواہون مین ایک شخص تھا جسنے بغداد مین کچھ اعتبار پیدا کیا تھا
اور واسط کا عامل ہو گیا تھا اوسنے مخفی احمد بن بویہ کو ترغیب دی کہ یہ وقت ہے کہ تم بغداد کی
تسخیر کا ارادہ کرو وہ یہ خط پاکے پہلے واسط مین آیا چونکہ افواج خلافت کا مقر وہی واسط تھا معلوم
ہوتا ہے کہ کل افواج اوسی شخص کے ذریعے سے جو واسط کا عامل تھا احمد بن بویہ کے قابو مین ہو گئی
اوسنے خوب وہان اپنا اطمینان کر لیا اب بغداد مین یہ خبر پہنچی یہان بدعملی ہو گئی ابن شیرزاد
بھاگ گیا خلیفہ مستکفی باللہ بھی شہر چھوڑ کے کہین نکل گئے ترک لوگ جتنے وہان تھے سب متفرق
ہو گئے احمد بن بویہ دیلمی بغداد مین داخل ہوا اور بغیر جنگ کی اوسپر مسلط ہو گیا اوسکی تسلط کے بعد بغداد
مین خلیفہ نے معاودت کی احمد بن بویہ دیلمی جب ملازمت کیواسطے حاضر ہوا خلیفہ نے بڑی بہت
مسرت خاطر اوسکی آنے سے ظاہر کی اور کہا ترکونسے مجھکو نہایت خوف تھا الحمد للہ کہ تمہارے
آنے سے میرا خوف دفع ہو گیا اوسنے بیعت کی معز الدولہ اوسکو خطاب دیا اور علی اور حسن دو بھائی
احمد کی تھی انپر بھی بہت مرحمت فرمائی علی کو عماد الدولہ اور حسن کو رکن الدولہ خطاب دیا اور حکم کیا
کہ اونکی خطاب سکون مین منقوش ہون ۔

راقم کہتا ہے ظاہرا صرف معز الدولہ کا نام سکون مین کندہ ہوا ہو گا اگرچہ روضۃ الصفا
کی عبارت مقتضی اسکی ہے کہ تینون بھائیونکا نام سکون مین مضروب ہوا تھا اور یافعی نے مراۃ الجنان مین
بھی تینون بھائیونکا نام سکے مین مضروب ہونیکو لکھا ہے ۔ بالجملہ معز الدولہ نے پانچ ہزار دینار یومیہ خلیفہ کے

مصارف کیواسطے مقرر کردیا اور کل محصولات ممالک کی معزالدولہ کی نواب کے اختیار اور ضبط مین آئی
اور حکومت خلافت سی بھی خلیفہ کو کچھہ علاقہ باقی نہ رہا - سب ایک اندسہب کی روایت سی جو اوپر مذکور
ہوچکی ہے اور اس اخیر روایت روضۃ الصفا سی یہ فرق ہے کہ اول روایت مین پانچہزار درہم
خلیفہ کے مصارف کیواسطے یومیہ مقرر ہوا جو اوس زمانے کا روپیہ تہا اور دوسری روایت مین
پانچہزار دینار یومیہ مقرر ہوا جو اوس زمانے کی اشرفی تھی غالباً دوسری روایت صحیح ہی اسواسطے
کہ دار الخلافت کی مصارف بہت بڑھے ہوئے تھے دفعۃً اتنی تقلیل نہوئی ہوگی جیسی اول روایت
مین ہی اچہ چند عرصے کی معزالدولہ کو خلیفہ کیطرف سی کچھہ اشتباہ ہوا کہ اوسکی ساتھہ کچھہ غدر منظور ہے
اس سبب سے مستکفی باللہ کو اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا - پھر روضۃ الصفا مین لکھا ہی
کہ سبب وحشت اور مباغضت کا مابین مستکفی باللہ خلیفہ اور معزالدولہ دیلمی کے باختلاف روایت
مختلف ہے - مسعودی کی یہ روایت ہی کہ مستکفی باللہ کی عہد مین بنی حمدان ممالک شرقیہ بغداد مین
مسلط تھی اور معزالدولہ جنکی قابو اور اختیار مین خلیفہ تھی وہ ممالک غربیہ مین تھی اور دونو مین سخت
معرکے لڑائیون کی ہورہے تھے معزالدولہ کو غمازون نی خبر پہنچائی کہ خلیفہ بنی حمدان کیطرف مائل
ہین اور اونکی اسرار سی وہ خوب واقف ہین - اور حافظ آبرو نی اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ قہرمانہ
ایک عورت مستکفی باللہ کے محل مین بہت بڑی با اعتبار اور با اختیار خلیفہ کی اوپر تھی اوسنے
کسی اپنی تقریب کے سبب سے ایک بہت بڑا جشن کیا تھا جسمین سارے امراے دیلمی اور امرائے ترک
کو اوسنے مدعو کیا تھا معزالدولہ کو غمازون نی خبر پہنچائی کہ اوس مجمع عظیم مین یہ قرار پایا ہی کہ اونکو
قتل کرین یا قید کرلین دیالمہ کی سردارونمین سی ایک شخص تھا جسکو اوس مفسدۂ منظورہ کی خبر پہنچی
وہ ساری جماعت مطلوبہ دعوت سے بہت پیشتر دار الخلافت مین داخل ہوا اور خلیفہ کی روبرو جاکی کھڑا ہوا

خلیفہ کو گمان ہوا کہ وہ دست بوس ہونیکو پاس چلا آتا ہی جب وہ تخت کی قریب پھنچا خلیفہ نی اپنا ہاتھہ دراز کیا اس خیال پر کہ وہ بوسہ لیگا اوسنے کمال بے ادبی سے خلیفہ کا ہاتھہ پکڑ کے تخت پر سے نیچے کھینچ لیا اور اپنی پگڑی یا خلیفہ کا عمامہ اونکی گلیمین ڈالکی مضبوط باندھ لیا معزالدولہ بھی وہان پھنچے اور یہ دیکھکی کہ خلیفہ قابو مین آ گئے ہین وہ تو اپنے گھر مین پلٹ آئے اور دارالخلافت مین ایک بھر بنڈ مچ گیا دیا لمہ نی وہان لوٹ شروع کر دی اور خلیفہ کو پکڑ کے معزالدولہ کی گھر مین لے آئے یہان بیڑیان اونکی پانونمین ٹھونک دین اور قہرمانہ کو پکڑ کے اوسکی زبان کاٹ ڈالی اور خلیفہ کے آنکھونمین گرم سلائیان پھروا کے اندھا کر دیا۔

راقم کہتا ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکی خلیفہ کو لوگ معظم اور متبرک سمجھتے تھی کہ عظمت اور بزرگی اونکی قلوب مین غیبی بسبب نیابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور بلا شبہہ لوگونکو یقین تھا کہ اونکی ساتھہ کسی نہج کی بے ادبی حقیقت مین اونکے منیب کی ساتھہ بے ادبی ہی جسپر وقوع قہر الہی کا ہوگا وہ خوف و خطر غیبی بسبب بغاوت اور خروج کے خلیفہ ثالث حضرت امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ پر دلونسی نکل گیا اسواسطی کہ کوئی قہر الہی غیبی ایسا کہ بالتصریح جزا اور سزا اوس بے ادبی کی معلوم ہو جو اون خلیفہ مظلوم کی ساتھہ ہوئی تھی واقع نہین ہوا پس وہ رعب اور ڈر غیبی دلونسی مٹ گیا حالانکہ اگر چشم بصیرت ہوتی تو معلوم ہوتا کہ اوس بے ادبی کے عوضمین وہ زور کا قہر الہی نازل ہوا جسکی کچھہ انتہا نہ تھی اسس اپنی کتاب کی شروع مین ہمنے کچھہ اوس قہر کی تشریح کی ہے اگر وہ بے ادبی اوس خلیفۂ مظلوم رضی اللہ عنہ کے ساتھہ نہوتی تو خلفاے اسلام کا رعب اور خوف غیبی ہمارا گمان یہ ہی کہ کبھی دلونسے نہ نکلتا تو عجب نہین ہے کہ ہر خلیفۂ اسلام کے ساتھہ بے ادبی کا گناہ اول خلیفہ

ثالث کے بنات کے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا جسطرح سے قتل انسان کا گناہ پہلے قابیل کی نامۂ اعمال مین ثبت
ہوتا ہے جسنے ہابیل کو قتل کیا تھا جو بہ نص کلام الہی ثابت ہی اگرچہ کوئی ہماری اس تقریر کو اقناعی یا وہمی
کہی کہا کرے ہمکو تو اوسکا یقین ہی۔ اور یافعی نے مرآۃ الجنان مین ۳۳۳ھ کی وقائع متقی للہ کے نسبت وہی لکھی ہین
جو اوپر مذکور ہوے کہ توزون نے بدعہدی کرکے اور اونکو اندھا کرکے خلافت سے معزول کیا اور مستکفی باللہ کی ہاتھہ پر
بیعت کی اور تھوڑے دنونکی بعد وہ مرگیا بعد اوسکی ۳۳۴ھ ہجری کے وقائع نقل کئے ہین کہ اوس سالمین بغداد پر
بہت بڑی تباہی نازل ہوی ایک شدت قحط اور گرانی سے اوسپر طرہ نبات کے تسلط سے جو فساد اور فتنے اور
جور اور ظلم واقع ہوے اوسکی کچھہ انتہا نہ تھی اونکی شرح وہی کی ہے جو دیالمہ کی داخل ہونے سے بغداد مین
اوپر مذکور ہو چکی ہے کچھہ تھوڑیسی زیادتی کے ساتھہ۔ یعنے جب دیالمہ کا خوب تسلط خلافت پر ہوگیا تب
بعضی شیعہ لوگون نے کچھہ فساد کا ارادہ کیا تھا اونکو خلیفہ نے سزا دیدی چونکہ معز الدولہ بھی شیعہ تھا اوسکو
یہ امر ناگوار ہوا اسواسطے اوسی سالکی جمادی الثانی مین امراء دیالمہ کے مع معز الدولہ خلیفہ کے پاس حاضر ہوے
دو نے اونمین خلیفہ سے اپنی تنخواہ طلب کی اور خلیفہ پاس جاکی کھڑے ہوے اونھون نے اپنا ہاتھہ دراز کیا اس
گمان پر کہ دستبوس کو آئے ہین اون دونونے خلیفہ کا ہاتھہ پکڑ کے تخت پر سے کھینچ لیا اور بہت بے ادبی کی بس
سارے قصر خلافت مین شور اور غل مچگیا متسلطین نے سارے خلیفہ کے ملازمین اور خواص کو قید کرلیا اور
خلیفہ کو پیادہ پا گھسیٹتے ہوئے لیگئے اور اونکو اندھا کرڈالا اور خلافت سے معزول کیا صرف ایک برس چار
مہینے وہ خلیفہ رہی تین خلیفونکو متصل ظالمون نے اندھا کیا اونکو اور جو اونسے پیشتر تھے اور قاہر باللہ کو۔ بعد
اوسکی معز الدولہ نے ابو القاسم فضل بن مقتدر باللہ کو بلاکی اونکی ہاتھہ پر بیعت کی اور مطیع للہ اونکا لقب مقرر کیا
اور معز الدولہ نے صرف ایکسو دینار یومیہ خلیفہ کے مصارف کیواسطے مقرر کیا خلیفہ کی اب یہ نوبت پہنچی بعد اوسکی کہ
ساری دنیا کی خزانے اونکی اختیار اور قابو مین تھی اس زمانہ شدت کی قحط مین سو دینار اونکی مصارف کیواسطے

رہگئے۔ اسی سالکی شعبان مین بغداد کی یہ کیفیت ہوئی کہ لوگ گھاس پوس غیر ماکول اور مردہ آدمیونکا گوشت
کھاتے تھے اور سڑکون اور راہونپر برابر مردہ نظر آتے تھے مطیع للہ نے ایک کُر آٹا دس ہزار درہم کو خرید کروایا
چونکہ ایک کر چھہ ہزار رطل بغداد کا ہوتا تھا اس حساب سے فی رطل دو درہم ایک ثلث کم ہوا
راقم کہتا ہے چونکہ ایک رطل کچھہ کم آدھ سیر ہندی ہوتا ہے اور ایک درہم قریب چار آنہ کے
تھا اس حساب سے ایک سیر آٹا ایک روپیہ کا ہوا کوڑیونکے مول زمین اور ریاستین بکنے لگین پھر یافعی لکھتے
ہین اگرچہ وہ بہت ہی بڑا قحط تھا لیکن مکہ معظمہ مین ۶۶۷ھ مین اوس شدت کی گرانی ہوئی کہ ایک ثمن
رطل آٹے کا دو درہم کو بکتا تھا جو ہندوستانکا ایک چھٹانک سے کچھہ کم ہوا وہ آٹھہ آنے کا بکا اللّٰہم
احفظنا وجمیع المسلمین بل عامۃ الناس من ہذہ البلاء **تیئیسوین خلیفہ خاندان
عباسیہ کے ابوالقاسم الفضل المطیع للہ بیٹے جعفر المقتدر اٹھارھوین
خلیفہ کے تھے** - سبائک الذہب مین مروی ہے مان اونکی ام ولد شعلہ نام تھی وہ ۳۰۱ھ ہجری مین
پیدا ہوے تھے اور جبدن مستکفی کو خلافت سے خلع کیا اوسیدن اونکی ہاتھہ پر بیعت ہوی مگر معز الدولہ
نے صرف سو دینار روز اونکے واسطے مقرر کردئے بغداد مین مع اوسکے توابع کے تسلط اور حکومت دیالمہ کی تھی
خلیفہ برائے نام تھے ۳۵۶ھ مین معزالدولہ نے قضا کی اونکا بیٹا بختیار زمام سلطنت پر مسلط ہوا جسکو خلیفہ نے عز الدولہ
خطاب دیا اور یافعی کی روایت جو آگے مذکور ہوگی یہ ہے کہ معزالدولہ نے ۳۵۸ھ مین قضا کی انھین دیالمہ کی
حکومت کے زمانہ مین عبیدیون اسماعیلی کا پھر تسلط مصر پھر قرار واقعی ہوگیا اور شام کے ممالک بھی اونھین
کے قبضے مین ہوگئے اور وہان خطبونمین سے نام خلفاے عباسیہ کا نکال ڈالا اور دولت اور حکومت
روافض اسماعیلیہ کی قایم ہوئی -
راقم کہتا ہے اگرچہ دیالمہ بھی شیعہ تھے لیکن چونکہ بغداد اور اوسکے توابع مین خلیفہ کا نام سکونسے

خطبہ اونسی نہین نکالا گیا تھا اِس سبب سے وہان حکومت روافض کی نہین لکھی گئی اور چونکہ دیالمہ ظاہر
شیعہ امامیہ تھے اور اوس زمانے کے شیعہ امامیہ مین ایسا تعصب اور خلاف جیسا اسمٰعیلیہ کو اہلسنت
وجماعت سے تھا نہ تھا اسواسطے مورخین نے اونکو روافض نہین لکھا ہے۔ ۳۶۳ھ مین مطیع للہ خلیفہ
کو فالج ہوگیا اور اوسکی زبان پر ثقل آگیا تب سبکتگین نام عزالدولہ کے حاجب نے اونسے درخواست کی
کہ مناسب ہے کہ آپ اپنے تئین خلافت سے خلع کرکے اپنے بیٹے کو خلیفہ مقرر کیجئے چنانچہ اونھون نے وہ مشورہ
قبول کیا اور بموجب اوسکی عمل کیا۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے جمادی الآخر ۳۳۴ھ مین آٹھ دن باقی تھے
جمیرات کی دن مطیع للہ کی بیعت ہوئی تھی مان اونکی سقلابیہ تھی مشعلہ نام باللہ المطیع للہ اونکی مہر کا
کندہ تھا وزیر اونکا محمد بن یحییٰ بن شیراز تھا بھائی قایم بہ امر مملکت خلافت ابوالحسین احمد بن بویہ دیلمی
معزالدولہ اقطع کا۔ راقم کہتا ہے مسامرہ مین وزیر مطیع للہ کو باوصف اختلاف کے باپ کے نام مین
معزالدولہ کا بھائی لکھا ہے تو شاید اخیافی بھائی ہوگا بعد اوسکی مہلبی نے اونکی وزارت کی حاجب اونکا عبد الواحد
بن عمرو الشترابی تھا انتیس برس چار مہینے گیارہ دن اونھون نے خلافت کی اوسکی بعد اونکو فالج ہوگیا اس سبب سے
انھون نے اپنے تئین اپنی خوشی سے بدون کسیکے استکراہ اور جبر کے خلافت سے خلع کیا اور اپنے بیٹے عبد الکریم
ابابکر نام کو خلیفہ مقرر کیا جب محرم ۳۶۴ھ مین آٹھ دن باقی تھے اور تریسٹھ برس کی اونکی عمر تھی قاضی اونکے
محمد بن حسن بن ابی الشوارب وغیرہ تھے۔ اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے مطیع للہ سے اور مستکفی للہ سے کبوتر بازی کے
سبب سے باہم عداوت ہوگئی تھی اسواسطے جب مستکفی باللہ خلیفہ ہوے تو وہ کہین مخفی ہوگئے تھے معزالدولہ کی حکم سے وہ تلاش
کرکے نکالے گئے اور جب مستکفی باللہ کے خلافت سے خلع کرنیکی گواہیان گذرین تب لوگون نے اونسے خلافت کا مجرا اور
سلام کیا اور اونکی ہاتھ پر بیعت ہوئی مگر معزالدولہ کی زمانے مین خلفاے عباسیہ کا کچھہ اعتبار اور کچھہ اونکی قدر اور
منزلت باقی نہین رہی تھی اور دیالمہ کا مذہب چونکہ شیعہ تھا انکا عقیدہ یہ تھا کہ خلافت علویونکا حق ہے اور

بنی عباس غاصب ہین اور معز الدولہ کو منظور تھا کہ سارے بنی عباس کو خلافت سی محروم کرکے ابوالحسن محمد بن یحیی
زیدی کو جو کہ اجلہ سادات سے فضل اور ادب اور فراست اور شجاعت اور کرم اور تقوی مین بیمثل اور
بے نظیر تھے خلیفہ مقرر کرین ابو جعفر محمد صیمری جو اُس عہد مین وزارت کی منصب پر تھی اونھون نی معز الدولہ کا
وہ ارادہ سنکے انسے پوچھا اگر کوئی سید جو تمھارے نزدیک لایق خلافت کی ہو مقصدی اس امر خلافت
کا ہو جاے تم اُسکی تابعداری کروگے اُنھون نی جواب دیا جہانتک ممکن ہوگا اُنکی راضی رکھنی مین کوشش
کرونگا وزیر نی کہا کہ اگر وہ کہین سلطنت اور حکومت سی باز آؤ صرف امارت پر اقتصار کرو تو قبول
کروگی معز الدولہ نی کہا وہ ایسا امر کبھی نہ کہین گے وزیر نے کہا مین فرض کرتا ہون اگر ایسا اُنھون نی کہا
تو کیا کروگے معز الدولہ نی کہا اگر نفس قبول کریگا تو بادشاہی چھوڑ دونگا ورنہ مار ڈالا جاؤنگا رہو کے مستحق دوزخ
کا ہونگا وزیر نے کہا ایسی صورت مین ایسے شخص کو ہون نہ خلیفہ کیجیے کہ صرف خلافت کی نام پر قناعت
کرے اور تمسی متوقع بادشاہت چھوڑ دینے کا ہو اور جب کچھ بڑھیگے تو اسکو اُٹھاکی دوسرے کو بٹھا دیجیو
علاوہ اسکی سارے بنی عباس کی محروم کرنیمین ایک مفسدۂ عظیم کا احتمال ہے کیا عجب ہے کل بنی عباس
جو سارے عالم مین منتشر ہین بالخصوص وہ لوگ جو بعضی اطراف عالم مین باقوت اور شوکت ہین ہر طرف
غدر مچا دین جسکا تدارک دشوار ہو معز الدولہ کو یہ مشورہ پسندیدہ ہوا بنی عباس کے محروم کرنیکا ارادہ
خلافت سی دلسی نکال ڈالا اور فضل بن جعفر مقتدر باللہ کو بعد مستکفی کے اندھا کرنیکی اور خلافت سے
خلع کرنیکی خلیفہ مقرر کیا جنھون نی اپنا لقب مطیع للہ قرار دیا اور جیسا اوپر مذکور ہوا مطیع للہ نی ۳۶۳ھ
مین اپنے تیئن خلافت سی خلع کیا اور اپنے بیٹے عبد الکریم کے ہاتھ پر بیعت کروائی مدت اُنکی خلافت
کی انتیس برس پانچ مہینے تھی ۔ یافعی نی مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ ۳۵۳ھ ہجری مین متقی للہ احمد
بن موفق عباسی نی جنکو توزون نی اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا تھا قیدخانی مین قضا کی اُنکی خلافت

چار برس رہی وہ بڑے صالح تھے اور کثیر الصلوٰۃ والصوم اور شارب خمر نہ تھے اونکے عہد خلافت مین قبہ خضراء جو بنی عباس کے بڑے مفاخرت کا باعث تھا منہدم ہوگیا اور ۳۵۵ھ مین سلطان معزالدولہ احمد بن بویہ دیلمی نی قضا کی وہ اپنے لڑکپن مین لکڑیان چنکے بیچا کرتے تھے اور اونکے باپ مچھوے تھے یعنی مچھلیان شکار کرکے بیچا کرتے تھے پھر بتدریج ترقی پاتے پاتے بغداد کے مالک ہوئے یہانکی سلطنت اونھون نے کچھہ اوپر بیس برس کی اور اندلس مین جا کی سرگئی وہ بڑے جازم امرا اور بڑے منتظم اور بارعب اور شوکت تھے لیکن رافضی تھے اور بعضون نی کہا ہی اونھون نے اپنے مرض موت مین رفض سی توبہ کی اور جو اونھون نے اپنے حیا تین ظلم کئی تھی اوسپر بہت ندامت کا اظہار کیا اور وہ چچا عضدالدولہ اور عمادالدولہ ورکن الدولہ کی تھی

راقم کہتا ہی ابتدا مین دیالمہ کی سلطنت جب بغداد مین ہوئی ہے اوسوقت معزالدولہ کی دو بھائیونکو بھی ایک علی کو عمادالدولہ کا اور دوسرے حسن کو رکن الدولہ کا خطاب خلیفہ نی دیا تھا اگرچہ روضۃ الصفا سی وہ روایت اوپر لکھی گئی ہی لیکن یافعی نی بھی ۳۳۳ھ کے وقائع مین مراۃ الجنان مین بعینہ وہی لکھا ہی جو روضۃ الصفا مین ہے پس مراۃ الجنان جو بالفعل ہمارے زیرنظر ہے نہایت غلط ہے اوسمین ۳۳۳ھ کی وقائع مین یہ عبارت ہی فلقبہ یومئذٍ معزالدولہ ولقب ابویہ علیا عمادالدولہ والحسن رکن الدولہ وضربت لہم السکۃ اس عبارت مین ابویہ کا لفظ محض بی معنے اور غلط ہے وہان خواہ مخواہ اخویہ ہے جسکو غلطی سی ابویہ لکھا ہی یا یون ہوگا اخویہ مین ابویہ اخویہ اور مین چھوٹ گیا ہی اوسکا مطلب ہی کہ کہ وہ دونو حقیقی بھائی معزالدولہ کی تھی اور اس ۳۵۶ھ کے وقائع مین جو مراۃ الجنان سے اوپر نقل ہوئے کہ معزالدولہ عضدالدولہ اور عمادالدولہ اور رکن الدولہ کے چچا تھے اس روایت سے ہمارا گمان یہ ہوتا ہی کہ وہ عمادالدولہ اور رکن الدولہ جو دونو بھائی معزالدولہ کی تھی وہ مر گئے تھے اونکی دونون کے بیٹونکو باپ کا خطاب ملا ہوگا جنکو ۳۵۶ھ کے وقائع مین لکھا ہی کہ معزالدولہ اونکی چچا تھے اور معزالدولہ کے بیٹے کو خطاب عزالدولہ کا ملا تھا جو باپ کے

بعد سلطان ہوے۔ **چوبیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو بکر عبد الکریم الطائع للہ تھے مطیع للہ تیئسوین خلیفہ کے بیٹے** سبایک الذہب مین مروی ہے

کہ طائع للہ کی بیعت بعد اونکی باپ کی خلافت چھوڑ دینے کے تیئسوین ذیقعدہ ۳۶۳ھ مین اونکی

تینتالیس برس کی عمر مین ہوئی مگر اونکی عہد مین بغداد مین خطبون مین اُنکا نام نہین پڑھا جاتا تھا بسبب

بعضے وقائع طویلہ کے جسکا حال بڑی تاریخون سے معلوم ہوگا اور خلافت بہت ضعیف ہوگئی اور ترکون

کا بالکل اختیار ہوگیا۔

راقم کہتا ہی دیالمہ سے پیشتر البتہ ترک محیط تھی تو طائع للہ کے عہد مین شاید دیالمہ کا اقتدار

ضعیف ہوگیا تھا یا دیالمہ بھی ترک تھی یا یہان غلطی ہی دیالمہ کی جگہہ ترکونکا اقتدار لکھا ہی یہ امر اسوقت تک

ہمکو نہین معلوم ہوا مگر روضۃ الصفا کی روایت کی قرینے سی جو آگے مذکور ہوگی معلوم ہوتا ہی کہ ترک

پھر مسلط ہوگئی تھی اور دیالمہ کا تسلط ضعیف ہوگیا تھا بعد اوسکی ۳۸۱ھ مین وہ خلافت سی معزول ہوے

اور مسامرہ مین لکھا ہے کہ مطیع للہ نی اپنی خوشی سے بدون کسیکے جبر کے اپنے تئین خلافت سے

خلع کیا اور اپنی بیٹے کے ہاتھ پر تیرہوین ذیقعدہ ۳۶۳ ہجری مین بیعت کروائی اور بہاء الدولہ ابو نصر

بن عضد الدولہ نی انکو سنیچر کے دن جب شعبان ۳۸۱ھ مین بارہ راتین گذری تھین قید کر لیا انھون

نی ظاہرا بجبر بغیر اپنی رضا کی خلافت ترک کی بعد قادر باللہ کے ہاتھ پر بیعت ہونیکے انیس برس

نو مہینے نو دن وہ خلیفہ رہی اور منگل کے دن سلخ رمضان ۳۹۳ ہجری مین انھون نے قضا کی اور رضافہ

مین دفن ہوے۔ اور روضۃ الصفا مین مروی ہی کہ تیرہوین ذیقعدہ ۳۶۳ھ مین طائع للہ کے ہاتھ پر

بیعت ہوئی اُنکی دو مہینے کے بعد انکی باپ مطیع للہ نی قضا کی انکی زمانہ خلافت مین ترکونسے اور

عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ دیلمی سی بغداد مین محاربات شروع ہوے اور عز الدولہ اُن لڑائیون

بہت تنگ ہوئے ظاہر اونکی طرف ضعف پیدا ہوا اور ترک قوی ہو گئے تب اُنھون نے عضد ولہ اپنے
بنی عم سے جو عراق عجم مین مسلط تھے مدد طلب کی وہ وہان سے بہت بڑی جرار فوج لیکے بغداد مین داخل
ہوئے انکے آنیسے ترک لوگ متفرق ہو گئے اور چونکہ اُن تحاسدات کے زمانے مین طائع للہ کے پاس ترکونکی
بہت مصاحبت رہتی تھی انکے متفرق ہو جانے سے طائع للہ کو عضد الدولہ کیطرف سے بہت خوف پیدا ہوا
اسواسطے وہ بغداد سے کسیطرف چلے گئے مگر عضد الدولہ نے انکو پیغام تسلی اور اطمینان کا بھیجکے طلب کیا
جب انھون نے بغداد مین معاودت کی عضد الدولہ نے بہت انکی تعظیم و تکریم خلافت کے رتبے کیموافق
کی اور چونکہ ترکونکی فتنہ تسلط مین خلافت کا سارا سامان اور اسباب ضائع ہو گیا تھا عضد الدولہ نے
فرش اور فروش اور برتن وغیرہ سارا سامان مایحتاج خلیفہ کا مہیا کر دیا بالجملہ عضد الدولہ عراق عرب
پر ایک مدت تک مسلط رہے پھر وہ اپنی موت طبیعی سے مر گئے انکے بعد صمصام الدولہ اور شرف الدولہ اپنے
اپنے عہد مین عراق عرب کے مالک رہے۔

راقم کہتا ہے ظاہر وہ دونو عضد الدولہ کے عزیزونمین سے تھے جنکو روضۃ الصفا مین
لکھا ہے کہ اُن دونو نے بے امارت کی اُٹھا ڈالی اس عبارت سے سمجھہ مین نہین آیا کہ اُن دونو نے
از خود امارت چھوڑ دی یا معزول ہوئے یا مر گئے غالباً مرجانا مراد ہے۔ پھر اُسی روضۃ الصفا مین لکھا ہے
انکی دونو کے بعد طائع للہ نے حکومت اور ریاست بغداد کی ابو نصر خسرو فیروز بن عضد الدولہ کو
سپرد کی انکو بہت بھاری خلعت دیا اور بہاء الدولہ خطاب عطا کیا مگر تھوڑے دنونکی بعد بہاء الدولہ
سے اور طائع للہ سے بگڑ گئی اس سبب سے کہ طائع باللہ اہتمام اور انتظام خلافت کا بغیر اُنکی مشورے کے
کرنے لگے پس بہاء الدولہ خلیفہ کی معزولی پر خلافت سے آمادہ ہوئے اور بعضی کہتے ہین بہاء الدولہ کے خزانہ مین
روپیہ نہ رہا انکے لشکریون نے دند مچائی بہاء الدولہ نے اپنے وزیر پر بہت تشدد کیا جب کچھ ہاتھ نہ آیا تب

ابوالحسن بن معلم نے یہ مشورہ دیا کہ خلیفہ کو خلافت سے معزول کرکے جو کچھ اُنکے گھر مین پائیے لیلیجیے
چونکہ بہاء الدولہ ابوالحسن کا قول کا لوحی من السماء سمجھتے تھے اسواسطے خلیفہ کی معزولی پر آمادہ ہوگئے

راقم کہتا ہے ابوالحسن بن معلم روضۃ الصفا مین لکھا ہے اور یافعی نے مراۃ الجنان مین

بھی وہی لکھا ہے معلم کیکا نام آج تک سننے مین نہین آیا تو عجب نہین ہے کہ ابوالحسن بہاء الدولہ کے
معلم کے بیٹے ہون - بالجملہ ایکدن بہاء الدولہ نے درخواست حضوری کی خلیفہ کے پاس کی جب اجازت
ہوئی تب وہ دستور کیموافق قصر خلافت مین حاضر ہوے اور بموجب قاعدے کی مجرا کرکے تخت کے نیچے
کرسی پر جا کے بیٹھے اور دو اور امیر دیالمہ کے تخت کی پاس مجرا کرکے کھڑے ہوے خلیفہ سمجھے دستبوس
ہونیکو قریب آئے ہین اپنا ہاتھ دراز کیا اُن دونونے ہاتھ پکڑ کے تخت کی اوپر سے کھینچ لیا خلیفہ
ان للہ وانا الیہ راجعون کرتے ہوے نیچے گر پڑے تب اُنکو پکڑکے قصر خلافت سے باہر لیگئے اور
قصر خلافت مین جو کچھ پایا اُٹھا لیگئے - اور یافعی نے مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ ۳۸۱ھ مین
طائع للہ نے بہاء الدولہ کو حکم دیا حسین بن معلم کے قید کرنیکا اور وہ بہاء الدولہ کی خواص ندماسے تھے
اس سبب سے وہ حکم انپر بہت شاق ہوا تب بہاء الدولہ ظاہر مین مطیعانہ خلیفہ کے حضور مین حاضر ہوے اور
موافق دستور کی زمین پر بوسہ دیکے کرسی پر بیٹھے اور ہمراہی بہاء الدولہ نے خلیفہ کو تخت پر سے کھینچ کے
زمین پر گرا دیا اور ایک چادر مین لپیٹ کی قصر خلافت سے قصر سلطنت مین لیگئے اور وہان جو کچھ
پایا سب لوٹ لیا اسی عمل غیا اُٹے سے لوگ یہ سمجھے کہ خلیفہ نے بہاء الدولہ کو قید کر لیا اسی
عرصے مین بہاء الدولہ نے قادر باللہ کی خلافت کا اشتہار دیا انکا نام احمد بن امیر اسحاق جو خلیفہ نہین
ہوے بن مقتدر باللہ تھا کثیر التہجد اور صاحب خیر اور نیکی کے تھے چوالیس برس کی عمر مین انکی
بیعت ہوئی اہل سنت وجماعت تھے - پھر یافعی نے ۳۸۲ھ کے واقعات مین لکھا ہے جو قاعدہ تیس

برس سے روز عاشورا کو ماتم حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کا کرنیکا مقرر ہوگیا تھا ابو الحسن بن معلم نی
اُسکو موقوف اور بند کرا دیا چونکہ اُنکو بہاء الدولہ کی مزاج پر بہت قابو اور زور ہوگیا تھا۔

راقم کہتا ہی اسکی بعد ایک ایسی عبارت غلط قاعدہ صرفی اور نحوی سی مراۃ الجنانین
لکھی ہی کہ مطلب اوسکا سمجھنا دشوار ہی اُس عبارت کی اخیر مین ایک لفظ کتاب مین لکھا ہی بالشناعات اور حاشیہ
پر سرخی سی اُسکا بدل لکھا ہی بالشفاعات ہمارے دانست مین بالشناعات کا لفظ صحیح ہونیکی صورت مین
اُس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اُس ماتم مین بعضی بہت بڑے معتبر اور با اقتدار لوگ کچھ سخت برے
امور کیا کرتے تھی وہ سب رتبے سی گرا دیئے گئی اور غالباً وہی لفظ بالشناعات کا صحیح ہی اور اگر
بالشفاعات کا لفظ صحیح ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ بعضی بہت بڑے معتبر اور با اقتدار لوگ جنہون نے
اُس ماتم کے بدستور تیس برس پچھلے کے باقی رہنے کی سعی اور سفاعت کی اُنکا رتبہ گرا دیا گیا حقیقت
یہ ہی کہ وہ رسم مذموم ایجاد جہلا کی تھی جو سخت بدعت ہی قطع نظر اسے ماتم کا عمداً دایم رکھنا کسقدر
خلاف عقل کے ہی اور شناعات اُسمین جو اکثر ایجاد اہل ایران کی ہے اور وہانسی ہندوستان مین
آئی ہین مثل اسکی کہ چھاتی پر پچھنے لگا کے چھاتی کا پیٹنا اور اُسی قسم کے واہیات جو ظاہر ادیالمہ نی
بغداد مین جاری کئے تھی معلوم ہوتا ہی کہ ابن معلم بہت بڑے عالم تھی انھون نی وہ شناعات دیکھکی
وہ رسم ماتم کی موقوف کرا دی اور گمان اسکا کہ ابن معلم اہل سنت وجماعت تھی ہوسکتا نہین ہی بلکہ وہ چونکہ
بہاء الدولہ کے غالباً استاد کی بیٹی تھے ممکن نہین معلوم ہوتا کہ اُنکی والدین جو سب شیعہ تھی اپنی بیٹی کی
تعلیم کیواسطی کسی اہلسنت کو مقرر کرتے اور خود بہاء الدولہ کے مزاج پر وہ اتنی محیط کیون ہوتی پھر
مراۃ الجنانین ہی موقوفی ماتم عاشورا کی حکایت لکھکی لکھا ہی کہ لشکریون نی اور اہل فوج نے
بہاء الدولہ پر بلوہ کر دیا اور انسے ابو الحسن بن معلم کو طلب کیا اور اُس طلب مین بڑی شدت کی

یہانتک کہ انکی پیغام لیجانی والون نے بہاء الدولہ سے کہا ایہا الملک اختر بقاءہ او بقاءک مطلب یہ ہے کہ
آپ اگر اپنی زندگی چاہتے ہین تو انکی زندگی سے ہاتھ دھوئیے الغرض اہل فوج نے ابن معلم کو اور انکی
اصحاب کو اپنے قابو مین لاکے انپر بڑے بڑے شدائد کئے یہانتک کہ انکو قتل کیا یہ لکھکے مرآۃ الجنان نے لکھا ہے
رحمہ اللہ وہ دعائیہ اگر مصنف کا ہے اور کاتب کا بڑھایا ہوا نہین ہے تو شاید وہ اہل سنت ہون۔
راقم کے نزدیک اہل فوج کا دفعۃً دشمن ابن معلم کا ہوجانا غالباً اسی ماتم عاشورا کی موقوف کرانی سے ہوا
چونکہ اہل فوج مین اکثر جہال اور عوام ہوتے ہین انپر استحسان عقلی اس معاملے کا نہ کھلا اور اسکے مانع کو
دشمن اہلبیت سمجھی۔ پچیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ سے ابو العباس احمد قادر باللہ تھے
بن اسحاق جنکو خلافت نہین نصیب ہوئی بن مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ۔
سبائک الذہب مین انکی خلافت کا صرف اسقدر حال لکھا ہے کہ بعد طائع للہ کی معزولی کے انکے
ہاتھ پر بیعت ہوئی وہ بہت بڑے عالم اور بڑے متقی اور پرہیزگار اور دیندار تھے کثرت سے عبادت
کرتے تھے اور صدقات بہت دیتے تھے سنہ ۴۲۲ مین ستاسی برسکی عمر مین انھون نے قضا کی اکتالیس
برس تین مہینے وہ خلیفہ رہے۔ اور مسامرہ مین منقول ہے کہ قادر باللہ طائع للہ کے چچا کے بیٹے تھے
بارہ راتین رمضان سنہ ۳۸۱ کی گزری تھین جب انکی بیعت ہوئی سنیچر کے دن اور گیارھوین ذی الحجہ
سنہ ۴۲۲ مین اسی برسکی عمر مین انھون نے قضا کی اکتالیس برس تین مہینے خلیفہ رہے۔ اور
روضۃ الصفا مین مروی ہے کہ جب بہاء الدولہ نے طائع للہ کو خلافت سے معزول کیا تب ارکان دولت
اور اعیان ملت سے مشورہ کیا کہ خلافت کے لائق کون شخص ہے لوگونکی رای احمد بن اسحاق بن مقتدر
باللہ پر قرار پائی وہ طائع باللہ کے خلیفہ ہونیسے بھاگ گئے تھے ظاہرا انسے کچھ مناقشہ ہوگا اور بطیحہ مین جا کے
ٹھہرے تھے جہاں کے والی اور حاکم مہذب الدولہ دیلمی تھے انھون نے انکی حمایت کی اور اپنی پناہ مین رکھا

بہاء الدولہ نے لوگونکو بھیجکر انکو طلب کیا اور انکے ہاتھہ پر بیعت کروائی - ھبتہ اللہ بن یحیی مہذب الدولہ
کے منشی تھے وہ راوی ہین کہ ایکروز وہ طنجہ مین قادر باللہ کی مجلس مین قبل انکی خلافت کے حاضر تھے
وہ اسوقت نہایت خوشی مین جھوم رہے تھے انھون نے جرأت کرکے سبب خوشی کا پوچھا قادر باللہ نے
جواب دیا کل شبکو مینے خواب مین دیکھا کہ یہ دریا جو طنجہ کے گرد ہے حد اعتدال سے بڑھگیا ہے اور اُسکے اوپر
ایک پل باندھا گیا ہے مین تعجب سے کہتا ہون کہ اتنے بڑے دریا پر کسنے پل باندھا ہے اتنے مین
ایک بزرگ مقدس کو مینے دیکھا کہ پل کے اُس پار وہ کھڑے ہین اور پکار کے مجھسے کہا کیا تمھارا
اس دریا سے پار ہونے کا قصد ہے مینے کہا ہان ان بزرگ نے اپنا ہاتھہ اتنا لمبا کیا کہ میرے ہاتھہ
تک پہنچ گیا اور میرا ہاتھہ پکڑکے دریا سے پار کردیا میرے اوپر ایسے مقدس بزرگ کا بہت رعب چھا گیا
پھر مینے اُنسے پوچھا آپ کون ہین انھون نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون تم خلیفہ ہوگے عمر
تمھاری بہت ہوگی اور بہت برسون خلافت کروگے جب تم خلیفہ ہوجاو تب میری اولاد
اور میرے شیعون پر مہربانی کی نظر رکھنا راوی کہتا ہے یہانتک قادر باللہ نے اپنے خواب کو
بیان کیا تھا کہ اتنے مین ملاحون وغیرہ کی آواز ہمارے کانمین پہنچی کہ وہ بغداد سے جہاز
یا کشتی قادر باللہ کے لینے کو واسطے لائے ہین - الغرض مہذب الدولہ نے قادر باللہ کو بہت
تجمل اور حشمت کے ساتھہ رخصت کیا جب وہ بغداد مین داخل ہوے بہاء الدولہ نے اور سارے
اکابر اور امرا اور اعیان اور اشراف نے استقبال کرکے دارالخلافت مین اُنکو اتارا اور تیرہوین
رمضان کو خطبہ بغداد مین اُنکے نام کا پڑھا گیا انکے ایام خلافت مین اللہ تعالی کے فضل وکرم سے
اقتدار خلافت کا بخلاف کئی پچھلے خلفا کے نہایت مستحکم ہوگیا رعب اور ہیبت اور شوکت
اونکی اور خوف اُنکی سیاست کا خودبخود قلوب پر طاری ہوگیا دیالمہ کو جو تسلط ہو گیا تھا وہ

جاتا رہا پھر کسیکو اُنمین سے طاقت تغلب اور خروج کی باقی نہ رہی -

راقم کہتا ہی عجب نہین ہے کہ اُسکا سبب یہ بھی ہوگا کہ دیالمہ مین کوئی شخص ایسا جسکی وجاہت اور اُسکا رعب مثل پچھلے اُنکی اہل تسلط کے ہو باقی نہ رہا - اور جب طائع للہ کو دیالمہ نے خلافت سی معزول کیا تو ممالک خراسان مین ایک مدت تک خطبہ انھین کے نام پڑھا گیا وہانکی حکام نے اور لوگون نے کہا کہ امام بے سبب کے معزول نہین ہوسکتا - مگر جب سلطان محمود سبکتگین اُنممالک پر مسلط ہوئے چونکہ اُنکی تئین تعارف اور اخلاص خاص قادر باللہ کے ساتھہ تھا انھون نے سکہ اور خطبہ قادر باللہ کا اونممالک مین بھی جاری کیا - قادر باللہ کے عہد خلافت مین سارے عالم مین انقلابات کثیرہ ہوئے سب سے بڑے انقلاب مین ایک یہ تھا کہ ترکستان مین بعد ایلک خان کی طغاخان اُنکی بھائی متقدی سلطنت اور حکومت کے ہوئے تھے وہ کسی عارضہ سخت مین مبتلا ہوئے اس سبب سے خطا اور ختن کے کفار کو طمع تسخیر ترکستان کی ہوئی لکھتے ہین ایسی فوج کثیر وہانسے اسکے واسطے روانہ ہوئی کہ تعداد اور شمار سے باہر تھی حافظ آبرو نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ اُس جمعیت فوج مین تین لاکھہ خرگاہ تھا خرگاہ بہت بڑے خیمہ مدور کو کہتے ہین جب وہ لشکر آٹھہ روز کے فاصلے پر طغاخان کی سرحد سے پہنچا اونھون نے جناب باری تعالی سے نہایت عجز و الحاح کے ساتھہ دعا اپنے صحت کی مانگی وہ دعا فوراً قبول ہوئی اور دفعۃً اُنکو صحت ہوگئی انھون نے بعد صحت کی جسقدر لشکر جمع ہوسکا اکٹھا کر کے خطائیونکی مدافعت کیواسطے روانہ ہوئے مخالفونپر وہ خبر سننے سی ایسا رعب چھا گیا کہ بغیر مقابلے کے رجعت قہقری انھون نے شروع کی طغاخان نے تین مہینے برابر اُنکا تعاقب کیا بعد اس مدت کے دفعۃً اینپر شبخون مارا جسکے سبب سے دو لاکھہ مشرکین بت پرست قتل ہوئے اور ایک لاکھہ آدمی زندہ گرفتار ہوئے اور لاکھونکا اموال

غنیمت ہاتھہ آیا اس فتح نمایان کے بعد لشکر اہل اسلام کا سالماً و غانماً اپنے وطن مین مراجعت کر آیا - مورخین لکھتے ہین کہ قادر باللہ صایم الدہر اور قایم اللیل تھے اور نہایت عدل اور داد اور لطف اور ترحم رعایا پر کرتے تھے منجملہ اُنکی صفات حمیدہ کے ایک یہ صفت تھی کہ طائع باللہ خلیفہ معزول کو اُنھون نے اپنا ندیم اور مصاحب مقرر کیا تھا اور اُنپر بہت طرحسے احسانات کرتے رہے وہ صفت اُنکی کمال شفقت اور ترحم پر دلالت کرتی ہے اسیطرح کئی اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ سے اُنکی عمر اور خلافت مین بہت برکت ہوئی اور کئی پچھلی خلافتوں سے جو اوسمین ضعف آگیا تھا وہ جاتا رہا اور اقتدار خلافت کا از سر نو قایم ہوا بڑے عیش و آرام سے اُنھون نے زندگانی کی اور ۴۲۲ھ مین انھون نے قضا کی باختلاف روایت اکتالیس برس تین مہینے گیارہ دن یا تینتالیس برس قادر باللہ نے خلافت کی اور عمر اُنکی ایک روایت مین چھیاسی برس کی ہوئی اور دوسری روایت مین ترانوے برس زندہ رہے - یافعی نے مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ قادر باللہ نے ۴۲۲ھ ہجری مین قضا کی اور اپنے بیٹے قایم بامر اللہ کی خلافت کیواسطے وصیت کی چنانچہ شریف مرتضی نے پہلے اُنکی ہاتھہ پر بیعت کی اور بعد اُسکی امیر حسن بن عیسیٰ بن مقتدر باللہ نے بیعت کی اور ترکون نے جب بیعت کرنیکے واسطے آئے تو جو رسم اور آئین بیعت کرنے کیوقت مقرر تھا اُسکی درخواست کی

راقم کہتا ہے ظاہرا نئے خلیفہ کے بیعت کیوقت تقسیم انعامات اور خلاع کا الفوج پر دستور ہوگا قایم بامر اللہ نے جواب دیا کہ قادر باللہ نے قصر خلافت مین کچھہ نہین چھوڑا حقیقت مین انھون نے سچ کہا اسواسطیکہ قادر باللہ سب خلفا مین مثل فقرا کے محتاج رہے آمدنی کم تھی اور مصارف اُنکی صدقات کے زیادہ تھی بعد اُسکی تین ہزار دینار پر انھون نے الفوج سے مصالحہ کیا لیکن اسکی واسطے اور اور مصارف خلافت کیواسطے املاک اور باغات کے بیچنے کی نوبت آئی خلافت کے ہاتھہ کی تنگی کی

یہ نوبت پہنچی خراج ممالک کے وصول ہونیمین بہت کمی ہوگئی وزرا کے منتظمین مین کوئی لایق اور ذی وجاہت
نرہا فتنون اور آشوب کا زمانہ تھا کوئی سردار باشوکت اور رعب نہ تھا سب لوگ گویا بے سر کے تھے
اور اُسے پیشتر یافعی نے اسی سال کے وقایع مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ مشہور بہ صوفی ملقب بہ منصور نے
جہاد کا ارادہ کیا اور سلطان نے اُنکو فرمان اجازت جہاد کا لکھدیا - راقم کہتا ہے یہ سلطان ملقب
بجلال الدولہ دیلمی تھے مگر اُنکی وجاہت اور انکا رعب مثل دیالمہ متقدین کے نہ تھا خلیفہ کا اقتدار بسبب
ضعف قوت دیالمہ کے از غیب بڑھگیا تھا اور دیالمہ کے قوت اور زور کیوقت چونکہ خلیفہ کا اقتدار بہت
ضعیف ہوگیا تھا اس سبب سے علی العموم لوگ اہل سنت بہت رنجیدہ تھے پس صوفی کا دانت ظاہر ارو افض
پر تھا جو دیالمہ کے تسلط سے بغداد مین اُنکے شناعات اور بدعات کی بڑی ترقی ہوئی تھی اور سلطان
جلال الدولہ دیالمہ کے اگرچہ شیعہ تھے مگر ظاہرا وہ بھی اُن شناعات اور بدعات جاہلانہ عوام روافض کی
اجراکو پسند نہین کرتے تھے یا بسبب قوت اقتدار خلیفہ کے اور علی العموم لوگون کے بسبب اپنے ضعف کی نہایت
ڈرتے تھے اس سبب سے حکم اور اجازت جہاد کا فرمان انھون نے لکھدیا - بالجملہ صوفی وہ فرمان لیکے جامع مسجد
مین گئے تاکہ اُس فرمان کو پڑھین اور علی العموم خلق کثیر مسلح انکے ہمراہ تھی اور حضرت شیخین یعنی حضرت
ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر پکار پکار سب رضوان بھیجتے تھے گویا وہ دعا یہ اپنا
نشان اور شعار غازی ہونے کا مقرر کیا تھا جسپر یافعی لکھتے ہین مین کہتا ہون کہ وہ شعار معاویہ بن
سفیان کا تھا کہ شیخین کا ذکر بدون ذکر علی ابیطالب رضی اللہ عنہ کے کرتے تھے اسپر کرخ کے لوگون نے
اُس جماعت پر پتھر پھینکنا شروع کئے -

راقم کہتا ہے کرخ ایک محلہ بغداد کا ہے جہان بالکل یا اکثر آبادی اور سکونت
شیعہ لوگونکی ہے اس پتھر پھینکنے سے فتنہ اور فساد شروع ہوگیا عوام نے جاکے شریف مرتضی کا گھر

لوٹنا شروع کیا مگر ترک لوگ جو اُنکے ہمسایے مین تھے اونہون نے انکو بچایا پھر بھی اُنکا بہت نقصان ہوا
پھر شیعوں کو عوام لوگ مارنے کیواسطے آمادہ ہوے جنکے ساتھ کچھ ترک بھی تھے اور کرخ پر یورش کی اور
ہر طرف آگ لگانا اور لوٹ مار شروع کردی قریب تھا کہ سارے کرخ کے لوگ تباہ ہوجائین اِس
سبب سے وزیر خلافت کی فوج لیکے عوام کی مدافعت کیواسطے آمادہ ہوے ایک اینٹ وزیر کے سینے پر آئی لگی
اور انکا عمامہ گر پڑا ایک جماعت شیعونکی جن بیچارونکا اُس فتنہ بڑھانے مین قصور نہ تھا قتل ہوگئی اور
اُنھین کے گھر خوب لوٹے گئے اور اِس عوام کے فتنے مین کئی بازار کرخ کے جلاکے خاک کردیے گئے اور
سلطانکی طرف سے کسی نہج کا انکار یا مدافعت اِس غوغای عوام کی بسبب انکی اپنی ضعف اور عجز کے نہوئی
اور کئی دن تک رات اور دن اِس عامیانہ فتنے کو ترقی رہی -

راقم کہتا ہے وہ سب نتیجہ اُن شناعات اور بدعات جاہلانہ کا تھا جو عوام شیعہ کے
کرتے تھے جسکے معاوضے مین عوام اہلسنت کیطرف سے فساد برپا ہوا اور اُس فساد مین بجاے خواص
اما میہ مذہب کے لوگ بھی مبتلا ہوگئے اُسی فساد مین یا اُسکی بعد سپاہ نے سلطان پر اپنی تنخواہونکی واسطے بلوہ
کردیا اور ارادہ کیا کہ خطبہ موقوف کرادین - راقم کہتا ہے معلوم نہین صرف سلطان کا نام خطبے سے نکالنے کا ارادہ
تھا یا خلیفہ کا بھی غالبا دونو کا نام نکالنا منظور ہوگا تب جلال الدولہ نے کچھ روپیہ دیکے اہلفوج کو راضی کیا مگر
تھوڑے دنونکی بعد پھر اہلفوج نے سلطان پر بلوہ کیا مگر اِس مقام پر اُسکا نتیجہ یافعی نے نہین لکھا وہ سب
وقائع سنہ ۴۲۲ ہجری کی لکھکے یافعی نے قادر باللہ کی وفات کا ذکر کیا جو اوپر مذکور ہوا اور مکرر اُنکی وفات کا
ذکر کرکے لکھتے ہین اکتالیس برس وہ خلیفہ رہے پھر خطیب ظاہرا کوئی مورخ ہے اُسکا قول نقل کیا ہے
کہ قادر باللہ دیانت مین اور تہجد گذاری مین اور کثرت صدقات مین معروف اور مشہور ہین اور انھون
نے ایک کتاب اصول مین تصنیف کی ہے جسمین تفضیل صحابہ کی اور تکفیر معتزلہ کی اور جو خلق قرآن کی قائل ہین

انکی لکھی ہے اور اُسکو ہر جمعے کے دن لوگونکی روبرو بعد نماز کے پڑھا کرتے تھے - **چھبیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو جعفر عبد اللہ ملقب بہ القایم بامر اللہ پچیسوین خلیفہ قادر باللہ کے بیٹے تھے** - بروایت سبایک الذہب وہ نصف ذیقعدہ سنہ ۳۹۱ ہجری مین پیدا ہوئے مان اُنکی ارمینیہ ام ولد تھی بدر الدجی نام اقتدار اور اختیار اُنکا روز بروز بڑھتا چلا گیا مگر سنہ ۴۵۰ ہجری مین وہ قید ہو گئے سبب اُسکا بڑی تاریخوں سے معلوم ہوگا پھر چھوٹے اور با اختیار ہوے اور سنہ ۴۶۷ مین قضا کر گئے - اور مسامرہ مین لکھا ہے اُنکی مان بدر الدجی تھی اٹھارھوین ذیقعدہ سنہ ۳۹۱ مین وہ پیدا ہوے تھے اور ذی الحجہ سنہ ۴۲۲ مین انکی بیعت ہوئی جب وہ اکتیس برس کے تھے انکی باپ نے اپنی حیات مین اُنکو ولیعہد مقرر کیا تھا اور جمعرات کے دن بارھوین تاریخ اور بعضے کہتے ہین تیرھوین تاریخ شعبان سنہ ۴۶۷ مین انھون نے قضا کی چوالیس برس آٹھ مہینے خلیفہ رہے - اور روضۃ الصفا مین مروی ہے قادر باللہ کی قضا کے دن روز انکی ہاتھ پر بیعت ہوئی تھی وہ صلحای خلفا سے تھے انکی عہد خلافت مین دیالمہ کی سلطنت اور دولت منقرض ہوئی اور اُنکی حکومت اور سلطنت طغرل بیگ سلجوقی کیطرف منتقل ہوئی - اُنکی زمان خلافت مین بساسیری ایک سردار بغداد کے امرا مین تھا نہایت شجاع اور دلیر اور عالی ہمت اصل اُسکی یہ تھی کہ وہ بہاء الدولہ دیلمی کا غلام تھا ارسلان نام اور کنیت اسکی ابو الحارث تھی اُسکے مولد اور مسکن کی نسبت سے اُسکو بساسیری کہتے تھے اُسنے بغداد مین بہت فتنہ اور فساد برپا کیا تھا رئیس الروسا قایم بامر اللہ کے وزیر تھے اُنسے اُسکو کچھ نزاع واقع ہوئی وہ بغداد سے باہر نکل گیا اور لوٹ مار شروع کر دی اور ایک شخص کو وکیل مقرر کر کے مصر مین بھیجا وہان عبیدیون کی قوم کا مستنصر لقب خلیفہ تھا اُسے مدد طلب کی -

راقم کہتا ہے چونکہ بساسیری خود شیعہ تھا اور خلفای عبیدیون رفض مین سخت

متعصب تھی ظاہر اُنکی پاس یہ پیغام بھیجا ہوگا کہ بغداد مین اہل سنت کا بہت زور اور تعصب ہے شیعان اہلبیت کو اُنسے بہت زحمت اور تکلیف پہنچتی ہے اور غالباً ضعف قوت فوجی کی بھی اطلاع دی ہوگی کہ تسخیر اون ممالک کی اس سبب سے آسان ہی پس مستنصر بسبب تعصب مذہبی کی اور طمع تسخیر دار الخلافت سی فوراً اسکی اعانت پر آمادہ ہوگیا جب یہ خبر قایم باللہ کو پہنچی انھون نی اپنے وزیر کے مشاورے سے قاضی ھیبت اللہ ھاشمی کو برسم رسالت طغرل بیگ سلجوقی کے پاس بھیجا جو ظاہراً ممالک ترکستان پر یا خراسان اور عراق عجم پر بھی مسلط تھی اور اُنکو بغداد مین طلب کیا اور امیر الامرائی اور سلطنت جو دیالمہ کے نامزد تھی اُسکا اُنکو موعود کیا طغرل بیگ فوراً اپنے مقر حکومت سی روانہ ہوکی نہروان مین پہنچی رئیس الروسا وزیر خلیفہ کی اور بہت نقبا اور اشراف اور اکابر اُنکی استقبال کیواسطے گئے عبد الملک ماکندری طغرل بیگ کی وزیر نے بغداد کے بہت دلجوئی اور تشفی کی اور مراسم تعظیم اور تکریم ہر ایک کے رتبے کیموافق بجا لاکر بعد اُسکی طغرل بیگ نے عہد و پیمان رئیس الروسا خلیفہ کے وزیر کے ساتھہ مستحکم کیا کہ وہ کسیطرحکا تعرض خلیفہ کے امرا اور مصاحبین اور ملازمین کی ساتھہ نکرینگے بالخصوص ملک رحیم دیلمی کے ساتھہ جنسے اُس عہد مین امارت اور حکومت بغداد کی متعلق تھی کچھہ تعرض نہوگا ۔ راقم کہتا ہے اگر مطلب اس عدم تعرض کا یہ ہوگا کہ سارے پچھلے اہلکار اپنے عہدونپر بحال رہینگے تو جو شخص اعانت کیواسطے باقوت اور شوکت نیا آیا اگر وہ سب نوکرونکو بدستور بحال رکھی تو وہ خود اور اُسکی ہمراہی کے امرا مثل صفر بین الاعداد کے رہی کہ اور ونکا رتبہ بڑھایا اور خود کچھہ بھی نہین پس عجب نہین ہی کہ وہ فقرہ عدم تعرض کا خلیفہ کے امرا وغیرہ کے ساتھہ جو عہد نامے مین لکھا گیا ہو جیسا معاہدۂ قوی مین ضعیف کے ساتھہ دستور ہی ذو معنیین لکھا گیا ہوگا یعنی بغدادیون نے یہ سمجھا کہ اُنکی مناصب اور عہدونسے تعرض نہوگا اور معینون نی یہ معنے لگائے ہونگی کہ اونکی جان و مال کے ساتھہ تعرض نہوگا وہ سمجھہ بغدادیونکی محض حماقت اور نادانی کی تھی اگر ایسا شخص جو راہ دراز سے

آکے دشمنان خلافت کی ساتھ اپنے جان و مال کو تلف کرے وہ حکومت او شوکت خلافت کی باقی رکھی تو غنیمت ہی اپنے تئین خلیفہ کے نوکرونکا مطیع اور تابعدار بنا دے یہ کب ممکن تھا آخرش وہی ہوا کہ سارے امرائے دیالمہ سی جنمین رئیس الرؤسا وزیر خلیفہ کے بھی شامل تھی کہ غالبًا وہ بھی دیالمہ کی قوم سے ہونگی اور طغرل بیگ سی نزاع اور پرخاش واقع ہوگئی شرح اُسکی یہ ہی کہ بعد تکمیل معاہدے کے مابین دیالمہ اور سلجوقیوں کے اونکو اجازت موقف خلافت سی دار الخلافت مین داخل ہونیکی ہوئی اور بموجب قرارداد کی باب الشماسیہ سلجوقیونکا خیمہ قرار پایا جہان وہ اترے مگر ابتدا ہی مین ظاہرا طغرل بیگ کے باریابی کے بعد خلیفہ کے حضور مین یا اسے پیشتر دیالمہ اور سلجوقیونمین ایسی بگڑی کہ ظاہرا جنگ وجدل کی نوبت پہنچی اور کئی جمعے تک مسجد جامع مین لوگ نماز کیواسطے نہ جاسکی یا صرف طرفین سی آمادگی رہی اسکا حال مفصل نہین معلوم ہوا مگر کچھ فساد ضرور ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سلجوقیون نی رئیس الرؤسا خلیفہ کے وزیر کا گھر اور مقبرہ خلفا کا جہان دیالمہ کا سب نقد و جنس جمع تھا خوب لوٹ لیا اور سلجوقیون نی بلاشبہہ اس فساد کو سبب نقض عہد کا قرار دیا ہوگا مگر تفصیل نہین معلوم ہوئی کہ وہ فساد کس جنس کا تھا اور طغرل بیگ نے نسبت شر اور فساد کی ملک رحیم دیلمی کیطرف کرکے خلیفہ کے پاس پیغام بھیجا کہ برات ملک رحیم کی اس جرم سی منحصر اسیپر ہی کہ وہ بے عذر میرے پاس حاضر ہو خلیفہ نی اُسکو ہمراہ چند اپنے امرا اور مصاحبین کی طغرل بیگ کے پاس بھیجدیا انھون نی ملک رحیم کو قید کرلیا اور سب اُنکا نقد او جنس لوٹ لیا - اب طغرل بیگ بقیہ اقتدار دیالمہ کے مٹنے کے بعد اور اونکی طرف سے خاطر جمع کرکے بساسیری کے مقابلے اور مدافعت کیواسطی آمادہ ہوے چونکہ وہ اندنونمین مستنصر خلیفہ مصر کی مدد سی بہت قوی ہوگیا تھا اور رئیس بن صدقہ ایک امرائے قدیم مین سے اور بنی اسد اور اعراب بنی کلاب اور بعضی ترک لوگ اور اکراد کی قوم اُسکی ساتھ جمع تھی طغرل بیگ نی اپنی فوج کے مقدمے مین قتلمش بن اسرائیل اپنے چچا کے بیٹے کو مقرر کرکے روانہ کیا اور

قریش بن بدران عقیلی کو انکی مدد کیواسطے ہمراہ لیا عین حالت جنگ مین بساسیری کی فوج کی ساتھہ قریش کی ہمراہیون نے اپنے سردار کی ساتھہ غدر کیا اور سب جا کی بساسیری کی لشکر مین شامل ہوے اس سبب سے قتلمش کو ہزیمت ہوئی وہ طغرل بیگ کے پاس پلٹ آئے -

راقم کہتا ہے بساسیری سوا بہادر اور ذی ہمت ہونیکی ظاہرا بڑا مدبر اور توڑ جوڑ کا آدمی تھا حریف کی ہمراہیونکو توڑ لینے مین بڑا استاد تھا - بالجملہ طغرل بیگ بذات خود اسکی مقابلی کیواسطے روانہ ہوے بڑے گھمسانکی باہم لڑائی ہوئی جسمین طغرل بیگ کو ظفر حاصل ہوئی اور بساسیری میدان جنگ سی بھاگ کے سنجار کیطرف چلا گیا اور وہان ایکجماعت متعلقین لشکر طغرل بیگ کی وارد تھی اُن سبکو لوٹ لیا - اس عرصہ مین شامیون نے بساسیری کے مشورے سے تیس ہزار دینار جو اشرفی مروجہ اُس زمانے کی تھی ابراہیم نیال جو طغرل بیگ کا اخیافی بھائی تہا اسکو دی کہ طغرل بیگ سے علحدہ ہو کر فساد برپا کرے اور بالاستقلال شام مین امارت کرے ابراہیم نے اپنے بھائی کی ساتھہ غدر کیا اور اُنسے علحدہ ہو کے ہمدان کیطرف بھاگ گیا وہان پہنچکی بعضی ارکان دولت طغرل بیگ کو فریب دیکی اپنے ہمراہی کی دعوت کی اسواسطے طغرل بیگ معاملہ بساسیری کا مہمل اور غیر منفصل چھوڑ کر ہمدان کیطرف کوچ کر گئے بساسیری نے جب میدان اپنے حریف سے خالی پایا فوراً بغداد کیطرف روانہ ہوا اور آٹھوین ذیقعدہ سنہ ۴۵۰ھ مین وہان پہنچا اور خلیفہ قایم بامراللہ کو قید کر لیا اور رئیس الرؤسا خلیفہ کے وزیر کو اور بعضی اور اونکی خواص امرا کو اونٹون پر بٹھلا کی تمام شہر مین تشہیر کیا اور بعد اسکی سبکو قتل کر ڈالا اور خلیفہ کو مہارش عجلی نام ایک شخص کو اپنے ہمراہیون مین سے سپرد کیا اُسنے ایک مکان محفوظ مین خلیفہ کو مقید کیا اور بساسیری نے بغداد مین مستنصر خلیفہ مصر کے نام کا خطبہ پڑھوایا - لکھتے ہین قایم بامراللہ نے قیدخانے سی ایک رقعہ طغرل بیگ کی نام پر مخفی اپنی کسی معتمد کی ہاتھہ

روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا یہان قرامطہ کی رسوم جاری ہوے اور اسلام ضعیف ہوگیا اگر ممکن ہو جلد یہان پہنچو طغرل بیگ نی وہ رقعہ پڑھکے اپنے منشی کو دیا کہ چند سطر جواب مین لکھدو کہ مین بہت جلد پہنچتا ہون منشی نی رقعہ کی پشت پر یہ آیت لکھدی - ارجع الیھم فلنأتینھم بجنود لا قبل لھم بھا ولنخرجنھم اذلۃ وھم صاغرون - طغرل بیگ نی جواب بہت پسند کیا اور کہا مین امیدوار ہون کہ بموجب آیت شریفہ کے واقع ہوگا -

راقم کہتا ہی وہ آیت اُس مقام پر واقع ہے جب بلقیس نے تحایف حضرت سلیمان کی پاس اُنکی خط دعوت اسلام کے جواب مین بھیجے تھے جو خط مشعر عدم قبول اسلام کا تھا اُسکا ترجمہ مولوی عبدالقادر قدس سرہ نی یون کیا ہی پھر جا اُنکی پاس اب ہم بھیجتے ہین اُنپر سائقہ لشکر ونکی جسکا سامنا ہوسکے اُنسے اور نکالدینگے اُنکو وہانسے بے عزت کرکے اور وہ خوار ہونگے - الغرض طغرل بیگ نی ابراہیم کی مہم سی فراغت کرکے دارالسلام بغداد کا سفر شروع کیا جب قریب بغداد کے پہنچی مہارش عجلی جسکی حفاظت مین بساسیری نی قایم باللہ کو سپرد کیا تھا وہ اُنکو ہمراہ لیکے طغرل بیگ کی پاس حاضر ہوا اُدھون نی خلیفہ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور اونکی سامنی زمین پر بوسہ دیکی اُنکو سوار کیا اور خود اُنکی جلو مین پیادہ پا روانہ ہوا خلیفہ نی اونسے فرمایا ارکب یا رکن الدین یعنی سوار ہو تو ای ستون دین کی اُسوقت سے یہ رسم ہوگئی کہ فرامین اور مناشیر مین انکا نام سلطان رکن الدین طغرل بیگ لکھنے لگی - بالجملہ سلطان مع خلیفہ معظم کے بغداد مین داخل ہوے اور انتظام ضروری شہر اور دیار سی فراغت کرکے ایک شخص کو اپنے امراؤن مین سی شام کے رستے پر مامور کیا تا کہ بساسیری اسطرف نجا سکی اور خود اُسکی تعاقب مین روانہ ہو جو بغداد سے اُنکی خبر آنے کی سنکے بھاگ گیا تھا ارباب مقدمہ لشکر سلطان نے بساسیری کو حوالی کوفے مین گرفتار کیا اور فوراً اُسکا سر کاٹ لیا ایک برس اور چار مہینے یہ فتنہ بساسیری کا قایم رہا - القصہ قایم بامر اللہ نی

سنہ ۴۶۷ھ مین قضا کی چوالیس برس آٹھ مہینے وہ خلیفہ رہے جسمین غالباً فتنہ بساسیری کا داخل ہے
چھتھر برس تین مہینے یا پانچ دن کی اُنکی عمر ہوی - قایم باللہ بڑے فاضل اور شاعر اور باتحمل تھے اور نہایت خوبصورت
اور پاکیزہ سیرت خلیفہ گذرے ہین جب اُنکو اپنے قرب وفات کا یقین ہوا تب اُنھون نی اپنے بیٹے کو
جسکو ولیعہد مقرر کیا تھا بلا کے خلافت کے امور مین بہت کچھہ سمجھایا اور وصایا کیئے جو بلقب المقتدی بامر اللہ
اُنکی بعد خلیفہ ہوے - راقم کہتا ہے مقتدی بامر اللہ کو روضۃ الصفا مین اور شیخ اکبر کی مسامرہ مین قایم بامر اللہ کا
بیٹا لکھا ہے مگر یافعی نے مراۃ الجنان مین اور سبایک الذہب مین انکا پوتا لکھا ہے وہی صحیح ہے چونکہ مقتدی
بامر اللہ کے باپ محمد بن قایم بامر اللہ اپنے باپ کے حیات مین قضا کر گئے اُسوقت مقتدی بامر اللہ اپنی
مانکے پیٹ مین تھے اپنے باپ کی مرنے کے چھہ مہینے کے بعد پیدا ہوے اُسوقت قایم بامر اللہ نے اُنکو اپنا
متبنی بیٹا بنایا اس سبب سے وہ اونکی بیٹے مشہور ہوے اِسی سے بعضی مورخین نے اُنکو قایم بامر اللہ کا بیٹا لکھا ہے
اور یافعی نے سنہ ۴۶۷ ہجری کے وقائع مین مراۃ الجنان مین قایم بامر اللہ کا صرف اِسقدر حال لکھا ہے کہ
اُس سال مین اُنھون نی قضا کی چوالیس برس کئی مہینے وہ خلیفہ رہے وہ بڑے دیندار اور پرہیزگار
تھے صدقات بہت کرتے تھے صاحب علم اور فضل تھے اور بہترین مخلوقات سے تھے خصوص جب اُنکی خلافت
کا اِعادہ ہوا - راقم کہتا ہے اِعادۂ خلافت سے مراد ہے جب بساسیری کی قید سے چھوٹے اور
طغرل بیگ نے پھر اُنکو تخت خلافت پر بٹھلایا - اور اُنکے پوتے مقتدی بامر اللہ عبد اللہ بن محمد بن قایم بامر اللہ
اُنکے بعد خلیفہ ہوے - **ستائیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کی ابو القاسم عبد اللہ المقتدی**
بامر اللہ تھے بن محمد جنکو خلافت نہین نصیب ہوئی بن قایم بامر اللہ
چھبیسوین خلیفہ - سبایک الذہب مین لکھا ہے اُنکے باپ محمد اپنے باپ کی حیات مین قضا کر گئے جب وہ اپنی مانکے پیٹ
مین تھے اپنے باپ کے مرنیکے چھہ مہینے کے بعد وہ پیدا ہوے اُنکی مان ام ولد تھی ارجوان نام خلافت کی بیعت اُنکی بعد

اُنکے داداکے قضاکرنیکی ہوئی جب وہ اُنیس برس تین مہینے کے تھے اُنکے زمانۂ خلافت مین بہت سی
نیک امور اور آثار حسنہ شہرون اور ملکون مین ظاہر ہوئے اور قواعد خلافت کے اُنکے عہد مین بہت عزت
اور حرمت سے مقرر ہوے جو اُنسے پیشتر جاری نہ تھے اور وہ انتالیس برس کی عمر مین مرگ مفاجات سی
قضا کر گئے اور بعضے مورخین راوی ہین کہ اُنکی ایک لونڈی تھی شمس النہار نام اُسنے اُنکو زہر دیدیا۔
راقم کہتا ہے بڑے امرا اور عمدہ لوگونکی وفات خصوص سلاطین کی اگر دفعۃً واقع ہو تو
اکثر شہرہ اُنکی مسموم ہونیکا ہوجاتا ہے کبھی وہ امر واقعی ہوتا ہے اور کبھی محض بے اصل اور نرا شبہہ
شیطانی ہوتا ہے۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستظہر کے ہاتھ پر بیعت ہوئی۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے خلافت
مقتدی ابن القایم بامر اللہ اُنکا نام مقتدی بامر اللہ عبد اللہ بن محمد بن قایم بامر اللہ تھا اور کنیت اُنکی ابو القاسم
تھی تیرھوین شعبان سنہ ۴۶۷ ہجری کو جمعرات کے دن اُنکی بیعت ہوئی جب عمر اُنکی نو برس کی تھی۔
راقم کہتا ہے غالباً مسامرہ مین کاتب سے تسع کے بعد عشر کا لفظ چھوٹ گیا ہے اسواسطے کہ
سبایک الذہب سے اوپر لکھا گیا ہے کہ جب اُنکی بیعت ہوئی تو اُنکی عمر اُنیس برس تین مہینے کی تھی اور
ضعیف گمان ہے کہ شیخ اکبر کو اُنکی عمر کی روایت اُسیقدر پہنچی ہو۔ پھر مسامرہ مین لکھا ہے کہ اُنکی باپ
ابو العباس بن قایم بامر اللہ نے اُنکی ولایت عہد کیواسطے وصیت کی تھی لیکن پیشتر سبایک الذہب سے لکھا
ہے کہ باپ کے مرنے کے وقت وہ تین مہینے کے ماں کے پیٹ مین تھے تو شاید باپ کی وصیت مشروط ہوگی
کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو وہ ولیعہد ہو پھر اُسی مسامرہ مین ہے کہ وہ بغداد مین سنیچر کے دن محرم سنہ ۴۸۷ہ مین
قضا کر گئے اس حساب سے خلافت اُنکی بیس برس چار مہینے اٹھارہ دن رہی۔ اور روضۃ الصفا مین
مروی ہے بعد قایم بامر اللہ کی امرا اور اعیان نے اُنکی بیٹے کے ہاتھ پر بیعت کی اُنکے ابتدای ایام خلافت مین
بغداد مین ایک آگ لگی تھی کہ اکثر شہر جلکے خاکستر ہوگیا تھا بعد چند سال کے اُنکے خلیفہ ہونیکی ملکشاہ سلجوقی کی

بیٹی کے ساتھ اُنکی نسبت قرار پائی اور ۲۸۲ھ مین وہ لڑکی بڑے تجمل اور احتشام کے ساتھ جو باپ نے ہمراہ کیا تھا بغداد مین داخل ہوئی اسباب جہیز مین مورخین لکھتے ہین اکیسو تیس اونٹ کہ سب پر دیباے رومی کی جھولین تھین اور چاندی اور سونے سے اور اجناس قیمتی اور امتعہ نفیسہ سے لدے ہوے تھے اُنکی ہمراہ آئے اور تین عماریان ظاہر ادولھن کی اور اُنکی بعض بیگمات مصاحبین کی سواری کی جنکو چو تیر اونٹ کھینچتے تھے اُنکی گردنو نمین سونے کے گھنٹے اور قلاید لطیفہ اور نفیس مرصع اور کارچوبی جھولین تھین اور چھ اونٹو نپر بارہ صندوق چاندی کے تھے ہر صندوق جواہر گران بہا سے ملبب تھا اور تین تیس ۳۳ گھوڑے نفیس عربی اور ترکی گران بہا زیور مرصع در ویاقوت والماس ونیلم وغیرہ اور زینہا مرصع زرین سے آراستہ تھے اور اسباب نقد و جنس کو اسی پر قیاس کرنا چاہیے جب یہ لشکر عروس کا اور انکی امراے ہمراہی کا بغداد سے باہر پہنچا شہر سے سارے امرا و غنی و فقیر اور صغیر و کبیر سوار اور پیادہ اور افواج جلوسی استقبال کے واسطے نکلی اور خلیفہ نے اپنے وزیر کو بہت تیاری اور تجمل کے ساتھ عروس کی ماں کے پاس جو اپنی بیٹی کے ساتھ آئی تھین بھیجا اور یہ پیغام کہلا بھیجا کہ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا یعنی بتحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہے تمپر کہ امانتونکو پہنچادو اُسکے مالک کے پاس۔

راقم کہتا ہے اِس پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ عروس کی ماں نے قبل نکاح کے کچھ شرائط خلیفہ سے کیے ہونگے اور بانتظار قبول ہونے اُن شرائط کے عروس کے شہر مین لیجانے سے کشمکش کیا ہوگا آخرش بعد قبول ہونے اُن شرائط کے یا بغیر قبول ہونے شرائط کے عروس کی ماں نے خلیفہ کے پیغام کا جواب کہلا بھیجا بالسمع والطاعۃ یعنے بسروچشم امانت ادا کیجاوے گی اور بتقرر تاریخ سعید ایک رات کو عروس کا داخلہ شہر مین ہوا۔ مگر معلوم نہین ہوا کہ نکاح قبل داخلے کے شہر مین ہوا

یا بعد داخلے کے عجب نہین ہے کہ نکاح بذریعۂ وکلا کے قبل روانگی عروس کے خراسان سے ہوگیا ہو پیغام خلیفہ کا
اُنکی ماں کو اسی پر دلالت کرتا ہی اور قبل نکاح کے عروس کا روانہ ہونا اپنے ماں باپ کے گھر سے رسماً
موجب توہین ہی وہ اتنے بڑے سلطان نے کب گوارا کی ہوگی ۔ الغرض جس رات کو عروس
بغداد مین داخل ہوئین نظام الملک وزیر سلطان ملکشاہ کے جو عروس کے ساتھ آے تھے اور اور
اراکین اور امرا سلجوقی کے سب ہمراہ تھے اور اتنی روشنی شہر مین ظاہرا عروس کیطرف سے ہوئی تھی کہ
سارا بغداد مثل روز روشن کے ہوگیا تھا عروس محفہ مرصع زر وجواہر پر سوار تھین تین سو خوبصورت
لونڈیاں ہمراہ تھین جنکو حور اور پری بغیرت دیکھین دو ہزار سوار آگے جلو مین تھے اور خواجہ سرا جو محفے کو
گھیرے ہوے تھے شمار سے باہر تھے کہتے ہین مثل اُس شب کی بغداد مین کسینے کوئی رات نہین دیکھی
دوسرے دن مقتدی بامر اللہ نے طعام ولیمہ کی ایسی تیاری کی جسمین چالیس ہزار من شکر صرف ہوئی
تھی اور سامان کو اسی پر قیاس کرنا چاہئے بعد اُسکے بہت بڑے جشن کا دربار ہوا جسمین سارے اراکین
اور امراے سلجوقی کو ہر ایک کے رتبے کیموافق خلعتین اور انعامات عطا ہوے ۔ آخر الامر بعد چندے
یا بہت جلد جسکی تفصیل نہین معلوم ہوئی صحبت خلیفہ کی عروس کے ساتھہ موافق نہوئی آپسمین بدمزگی ہوگئی
عروس اپنے باپ کی مملکت مین معاودت کر گئین مگر اصفہان مین پہنچکے مر گئین ۔

راقم کہتا ہی ظاہرا عروس مقتدی بامر اللہ کی بڑی غیور تھین سیکڑون حرم محترم خلیفہ
کی دیکھہ نہ سکین یا خلیفہ کو وہ پسند نہوئین اور خلفاے عباسیہ مین باستثناے چند اوائل کے خلفا کے
ہارون رشید تک کسی کی شادی اور نکاح کا حال بھی تواریخ مین نہین دیکھا اور جتنے خلفاے عباسیہ گذرے
ہین سواے امین ہارون رشید کے بیٹے کے سب ام الولد لونڈیون کی اولاد سے تھے صرف مقتدی بامر اللہ
کے نکاح اور شادی کا حال دیکھنے مین آیا اسے معلوم ہوتا ہے کہ خلفا کو حرم ہی کیطرف بہت توجہ تھی

شادی اور نکاح کے راغب نہ تھی اور جنکی شادی ہوئی بھی وہ اپنی منظور نظر لونڈیونکو شادی کی بی بی کے
برابر کردیتے تھے بلکہ اُنسے بھی بڑھا دیتے تھے یہ امر ملکشاہ سلجوقی کی بیٹی کو جنکو غرہ اپنی شاہزادگی کا تھا
کب گوارا ہوتا - بالجملہ ایام خلافت مقتدی بامر اللہ مین کئی مرتبہ جنگ و جدل بغداد مین ہوئی جو کو لُطف
بڑی تاریخونسے معلوم ہونگی - ۴۸۷ھ مین مقتدی بامر اللہ نے قضا کی اُنکی مرنے کی مورخین نے یہ کیفیت
لکھی ہے کہ ایک شبکو انھون نے کھانا کھایا اسوقت انکے پاس سوائے قہرمانہ اور شمس النہار کے کوئی نہ تھا
جونہین ہاتھ منہ دھو کے بیٹھے شمس النہار سے فرمایا یہ سب کون لوگ ہین جو بے اجازت چلے آتے ہین
شمس النہار نے اِدھر اُدھر دیکھا وہان کوئی نہ تھا - قرب موت کیوقت متخیلہ مین صورتین حس مشترک
مین کبھی منتقش ہوئی ہون وہ منعکس ہوتی ہین مثل خواب کے یا شاید ارواح میتہ اور ملائکہ اور شیاطین
نظر آتے ہون - الغرض اسیقدر کہکے وہ چپکے ہو رہے ہاتھ پانو سرد اور بے قابو ہوگئے اور روح نے
مفارقت کی اُنکی مرگ مفاجات ہوئی کل انیس برس پانچ مہینے وہ خلیفہ رہے اور چھتیس برس
آٹھ مہینے سات دن کی عمر ہوئی حقیقت مین وہ جوان صالح تھے سن کہولت اور پیری انھون نے نہ پایا -
بہت سے احکام موافق شریعت غرا کے انھون نے صادر کئے - گانے والی عورتونکی مجلسین موقوف کروادین
ظاہرا گانے والی عورتین اُس عہد مین ویسی ہی تھین جیسی ہندوستان مین کنچنیان اور طوائف ہین مگر شاید
کھلے خزانے اُنمین فحش نہو مخفی ہو تو ہو - حکم عام دیا کہ حمامون مین کوئی شخص ننگا نہ نہائے یہ خباثت عرب کے
ملک مین مصر وغیرہ مین ابتک موجود ہے کہ ایک دوسرے سے اور حمامونسے پردہ نہین ہوتا حمام تو در
کنار دریاؤنمین اور حوضونمین مرد علی العموم اور عوام کی عورتین بے تکلف ننگی ہوکے کنارونپر نہایا کرتی
ہین اور مطلق ایک دوسرے سے کچھ پردہ نہین ہوتا - کبوتر خانے سب اجڑوا دیئے اور حکم عام ہوا کہ
کوئی شرط اور بازی کبوتر اڑانے مین نہ کرے - ایک حکم یہ جاری ہوا کہ حمامونمین دجلے کا پانی نہ جانے پاوے

یہ حکم اخیر کسواسطے ہوا اسکا سبب نہین معلوم ہے چونکہ بغداد مین ہزارون حمام تھے تو سب مین دجلے کا
پانی جانے سے شاید دریا مین پانی کم ہوجاتا ہوگا یا حماموںکا بند ہوجانا مدنظر ہو کہ وہان سوانگی نہانے
کے اور بھی شناعات ہوتے ہون۔ ایک حکم ملاحونکو علی العموم ہوا کہ ایک کشتی پر مشترک مرد اور عورتین
نہ سوار کرین۔ اور اکثر امور جو خلاف شرع کے جاری تھے وہ اُنکے عہد مین موقوف ہوگئے۔

راقم کہتا ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ احکام خاص شہر بغداد مین جاری ہوئے یا سارے
ممالک محروسہ مین اُنکی تعمیل ہوئی۔ مرآۃ الجنان مین یافعی نے ۴۶۸ھ کے وقائع مین لکھا ہے کہ اُس سال مین دمشق
جو خلفاے عبیدئین مصر کے تصرف اور قبضے مین تھا اُسکا محاصرہ ہوا شہر مین قحط ہوگیا کھانے پینے کی جنس
معدوم ہوگئی آخرش محصورین نے حکم امان پا کے شہر سپرد کردیا اور وہان پھر خطبہ خلیفہ عباسیہ کا
جاری ہوا اور شعار شیعہ کا اذان وغیرہ مین موقوف ہوا۔

راقم کہتا ہے یافعی کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتدی بامر اللہ کے زمانۂ خلافت مین بدستور
سلجوقیونکا تسلط ممالک مین تھا لیکن خلیفہ سے اور سلطان ملکشاہ سے صفائی کلی نہ تھی اور سلطان خود تو اپنے
ممالک عجم مین تھے مگر اُنکے اعوان اور انصار اور اقربا ممالک پر مسلط تھے اور جتنے حکام ممالک بیرونی مین تھے وہ سب
مستقل تھے گویا بالکل طوائف الملوکی کا زمانہ تھا مگر ظاہرا باستثنا اُنممالک کے جہان عبیدئین مصری کا
تسلط تھا سب ممالک مین خطبہ اور سکہ خلیفہ کے نام کا جاری تھا غالباً ہر مملکت سے بطور پیشکش کے دار الخلافت
مین کچھ آتا ہوگا بعضے حکام آپسمین ایک دوسرے سے جنگ وجدل کرتے تھے جسکو غلبہ ہوتا تھا وہ برسرکار آتا تھا
چنانچہ یافعی نے ۴۷۱ھ کے وقائع مین لکھا ہے کہ تاج الدولہ سلطان ملکشاہ کے بھائی اِس سال مین مملکت
شام مین داخل ہوے اور اپنے بھائی کی طرف سے حلب اور دمشق پر قبضہ کیا پہلے کوئی اور حاکم تھا جسنے
ظاہرا ۴۶۸ھ مین عبیدئین کے قبضے سے دمشق کو نکالا تھا۔ پھر انھین یافعی نے ۴۷۳ھ کے وقائع مین لکھا ہے

کہ اُس سال مین ایک شخص مکنی بہ ابوالحسن علی بن محمد بن علی الصلیحی مارا گیا جو یمن کا اور اسکے نواح کا بتدریج مالک ہوگیا تھا اُسکے حال مین لکھا ہے کہ اُسکا باپ یمن کا قاضی سنی مذہب تھا اور وہ بڑا عیار اور ہوشیار اور ذی عزمیت اور شجاع تھا اُسکے عجیب عجیب کوائف لکھے ہین کہ بتدریج بڑھتے بڑھتے سنہ ۴۵۳ ہجری مین اُسنے خلفائے مصری عبیدیین اسماعیلی مذہب کیطرفسے یمن پر قبضہ کیا اور انکے مذہب کی دعوت شروع کی اور مدت تک اُن بلاد کا مالک رہا یہانتک کہ سنہ ۴۷۳ مین جب حج کرنیکو مکہ معظمہ کیطرف جاتا تھا وہ اور اسکا بھائی اور سب اُسکی ہمراہی کے لوگ قتل ہوگئے قاتل اُسکا سعید احول نام ایک شخص تھا جسکا باپ صلیحی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اُسنے اپنے باپکے قتل کا بدلا لیا اُسکا قصہ یافعی نے بہت طویل نقل کیا ہے اور سارے کوائف صلیحی کے ذکر مین کچھہ اختلاف مورخین کا بھی لکھا ہے۔ الغرض سارے صلیحی کے پانچہزار فوج کے لوگ جنکو اُسنے پیشتر روانہ کیا تھا صلیحی کے قتل کی خبر سنکے سعید احول کے مطیع ہوگئے اور اُسنے انکی اعانت سے صلیحی کے مابقی لشکر کو مغلوب کیا اور سارے مقبوضات یمن وغیرہ پر مسلط ہوگیا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ اوسنے اُن مقبوضات مین سکہ اور خطبہ عبیدیین مصری کا جاری رکھا یا خلفائے عباسیہ کی اطاعت کی۔ پھر یافعی لکھتے ہین سنہ ۴۷۴ مین تاج الدولہ سلطان ملکشاہ کے بھائی نے طرطوس پر قبضہ کیا اور سنہ ۴۷۶ مین حران کے لوگون نے اور وہانکے قاضی نے ارادہ کیا کہ شہر حران ترکمان کے امیر کو سپرد کرین جو ظاہرا تاج الدولہ سلطان ملکشاہ سلجوقی کے بھائی کی تحت تھے اسواسطیکہ وہ امیر اہلسنت کی مذہب پر تھے اور حاکم موصل کا جسکے قبضے مین شہر حران تھا وہ رافضی تھا اس سببسے وہانکے لوگ اُسسے ناراض تھے حاکم موصل نے یہ خبر سنکے فوراً جاکے حران کا محاصرہ کیا اور منجنیق یعنے گوپھنون سے شہر پر آگ اور پتھر برساکے شہر پر قبضہ کیا اور قاضی کو اور اوسکے بیٹے کو ذبح کر ڈالا۔ پھر یافعی نے سنہ ۴۷۸ کے وقائع مین صرف اسیقدر لکھا ہے کہ اس سالمین مقتدی بامر اللہ مرگیا

مفاجات سی قضا کر گئے - پہلے تقلید اور حکومت پر کیا روق سلطان ملکشاہ سلجوقی کے بیٹی کی انھون نے
شادی پھر جب اُنسے ملاقات ہوئی تب اُنکو خطاب رکن الدولہ کا دیا اور خطبے مین انکا نام داخل
کروایا اسیکے دوسرے دن وہ قضا کر گئے بعد اُنکے دادا کے ۴۶۷ھ مین اُنکی بیعت ہوئی تھی اُنکی
انیس برس کے سن مین تین مہینے اوپر اور محرم مین انتالیس برس کی عمر مین فجاۃً قضا کر گئے
اور بعضے کہتے ہین اُنکی لونڈی نے اُنکو زہر دیا وہ بڑے متدین اور دیندار تھے فواحش اور گانے والی
عورتون کو بغداد سے انھون نے نکلوا دیا خلافت انکی ایام مین مرفہ تھی اور صنائع اور حرفے انکے
خوب ترقی ہوئی تھی انکے بعد مستظہر باللہ احمد کی بیعت ہوئی نام مقتدی کا یافعی نے یون لکھا ہے
مقتدی باللہ ابو القاسم عبد اللہ ابن ذخیرۃ الدین محمد بن قایم بامر اللہ عباسی - **اٹھائیسوین**
خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو العباس احمد المستظہر باللہ تھے
مقتدی بامر اللہ ستائیسوین خلیفہ کے بیٹے - بروایت سبا ایک
الذہب شوال ۴۷۰ھ مین وہ پیدا ہوے تھے باپ کے مرنے کے بعد سولہ برس کی عمر مین اُنکی بیعت
ہوئی مان اُنکی ام ولد ترکیہ تھی اور وہ بہت نرم مزاج اور کریم الاخلاق تھے نیک کامونمین بہت
جلدی کرتے تھے انکا عہد خلافت رعایا کیواسطے بہت خوشی اور مسرت کا تھا بدھ کے دن تیئیسوین
ربیع الاول ۵۱۲ھ ہجری مین قضا کی پچیس برس وہ خلیفہ رہے - اور مسامرہ مین لکھا ہے
کنیت مستظہر کی ابو العباس تھی اُنکے خلافت کی بیعت منگل کے دن محرم ۴۸۷ھ مین ہوئی بابین
ظہر اور عصر کے انھون نے لوگون کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی بعد اُسکے اپنے باپ مقتدی بامر اللہ
کی نماز جنازہ کی پڑھائی انکی عمر جبدن انکی بیعت ہوئی اور اُنکی باپ دفن ہوے سولہ برس دو مہینے
انیس دن کی تھی اسواسطے کہ سنیچر کے دن بیسوین شوال ۴۷۰ھ مین پیدا ہوے تھے - اور

روضۃ الصفا مین مذکور ہے باختلاف روایت اُسیدن جسدن مقتدی بامر اللہ نے قضا کی برکیارق
بن ملکشاہ سلجوقی نے جو بغداد مین موجود تھا مستظہر کے ہاتھہ پر بیعت کی۔ اور ایک روایت مین مستظہر نے
تین دن باپ کا مرنا مخفی رکھا اس عرصہ مین برکیارق کو خلعت اور ہدایا بھیجکے راضی کیا بعد اسکی باپکا
قضا کرنا ظاہر کیا تب اُسنے آکے بیعت کی۔ مستظہر کے ایام خلافت مین حسن صباح اسمٰعیلی نے بہت
قوت پکڑی اور بعضی عراق اور شام اور رودبار کے مستحکم قلعون پر اُسکا قبضہ ہوگیا اور انھین مستظہر کے
عہد مین منجمون نے ایک سال مین حکم کیا کہ طوفان نوح کی طرح سے اس سال مین طوفان ہوگا مستظہر باللہ
نے ابن عیسیٰ منجم سے اسکی کیفیت پوچھی انھون نے کہا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین سبعہ
سیارہ کا اجتماع اور قران برج حوت مین ہوا تھا اس سال اُسی برج مین چھہ سیارے جمع ہوے ہین مگر
زحل اُسسے خارج ہے اگر زحل بھی اسمین ہوتا تو طوفان عالمگیر واقع ہوتا مگر ابن عیسیٰ نے اپنی رایہ بیان کی
کہ کسی جگہہ اس عالم مین جہان ہر طرف کے لوگ بکثرت جمع ہونگے شاید ایک سیل عظیم آوے اور مجمع
کثیر کو ہلاک کرے اس جمعیت سے بہت کم لوگ بچین اتفاقات سی اُس سالکی حجاج جو قریب دو لاکھہ آدمی کی
تھی حج سے فراغت کرکے ایک خشک ندی پر اُترے جسمین برسون سے پانی کبھی نہین آیا تھا دفعۃً ایک
سیل عظیم نے آکے سارے اُس مجمع کو چارون طرف سے گھیر لیا کسیطرف بھاگنے کا کسیکو رستہ نملا اُس
مجمع سی بہت قلیل لوگ جو جھٹ پٹ اونچے درختون پر اور پہاڑون پر چڑھگئے وہ تو بچے اور باقی سب ہلاک
ہوگئے۔ اور مستظہر باللہ نے ابن عیسیٰ منجم کا وہ حکم سنکے اس تصور سے کہ مبادا دجلے کا سیل بغداد کو
تباہ کرے جن مقامونسے شہر مین سیل آنیکا احتمال تھا وہان بہت مستحکم بند بندھوا دئیے تھی جب یہ حادثہ
حجاج پر واقع ہوا تب مستظہر باللہ نے ابن عیسیٰ منجم کو بنظر اُنکے استخراج صحیح حکم نجومی کے خلاع فاخرہ
اور انعام کثیرہ عطا کیا۔ اس روایت کو صاحب روضۃ الصفا نے نقل کرکے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام

عہد مین قران سبعہ سیارہ کا بموجب روایت مورخین کے برج سرطان مین ہوا تھا جسکو منجمین طالع
عالم کہتے ہین نہ کہ برج حوت مین جیسا روایت مذکورہ بالا مین لکھا ہی - بالجملہ مستظہر باللہ ۵۱۲ھ مین مرض
موت مین مبتلا ہوکے قضا کر گئے کچھہ اوپر پچیس برس اُنھون نے خلافت کی اور اکتالیس برس چھہ مہینے
چھہ دن کی اُنکی عمر ہوئی رعایا اُنکی عہد مین بہت رفاہ اور فلاح مین رہی وہ نہایت اخلاق کریمانہ کی متصف تھے
چغل خور کی بات مطلق نہین سنتے تھی اور شریر اور بدگو یونکے قول پر ہرگز عمل نہین کرتے تھی ایسے لوگونکو
وہ خوب پہچانتے تھی بہت بڑے خوش نویس تھی اور بڑے شاعر تھی عمدہ اشعار اور قصائد انھون نے
یادگار چھوڑے ہین - یافعی مراۃ الجنان مین ۴۸۷ھ کے وقائع مین مستنصر عبیدی کا ذکر کرتے ہین کہ اُسی
سال مین اُسنے قضا کی اور اُسکا نام یون لکھتے ہین المستنصر باللہ ابو تمیم معد بن ظاہر علی بن الحاکم العبیدی
صاحب مصر اسکا تسلط اور غلبہ یہانتک پہنچا کہ بغداد مین بھی اسکا نام خطبے مین بساسیری نی پڑھوایا
اور قایم بامر اللہ عباسی کا نام نکلوا ڈالا الغرض اُسنے اتنی ترقی کی کہ اُسکے ابا و اجداد مین سے کوی اُس
رتبے کو نہین پہنچا تھا ساٹھہ برس اُسنے سلطنت کی اتنی مدت تک نہ کوئی خلفاے عبیدئین مین سے
کسی نے خلافت کی نہ خلفاے عباسی نی اِسی سال مین صلحی کا بیٹا پھر بلاد یمین مین مسلط ہوا اور تجدید خطبے
اور سکے کی مستنصر کے نام کی اُسنے کی وہی مستنصر سات برسکا تھا جب خلیفہ مصر کا مقرر کیا گیا اور اُسکے
نو برس کی عمر مین حرمین شریفین مین اُسکا نام اور اُسکے ابا کا خطبے سے نکالڈالا گیا اور خلفاے عباسیہ کے نام کی
تجدید ہوئی اُسی مستنصر کے عہد خلافت مین مصر مین ایک ایسا قحط عظیم واقع ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے
عہد سے کبھی اُس شدت کا قحط نہین ہوا تھا سات برس تک متصل وہ قحط قایم رہا آدمی ایک دوسرے کو
کھانے لگے ایک روٹی پچاس دینا تک کی بکی اُس مدت قحط مین مستنصر تن تنہا سوار ہوکے باہر نکلتا تھا اُسکے
خواص اور امرا کے پاس سواری باقی نہین تھی سب پیادہ یا ہمراہ ہوتے تھی راہ مین ہزارون عورتین اور بچے

الجوع الجوع پکارتے پھرتے تھے اور مستنصر اپنی عادت کیموافق ہر روز اپنے خچر پر سوار ہوتا تھا آخرش یہ نوبت
پہنچی کہ مستنصر کی ماں اور بیٹیاں بھوک کی شدت سے مصر سے بغداد مین چلی گئین - سنہ ۴۹۰ کے وقائع مین
یافعی لکھتے ہین رضوان ایک شخص نے حلب پر قبضہ کیا اور مستعلی باطنی کے نام کا جو خلفاے عبیدئین سے تھا
خطبہ پڑھوایا مگر چند مہینے کے بعد حاکم انطاکیہ نے اُسکو وہان سے نکالا اور پھر تجدید خطبہ خلفاے عباسیہ کے نام کی ہوئی
اور سنہ ۴۹۱ کے وقائع مین لکھتے ہین کہ فرنگیون نے انطاکیہ پر بزور شمشیر قبضہ کیا اور وہانکی مسلمانون پر بڑی مصیبت
نازل ہوئی - اور سنہ ۴۹۲ مین انھین فرنگیون نے بیت المقدس پر قبضہ کیا اور اُسی سال مین دعوت باطنیہ
کی اصفہان اور اُسکی نواح مین پہنچی -

راقم کہتا ہے باطنیہ وہی روافض اسماعیلیہ حسن صباح کے مطیع کہلاتے ہین جو ظاہرا
انھین عبیدئین سے منشعب ہوے تھے - اور سنہ ۴۹۳ مین انھین یافعی کی روایت سے مسلمانون سے اور
فرنگیون سے قریب مالطہ کے بڑے گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین تین لاکھ فرنگیونکی فوج تھی اُس
لڑائی مین اللہ تعالی نے اہل اسلام کو مظفر اور منصور کیا بادشاہ فرنگیونکا مقید کر لیا گیا اور اُسکے
تین لاکھ آدمیون سے کل تین ہزار آدمی رات کیوقت بھاگ کے بچے باقی سب مقتول اور مقید ہوے
اور سنہ ۴۹۴ مین باطنیہ کی عراق مین اور کوہستان مین کثرت ہوئی جنکا سردار حسن بن صباح تھا بہت سے
قلعون پر وہ قابض ہوگئے اور رستے لوٹنا شروع کئے اس سبب سے کہ اولاد ملکشاہ سلجوقی کی اپنے
آپس کے قتال اور جدال مین مصروف تھی اُنکے مدافعت کی فکر سے غافل ہوگئے تھے اُسی سال مین
فرنگیون نے بعضے بلاد شام پر قبضہ کر لیا منجملہ اُن بلاد کے سروج اور قیسار یہ تھا اور سنہ ۴۹۵ مین خلفاے
عبیدئین کا تسلط ممالک شام پر سے جاتا رہا بعضے بلاد پر ترک مسلط ہوے اور بعضے فرنگیونکی اختیار مین گئے
فرنگیون نے بیت المقدس پر پھر قبضہ کیا مسجد اقصی مین ستر ہزار مسلمان قتل ہوے اور سونا

اور چاندی بے انتہا فرنگیونکے قبضے مین گئی - اور ۵۰۰ھ مین سلطان محمد بن ملکشاہ نے باطنیہ کی تصرف سے اصفہان کا ایک قلعہ نکال لیا جسکے بنا مین سلطان ملکشاہ نے دس لاکھ دینار خرچ کئے تھے اور بڑے اونچے پہاڑ پر بنایا تھا وہ سلاطین کی غفلت سے باطنیہ کے تصرف مین آگیا تھا جسپر احمد بن عبد الملک بارہ برس سے قابض تھا آخرش سلطان محمد نے اسپر قبضہ کیا اور احمد بن عبد الملک کو قتل کیا -

اسی سال مین باختلاف روایت یوسف بن تاشفین امیر المسلمین سلطان مغرب ابو یعقوب بربری نے قضا کی جو اپنے زمانے مین اکبر ملوک دنیا سے تھا بڑا شجاع اور عادل اور حلیم اور مدبر تھا کچھ اوپر تیس برس اسنے ممالک مغربیہ مین سلطنت کی اور اپنے ایلچی مین اسنے وکلا عراق مین بھیجے اور خلیفہ مستظہر باللہ سے عہد اپنی حکومت کا طلب کیا یعنے اپنی سلطنت کو انکی خلافت کے تحت کرکے اظہار بیعت اور استجازت اپنی سلطنت کی کی خلیفہ نے خلعتین اور نشان اور جو امور متعلقہ سلطنت پر دال تھے روانہ کئے اور انکی سلطنت تحت خلافت خلفاے عباسیہ کے داخل ہوی - انھین یوسف بن تاشفین کے خصائل مین لکھا ہے اہل علم اور دیندار لوگونکی انکو بہت صحبت رہتی تھی اور عفو اور اغماض بڑے بڑے جرائم سے انکی جبلت مین تھا لکھتے ہین ایکدن باخفاے شان سلطنت وہ سیر کرتے تھے ایک مقام پر گذرے جہان تین آدمی بیٹھے ہوے اپنی خیالی آرزوئین بیان کر رہے تھے ایک نے کہا کاش ہزار دینار ہمکو ملتے جسکے ذریعے سے ہم تجارت کرتے دوسرے نے کہا کاش ہمکو کوئی خدمت امارت مسلمین کی ملتی تیسرے نے کہا کاش ملکہ بادشاہ کی ہماری زوجہ ہوتی دوسرے دن یوسف بن تاشفین نے تینون کو طلب کیا اول کو ہزار دینار دئے اور کہا جاؤ تجارت کرو اور دوسرے کو اسکی آرزو کے مطابق کہین کی حکومت عطا کی اور تیسرے کو بلا کے کہا ای جاہل کیون ایسی آرزو تو نے کی جو تجھے مل نہین سکتی بعد اسکے اسکو اپنی ملکہ کے پاس بھیجدیا انھون نے ایک خیمے مین اسکو جگہہ دی گویا قید کیا تین دن

وہان

وہان رکھا اور روز ایک قسم کا کھانا اُسکو کھلوایا تیسرے دن اُسکو بلا کے پوچھا کھانا کیسا تھا اُسنے کہا
ایکہی ذائقے کا کھانا تینون دن ملا ملکہ نے کہا سب عورتون سے ایکہی لذت حاصل ہوتی ہے کیون حماقت
سے ایسی آرزو کی جو تجھکو مل نہین سکتی بعد اُسکے کچھہ لباس اور کچھہ نقد اُسکو دیکے قید سے رہائی دی -
۵۱۲ھ کے وقائع مین یافعی لکھتے ہین اس سال مین امام مستظہر باللہ ابو العباس احمد بن المقتدی باللہ
عباسی نے قضا کی بیالیس برس کی سن مین اور پچیس برس انھون نے خلافت کی وہ بڑے خوش نویس
اور بڑے ادیب اور صاحب فضیلت اور کریم الاخلاق تھے نیک امور مین بہت سرعت کرتے تھے -

انتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ احمد المستظہر باللہ اٹھائیسوین خلیفہ کے بیٹے تھے - بروایت سبایک الذہب وہ بعد
اپنے باپ کے مرنے کے خلیفہ ہوے لوگون نے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کی وہ بڑے عالی ہمت اور شجاع اور
نہایت باہیبت تھے رعب انکا قلوب پر نہایت بیٹھا ہوا تھا ملک اور رشد ایدیہ بذات خود اقدام کرتے تھے
اُنھون نے امور خلافت کو نہایت منتظم اور ضبط کیا اور اُسکے رسوم زائلہ کو از سر نو قایم کیا تھا اور شریعت کے
احکام کو بھی بہت رونق دی تھی اور بذات خود سلاطین بغات کے ساتھہ جنگ وجدل مین شریک رہتے تھے
یہانتک کہ بسبب کثرت فسادات بغات کے اور تشاویش محاربات سے اُنکو آرام اور راحت اپنی ایام
خلافت مین نہین نصیب ہوی اور چونکہ ہمیشہ محاربات کے واسطے مخالفین کے ساتھہ بذات خود اُٹھہ کھڑے
ہوتے تھے ایک اخیر محاربے مین اُنکو شکست ہوی جسمین اللہ تعالی نے اُنکو شہادت نصیب کی اور
مسامرہ مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ مسترشد باللہ جنکا نام فضل بن احمد تھا اور کنیت اُنکی ابو المنصور تھی جمیرات
کے دن چودھوین ربیع الاول ۵۱۲ھ مین اُنکی بیعت ہوی جب اُنکی ستائیس برس کی عمر تھی اسواسطے کہ بدھ کی
شب کو چوتھی ربیع الاول ۴۸۵ھ مین وہ پیدا ہوے تھے اُنکے بعد اُنکے بیٹے راشد باللہ خلیفہ ہوے - اور روضۃ الصفا مین

مروی ہے کہ بروز وفات مستظہر باللہ کے انکے بیٹے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ کے ہاتھہ پر بیعت ہوئی
وہ خلیفہ باہیبت اور رعب تھے سلاطین سلجوقی سے انکا اقتدار اور اختیار بڑھ گیا تھا مگر آل اسکا اچھا نہوا۔ انکے
شروع خلافت مین ایک انکے بھائی ابو الحسن نام نے کچھہ فساد برپا کیا تھا مگر وہ گرفتار ہوکے خلیفہ کے پاس
آے خلیفہ نے انپر مہربانی کی اور انکو امان دی اور بعضی لکھتے ہین بہت ذلت سے انکو اونٹ پر سوار کرکے
تشہیر کروایا اور ایک شخص کو اسی اونٹ پر انکا ردیف کرکے حکم دیا تھا کہ پیچھے سے کوڑے مارتا جاتا تھا۔

راقم کہتا ہے تطابق دونو روایتونکا اسطرح ہوسکتا ہے کہ بعد خلیفہ کے پاس آنے کے انپر مہربانی
ہوئی اور انکو امان دیگئی۔ سنہ ۵۲۹ مین بعضے امرا سلطان مسعود سلجوقی کے انسے منحرف ہوکے بغداد مین چلے آئے
خلیفہ نے ان سبکی بہت دلجوئی کی اور ہر ایک کیواسطے مناصب اور عطایاے کثیرہ مقرر کئے انھون نے خلیفہ کو اتنا
ورغلایا کہ خطبے سے سلطان مسعود نام خلیفہ نے نکلوا ڈالا اور انکے ساتھہ محاربے پر آمادہ ہوے اور تیاری کرکے بغداد سے
روانہ ہوے راستے مین والی بصرہ نے ہمراہی سے تخلف اور تقاعد کیا اس سبب سے خلیفہ اپنی عزیمت مین متردد
ہوگئے مگر ان امراے سلجوقی نے بالحاح اور اصرار خلیفہ کے تردد کو انکے دلسے نکلوا ڈالا کہ پھر اس عزیمت کے
اتمام پر آمادہ ہوگئے ادھر سلطان مسعود نے خلیفہ کی آمادگی اپنے محاربے پر سنکے ساری اپنی افواج متفرقہ جمع کی
اور اپنے مقر حکومت سے روانہ ہوے جب تقابل فئتین اور تلاقی فریقین ہوئی تب بڑے گھمسانکی
لڑائی ہوئی مگر خلیفہ کی فوج کو شکست ہوئی باوصف اسکے کہ بہت سے ہمراہی انکے قتل ہوے اور بہت سے
مقید ہوگئے اور باقیماندہ نے فرار اختیار کیا مگر خلیفہ بذات خود ایک ہاتھہ مین مصحف شریف اور دوسرے ہاتھہ مین
تلوار لئے ہوے جہان کھڑے تھے وہانسے جنبش نکی اور منہزمین کو پکارتے تھے کہ عار فرار سے شرم نہین آتی
بہادری کرو اور پھرو اور خلیفہ کے وزیر علی بن طراد جو دانشمندی اور کفایت شعاری مین بے نظیر تھے
ہمراہی القلم اور ایک گروہ مصاحبین خاص اور خواص اور خدم کا خلیفہ کے ہمراہ تھا کہ انھون نے بھی

جنبش اپنے مقاموں سے نہین کی یہانتک کہ سلطان مسعود اور اُنکے ہمراہی کے لوگ خلیفہ کا وہ وقار و
تمکین دیکھکے بہت متعجب تھے - آخرش سلطان نے ایک جمعیت اموری کی اُسنے خلیفہ کو اور اُنکی وزیر کو و قاضی
القضات کو اور ارباب مخزن کو گھیر کے مقید کرلیا اور خلیفہ کو ایک خیمہ مین اتار کے اُسپر محافظین مقرر کیے
اور خود سلطان مسعود ہمدان کیطرف روانہ ہوے ظاہرا خلیفہ کو بھی ہمراہ لیگئے - جب سلطان مسعود مراغہ مین
پہنچے تب خلیفہ کے ساتھہ گفتگوی مصالحہ پیش ہوئی اور یہ قرار پایا کہ خلیفہ کسیقدر روپیہ ہر سال سلطان کو بھیجا
کرین اور پھر بغداد سے کبھی نہ اٹھین خلیفہ اِس صلح پر راضی ہوے اور سلطان آمادہ تھے کہ خلیفہ کو بغداد کیطرف روانہ
کرین - اِتنے مین خبر پہنچی کہ قران نام ایک شخص سلطان سنجر کیطرف سے برسم رسالت آتا ہے سلطان مسعود
اُسکی استقبال کیواسطے روانہ ہوے اور ظاہرا بسبب مصالحہ ہوجانے کے خلیفہ کے حفاظت کی کچھہ فکر نرہی کہ چند
ملاحدہ باطنیہ کے فدائی جنکا رئیس حسن صباح تھا خلیفہ کے خیمے مین گھس گئے اور اُنکو شہید کر ڈالا -
اُنکی فدائی اور ہمراہیونکی یہی عادت تھی کہ ایک یا دو شخص اپنے مخالفین ناموری کے مکانات یا خیمون مین
کسی حیلے اور تدبیر سے گھس جاتے تھے اور اُسکا کام تمام کرتے تھے یا مدت تک نوکری سے یا کسی اور حیلے
سے اُسے صحبت رکھتے تھے اور فرصت پاکر اُسکو قتل کرتے تھے سیکڑون کے ساتھہ یہ تدبیر غدری حسن صباح
نے کروائی اور اُنکو تمام کیا - اور ایک روایت یہ ہے کہ اُن ملاحدہ باطنیہ نے باغوا و ایما سلطان مسعود کے
وہ حرکت ناشایستہ کی تھی سبب اُسکا یہ تھا کہ سلطان سنجر نے سلطان مسعود کو لکھا تھا کہ جو کچھہ اُنھون نے
خلیفہ کا اموال ضبط کیا ہے وہ سب واپس کرین اور بہت معذرت اور استعفا کرکے اُنکو بغداد کیطرف روانہ
کرین چونکہ سلطان مسعود سلطان سنجر کے خلاف رائی کے کوئی امر نہین کرتے تھے ظاہر مین تو اِسپر آمادہ ہوے کہ
سلطان سنجر کی نصیحت کے بموجب خلیفہ کو بہ تجمل اور احتشام تمام اور تکریم اور تعظیم سے رخصت کرین مگر مخفی
بعضے باطنیہ کو اِسپر آمادہ کیا جو اُنسے ظہور مین آیا خدا جانے یہ روایت نری بدگمانی کی ہے یا واقفیت رکھتی ہے

بعد اس حادثے کے جو امر اُس سے ظہور مین آیا یعنی نہایت جزع اور فزع خلیفہ کے شہید ہونے پر اور قاتلین کو تلاش کر کے قصاصاً انکو قتل کرنا وہ اُس بدگمانی کے خلاف ہی بالجملہ سلطان مسعود نے بہت ماتم اور شیون کیا اور خواص اور خدم ہمراہی خلیفہ مرحوم کے ننگے سر روتے پیٹتے جنازے کے ہمراہ تھے اور سارے علما اور ایمہ اور قضات نے خلیفہ کے تابوت کو اپنے کندھون پر اٹھا کے ایک مدرسے مین جو وہان ایک امیر اتابک نے جاری کیا تھا لیجا کے دفن کیا سترہ برس چھہ مہینے مسترشد باللہ خلیفہ رہے اور تینتالیس برس کی انکی عمر ہوئی - اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے ۵۲۹ھ کے وقایع مین کہ خلیفہ مسترشد باللہ سات ہزار جنگی جمعیت سے سلطان مسعود کے ساتھہ محاربے کیواسطے اُٹھہ کھڑے ہوے جو ہمدان مین تھے وہ بھی وہانسے روانہ ہوے بھر راہی کچھہ اوپر دس ہزار فوج کے چنانچہ اسی سال کے رمضان مین دونو جمعیتو نسے باہم جنگ ہوئی جسمین خلیفہ کی فوج کو شکست ہوئی حریف نے خلیفہ کو اور انکے خواص کو گھیر لیا اور خلیفہ کا خزانہ جو قریب چالیس لاکھہ دینار کا لدا تھا وہ سب سلطان مسعود کے قبضے مین اور پانچ ہزار آدمیو نسے زیادہ کسیکو قتل نہین کیا

راقم کہتا ہے ظاہر امراد یہ ہے کہ سلطان مسعود نے بعد لڑائی کے اس محاصرے مین پانچ آدمیو نسے زیادہ کسیکو قتل نہین کیا اور سلطان خلیفہ کو ہمراہ لیکے مراغہ مین چلے گئے جہانکا حاکم داؤد بن محمود تھا اس عرصے مین سلطان سنجر نے بڑی تہدید اور تخویف سے سلطان مسعود کو لکھا کہ فوراً خلیفہ سے اپنا قصور معاف کرواؤ اور جو زیادتی اُنکے اوپر ہوئی ہے اسکا معقول تدارک کرو اور خلیفہ کو سوار کرکے انکی رکاب مین پیادہ پا دوڑو ورنہ عنقریب مین تمکو قرار واقعی سزا دونگا -

راقم کہتا ہے چونکہ سلطان سنجر سلطان مسعود کے چچا تھے وہ انکا بہت ادب اور لحاظ کرتے تھے بموجب انکی حکم کے انھون نے فوراً عمل کیا مگر اتفاقات سے سلطان مسعود نے اپنے لشکر مین تھے کہ سترہ آدمی ملاحدہ باطنیہ کے خلیفہ کے سرادق مین گھس گئے اور انکو شہید کیا پس سلطان مجلس ماتم

نہ مہینے

بیٹھے اور رونا پیٹنا شروع ہوا اور جب خبر بغداد مین پہنچی وہان لوگون نے ایسا ماتم کیا کہ مثل اوسکے
کبھی بغداد مین نہین ہوا تھا اور راشد باللہ مسترشد باللہ کے بیٹے کے ہاتھ پر لوگون نے بیعت کی مسترشد باللہ
کی خلافت ساڑھے سترہ برس رہی اور اونکی ستائیس برس کی عمر تھی جب بعد اونکے باپ کے اونکی بیعت ہوئی تھی
پھر یافعی نے بلفظ قیل لکھا ہے جو لفظ دلالت کرتا ہے ضعف روایت پر کہ باطنیہ ملاحدہ نے باغوا و ایما
سلطان مسعود کے مسترشد باللہ کو شہید کیا پھر یافعی لکھتے ہین بعد معتضد باللہ کے جو سولھوین خلیفہ خاندان عباسیہ
کے تھے کوئی خلیفہ ایسا بہادر اور شجاع اور مشہور اور شدید الہیبت اور صاحب عقل او بیدار اور ذی ہمت
عالیہ مثل مسترشد باللہ کے نہین گذرا **تیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو جعفر راشد**
باللہ مسترشد باللہ انتیسوین خلیفہ کے بیٹے تھے سبایک الذہب مین اونکے عہد کے
کوایف بہت ہی مختصر لکھے ہین کہ وہ ۵۰۲ھ مین پیدا ہوئے تھے مان اونکی ام ولد تھی بعد اونکے باپ کی
شہادت کے ذی القعدہ ۵۲۹ھ مین اونکے ہاتھ پر بیعت ہوئی پھر اونکو خلافت سے معزول کرکے
مقتفی لامر اللہ کو لوگون نے خلیفہ کیا اور سامرہ مین اس سے بھی مختصر ہے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے
کہ مسترشد باللہ نے ایک برس پیشتر اپنے مقتول ہونے سے راشد باللہ کو ولیعہد مقرر کیا تھا
جب خبر اونکے مقتول ہونیکی بغداد مین پہنچی وہانکے اعیان اور اشراف نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اور
مسعود سلجوقی نے اپنے گماشتے کو جو بغداد مین تھا لکھہ بھیجا کہ راشد باللہ کی اطاعت مین بغدادیون کے
ساتھہ متفق رہے بعد اوسکے سلطان مسعود نے ایک امیر کو اپنے امرائے نامین سے بھیجا اور راشد باللہ سے
وہ روپیہ پیشکش کا طلب کیا جسکے ادا کا مسترشد باللہ نے وعدہ لکھہ دیا تھا راشد باللہ نے
کہا کہ باپ کے وعدہ کرنے سے میرے اوپر ایفا اوسکا لازم نہین ہے پس منتسبان سلطان مسعود سے
اور خلیفہ راشد باللہ سے باہم محاربہ ہو گیا سارے بغداد کے لوگ خلیفہ کے شریک ہو گئے لواحقان

سلطان مسعود کو خبر بیعت ہوئی داؤد بن محمود بن ملک شاہ آذربیجان سے آکے خلیفہ کے شریک ہوئے اور
عماد الدین زنگی موصل سے آکے خلیفہ کے ہمراہ ہوئے پس راشد اُن لوگونکی شرکت سے قوی العزم ہو گئے
اور سلطان مسعود کا نام خطبے سے نکلوا ڈالا سلطان وہ خبر سنکے بہمراہی افواج کثیرہ خلیفہ کے ساتہہ جنگ کرنیکو
روانہ ہوئے داؤد سلجوقی اور اتابک زنگی سلطان کی فوج کا راستہ روکنے کے لئے چلے کچہہ قلیل زد و خورد باہم
ہوئے مگر انجام انہون نے اپنے تئین مقابل اور مساہم فوج سلطان کا نہ دیکہا اس سبب اُنہون نے بغداد کیطرف
مراجعت کی اور سلطان مسعود نے آکے بغداد کا محاصرہ کیا پچاس دنکے محاصرے کے بعد خلیفہ بہمراہی اتابک
زنگی موصل کیطرف بہاگ گئے اور داؤد بن محمود بن ملک شاہ سلجوقی آذربیجان کیطرف جو اُنکا مقر حکومت
تہا چلے گئے اور سلطان مسعود بغداد پر قابض ہو گئے پہر خلیفہ اتابک زنگی سے علیحدہ ہوکے مراغہ مین
پہنچے وہان پہر وہی داؤد بن محمود اور بعضے اور امرا اُس نواح کے جو سلطان مسعود سے منحرف تہے آکے
خلیفہ کے شریک ہوئے اور سب لوگون نے عزم مصمم کیا کہ پہر خلیفہ کو لیجاکے تخت خلافت پر بٹہلائین سلطان
مسعود خبر اتفاق اُس جماعت کی سنکے اُسکی مدافعت کیواسطے روانہ ہوئے اُنکے مراغہ مین پہنچنے ہوئے
خلیفہ اور داؤد اور اور سارے امرا جو اُنکے شریک ہوئے تہے ممالک خوزستان کیطرف چلے گئے اور وہانسے
بجمیعت ایک فوج کے اصفہان مین داخل ہوئے اور سلطان مسعود نے مراغہ سے بغداد کیطرف مراجعت کی
اصفہان مین ایک شخص نے ملاحدہ باطنیہ مین سے جو مدت سے کسی فرقے مین خلیفہ کے خواص کے نوکر تہا
اور فرصت وقت کا منتظر تہا قابو پاکے خلیفہ کو ایک چہری سے قتل کر ڈالا لوگون نے اُس قاتل کو پکڑ کے قتل کیا
اور شہر اصفہان کے باہر خلیفہ کی لاش کو دفن کیا راشد باللہ کی خلافت بروایت ابن جوزی اور حصیبی کے
ایک برس رہی اور یافعی نے مراۃ الجنان مین ۵۳۲ھ کے وقایع مین لکہا ہے کہ سلطان مسعود نے ایک امیر کو
خلیفہ راشد باللہ کے پاس بہیجا اور سات لاکہہ دینار اُنسے طلب کئے خلیفہ نے لوگون سے مشورہ کیا

آزار اسپر قرار پائی کہ روپیہ وہ خلیفہ لوگوں سے تحصیل کر کے بھیجدین وہ روپیہ تحصیل ہوا اور سلطان کے پاس
روانہ کیا گیا مگر اُسکی تحصیل مین ایسے مظالم ہوئے کہ لوگون نے ہتھیار اوٹھائے اور بغداد مین کیفیت
غدر کی پیدا ہوئی اتنے مین سلطان مسعود کی فوج بغداد مین پہنچی اور اتابک زنگی موصل سے آکے خلیفہ کا تابع
ہوا بغداد کے لوگون نے سلطان کی فوج کے ساتہہ قتال شروع کیا تھوڑے دنونکے بعد سلطان
مسعود نے اپنے وکلا خلیفہ کے پاس بھیجے اور درخواست مصالحے کی لکھی خلیفہ نے لوگون سے اُس امر
مین مشورہ کیا سب امرا نے قبول مصالحے سے انکار کیا اور کہا سوا قتال کے کچھہ چارہ نہین ہے جب
یہ جواب سلطان کو پہنچا اُنھون نے پانچہزار سوار سے آکے بغداد کا محاصرہ کیا اور فوج خلیفہ کی نہایت
پریشان اور مضطرب ہوگئی اور ایسے امور واقع ہوئے کہ انکا ذکر بہت طوالت چاہتا ہے بعد اُسکے
سلطان مسعود نے اتابک زنگی کو بہت کچھہ تہدید اور تخویف لکھی اور سب امراؤنکو اطلاع کی کہ جو کوئی
اتابک زنگی کو قتل کرے سارے ممالک جو اُسکے قبضے مین ہین وہ سب اُسکے قاتل کو سپرد کردئے
جائینگے اتابک زنگی نے یہہ خبر سنکے خلیفہ کو ہمراہ لیکے موصل کی طرف چلا گیا اور سلطان مسعود بغداد
مین داخل ہوئے اور اُسپر قبضہ کیا اور احکام بہت عدالت اور انصاف کے اُنھون نے جاری کئے
اس سبب سے سارے اعیان اور اشراف اور علما سلطان کے پاس مجتمع ہوئے اور راشد باللہ
پر سب نے طعن اور تشنیع شروع کی اور بعضون نے روایت کی ہے کہ سلطان نے سبکو تہدید
اور تخویف کی اور ہر ایک کو وعید شدید کی اگر راشد باللہ کو سب لوگ خلافت سے خلع نکرین پس
سب لوگون نے ایک محضر لکھا اور اُسمین وہ امور ذکر کئے جو راشد باللہ کے خلافت سے معزول کرنیکے
باعث ہوئے اور محمد بن مستظہر باللہ کو بلا کے اُنکے ہاتہہ پر بیعت کی اور مقتضی لامر اللہ انکا لقب قرار پایا
بعد اُسکے سلطان مسعود جو کچھہ اموال خلفا کا دار الخلافت مین تھا سبکو ضبط کیا اور بجز چار گھوڑونگے

وہان کچھہ نہین چہوڑا پہر یافعی سنہ ۵۳۱ کے وقایع مین لکہتے ہین کہ زنگی نے راشد باللہ خلیفہ معزول کو موصل سے نکالدیا اور سب اُنکے ہمراہیون نے اُنکا ساتھہ چہوڑ دیا وہ حیران اور پریشان مراغہ مین چلے گئے اور اپنے باپ کی قبر پر جاکے خوب روئے اور سر پیٹا اور سر پر خاک اُڑائی اُنکے اس ماتم اور شیون سے وہانکے لوگونکو اُنپر بہت رحم آیا اور سلطان داؤد بن محمود سلجوقی بن ملک شاہ اُنکے ہمراہ ہوئے اور سلطان مسعود کے ساتھہ اُنہون نے جنگ کی جسمین سلطان مسعود کے بہت لوگ مارے گئے اور سلطان مسعود نے بغداد کی رعایا سے بہت کچھہ زر مصادرہ اُسی سالمین لیا پہر سنہ ۵۳۲ کے وقایع مین اُنھین یافعی نے مراۃ الجنان مین لکہا ہے کہ شوکت راشد باللہ کی قوی ہوگئی اور اُنکے ساتھہ بہت جمیعت ہوگئی اور اُسی سالمین وہ قتل ہوگئے پہر اُسی سالمین لکہتے ہین راشد ابو جعفر بن مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ باپ کے اکثر عہد خلافت مین بسبب ولیعہد ہونیکے خطبہ پڑہا گئے اور باپ کے بعد اُنکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی تہی اور وہ نوجوان سفید رنگ نمکین تام الشکل شدید البطش شجاع النفس حسن السیرت جواد شاعر فصیح تھے مگر اونکی دولت خلافت کی دراز نہین ہوئی جہوٹے گناہونکی اُنپر تہمت کر کے لوگون نے اُنکو خلافت سے معزول کیا پہر وہ اصفہان مین چلے گئے اور اُنکے ساتھہ سلطان داؤد بن محمود بن ملک شاہ سلجوقی تھے وہان جاکے وہ کسی عارضہ مین بیمار ہوگئے اُسی اثنا مین اُنکے اوپر ایک جماعت باطنیہ کی کود پڑی اور اونکو اُن ملاحدہ نے قتل کر ڈالا۔

قاسم کہتا ہے طرز تحریر یافعی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جماعت ملاحدہ کی بطور چورونکے بیچارے راشد باللہ پر ڈاکا ڈالکے اونکو قتل کیا مگر تعجب ہے باوصف ہمراہی جماعت کثیر کے اونکی حفاظت نہوئی۔ اکتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو عبد اللہ محمد المقتفی لامر اللہ بیٹے المستظہر باللہ اٹھائیسوین خلیفہ کے تھے۔ سبایک الذہب مین لکہا ہے

وہ راشد باللہ کے چچا تہے اونکی معزولی کے بعد چچا کے ہاتہہ پر بیعت ہوئی وقت بیعت کے
مقتفی لامر اللہ کی چالیس برس کی عمر تہی ابن جوزی راوی ہین کہ مقتفی کے عہد مین بغداد اور
عراق خلفا کے اختیار مین آیا وہان کوئی اُنکا منازع اور مخالف نہ رہا اور اُنسے پیشتر مقتدر باللہ
اٹھارہوین خلیفہ کے عہد سے وہانکی حکومت سلاطین متغلبین کے ہاتہہ مین تہی اور خلیفہ کے واسطے
صرف نام خلافت کا تہا اور مقتفی لامر اللہ ربیع الاول کے چاندرات کے دن قضا کر گئے ۵۵۵ھ
ہجری مین چوبیس برس تین مہینے اکیس دن خلیفہ رہے اور مسامرہ مین صرف اسقدر لکہا ہے
کہ مقتفی لامر اللہ جو راشد باللہ کے چچا تہے اونکے ہاتہہ پر بدھ کے دن اٹھارہوین ذی القعدہ ۵۳۰ھ
مین بیعت ہوئی اور روضۃ الصفا مین مروی ہے راشد باللہ بغداد سے چلے گئے مرکز خلافت خلیفہ
سے خالی ہوگیا وہان سلطان مسعود کا تسلط ہوگیا اُنکی تحریک سے راشد باللہ کو ہر قسم کی بدیوںین
اور معایب مین لوگون نے منتسب کیا اور سلطان مسعود نے اُن معایب اور سئیات کا اشتہار دیکے
علما سے اُنکے باب مین استفتا کیا علما نے جواب مین لکہا جو شخص متصف ایسے صفات بد کا ہے
وہ لایق خلافت اور امارت کے نہین ہے۔

راقم کہتا ہے کچہہ شبہہ نہین ہے کہ علما نے صرف سلطان مسعود کی تخویف اور
تہدید سے وہ فتوی لکہا ہے جیسا یافعی کی روایت سے اوپر مذکور ہوا ہے اور اُن معایب کی
صرف اُنپر تہمت تہی اسواسطیکہ اگر وہ پیشتر خلافت سے اُن معایب سے معیوب ہوتے
تو اونکے ہاتہہ پر بیعت کاہیکو ہوتی اور بفرض محال اگر بعد خلافت کے وہ اُن سئیات مین گرفتار
ہوئے تو یہہ مسئلہ فقہی ہے کہ امام کا عزل بسبب فاسق ہو جانیکے جایز نہین ہے بالجملہ بعد مشورہ کے
محمد بن احمد المستظہر باللہ خلافت کے لایق قرار پائے اُنکے ہاتہہ پر بیعت ہوئی اور مقتفی لامر اللہ

اُنکا لقب قرار پایا بعد اُسکے سلطان نے اُنسے پوچھہ بھیجا کہ آپ کا اور آپکے متعلقین کا مصارف روز مرہ کیا ہے مفصل ارشاد ہو کہ بموجب اسکے روزانہ پیشکش کیا جاوے خلیفہ نے اُسکے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہر روز چالیس اونٹ قصر الخلافت مین پانی پہنچاتے ہین اسی سے سب مصارف کو قیاس کر لو سلطان نے یہہ جواب سنکے کہا ہمنے ایک شخص عظیم القدر کو خلیفہ مقرر کیا ہے اللہ تعالے اُسکے شر سے محفوظ رکھے اور ہماری عزت بچاوے الغرض جب تک سلطان مسعود زندہ رہے خلافت کو کچھہ رونق نہوئی اُنکے مرنیکے بعد مقتفی لامر اللہ کا اقتدار اور اختیار خلافت مین قایم ہو گیا پھر سلاطین سلجوقی کو اُنہون نے بغداد مین دخل ندیا بعد سلطان مسعود کے مرنے کے محمد بن محمود ملک شاہ سلجوقی جو ممالک عجم پر مسلط تھا اُسنے بغداد مین اپنا وکیل بھیجا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اسکا نام خطبہ مین داخل کیا جائے خلیفہ نے وہ درخواست نامنظور کی سلطان محمد نے لشکر کشی کی اور بغداد کا آکے محاصرہ کیا خلیفہ نے استحکام شہر کے حصار کا برج و بارہ سے کر کے بقوت تمام مدافعت پر آمادگی کی اور شہر کے عام اور خاص سب لوگون نے خلیفہ اسلام کی تائید پر کمر باندھی یہانتک کہ بعضے عوام کشتیو نپر چڑھ چڑھ کے اور اور بعضے دریا مین پیر کے پار جاتے تھے اور سلطان کی فوج سے قتال کرتے تھے اس عرصہ مین سلطان محمد کو خبر پہنچی کہ بعضے اُسکے مخالفین نے عراق عجم مین بغاوت کی ہے وہ دفعۃ بغداد کا محاصرہ چھوڑ کے معاودت کر گیا اور مقتفی لامر اللہ بجمعیت خاطر بذات خود سیاہ اور سفید امور خلافت کے مختار ہو گئے بروایت صحیح منقول ہے مقتفی لامر اللہ نے دروازہ بیت اللہ کا نیا بڑے تکلف کا بنوایا اور کعبہ شریف مین بھیجکے وہان نصب کروایا اور پرانا دروازہ مکہ معظمہ سے بغداد مین آیا اُسکا اُنہون نے اپنے واسطے تابوت بنوایا بعد اونکی وفات کی لوگون نے

اُسی تابوت مین اُنکی لاش رکھکے دفن کی ۵۵۵ھ ہجری مین اُنہون نے قضا کی مدت اُنکی خلافت کی
روضۃ الصفا مین بعینہ وہی لکھی ہے جو اوپر سبایک الذہب کی روایت سے مرقوم ہوئی ہے
پھر لکھا ہے چونسٹھہ برس کی اُنکی عمر ہوئی اور وہ مرد حکیم و کریم اور عادل نیک سیرت اور پاکیزہ
سیرت تھے بغداد مین ابتدائے ظہور دیالمہ سے کسی خلیفہ نے بجز اونکے حکومت بالاستقلال
نہین کی تھی جو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مقتفی لامر اللہ کو عطا کی اخیار اور ابرار
بہت خدمت کرتے تھے اور اُنپر بہت روپیہ صرف کرتے تھے اور کلیات اور جزئیات امور انتظام
سے وہ باخبر رہتے تھے اُنکے ایام خلافت کے حوادث مین ایک ظہور وبائے شدید کا بغداد مین
بعد سلطان محمد کے محاصرہ چھوڑنے کے ہوا جسمین کثرت سے لوگ مرگئے اور شام کے
شہرونین زلزلونکی کثرت ہوئی یہانتک کہ ایک شہر حما مین مکانات کے انہدام سے بیس ہزار
آدمی مرگئے دجلے کا پانی ایک مرتبہ اتنا بڑھگیا کہ کئی محلے بغداد کے اُسمین غرق ہوگئے جہان کی
عمارت کا نشان باقی نہ رہا یافعی نے مراۃ الجنان مین ۵۵۵ھ کے وقایع مین لکھا ہے اُس سال مین
مقتفی لامر اللہ محمد بن المستظہر باللہ بن المقتدی باللہ العباسی نے قضا کی بعد اُسکے اُنکے صفات
متوالیہ مذکورہ شمار کئے ہین وہ تھے عالم فاضل نرم مزاج حلیم شجاع مہیب خلیق امارت کیواسطے
بہتری مین کامل تھے کوئی امر چھوٹے سے چھوٹا بھی اُنکے عہد مین بغیر اُنکے اپنی توقیع اور فرمان کے
جاری نہین ہوتا تھا علی بن طراد نے اُنکی وزارت کے بعد اُنکے ابو نصر بن جہیر نے بعد اُنکے علی
بن صدقہ نے بعد اُنکے ابن ہبیرہ نے اور حاجب اُنکے ابو المعالی بن صاحب تھے اور بعد اُنکے
ایک جماعت نے اُنکی حجابت کی اور ملیح الشبیہ اور عظیم الہیبت تھے چھبیس برس اُنہون نے
خلافت کی دروازہ کعبہ معظمہ کا انہون نے نیا بنوایا اور پرانے دروازیکا اپنے واسطے تابوت

بنوایا جسمین وہ دفن ہوے اونکے بعد اونکے بیٹے مستنجد باللہ خلیفہ ہوے +

بتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ سے ابوالمظفر یوسف المستنجد باللہ تھے

اکتیسوین خلیفہ مقتفی لامر اللہ کے بیٹے سبائک الذہب مین سے کہ وہ ۵۱۰ھ مین

پیدا ہوے تھے مان اونکی ام ولد کرجیہ تھی جسدن اونکے باپ کی وفات ہوئی اوسیدن اونکے

ہاتھہ پر بیعت ہوئی وہ بہت عادل اور حلیم اور سلیم تھے محصولات غیر واجبی سب چھوڑ دئے

یہانتک کہ عراق مین کوئی غیر واجبی محصول باقی نہین رہا شریر اور مفسد لوگونپر نہایت سخت گیر تھے

ربیع الاول ۵۶۶ھ مین اونہون نے قضا کی اور سامرہ مین لکھا ہے دوشنبہ کو تیسری ربیع الاول

۵۵۵ھ مین اونکی بیعت ہوی بعد اوسکے شیخ اکبر لکھتے ہین کہ عبدالرحمن بن علی نے بذریعہ تحریر کے

ہمسے روایت کی کہ ابوالمظفر وزیر نے اونسے کہا کہ امیر المومنین مستضی باللہ مستنجد باللہ کے

بیٹے اونسے کہتے تھے کہ پندرہ برس ہوے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

خواب مین دیکھا کہ اونسے فرمایا کہ تمہارے باپ پندرہ برس اور خلیفہ رہینگے وہی واقع ہوا

راقم کہتا ہے وہ ارشاد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

مستضی باللہ سے خبر بغیب اونکی اپنی زمان خلافت کی تھی مطلب اسکا یہہ تہا کہ پندرہ برس کے

بعد تم خلیفہ ہوگے ظاہرا مستضی باللہ عابد اور مرتاض تھے اور قلب صافی غیر مکدر رکھتے تھے

پھر اسکے بعد شیخ اکبر لکھتے ہین کہ وہ نہو داونہین مستنجد باللہ خلیفہ کی عہد مین شہر مرسیہ مین

جو توابع اندلس سے تہا پیدا ہوے تھے جب سلطان ابی عبداللہ محمد بن سعد بن مردیس اندلس کے

بادشاہ تھے لکھتے ہین مین سنتا تہا کہ خطیب مسجد مین جمعہ کی دن مستنجد باللہ کا نام خطبہ مین

پڑہا کرتا تہا اونکے بعد اونکے بیٹے مستضی باللہ خلیفہ ہوے

راقم کہتا ہے شیخ اکبر کی اس خبر سے اور جو الناصر لدین اللہ مستضیئ باللہ کے بیٹے
کی خلافت مین اُنہون نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بعد بنی امیہ کے خلفا کے جنہون نے اندلس مین
خلافت کا دعوی کیا تھا بعضے اُن ممالک کے سلاطین نے خطبہ اور سکہ خلفاے عباسیہ کا قایم کیا تھا
اور روضۃ الصفا مین مروی ہے کہ مقتفی لامر اللہ کا سوا مستنجد باللہ کے ایک اور بیٹا تھا ابو علی نام
جب مقتفی لامر اللہ مرض موت مین مبتلا ہوئے تب ابو علی کی مان نے سب امرا کو وعدہ رشوت دینے کا
کر کے یا رشوت دیکے درخواست کی کہ ابو علی کے ہاتھہ پر بیعت کرین امرا نے جواب دیا کہ باپ مستنجد باللہ کو
ولیعہد کر چکے ہین اُسپر عمل نکرنیکی کیا تدبیر ہے ابو علی کی مان نے کہا جب وہ باپکے دیکہنے کو محل مین
آوینگے تب وہ یہان قتل ہو جاینگے اُسکے واسطے کئی لونڈیونکو چہریان ہاتھہ مین دیکے اُسنے کمین
مین بٹھلایا کہ جب مستنجد باللہ محل مین آوین تو وہ دفعۃً اُنپر حملہ کر کے اُنکا کام تمام کرین ایک خواجہ سرا
اس راز پر مطلع ہو گیا اور اُسنے عضد الدین نام ایک شخص سے بیان کیا جسکو روضۃ الصفا مین
استاد الدار لکہا ہے اُنہون نے جاکے اُس عزم شرارت مخفیہ کا حال مستنجد سے بیان کر دیا اور
اُن مقامات کا نشان بیان کر دیا جہان وہ لونڈیان بٹھلائی گئی تہین مستنجد باللہ بہت ہوشیاری
اور احتیاط سے باپ کے دیکہنے کو گئے جسکے سبب سے ابو علی کی مانکی شرارت اور اُسکا عذر
پیش رفت نہوا اور جب وہ تخت خلافت پر بیٹھے تب ابو علی اپنے بہائی کو اور اُنکی مانکو قید
کیا اور سب لونڈیونکو جو اُنکے کمین مین بٹھلائی گئی تہین دریاے دجلہ مین ڈبوا دیا اور جو حال
زلزلونکے آنیکا ممالک شام مین مقتفی باللہ کے عہد مین لکہا گیا ہے بعضے مورخین ناقل ہین کہ یہین
مستنجد باللہ کے عہد مین وہ زلزلے آئے تہے کہ چند روز ممالک شام اور جزیرۂ عرب اور
عراق عرب مین حادث ہوا کیے شہر دمشق کی اکثر عمارات منہدم ہو گئین اور اکثر آدمی سکان

اُن عمارات کے نیچے دب مرے شہر بعلبک کے سارے سکان شہر چھوڑ کر جنگلو نمین جا رہے
اور عجیب امر یہ تہا کہ جو لوگ اُن زلزلونسے بہاگ کے دوسرے جگہہ پر گئے وہان بہی زلزلے آئے
مگر ابن جوزی نے تلقیح مین لکہا ہے کہ وہ حوادث مقتضی لامر الله کے عہد مین پیش آئے تھے مستنجد بالله
کی فراست اور دانشمندی سکے بہت سے حکایات مشہور ہین منجملہ اُنکے ایک یہ حکایت ہے کہ ایکدن
بہت رات گئے ایک خواص کو جو قریب اُنکے تہا بلا کے کہا کہ اسوقت کسی سنار کے کام کرنیکی
اور کوٹنے کی آواز میرے کانمین آتی ہے ایسے موسم مین چہت کے نیچے ایسا کام کرنا احتیاط
کے خلاف ہے۔

راقم کہتا ہے ظاہرا موسم برسات کا ہوگا اور پانی برستا ہوگا اس سبب سے
تفرس اُنکا ہوا کہ وہ کام چہت کے نیچے کرتا ہے اور خلاف احتیاط اسواسطے کہا کہ برسات کی ہوا
مین در و دیوار اور چہت وغیرہ بھیگ کے ضعیف ہو جاتی ہین دھماکے کی آواز سے احتمال جنبش کا
در و دیوار مین زیادہ ہے اور اُنکا تفرس یہ ہوا کہ وہ قلب روپیہ بنا رہا ہے جس گھر سے وہ آواز
آتی تھی وہان لوگ مقرر کئے کہ جب دروازہ اُس گھر کا کُھلے وہانکے رہنے والیکو معہ اسباب صناعت
کے یہان لے آؤ خلیفہ کا تفرس ٹھیک تہا اُس آدمی کو جو اُس گھر مین تہا معہ اُن روپیونکے جو
اُسنے بنائی تھے خلیفہ کے حضور مین لائے مگر امتحان کے بعد معلوم ہوا کہ روپے اُسنے قلب
نہین بنائے تھے بعینہ ویسے ہی روپے تھے جیسے دار الضرب مین بنتے تہے اُسنے عذر کیا کہ بسبب
مفلسی کے مین نے یہ جرات کی کچہہ نفع اُس سے زاید جو دار الضرب مین مزدوری کر نیسے ملیگا
مجہے نہین ہے مستنجد بالله کو اُسپر رحم آیا اوسکو حکم دیا جو کام وہ مخفی اپنے گہر کرتا تہا وہ دار الضرب
مین بیٹھکے علانیہ کیا کرے اور کچہہ اُس سے محصول وغیرہ نہ لیا جاوے۔

راقم کا تفرس یہہ ہے جیسا اوپر ہمنے جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب دیکھنے کی حکایت مین اُنہین مستضیٔ باللہ کو لکہا ہے کہ وہ ظاہر اقلب صافی مکاشفی کار کہتے ہونگے اسی طرحسے کیا عجب ہے کہ اُنکے والد مستنجد باللہ بہی ارباب مکاشفات سے ہون اور اُنکا تفرس بمکاشفہ ہوتا ہو سنہ ۵۶۶ھ مین مستنجد باللہ نے قضا کی گیارہ برس ایک مہینا وہ خلیفہ رہے خلفاء عباسیہ مین وہ بہت نیک کردار خلیفہ تہے رفاہ اور فلاح رعایا کے وہ بڑے خواہشمند تھے بہت سی بدعتین اُنہون نے موقوف کردادین چغل خورونکے وہ بڑے دشمن تھے ہرگز کسیکی چغلی وہ نہین سنتے تھے اور جو کوئی کسیکی چغلی کہاتا تھا اُسکو وہ قید کردیتے تھے ایک شخص کو اُنہون نے اسی جرم مین مقید کیا تہا اور وہ مدت سے قید تہا اُسکے کسی دوست نے درخواست کی کہ عوض اُسکے جرم کے مین دس ہزار روپیہ جرمانہ داخل کرتا ہون اُسکی رہائیکا حکم صادر فرمایئے اُسکے جواب مین اُنہون نے فرمایا تم کسی شخص کو جو اُس سے زیادہ شریر اور بدنفس ہو میرے پاس لاؤ کہ اُسکو مقید کرکے خلق اللہ کو اُسکے شر سے بچاؤن تب اُسکو مین چہوڑدونگا اور دس ہزار روپیے تمکو اُسکے شکرانہ مین عطا کرونگا یعنے وہ جرمانہ تمکو معاف کردونگا مطلب اُنکا یہہ تہا کہ سعایت اور نمامی سے زیادہ عالم مین کوئی شرارت موذی خلائق نہین ہے۔ تینتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو محمد الحسن المستضیٔ بامر اللہ تھے بیٹے مستنجد بامر اللہ بتیسوین خلیفہ کے یافعی کی مراۃ الجنان مین اور سبائک الذہب مین اُنکو مستضیٔ بامر اللہ لکہا ہے اور مسامرہ مین المستضیٔ باللہ ہے اور روضۃ الصفا مین المستضیٔ بنور اللہ ہے پس سبائک الذہب کی روایت سے وہ سنہ ۵۳۶ھ مین پیدا ہوئے تھے مان اونکی ام ولد ارمنیہ تہی مسمات غضیہ بروز وفات اُنکے باپ کے اُنکی بیعت ہوئی ابن جوزی سے سبائک الذہب مین روایت ہے کہ اُنہون نے بمجرد اجلاس کے تخت خلافت پر تحصیل مکوس کی

یعنی محصولات خلاف شرع کے موقوف کردیے اور رد مظالم پر کمر باندھی اور اسطرحکا عدل کیا کہ ہمنے
اور ہمارے اقران نے اپنی عمر و نمین نہین دیکہا تھا اور سلخ شوال ۵۷۵ھ مین اُنہون نے قضا کی مسامرہ مین
صرف اسقدر لکہا ہے اُنکی بیعت اتوار کے دن نوین ربیع الاول ۵۶۶ھ مین ہوئی اور شہر مرسیہ متعلقہ
اندلس مین وہانکے سلطان نے اُنکے نام کا خطبہ پڑھوایا اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ بجز
امیر المومنین حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور مستضیئ بنور اللہ کے کسی خلیفہ کا حسن نام نہ تہا اور کنیت
حضرت سبط اکبر سلام اللہ علیہ کے ابو محمد تھی جب وہ خلیفہ ہوئے سارے ممالک اور شہرونمین لوگونکو
بہیجا کہ پیغام اُنکی خلافت کا پہنچاوین چونکہ علی العموم لوگ اُنکے حسن معاش اور مکارم اخلاق سے
مطلع تھے سب لوگ بہت خوش ہوئے لیکن ایک شخص قطب الدین قیماز نام مخاطب بہ امیر الامرا نہایت
محیط ہو گیا تہا اور بڑا ظالم تھا جسکو چاہتا تہا پکڑ کے قتل کر ڈالتا تہا اور مستضیئ بامر اللہ مظلوم کی داد
رسی نہین کر سکتے تھے ایکدن ظہیر الدین عطار جو خلیفہ کے خزینہ دار تھے اور مورد الطاف اور عنایات
خلیفہ کے تھے اُنکی گرفتاری کیواسطے لوگ مامور کئے وہ بہاگ کے خلیفہ کے پاس پہنچ گئے قیماز نے سارا
انکا گھر لوٹ لیا اور اُسمین آگ لگادی اور سب امرا کو اپنے ساتہہ متفق کر کے خلیفہ کے پاس خزینہ
دار کی گرفتاری کیواسطے گیا اس امر عجیب کے سبب سے ایک جم غفیر بغداد کے عوام کا اُنکے ساتہہ بطور
تماشائی کے تھے جنکا بہت غل اور شور تھا خلیفہ وہ غل اور شور سنکے قصر خلافت کی چہت پر چڑہکے
اُن عوام اور اوباش کے سامنے ہوئے جو تماشائی تھے اور آواز بلند قیماز کی شکایت کرکے فرمایا کہ خلق اللہ سے
دادرسی چاہتا ہون تاکہ مجہکو اور میری رعایا کو اس ظالم کے ہاتہہ سے نجات دے اُسکا خون ہدر ہے
اُسکے قاتل سے کچہہ بازپرس نہوگی اور مال اور اسباب اُسکا خلق اللہ کو حلال ہے سب لوٹ
لو یہ آواز خلیفہ کی سنتے ہی ہزارون آدمی قیماز کے گھر مین گھس پڑے اور لوٹنا شروع کیا وہ

نہایت دشواری سے اپنے گھر تک پہنچا اورہرچند کوشش کی مگر نہب وغارت سے کچھہ بچا نہ سکا
صرف اپنی جان بچانے کیواسطے گھر کی دیوار کسیطرف سے توڑکے بغداد سے موصل کیطرف بہاگا ہوا
کہ عوام کی یورش آناً فاناً بڑھتی جاتی تھی کوئی صورت جان بچنے کی اُسنے نہ دیکھی رستے مین شدت
تشنگی سے اور حرارت آفتاب سے اور ایسی مصیبت کے غم اور غصے سے جو دفعۃً بعد اقتدار اوسکے اختیار
پیش آئی مرگیا اُسکا مال اموال عوام نے اتنا لوٹا کہ حد اور حصر سے باہر ہے بالجملہ مستضیئ بنور اللہ شجاعت
اور عدالت اور سخاوت مین ممتاز تھے عفو اور اغماض کو بہت دوست رکھتے تھے سزا اور تعزیرات مین
مبالغہ نہین کرتے تھے فعاش حمیدا و مات سعیدا نو برس اور آٹھہ مہینے اُنہون نے
خلافت کی اور ۵۷۵ھ مین اُنہون نے قضا کی اور یافعی مراۃ الجنان مین ۵۶۷ھ کے وقایع مین لکھا ہے کہ اُس
سال مین مصر مین سلطان صلاح الدین نے عبیدیین کا خطبہ موقوف کرکے مستضیئ امیر المومنین عباسی کا
خطبہ پڑھا جو دوسو برس سے موقوف تہا اور مستضیئ لامر اللہ نے صلاح الدین سلطان مصر اور سلطان نور الدین
کیواسطے بہت مکلف خلعتین بھیجین سلطان نور الدین اصل سلطان شام اور مصر کے تھے اور سلطان
صلاح الدین اُنکے طرف سے مصر مین نائب تھے اِس خلیفہ کے خلعت مین سلطان نور الدین کیواسطے منجملہ
اور اشیا کے دو تلوارین تھین جس سے ایما تھی اِس امر کی کہ ممالک شام اور مصر اُنکی حکومت کے تحت
جمع ہوئے پہر بموجب تحریر یافعی کے اُس سال مین سلطان نور الدین اور سلطان صلاح الدین کے مابین کچھہ تناقض
واقع ہوا جس سے سلطان نور الدین نے سلطان صلاح الدین کی عزل کا حکم مصر کی حکومت سے لکھا
جسپر سلطان صلاح الدین آمادہ مدافعت پر اِس حکم کے ہوئے اُنکے مشیرون نے صلاح جنگ و پیکار
کی دی مگر سلطان صلاح الدین کے باپ نجم الدین ایوب نے بیٹے کو روکا اور صلاح معذرت کی
سلطان نور الدین کی نافرمانی سے دی جو بموجب تناقض کے ہوئی تھی اور باہم مصالحہ اور رفع تناقض

ہوگیا پہر یافعی ۵۷۵ھ کے وقایع مین لکہتے ہین اس سال مین مستضیئی بامراللہ نے قضا کی وہ بڑے دیندار اور حلیم اور صاحب کرم اور رافت اور معروف بے انتہا کے تھے ابن جوزی نے کہا ہے کہ اُنہون نے ایسا عدل کیا کہ ہم لوگون نے اپنی عمر مین نہین دیکہا تہا کثرت سے روپیہ بنی ہاشم پر اور مدرسون کے مصارف مین اُنہون نے خرچ کیا اُونکے نزدیک روپے کی کچہہ وقعت یا قدر نہ تہی یافعی یہہ روایت ابن جوزی کی لکہکے لکہتے ہین بعضون نے لکہا ہے کہ مستضیئی باللہ ابن جوزیکو بلا کے حکم دیتے تھے کہ مجلس وعظ کی قایم کرین جب وہ مجلس قایم ہوتی تہی تو خود ایسی جگہہ پر بیٹہتے تھے کہ وعظ سنین اور لوگ اُنکو نہ دیکہین پہر یافعی لکہتے ہین کہ اُنکے عہد مین بدعات رفض کی بغداد سے دفع ہوگئی تہی مگر مصر اور شام مین بدستور باقی رہین اور تسلط عبیدیین کا موقوف ہوا اور اُنکے نام کا خطبہ مصر مین اور یمن مین اور بعض بلاد مغرب مین پڑہنا شروع ہوا اُنکے بعد اُنکے بیٹے احمد الناصر لدین اللہ کی بیعت ہوئی چونتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے

ابو العباس احمد الناصر لدین اللہ تھے بیٹے ابو محمد حسن المستضیئی باللہ تینتیسوین خلیفہ

کے سبایک الذہب مین مروی ہے کہ وہ دوشنبے کے دن دسوین رجب ۵۵۳ھ مین پیدا ہوئے تھے مان اونکی ترکیہ زمرد نام تہی باپ کی مرنے کے بعد اُنکی بیعت ہوئی ذی القعد کے چاندرات کو دن اور ساری اُنکی مدت حیات عزت اور بزرگی مین اور دشمنونکے قلع اور قمع مین اور بادشاہونپر تسلط اور قوت اور عظمت مین کٹی کسیطرح کا وبال اونکال اونپر وارد نہین ہوا جس نے اُنکی مخالفت پر سر اُٹہایا وہ منکوب اور مخذول ہوا جسکو وہ کہلاتے تھے اُسکا پیٹ بہر دیتے تہے اور جسکو وہ مارتے تھے اُسکو ابد الدہر رنج اور بلا مین مبتلا کرتے تھے یعنے دوستونپر مہربان اور دشمنونپر سخت تھے عطا اور بخشش جسپر وہ کرتے تہے وہ کبھی محتاج نہین ہوتا تہا قلوب پر اُنکی ہیبت اور رعب حد سے زیادہ تہا ہند اور مصر کے لوگ اُنسے اسیطرح سے ڈرتے تھے جیسے بغداد کے

لوگ خلافت کا رعب اُنکے سبب سے نئے سر سے زندہ ہوا جو معتصم آٹھوین خلیفہ کے قضا
کرنے سے سلاطین دور و دراز کے قلوب سے بالکل جاتا رہا تھا اور پھر اُنکے قضا کرنے سے وہ
رعب اور جبروت اور سطوت خلافت کی باقی نرہی الغرض سلخ رمضان ۶۲۲ھ مین اُنہون نے
قضا کی اور سامرہ مین شیخ اکبر نے اُنکے باب مین لکہا ہے اسکا ہم بعینہ ترجمہ کرتے ہین سیدنا و مولانا
الناصر لدین الله امیر المومنین امام احمد بن امام حسن بن امام یوسف بن امام محمد کی بیعت پچیسوین ذیقعدہ
۵۷۵ھ مین ہوئی یہ ہم آج لکہتے ہین شوال ۶۰۰ھ مین باقی رکہے الله عمر ہماری سید اور مولانا امیر المومنین
کی اُنہون نے اپنے بیٹے ابو نصر محمد کو ولیعہد کیا تہا مگر ولیعہد نے تہوڑے دنون کے بعد خود ولایت
عہد سے استعفا کیا اور اپنا عجز خلافت کا بوجہ اوٹہانے سے ظاہر کیا چنانچہ اُنکا نام خطبہ سے
۶۰۱ھ مین نکال ڈالا گیا یہ خبر ہمکو ثقہ لوگون نے موصل مین دی اور بعد ولیعہد کے استعفا کی سارے
ممالک مین خطبون سے اُنکا نام نکال ڈالا گیا مگر یونان کے بلاد مین سال بہر تک بعد ولیعہد کے
استعفا کے اُنکا نام خطبہ سے نہین نکالا گیا اسواسطے کہ سلطان کیخسرو بن قلیج ارسلان بن مسعود جو
وہان کے بادشاہ تھے اُنہون نے کہا صرف عوام کے شہرے پر ہم نام ولیعہد کا نہین نکالین گے جب
تلک حکم خاص اس باب مین دیوان سے ہمارے نام پر نہین آویگا جب اونکو حکم پہنچا تب ولیعہد کا نام
اُنہون نے خطبون سے نکلوایا باقی رکہے الله عمر ہمارے سید امیر المومنین کی اور مدد کرے
الله اُنکی اور رشد دیوے اُنکو واسطے مصالح اپنی ذات کے اور واسطے مصالح مسلمانون کے اور رعیت کے
کہ سب آرام مین رہین اُنکی عزت سے اور قضا کی اُنہون نے آخر شہر رمضان ۶۲۲ھ مین تب اُنکے
بیٹے محمد ظاہر فی امر الله خلیفہ ہوئے جنہون نے ولایت عہد سے استعفا دیا تہا اور وہ بہی رجب
۶۲۳ھ مین قضا کر گئے نو مہینے صرف وہ خلیفہ رہے اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستنصر ابو جعفر منصور خلیفہ

ہوئے جو قاضی مشہور تھے اور وہی اب خلیفہ ہین جب مین یہ لکھتا ہون دایم کرے اللہ تعالے
انکی بقا کو روضۃ الصفا مین لکھا ہے جب ناصر الدین اللہ خلیفہ ہوئے انہون نے سارے بغداد سے شراب کا
پینا موقوف کروایا جہان شراب ملی پھینک دی گئی مزامیر ہر قسم کے تڑوا ڈالے شریعت کے
رواج مین بہت انہون نے کوشش کی اطراف و جوانب سے بلاد اسلام کے لوگ دار السلام
بغداد مین آئے اور دار الخلافت کو معمور کیا اور ولایت بھی انکے عہد مین معمور ہوئین نئے شہر
اور قصبے آباد ہوئے روایت صحیح سے ثابت ہوا ہے کہ ناصر خلیفہ نہایت شجاع اور حاضر جواب
اور تیز خاطر یعنے ذہین اور عاقل اور بڑے فاضل تھے مباحثے اور جدل مین علما سے کم نہ تھے
امور ملکی کے دقایق کو خوب پہنچتے تھے اور ہمت انکی اسیطرف مصروف رہتی تہی کہ کلیات
اور جزئیات احوال ارکان دولت اور سپاہی اور رعیت سے باخبر رہین یہانتک کہ راتونکو بغداد
کے محلون اور گلیونمین پھرا کرتے تھے جو لوگ اپنے گھرونمین اپنی جوروونکے ساتھ سوتے
تھے انکو بھی آپسمین بات چیت کرنے سے خوف ہوتا تہا کہ کہین خلیفہ کان رکھکے نہ سنتے ہون انکے
جاسوس سب ممالک دور و دراز سارے عالم مین پھرتے تھے اور بادشاہونکے اور حاکمونکے
حالات سے مطلع کرتے تھے ہر جگہہ تمام عالم مین انکے معتمد خبر رسان مامور تھے کہ کوئی انکو
پہچانتا نہ تہا مسجدین اور خانقاہین جابجا کثرت سے انہون نے بنوائین بغداد مین کئی دار الضیافت
انکی طرف سے جاری تہین تاج الدین علی بغدادی اپنی تاریخ مین روایت کرتے ہین کہ جب
خلیفہ ناصر الدین اللہ نے عمارت رباط خلاطیہ جانب غربی بغداد مین تیار کروائی اسکے اتمام پر ایک
بہت بڑی دعوت عام کی اسکے جشن مین پندرہ ہزار بکریان اور تیس ہزار مرغ ذبح ہوئے
تھے اور کھانے اور مٹھائیان اور فواکہ اور مشروبات کو اسی پر قیاس کرنا چاہئے اور

جمال الدین ابو القاسم کاشی کی روایت ہے کہ خلیفہ ناصر لدین اللہ کو خبر پہنچی کہ مدرسہ نظامیہ کے طالبعلم
اکثر شراب پیتے ہین اور زنا اور لواطت مین مبتلا رہتے ہین اُس مدرسہ سے سب لوگون کو نکلوا دیا
اور مدرسہ کو اصطبل بنوایا گھوڑے اور خچر اُسمین بندہا ہوئے بعد اوسکے ایک شبکو خلیفہ نے جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ نظام الملک طوسی رحمہ اللہ بانی مدرسہ نظامیہ آنحضرت کے
حضور مین حاضر اور مورد لطف و کرم ہین جب ناصر سامنے ہوئے اور سلام کرنیکا ارادہ کیا تب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی طرف سے منہ پھیر لیا تب ناصر لدین اللہ آنحضرت کے پاؤنپر گر پڑے اور عرض کیا
کہ مجھسے کیا قصور اور گناہ صادر ہوا کہ آنحضرت نے میری طرف سے اعراض کیا آنحضرت نے
خواجہ نظام الملک کی طرف اشارہ کیا کہ جب تلک وہ تم سے راضی نہونگے میری رضامندی ممکن
نہین ہے اور تمہارے سلام کا جواب نہین ملیگا ناصر نے نظام الملک سے پوچہا کہ آپ کسواسطے مجھپر
ناراض ہوئے ہین اُنہون نے جواب دیا کہ مین نے مدرسہ تحصیل علم کے واسطے بنایا تھا کہ لوگ وہان سے
افادہ اور استفادہ حاصل کرین آپ نے تہوڑے لوگون کے جرم پر سارے مدرسہ کو ویران
کرکے اُسکو اصطبل اور دواب کا مربط بنایا تب ناصر نے نظام الملک کے پاؤنپر سر ڈالدیا اور
معذرت کی اور کہا مین پہر بدستور مدرسہ جاری کرونگا اور اُس مین بہت عمدہ کتب خانہ قایم
کرونگا الغرض جب نظام الملک راضی ہوے تب ناصر کو سعادت دست بوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی حاصل ہوئی اور خواب سے بہت خوش اور مسرور بیدار ہوے اور اُسی وقت حکم دیا کہ سب
دواب وہان سے نکالے گئے اور ایک کتب خانہ وہان بنوانا شروع کیا اور کثرت سے عمدہ عمدہ
کتابین وہان جمع کروائین اور وہان ارباب فضل و کمال جمع ہوے اور مدرسہ بدستور نہایت انتظام سے
جاری ہوا اور سنہ ۶۱۴ مین سلطان قطب الدین محمد بن تکش خوارزم شاہ نے سید علاء الملک ترمذی

جو جد اہلبیت نبوت سے تہے اُنکے ہاتہہ پر بیعت کرکے اُنکو خلیفہ بنایا اور بغداد پر چڑہائی کی مورخین سے سلطان کے مخالفت کی وجہ ناصرلدین اللہ سے کئی لکہی ہین جو اپنے محل پر مذکور ہونگی ۔

راقم کہتا ہے محل سے مراد صاحب روضۃ الصفا کی خوارزم شاہ کی سلطنت کا ذکر ہے القصہ جب خبر خوارزم شاہ کے تیاری کی بغداد مین پہنچی خلیفہ ناصرلدین اللہ نے قدوۂ ارباب کشف و کرامات شیخ شہاب لدین سہروردی کو برسم رسالت خوارزم شاہ کے پاس بہیجا کہ اُنکو اُس عزیمت سے باز رکہین شیخ وہان تشریف لیگئے بہت بڑا سامان چڑہائی کا بغداد پر دیکہا تین لاکہہ سوار جرار سلطان کی فوج مین تہے اور سارے سلاطین اور اُمرا اور اکابر عراق عجم اور خراسان اور ماوراءالنہر کے خوارزم شاہ کے ساتہہ متفق اور اُنکے ہمراہ تہے بارے شیخ کو اجازت حضوری سلطان کے پاس حاصل ہوئی خود خوارزم شاہ کو شیخ نے دیکہا کہ نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے نہایت غرور اور تبختر کے ساتہہ ایک گدی پر بیٹہے تہے شیخ نے سامنے جاکے موافق سنت اسلام کے سلام کیا سلطان نے کمال نخوت اور غرور سے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ شیخ کو بیٹہنے کی اجازت دی شیخ نے اسیطرح سے کہڑے کہڑے ایک خطبہ عربی زبان مین پڑہا جسمین بالکل فضائل آل عباس کے نقل کئے تہے اور بالتخصیص صفات حمیدہ خلیفہ ناصرلدین اللہ کے بہت تفصیل سے بیان کئے اور ایک حدیث نقل کی جسمین ممانعت ایذا رسانی آل عباس کی تہی مترجم نے بالکل ترجمہ شیخ کے خطبہ کا خوارزم شاہ کے روبرو نقل کیا اُسکے جواب مین سلطان نے کہا اِس شخص نے یعنے شیخ نے جو صفات ناصر بیان کئے وہ صحیح اور واقعی نہین ہین مین جب بغداد مین پہنچونگا تو ایسے ایک دولتمند کو تخت خلافت پر بٹہلاؤنگا جو حقیقت مین صفات حمیدہ کے ساتہہ آراستہ ہے اور جو اس شخص نے بیان کیا

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عباس کی ایذارسانی سے ممانعت کی ہے اُس قوم کو اُسی نے اذیت دی ہے جو اُنہین مین کا ہے اسواسطےکہ اکثر اولاد عباس کی محبس مین پیدا ہوئی ہے یہہ سخن سلطان نے اسواسطے کہا کہ اُس عرصہ مین بہت سے لوگ پچھلے خلفا کی اولاد مین سے محبس مین مقید تھے الغرض شیخ شہاب الدین سہروردی نے بغداد مین مراجعت فرمائی اور جو خوارزم شاہ سے سنا تہا خلیفہ کے حضور مین بیان کیا خلیفہ کو اور سارے بغداد کے لوگونکو بہت خوف اور ہراس پیدا ہوا سامان استحکام حصار کا اور قلعہ بندی کا شروع ہوا اور خوارزم شاہ اور جو سلاطین اور اُمرا اُسکے ہمراہ تھے معہ افواج جرار کے اپنے اپنے محل حکومت سے روانہ ہوے فصل خریف مین عقبہ حلوان مین پہنچے بتائید اقبال ناصر لدین اللہ کے خوارزم شاہ کے لشکر مین بجلی گری جسکے سبب سے اکثر دواب اور چارپا ضایع ہوے اور ہاتھہ پانون اکثر لشکر کے لوگون کے بسبب شدت سرما کے بیکار ہو گئے اس مجبوری سے خوارزم شاہ نے اپنے دار السلطنت کیطرف مراجعت کی اور مہم تسخیر بغداد کو آیندہ پر رکھا کہ پھر نئے اور بہت سامان سے اُسکی تیاری کریگا لیکن بے شبہہ ناصر لدین اللہ کے اقبال نے ایسی گردش فلکی مین مبتلا کیا کہ تاتاریونکی مدافعت مین خوارزم شاہ ایسا مشغول ہوا کہ اُسکو اُس ارادہ بد تسخیر بغداد کی فرصت نملی۔

راقم کہتا ہے عجب نہین ہے کہ تصرف حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ کا غالب ہوا اور اُنکی دعا نے خوارزم شاہ کو اُس عزیمت بد مین منکوب اور مخذول کیا اور چونکہ اُسنے ایسے خدا رسیدہ کی تعظیم اور تکریم مین قصور کیا تہا اگر غیرت اللہ بغیر اُنکی دعا کے بھی منتقم ہوئی ہو تو کچھہ تعجب نہین ہے اور روضۃ الصفا مین کی تحریر سے یہ ثابت ہوا کہ خوارزم شاہ کے اپنے ممالک تحت حکومت مین خطبہ اور سکہ اُنہین حضرت علاء الملک ترمذی کا جاری کیا تہا یا اس امر کو

بغداد کی تسخیر پر منحصر رکہا تہا اور بعد عدم ظہور اس امر کے پہر ناصرلدین الله کا خطبه اور سکہ جاری ہوا یا وہ بالکل موقوف ہوگیا جو ممالک کہ خوارزم شاہ کے تسلط سے علیحدہ تھے مثل ہندوستان وغیرہ کے وہان تو غالباً انہین کا سکہ اور خطبہ جاری تہا پھر روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ ۶۲۲ ہجری مین ناصرلدین الله نے قضا کی چہیالیس برس اکیس روز وہ خلیفہ رہے بعضے روایت مین کچہہ مہینے اوس سے بڑھگئے اور انہتر برس کی انکی عمر ہوئی اور باوصف اسکے کہ عام عمارات اور تعمیرات منافع عامہ مین ناصرلدین نے بہت روپیہ صرف کیا وہ روپیہ کے جمع کرنیمین بہت حریص تھے انکے ایام خلافت مین جو سوداگر مال ارمرجاتا تہا سارا اسکا متروکہ ضبط ہوکے بیت المال مین داخل ہوتا تہا اور اسکے ورثہ اپنے مورث کی وراثت سے محروم کئے جاتے تھے بہت سے بغداد کے متمول لوگونکے اموال بےسبب خلاف شریعت کے ضبط کرلئے ۔

راقم کہتا ہے باوصف اسکے کہ مورخین نے ناصرلدین الله کے بہت سے صفات حمیدہ نقل کئے ہین ایسے مظالم شدیدہ کا ارتکاب انسے محل تعجب ہے جب تلک بروایات متواترہ ان مظالم کے روایت کی تائید نہو ہمارے نزدیک وہ روایت مشتہرہ انکے اعدا کی ہوگی ہمارا حسن ظن ناصرلدین الله رحمہ الله کیطرف مقتضی اسی امر کا ہے یافعی نے مرآۃ الجنان مین وقایع ۶۲۲ھ مین صرف اسقدر لکہا ہے کہ اس سال مین الناصرلدین الله ابوالعباس احمد بن المستضیئ بامرالله نے قضا کی وہ بڑے عاقل اور ذی شہامت اور بزرگی کے تھے ۵۷۵ھ مین وہ خلیفہ ہوئے تھے جب انکی عمر تیئیس برس کی تھی اور خلفاے عباسیہ مین زمانہ انکی خلافت کا بہت طویل ہوا وہ عراق مین مستقل خلیفہ رہے اور بذات خود امور انتظام مین مصروف رہتے تھے اکثر راتون کو بغداد کی گلیونمین اور محلونمین پہرا کرتے تھے اور لوگ انکی اس جاسوسی فی ائلیسے

بہت ڈرتے تھے برابر اپنے عہد خلافت مین اُنہون نے عزت اور جلالت اور بزرگی اور سعادت
دنیوی مین بسر کی ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالے اُسیطرح سے اُنکو سعادت اخروی عطا کرے
پینتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابوالنصر محمد الظاہر بامر اللہ تھے
سب بیٹے احمد ابو العباس الناصر لدین اللہ جو نتیسوین خلیفہ کے بروایت سبائک الذہب
وہ ۵۷۱ھ مین پیدا ہوئے تھے اور اُنکے باپ کے روز وفات کو اُنکے ہاتھ پر بیعت ہوئی اور جب وہ
خلیفہ ہوئے رعایا کے ساتھ اُنہون نے بہت نیک سلوک کیا مکوس یعنے محصولات خلاف شرعیت
سب موقوف کر دیئے اور پچھلے مظلمے سب دور کئے ابن اثیر نے کامل مین روایت کی ہے کہ جب
ظاہر لامر اللہ خلیفہ ہوئے وہ عمرین کی سنت اور طریقے پر چلے یعنے سنت عمر بن الخطاب اور
عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما پر پس اگر کوئی کہے کہ عمر بن عبد العزیز کے بعد مثل الظاہر لامر اللہ کے
کوئی خلیفہ نہین ہوا تو وہ صادق القول ہے اسواسطے کہ اُنہون نے بہت سے اموال لوگونکے
جو اُنکے باپ نے اور اُنکے باپ سے پہلے خلفا نے ضبط کئے تھے وہ سب پھیر دیئے اور
محصولات خلاف شرع سارے ممالک کے معاف کر دئے اور تیرہوین رجب ۶۲۳ھ مین اُنہون نے
قضا کی صرف نو مہینے کئی دن وہ خلیفہ رہے رحمہ اللہ اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ الظاہر لامر اللہ
اگرچہ اپنے باپ کے ولیعہد تھے مگر اکثر عمر اُنکی قید مین کٹی اور جب اُنکی بیعت ہوئی تب وہ
باون برس کی عمر مین تھے۔

راقم کہتا ہے اس روایت سے روضۃ الصفا کی معلوم ہوا کہ ظاہر لامر اللہ
سے اور اُنکے اپنے باپ سے باہم نقاض تھا پس وہ روایت مسطرہ سے جو اوپر لکھی گئی
ہے کہ اُنہون نے اپنے باپ کے عہد مین ولایت عہد سے استعفا کیا تھا باظہار اس

امر کے کہ مجھے لیاقت خلافت کا بوجھہ اُٹھانیکی نہین ہے ظاہر او وہ استعفا جبری تہا باپ کے جبر سے
اپنی عدم لیاقت خلافت کا اقرار کیا تہا اور بڑا قرینہ اُنکے استعفائی جبری کا یہ ہے کہ اگر حقیقت
مین اُنہون سے اپنی خوشی سے استعفا دیا ہتا اور اپنی عدم لیاقت کا اقرار کیا ہوتا تو پھر خلافت
قبول نکرتے اور لوگ اُنکے ہاتہہ پر بیعت نکرتے پھر روضۃ الصفا مین مروی ہے کہ ظاہر لامر الله
اکثر فرماتے تھے جو دوکاندار عصر کی نماز کے بعد دوکان کھولیگا ظاہر ہے کہ کیا معاملہ کریگا
اور کیا نفع حاصل کریگا مطلب اُسکا یہ تہا کہ ہم آخر عمر مین خلیفہ ہوے معاملات خلافت کے
ہمسے کیا ہوسکین گے اور وہ نہایت عاقل اور ہوشیار اور بڑے دیندار تھے رعایا پر بہت شفقت
اُنکو ملحوظ تہی حتی الامکان بہت سے رد مظالم اُنہون سے کئے اور جو بدعتین اُنکے باپ سے ایجاد
کی تہین وہ سب موقوف کردین عمر بن عبد العزیز کے بعد کوئی خلیفہ ایسا عادل نہین ہوا جیسے
ظاہر لامر الله تھے ناصر لدین الله اُنکے باپ نے بغداد کے ہر محلے مین جاسوس مقرر کئے تھے ہر روز
صبح کو ہر محلے کا جاسوس وہانکے سکان کے حالات نیک و بد سے خلیفہ کو اطلاع کیا کرتے تھے
ظاہر لامر الله سے وہ سب جاسوس موقوف کردیئے اور فرمایا رعایا کے حالات کے کشف مین
اور اُنکے مخفی امور نیک اور بد کے شہر مین چندان منفعت نہین ہے بعضے لوگون نے عرض کیا
کہ اس رسم کی موقوفی سے فساد حال رعایا کا احتمال ہے اُسکے جواب مین اُنہون سے کہا مین
جناب باری تعالے جلشانہ سے دعا مانگونگا کہ میری رعایا کو زہد اور صلاح روزی کرے اور بنظر
مطالبہ دیوان خلافت کے جو لوگ مقید تھے سب کو چھوڑ دیا اور دس ہزار دینار یعنے اشرفی
رائج اُس زمانہ کی دار القضا مین سپرد کین اور قاضی کو حکم دیا کہ جتنے آدمی بعلت مطالبہ لوگونکے
قرض کے قید مین اسیقدر پیر سارے قرض خواہون کو راضی کرکے اُنکو چھوڑ دو بعضے

دون ہمت لوگون سے اِسکے طرف اسراف کی نسبت کی اُسکے جواب مین اُنھون نے فرمایا قریب غروب آفتاب کے یعنے آخر عمر مین مین نے وہ دکان خلافت کی کھولی ہے اس جنس کے اعتراضات نکرو اور مجھکو کچھہ اعمال خیر کرنے دو میری زندگی کے دن بہت تھوڑے باقی ہین الغرض وہ ۶۲۳ سنہ مین قضا کر گئے نو مہینے چودہ دن خلیفہ رہے مورخین لکھتے ہین کہ کئی مرتبہ بعضے عرایض سر بمہر لوگون نے اُنکے پاے تخت پر ڈالدیئے اُنھون نے بغیر اُسکے کھولنے اور پڑھنے کی سبکو دھلوا ڈالا اور فرمایا غالباً اسمین کسی کی سعایت اور شکایت ہوگی عیب اور نقصان لوگونکا مخفی رہنا بہتر ہے کیا ضرورت ہے کہ کسی کی بدنامی شایع اور عام ہو اور یافعی نے مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ ۶۲۳ سنہ مین الظاہر لامر اللہ بن الناصر لدین اللہ بن المستضیئی بامر اللہ نے قضا کی ساڑھے نو مہینے وہ خلیفہ رہے وہ بڑے دیندار اور نیک اور عادل تھے یہانتک کہ ابن اثیر نے مبالغہ کیا ہے کہ ایسا عدل اور احسان رعایا پر اُنھون نے کیا جسکے سبب سے سنت عمرین کی یعنے عمر ابن الخطاب اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما کی نئے سر سے قایم ہوئی تھی اور ابو شامہ نے لکھا ہے بعضون نے عرض کیا آپ قلب کو منشرح اور خوشی مین رکھئے۔

راقم کہتا ہے ظاہرا وہ ہمیشہ مکدر اور ملول رہتے تھے اس سبب سے لوگون نے یہ عرض کیا ہو فرمایا کیونکر انشراح قلب ہو کھیتی خشک ہوگئی یعنے عمر آخر ہوئی کچھہ انتفاع نہین حاصل ہو سکتا لوگون نے عرض کیا اللہ تعالے عمر مین برکت دیگا فرمایا جو شخص بعد عصر کے دوکان کھولے وہ کیا نفع حاصل کریگا بالجملہ اُنھون نے لوگونکے ساتھہ بہت نکوئی کی عطایا کثرت سے کئے اور محصولات خلاف شرع معاف کردیئے جہان تک

ممکن ہوا وہ مظالم کرتے رہے اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستنصر باللہ خلیفہ ہوئے چہتیسون
خلیفہ خاندان عباسیہ سے ابو جعفر منصور المستنصر باللہ تہے ظاہر بامر اللہ
پینتیسوین خلیفہ کے بیٹے سبایک الذہب مین مروی ہے کہ وہ صفر ۵۸۸ھ مین پیدا
ہوئے تہے مان اُنکی ترکیہ لونڈی تہی باپ کے قضا کرنے کے بعد لوگون نے اُنکے ہاتہہ
پر بیعت کی اُنہون نے عدالت اور انصاف رعایا پر کرنا شروع کیا اور اہل علم اور با دیانت لوگون
کی صحبت اختیار کی اور متمردین کا قلع اور قمع کرتے رہے اور لوگونکو راہ راست پر رکہا اور
جہاد کے بہت درپے رہے اور نصرت اسلام کیواسطے لشکر جمع کیا طرق اور شوارع حسن انتظام
سے مامون کئے اور بہت سخت اور مستحکم قلعے متمردین کے قبضے سے نکالے اور دین اسلام
کی بہت تقویت اور تائید کی الغرض مناقب اور مآثر حسنہ اونکے بے انتہا ہین جمعہ کے دن
دسوین جمادی الثانی ۶۴۰ھ مین اُنہون نے قضا کی رحمہ اللہ اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ
مستنصر بہی مثل باپ کے بہت خصایل پسندیدہ رکہتے تہے جو طلاع [illegible] کے دن جب خطبہ
اُنکے نام کا پڑہا گیا روپیہ اور اشرفیان بے انتہا لوگون [illegible] رعایا کے حالات [illegible] لیکن شعرا نے قصائد
اُنکی مدح مین اور اُنکے باپ کے مرثئے کہکے گذرانے سب [illegible] خلعتین قیمتی اور نقد کثرت سے
صلہ مین عطا ہوا اور ضیافت خانونکی دعوتین جو اُنکے باپ نے جاری کی تہین بہت کچہہ اضافہ
کر دیا عیدونمین علما اور مشائخ پر اور سب مساجد کے امامون پر بے انتہا انعامات اور صدقات
صرف کرتے تہے ارباب احتیاج کو مالامال کر دیتے تہے ایک بہت بڑا مدرسہ بغداد مین
اُنہون نے بنوایا اور جاری کیا تہا اور بہت عمدہ کتب خانہ وہان مقرر کیا جسمین ہر جنس کے
علوم کی کتابین جمع کی گئین تہین اور چار مدرس چارو مذہب اہل سنت اور جماعت کے یعنے

حنفی

حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی تعلیم کے واسطے معین کئے ہر مدرس کے پاس حکم تہا کہ ستہ طالب العلم تعلیم
ہمیشہ حاضر رہین اور تعلیم پاوین مدرسین اور طلبہ کیواسطے عمدہ کہانا تقسیم ہوتا تہا سو گوشت
اور روٹی کے اقسام طرح طرحکے فواکہ اور مٹہائیان تقسیم ہوتی تہین اور سب چیز سب کو پہنچتی تہی
اُسیطرح سے اُسی مدرسہ مین یا وہان سے الگ ایک دار القرارت بنایا تہا جسمین اچہے قاری مقرر
کئے اور تعلیم قرآن شریف کی اور علم قرارت کی وہان ہوتی تہی اور ایک دار الشفا جاری کیا تہا
جہان ہزارون بیمارونکی دوا ہوتی تہی اور دوا اور غذا بیمارونکو وہان سے ملتی تھی اور ہر طرح کی
بیمارداری کا وہان سے تکفل ہوتا تہا اُن سب مصارف کیواسطے بہت اچہی دیہات معمور اور آمدنیان
مستقلہ وقف کی گئی تہین عیب صرف یہ تہا کہ تولیت اُن سب اوقات کی اور اہتمام مصارف کا
موید الدین ابو طالب علقمی رافضی کو سپرد کی تہی جو اُنکے بیٹے مستعصم کیوقت مین وزیر مقرر
ہوا تہا اور اُس منافق بے حیانے خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفار ہاتہہ سے تباہ اور
برباد کروادی اور سارے عالم مین روسیاہ ہوا اور عقبے مین اپنے کردار بد کی قرار واقعی سزا پاویگا جسکی
شرح اور تفصیل آیندہ ہوگی اور بغداد کے ہر محلہ مین ایک دار الضیافت مقرر کیا تہا کہ وہان اقسام
طرح کے کھانے تہیار رہتے تھے اور سب کو کھلائے جاتے تھے خصوص ماہ مبارک رمضان مین
وہان بہت تیاریان ہوتی تہین اور بہت مصارف ہوتے تھے الغرض اُنکے عہد خلافت
مین عراق عرب رشک بہشت ہوگیا تہا ایک روز قریب عید کے خلیفہ قصر خلافت کے کوٹہے پر
ٹہلتے تھے اُنہون نے دیکھا جہان تک مد نظر تہی اکثر کوٹہون پر لوگونکے کپڑے دہو کے پھیلائے گئے
تہے ایک خواص جو قریب اُس سے پوچہا یہ کیسے کپڑے ہین کسواسطے پھیلائے گئے ہین اُسنے
تحقیق کرکے عرض کیا کہ بغداد کے باشندون نے عید کیواسطے اپنے اپنے کپڑے دہوکے

پھیلاے ہین اُنہون نے فرمایا بغداد کے لوگ ایسے مفلس ہو گئے کہ عید کیواسطے کسیکو نئے کپڑے
ہنہین میسر ہوے اُسیوقت حکم دیا بہت سے سونے کی گولیان بنائی گئین اور اُنکو غلیلونمین رکھکے
سپاہی بغداد کے کوٹھو نپر پہنکواتے تھے۔

راقم کہتا ہی اس امر سے شاید خلیفہ کی غرض یہ ہو معطی کا نام نہ معلوم ہو لیکن
خلیفہ کا اِس جنس کا کام کب مخفی رہسکتا ہے ہمارے نزدیک وہ امر عاقلانہ فیاضی نہین شمار ہو سکتی
اسواسطےکہ اُسمین گولیونکے ضایع ہونیکا بہی احتمال ہے اور دور دراز کے حاجتمند اُس فیاضی سے
محروم بھی رہتے ہونگے جہان تک غلیلون سے گولیان پہنچ سکتی ہونگی صرف وہین کے لوگ منتفع
ہوے ہونگے ایکدن خلیفہ مستنصر بعضی اپنے مقربونکے ساتہہ عوض خزاین خلافت کی لیتے
تھے ایک حوض روپے اور اشرفیوں سے بھرا ہوا نظر آیا اُسکو دیکھکے فرمایا اللہ تعالےٰ مجھکو اتنی
عمر عطا کرے کہ سارا یہ روپیہ خرچ کرون کھاؤن اور کھلاؤن وہ مقرب جو ساتہہ تھا بے اختیار
ہنس پڑا خلیفہ نے پوچھا تم کیون ہنسے اُسنے کہا مجھکو ایک قصہ یاد آیا کہ ایکدن آپ کے جد
امجد ناصر لدین اللہ مغفور اسی حوض پر گذرے مین ہمراہ تھا اور اُسوقت دس بالشت بھرنے
سے یہ باقی تہا اُنہون نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ مجھکو اتنی عمر عطا کرے کہ اس حوض کو مین
روپے سے پر کردون چونکہ اُنہون نے خزانہ جمع کرنیکی آرزو کی اور آپ نے اُسکے خرچ کرنیکی
آرزو کی اس سے مجھکو ہنسی آئی مستنصر باللہ کے مقربون اور مصاحبونمین ایک شخص تہا اُسکو
اقبال شرابی کہتے تھے روضۃ الصفا مین لکھا ہے اُسکے جود اور عطا کے نسبت سے
حاتم طائی اور معن زایدہ اور آل برمک چاہیئے کہ بخیلونمین شمار کئے جاوین اگر شرح اُسکے عطا
اور بخشش کی کیجاوے تو لوگ گزاف کیطرف نسبت کرینگے اور محمول اغراق اور مبالغہ

پہر ہوگا القصہ مستنصر باللہ نے سنہ ۶۴۰ھ مین قضا کی سولہ برس دو مہینے سات دن وہ خلیفہ رہی یافعی نے
مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکہا ہے مستنصر باللہ ابو جعفر منصور بن الظاہر باللہ محمد العباسی نے سنہ ۶۴۰ھ مین
قضا کی اور وہ بڑے محمود السیرۃ تھے بعد اُنکے معتصم باللہ اُنکے بیٹے کے ہاتہہ پر لوگون نے
بیعت کی سینتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے جنپر خلافت اُس خاندان
کی ختم ہوگئی ابو احمد عبد اللہ المستعصم باللہ تھے چہتیسوین خلیفہ المستنصر باللہ
کے بیٹے کیفیت مشرح خلافت اِس خاندان کے ختم ہونیکو لکہنے کی نہ قلم مین طاقت
ہے کہ لکہے نہ کسی مسلمانکی زبان کو حوصلہ بیان کا ہے نہ کسیکے کان کو قدرت سننے کی ہے
جس حادثے نے ایک منافق نمکحرام کی سعی اور کوشش سے اسلام کی شوکت اور عظمت
کو خاک مین ملادیا اُس حادثے کے بعد امت خاتم نبوت علے صاحبہا الصلواۃ والسلام کو پہر
وہ دن عظمت اور بزرگی کا نہ نصیب ہوا صرف بانتظار مہدی آخر الزمان علے آبادۂ الماضیین
الف الف تحیۃ والسلام بامید اعادہ معدوم اگر کسیکو تسکین ہو تو ہو الغرض جو صدمہ اور
مصیبت اہل اسلام پر اُس حادثہ جانکاہ سے بالخصوص سبکی اور مذلت خاندان نبوت کی ایک
رافضی منافق کی تحریک اور سعی سے کفار تاتار کے ہاتہہ سے واقع ہوئی مقتضی اُس حیرت اور
تعجب کا ہی جو ایک شاعر عجمی کے قلم سے قطعہ مذکورہ ذیل مین مندرج کیا گیا ہی قطعہ
باچنین سنگدلیہا کہ ازان قوم آمد ✣ از ہوا سنگ نہ بارید زہے مستنکر ✣ این چنین واقعۂ حادثہ
وانگاہ عجب ✣ چرخ گردان و فلک روشن و خورشید انور ✣ بالجملہ سارے کوائف اُس مصیبت عظمی کے
اہل اسلام کے اوپر بڑی تاریخون مین مفصل اور مشرح ہین یہان ہم باختصار غیر مخل پہلے سبائک
الذہب سے بعد اُسکے روضۃ الصفا سے نقل کرینگے سبائک الذہب مین لکہا ہی مستعصم باللہ

سنہ ۶۰۹ مین پیدا ہوئے مان اُنکی ام الد ہاجرہ نام تھی وہ آخر خلفاے عراقیین مین ہین اُنکے باپ کے
قضا کرنیکے بعد اُنکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی وہ بڑے کریم اور حلیم اور سلیم الطبع اور صاف
باطن تھے نیک دیانت اور مستمسک بالسنتہ مثل اپنے باپ اور دادا کے رہے مگر بیداری
اور دور اندیشی اور علو ہمت مین اُنکے مثل نہ تھے بلکہ اُنکی طبیعت مین نرمی غیر معتدل اور ناتجربہ
کاری اور کم دانشی تہی جب وہ خلیفہ ہوئے سارا کار و بار خلافت کا اپنے وزیر ابن علقمی رافضی
منافق اور نمکحرام پر ڈالدیا اور خود عیش و طرب و لذائذ دنیاے فانی مین منہمک ہوگئے اُس
وزیر ملحد اور نمکحرام نے ملک و دولت اور مال اور ملت سب خاک مین ملادی خلیفہ کو ایک
کھلونا بناکے جسطرح چاہا رکھا اور ہلاکو تاتاری علیہ اللعنت کے ساتھہ خفیہ نامہ و پیغام
کرکے اُسکو طمع دی کہ بغداد مین آکے اپنا عمل دخل کرے ظاہرا غرض اس وزیر نامعقول اور
منافق کی یہ تہی کہ ہلاکو بغداد مین آکے اور اپنا غلبہ و سطوت بٹھلا کے معاودت کرجائیگا جیسے
پچھلے سلاطین سلجوقی وغیرہ کرتے رہے اور بموجب اُس عہدنامہ مخفیہ کے جو خود اُسنے
تحریری یا مواعید زبانی ہلاکو کے ساتھہ کیا تہا امیدوار تہا کہ ہلاکو خلافت خاندان عباسیہ
کی بیعت سے بموجب اُسی وزیر نمکحرام کی تجویز کے سادات علویہ بنی فاطمہ کے زمرے سے
ایک کٹھہ پتلی تخت خلافت پر بٹھلاوے گا اور زمام اختیار خلافت کی اُسی ابن علقمی وزیر
نمکحرام کے ہاتھہ مین چھوڑیگا تو وہ گویا مثل سلاطین دیالمہ اور سلجوقی وغیرہ کے سلطان منتظم
خلافت مقرر ہوجائیگا مگر تقدیر الہی نے ایسے وزیر عاقل اور ہوشیار کی آنکھہ بسبب خود غرضی
کے بند کردی کہ اُس نے ایک پادشاہ کافر اور بے دینکے وعدہ کو سچا سمجھا اور ایسے انقلاب
عظیم کے مآل کو نہ سوچا اور یہہ عاقبت بینی اُسنے نہ کی کہ اُس بیدین بادشاہ ظالم کو اسلام

کی شوکت بالکل مٹانا منظور رہی وہ بعد ایک خاندان کے خلافت مٹانے کے کب روادار ہوگا
کہ دوسرے خاندان کو قایم اور برپا کرے آخرش خود بن علقمی اپنی اُس نمکحرامی کی سزا مین خاسر
فی الدنیا والاخرہ ہوا کوئی ذلت اوسکی دنیا مین آسکے واسطے اُٹھہ نہین رہی اور عقبی مین
کچھہ شبہہ نہین ہے کہ اشد عذاب مین فی النار والسقر مبتلا ہوگا القصہ ابن علقمی بنظر اُسی عظمیت
بدنمکحرامی کے اور بنظر اُن مواعید کے جو مخفی اُس نے ہلاکو سی کئے تھے برابر اخبار اور حالات
خلیفہ سے اُسکو مطلع کرتا رہا اور ہلاکو کے سارے حالات اور اُسکی عظمت تسخیر بغداد کی جب
تلک وہ قریب تر بغداد سے نہین پہنچا خلیفہ سے مخفی کرتا رہا کہ سارے بلاد اور امصار اسلام
ہلاکو ملعون لوٹتا ہوا اور ویران کرتا ہوا بغداد کیطرف بہمراہی لشکر جرار چلا آتا تھا اور وزیر منافق
نمکحرام اور بدین نے مطلق خلیفہ کو اُسکی خبر ندی اور اُس نامعقول وزیر پر تزویر کا خلیفہ کے
اوپر ایسا احاطہ تھا کہ اور کسی دوسرے راہ سے بھی خلیفہ از خود مدہوش کو ہلاکو کے استیلا کی
خبر نہین ہوتی تھی جو بلاد اسلام پر اُسکو ہوتا جاتا تھا اور چونکہ مرضی الہی بفحوائے "وتلک الا
یام نداولہا بین الناس" وقوع اُس حادثہ عظیمہ کی باعث تھی خلیفہ تو وزیر منافق نمکحرام کے
ہاتھہ مین تھی علی العموم سارے اہل اسلام کے کانو نمین تیل بہر گیا تھا کہ سب بیخبر ہلاکو کے فساد
اور استیلا سے بیٹھے ہوئے تھے اگر وزیر منافق کے نفاق اور شقاق کی لوگونکو اطلاع
ہوتی تو کیا دشواری تھی خلیفہ راضی ہوتے یا نہوتے ابن علقمی نمکحرام کو قتل کرکے وہ فساد مٹا
دیتے اہل اسلام سب غافل تھے وزیر نے سب راہین ہلاکو کے استیلا کی سہل کردین خلیفہ
اپنے لذاید اور تعیش مین منہمک مصالح خلافت کی نہ اُنکو کچھہ خبر نہ اُنکو کچھہ غرض وزیر نے پہلے خلیفہ
سے کہا فوج بہت کثیر ہوگئی ہی مصارف سے بڑی زیرباری ہوتی ہے کچھہ احتیاج اتنی فوج کی

ہوئین ہے بہت سے لوگ اُس نے خلیفہ کا حکم حاصل کر کے برطرف کر دئے جو بڑے بڑے سپہ سردار عرب اور عجم کے شجاع اور ولیر دار الخلافت مین موجود تھے اُنکو دور دراز ممالک مین متعین کر دیا اور دار الخلافت کو بالکل کمزور کر دیا اور جب تاتاریونکا استیلا بلاد اسلام پر خوب ہو گیا تب خلیفہ کو یہ سمجھا کے تشفی تسکین دی کہ مین تدبیر مصلحے کی ہلاکو کے ساتھہ کر رہا ہون آپ اُسکی تعظیم اور توقیر ملحوظ رکھین اور خفیہ اُس سے عہد و پیمان کر لیا کہ وہ بغداد مین پہنچکے اُسی بے حیا نمکحرام کو اپنا نائب بغداد مین مقرر کرے ظاہرا ہلاکو نے بھی منافقانہ وعدہ اپنی نیابت دینے کا ایسے کیا ہوگا الغرض ہلاکو باوصف کسیطرح کی مدافعت اوسکی راہ مین بغداد تک نہونے کے وہ لاانتہا فوج کی جمعیت سے ۶۵۶ھ مین بغداد کے دروازہ پر داخل ہو گیا جو فوج بغداد مین باقی رہی تھی وہ مدافعت کے واسطے باہر نکلی بعد مقابلہ اور مقاتلے شدید کے اُسکو شکست ہوئی اُسمین سے جو قتل اور جراح سے بچے وہ متفرق اور منتشر ہو گئے تب وہ منافق دغاباز وزیر خلیفہ سے اجازت لیکے خود ہلاکو کے پاس گیا اور خلیفہ از خود رفتہ کو مطمئن کر گیا کہ مین جاتا ہون بخوبی صلح کروا دونگا اور وہان جا کے اپنی دانست مین اپنے ذاتی امور کی پختگی کر آیا اور خلیفہ کو اور سارے امرا اُنکو اور تمام اہل اسلام کے علما اور شرفا کو فریب دیکے ہلاکو کے پاس حاضر کرنیکا وعدہ کر آیا بموجب اُس وعدے کے خلیفہ سے ظاہر کیا کہ مین یہ ٹھہرا آیا ہون کہ ہلاکو کی بیٹی کا عقد نکاح خلیفہ کے بڑے بیٹے امیر ابی بکر کے ساتھہ ہو اور ہلاکو آپ کو بدستور یہان رکھین گے جیسا روم کے پادشاہ کو بھی بعد فتح کر لینے اُنکے مملکت کے وہانکا بادشاہ قایم رکھا اور جسطرح سے آپکے اجداد ملوک سلجوقیہ کے مطیع رہے اسیطرح سے آپ کو ہلاکو کا مطیع رہنا پڑے گا اور وہ معہ اپنے لشکر کے یہان سے معاودت کر جائینگے اس مصالحہ سے مسلمانونمین خونریزی نہوگی اسلئے

منا سب

مناسب اور ضرور ہے کہ آپ معہ سب ارکین خلافت کے ہلاکو کے پاس تشریف لیجلیے اسواسطے کہ اخلاق کریمانہ کا مقتضی یہی ہے کہ الفساد مزید زادہٗ اس حیلے سے وہ منافق احمق خلیفہ کو معہ ارکین خلافت کے ہلاکو کے لشکر مین لے گیا اور وہان اُنکو بدون کسی نہج کے تعظیم اور استقبال کے ہلاکو کی طرف سے ایک خیمہ جو وہان کہڑا کیا گیا تہا اُسمین خلیفہ کو اُتار دیا بعد اُسکے وہ مردود بغداد مین پہر آیا اور سارے فقہا اور علما او قضات کو اور معتبر معتبر بغداد کے رئیسونکو اس حیلے سے لیگیا کہ آج خلیفہ کے بیٹے کا ہلاکو کی بیٹی کے ساتہہ عقد نکاح ہے سب چلکے اُس مجلس سرور مین شریک ہو ایک جم غفیر لطلب و ربے طلب اُس بے حیا منافق کے ساتہہ دشمن اسلام کے لشکر مین گیا بمجرد وہان پہنچنے کے سب کے سب ہلاکو کے حکم سے قتل ہو گئے اسیطرح سے مکرر اور سہ کرر ایک ایک جماعت اعیان اور اشراف بغداد کی اُسی حیلے سے جو پہلی جماعت کے ساتہہ کر کے لیگیا تہا ہلاکو کے لشکر مین لیگیا اور وہان پہنچتے ہوئے وہ ساری جماعت قتل ہو گئی بالجملہ بغداد کے سارے فقہا اور علما اور امرا اور روسا اور حجاب سب مقتول ہو گئے اور خود خلیفہ اور اُنکے ارکین اور اُنکی اولاد اور اُنکے اعمام اور بنی اعمام سب شہید اور مقتول ہوئے ذہبی نے لکہا ہے کہ خلیفہ کی لاش دفن بہی نہین ہوئی سب مقتولین کے زمرے مین پہینک دی گئی۔

راقم کہتا ہے ہمکو نہایت تعجب ہے کہ اُس وزیر منافق مکار اور غدار نے ابتدا سے انتہا تک مکر اور غدر اور نفاق کا جال پہیلا رکہا اور خلیفہ اور اُنکے ارکین اور اقربا اور علی العموم سارے اہل اسلام کے روسا مین سے کوئی اُسکے تدابیر منافقانہ سے آگاہ نہوا اور سبہون نے مفت اپنی جانین ضایع کین اقل قلیل خلیفہ کی اولاد مین سے اور اولاد خلفائے متقدمین

سے بعضے کسی ضرورت سے جو دشمنون نے تصور کی ہو بچ رہے ہے جو مقید ہو گئے اور بعضے
شاید بہاگ کے بچی ہون یا جو اُنمین سے ممالک بیرونی مین ہون وہ اُس آفت سے محفوظ رہے
ہون بالجملہ اُن مصائب کے بعد ہنوز ہوس ظلم وستم ہلاکو ملعون کی پوری نہین ہوئی وہ خود معہ
سارے لشکر کے بغداد مین داخل ہوا اور چالیس دن تک برابر دست تطاول قتل وخون اور نہب و
غارت کا دراز رکہا مورخین لکہتے ہین دس لاکہہ آدمی سے زیادہ بدون وقوع مدافعت کے اُنکی
طرف سے اُن کافرون نے قتل کئے پس اہل اسلام پر وہ یورش ہلاکو ملعون کی ایسی مصیبت
اور بلاے عظمی تھی کہ مثل اُسکے نہ کبھی ہوئی تھی اور نہ انشاء اللہ تعالی کبھی ایسی ہوگی آخر شس وہ وزیر
منافق اور مرتد بھی ہلاکو کے ہاتہہ سے ذلیل اور رسوا ہوا ہلاکو نے جان سے تو اُسکو نہین مارا
مگر کوئی ذلت اور خواری اُسکے واسطے اُٹہہ نہین رہی اور جو ہلاکو نے منافقانہ اُس سے وعدے
کئے تھے اُسمین ایک بہی پورا نہ کیا ایسے سلاطین ظلمہ اور بیدار مغز نمکحرام آدمی کو کب اُبہرنے
دیتے ہین ایفائے عہد وپیمان جو لازمۂ دیانت اور امانت ہے کفار بیدین کو اسکے خلاف سے
کیا پروا ہے اُسی غم اور غصے مین وہ نمکحرام فی النار والسقر ہوا یہانتک خلاصہ سبایک الذہب کی روایت
کا تہا اور یافعی نے مراۃ الجنان مین ۶۵۶ سنہ کے وقایع مین بہت باختصار قریب قریب اِسی کے جو
سبایک الذہب سے منقول ہوا لکہا ہے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ مدینۃ السلام بغداد
بنی عباس کے عہد خلافت مین فلک کجرفتار کے آسیب سے محفوظ اور مامون رہا اور محسود ومغبوط
سارے بلدان وامصار مقبوضۂ سلاطین گردون وقار کا تہا اُسکے عمارات کی بلندی فلک البروج
سے دم تساوی رکھتی تھی اور اُسکے باغونکے چمن ریاض رضوان کے محسود تھے پاکیزگی
اور لطافت فرات کے پانی کی ماء معین کے جگر کو افسردہ کرتی تھی اور اُسکے نہرونکی روانی نے

بجز خارسکے جزر و مدکو رسوا کر رکھا تھا ہر جنس کے آدمی اکابر اور اشراف اور علما اور ارباب
ہنر اور صناع اور پیشہ ور وہان مجتمع تھے وہانکے سارے سکان ایسے تنعم اور ترفہ مین محفوظ
اور مصئون نظر بد عین الکمال سے بسر کرتے تھے کہ سارے معمورات عالم کے باشندونکے
محسود تھے امیر المومنین مستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ بن المستنصر باللہ مغفور ین جو تخت خلافت پر
جلوہ گر تھے نہایت عیش و طرب مین مشغول اور کثرت اموال اور نفایس اور ذخایر سے اور
اجتماع ہر جنس اسباب عیش و عشرت اور کامرانی اور مسرت سے متفرد اور ممتاز تھے اُنکی عظمت
اور جلالت شان اور تکبر اور تبختر فرحت آوان کا عالم مین ڈنکا بجتا تھا بڑے بڑے سلاطین اولو العزم
اور روسای باوقار اور اشراف و اعیان اور صنادید اقطار و امطار بامید قدمبوسی خلیفہ زمان
جو دار الخلافت مین حاضر ہوتے تھے وہ دیدار فلک کردار سے محروم رہتے تھے اور حضوری
دربار کا انکو بار نہین ملتا تہا بارگاہ سے باہر ایک کہڑکی سے اطلس کی ایک آستین لٹکتی تھی
جو ایک پتھر کی چوکی پڑی رہتی تہی جو کوئی امرائے عظام اور خواقین ذوی الاحتشام سے
بامید ملازمت خلیفہ زمان کے حاضر ہوتا تہا یہی اُسکی ملازمت تھی کہ اُس آستین کو بوسہ دیتا تہا
اور باقی اُسکے معروضات وزرا اور حجاب اور دیوانیونکے ذریعہ سے طے ہوتے تھے اور
اونہین ذرایع سے اُسکو جواب ملتا تہا بعضے مورخین نے نقل کیا ہے کہ اتابک سعد مظفر الدین
ابوبکر غفر اللہ لہ کیطرف سے فاضل جلیل القدر مولانا مجد الدین اسماعیل فالی جو بڑے عالم متورع تھے
برسم رسالت و سفارت شیراز سے بغداد مین آئے تھے جب وہ مامور دربار مین اُس آستین
پر بوسہ دینے کے ہوئے بسبب کمال ورع اور تقوی کے وہ امر اُنپر بہت شاق ہوا کہ کپڑے
پر اور پتھر پر بوسہ دیوین وہ ایسی بدعت پر ضلالت کو امارات کفر اور شرک سے سمجھتے تھے

لیکن بسبب رسم ورواج کے اُسکے ادا کرنے پر بہی مجبور تھے اسواسطے ایک حمایل کلام اللہ العظیم کی جو اُنکے جیب مین تھی یا اُس بدعت کے رواج کو سنکے وہ بہ تخصیص ہمراہ لگئے تھے اُس آستین اور جوکی پر رکھکے اُسکو اُنہون نے بوسہ دیا بعضے مورخون نے لکہا ہی کہ اعیاد مین اور بعضے اور ایام متبرکہ مین خلیفہ سوار ہوکے باہر نکلتے تھی ظاہراً عیدگاہ یا جامع مسجد تک جاتے تھی اسواسطے لوگ سر راہ کے برآمدونپر نشست گاہ کرایہ سے لیکر بامید زیارت خلیفہ کے بیٹھتے تہی ایک مرتبہ حساب کیا گیا تھا تیس ہزار دینار جو اشرفی اُس زمانیکی تھی برآمدونکے مالکونکو کرایہ ملا تہا ایک لاکہہ چوبیس ہزار سوار ذات خاص خلیفہ کی حفاظت کیواسطے معین تھے اور بغداد مین مقیم رہتے تھے جنکی تنخواہ خزانہ عامرہ خلافت سے ادا ہوتی تہی اور حشم اور خدم اور امرا اور ارکین وکارکنان ومستحفظان ممالک تیروپی اور افواج متعینہ سرحدات او قلعون اور شہرونکو انہی قیاس کرنا چاہیئے الغرض کثرت جاہ وحشم مستعصم باللہ کی اگر مفصل لکہی جائے تو ایک جلد ضخیم ہوجائے سلیمان شاہ نام ایک امیر سپہ سردار کل افواج کے تھے اُنکو اور بعضے اور لوگونکو خلیفہ کے حضور مین بہت تقرب تہا اور منصب وزارت کا اُس ہیدین کو سپرد تہا جسکا نام برعکس نہند نام زنگی کافور موید الدین محمد بن عبد الملک علقمی تہا وہ نہایت بدباطن اور بددیانت اور نمکحرام تہا جس بیحیا اور بے ایمان نے خلافت خاندان عباسیہ کی بالعمد اور بالقصد خاک مین ملادی روضۃ الصفا والے نے اُسکی مدح مین لکہا ہے جو خود شیعہ یا مایل بہ تشیع تھے کہ وہ کرم جبلی اور سخاوت طبیعی رکھتا تہا اور علم اور حکمت اور شرع اور عربیت مین اپنا مثل نہ رکھتا تہا۔

راقم کہتا ہے اُسکی حرکات بد نمکحرامی کے تجربے سے معلوم ہوا کہ وہ

مدح محض اغراق اور مبالغے کی ہے اسواسطے جو مکر اور تزویر اور خدع اور نفاق تمام اہل اسلام
کے ساتھہ بالخصوص اپنے خداوند نعمت کے ساتھہ جسکے بدولت وہ نامور تھا اور منصب
عالی پر بفر رہا اُس نے کیا وہ سراسر علم اور حکمت اور شرع اور عقل کے خلاف تھا صرف شاید
یہ کہنا ممکن ہو کہ اُس زمانے مین لوگونکی نظر مین منتظم ملک اور دولت کا اُسکے مثل کوئی نہ تھا پھر
وہی روضۃ الصفا والا لکہتا ہے کہ ہرچند وہ انتظام اور رتق وفتق ممالک مین مختار کل اور
مستقل تھا اُسکی کارگذاری منصب وزارت کا کوئی مانع اور عایق نہ تھا لیکن جو لوگ مقرب
بارگاہ خلافت کے تھے اُنکی آنکھونمین اُسکی وقعت جیسی چاہیئے وہ نہ تھی اور جس ادب اور
آداب کا اُنکیطرف سے وہ امیدوار تھا اُسکا ظہور نہین ہوتا تھا اسلئے کینہ اُسکے دل خباثت منزل
مین ایسا جاگزین تھا کہ آخرش منجر اُسکی کورنمکی اور نمکحرامی کیطرف اپنے ولی نعمت کے ساتھہ
ہوا جسکی شرح آیندہ ہوگی پھر اُسی روضۃ الصفا مین ظاہرا اس نظر سے کہ ایسا جرم شدید اُس
خبیث الباطن کا جو خلاف علم اور عقل اور شرافت اور دیانت کے اُس سے صادر ہوا وہ
مجوز یا معفو تصور کیا جائے ایک حکایت نقل ہوئی ہی جسکو اُسمین لکھا ہے کہ وہ معاملہ
بسبب قوی اُسکی بدعہدی اور کورنمکی کا اپنے ولی نعمت کے ساتھہ ہوا یعنے خلیفہ کے بڑے
بیٹے امیر ابو بکر اعتقادات اہل سنت اور جماعت مین ایسے متعصب تھے کہ تعصب اُنکا حد
اعتدال سے بڑھگیا تھا اُنھون نے ایک جمعیت لشکر کی کرخ کے نہب اور غارت کے
واسطے مامور کردی جو ایک محلہ بغداد کا خاص مسکن شیعہ مذہب کے لوگونکا بالخصوص اکثر
بنی ہاشم اور علویونکا تھا اُس جمعیت نے اُس محلے کو خوب لوٹا اور وہانکے عمدہ سکان کو
خصوص بنی ہاشم کو قید کیا اور اُنکے لڑکے بالونکو اُلٹا گھوڑونپر یعنے دم کیطرف منہ

کرواکے بٹہلایا اور سارے شہر مین تشہیر کیا چونکہ بن علقمی مذہب تشیع کا رکھتا تہا اور اس
مذہب مین وہ بڑا متعصب تہا اُسکو خلیفہ کے بیٹے کی اس حرکت سے نہایت رنج اور
طیش ہوا وہی اُسکا رنج اور طیش موجب اُسکی اُس حرکت نمکحرامی اور نفاق کا ہوا
جو اُسنے اپنے خداوند نعمت کے ساتہہ اور جمیع اہل اسلام کے ساتہہ کی اور اسحق اسکی
گنجایش ہے کہ خلیفہ کے بیٹے کی اُس حرکت بد کے سبب سے اہل سنت اور جماعت
بہی خلیفہ کے بیٹے پر لعن اور نفرین کرین انتہی۔

راقم لکہتا ہے عصبیت مذہب مین اگر حد اعتدال سے نہ بڑہے عین مقتضائے
دیانت اور امانت ہے اور تجاوز اعتدال سے کسی حرکت خیر اور شر کا عقل سلیم اور ذہن
مستقیم ہرگز تجویز نہ کریگا منجملہ اور بے اعتدالیونکے ایک بڑی بے اعتدالی یہہ بہی ہے
کہ کوئی مصنف کسی کتاب کا جسے انتفاع عام مقصود ہو اور مذہب سے اُسکو علاقہ نہو اور
مناظرے کی کتاب نہو اُسمین ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جس سے عام سبکی کسی مذہب
کی یا خاص کسی مذہب والے کی سبکی ہو وہ بہی تعصب غیر معتدل پر دلالت کرتا ہے مگر
ہمنے اس خاتمہ خلافت خلفاے بنی عباس کے ذکر مین بن علقمی پر بابت لعن اور نفرین کی ہے
سو ہم اپنے دانست مین بالیقین یہہ سمجہتے ہین کہ ابن علقمی کی اُس حرکت نالایق نفاق
اور کینے پر جو اُسنے علی العموم سارے اہل اسلام کے ساتہہ کی اور بالخصوص اپنے ولی
نعمت کے ساتہہ مکر اور غدر کرکے اُنکو تباہ کیا تہا ہر فرقے اہل اسلام کے بہی اُسکو ملعون
اور مرتد سمجہین گے بلکہ سارے بنی نوع انسان اُسکو خارج از آدمیت اور قابل نفرین اور
تنفر کے جانین گے ایسے شخص کے حق مین جو کلمہ بد کسی نہج کا مستعمل ہو وہ ہرگز بیکی

جاے گرفت کا نہو گا مذہب اسلام کے بانی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاق اور کینے سے بڑی
ممانعت کی ہے ہمارے دانست مین عوام کالانعام کا تو اعتبار نہین ہے ارباب تمیز اور
علماء شیعہ مذہب کے ہرگز تجویز نہ کرینگے کہ کوئی شخص ساری عمر ایک ولی نعمت کا نمکخوار رہے اور
اُسکی بدولت نامور ہوا ور نہ یہ مجاز اسکا ہو کہ مخفی غدر اور مکر سے اُسکو تباہ کرے اگر کسی مذہب
اور ملت مین یہ امر جایز تصور کیا جاتا ہے تو اُسکی حقیقت کو ہمارا سلام ہے پس صرف اہلسنت
جماعت ہی کو ایسے مذہب والے لوگون سے احتیاط کرنیکو میل وجول مین ہم نہ کہینگے بلکہ ہمارے
مخالفین اُس مذہب کو لازم ہے کہ ایسے لوگون سے جنہون نے اپنی مذہب کا جز بلکہ کل مذہب کو
نفاق اور کینہ کشی پر مخالفین سے مبنی کیا ہے کہ ساری عمر غلامی اور نوکری کرین اور دوستی اور
خلوص جتاوین اور مکر اور غدر مخفی کرکے جسکا ہمیشہ نمک کھایا کیے اور اُس سے دوستی کا برتاؤ
کرتے رہے جب قابو پاوین اُسکو تباہ کردین اور ہمیشہ اُسکی بیخ کنی کی فکر مین رہین بہت ہوشیار
رہین بلکہ ہرگز اُسکی نوکری اور غلامی اور دوستی کو قبول نہ کرین لیکن ہمارا زعم قریب بہ یقین ہے
کہ عالم مین بنی نوع انسان مین کوئی ایسا مذہب نہین ہے کہ اسنے نفاق اور کینہ کشی مخفی کو
عین اپنا مذہب مقرر کیا ہو بعضے عوام اور جہال نے ناحق مذہب شیعہ کو ایسے عیب سخت کی
بدنامی کا داغ لگایا ہے اسیواسطے ابن علقمی کو ہم عوام کے زمرے سے سمجھتے ہین کیونکہ اگر
عصبیت مذہبی جسکو علم اور حکمت جایز تصور کرے وہ رکھتا ہوتا تو وہ وزارت مستعصم باللہ سے
مستعفی ہوکے اور اُنکی حفاظت اور امنیت سے باہر نکل کے اور خم ٹھونک کے کہدیتا کہ ہم
تمہارے دشمن ہین اور تمہارے بیخ کنی کی فکر مین ہین نہ یہہ کی ظاہر مین غلامی کرتا رہا اور مکر اور
غدر مخفی سے اُس خاندان عالیشان کو تباہ کیا اور اگر حقیقت پوچھئے تو بنظر انصاف کے ہمارے

نیز وہیک وہ عصبیت بھی جسکو اہی ہم نے جایز قرار دیاہی ایسے شخص کو جو اُس خاندان عالیشانکے بدولت احاد ناس سے ایک رتبۂ عالی کو پہنچا اور گوشت اور پوست اُسکا پلا ہوا اُسی خاندانکے آب و دانے سے تہا آدمیت ہرگز جایز نہ تصور کریگی کہ کسی تاویل سے نمکحرامی کرکے اُس خاندان کو تباہ کرے اب ہم جواب روضۃ الصفا والیکے اُس زعم باطل کا لکہتے ہین جسنے ابن علقمی کی اُس نمکحرامی کو جایز تصور کیا ہے یعنی امیر ابوبکر مستعصم باللہ کے بیٹے جو ظلم اور ستم بنی ہاشم سکان کرخ پر کیا تہا وہ نمکحرامی ابن علقمی کی اُسکا معاوضہ تہا اول تو یہ ہے کہ اُس مورخ نے وہ حکایت کرخ کے تاخت تاراج کی ایسی مجمل اور مختصر نقل کی ہے کہ اُسپر کوی عاقل کچہہ رائے صحیح نہین بیان کرسکتا یعنی سبب ایسے ظلم شدید کا نہین لکہا کہ کیا تہا نہ صاف یہ لکہا ہے کہ محض بے وجہ اور بے سبب اور امیر ابوبکر کی وہ حرکت ناشایستہ مجنونانہ تہی اگر اُس ظلم شدید کا کوئی سبب محرک تہا تو لامحالہ یہی سبب خیال آتا ہے کہ کرخ مین اکثر شیعہ مذہب کے لوگ رہتے تھے اور اُس مذہب کے متعصبونکا شیوہ اور دستور ہے کہ حرکات لعن اور طعن کے خلاف مذہب اہل سنت اور جماعت کے اُنسے وقوع مین آیا کرتے ہین چنانچہ پہلے خلفا کے عہد مین بکرر اور سہ کرر عوام اہل سنت وجماعت نے بلوا کرکے اُسی کرخ کو اُسی وجہ سے تاخت و تاراج کیا ہے اور کئی مرتبہ خلیفہ کی طرف سے وہانکے لوگونکو اُسی جرم کے سبب سے سزا دی گئی ہے ایک مرتبہ خلیفہ قادر باللہ کے عہد مین سلطان جلال الدولہ دیلمی نے جسکا خود مذہب شیعہ کا تہا سب شیعہ کی قوم پر جہاد کرنے کا حکم لکہدیا تہا جسکا تذکرہ ہم نے پیشتر کیا ہے اُسیطرح سے عجب نہین ہے کہ کرخ مین سب ولعن کی شورش ہوئی ہوگی اور اُسکے تدارک کے واسطے خلیفہ کے بیٹے کی طرف سے وہ مظلمہ ہوا ہوگا اور چونکہ دستور ہے کہ تنقیہ عام مین مواد فاسد

سکے ساتہہ مواد صالح بہی دفع ہوجاتا ہے پس ایک مظلے کی پاداش مین اگر دوسرا مظلمہ ہو تو
اُسکے حد سے بڑہ جانیکا کچہہ تعجب نہین ہے یا ہمنے فرض کیا کہ خلیفہ کے بیٹے کی طرف سے محض
بے سبب چند اکابر پر ظلم و ستم واقع ہوا ایسی صورتین چونکہ ابن علقمی وزیر با اختیار خلافت کا تہا
اور خلیفہ کے مزاج مین اُسکو نہایت مداخلت تہی کہ کبہی کوئی اُسکی تجویز رد نہین کرتے تہے کچہہ
ایسا مکر اور حیلہ پیدا کرتا اور خلیفہ کو کسی نوع سے تخویف کرکے امیر ابی بکر کو کچہہ سزا دلوا دیتا
اور جن اکابر پر ظلم اور ستم ہوا تہا خلیفہ کیطرف سے معذرت کرواکے بانعامات اور صلات گرانمایہ راضی
کروا تا نہ یہ کہ ایک شخص کے ظلم سکے پاداش مین ساری خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسلام
کی وہ ریاست اور شوکت جسکی نظیر پہیر عالم مین پیدا نہوئی یک لخت کفار کے ہاتہہ سے مٹوا
دینا اور خاندان نبوت کی ہتک اور سبکی ملاعنہ بیدین کے ہاتہون سے کروانا جسمین دس لاکہہ
آدمی کا خون بدون جنگ کے اُن کافرونکے ہاتہہ سے ہوا کوئی شقی جایز رکہے گا کیا اس مصیبت
عام مین بجا سے بنی ہاشم کرغ سکے بچ رہے ہونگے ہمارے زعم یقینی مین وہ بہی نہین بچے
الغرض ایک بادشاہ جبار کافر اور بیدین کو اغوا کرکے بغداد مین طلب کرنا اور برابر اُسکے
ساتہہ تحریرات مخفی کرکے اُسکو مدافعت نکرنے پہر مطمئن کرنا اور کور نمکی اور بے ایمانی اور بد
دیانتی سے سارے سامان اُسکی مدافعت کے بند کر رکہنا بجز ملحد اور کافر اور بے ایمان کے
دوسرا نہین تجویز کریگا جسکی شرح اور تفصیل اور نتیجہ بد اُسکا اور خود اُسی ابن علقمی کا خسران دنیا
اور آخرت مین مبتلا ہونا اُسی روضۃ الصفا سے ہم نقل کرتے ہین اُسمین لکہا ہی جب ایلخان عرف ہلاکو
خان چنگیز خان کا پوتہ عراق عجم مین ضبط اور تسخیر مسلمانونکی ممالکت سے اور فتح اور قلع ملاحدہ
اسمعیلیہ سے فارغ ہوا اور تمام عالم مین غل اور شور اُسکی ممالک ستانی کا اور فتح اور فیروزی کا بلند ہوا تب

ابن علقمی نے مخفی وکلا اپنے اُس بادشاہ بیدین کے پاس بھیجے اور اُنکے ذریعے سے اپنی عبودیت اور تابعداری ظاہر کرکے اُسکے اثبات کے واسطے ایمائی کہ اگر بادشاہ گیتی ستان بغداد کی تسخیر کا ارادہ فرماوین بدون اسکے کہ نوبت جنگ اور محاربے کی پہنچے سارے ممالک اس خلافت عظمیٰ کے معہ دارالخلافت بغداد کے بادشاہ قبض و تصرف مین مفوض ہوجاوینگے اور اِس دعوے کے دلایل اور شواہد مین اپنے تدابیر مخفیہ اور تزویر یہ نمکحرامی کے جو کرچکا تہا اور جنکا کرنیکا ارادہ تہا اُن سب کا اظہار کیا جس سے بادشاہ کی یورش بغداد پر بدون عایق اور مانع کے سہل مین ہوجاے لیکن ایلخان نے صرف اسکے پیغام زبانی پر اعتماد نکیا اور بغداد کی تسخیر کے ارادے مین اُسکو تذبذب اور تامل تہا اسواسطے کہ اُس عرصہ مین دارالخلافت کے فوج کی کثرت کا اور فراوانی اور وفور سامان جنگ و پیکار کا تمام عالم مین شہرہ تہا۔

راقم کہتا ہے چونکہ کسی عاقل کی عقل اگرچہ کافر اور بیدین ہو ہرگز تجویز نہین کرتی کہ ایسا وزیر با اختیار دفعۃً اپنے خاوند کا نمکحرام ہوجاے ظاہرا کمال دوراندیشی سے ابن علقمی کو درخواست کو خدع اور فریب پر اپنے ساتہہ محمول کیا ہوگا اور چونکہ پیشتر اوکتائی خان نے اُنمین جنگیز یو یین سے بہت بڑا لشکر جرار بغداد کی تسخیر کے واسطے بھیجا تہا اور وہ لشکر خایب و خاسر ہوا اور شکست کہا کے پہر گیا وہ زیادہ تر سبب ایلخان کے تردد اور تذبذب کا بغداد کی تسخیر سے تہا بااینہمہ ایلخان نے ابن علقمی کے وکلا پر شفقت و مرحمت شاہانہ کرکے رخصت کیا اور اُس نمکحرام سے صداقت اور خلوص دعاوی پر شواہد موثقہ طلب کئے اور اُس بیدین اور بیوفا نے اپنے حتی المقدور بار بار رسال عرایض متوالی اور متواتر اپنے عزایم نمکحرامی سے اپنے خاوند کے ساتہہ اُس بادشاہ جبار کو بخوبی مطمئن کردیا اسکے ساتہہ بہی ایلخانکا تذبذب دل سے نہین

نکلتا تہا

نکلتا تہا کہ ایک اور سرگروہ مذہب شیعہ کا جو ایلخان کی مصاحبت مین ممتاز تہا اور اپنے اقران
مین نامور ہو گیا تہا یعنے نصیر طوسی اوسنے علم نجوم کے قواعد سے نتیجہ عزم تسخیر بغداد کا پوچہا
اُسنے زائچہ اُس سوال کا بنا کے استخراج کیا کہ بہت محنت اور مشقت سے اور زحمت اور
مصیبت سخت تحمل کے بعد تسخیر بغداد کی ہلاکو خان کی سعی اور کوشش سے ممکن معلوم ہوتی ہے
اسواسطے کہ زمانہ خلافت اور امامت عباسیہ کے خاندان کا تمام ہو گیا ہے ہلاکو خانکو نصیر طوسی کے
اس استخراج کا یقین ہو گیا اور سامان یورش کا بغداد پر جمع کرنا شروع کیا اور عزم اُسکی تسخیر کا
اُسکے دلمین بالجزم ہو گیا۔
راقم کہتا ہے پس وہ مصیبت عظمی اہل اسلام پر بہ نتیجہ سعی اور کوشش ایک شیعہ
مذہب کے شروع ہوئی جسکو ایک اور سرگروہ اُس فرقہ کے نے ختم کر دیا یعنے زوال شوکت اسلامی
اُن بدباطن لوگونکے ہاتہ سے ہوئی جو خود مدعی اسلام تہے جو شوکت پہر اُس قوم کو نصیب
نہوئی ہمارے نزدیک تو یہان وہی بہدی مثل ہندی صادق آئی کہ کسی نے اپنے ہمسایہ کی بدشگونی
کے واسطے اپنی ناک کاٹ ڈالی تہی اس سبب سے کہ شیعہ کے قوم مین بہی وہ عظمت اور
برتری جو خلافت اسلامی کے بقا کے عہد مین تہی وہ بہی لاریب زائل ہو گئی تہی القصہ ہلاکو
خان نے ایک شخص اپنے امراؤنمین سے جسکا نام سونجاق نویان تہا مقدمہ لشکر مین مقرر کیا
اور اُسکو حکم دیا کہ دریاے دجلہ سے عبور کرکے اور تاجو نویان جو پیشتر روانہ ہوا تہا اُسکے
ساتہ ملحق ہو کے بغداد کے پچہم کیطرف اپنا معسکر اور مخیم مقرر کرے اب اور کیفیت نمکحرامی
اور غداری ابن علقمی کی سنیے جب اُسنے دیکہا کہ تیر اُسکے مکر اور تزویر کا اُسکے مقصود نامحمود
پر پہنچ گیا تب اُسنے بارگاہ خلافت مین ایک اور جال نمکحرامی اور باطنی کا پہیلایا یعنے خلیفہ

از خود مدہوش کے حضور مین عرض کیا کہ آج اللہ تعالے کے فضل و کرم سے سارے سلاطین گردون
اقتدار عالم کے داغ بندگی اور فرمانبرداری امیرالمومنین کا اپنی اپنی پیشانیون پر رکھتے ہین
اور آواز انفاذ احکام و بسطت ممالک اور کثرت خزاین کا جو عالم مین مچ رہا ہے وہ برید
صبا او شمال سے بھی تیز روان ہی حساد اور اعدا اس دولت خلافت لازوال کو طاقت اور قدرت
ایک قدم بھی حد اعتدال سے بڑھانے کی باقی نہین رہی جتنے لوگ طالب اور قاصد اپنی حکومت
اور مملکت بڑھانے کے ہین اُنکے دلونمین آگ حسد اور کینے کی بھڑکتی ہی لیکن صرف رعب
اور سطوت بارگاہ خلافت کی اُس آگ کے شعلے اُٹھنے نہین دیتی وہ سب معترف ہین کہ اگر
ایک انگل ہم حد اعتدال سی بڑھینگے اپنی آگ مین آپ ہی جل مرینگے ایسی حالت مین ہر سال
کرورون روپیہ افواج کی تنخواہونمین صرف کرنا محض اُسکا ضایع کرنا ہے مقتضاے عقل دور اندیش
یہ ہے کہ اگر امیرالمومنین اجازت دیوین تو بڑے بڑے امراے عظام اور سپہ سردارون کو
ممالک بیرونی کے نظم اور نسق کیواسطے متعین اور مامور کر کے سپاہ زاید حاجت سے برطرف
کر دیجاے اس صورتمین لاکھون روپے کی بچت خزانہ عامرہ خلافت مین ہو جاے گی خلیفہ نے
اس راے ناصواب وزیر تدبیر اور بد اندیش کو اُسکے اختیار پر محول کر دی اور خود اپنے ملاہی اور
ملاعب اور استیفاد لذات دنیاوی مین منہمک رہا آخرش اُس نمکحرام نے وہ اختیار حاصل کر کے بڑے بڑے
امراؤن اور سپہ سردارونکو جو بڑے شجاع اور بہادر اور محافظ ذات خلیفہ اور بارگاہ خلافت تھے
بہت سے بنائے ہوئے مکر اور حیلون سے دور و دراز ممالک مین متعین کر کے روانہ کر دیا اور بہت
سی سپاہ پر قلم برطرفی جاری کیا اس حیلے اور مکر سے دار الخلافت کی حفاظت کو اُس کو رنمک نے
بالکل ضعیف کر دیا اُدھر ھلاکو خان بمعیت افواج جرار سُنل ہو رو ملخ کے اپنے مقر حکومت سے خود بغداد

کیطرف روانہ ہوا اور راہ مین پہلے بعضے قلاع مستحکم اسماعیلیونکے اُسنے فتح کیئے اور وہانسے ہلاکونے
اور ایلچی اپنے مستعصم باللہ خلیفہ کے بھیجے اور ظاہرا پیشتر اُسسے اس نظر سے کہ اقوام اسماعیلی
دشمن اور معاند بارگاہ خلافت کے تھے دارالخلافت سے استمداد افواج اور آلات حرب قلعہ کشائی
کی کی تھی اب بذریعہ اُن وکلا کے اُس اعانت نہ کرنے پر بہت توبیخ اور سرزنش خلیفہ کے مشاورین
کی زبانی یا تحریری کی گئی اور شدت کی تخویف اور تہدید باظہار اپنے نخوت اور غرور کے کرکے
ایما کی کہ مضی مامضی اب بھی اگر برج اور بارہ بغداد کا مسمار کرو اور خندق گرد شہر کی پر کرو اور
یعنے تمام سامان مدافعت دور کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا قائممقام بغداد مین مقرر کرکے خود میرے
پاس چلے آؤ اور اگر خود نہ آسکو اپنے وزیر کو اور سلیمانشاہ سپہ سردار کو اور دوات دار کو میرے
پاس بھیجدو تاکہ وہ میرا پیغام تمکو لفظ بلفظ پہنچاوین اور کچھہ اسمین کمی اور زیادتی نکرین اگر اس میرے
پیغام تمنی عمل نہ کیا تو مین بعزم تسخیر بغداد آتا ہون جہان تک کر سکو میرے مدافعت کی فکر
کرو لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر تم آسمان پر چڑہ جاؤگے یا تحت الثری زمین مین گھس جاؤگے
؎ ز گردون گردان بزیر آرمت ؏ ز پستی ببالا چو شیر آرمت ؏ نہ ماند کسے زندہ از لشکرت ؏
در آتش نہم شہر و بوم برت ؏ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا خاندان قدیم بحال اور برقرار رہے میرے
حکم و ایما سے تجاوز نکرو اور اگر تم نے میرے ایما پر عمل نہ کیا تو مآل تمہارے خاندان کا کیا ہوگا
اسکو خدا ہی جانتا ہے خلیفہ نے ابن جوزی اور بدرالدین محمد نخجوانی کو جو اُنکی مصاحبت مین تھے
اپنی طرف سے وکیل مقرر کرکے ہلاکو کے ایلچیونکے ساتھہ برسالت روانہ کیا اور اُسکی تحریر
کے جواب مین لکھا ای جوان نو رسیدہ جسنے گرم و سرد زمانہ نہین دیکھا دو دنکے زور
اقبال پر کیون اپنے تئین بھولا جاتا ہے مجھسے جو تجھکو نہین مل سکتا اُسکا خواستگار ہے۔

کیا شاہزادیکو نہین معلوم ہے کہ آسمان سے زمین تک جو خدا اور رسول سے آگاہ ہے وہ مطیع اور فرمانبردار اس درگاہ کا ہے جب ساری فوج اور سارا لشکر جو ممالک دور و دراز مین منتشر ہے جمع ہو جائیگا پہلے مین ایران پر چڑھائی کرونگا وہانسے توران کی خبر لونگا اور ہر ایک کجرفتار کو سیدھی راہ پر لگاؤنگا براہ دوستی و بہی خواہی اس دولت باصولت کے لازم ہے تم کو کہ خراسانکی طرف معاودت کر جاؤ اور اگر نا تجربہ کاری سے لڑائی کا ارادہ کیا ہے تو کچھ غم نہین ہے اس درگاہ فلک پایگاہ کے ادنا ترین غلامان بھی کجرفتارونکے سیدھا کرنیکے واسطے کافی ہین۔

راقم کہتا ہے اس تحریر مین مخاطب یعنے ھلاکو بلفظ شاہزادہ تعبیر کیا گیا وہ ایما ہے اسطرف کہ اسکے جد و پدر چونکہ بارگاہ خلافت کیطرف سے سید ھے تھے وہ البتہ معبر سلطان تھے ھلاکو کو بسبب کجرفتاری کے بہ سلطنت نہین قبول کیا بالجملہ ہلاکو کے ایلچی جب بغداد مین داخل ہوئے شہر کے عوام الناس کا انکے دیکھنے کے واسطے ایک مجمع عظیم ہو گیا اور ہر ایک نے خلاف تہذیب کے جو عوام سے ہر قوم کے اکثر مفقود ہوتی ہی انکے ساتھ بہت ناہمواری کی یہانتک کہ بعضونے قریب جاکے انکے منہ پر تھوک دیا اس اردیسی کہ اگر انکیطرف سے اسکے مدافعت مین کچھ تیزی ہو تو وہ اور کچھ بے تمیزیان کرین اور وہ اس مجمع مشوش مین ایسے گھر گئے کہ اس سے نکلنا دشوار ہو گیا ابن علقمی وزیر کو جب وہ خبر پہنچی اسنے ایک جمعیت خواص اور غلامون خلافت کی بھیجی اسنے ایلچیونکو اس مجمع بے تمیز سے بچا کے باہر نکالا اور عوام کو بہت سرزنش کی الغرض ایلچی جب مراجعت کر کے ھلاکو کے پاس پہنچے انہون نے جو دیکھا اور سنا تھا اور جو انپر گذرا تھا مفصل بیان کیا ھلاکو وہ سنکے بہت ہی غیظ و غضب مین آیا اور

کہنے لگا معلوم ہوا خلیفہ عقل سے خالی ہین اور ہمارے ساتھہ مثل کمانکے ٹیڑھے ہین اگر خدا
ازلی نے چاہا اور میری مدد کی تو مثل تیر کے انکو سیدھا کرونگا بعد جب وکلا سے خلافت
ہلاکو کے دربار مین پہنچے اور بارگاہ خلافت کی رسالت اُنہون نے ادا کی تب وہ بادشاہ بیدین
اور برہم ہوا اور کہا خواہش ایزدی اُس قوم کے ساتھہ کچھہ اور ہی ہے جو اس جنس کے
امور ہمارے ساتھہ اُنکے متخیلہ مین جمع ہین اور ۶۵۵ہجری مین وکلای خلافت کو مقام پنج انگشت
سے رخصت کیا اور خلیفہ کو پیغام دیا کہ جب جاہ اور دوستی مال کی آپکے دلمین ایسی مستولی
ہے کہ ناصح نیک اندیشونکی بات آپکے دلمین اثر نہین کرتی خیر آمادہ جنگ و پیکار ہوجے کہ
مین با لشکر فراوان مثل مور وملخ کے عنقریب بغداد مین پہنچتا ہون اب اس مقام پر روایات
مختلفہ مشورت اور گفتگو خلیفہ کی اپنے وزیر بے پیر اور بد اندیش کے ساتھہ اور اور مقربان بارگاہ
خلافت کے ساتھہ جو مخالف وزیر کے تہی روضۃ الصفا مین بطوالت نقل کرکے لکھا ہی کہ سارے
مقربان خلیفہ نے بتاکید عرض کیا کہ افواج منتشرہ ممالک دور و دراز کو جمع کرنیکا حکم صادر کیجے
اور زنہار وزیر نمکحرام سے اس امر مین مشورہ نہ کیجے اسواسطیکہ وہ فکر مین ہے کہ خدانخواستہ
خلافت اس خاندان کی زایل اور معدوم ہوجائے مگر خلیفہ بخواہش تقدیر از خود مدہوش ظاہر ناصحان
مشفق کے اقوال کو حسد اور عداوت پر وزیر کے ساتھہ محمول کرتے تھی ہرگز اسکی بد دیانتی اور
نمکحرامی کا اُنکو یقین نہوا اور ابتدا سے انتہا تک اُسی بد باطن نمکحرام سے مشورہ کرتے رہی جسنے
اُنکو اور اُنکے خاندانکو تباہ اور برباد کیا اور ہر امر مین منافقانہ مشورہ دیتا رہا آخیر مین اُس وزیر مکار
اور منافق اور پر تزویر نے احمق خلیفہ کو یہ پٹی پڑھائی کہ ہلاکو و غیر مغول مجمع غول کی کیا طاقت
اور قدرت ہی کہ بغداد کے شیرونکے ساتھہ مقابلہ کرے اگر یہانکے لڑکے اور عورتین کوٹھون پر سے

انیٹ اور پتھر پھینکے گئے اُسی سے اُنکا کام تمام ہوئیگا اس سے احمق خلیفہ کا غرہ اور تنبختر
اور دونا ہو گیا اور ناصحان مشفق کی صلاح کے بموجب لشکر جرار اور سپہ سرداران بہادر اور
تجربہ کار کارزار کے اکٹھا اور جمع کرنیکا بغداد مین حکم ندیا جسکو وزیر بد تر دیر اور نمکحرام نے
اسی مدافعت کے روکنے کیواسطے ممالک دور و دراز مین منتشر اور پراگندہ کر دیا تھا اور وہ مکار
غدار برابر سامان تسہیل یورش دشمن کا کرتا جاتا تہا اس عرصہ مین خبر پہنچی سولجاق نویان اور
تاجو نویان جنکو ہلاکو خان نے مقدمہ لشکر مین مامور کر کے حکم دیا تہا کہ جانب غربی بغداد کے
جا کے خیمہ زن ہون وہ اپنے مقام ماموره مین پہنچگئے خلیفہ نے دو امیرونکو اپنے مصاحبین سے
بہمراہی دس ہزار سوار کے اُنکی مدافعت پر مامور کیا ایک کا نام فتح الدین تہا وہ بڑے تجربہ کار تھے
اور دوسریکو مجاہد الدین بن ایبک دواتی کہتے تھے وہ بہی بڑے بہادر اور دلیر تھے مگر سخت ناتجربہ
کار اور خود رائے القصہ ان دونو امیرون نے مقدمہ لشکر مغول پر بہادرانہ یورش کی کہ اول حملے مین
دشمن کے پانو اُٹھ گئے اور عار فرار اُنھون نے اختیار کی فتح الدین نے اپنی ناتجربہ کاری سے تعاقب
اُنکا مناسب نجانا اور دشمن کے معسکر پر قبضہ کرنیکو فتح اور ظفر کیواسطے کافی سمجہا مگر ابن ایبک
دواتی نے اپنی خود رائی سے اُنکے تعاقب پر اصرار کیا جب اُن بہادرونکا لشکر شہر بغداد
سے کچہ فاصلے پر ہو گیا تب لشکر منہزمہ مغول کا پہرا اور تمام روز لڑائی کی آگ بہادران
طرفین کی کوشش سے شعلہ زن رہی جب رات ہو گئی تب دونون مجاہدین نے اپنے اپنے مقامونمین
استراحت کی مگر دشمن نے ایک ایسی تدبیر حکیمانہ کی کہ دریاے فرات کا پانی کاٹ کے اہل اسلام
کے لشکر کیطرف روان کر دیا جنکا معسکر جانب نشیب دریاے فرات تہا دفعۃً سارا لشکر
اُس سیلاب مین غرق ہو گیا اسکا نتیجہ انمیر یورش کی جو غرق سے اور دشمن کے حملے سے

بچے وہ مملکت شام کیطرف بہاگے بجائے فتح الدین بہادرانہ مقتول اور شہید ہوئے
اور مجاہد الدین ایبک صرف تین آدمیونکی معیت سے بہزار مصیبت بغداد مین پہنچگئے الغرض ذی الحجہ
۶۵۵ھ مین ہلاکو خان معہ افواج جرار کے زیر دیوار بغداد کے پہنچ گیا جو سپاہ بہادر اور نامدار
اور سپہ سرداران شجاع اور تجربہ کار بغداد مین باقی تہے دشمن کے مدافعت پر آمادہ ہوئے بروایتے
پچاس دن تک ہر روز صبح سے شام تک سخت لڑائی رہی اور طرفین سے ہزارون بہادر
مقتول اور مجروح ہوا کئے اسی عرصے مین مقام حلہ کے سادات مین سے مثل مجد الدین محمد
بن حسن طاوسی اور سید بدر الدین یوسف وغیرہ نے معرفت ایک وکیل ہوشیار اور سخندان
کے ہلاکو خانکے پاس پیغام بہیجا کہ ہمکو اپنے اجداد سے بالخصوص حضرت امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے بطنا بعد بطن یہ خبر غیب کی پہنچی ہے کہ آپ عراق عرب
پر مستولی ہونگے اور حاکم اس ملک کا آپکے قبضہ اقتدار مین آویگا اس سبب سے ہم لوگ
بخوبی خاطر آپکے اوامر والنواہی کے مطیع ہین جو احکام ہمپر صادر ہون اُسکی ہم تعمیل
کرین یہ خبر ہلاکو سنکے بہت خوش اور لوگ متعین کئے تاکہ اُن لوگونکو دربار مین حاضر کرین اور
ایک شخص کو اُن لوگونکی شحنگی کے واسطے بھیجا اس سبب سے سارے حلے کے لوگ آفات اور
صدمات فوج فتحیاب سے محفوظ رہے اور اپنے گہرونمین امن و امان سے رہے پہر روضۃ الصفا
والا لکہتا ہے کہ مین کیفیت تسخیر بغداد کی بروایات مختلفہ جو تاریخونمین دیکہی ہے لکہتا ہون
اگر اُن روایات مین کچہہ تناقض ہو تو عقلا اور فہمیدہ لوگ اُسکے اسباب مین غور اور فکر کرین اور
امر صحیح اُسسے استخراج کرین بعضے مورخین نے لکہا ہی جب چند روز بغداد کے محاصرےکے
گذرے اور خلیفہ کو اُس سے بہت تردد اور تشویش ہوئی تب بہی وہ سادہ لوح وزیر کی نمکحرامی اور

غدار یکا بدستور سابق متصرس نہوا اور گھر کے بھیدی دشمن مخفی ظاہر کے دوست کیطرف سے
متنبہ ہوکے دل انکا اوٹھا یا اُسی نمکحرام ملعون سے یہ تدبیر اُس مصیبت سے نجات کی پوچھی اس کور
نمک بدباطن او رمنافق نے اب یہ صلاح دی کہ بغداد مین فوج لایق مدافعت او رمقابلت لشکر
جرار مغول کے باقی نہین ہے مناسب بلکہ لازم ہے کہ امیر المومنین عزم مدافعت او رجنگ کا دشمن
کے ساتھہ دل نکال ڈالین اور زر وجواہر اور مال وافر خود لیکے دشمن کے معسکر مین تشریف لیجلین
اور تصدق اپنی جان اور آبرو کا اُسکو حوالہ فرمائین اگر مین یہ تدبیر اور فکر کرونگا کہ ایک بیٹی ماہ پیکر
خلیفہ زادیکے عقد مین آوے اور کوئی لڑکی آپکی اُسکے بیٹے کے عقد مین جاوے تا کہ اتحاد
اور ارتباط بتقرب قرابت اور بڑھجاوے او راحمق خلیفہ کو اُسپر راضی کیا۔

راقم کہتا ہے کہ وہ ساری صلاح وزیر منافق کی محض منافقانہ تھی کہ اُسکے عدم
وقوع کا اسکو خوب یقین تھا لیکن عجب نہین ہے کہ جملہ اخیر اُس صلاح کا کہ خلیفہ کی بیٹی ہلاکو
کافر او ربیدینکے بیٹے کے ساتھہ منکوحہ ہو تا کہ عزت اور آبرو خلیفہ کی بالکل خاک مین ملجائے
عین اُسکا مدعا ہو اور اگر وہ بھی صلاح منافقانہ تھی تب بھی اُس نمکحرام کے مرتد او ربیدین ہونے
پر صریح دلالت کرتی ہے کہ ایک مسلمان لڑکی کے نکاح کی کافر او ربیدینکے ساتھہ صلاح دینا
تہا یہ جا خلیفہ زادی خاندان عباس علیہ السلام کی کہ ذریت خاندان نبوت کی تہی بالجملہ روضۃ الصفا
مین خلیفہ کا ساتھ امراے خلافت کا ہلاکو کے معسکر مین جاکے قتل ہونا اور نہب غارت
بغداد کی کیفیت بہت مشرح اور مفصل لکہی ہے جو کچھ کہ ہمنے پیشتر باجمال سبائک الذہب
سے نقل کی ہی اسواسطے اب اُسکے مشرح لکھنے کی ہمکو ضرورت نہین معلوم ہوئی مگر بعضے کوائف
خلیفہ کے قتل کے بابمین نقل کرنا مناسب معلوم ہوا جسکا تذکرہ اُوپر نہین ہوا ہے یعنے ہلاکو

سکے دلمین خلیفہ کے زندہ رکھنے مین یا قتل کرنے مین تذبذب اور تردد تھا اسواسطے اُسنے
اپنے مقربین سے اُس امر مین مشورہ پوچھا اکثرونکا اتفاق خلیفہ کے قتل کرنے پر ہوا سبنے اپنے
اُس برائی کی یہ وجہ بیان کی کہ سارے اہل اسلام خلیفہ کو امام برحق اور خلیفہ مطلق جانتے ہین اور
اپنے اپنے نفوس اور اموال پر حاکم سمجھتے ہین اگر وہ زندہ چھوٹے جائینگے ممکن ہے کہ اطراف
و جوانب سے سارے مسلمان لشکر اور فوج جمع کرکے اُنکی اعانت پر آمادہ ہو جائین اور بادشاہ کو
پھر از سر نو حاجت یورش کی ہو اور محنت اور مشقت جواب ہو چکی ہی اُس سے زیادہ زحمت اور صعوبت
پیش آوے اس سبب سے ہلاکو کا ارادہ خلیفہ کے قتل کرنیکا مصمم ہو گیا اور اُنکو اور اُنکے بیٹونکو
اور سارے عباسیہ کے خاندان اور اولاد ذکور کو جو کچھہ رتبہ اور اعتبار رکھتے تھے سبکو قتل کر ڈالا
مورخین نے لکہا ہے کہ جب ہلاکو کا ارادہ خلیفہ کے قتل کا مصمم ہو گیا تب حسام الدین منجم نے جنکو
ہلاکو کے پاس بہت تقرب تہا اُنسے جا کے عرض کیا اگر آپ خلیفہ کو قتل کرینگے تو سارے عالم مین
ظلمت اور تاریکی چھا جائیگی اور آثار قیامت کے نمودار ہونگے اُنکے اس بیان سے ہلاکو
کے دلمین کچھہ تذبذب پیدا ہوا اُسنے نصیر طوسی سے حسام الدین منجم کی تقریر بیان کر کے
استشارہ کیا اُسنے جواب دیا کہ لوگون نے زکریا پیغمبر کو اور اُنکے بیٹے یحیی معصوم کو قتل
کیا نہ آفتاب مین گہن لگا نہ مہتاب مین نہ قیامت آئی بنی عباس کے قتل سے قیامت کا واقع
ہونا جو حسام الدین بیان کرتے ہین ہرگز قابل قبول نہین ہے بالجملہ ہلاکو کے مقربونکی یہہ
تجویز ہوئی کہ خون خلیفہ کا نہ بہایا جاوے ایک چٹائی مین اُنکو لپیٹ کے ہاتون سے مل ڈالا کہ
ساری ہڈیان اُنکی چور چور ہو گئین اور جس دم سے اُنہون نے قضا کی اور شہید ہوئے ۔
راقم کہتا ہے ہمارے دانست مین حسام الدین منجم نے جوش اسلام سے

وہ تخویف کی تہی اور نصیر طوسی نے جو سر گروہ فرقہ شیعہ کا تہا اُسنے داد نفاق اور عداوت کی
خلیفۂ اسلام کے ساتہہ بلکہ علی العموم اہل اسلام کے ساتہہ دی اسواسطے ہمنے اوپر ذکر کیا
ہے کہ اُس حادثۂ قیامت زا اور مصیبت اعلی مین شیعہ کی قوم بہی محفوظ نہین رہی موجودہ سب
تباہ ہوئے اور آیندہ نسلونمین افلاس اور بے مایگی چہا گئی چنانچہ اُسی روضۃ الصفا مین منقول ہے
کہ بعضے ایمہ اثنا عشر مین سے جو بغداد مین مدفون تھے اُنکے مقابر اور روضے کہود کے پہینک دیئے
گئے خدا جانے اجساد شریف کے ساتہہ کیا کیا بے ادبیان ہوئین انا للہ وانا الیہ راجعون ہمنے بہت
کم سنی مین اپنے والد ماجد مرحوم مغفور کی زبان سے ایک حکایت سنی تہی جسکا ذکر اسمقام پر
ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ ایک بہت بڑا عالم سیکڑون علوم کا ایک کسی بادشاہ کے پاس گیا اور
اپنے جمیع علوم کو فرداً فرداً اس بادشاہ کے حضور مین اسنے عرض کیا اور ہر علم کے کوایف جدا
جدا بیان کرتا گیا بادشاہ ہر علم کے کوایف سنکے اُس سے کہتے تھے افسوس کہ علم بوریا نہ آموختی
مطلب بادشاہ کا یہ تہا کہ ایسا بڑا عالم ہوکے وہ دنیا طلب ہے مقتضا اُس علم اور حکمت کا یہ
تہا کہ بوریائے فقر اختیار کرتا اور اسی سبب سے اُسکو کچہہ صلہ اور انعام نہ دیا جسکا وہ متمنی تہا وہ نہ کیا
وہ عالم بادشاہ کی مجلس سے نہایت رنجیدہ اور نا امید ہوکے باہر نکلا اور علم نجوم سے اس سوال کا
زائچہ بنایا کہ اس بادشاہ کے بعد کون بادشاہ ہوگا اور اُس سے استنباط کیا کہ ایک گڈریا جو بکریان
چرا رہا تہا وہ بادشاہ ہوگا وہ عالم اُس گڈریے کے پاس اور اُس سے کہ تم اس مملکت کے
بادشاہ ہوجاؤ گے بشرطیکہ جو مین کہتا جاؤن اُسپر عمل کرتے رہو اُسنے قبول کیا پہلی صلاح
اُنہون نے یہ دی کہ سب بکریان بیچکے ایک گہوڑا مول لو اور قزاقی اور راہزنی شروع کرو گڈریے
نے وہی کیا اور اُس سے کچہہ روپیہ پیدا کرکے ایک اور سوار تیار کیا الغرض رفتہ رفتہ بتدریج

دس بیس سوار کا حاکم ہوا اور ایک گانو لوٹے آخرش کسیقدر مملکت اور دو ایک شہرون پر
حاکم ہوا جو جمعیت فوج کی حکام کیطرف سے اُسکے مدافعت پر مامور ہوتی تھی ذات شریف عالم
اسلئے افسرونکو ترغیب اور تحریص کر کے اُسی گڑریے کی معین اور مددگار کر دیتے تھے اس
تدبیر سے بہت سے ممالک پر وہ حاکم اور قابض ہوگیا یہان تک کہ خود بادشاہ اُسکی مدافعت
کیواسطے اُٹھہ کھڑے ہوے اور بڑی فوج لے ساتھہ اُسکو لڑنے کی نوبت آئی اُس لڑائی مین
بھی بہت سی جمعیت اُسی عالم نے توڑ لی اور باقی ماندہ کو ہزیمت نصیب ہوئی اور بادشاہ خود قید ہوگئے
اور وہ گڑریا ساری مملکت کا بادشاہ ہوگیا جب یہہ نوبت آئی تب اُن عالم نے اپنی بنائے ہوے بادشاہ سے
کہا کہ اس بادشاہ معزول کو ہمارے سپرد کرو اُنہون نے بے تکلف بادشاہ مقید او معزول کو اُن عالم کے
حوالے کر دیا اُنہون نے اُنکو ایک چٹائی مین لپیٹا اور اُنسے کہا اکنون علم بوریا آموختہ آمدہ ام اور
ہاتھون اور پاؤن سے ملکے اونکو آخر کر دیا انتہی۔

راقم نے یہ قصہ کسی تاریخ مین نہین دیکھا اور بسبب اقتضائے زمان دراز کے چونکہ بہت
کم سنی مین وہ قصہ سنا تہا بادشاہ معزول اور بادشاہ فاتح اور مملکت مفتوحہ اور اُن عالم کا نام یاد
نہین رہا اب یہہ تصور ہوتا ہے شاید بادشاہ معزول وہی خلیفہ مستعصم باللہ مرحوم اور بادشاہ فاتح
ہلاکو خان اور وہ عالم نصیر طوسی ہون اگرچہ بعضے کوائف جو اس قصے مین لکھے گئے وہ ہلاکو خان
پر منطبق نہین ہین مثل بکریون کے چرانے وغیرہ کے اسواسطے کہ وہ خود شاہزادہ تھا اور باپ
اور دادا اُسکے بڑے شوکت کے بادشاہ تھے مگر ممکن ہے کہ بسبب غلبہ اور دعویداران سلطنت کے
اُسکے اعمام اور بنی اعمام اور اخوان سے جنکے آپسمین بڑے معرکے کے جنگ وجدل رہے ہے
کسی وقت مین وہ مفلس ہوگیا ہو اور وہ نوبت اُسکی آئی ہو کچہہ کوائف نہب و غارت بغداد کے جو روضۃ الصفا

مین مذکور ہین باجمال اُسکا ذکر بھی مناسب معلوم ہوا اُسمین منقول ہے کہ مغول اور تاتاریون نے
ہلاکو خان کے لشکر کے سامان اور ظروف زرنگار بلکہ خوانچے اور طبق اور جام اور کاسے سونے
اور چاندی کے اسقدر خلیفہ کے باورچیخانے اور شراب خانے سے نکالکے لوٹے کہ اُسکا حساب
خود وہی نہین کر سکے یعنے شناخت چاندی اور سونے کی کرنیکی اُنکو فرصت نہین ملی اور سیسے
اور رانگے کی قیمت پر اُنکو بیچا اُس سبب سے بہت سے اہل فقر و فاقہ بغداد کے صاحب جمل و ناقہ ہوگئے
نقود اور اجناس مصر اور چین اور سارے ممالک کے اور گھوڑے عربی اور خچر قیمتی اور رومی اور روسی
اور آلانی اور قبچاقی غلام اور لونڈیان ماہ پیکر اسقدر فتحیابونکو ملین کہ ہرگز اُنکے امرا اور وزرا کے
وہم و خیال مین بھی نہ تھین کثرت زر ناب اور جواہر ثمین اور امتعہ نفیسہ اور اقمشۂ لطیفہ گران بہا
اور رخوت سنگین تھے جو خلیفہ کے مخزن سے اور اُنکے نواب اور خواص کے گھرون سے اور بغداد
کے متمول لوگونکے یہان سے نکلے ہو بہو شہر بغداد کی زمین پر یہ قول باریتعالے کا صادق آتا تھا
واخرجت الارض اثقالہا الغرض سارا بغداد خراب اور ویران ہوا اور تمام عالم کے بلدان
اور امصار وہانکے مال و منال سے متمول اور آبادان ہوئے پھر اُسمین لکھا ہے کہ ہلاکو خان نوین صفر
جمعے کے دن ۶۵۶ھ کو بغداد مین داخل ہوا اور خلیفہ کو سامنے بلا کے منافقانہ اُسسے کہا تم میزبان
ہو اور ہم مہمان ہین جو تمہارے پاس ہمارے لایق موجود ہے وہ پیش کرو خلیفہ نے وہ قول
اُسکا بخلوص سمجھکے ایک کسی مخزن کو کھلوایا اُسمین سے دس ہزار جامہ اور دس ہزار دینار یعنے
اشرفی مروجہ اُس عہد کی پیش کی ہلاکو خان نے وہ سب اپنے امرا پر تقسیم کر کے کہا جو
مخزن ظاہر ہین وہ تو ہمارے غلام ہونگے ہین تمہارے دینے کی اُسمین احتیاج نہین مخزن مخفیہ بتلاؤ
خلیفہ نے ایک زمین کے کھودنیکا اشارہ کیا اُسکے نیچے سے ایک حوض نکلا جو سونیکے

سکو نسیے پر تہا ہر ایک کے وزن سو سو مثقال کا تہا اب کیفیت ابن علقمی نمکحرام خسر الدنیا والاخرۃ
ہونیکی اُسی روضۃ الصفا سے صحیح نقل کرتے ہین اُسمین لکہا ہے جب خلیفہ خاندان عباسیہ
ہلاکو خان کے ظلم و ستم سے شہید کئے گئے ابن علقمی منافق اور کور نمک کو یقین تہا کہ
بعوض حسن خدمت ہلاکو خان کے جو تباہی اور بربادی خاندان عباسیہ سے اُسنے کی تہی حکومت
بغداد اور جمیع ممالک خلافت کی اُسکو مفوض ہوگی لیکن اُس بادشاہ عاقل اور ہوشیار نے بسبب
اُسکے کفران نعمت اور نمکحرامی کے مطلق اُسکیطرف التفات نکیا اور سمجہا کہ جو شخص اپنے ولی نعمت
کے ساتہہ بیوفائی کیے اُس سے ہرگز توقع وفاداری کی نہین ہے اور علی بہادر ایک امیر اُسکے امرائین
سے جو سب سے پہلے بغداد مین داخل ہوا تہا حکومت اور امارت ممالک خلافت کی اُسکو سپرد
ہوئی اور حکومت خاص شہر بغداد کی ابن عمران نام ایک شخص کو بغداد والون سے سپرد کی جسنے
وقت محاصرہ بغداد کے ہلاکو خان کے لشکر کی یعقوبیہ سے بہت سی رسد مایحتاج لشکر مہیا
کردی تہی حکومت یعقوبیہ کی اُسی ابن عمران کے نامزد ہوئی اُسی یعقوبیہ سے متعلق حکومت شہر
بغداد کی قرار پائی اس سبب سے ابن عمران بدون کسی منازع کے مدینۃ السلام بغداد کے حکومت
پر فرمانروا ہوا چونکہ قصہ ابن عمران کا نہایت غرابت رکہتا ہے اسواسطے مفصل مذکور ہوتا ہے
وہی ابن عمران عوام سے ایک شخص کچہہ تہوڑا سا لکہنا پڑہنا بہی جانتا تہا اور یعقوبیہ کے
عامل کی خدمتگاری مین نوکر تہا ہلاکو خان کی یورش سے ایک سال پیشتر ایکدن وہی عامل سوتا تہا
اور وہی ابن عمران اُسکے پانو داب رہا تہا کہ اُسکو نیند آئی سو گیا عامل نے اُسکو متنبہ کرکے پوچہا کیون
پانو واپنے سے ہاتہہ کہینچا اُسنے جواب دیا مجہے نیند آئی اور ایک خواب دیکہنے لگا عامل نے
پوچہا کیا خواب دیکہا اُسنے کہا مین نے یہ خواب دیکہا کہ دولت اور حکومت مستعصم خلیفہ کی مٹ گئی

اور حکومت بغداد کی مع اُسکی سرحدونکے مجھکو ملی اُس عامل نے یہ قول ابن عمران کا تمسخر او ر
استہزا پر حمل کیا خود ہنسا اور ابن عمران کو ایک لات ماری کہ وہ پلنگ پر سے نیچے گر پڑا الغرض
جب ہلاکو نے بغداد کا محاصرہ کیا تب اُسی ابن عمران نے ایک کاغذ پر لکھا اگر بادشاہ مجھکو خلیفہ
کے پاس سے طلب کر لیوین تو بہت عمدہ خدمت بادشاہ کی کرونگا اور اُس کاغذ کو ایک تیر مین
لپیٹ کے ہلاکو خان کے لشکر مین وہ تیر کمان سے پھینکا وہ تیر کسی شخص نے پایا اور وہ کاغذ جو اُس تیر
لپٹا تھا رفتہ رفتہ ہلاکو خان کے پاس پہنچا بادشاہ کے دل مین اُس تحریر کا بہت اثر ہوا فوراً وکیل بغداد مین
ابن عمران کی طلب کے واسطے بھیجا بغداد والونکو ایسے آدمی کے بھیجدینے مین کچھ عذر نہوا اُسکو
ہلاکو کے وکیل کے ہمراہ کر دیا ابن عمران نے ہلاکو خان کے سامنے جا کے عرض کیا کہ کل سامان رسد
اور مایحتاج بادشاہ کے لشکر کا مین مہیا کرونگا اگرچہ ظاہر مین یہ امر خلاف قیاس اور محال معلوم ہوتا
تھا مگر ہلاکو خان نے بسبب ابن عمران کے دعوے کے اُسکو مہتمم رسد لشکر کے سپرد کیا اتنے سامان
غیبی ہلاکو خان کے اقبال کا اور خلیفہ اسلام کے ادبار کا تھا کہ یعقوبیہ اور اُسکے نواح مجمع اور مخزن
مخفی غلے وغیرہ کے کھتونکا تھا جو کسی وقت مین افواج اسلام کو درکار ہو جو خلفا کے عامل یعقوبیہ
کے اہتمام مین سب کھتے سپرد تھے اور ابن عمران چونکہ خدمت گار معتمد اُس عامل کا تھا وہ
اُن مقامات سے خوب مطلع تھا اُس سبب سے بلا در وز برابر سارا اسباب رسد اور مایحتاج لشکر
ہلاکو خان کا اُسنے بآسانی پہنچا دیا اُس حسن خدمت کے عوض مین ہلاکو خان نے بعد فتح
بغداد ابن عمران کو حکومت یعقوبیہ اور بغداد کی عطا کی اور لطف یہ ہوا کہ ابن علقمی کو حکم ہوا کہ
مطیع اور فرمانبردار ابن عمران کا رہے اُس ذلت اور خواری کے حکم سے تنگ ہو کے اُسنے اُس وبال سے
بہت دوڑ دھوپ کی امرا اور اعیان اور خواص ہلاکو خان کے جتنے تھے فرداً فرداً سبکی خوشامد

اور منت اور سماجت کرتا رہا مگر جسکے پاس وہ جاتا تھا وہ اُسکو مسنخرا بناتا تھا اور استہزا
او تمسنخر سے اُسکی اہانت اور سبکی کرتا تھا آخرش وہ ملعون اپنی نمکحرامی اور بیوفائی سے
دنیا میں ہی پشیمان ہوا اور اُسی چندروز کے عرصہ مین اُس خواری اور مذلت کے غم و غصے
سے بقول صاحب روضۃ الصفا کے اپنے اصلی ہر پہنچا اور پشیمانی ازلی اور ابدی مین مبتلا
رہیگا یہ حکایت لکھکے روضۃ الصفا مین لکھا ہے حکما کا قول ہے کہ پانچ آدمی اعتماد کرنیکے لایق
نہین ہین رومی زخم رسیدہ اور بادشاہ ستم پیشہ اور دشمن جو زیادہ فروتنی اور تملق کرتا ہو
اور عورت جو اظہار وفاداریکا کرتی ہو اور چغل خور جو اپنے مصلحت کے واسطے اوروںکے
عیوب فاش کرے۔

راقم کہتا ہے کہ روضۃ الصفا والے نے ابن علقمی نمکحرام کو پانچوے عیب مین
شامل کیا ہے ہمارے دانست مین چھٹا عیب دار جو اُن پانچو نسے بڑھا ہوا ہے نوکر
بیوفا اور نمکحرام ہے جو اپنے خاوند کے بدولت احاد ناس سے وزارت کے رتبے کو پہنچے
اور اُسی خاوند کو تباہ اور برباد کرے اب اس مقام پر ایک حکایت جو نہایت کمسنی مین ہمنے
اپنے والد ماجد مغفور سے سنی تھی اسکا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا یعنے بعد فتح بغداد کے ایک
شب کو ہلاکو خان کی مجلس خلوت مین ایک خاتون نہایت حسین جو مستعصم باللہ کی منکوحہ یا بیٹی
تھی یہ امر راقم کو سہو ہوا ہے حاضر کی گئی اور اُسوقت ہلاکو شراب پی رہا تھا اور چونکہ وہ خاتون
نہایت مقربہ اور معتمدہ مستعصم باللہ مرحوم کی تھی ہلاکو نے قبل اسکے کہ ہوا و ہوس کی کوئی حرکت
بد اُسکے ساتھ کرے اُس سے پوچھا کہ عجائب اشیا خلیفہ مین سے جو تمہارے علم اور اختیار
مین سے ہو اسکو بیان کرو اُنھون نے جواب دیا کہ اشیائے عجیبہ سے خلیفہ کی میری تحویل

اور اختیار مین ایک پتھر کا ٹکڑا ہے وہ جسکے ہاتھ مین ہوگا کوئی تلوار یا مثل اُسکے اور کوئی ہتھیار
مطلق اسپر اثر نکریگا اور ایک تلوار ہے کہ اگر سنگ خارا پر اُسکو مارے دو ٹکڑے ہو جائینگے
وہ دونو چیزین اُس خاتون نے حاضر کرکے پتھر اپنے ہاتھ مین لیا اور تلوار ہلاکو دی کہ آپ
مجھپر امتحان کر لیجیے یہ تلوار مجھپر اثر نکریگی ہلاکو نے وہ تلوار لیکے ایک وار اُس خاتون پر چھوڑا جس سے
سر سے پانوں تک وہ دو ٹکڑے ہو گئی جس مورخ نے یہ حکایت نقل کی ہے اُسنے لکھا ہے کہ ایسی
تدبیر عاقلانہ سے اُس خاتون باعصمت نے اپنی عفت اور عصمت بچائی اور خاندان نبوت کی
ہتک حرمت نہونے دی اور خود درجہ شہادت کو پہنچی واضح ہو اگرچہ خلافت خاندان عباسیہ
کی مستعصم باللہ مرحوم پر ختم ہو گئی مگر مملکت مصر اور شام وغیرہ جن سلاطین کے قبض و تصرف
مین تھی اُنہون نے تبرکاً برائے نام چند اکابر خاندان عباسیہ کے ہاتھ پر بیعت کی اسس
سنہ شاید ۹۲۳ھ تک نام خلافت کا قایم رہا اسکے بعد جب سلطنت عثمانیہ ترکون
کی ہوئی تو وہ نام بھی معدوم ہو گیا ہم یہان نام اُن خلفائے برائے نام کا سبایک الذہب
سے لکھتے ہین خاندان عباسیہ کے خلفا جو بعد واقعہ ہایلہ ہلاکو خان کے مصر وغیرہ
کے ملک مین تبرکاً برائے نام یعنے بدون اختیار ملک داری کے مقرر
ہوئے اُنمین اول ابو القاسم احمد ملقب بہ المستنصر باللہ تھے وہ پینتیسوین
خلیفہ ابو النصر محمد الظاہر بامر اللہ کے بیٹے تھے جب واقعہ خاتم خلافت مستعصم باللہ مرحوم
کا واقع ہوا وہ مقید تھے قید سے رہائی پاکے بھاگے عراق عرب مین آئے اور جب مصر مین
ملک ظاہر بیبرس بادشاہ تھے اُسی سال واقعہ ہایلہ کے رجب کے مہینے مین مصر مین
داخل ہوئے دس آدمی اور شرفا بنی عباس سے اُنکے ہمراہ تھے ملک ظاہر نے ہمراہی

قاضی القضات مصر کے اور امرا اور علما دولت کے بڑے علم اور شان سے انکا استقبال
کرکے قاہرہ مصر مین انکو داخل کیا بعد اُسکے قاضی القضات تاج الدین بن بنت الاعز کے پاس
اُنکے ثبوت نسب پر گواہیان گذرین اُسوقت اُنکے ہاتھہ پر خلافت کی بیعت ہوئی وہ مستنصر باللہ
خلیفہ اول مصر کے بڑے عالی ہمت اور غیور اور شجاع تھے وہ اپنی بیعت ہوتے ہی تاتاریون کے
ساتھہ محاربے کے واسطے اُٹھہ کھڑے ہوئے فوج کثیر اُنکے ہمراہ جمع ہوگئی
اور عراق کی طرف جہان مجمع تاتاریونکا تھا اُنھون نے کوچ کیا دونو فوج کا مقابلہ ہوا بڑے
گھمسان کی لڑائی ہوئی طرفین سے بڑے بڑے بہادر کام آئے اور بہت سے نامور
مسلمان شہید ہوئے اور خود خلیفہ مستنصر مفقود الخبر ہوگئے بعضے کہتے ہین کہ وہ
کسیطرف نکل گئے مگر پھر کہین اُنکا پتہ نہ لگا غالباً وہ بھی شہید معرکۂ جنگ کے تھے
یہ واقعہ شکست فوج اسلام ہمراہی مستنصر باللہ تیسرے محرم ۶۶۰ھ مین پیش آیا پانچ مہینے
وہ بنام خلیفہ رہے دوسرے خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو
العباس احمد الحاکم بامر اللہ مقرر ہوئے وہ اُنتیسوین خلیفہ خلفائے بغداد
مین سے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ کی اولاد سے تھے نسب صحیح انکا جو شہود
معتبر کی شہادت سے ثابت ہوا یہ تھا احمد بن محمد بن حسن بن علی بن ابی
بکر بن ابو المنصور المسترشد باللہ وہ بھی واقعہ ہایلہ بغداد مین مخفی وہان سے نکل بھاگے
تباہ اور پریشان ہوتے ہوتے ۶۶۰ھ مین جمعرات کے دن قاہرہ مصر مین پہنچے ملک
ظاہر بیبرس نے جو صالحی نجمی بندق داری مشہور ہے مین انہون نے انکو قلعۃ الجبل
مین جو مکان بہ برج کبیر مشہور تھا وہان اُنکو اُتارا بعد اسکے ایوان قلعہ مین ایک

مجلس قرار پائی جہان سلطان یعنی ملک ظاہر اور اُنکے وزیر اور قاضی القضات مع اور ارکان
دولت اور امرا اور اکابر اور شرفا جمع ہوئے اور قاضی القضات کے روبرو وہ نسب نامہ پڑھا
گیا اور اُسپر شہود معتبر گذرے جنہون نے اُسکی تصدیق کی تب پہلے قاضی القضات
نے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کی اُسکے بعد سلطان نے پھر اُنکے وزیر نے پھر علی العموم
لوگون نے بیعت کی پھر اُسیوقت جب لقب اُنکا الحاکم قرار پایا اُنھون نے سلطان کو
مدار المہام انتظام مملکت عالیا باختیار وکالت مطلق مقرر کیا جسکا موضوع یہ ہے کہ امور عظام
مین وکیل مطلق کو حاجت اطلاع کی موکل کو اور استجازت کی اُسسے ضرور نہین ہے ۶۶۳ھ
تک معاملہ یون رہا بعد اُسکے سلطان نے آمد و رفت لوگونکی خلیفہ کے پاس موقوف
کروادی ایک مدت تک تنہا بسر کرتے تھے گویا نظر بند رہے شب جمعہ اٹھارھوین
جمادی الاول سنہ ۷۰۱ھ مین اُنھون نے قضا کی قلعہ کے نیچے اُنکی نماز جنازے کی پڑھی گئی
سارے ارکان دولت خاص اور عام پیادہ پا مشایعت جنازے کی کر کے لیگئے
اور قریب مرقد مطہرہ حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے جو پوتی حضرت سبط
اکبر امام حسن علیہ السلام کی اور اولیاء اللہ مشاہیر اُس دیار سے تھین مدفون ہوئے مرقد
مطہرہ حضرت نفیسہ ممدوحہ سے خاص و عام کے اعتقاد مین لوگ اُسی طرح سے
مستفیض ہوتے ہین جیسے اولیاء اللہ احیا سے فیض پاتے ہین اور اُنکے حالت حیات
کے کرامات متواتر مشہور ہین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت سیدہ کے ہمعصر تھے
اور نہایت معتقد تھے اور جب اُنھون نے قضا کی تو وصیت کی تھی کہ جب حضرت
سیدہ نماز اُنکے جنازہ کی پڑھلیوین تب مدفون کرنا چنانچہ اُنکا جنازہ وہان گیا اور حضرت

سیدہ نے اپنے محل مین جنازہ طلب کیا اور نماز پڑھی ازانجملہ جو اوپر لکھا گیا ہے کہ بعد
۶۶۳ھ کے سلطان نے لوگونکی آمد و رفت حاکم بامر اللہ خلیفہ کے پاس موقوف کر دی تھی
تھی باعث اسکا یہ تہا کہ اُنہون نے اپنے ایک بیٹے محمد نام کو ولیعہد اپنا اور ملقب
بہ مستمسک باللہ مقرر کیا تھا وہ محمد باپکی حیات مین قضا کر گئے اس سبب سے
محمد کے ایک بیٹے ابراہیم نام تھے اُنکو ولیعہد مقرر کیا بعد چند مدت کے حاکم بامر اللہ
پر ثابت ہوا کہ وہ ابراہیم نہایت نالایق ہین رات دن لہو و لعب مین اور صحبت
اراذل مین بسر کرتے ہین اس واسطے اُنکو ولایت عہد سے معزول کر کے اپنے دوسرے
بیٹے کو جن کا سلمان نام تھا ولیعہد مقرر کیا جو تیسرے خلیفہ مصری قرار پائے وہ ابراہیم
سخت مفسد اور بدمعاش تھے بسبب معزولی کے خلافت سے دادا کے
دشمن ہو گئے اور سلطان سے جا کے اُنکی شکایتین کین کہ وہ بالکل خوارج کی طرف سے
غیر مطمئن ہو گئے پہلے لوگونکی آمد و رفت اُنکے پاس موقوف کر کے وہین قلعہ کے
برج کبیر کے مکانین مقید رکھا بعد تھوڑے دنونکے قلعے سے خلیفہ کو نکالکے باہر کیا اور
قوص کوئی قاہرہ کے پاس ہے وہان اُنکی جائے اقامت مقرر ہوئی مع اپنے اہل و عیالکے
قریب ایک سو آدمی کے وہان رہے کچہ اُنکے مصارف کیواسطے مقرر کر دیا یہ صرف خلافت
بہت کم قدر ہو گئی تیسرے خلیفہ خلفائے عباسیہ مصریہ سے ابو الربیع
سلمان المستکفی باللہ حاکم بامر اللہ دوسرے خلیفہ مصری کے بیٹے
مقرر ہوئے باپکی وصیت سے اُسی قوص کے مکانین جہان اُنکے باپ قلعہ
الجبل سے نکل کے نظر بند ہوئے تھے اُنکی بیعت ہوئی وہ بھی برائے نام تبرکا مدت

دراز تک خلیفہ رہے اور شعبان سنہ ۷۴۲ھ مین اُنہون نے قضا کی اُنہون نے اپنے بیٹے
کو جن کا احمد نام تہا ولیعہد مقرر کیا تہا مگر سلطان نے خلیفہ برائے نام کے تقرر ولیعہدی
کا کچہہ پاس و لحاظ نکیا اور اُنہین ابراہیم حاکم بامرالله کے پوتے کو جن کا تقرب سلطان کے
پاس دادا کی سعایت اور شکایت سے ہو گیا تہا جو تہا خلیفہ مصری مقرر کیا وہ دو برس
خلیفہ رہے لیکن ملک ظاہر سیبرس سلطان جب مرض موت مین مبتلا ہوئے تب
تیسرے خلیفہ کی وصیت پر عمل نکرنے سے اُنکو بہت ندامت ہوئی اور اوس دو برس کے
عرصے مین ابراہیم کی بدمعاشی اور عدم لیاقت خلافت نیز کی بہی ظاہرا ثابت ہو گئی تہی
اسواسطے اُنکو خلافت سے معزول کرکے بموجب وصیت تیسرے خلیفہ کے اُنکے بیٹے
کو خلیفہ مقرر کیا جو پانچوے خلیفہ عباسیہ مصریہ ہوئے جیسا آیندہ مذکور ہوگا چوتہے
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے وہی ابراہیم بن محمد حاکم بامرالله
دوسرے خلیفہ مصریہ تہے اُنکا لقب واثق بالله قرار پایا تہا جیسا اوپر مذکور ہوا
وہ صرف دو برس خلیفہ رہے پہر خلافت سے معزول ہوئے پانچوے خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابوالعباس احمد الحاکم بامرالله مسمی اور مکنی اور ملقب
مثل اپنے دادا کے بن مستکفی بالله خلیفہ سیوم مصریہ بن حاکم بامرالله خلیفہ
دوم مصریہ مقرر ہوئے یکم محرم سنہ ۷۴۲ھ مین اُنکی بیعت خلافت ہوئی اور سنہ ۷۵۴ھ مین اُنہون
نے قضا کی چھٹے خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے ابوبکر المعتضد بالله
بہی تیسرے خلیفہ مصریہ مستکفی بالله کے بیٹے مقرر ہوئے بہائی کے
قضا کرنے کے بعد اُنکے ہاتہہ بیعت ہوئی وہ بہت نیک آدمی تہے ارباب علم کی بہت

تعظیم

تعظیم اور تکریم کرتے تھے اور اُنکے ساتھہ نہایت متواضع رہتے تھے جمادی الاول سنہ ۷۶۳
مین اُنھون نے قضا کی قریب نو برس کے تخت خلافت پر متمکن رہے ساتوین
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو عبد اللہ محمد المتوکل علی اللہ چھٹے
خلیفہ مصریہ کے بیٹے مقرر ہوے اُنکا زمانہ خلافت بہت دراز ہوا پینتالیس
برس خلیفہ رہے لیکن چندے خلافت سے خلع ہو کر مقید رہے سبایک الذہب
مین شرح اُس واقعے کی نہین لکھی ہے لکھا ہے وہ حال بڑی تاریخون سے معلوم ہوگا
اور ایک عجیب امر اُنکی ذات کے واسطے واقع ہوا کہ کبھی کسی خلیفہ کے واسطے نہ خلفاے
بغداد مین کے واسطے ہوا تھا نہ خلفاے مصر مین کے واسطے یعنے پانچ بیٹے صلبی
اُنکے متصل ایک کے بعد ایک خلیفہ ہوے اور اُنکے پانچوے بیٹے کی خلافت کے
بعد مصر سے خلافت کالعدم ہو گئی اور وہ متوکل علی اللہ سلطان ناصر کے زمانہ سلطنت
مین شب سہ شنبہ بیسوین رجب سنہ ہجری مین قضا کر گئے آٹھوین خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابو الفضل العباس المستعین باللہ متوکل
علی اللہ کے بیٹے مقرر ہوے مگر وہ سنہ تک خلیفہ رہے پھر خلافت
سے خلع کئے گئے ہمگی قریب دو برس کے وہ خلیفہ رہے نوین خلیفہ
خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو الفتح داؤد المعتضد باللہ متوکل
علی اللہ کے بیٹے مقرر ہوے وہ تا یوم مرگ خلیفہ رہے اور چوتھی
ربیع الاول سنہ ۴۵ مین اُنھون نے قضا کی قریب پینتیس برس کے اُنکا
زمانہ خلافت قایم رہا دسوین خلیفہ خاندان عباسیہ

مصریہ کے ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ متوکل علے اللہ کے
بیٹے مقرر ہوے وہ اپنے بہائی معتضد باللہ کی وصیت سے مقرر ہوئے
تہے وہ بہی تادم مرگ خلیفہ رہے اور سلطان ظاہر کی سلطنت مین
جمعے کے دن دوسری محرم ۸۵۵ھ مین اُنہون نے قضا کی قریب دس
برس کے وہ تخت خلافت پر متمکن رہے گیارہوین خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابو البقا حمزۃ القایم بامر اللہ متوکل علے اللہ
ساتوین خلیفہ کے بیٹے مقرر ہوئے اپنے بہائی کے مرنے
کے بعد وہ خلیفہ ہوئے تہے مگر ۸۵۹ھ مین خلافت سے خلع کئے گئے اور
اسکندریہ مین مقید ہوکے رہے اور ۸۶۳ھ مین اُنہون نے قضا کی بارہوین
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ ابو المحاسن یوسف المستنجد باللہ متوکل
علے اللہ کے بیٹے مقرر ہوئے وہ اپنے بہائی قایم بامر اللہ کے خلع کے
بعد سلطان اشرف کی سلطنت مین خلیفہ ہوئے تہے اور چوتہی محرم روز شنبہ
۸۸۴ھ مین اُنہون نے قضا کی قریب پچیس برس کے وہ خلیفہ رہے مصر کی خلافت
برائے نام تہی گو تہی ہی اُنکے قضا کرنے سے بالکل قدرو منزلت خلافت کی
جاتی رہی اگرچہ اُنکے بعد تیرہوین خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے
ابو العز عبد العزیز المتوکل علے اللہ بن یعقوب بن متوکل علی اللہ ساتوین
خلیفہ کے پوتے مگر امر خلافت بہت ہی ضعیف اور بے وقر ہو گیا اُنکے بعد ہی شاہ
اُسیر جیسے بے وقر کوئی شخص نام کو خلیفہ رہا ہو مگر بعد ۹۲۳ھ کے بالکل نام خلافت کا بہی مٹ گیا

ذکر سلاطین عثمانیہ ترکیہ جنہون نے سنہ ۶۹۹ھ سے ہند و فرنگستان وغیرہ مین سلطنت اسلام کو قایم کیا ہے

واضح ہو کہ سلیمان شاہ ابن قیا الب بلدہ ماہان مین جو قریب بلخ کے واقعہ ہے بادشاہ تھے
جب چنگیز خان نے ہند و بلخ کو جلا کے خاک سیاہ کر دیا اور سلطان علاء الدین خوارزم شاہ
کو وہان سے نکال دیا وہا نکے چھوٹے چھوٹے سلاطین اور حکام مین ایک پراگندگی
اور تفرقہ پڑ گیا اوسوقت سلیمان شاہ خاندان ترکمان کے پچاس ہزار آدمیون کو ساتھ
لیکے بلدہ ماہان سے ارض روم مین آئے اور وہان سے حلب ہوتے ہوئے دریائے
فرات سے عبور کا ارادہ کیا سب ہمراہیون نے دفعۃً گھوڑے دریا مین ڈالے تاکہ
جلد سیر کے پار ہو جائین لیکن باتفاق تقدیر سلیمان شاہ اپنے گھوڑے سمیت اسمین
غرق ہو گئے اور بڑی تلاش سے اونکی لاش دریا سے نکالی گئی اور قلعہ جعبر کے
سامنے مدفون ہوئے جتنے ترکمان اونکے ہمراہ تھے وہ چارونطرف منتشر اور پراگندہ
ہو گئے جسکو جہان موقع ملا سکونت و بود و باش اختیار کی چنانچہ اون سب کی اولاد اب تک
اون اطراف مین موجود ہے۔

سلیمان شاہ کے چار بیٹے تھے سنقر و اور یقداد تو بلاد عجم کو لوٹ گئے
مگر ارطغرل اور دُندار بلاد روم مین آئے اور سلطان علاء الدین سلجوقی سے ملے
جو بلاد قرمان کے بادشاہ تھے اور شہر قونیہ کو اونہون نے اپنا دار السلطنت بنایا
تھا سلطان نے اونکی نہایت تعظیم و توقیر کی اور یہ دونون بھائی قرہ حصار و بیلجک کے

درمیان اقامت گزین ہوئے چونکہ آدمی سپاہی پیشہ تھے اکثر جنگ و جدال مین
مصروف رہے ارطغرل نے ۶۸۰ھ مین وفات پائی اور اونکے بیٹے عثمان جو ۶۵۷ھ
مین پیدا ہوئے تھے شاہ علاء الدین سلجوقی کے ملازم ہوئے پہلے وہ فوج کی سرداری
پر مامور ہوئے اور رفتہ رفتہ سلطنت کے جزئی و کلی امور کا اختیار اونکے سپرد
ہوگیا اور وہ اپنے آقا و ولی نعمت کے ساتھہ بہت بڑے بڑے معرکون مین
ثابت قدم و مستقل رہے اور اپنی شجاعت و وفاداری و قابلیت سے روز بروز
سلطان کے منظور نظر ہوتے گئے اور عثمان غازی کے خطاب سے سرفراز ہوئے
۶۹۹ھ مین علاء الدین سلجوقی نے تاتاریون سے شکست کہائی اور اُسی زمانہ مین
وہ راہی آخرت ہوئے چونکہ سلطان کا کوئی ولیعہد نہ تہا اور کل رعایا اور سپاہ عثمان
غازی سے نہایت رضامند تھے سب نے بالاتفاق اُنکو تخت سلطنت پر بٹہا
دیا اور اُنہون نے تخت پر بیٹھتے ہی سلطان کی بیٹی سے شادی بہی کر لی جس نے اونکی
بنیاد سلطنت کو اور زیادہ مستحکم اور پایدار بنا دیا۔

ذکر سلطنت عثمان خان ارطغرل بانی سلطنت عثمانیہ سلطان اول

یہہ سلاطین عثمانیہ کے پہلے سلطان ہین جو ۶۹۹ھ مین تخت پر بیٹھے چونکہ اولوالعزم
اور صاحب ہمت تھے تخت پر بیٹھتے ہی بہت سے ملک فتح کیے پہلے قرہ حصار کو
فتح کیا اور اپنا دارالسلطنت بنایا اور اپنی بوڑہی نود سالہ چچا ڈونڈا کو قتل کر ڈالا
۷۰۰ھ مین حاکم برصہ سے مقابلہ کیا اور اُسکے بہت سے ملک کو فتح کر لیا سلاطین عیسائی
کو دین اسلام کی دعوت دی بعض نے اسلام قبول کیا اور کچہہ لوگون نے جزیہ دینا

گوارا کیا اور بعضے لڑائی مین گرفتار ہوئے یہہ تو ادہر جہاد اور کشورستانی مین مشغول تھے اودہر تاتاریون نے اُنکے ملک پر یورش کی لیکن اورخان سلطان کے بیٹے نے اونسے مقابلہ کیا اور تاتاریونکو مار کے بہگادیا بعد اوسکے اورخان نے قلعہ برصہ کی طرف توجہہ کی جس کا محاصرہ سلطان نے بہت اہتمام اور زمانہ سے کر رکہا تہا اور فتح نہین ہوا تہا آخرکار اورخان کی بہادری اور استقلال سے اہل برصہ تنگ ہو گیا اور قیصر روم کے بیٹے اندرنیکوس کی صلاح سے ۷۲۶ھ مین اُسنے یہہ قلعہ اورخان کے حوالہ کر دیا اور خود اپنی جان لیکے چلا گیا اس قلعہ مین علاوہ مال و اسباب کے تیس ہزار اشرفیان اورخان کو ملین اسی عرصہ مین اوسکو سلطان عثمان اپنے باپ کی علالت کی خبر ملی اور وہ برصہ سے قرہ حصار مین آیا اور باپ کو چراغ سحری پایا آخر ۱۰ رمضان ۷۲۶ھ کو سلطان عثمان نے اونہتر برس کی عمر مین وفات پائی اورخان نے باپ کی لاش قلعہ برصہ مین لاکے دفن کی اور ایک عالیشان مقبرہ اُسپر بنایا مدت سلطنت اُنکی ستائیس برس تھی یہہ سلطان نہایت سخی اور سپاہ دوست تھا ایک حبہ اپنے پاس نہین رکھا جو پایا فوج کو تقسیم کر دیا لکھتے ہین کہ مرنے کے بعد اس بادشاہ کے پاس سے سوا زرہ و کمربند و تلوار کے کوئی چیز نقد و جنس سے نہین نکلی۔

ذکر سلطنت اورخان سلطان ۲

سلطان اورخان باپ کے وفات کے بعد ۷۲۶ھ مین تخت پر بیٹھا اور اپنا دار السلطنت برصہ کو مقرر کیا اور تہوڑے ہی دنون مین سلاطین فرنگ سے لڑ بہڑ کے

بڑے نامی نامی قلعہ و شہر عنکولہ کندرہ ایدس سمندرہ وغیرہ کو فتح کر لیا
پہلے اسنے اپنی بہائی علاء الدین نامی کو اپنا وزیر مقرر کیا جب وہ مر گیا تو سلیمان بادشاہ کو
جنہون سے نے قلعہ گلک کو فتح کیا تہا وزیر بنایا مدرسہ اور مسجدین بہت سی اپنے ملک مین تعمیر کرائین
قلعہ ازنیک کو بہی فتح کر لیا جس سے رومیون کی قوت بالکل ضعیف ہو گئی ۷۵۸ھ مین بیزنطینا
کو فتح کیا اور شہر کالی پو۔ کی کو بہی جو قسطنطنیہ کی سرحد پر واقع ہے لے لیا ۷۶۰ھ مین سلیمان
بادشاہ گہوڑے سے گر کے مر گیا جس کا اثر و صدمہ عظیم اور خان کو ہوا اور بعد ایک سال
کے اور خان سے نے بتیس برس بادشاہت کر کے اور اکاسی برس کی عمر ۷۶۱ھ مین اس
جہان فانی سے رحلت کی یہہ بادشاہ نہایت شجاع و سخی و بردبار عادل تھا۔

ذکر سلطنت سلطان مراد خان اول سلطان ۳

یہہ بادشاہ اپنے باپ اور خان کے مرنے کے بعد ۷۶۱ھ مین تخت پر بیٹھا اور ہمہ تن
اپنی فکر و کوشش کو ملک کے بڑہانے اور ترقی دینے مین متوجہ کیا لالا شاہین اپنی
سپہ سالار کے ساتھہ ترکونکا ایک جرار و خونخوار لشکر اطراف و جوانب کے ملکون کو
تسخیر کرنے کے لئے روانہ کیا جس نے بہت تہوڑی مدت مین بہت سے شہر بلاد کو کوہ بلقان
تک مسخر کر لیا بادشاہ یونان نے رعب و خوف لشکر اسلام سے صلح کر لی۔ جان
بالالوغ قیصر روم والی قسطنطنیہ نے پوپ روم سے رجوع کی اور اعانت چاہی اور تمام
شاہان فرنگ نے قیصر کے ساتھہ شریک ہو کے سلطان پر چڑہائی کی سلطان نے
اپنی سپہ سالار لالا شاہین و تیمور تاش بیگ کو فوج کے ساتھہ مقابلہ کو بہیجا اور باہمدگر
خوب لڑائی ہوئی آخر کار سلطان کی فوج غالب ہوئی اور قیصر نے شکست کہائی

اور نہایت ذلت کے ساتھہ صلح قبول کلی پانچ سال مین بہت سے شہر و ملک عیسائیونکے مسلمانون کے قبضہ مین آئی والی قرمیان سنے جو ایک عیسائی بادشاہ تہا اپنی حفظ آبرو کے لئے اپنی ایک لڑکی سے شادی سلطان مراد خان کے بیٹے بایزید کے ساتھہ کردی اور اس وجہ سے وہ دست برد لشکر اسلام سے بچ گیا سلطان مراد خان سنے دوبارہ تیمور تاش کو ملکونکے فتح کرنے پر مامور کیا جس نے ارنبوط کے حدود تک قبضہ کرلیا اور شہر منستر کو نہایت جلادت کے ساتھہ فتح کیا۔

۷۹۱ھ مطابق ۱۳۸۹ع مین قرال نامی عیسائی بادشاہ سرب نے اپنے ہم مذہبون کے اتفاق سے کئی لاکھ فوج جمع کرکے سلطان پر لشکرکشی کی سلطان نے بہی بڑے استقلال و بہادری سے مقابلہ کیا اور اگرچہ سلطانی فوج عیسائی لشکر کی چوتہائی مقدار پر بہی نہ تہی لیکن سلطان سنے باتمسک و کم من فیئة قلیلة غلبت فیئة کثیرة بلاخوف وہراس لڑائی پر آمادگی و توجہ کی بایزید ولیعہد سلطان اپنی ہمراہی فوج لیکے اکبارگی دشمنون پر ٹوٹ پڑا اور خوب لڑائی ہوئی قرال زندہ گرفتار ہوا لاکھون آدمی مارے گئے اور قید ہوئے اور باقی بہاگ گئے سلطان نے فتح کے بعد نقارہ خوشی کا بجوایا اور میدان جنگ مین غنیم کی لاشون اور مجروحین کی تنقیح کررہا تہا کہ غنیم کے مجروحین مین سے ایک شخص سنے جو نیم جان پڑا ہوا تہا خنجر سلطان کے پیٹ مین مارا جس سے کام سلطان کا تمام ہوگیا محافظین سلطانی سنے قاتل کو اوسیوقت قیمہ کرڈالا اور قرال کو بہی وہان لاکے قتل کیا بایزید سنے اپنی باپ کی نعش برصہ مین لاکے دفن کی اس پادشاہ کی عمر ۶۳ سال کی تہی ۵۴ برس سلطنت

کی یہہ بادشاہ نہایت عقیل و الوالعزم صوفی مشرب درویش سیرت و پرہیزگار
تہا اور اُسنے شہر برصہ سے ادرنہ پر اپنا دار السلطنت منتقل کیا اس بادشاہ نے
ایک نئی قسم کی فوج مرتب کی تہی کم عمر لڑکونکو فوج مین نوکر رکھ کے فنون لڑائی
سکہاتا اور ایک خاص قسم کی زردوزی ٹوپی اونکے لئے موضوع کی اور اس لشکر
کا نام ینگی چیری رکہا تہا جس کے معنے ترکی زبان مین فوج جدید ہین —

ذکر سلطنت سلطان بایزید یلدرم سلطان ۴

باپ کے مرنے کے بعد ۷۹۱ھ مین سلطان بایزید یلدرم بادشاہ ہوا اور اپنے
بہائی یعقوب کو جس نے خروج اور لڑائی کا ارادہ کیا تہا قتل کر ڈالا آغاز تخت نشینی مین
ملک سرب پر فوج کشی کی اور شہر ویدن و سکوب کو فتح کر لیا سرب کے والی لازار
نامی نے مال اندیشی سے اپنی بہن کی شادی سلطان کے ساتہہ کر دی اور اپنا پیچہا
چہوڑایا اُنہین ایام مین اندرونیکوس اور اوسکے دونون بیٹون نے اتفاق کر کے
چاہا کہ جان بالالوغ اپنے باپ اور مانویل بہائیکو قید کر کے تخت قسطنطنیہ پر مسلط
ہون مگر جان بالالوغ کو اس سازش کی خبر ملگئی اور اوسنے بیٹے اور پوتون کو قید کر لیا
اندرونیکوس نے سلطان بایزید یلدرم کو مخفی عرضی لکہی اور قسطنطنیہ کے مسخر
کرنے کی ترغیب دی سلطان نے اس امر کو فوز عظیم خیال کر کے فوراً قسطنطنیہ
کا قصد کیا چونکہ اہل فوج اندرونیکوس سے ملی ہوئی تہی سلطان نے بے لڑائی جہگڑے
کے جان بالالوغ اور اُسکے بیٹے مانویل کو قید کر لیا اور اندرونیکوس سے خراج
مقرر کر کے اوسکو تخت پر بٹہلا دیا جان بالالوغ اور اُسکا بیٹا کسی طرح سے قید سے

نکل بہاگے اور سلطان کے پاس حاضر ہوئے اور یہہ معاہدہ کیا کہ سولے اوس جزیہ
کے جو اندرنیکوس دیتا ہے بارہ ہزار فوج وہی سلطان کے ہمراہ رہے گی جس کا
خرچہ سلطنت روم ادا کرتے رہی گی سلطان نے اوسکی درخواست قبول کرلی اور
اندرونیکوس اور اوسکے بیٹے کو سلطنت سے معزول کرکے جزیرہ سفید مین
مقید کیا اور جان بالالوغ کو پہر تخت پر بٹہایا سلطان کے حکم کے موافق والی سرب نے
اپنے ملک مین مسجدین و مدرسہ کی تعمیر کی اور مسلمانونکو رہنے کی اجازت دی -

چونکہ بایزید کو بیت المال کی حفاظت و ترقی دینے کی طرف نہایت اور خاص
توجہہ تہی اور کل روپیہ فوجی مصارف مین صرف کرتا تہا لہذا اُسنے چاہا کہ شہر اشہر کے
باشندون سے روپیہ لیکے مسجدین و مدرسہ سرب مین تیار کرے مگر اشہر کے
عیسائی باشندون نے انکار کیا اور اس مطالبہ پر ناراض ہوکے لڑائی و غدر پر
آمادگی کی بایزید یہہ سنکے آگ بہبوکا ہوگیا اور اوسیوقت قیصر روم جان بالالوغ کو لکہا
کہ فوراً اشہر کے قلعہ کی دیوارین و برج مسمار کردے قیصر نے اوسی وقت شہر اشہر
سلطان کے حوالہ کردیا سلطان نے کئی لاکھ اشرفیان وہان کے باشندون سے
وصول کین اور اوس روپیہ سے ملک سرب مین نہایت عمدہ اور عالیشان عمارتین
تعمیر کرائین اور خاص شہر سرب مین مسجد جامع بہت روپیہ لگاکے بنائی حاکم
ایدن نے جو اشہر کے متصل تہا اپنا دارالخلافت سلطان کے حوالہ کردیا اور اُسی
حیلہ مین سلطان سے دوستی پیدا کی اور سکہ خطبہ بایزید کا اپنے ملک مین جاری کیا
اور خود اُسنے اپنی سکونت شہر تیرہ مین اختیار کی

بایزید ان سب باتون سے جب فارغ ہو چکا تو اُسنے مجدداً پھر جہاد کا تہیہ کیا
اور بارہ ہزار فوج کنسٹنٹ قیصر روم سے طلب کی جسکو قیصر نے سپہ سالاری مانویل
اپنے بیٹے کے سلطان کے خدمت مین بہیجا سلطان نے یہہ لشکر لیکے ممالک
فرنگستان پر چڑہائی کی اور جزیرہ اودس وغیرہ کو فتح کیا اسی عرصہ مین بایزید کو معلوم ہوا
کہ جان بالالوغ قسطنطنیہ مین نیا قلعہ تیار کرتا ہے اور سامان جنگ فراہم کر رہا ہے
سلطان یہہ خبر سنتے ہی جان کو لکھا کہ فوراً قلعہ کے دیوارین گرا دے ورنہ مانویل
اوسکے بیٹے کی آنکہین نکال لیجائینگی جان نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور کل
نئی دیوارین قلعہ کی گرادین مگر اس غم وغصہ مین وہ بیمار ہو کے چند روز مین مر گیا
مانویل کو جب اپنے باپ کے مرنے کی خبر ملی وہ سلطان کے بغیر اجازت
قسطنطنیہ کو چلا گیا اور اپنی باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا بایزید نے جب سنا کہ
مانویل بغیر اجازت بہاگ گیا اوسنے قسطنطنیہ پر چڑہائی کا حکم دیا اور ایک لشکر
ملک بلغار پر بہیجا اسی عرصہ مین علاءالدین نے جو ایک فوجی سردار تہا بغاوت
اختیار کی اور تیمورتاش کو قید کر لیا بایزید بسبیل ایلغار وہان پہونچا اور علاءالدین
کے جمیعت کو پراگندہ ومتفرق کر دیا اور اُسکو اور اوسکے دو بیٹون کو گرفتار
کرکے قلعہ برسہ مین مقید کیا اور تیمورتاش کے حوالہ کیا تیمورتاش نے چند روز
کے بعد بے اذن سلطان کے علاءالدین کا کام ختم کر دیا جب بایزید خانگی
جھگڑون سے مطمئن ہو گیا تو اوسنے پھر کشورستانی کیطرف توجہ کی اور بہت
سی لڑائیونکے بعد ملک بہران الدین کا چہین لیا اور بہت سے قلعہ اور شہر

بلبہ۱۰۱

عیسائیون سے فتح کئے بعض اشخاص بایزید کے خوف سے سمرقند بھاگ گئے
اور امیر تیمور گورکان کے پاس پناہ گزین ہوئے

۷۹۶ھ مین بایزید نے قسطنطنیہ پر چڑہائی کی قیصر نے پوپ روم اور دوسرے شاہان فرنگ سے مدد لیکے اسی ہزار فوج جمع کی اور شہر نکوپولی کے سواد مین دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا اور بایزید نے فتح پائی اور قیصر کا لشکر بھاگ گیا دس ہزار عیسائی زندہ سلطان کے روبرو لائے گئے اور اوسکے حکم سے اونکے سر اونکے جسم سے علیحدہ کئے گئے اگرچہ قیصر نے امیر تیمور سے مدد چاہی مگر امیر کچھہ متوجہ نہین ہوا لاچار قیصر نے سلطان سے جسطرح ہوسکا صلح کرلی بایزید اس فتح کے بعد اپنی دار السلطنت کو واپس آیا یہان اوسکو امیر تیمور کا ایلچی اور نامہ ملا جس مین امیر نے احمد جلبار والی عراق کو جس نے بایزید کے پاس پناہ لی تھی طلب کیا تھا اور دوستانہ یہہ بھی لکھا تھا کہ تمکو غافل بیٹھنا مناسب نہین ہے عیسائی جو تمہارے دین وجان کے دشمن ہین موقع کے متجسس ہین بایزید کو یہہ پیام نہایت گران معلوم ہوا اور ایلچی کو نہایت ذلت وسبکی کے ساتھہ اپنے دربار سے نکالدیا اور نامہ کا بہت سخت جواب دیا اور جب بایزید نے سنا کہ قیصر نے امیر تیمور سے استمداد کی تھی اوپر بھی غضبناک ہوا اور قسطنطنیہ پر بہت جرار لشکر لیکے چڑہ دوڑا امیر تیمور اپنی خطا کا جواب نالایم پاکے اور اپنے سفیر کی بے حرمتی سنکے جو درحقیقت اوسکی سبکی تھی نہایت جوش مین آیا اور ایک عظیم الشان لشکر فراہم کرکے بایزید کے مقابلہ کو روانہ ہوا اشہر سیواس مین جو دریائے قزل ارمان پر ہے بایزید کے ایک بیٹے اور چند سردارون نے امیر تیمور کو کا

اور بڑی لڑائی ہوئی آخر کار بایزید کا بیٹا اور کل سرداران نامی مارے گئے اور امیر تیمور نے
فتح پائی بایزید نے جب یہہ خبر سنی قسطنطنیہ کا محاصرہ چہوڑ کے بکمال اضطراب امیر
تیمور کے مقابلہ کو روانہ ہوا ۱۹ ذیحجہ ۸۰۴ھ میں قصبہ انگورہ مین دونون لشکر کا مقابلہ ہوا
بایزید اپنے پانچون بیٹون موسے[۱] سلیمان[۲] محمد[۳] عیسے[۴] مصطفے[۵] کو میمنہ
ومیسرہ وغیرہ مین مقرر کر کے خود بہ نفس نفیس امیر کا مقابل ہوا صبح سے شام تک
بہت سخت لڑائی رہی آخر بایزید کی فوج کو شکست ہوئی اور بایزید بہاگا اتفاقاً اوسکے گہوڑے
نے ٹہوکر لی اور بایزید گر پڑا امیر کے ایک سپاہی نے جو وہان موجود تہا بایزید کو گرفتار
کیا اور امیر کے پاس لیگیا بایزید کا ایک بیٹا موسے نامی بہی گرفتار ہوا اور مصطفے کا پتہ
نہ لگا شاید لڑائی مین مارا گیا باقی تینون بیٹے بہت تباہ اور خراب حال ادہر ادہر چلے
گئے جب بایزید کو امیر تیمور صاحبقران کے سامنے لائے امیر نے تعظیم کی اور اپنے
برابر بٹہایا اور نہایت دلجوئی اور اخلاق کیا اور حسن برلاس کو بایزید پر متعین کیا کہ وہ
سلطان کو براحت وآرام مقید رکھے بایزید چونکہ نہایت غیور تہا اس شکست وقید کا
اوسکے دل پر سخت اثر پڑا جسکی وجہ سے وہ بیمار ہو گیا اور بہت کچہہ علاج معالجہ ہوتا رہا
مگر کچہہ سودمند نہ ہوا آخر کو اوسنے ۱۴ شعبان ۸۰۵ھ کو اس ذلیل وبے ثبات دنیا سے
رحلت کی امیر نے بایزید کی لاش اوسکے بیٹے موسے کو حوالہ کی اور اوسکو رخصت
دی موسے نے اپنے باپ کی لاش برصہ مین لا کے دفن کی بعضون نے لکہا ہے
کہ امیر نے سلطان کو لوہے کے پنجرے مین قید کیا تہا اس سبب سے بایزید نے خودکشی
کر لی صاحب روضۃ الصفا لکہتا ہے کہ بایزید یلدرم نے خناق وضیق النفس کے عارضہ

مین بلدہ آق شہر مین وفات پائی امیر تیمور نے اس واقعہ کو سنکے نہایت حسرت کی کیونکہ وہ چاہتا تہا کہ کل ملک روم کو مسخر کرے اوسے بایزید کو وہانکا تاج و تخت دیکے معاودت کرے آخر کار موسے کو سو گہوڑے مع ساز و سامان اور فرمان آل تمغا اور پیش بہا خلعت اور مرصع و قیمتی ہتہیار دیکے رخصت کیا اور یہی حکم دیا کہ بایزید کی نعش کو بجلوس شاہانہ اپنی دار السلطنت مین لیجائے۔

معتبر مورخین کا بیان ہے کہ جب امیر تیمور نے لڑائی کا ارادہ کیا اور اردبیل مین آیا تو حضرت خواجہ علی خلف مولانا صدر الدین اور نبیرہ جناب سید شاہ صفی الدین علیہم الرحمہ کی خدمت مین تنہا حاضر ہوا حضرت صبح کی نماز پڑہ کے مراقبہ مین مشغول تھے اور اونکے گرد تمام مرید حلقہ کئے ہوئے مراقبہ کر رہے تہے جسوقت امیر پہونچا حضرت نے تعظیم دی اور معانقہ کرکے اپنے برابر بٹہالیا امیر تیمور کو خطرہ گذرا کہ آیا مجہے بایزید پر فتح ملیگی یا نہین آپ نے اوسی وقت خطرہ پر مشرف ہو کے فرمایا جا تیرا مطلب حاصل ہوگا اور اپنے ملبوس خاص سے ٹوپی عنایت کی اور رخصت کیا جب امیر نے بعد فتح معاودت کی اور اردبیل پہونچا ظہر کے وقت تنہا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور جواہرات و بہا و نقد و جنس نذر کیا مگر آپ نے کچہہ بہی قبول نہین کیا اور یہہ فرمایا کہ یہہ چیزین میرے کام کی نہین ہین امیر نے بہت اصرار کیا کہ آپ میری نظر قبول فرمائین کہ میرے لئے سعادت و برکت کا باعث ہے حضرت نے جواب دیا کہ ان چیزونکی تو مجہے کوئی حاجت نہین ہے ہان بایزید کے لشکر کے جو قیدی تمہارے ساتہہ آئے ہین اونہین سے جسقدر میرے حجرہ مین آسکین اونکو مجہے دیدو امیر نے بمنت و خوشی تمام قیدیونکو

بلایا جو تعداد مین کئی ہزار تھے وہ سب کے سب آپ کے حجرہ مین آگئے امیر یہہ کرامات دیکھکے اور بہی معتقد ہو گیا اور سب قیدیونکو آزاد کر کے حضرت کی خدمت مین چھوڑ گیا اور خود رخصت ہوا حضرت نے سب قیدیونکو حجرہ سے نکال کے فرمایا کہ اب تم آزاد ہو اپنے اپنے وطن کو چلے جاؤ وہ سب آپ کے مرید ہوئے اور عرض کی کہ ہم لوگ جانا نہین چاہتے ہین آپکی خدمت مین رہینگے حضرت نے قبول فرمایا یہہ بہی کہا جاتا ہے کہ جب شاہ اسمعیل صفوی اپنے آبائی تخت پر بیٹھے تو انہین قیدیونکے اولاد اور حضرت کے دوسرے مریدون کے اولاد نے جو نہایت بہادر و سپاہی تھے شاہ اسمعیل اول کو کشورستانی کی ترغیب دی اور ملک ایران کا مسخر کیا اور اسی گروہ کو قزلباش کہتے ہین۔

یہہ پادشاہ نہایت اولوالعزم و غیور و سپاہ دوست تہا ۷۵۶ھ مین پیدا ہوا ۱۳۱ برس سلطنت کی ۷۵ برس کی عمر مین انتقال کیا

ذکر سلطنت محمد خان اول سلطان ۵

جب سلطان بایزید کو امیر تیمور نے قید کر لیا تو اونکے بیٹے بھاگ کے اپنے ملک مین چلے آئے اور آپس مین خوب جدال و قتال و خانہ جنگی رہی جسکی تفصیل کے لئے ایک دفتر چاہیئے الغرض گیارہ بارہ برس یون ہی گذرے سلیمان کو سپاہ نیک چری نے اس وجہ سے قتل کر ڈالا کہ اوس نے فوج کے ایک سردار کی ڈاڑہی مونڈ ڈالی تھی موسے نے اپنے بہائی کے انتقام لینے کا قصد کیا اور بہت سی سپاہ نیک چری کو زندہ گرفتار کر کے آگ مین جلا دیا

۸۱۶ھ مین محمد نے اپنے بہائی موسے کو قتل کر ڈالا اور خود تخت سلطنت پر بیٹھا اور انتظام

مملکت کیطرف جو آپس کی خانہ جنگیون سے بہت کچھہ محتاج اصلاح ہو رہا تہا متوجہ ہوا
سلاطین فرنگ و یونان سے دوستانہ نامہ و پیام جاری کیا حاکم قرمان نے جسکو قدیمی کینہ
سلطان بایزید سے تہا موقع پاکے بایزید کی قبر کہود کے لاش کو جلا دیا محمد خان نے اس
فساد کے دفع کرنیکا قصد کیا اور دشمن کو بہگا دیا حاکم قرمان کا بیٹا مصطفے بیگ گرفتار ہوا
جب سامنے آیا تو اوسنے اپنے سینہ کے مقابل ایک کبوتر اپنے جبہ مین چہپا لیا تہا
اوسپر ہاتہہ رکہہ کے بقسم کہا کہ جب تک یہہ برقع میرے جسم مین ہے پادشاہ سے
بیوفائی نکرونگا سلطان نے بہی قسم کہائی اور اُسکے قصور معاف کئے مصطفے بیگ نے
پادشاہی محل سے نکلتے ہی کبوتر کو تو مار ڈالا اور فوراً پادشاہی بکریوں کے گلہ کو لوٹنا شروع
کر دیا جب بادشاہ کو خبر ہوئی سوارونکو بہیجا اور اوسے پہر پکڑ بلا کے کہا کہ میری اہلیت و
شرافت اسکی مقتضی نہین ہے کہ تجہہ ایسے کینہ عہد شکن کو سزا دون اسلئے کہ مین نے
امان دی ہے تو اگر اپنی قسم سے پہرا اچہا میری شان وہ نہین ہے کہ اپنے عہد سے
پہرون مین تیری جان بخشی کی جہان تیرا جی چاہے چلا جا
انہین دنونمین ایک شخص نے خروج کیا اور لوگون پر یہہ اظہار کیا کہ مین وہی مصطفے
بایزید کا بیٹا ہون جو امیر تیمور کی لڑائی مین روپوش ہوگیا تہا پادشاہ نے اوسپر لشکر
کشی کی اور وہ بہاگ کے قیصر روم کے کسی عامل پاس پناہ گزین ہوا محمد خان نے عامل
سے اوسکو مانگا مگر اوسنے قیصر کی اجازت کا عذر پیش کیا اور قیصر نے سلطان کو لکہہ
بہیجا کہ جو کسی پادشاہ کی پناہ مین آئے اوسکو اوسکے دشمن کے حوالہ کرنا نہایت بیحمیتی
ہے مگر آپ مطمئن رہین کہ مین اوسکو اوسکی زندگی تک نظر بند و قید رکھونگا سلطان

نے اس بات کو قبول کرلیا اور اوسکی لئے کچھہ ماہوار مقرر کردی اس بادشاہ کے وقایع
لڑائیونکے بہت ہین مگر ذکر اسکا یہان خالی از طوالت نہین صرف ضروری امور پر اکتفا
کی جاتی ہے اسنے اپنا تختگاہ ادرنہ مین مقرر کیا اور سلاطین عثمانیہ مین یہی پہلا بادشاہ
ہے جسنے جہازات جنگی و سپاہ دریا و توپخانہ کو سلطنت عثمانیہ مین ایجاد کیا ۸۲۴ھ
مین خونی اسہال کے عارضہ مین وفات پائی جب مرض سے روز بروز اُسکی حالت تباہ
ہونے لگی تو اپنے بیٹے مراد کو اماسیا سے طلب کیا لیکن قبل اسکے کہ بیٹا پہونچے پیام اجل
پہونچگیا وزیرون نے اوسکے مرنیکا حال مخفی رکھا جب اکتالیسوین دن مراد خان
تخت نشین ہوا اوسوقت سلطان کے مرنیکی خبر لوگونکو معلوم ہوئی بہت سی مسجدین
سلطنت عثمانیہ مین اس بادشاہ کی یادگار ہین آدمی ذہین و عقیل مستقل مزاج عادل کریم
دوستی کا سچا اور بے کینہ تہا ظاہری شان و شوکت و تزک و احتشام کو بہت پسند کرتا
تہا مشایخ صوفیہ سے دلی محبت کرتا تہا اور یہی پہلا بادشاہ سلاطین عثمانیہ کا ہے جسنے
مکہ معظمہ کے محتاجونکے لئے سالانہ روپیہ مقرر کیا اوسکی مدت سلطنت آٹھہ سال ہے

ذکر سلطان مراد خان ثانی سلطان ٦

محمد خان کے بعد اوسکا بیٹا مراد خان ثانی تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ ۸۰۶ھ مین پیدا ہوا
اور بیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا امانویل قیصر روم نے اوسکو لکھا کہ تم اپنا بیٹا میرے
پاس رہن رکھہ دو ورنہ مین مصطفے کو جو بایزید یلدرم کا بیٹا اور میرے پاس محبوس ہے
رہا کر دونگا مگر مراد خان نے اس درخواست پر کچھہ اعتنا نکی قیصر نے مصطفے کو رہا کرکے
دس جنگی جہازونکی افسریت پر مراد خان کی مقابلہ کو بہیجا اور مصطفے نے شہر کالی پولی

قبضہ

قبضہ کر لیا مراد خان نے بایزید پاشا کو تیس ہزار فوج کے ساتہہ مصطفے کے مقابلہ کو روانہ کیا مگر بایزید پاشا مارا گیا اور اوسکے فوج نے شکست کہائی اب مراد خان نے بہ نفس نفیس چڑہائی کی جب سلطانی لشکر کالی پولی کے قریب پہونچا مصطفے کے اکثر فوج سلطان سے مل گئی مصطفے یہہ حالت دیکہہ کے مضطر کالی پولی سے بہاگا راہ مین اوسکے نوکرون نے اوسکو مار ڈالا سلطان نے وہان سے قسطنطنیہ کی طرف رخ کیا اور ایک لاکہہ فوج سے وہان جا گرا اور خون و لوٹ اپنے سپاہیون کو معاف کر دی اگرچہ قسطنطنیہ فتح نہین ہوئی مگر مانوئیل نے نہایت عاجزی و ذلت سے صلح کر لی اور جزیہ قبول کیا مراد خان نے وہان سے مظفر و منصور مراجعت کی مگر چند مہینہ مین قیصر اس شکست کے صدمہ و رنج سے بیمار ہوکے مر گیا

مراد خان نے پہر جہاد کا تہیہ کیا اور بہت سے شہر و بلاد جو در آسیا [illegible] کنارہ واقع تھے فتح کر لئے مگر بلغار پر اوسکو سخت شکست ملی جس مین بیس ہزار فوج [illegible] کام آئی اور سلطان وہان سے ناکام پہرا مگر پہر اوسنے شہاب الدین بادشاہ [illegible] ہزار فوج کے ساتہہ بلغار کے فتح پر متعین کیا جو یہان سو آدمیون کے ساتہہ واپس [illegible] مین آگیا سلطان نے اوسپر بہی تیسری مرتبہ چڑہائی کی اور شکست کہائی آخر [illegible] کے اقرار پر باہمدگر صلح ہو گئی مراد خان نے اپنے بیٹے محمد خان کو اپنی جگہہ تخت نشین کیا اور خود گوشہ نشین ہو گیا جب حاکم بلغار نے یہہ سنا تو اوسنے عہد شکنی کی اور سلطان پر لشکر کشی کی بہت سی لڑائیان خشکی اور تری مین ہوئین اور دو سو پینتالیس جہاز سلطانی کو توپون سے اوڑا دیا اور خشکی کی لڑائی مین بہی فتحیاب رہا بہت سلطانی

شہر اوسکے تصرف مین آگئے جب سرداروں نے یہہ حال دیکھا تو مراد خان کو گوشہ سے
نکالا اور چالیس ہزار فوج کے ساتھہ دشمن کا مقابلہ کرایا اس مرتبہ بہی بلغار والون نے
شکست دی اور سلطان کے خیمہ تک پہونچگئی تہی اور سلطان چاہتا تہا کہ بہاگے مگر فوج
کے افسرون نے سلطان کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اس عرصہ مین شاہ بلغار سامنے
آگیا سلطان مراد خان نے کہ فن تیر اندازی مین بے مثل تہا ایسا ایک تیر پہینکا کہ شاہ بلغار
کے سینہ کو توڑ کے پیٹھہ کے پار نکل گیا فوج ہمراہی نے جو اوسوقت سلطان کے پاس تہی
اوسکا سر کاٹ ڈالا اس واقعہ سے ایک تہلکہ دشمن کے لشکر مین پڑگیا اور ساری فوج
کے پانون اوکھڑ گئے مراد خان نے بامراد اپنی دار السلطنت کا راستہ لیا ۸۵۵ھ مطابق
۱۴۵۱ء مین سلطان نے ۵۱ برس کی عمر مین انتقال کیا اور اکتیس برس سلطنت کی

اور برصہ مین دفن ہوا

ذکر سلطان محمد خان ثانی سلطان ۷

یہہ بادشاہ سلطان مراد ثانی کا بیٹا ہے ۱۴۲۹ء مین پیدا ہوا اور اپنے باپ کی وفات کے
بعد تخت پر بیٹہا اسکا بہائی اورخان قیصر روم کے پاس نظر بند تہا قیصر نے لکہا کہ اوسکی
معمولی ماہوار جلد بہیجو اور ورنہ اورخان کو مین رہا کردونگا سلطان اس خط کو پڑہ کر نہایت
غصہ ہوا اور فوج کے جمع کرنے کے لئے حکم دیا چند مدت مین تقریباً اڑہائی لاکھ فوج جمع
ہوگئی اودہر قیصر نے بہی خبر پاکے لشکر کی آراستگی کا حکم دیا اور تمام سلاطین یوروپ اور
پوپ روم سے اوسنے استعانت چاہی اور ہر ایک نے بقدر اپنی حیثیت کے فوجین
بہیجین ۱۴۵۳ء مین سلطان محمد خان روانہ ہوا اور قسطنطنیہ کے متصل پہونچکے شہر کا محاصرہ کرلیا

پچاس شبانہ روز تک لڑائی ہوتی رہی چار برج قلعہ کے ٹوٹ گئے اور جابجا دیوار و فصیل ہی
رخنہ پڑ گئے بیسوین جمادی الاولی ۸۵۷ھ کو سلطان کی فوج نے یورش کی اور ٹوٹی دیوارون
کی طرف سے قلعہ مین گھس پڑے اور غنیم بہی خوب دل کھول کے لڑے ہزار ہا آدمی مارے
گئے قسطنطین ایم براطوس قیصر روم بہی سپاہ نیک چری کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوسکا
سر نیزہ پر رکھ کے تمام شہر مین پہرایا گیا تین روز تک قتل عام اور لوٹ ہوتی رہی
چوتھے دن حکم امان کا جاری ہوا بہت سے کنیسون کی مسجدین بنائین کچھہ کنیسے عیسائیون
کے لئے چھوڑ دئے گئے تاریخون سے پایا جاتا ہے کہ یہہ شہر قسطنطین اکبر کے
زمانہ سے اس واقعہ تک ۲۹ مرتبہ محصور ہوا اور سات مرتبہ فتح ہوا قیصران روم پہلے فلسفی
مذہب تھے بعد ظہور حضرت عیسے علی نبینا و علیہ الف الف صلواۃ والسلام مذہب
عیسائی اختیار کیا اور تمام فرنگستان مین قیصر روم شہنشاہ کہلاتے تھے سلطان نے
اس فتح کے بعد تمامی شاہان مصر و شریف مکہ و شاہ ایران کو نامہ بھیجے اور اس
فتح نمایان کی خوشخبری دی عیسائیون پر خراج مقرر کیا اور مسجد جامع جو بنام ذو مسجد ایوب
ابتک موجود ہے تعمیر کرائی جب اوسکی تعمیر تمام ہو چکی جمعہ کے دن سلطان نے اسمین نماز جمعہ
پڑہی اور شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے سلطان کی کمر مین تلوار باندہی
جب سے شاہان آل عثمانیہ مین یہہ رسم ہو گیا ہے کہ جب کوئی پادشاہ تخت نشین
ہوتا ہے جمعہ کے دن اوس مسجد مین جمعہ پڑہتا ہے اور شیخ الاسلام اوسکی کمر مین
تلوار باندہتے ہین بعد اس فتح کے سلطان نے ڈیڑہ لاکھ فوج اور تین سو توپین لیکے
قلعہ بلغراد کا محاصرہ کیا اور مدتون محاصرہ رہا سلطان کے بہی اس محاصرہ مین خفیف زخم آیا

مگر قلعہ فتح نہوا بالآخر سلطان نے محاصرہ اوٹہاکے ادرنہ کی طرف معاودت کی چند دنون
بعد سلطان نے پھر ملک ستانی کی عزیمت کی اور بہت سے شہر یونان اور ملک
سرب یعنے سرویہ و طرابزون اور ولایت سینوب وجزیرہ لسبوسہ وکشور صقالیہ اور
بلاد ارنبوط کے فتح کیئے ۸۸۵ھ مین میش طش کے سپہ سالاری مین جو قیصر کے عزیزون
مین تہا ایک فوج جزیرہ رودس کے فتح کو روانہ کی اور تین مہینہ تک جزیرہ کا محاصرہ رہا
آخر کو جزیرہ فتح نہوا اور فوج واپس گئی بعد اوسکے سلطان نے دو لشکر جرار ایک کو
جزیرہ قبرس اور دوسرے کو ایران کے فتح کے لئے تیاری کا حکم دیا ہنوز یہہ لشکر
مرتب وتکمیل نہین ہوا تہا کہ سلطان نے جمادی الاول ۸۸۶ھ موافق ۱۴۸۱ء مین انتقال
کیا اور بلدۂ ازن مکید مین مدفون ہوئے عمر اس سلطان کی ۵۲ برس تہی اور مدت
سلطنت ۳۱ برس بارہ سلاطین کے ملکون کو اسنے فتح کیا اور دوسو سے زیادہ
قلعہ مسخر کیئے عالمون کو نہایت دوست رکھتا علم کی بہت قدر کرتا تہا اور خود بہی علم
سے بے بہرہ نہ تہا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اس بادشاہ کے ہم عصر ہین اس بادشاہ کی

دو بیٹے تہی بایزید وجمشید

ذکر سلطان بایزید ثانی — سلطان ۸

محمد خان کے وفات کے بعد محمد پاشا وزیر چاہتا تہا کہ جمشید سلطان کے چہوٹے
بیٹے کو تخت پر بٹہاوے مگر فوج ینگ چری نے وزیر کو قتل کرڈالا اور اوسکی جگہہ
اسحق پاشا کو مقرر کیا اس عرصہ مین بایزید چار ہزار سوار کے ساتہہ آماسیا
مین آیا اور باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا جمشید نے برصہ مین جاکے بغاوت شروع

کردی بایزید نے اوسکے مقابلہ کو لشکر روانہ کیا لیکن سلطانی لشکر نے شکست کہائی
اور بایزید بذات خود متوجہ ہوا اور جمشید کو بہگادیا راہ مین قوم ترکمان نے جمشید کے
ہتیار و کپڑے چہین لئے اور جمشید مصر کے طرف چلا گیا جہان قاید بیگ قوم چرکس کے
سردار نے اوسکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنے پاس رکھا ترکمانون نے جمشید کا لباس
و ہتیار جو چہین لیا تہا بایزید کے پاس بغرض انعام لے گئے مگر اوسنے بجائے اسکے
کہ اون لوگون کو کچہہ انعام دے اون سبکو پہانسی دیدی اور یہہ کہا کہ جو غلام و نوکر اپنے مالک
سے بیوفائی و نمک حرامی کرین اونکی یہی سزا ہے چار مہینہ کے بعد جمشید قاید بیگ
سے رخصت ہوکے مکہ معظمہ کو چلا گیا اور حج کے بعد پہر لڑائی کا سامان فراہم کیا
بایزید نے جمشید کو لکہا کہ خدا کے حکم سے یہہ ملک میرے حصہ مین تہا اب تمکو
بہی خدا کی مرضی و تقدیر پر راضی ہونا چاہیئے مگر جمشید نے نمانا اور پہر آپس مین لڑائی
ہوئی مگر جمشید شکست کہا کے طاش ایلی کی طرف بہاگ گیا اور قوم صقالیہ نے
اوسکی حمایت کی بایزید نے حاکم رودس کو خط لکہا کہ جمشید کو گرفتار کرکے میرے پاس
روانہ کرو اور خراج بہی بہیجو مگر رودس نے نمانا اور جمشید کو بایزید کے خوف سے
شہر نیس علاقہ اٹالی مین بہیجدیا جمشید وہان بہی نہ ٹہرا اور شہر روسیلون علاقہ
فرانس مین اور دوسرے ملکون اور شہرون مین سات برس تک پہرتا رہا آخرش
شاہ فرانس نے اوسکو قید کیا جب پاندسویں ایم براطوس مرگیا جمشید قید سے
بہاگ کے پوپ سلنیوس کے پاس گیا اور اپنا حال بیان کیا پوپ نے اوسکو
بڑے اعزاز سے اپنے پاس رکہا جب پوپ مرگیا اور اوسکا بیٹا اسکندر ششم

جانشین ہوا تو بایزید نے پوپ کو جمشید کے شر دفع کرنیکی ترغیب دی اور پوپ نے
روپیہ کی طمع مین جمشید کو زہر دیدیا بایزید نے اپنے عہد مین بہت سی لڑائیان لڑا بہت سے
ملک فتح کئے ایک مرتبہ وہ بقصد تسخیر ملک ارنوط جاتا تہا اثنائے راہ مین ایک فقیر
سلطان کے پاس آیا اور چاہتا تہا کہ اوسکو ہلاک کرے محافظین سلطانی نے اوسیوقت اوسکو
ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اوس روز سے یہہ دستور ہوگیا کہ کوئی شخص ہتیار بند سلطان کے پاس
نہین جاسکتا سنہ ۹۰۲ مین سلطان نے بلاد بولونیا پر حملہ کیا اور دس ہزار عیسائی کو قید کرلایا
اور بولونیا کو خوب لوٹا سنہ ۹۱۵ مین قسطنطنیہ مین ایک زلزلہ آیا جس سے ایک ہزار ستر گھر اور
ایک سو نو مسجدین اور ایک ٹکڑا قصر سلطانی کا گرپڑا اور بیالیس دن تک زلزلہ باربار
آتا تہا سلطان نے پندرہ ہزار معمار و مزدور اون سب منہدمہ عمارت کی درستی کو مامور کئے
اور سب کو ترمیم کرادیا سنہ ۹۱۸ مین سلطان نے بعارضہ نقرس بیمار ہوکے وفات پائی
عمر اسکی ۶۶ سال کی تھی اور ۳۲ برس پادشاہت کی یہہ پادشاہ جسیم قوی ہیکل ظریف
ادیب عابد پرہیزگار تیر انداز اور شعر و سخن کا بھی مذاق درست رکھتا تہا ہر سال زر
خطیر مکہ معظمہ کو بہیجا کرتا تہا اسکے بیٹون مین جو جابجا بادشاہ ہوے سلطان جہاندار شاہ
سلطان احمد سلطان قورقود سلطان محمود سلطان عبداللہ اور سلطان علم شاہ
تھے ان سب کے بہی نامی اولاد ہوئی مگر سلطان بایزید خان کے ارشد و امجد بیٹو مین
سلیم خان تھے

ذکر سلطان سلیم خان اول سلطان ۹

بایزید کے مرنیکے بعد اسکا بیٹا سلیم خان جانشین ہوا ولادت اوسکی سنہ ۸۷۲ مطابق

سنہ ۹۱۷ھ مین ہوی اوسکی تخت نشینی کے بعد اوسکے بہتیجے علاء الدین نے شہر برصہ مین بغاوت
شروع کردی سلطان دار السلطنت مین اپنے بیٹے سلیمان کو اپنا قایم مقام کرکے
ستر ہزار فوج لیکے براہ خشکی علاء الدین پر چڑہ دوڑا اور ایک سو تیس جہاز جنگی
دریا کے راہ سے روانہ کئے علاء الدین کے باپ احمد نے بہی شہر اماسیا مین بغاوت
شروع کردی اور اوسکا دوسرا بہائی مصطفے اوسکا وزیر تہ یک ہوگیا سلیم نے راہ مین
سنا کہ مصطفے کی عورتین اوس پاس جاتی ہین اسلیئے اوس نے سوارونکو دوڑایا کہ اون سب کو
گرفتار کر لائین مگر احمد یہہ خبر پاتے ہی وہان آپہونچا اور سوارونکو متفرق کرکے عورتون
کو بچا لیگیا آخر کو سلیم نے سردارونکی سازش سے مصطفے کو گرفتار کرلیا اور گلا گہونٹ
کے مار ڈالا اور بعد اوسکے بہت سے امرا اور وزرا و بہائی بہتیجون کو قتل کیا سلیم کے
پاس سوا ے شاہ اسمعیل صفوی کے سب بادشاہون نے تحائف و نامہ بہیجے سلطان سلیم
سنی حنفی المذہب تہا تعصب مذہبی بہی اوسکے مزاج مین بہت تہا مرادخان کا ایک
بہتیجا شاہ اسمعیل کے پاس پناہ گزین ہوا اس سبب سے سلطان نے اوسپر
چڑہائی کی اور ڈیڑہ لاکہ فوج جرار اور ساٹہہ ہزار اونٹ محمولہ سامان جنگ لیکے ایران
پر حملہ کیا چونکہ شاہ مین مقابلہ کی طاقت نہ تہی چند منزل تک تمام دیہات کو اپنے ملک کے
جلادیا جس سے سلیم کے لشکر کو بوجہ نایابی خوراک وچارہ وغیرہ بڑی سخت تکلیف ہوئی
همدان پادشاہ نے سلطان سے شکایت کی کہ اس ملک مین سپاہیونکو بہت نقصان پہونچا
سلطان نے خفا ہوکر اوسکو قتل کیا اور شاہ اسمعیل کے پاس زنانہ لباس بہیجا اگرچہ
شاہ مین مقابلہ کی طاقت نہ تہی مگر غیرت وحمیت نے جوش کیا اور غرہ رجب سنہ ۹۲۰ھ مین

دونون لشکرونمین خوب لڑائی ہوئی اس معرکہ مین شاہ اسمعیل زخمی ہوکر گھوڑے سے
گر پڑا سلطانی سوار چاہتے تھے کہ اوسکو گرفتار کرلین مگر ایک ایرانی سوار اپنی جان پر
کھیل کے وہان پہونچا اور اپنا گھوڑا شاہ کو دیا شاہ موقع پاکر گھوڑے پر سوار
ہوکے اوس معرکہ سے تبریز کیجانب نکل گیا اور وہ ایرانی سوار وہان مارا گیا سلیم
نے شاہ کے خیمہ گاہ کو لوٹا اور وہان سے شاہ کے تعاقب مین تبریز کو روانہ
ہوا یہان سلیم نے مرزا بدیع الزمان سے جو امیر تیمور گورکان کی اولاد مین تھے بہت
اعزاز و احترام سے ملاقات کی اور شاہ اسمعیل کا جس قدر مال و اسباب پایا اوسکو
ضبط کیا لاچار شاہ نے تحفہ و ہدیہ بہیج کے سلطان سے صلح کرلی -
سنہ ۹۲۱ھ مین سلیم نے کوماخ کا قصد کیا اور علاء الدولہ سردار ترکمان پر چڑہائی کی
سینان پادشاہ قیصر کے سپہ سالار نے علاء الدولہ کو قتل کرکے سر اوسکا سلطان
کے پاس بہیجا اور اُس نے عبرتًا عزیز مصر کے پاس روانہ کیا اسی عرصہ مین خبر ملی کہ قسطنطنیہ
مین قوم ینگ چری نے صدر اعظم کا گھر لوٹ لیا اور غدر مچا رکھا ہے سلیم فورًا اسلام
بول مین آیا اور مجرمین کو قتل کیا اوسکے بعد دیار بکر و باردین و سنجار و موصول وغیرہ کو
فتح کیا سنہ ۹۲۲ھ مین قانصو والی والی مصر سے ناخوش ہوا اور اوسکے استیصال کا قصد
کیا مغل بیگ وکیل عزیز مصر کا حاضر ہوا سلطان نے اوسکے قتل کا حکم دیا مگر یونس
بادشاہ کی سفارش سے خون تو معاف کردیا مگر اوسکی ڈاڑھی مونڈوا کے ایک خارشتی
گدھے پر سوار کرکے تمام شہر مین تشہیر کی اور نکلوا دیا عزیز کو یہہ ذلت سن کے جوش
آگیا او مقابلہ کے لئے نکلا چونکہ وہ بہت معمر آدمی تہا عین معرکہ مین گھوڑے سے گر پڑا

اور مارا گیا سلیم نے وہان سے کوچ کر کے حلب و حمص و دمشق و شام کو فتح کیا اور چار مہینہ وہان مقیم رہا امراے عرب سے ملاقاتین کین کوہ لبنان پر متبرک مقامات کی زیارتون کا شرف حاصل کیا دمشق کی جامع امیہ مین خطیب کو خلعت اور پچاس ہزار قرش انعام عطا کیا یہہ مسجد بہت بڑی ہے طول اوسکا ساڈھے پانسو قدم اور عرض ڈیڑہ سو قدم ہے ستون اوسکے سنگ سماق اور رخام کے مختلف رنگ کے ہین چہہ سے قندیلین چاندی سونے کی زنجیرون مین لٹک رہی تھین رمضان کے مہینہ مین بارہ ہزار قندیلین اس مسجد مین روشن کیجاتی تھین چار محرابین اور چار امام اہل سنت وجماعت جیسے کہ مکہ معظمہ مین ہین یہان بھی ہین اور تین منارہ بہت بلند بنے ہوئے ہین تہہتر موذن نوکر تھے اور اس عمارت کی تعمیر مین تین لاکہہ اشرفی صرف ہوئی تھین اور بانی اِسکے ابو العباس ولید بن عبد الملک خلیفہ ششم بنی امیہ ہین۔
ان فتوحات کے بعد طومان والی مصر کے نام جو قانصو بیٹا تھا اطاعت کے لئے لکھا طومان نے سلیم کے وکیل کو مروا ڈالا اور نواحی شہر غزہ مین سلیم سے لڑائی ہوئی اور رومی غالب آئے اور شہر غزہ کو لے لیا اور جنگل کے راستہ سی مصر کا قصد کیا حسین باوشاہ نے راہ کی خرابی سے منع کیا کہ یہہ راستہ نہایت دشوار گذار ہے اسپر سلطان کا مزاج برہم ہو گیا اور حسین بادشاہ کو قتل کر ڈالا ۲۹ ذیحجہ ۹۲۲ھ مین طومان اور سلیم سے سخت لڑائی ہوئی پہلے ہی لڑای مین سینان پادشاہ سپہ سالار رومی مارا گیا آخر چند لڑائیون کے بعد مصر فتح ہوا شہر کے باشندے گھر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے سلیم شاہ نے اونکو امان دیکے شہر مین بلا لیا اور جب وہ لوگ اپنے مکانون مین آکے آباد ہوئے

اونکے ساتہہ عہد شکنی کی گئی اور اسی ہزار مصری کی گردنین ماری گئین طومان نے ایک بہاری فوج صحرای عرب سے جمع کرکے پہر مقابلہ کیا اور سلیم کو شکست دی مصر پہر چہین لیا سلیم نے مصطفےٰ بادشاہ کو طومان پاس بہیجا اور صلح کی درخواست کی طومان نے مصطفےٰ کو مار ڈالا اور پہر لڑائی کو تیار ہوا مگر اب اوسنے شکست کہائی اور بہاگ کے اپنے ایک ہمراہی سردار کے پاس پناہ لی اوسنے طومان کو پکڑ کے سلیم کے حوالہ کردیا اور سلیم نے فی الفور طومان کی گردن اوڑادی اسی سال حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً سلطان کے قبضہ مین آئے اس واقعہ کے بعد سلیم نے ۹۲۵ھ مین قسطنطنیہ کو مراجعت کی اور ڈیرہ سو جنگی جہاز کا بیڑہ تیار کیا اور ساتہہ ہزار فوج نئی بہرتی کی ۸ شوال ۹۲۶ھ مین اور چون سال کی عمر مین انتقال کیا نو برس بادشاہی کی یہہ بادشاہ طویل القامت جسیم سرخ رنگ غصہ ور و ظالم تہا ڈارہی مونڈاتا تھا اور شکار کا بہت شوقین تہا شاعری کا بھی شوق تہا اور اوسکے اشعار عربی و فارسی و ترکی روم مین بہت مشہور ہین

ذکر سلطان سلیمان خان اول سلطان ۱۰

سلیم خان کے بعد اوسکا بیٹا سلیمان خان ۹۲۶ھ مین تخت پر بیٹھا اس بادشاہ کے زمانہ مین سلطنت عثمانیہ مین حشمت و شوکت کو بہت ترقی ہوئی تیرہ لڑائیان بذات خود اُسنے کین اور اپنے ملک مین بہت سے عمارتین بنائین اور اپنی مدت سلطنت مین بڑے بڑے اہم کام کئے پہلے بلغراد کو بذات خود فتح کیا اور مستقر خلافت پر لوٹ آیا اس سعادت کے دس دن کے اندر تین بیٹے اِسکے مر گئے بعد اوسکے فرانس اور دوسرے

قومون سے بارہا لڑا اور مظفر و منصور رہا ابراہیم پادشاہ سلطان کا بہنوئی بھی عیسائیون کی لڑائی پر مامور ہوا جس نے دو لاکھ عیسائی قتل اور ایک لاکھ گرفتار کیے اور خزانہ سلطانی کو زر و جواہر سے بہر دیا اور پھر ایک مرتبہ عیسائیون پر حملہ کیا اور پانچ ہزار سر اونکے لے آیا اور سلطان کے خیمہ کے پاس برج کی طرح چن دیے سات مہینہ مین یہہ مہم اوسنے انجام کو پہونچائی

شعبان ۹۳۱ھ مین جامع مسجد حلب مین وہان کے لوگون نے قاضی کو شہید کیا پادشاہ فوراً وہان پہونچا اور مفسدین کو گرفتار کر کے قتل کیا اسی سال مین شاہ نمسا کا وکیل مع نامہ حاضر ہوا مگر چونکہ نامہ مین مضمون خلاف طبع تہا سلطان نے نو مہینہ سفیر کو قید رکھا اور بعد اوسکے رہا فرما کے جواب دیا کہ مین خود آکے ان امور کا جواب دیتا ہون اور ۱۵۲۹ء مین ایک لاکھ پچاس ہزار فوج اور تین سو توپین لیکے نمسا پر چڑہائی کی راستہ مین ایک جگہہ پانی بہت برسا اور دریا نے اسقدر طغیانی کی کہ تمام خیمہ و سپاہ دریا برد ہو گیا اور سلطان اور لشکر کو سخت تکلیف و زحمت ہوئی دو روز کے بعد سلطان یہان سے روانہ ہوا اور راستہ مین شاہ موہگز نے ملاقات کی سلطان اوسکے ساتہہ با خلاق و اعزاز پیش آیا اور خلعت قیمتی اور گھوڑے مع ساز و سامان مرصع انعام مین دیکے رخصت کیا یہان سے بودکرین کیطرف روانہ ہوا وہان کے پادشاہ نے مقابلہ کیا بہت سے عیسائی مارے گئے اور یہہ ملک بھی سلطان کے تخت و تصرف مین آگیا ان سب فتوحات کے بعد سلطان نے بڑے کر و فر کے ساتہہ اسلامبول کو معاودت کی

محرم ۹۳۵ھ مین شاہ فرانس نے درخواست کی کہ کنیسہ عیسائیان جو بیت المقدس

مین سے ہے عیسائیونکو دیدیا جائے سلطان نے جواب لکہا کہ یہہ کنیسہ مدت سے اہل اسلام
کی مسجد ہوگیا ہے اب خلاف عملدرآمد قدیم اوسکا قبضہ نہین اوٹھہ سکتا چونکہ یہہ امر مذہب
سے متعلق ہے بافسوس یہہ درخواست قبول نہین ہوسکتی اگر جاگیر یا مال ومتاع طلب
کرتے تو دریغ نہ کیا جاتا ۹ رمضان سنہ مذکورہ مین سلطان دولاکہہ فوج لیکر قسطنطنیہ
سے نکلا اور ولایت سرب پر چڑہائی کی ۴ قلعہ فتح کئے اور شہر بلغراد مین نہایت شان
وشوکت سے داخل ہوا اور فوج کو انعام ومال غنیمت تقسیم کیا سنہ ۹۴۱ھ مین عجم کیطرف
متوجہ ہوا اور بغداد کو فتح کرلیا اور امام ابوحنیفہ کے مقبرہ کو دوبارہ تعمیر کیا اور براہ تبریز
قسطنطنیہ کو لوٹ آیا یہان اُسنے ابراہیم بادشاہ کو کسی جرم مین معطل اور قتل کرکے اوسکی
جگہہ خیرالدین بادشاہ کو خلعت وزارت عطا کیا جسنے بحکم سلطان سنہ ۱۵۳۵ع مین شہر
ٹونس کو فتح کرلیا مگر شاہ ٹونس نے شاہ اسپین کی مدد سے پہر اپنا ملک واپس لے لیا
سنہ ۱۵۳۹ع مین سلطان پھر بعزم ملک ستانی اسلام بول سے نکلا اور خیرالدین بادشاہ کو علحدہ
لشکر کے ساتہہ فتح وتسخیر ممالک پر مامور کیا بادشاہ وزیر نے بہت سے جزایر و بنادر
اور شہرونکو فتح کرکے اپنے ملک مین داخل کیا سنہ ۹۴۸ھ مین پہر عجم کیطرف گیا راہ مین سلطان
علاءالدین شاہ ہند کا ایلچی حاضر ہوا اور نامہ گذرانا جسکا جواب مع تحایف وخلعت سلیمانخان
ایلچی کے ہاتہہ بہیجا گیا بعد اوسکے ایرانیون سے مقابلہ ہوا اور سلطان نے فتح پائی
عثمان پاشا کو جسنے اس مہم مین کارنمایان کئے تہے حلب کا حاکم کردیا اور شاہ
ایران سے صلح کرکے واپس ہوا سنہ ۱۵۵۲ع مین سلیمان کے بیٹے مصطفے نے بغاوت
کی اور گرفتار ہوکے قتل کیا گیا سنہ ۱۵۵۲ع مین مسجد سلیمانیہ تیار ہوئی اسی سال شاہ ایران کا

نامہ آیا

نامہ آیا اور جواب لکھا گیا اور سلیمان کے دوسرے بیٹے بایزید نے بغاوت کی اور شکست پائی اور سنہ ۹۶۵ مین ملک عجم مین بہاگ گیا شاہ طہماسپ صفوی نے اوسکی نہایت عزت و خاطرداری کی سلیمان کو جب یہہ خبر ملی تو اوسنے شاہ سے اپنے بیٹے بایزید کو طلب کیا اور شاہ نے سلطان کے معتمدین کے ہمراہ بایزید کو بہیجدیا جنہون نے بایزید کا کام راستہ ہی مین تمام کر ڈالا سلطان شاہ کے اس تعمیل حکم سے نہایت خوش ہوا اور شکریہ مین بہت دوستانہ خط لکھا اور چار لاکھ اشرفیان شاہ کو بہیجین سنہ ۹۷۰ مین سلیمان نے ملک افریقہ کو فتح کیا اسی سال مین شاہ اسپین نے سلطان کے ملک پر حملہ کیا اور بعض قلعہ لے لئے سلیمان نے اکہتر جہازونکا بیڑہ تیار کر کے مصطفے پادشاہ کے سپہ سالاری سے بغرض مقابلہ شاہ اسپین روانہ کیا مصطفے نے اس مہم کو بفتح و کامیابی انجام کو پہونچایا اور کئی ہزار قیدی اسپین سے گرفتار کر لایا پہر سلطان نے بہ نفس نفیس جہاد کا ارادہ کیا اور بلغراد مین آیا اور عیسائیون سے بہت سے ملک فتح کئے سنہ ۹۷۴ مین قلعہ زیگات کا محاصرہ کئے پڑا تہا کہ وجع مفاصل کے عارضہ مین اوسنے انتقال کیا محمد صقلی سپہ سالار نے سلیمان کی مرگ کو مخفی رکھا اور محاصرہ اور لڑائی کو بدستور قایم رہنے دیا یہان تک کہ قلعہ فتح ہو گیا اور سلطان کی وفات کے اکیسوین دن اوسکا بیٹا بلدہ بلغراد سے یہان پہونچگیا اوسوقت سپہ سالار نے پادشاہ کے وفات کی خبر فوج پر ظاہر کی یہہ پادشاہ سرخ رنگ بلند پیشانی ترشرو عالی ہمت تہا ۴۸ سال پادشاہی کی اور ۷۴ سال زندہ رہا

ذکر سلطنت سلیم خان ثانی سلطان ۱۱

یہہ بادشاہ سنہ ۹۲۹ مطابق سنہ ۱۵۲۴ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۹۷۴ مطابق سنہ ۱۵۶۶ع مین اپنے باپ کے

جگہہ تخت نشین ہوا اور باپ کی نعش قسطنطنیہ مین لا کے دفن کی اسکے ابتدا عہد مین
قوم ینگ چری نے غدر کیا جسکو اوسنے بتالیف قلوب و انعام و اکرام فرو کیا اور ایلچی
شاہ ایران کا نامہ تعزیت و تہنیت اور دو دانہ موتی کے بوزن چالیس درہم اور ایک
دانہ یاقوت کا بقدر شفتالو لیکے حاضر ہوا سلطان نے تحفہ دوستانہ قبول کیا اور جواب و شکریہ
مع ہدایا روم کے ایلچی کو حوالہ کر کے رخصت کیا انہین دنون سلطان نے امام و والی صنعائی
یمن سے مقابلہ کیا اور والی صنعا کو شکست دی۔

زوسفناسی یہودی نے جو سلطان کا عہد شاہزادگی سے نہایت مصاحب و عزیز تہا
بہت عروج پایا اور سلطان اوسکے کہنے کو بہت مانتا تہا اوسکی تحریک سے جزیرہ قبرس و سایپرس
پر چڑہائی کی اور تین سو ساٹہہ جہاز جنگی بسپہ سالاری مصطفے پادشاہ روانہ کئے جس نے بہت
لڑائیون کے بعد جزیرہ کو فتح کیا اور بہت سا نقد و جنس اور دو ہزار لونڈی و غلام سلطان
کیخدمت مین پیش کئے اس لڑائی مین پچاس ہزار سلطانی فوج کام آئی بعد اس واقعہ کے
شاہ اسپین اور پوپ روم نے باتفاق سلطان پر چڑہائی کی اور دریائی لڑائی مدتون رہی
سلطان کا اس ہنگامہ مین بہت نقصان ہوا اور ۲۴ جہاز قیصری تباہ و برباد ہوئے اس فتح کے
یادگار مین شاہ اسپین لو ریپ ہم تک یہ سال ایک معین دن مین خوشیان کرتے ہین
اور عید مناتے ہین بعد اوسکے انہین ایام مین سلطان اور عیسائیون سے مصالحہ ہو گیا
۴ شعبان ۹۸۲ھ مطابق ۱۵۷۴ء سلطان نے بعارضہ تپ محرقہ وفات پائی
اور بیس سلطنت کی اور پچاس سال زندہ رہا یہہ پادشاہ شراب بہت پیتا تھا اور عیش
دوست اور راگ و رنگ کا نہایت شوقین تہا مگر محمد سقلی وزیر کے حسن انتظام و خوش لیاقتی سے

اسکی مملکت مین کوئی فتور نهین هوا ۔

ذکر سلطنت مراد خان ثالث سلطان ۱۲

سلطان مراد خان سنہ ۹۸۲ھ مین اپنے باپ کی وفات کے بعد تخت پر بیٹھا اور اپنے پانچ بھائیون کو قتل کیا اور مسجد ایاصوفیه مین باپ کے برابر اونکو مدفون کیا چارسو عیسائیونکو جو قید تھے رہا کر دیا بہت سے امرا اور عماید کو خدمات سے برطرف اور معزول کیا سنہ ۱۵۷۶ء مین تفلس پر لشکر کشی کی اور گرجستان کو فتح کر لیا سنہ ۱۰۰۳ مین انتقال کیا ۲۱ برس سلطنت کی یہہ سلطان متوسط القامت زرد رنگ چھوٹی ڈارہی اور چھوٹی آنکھین رکھتا تھا نہایت عیش دوست تھا اور اوسکے محل مین پانسو لونڈیان و حرم تھین ۔

ذکر سلطان محمد خان ثالث سلطان ۱۳

سلطان محمد باپ کے وفات کے وقت شہر مانیسہ مین تھا صفیہ سلطان اوسکی مان نے مخفی طور پر اوسکو باپ کے مرنے کی اطلاع دی اور سلطان کے مرنے کو بالکل مشتہر نہین کیا جب سلطان محمد خبر سنتے ہی بارہوین دن پہونچا اور تخت پر بیٹھہ گیا اوس وقت بادشاہ کے مرنیکی خبر مشتہر ہوئی تخت پر بیٹھتے ہی کل اختیارات سلطنت اپنی ماں کے سپرد کر دئے اور اونیس بھائیون کو قتل کیا اور باپ کے برابر اونکو مدفون کیا باپ کی دس عورتونکو جو حاملہ تھین دریا مین غرق کر دیا بادشاہ نمسا نے سلطان کے لشکر سے مقابلہ اور اوسکو مغلوب کیا محمد خان نے اپنے سپہ سالار فرہاد بادشاہ کو قتل کرکے اوسکی جگہہ سینان بادشاہ کو کہ اسی برس کا بڈہا تھا لڑائی پر روانہ کیا مگر وہ بھی مغلوب ہوا آخر ۲۴ شوال سنہ ۱۰۰۴ کو محمد خان بنفس نفیس متوجہ ہوا اور شہر ارلو کو سات دن مین فتح کر لیا

اور شاہ نسا کو بھگا دیا بہت سے عیسائیوں کو قتل کیا ۱۶۰۲ء سنہ میں سلطان اور شاہ ایران
سے مقابلہ ہوا سنہ ۱۶۰۳ء میں سلطان نے علیل ہو کے وفات پائی عمر اس بادشاہ کی ۳۷ سال
تھی اور نو برس بادشاہت کی افیون بہت کہاتا تھا مگر شراب سے کارہ تہا بہت سے
شراب خانہ موقوف کردئے

ذکر سلطان احمد خان اول سلطان ۱۴

سلطان احمد جب تخت پر بیٹھا اوسکی عمر تیرہ سال کی تھی جلوس کے بعد اُسکو معلوم ہوا کہ شاہ
ایران نے ملک قیصری مین مداخلت شروع کردی ہے اور بلدہ اریغان اور قلعہ قرس
اور دوسرے قلعہ وغیرہ فتح کرلئے اور رومی فوج مغلوب ہوئی اسلئے وہ بذات خود
مقابلہ کو نکلا اور شاہ کے لشکر سے مقابلہ کرکے واپس آگیا اس راہ مین برف و سردی
اور دوسری بیماریوں سے بہت لوگ لشکر کے مرگئے اہل مجر (ہنگیریا) کے باشندون
نے شاہ نسا آسٹریا کے ظلم وستم کی سلطان سے فریاد کی سلطان نے ان
لوگون کی بہت دلجوئی وحمایت کی اور انہین مین سے ایک شخص کو بادشاہ بنا کے ہنگیریا کے
تخت پر بٹھا دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے ملک قیصری جو شاہ آسٹریا کے قبضہ مین
آگئے تھے پھر سلطنت روم مین داخل ہوگئے ۔

سنہ ۱۶۰۴ء مین شہر برصہ پر سلطان نے حملہ کیا بادشاہ نسا نے صلح کرلی اور خراج
دیکے سلطان کو فایز المرام رخصت کیا سلطان نے مراد پادشاہ کو سرجان پولاد حاکم اکراد
اور امیر فخر الدین پر لشکر کشی کیلئے بھیجا اور بہت سخت مقابلہ کے بعد جان پولاد بھاگ گیا
اور حلب کے متصل مارا گیا حلب کے باشندون نے مقتولین کے سر مراد پادشاہ کے

پاس بہیجدے امیر فخر الدین بھی مقابلہ مین ٹہرنسکا اور بہاگ گیا مراد بادشاہ نے مظفر
و منصور قسطنطنیہ کو مراجعت کی سنہ ۱۰۲۱ مین مراد بادشاہ ایران کی مہم پر بہیجا گیا اور اوسنے
شاہ کو شکست دی اور تبریز کو لے لیا شاہ نے صلح کر لی چند دنو نمین مراد بادشاہ مر گیا اور
نصوح بادشاہ اوسکی جگہہ مقرر ہوا مگر تہوڑے ہی عرصہ مین سلطان نے اغواے مفتی عزیز کا
سے اوسکو مارڈالا اور اوسکی جگہہ محمد بادشاہ کو مامور کیا چونکہ شاہ ایران نے حسب وعدہ
صلح کے شرایط ادا نہین کئے لہذا سلطان نے فوج کو ایران روانہ کیا جو برف و بارش کے
صدمہ سے بہت نقصان اوٹہاکے ناکام واپس آئی اس لئے محمد بادشاہ خدمت سپہ
سالاری سے معزول اور اوسکی جگہہ خلیل بادشاہ منصوب ہوا سنہ ۱۰۲۵ مطابق سنہ ۱۶۱۶ء
شاہ اسٹریا کا ایلچی باون ہرمان قسطنطنیہ مین آیا سلطان کو معلوم ہوا کہ عیسائیان اسلامبول
نے بقصد فساد و غدر بہت قسم کے ہتہیار اپنے مکانو نمین جمع کئے ہین لہذا اونکی
خانہ تلاشی کی گئی اور چار عیسائی سردار گردن مارے گئے ایران کے تسخیر کیلیے بہت
بڑا لشکر بہیجا گیا مگر وہ شکست کھاکے واپس آیا سلطان نے اس مرتبہ خود چڑہائی کا
ارادہ کیا مگر انہین دنون مین کہ سنہ ۱۰۲۶ تھے سلطان نے رحلت کی چودہ برس سلطنت کی
یہہ بادشاہ جوان طبیعت عیش دوست تہا اسکے زمانہ مین تنبا کو پینے کا رواج ہوا
جسکو تجار ہالنڈ سنہ ۱۶۰۵ مین لائے استنبول مین مسجد جامع احمدی اور حوض توپخانہ اونہین کا
بنایا ہوا ہے حرمین شریفین مین بھی اونکے یادگار و آثار باقی ہین چنانچہ کوکب دری اونہین نے
روضہ مبارک پر چڑہایا تہا

ذکر سلطان مصطفی بن سلطان محمد ثالث سلطان ۱۵

سلطان احمد نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ مصطفے اوسکے بھائی کو تخت پر بٹھایا جائے
کیونکہ عثمان سلطان احمد کا بیٹا کم عمر اور تیرہ برس کا تہا اس وصیت کی تعلیم ہوئی مگر چونکہ وہ چودہ
برس تک عورتوں مین قید رہا اور سلطنت کا حوصلہ نہین رکھتا تہا اس لئے امرا نے باتفاق اوسکو
پھر قید کر لیا اور عثمان کو تخت پر بٹھلایا

ذکر سلطان عثمان ثانی سلطان ۱۶

عثمان خان نے ۲۵ سنہ مین تخت پر بیٹھتے ہی خلیل بادشاہ کو فوج کے ساتھہ ایران پر بہیجا
مگر وہ اردبیل تک گیا اور شاہ عباس سے صلح کر کے ۱۶۱۸ع سنہ مین واپس آگیا قیصر نے خلیل بادشاہ
کو معزول کر کے اوسکی جگہہ چلپی بادشاہ کو مقرر کیا جو فن سپاہ گری مین خوب ماہر تھا اور سکندر
بادشاہ کو والی بولونیا کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا جہان چند لڑائیان خوب ہوئین بیس ہزار
آدمی بولونیا کے مارے گئے اور دس ہزار گرفتار ہو کے اسلامبول مین آئے اور یہان
وہ قتل ہوئے روس و فرانس و پوپ روم نے ہر چند بولونیا کی مدد قرار واقعی کی مگر قیصر کے
لشکر پر فتح مند نہو سکے اور مسلمان مظفر و منصور رہے عیسائیون نے جزیہ قبول کیا
یہہ بادشاہ بھی عورتون کی صحبت کا بہت شایق اور عیش دوست تہا اور طبعی میل و توجہ اوسکی
اوسی طرف تہی ایک دفعہ مفتی شہر کی لڑکی سے نکاح کیا اس حرکت سے ارکان دولت
اور سرداران فوج اوس سے بہت ناخوش ہوئے کہ اوسنے غیر کفو مین نکاح کیا اونہین
دنوں مین کہ ۳۱ سنہ مطابق ۱۶۲۲ع سنہ عیسوی کے سلطان نے عزم حج کیا اور شہر کے باہر خیمہ ڈالا
سپاہ نے بلوا کر دیا اور عثمان کو نہایت ذلت و خواری سے قتل کیا کیونکہ اونکو یہہ
گمان تہا کہ بادشاہ بحیلہ حج چاہتا ہے کہ نئی فوج فراہم کرے اور قدیم لشکر مستاصل کر ڈالے

بعد اس واقعہ کے مصطفےٰ کو پہر قید سے نکال کے تاج اوسکے سر پر رکھا جیسا
کہ ہنری چہارم کے قتل سے فرانس مین تزلزل ہوگیا تہا ویسا ہی اس ہنگامہ سے دولت
عثمانی مین بہی بڑی ابتری پہیل گئی شاہ ایران نے فرصت پاکے ممالک عثمانیہ پر
دست درازی شروع کردی سرداروں نے جب یہہ حال دیکہا کہ مصطفےٰ سے کسی طرح انتظام
سلطنت نہین ہوسکتا اوسکو تخت سے اوتارکے سنہ ۱۰۳۲ء مین پہر حرم سرا مین مقید کردیا اور
مراد خان چہارم سلطان احمد کے بیٹے کو جو پندرہ سالہ اور جوان تہا سلطان بنایا۔

ذکر سلطان خان مراد چہارم سلطان ۱۷

مراد خان سنہ ۱۰۳۲ء مین تخت پر بٹہایا گیا اور دوسرے دن جلوس کے ساتہہ وہ مسجد ابو ایوب مین
گیا اور سلاطین عثمانیہ کے رسم کے موافق تلوار کمر مین باندہی اور شاہ ایران کے
غلبہ اور فوج قیصری کے شکست کی اخبار سنکے اوسنے بہت بہاری فوج تیار کی اور بغداد
بہیجی عجم اور روم کی فوجون مین بڑی بڑی لڑائیان رہین آخر رومیون نے بڑی ہولناک
لڑائی کے بعد بغداد کو لے لیا بعد اوسکے شاہ عباس صفوی نے بغداد پر چڑہائی کی
اور بغداد کو سلطان سے چہین لیا کہتے ہین کہ رومی اسقدر مارے گئے کہ بغداد کی ہر گلی
و کوچہ سے خون کی ندیان بہتی تہین ابوبکر بادشاہ کو زندہ پکڑکے پنجرہ مین قید کیا اور طرح
طرح کے عذاب کے ساتہہ دریاے دجلہ مین کشتی پر بٹہاکے جلادیا نوری افندی و عمر
افندی وغیرہ کو جو بڑے اکابر فوج سلطان کے تہے پہانسی دیدی اور محمد پادشاہ کو جو
ابوبکر بادشاہ کا بیٹا تہا خراسان بہیج کے مار ڈالا اور شاہ عباس بذات خود چند دنون بغداد
مین مقیم رہ کے حافظ پادشاہ سے لڑتا رہا اور موصل کو مسخر کرلیا آخر حافظ پادشاہ چند

لڑائیان لڑکے قسطنطنیہ چلا گیا اور وہان سے لڑائی کا سامان از سر نو کرکے پہر آیا شاہ
ہی بغداد مین آکے اوس سے مقابل ہوا اور اوسکو شکست دی لشکر قیصر شکست کہا کے
استنبول واپس چلا گیا حافظ پادشاہ نے بہاگتے وقت ایک بہت بڑی توپ جسکا
سلیمان شاہ نام تہا اور بہاری ہونے کے سبب سے ساتہہ نہ رکہہ سکتا تہا زمین مین دفن
کردی تہی شاہ نے یہہ خبر سنکے اوسکو نکلوا کے اصفہان بہیجدیا اور چند مرتبہ رومیون
سے لڑکے خود ہی اصفہان چلا گیا اور چند دنون کے بعد وفات پائی جب شاہ عباس
کی خبر وفات روم مین پہونچی تو خسرو بادشاہ ڈیڑہ لاکہہ لشکر لیکے ایران پر چڑہ آیا اور
ایرانیون کو شکست دیکے موصل کو پلٹ گیا۔

اس عرصہ مین روم کے سردار اور امرا مین نہایت مخالفت پہیل گئی اور ایک دوسرے
کے خواہان آبرو وجان ہوگئے اور ہزارہا مخلوق اس باہمی مخالفت کے سبب سے تباہ وہلاک
ہوئی خاص قسطنطنیہ مین سیکڑون گہر اور خانوادہ برباد ہوگئے امیر فخر الدین جو کوہ لبنان کا
حاکم تہا فرانس سے ملگیا کیونکہ وہ خسرو پادشاہ سے مقابل ہوا تہا اسوجہ سے سلطان
سے مطمئن نہ تہا سلطان کو جب اوسکے سازش کا حال عیسائیونکے ساتہہ معلوم
ہوا تو احمد پاشا کے تحت مین فوج اوسکی تادیب کو روانہ کی مگر جب احمد پادشاہ کو
شکست ہوئی تو فیروز اوغلی بحکم سلطان امیر کے مقابلہ کے لئے مامور ہوا اور اوسنے
امیر کی فوج کو شکست دی امیر علی امیر فخر الدین کے لشکر کا سردار مارا گیا اور امیر فخر الدین
زندہ گرفتار ہوا سلطان نے اوسکی خطا معاف کردی اور اپنے پاس بعزت رکہا اس
عرصہ مین خبر ملی کہ امیر کے پوتے نے بیروت کو خراب وتاراج کردیا اور احمد پادشاہ کو

دمشق کے اطراف مین شکست دی سلطان یہہ سنتے ہی برہم ہوگیا اور امیر فخرالدین کو قتل کرڈالا اور اوسکے دونون بیٹون امیر مسعود اور امیر حسین کی بھی گردن مارنے کا حکم دیا تہا مگر پہر اونکی جان بخشی کردی سنہ ۱۰۴۸ھ ۱۶۳۸ع مین سلطان مراد بنفس نفیس ایک لاکھ فوج لیکے بغداد پر چڑہ آیا راستہ مین اوسکا وزیر بہرام پادشاہ مرگیا اوسکی جگہہ طیار پادشاہ مامور ہوا بغداد پر پہونچکے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے کے متصل خیمہ زن ہوا اور لشکر ایران سے سخت لڑائی ہوئی طیار پادشاہ مارا گیا اوسکی جگہہ مصطفی پادشاہ وزیر ہوا آخر پچاس ہزار ایرانی مارے گئے اور بغداد فتح ہوگیا ایک ہزار ایرانی زندہ گرفتار ہوے اور سلطان کے روبرو اونکی گردنین ماری گئین اس فتح کے بعد سلطان نے اسلامبول مراجعت کی وہان پہونچکے بعارضہ بخار بیمار ہوا اور اپنے چہوٹے بہائی ابراہیم کے قتل کا حکم دیا مگر عیان سلطنت نے اوسے چہپا رکہا اور اوسکے قتل کے اطلاع سلطان کو دی سلطان نے نعش دیکہنے کو طلب کی مگر حکیم معالج نے کہا کہ نعش کا دیکہنا آپکے عارضہ کو مضر ہے غرض اسطور سے ابراہیم کی جان بچی الغرض ۱۶ شوال سنہ ۱۰۴۹ھ مطابق سنہ ۱۶۴۰ع مین سلطان نے انتقال کیا اس سلطان کی عمر ۳۵ برس تھی اور ۱۷ برس سلطنت کی گہوڑے کی سواری کا نہایت شوقین تہا آٹہ سو گہوڑے خاصہ کے ہمیشہ اوسکے اصطبل مین رہا کرتے تہے۔

ذکر سلطان ابراہیم خان سلطان ۱۹

مراد کے مرتے ہی ارکان دولت ابراہیم کے پاس جو حرم مین قید تہا حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کے بہائی نے انتقال کیا آپ چلکے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہون ابراہیم کانپ اوٹہا اور سمجہا کہ بہائی نے اسکو آنا اوسکا مافی الضمیر دریافت کرنے کو

یہہ پیام بہیجوایا ہے کہ ہمین نے دنیا چہوڑدی ہے مجہے بادشاہی نہ چاہیے لیکن ارالکین نے اوسکو اطمینان دلایا اور سلطان کی نعش لاکے دکہائی اوسوقت وہ مطمئن ہوا اور نعش کے دفن کا حکم دیا اور مراد کا جنازہ سلاطین گیان کے موافق نہایت دہوم سے اوٹہا کل فوج و لشکر اور اوسکی سواری کے گھوڑے جسپر اولٹی زینین لگائی گئی تھین ساتہہ تھے غرض بہ تجمل تمام جنازہ مدفن پہونچا اور دفن کیا گیا بعد فراغت سرداروں نے ابراہیم کو محبس سے نکال کے تخت رواں پر سوار کیا اور مسجد مین لائے اور تلوار اوسکو حوالہ کی اور توپون کی سلامی اوتاری گئی یہہ بادشاہ نہایت خفیف العقل اور کم ہمت اور بزدل تھا سوا عورتون مین بیٹہنے کے اور کسی امر کا سلیقہ نہین رکھتا تہا ساڑھے پانسو لونڈیاں حسین اپنی حرم سرا مین جمع کر رکھی تھین اور دن رات اونکی صحبت مین اپنی وقت عزیز کو برباد کیا کرتا تہا سلطنت کا کل کام ماں اور وزیرون نے ڈال دیا تہا مگر وزیرون نے جو خیر خواہ تھے خوب انتظام کیا اور دولت عثمانی کی آبرو کو برقرار رکھا سنہ ۱۶۴۵ء مطابق سنہ ۱۰۵۵ھ مین عیسائیون نے سلطانی جہازون سے کچہہ چہیڑ چہاڑ کی اسلئے چارسو جہازونکا بیڑہ اونکی تادیب کے لئے لنگرگاہ قسطنطنیہ سے جزیرہ مالٹا کو روانہ ہوا اور فتح و کامیابی کے ساتہہ لوٹ آیا سنہ ۱۰۵۶ مین پہر عیسائیون سے لڑائی ہوئی مگر ارکان دولت کی حسن تدبیر سے کوئی خرابی واقع نہین ہوئی فوج کے افسرون نے جب بادشاہ اور وزیر احمد شاہ کو عیش و عشرت مین اسقدر ڈوبا ہوا دیکہا تو چاہا کہ سلطان کو قتل کر ڈالین مگر اوسنے بہت سا روپیہ دیکے اپنی جان بچائی افسران فوج نے سلطان کے سات مہینے کے بیٹے کو بادشاہ بنایا اور ابراہیم کو محل مین قید کیا دس روز کے بعد بعضے امیرون نے چاہا کہ بادشاہ کو باہر نکالین مگر

جن امرا نے اوسکو قید کیا تہا اونہون نے ۱۸ رجب ۵۸ سنہ مین ابراہیم کا کام تمام کر دیا
اس بادشاہ کی عمر ۲۹ برس کی تہی نو برس بادشاہی کی حرکات ناسزا اوس سے بہت صادر
ہوئے شیخ الاسلام کی لڑکی کو بجبر چہین لیا اور اسی سبب سے نیک چری نے یورش کی
اور اوسکو ہلاک کیا

ذکر سلطان محمد خان چہارم سلطان ۱۹

محمد خان چہارم سات برس کی عمر مین تخت نشین ہوئے اونکی مان کوسم سلطان سلطنت کا
کام کرتے تہین ارکان سلطنت نے عورت کے حکومت قبول و گوارا نہ کی اور غدر
کر دیا اسلامبول مین نہایت تشویش پہیل گئی آخر کو کوسم سلطان سلیمان خواجہ سرا کے
ہاتہہ سے ماری گئین اور اونکے پاس سے بہت سا روپیہ اور اشرفی و چاندی و سونا
و جواہرات و قیمتی زیورات و چاندی سونے کے برتن برآمد ہوئے ۶۲ سنہ تک قسطنطنیہ
مین بے امنی اور فساد پہیلا رہا ۶۳ سنہ مین چالیس روز تک جابجا ملک روم مین زلزلہ آتا
رہا جس سے بہت سے جانون اور مال کو نقصان پہونچا ذیقعدہ ۶۳ سنہ سے جمادی الاول
۶۴ سنہ تک ارکین سلطنت مین باہم خوب لڑائیان و کشت و خون ہوا کیا بادشاہ کی کمسنی
کے سبب سے کسی پر رعب و داب نہ تہا کوبرلی محمد نام وزیر ہوا اوسنے اپنی
عقل و تدبیر سے ان سب خانگی فتنہ کو فرو کر دیا اور عیسائیون پر لشکر بہیجا اور اکثر لڑائیا
فتح کین جزیرہ تینیدوس وغیرہ کو مسخر کیا ۶۵ سنہ مین سرب پر لشکر کشی کی اور ڈیڑہ لاکہ
آدمی کو غنیم کے لشکر مین سے قتل کیا اور مظفر و منصور مستقر سلطنت پر واپس آیا
تہوڑے ہی دنون مین اس صائب تدبیر وزیر کے خوش سلیقگی اور حسن انتظام سے

سلطنت روم کے انتظام اور اصلاح مین نمایان ترقی ہوئی مگر اوسکی زندگی نے وفا نہ کی
پانچ برس تین مہینہ دس دن وزارت کا کام نہایت خوش تدبیری سے انجام دیکے ۱۷
ربیع الاول سنہ ۷۲ کو رحلت کی نزع کیوقت پادشاہ اوسکے پاس آیا اور وصیت کی درخواست
کی وزیر نے کہا کہ سلطنت کے کامون مین عورتون کو دخل ندینا عورتون کی صحبت سے
بہت پرہیز کرنا اپنے لشکر کو راضی رکھنا ایک آدمی بہی فوج سے کم نکرنا عیسائیون سے
ہمیشہ لڑتے رہنا اور اونکو کبہی مہلت ندینا سلطان نے اس وزیر کی وفات کے بعد اوسکے
بیٹے احمد پادشاہ کو وزارت کا خلعت عطا کیا یہہ بہی اپنے باپ کا ایسا ہوشیار و مدبر تہا ذیحجہ سنہ ۷۶
مین اوسنے قلعہ کرید پر چڑہائی کی اور جمادی الاول سنہ ۷۸ مین قلعہ کے متصل پہونچگیا اس قلعہ پر بائیس برس سے
قیصر کی فوج حملہ کر رہی تہی مگر قلعہ کی استواری اور ذخیرہ جنگ و اسباب یحتاج کی کثرت سے کبہی فتح
نہین ہوا تہا احمد پادشاہ نے قلعہ کا محاصرہ کرکے توپون سے قلعہ والون کو پراگندہ کردیا ۱۶۶۹ع سنہ ۸۰ مین
محصورین نے تنگ ہوکے امان طلب کی اور قلعہ خالی کردیا احمد پادشاہ کامیابی و فتح
کے ساتہہ سلطان کے حضور مین حاضر ہوا اور عنایات سلطانی سے اوسکے مرتبہ و اعزاز
مین اور ترقی ہوئی سنہ ۸۷ مین ملک روم مین طرح طرح کی آفتین نازل ہوئین علاوہ لڑائی
و کشت و خون کے متواتر زلزلون نے کتنے شہر نکو نیست و نابود کردیا بہت سے پہاڑ
شق ہوگئے وبائی طاعون سے لاکہون آدمی مرگئے برف باری اور سردی کی شدت سے
کروڑہا چارپایہ و پرندہ ہلاک ہوئے بیت المقدس مین ایک یہودی نے دعوی کیا کہ وہ
مسیح بن مریم ہے چونکہ یہہ شخص نہایت گویا اور وجیہ اور شعبدہ باز تہا یہودی و عیسائی
گروہا گروہ اوسکے معتقد و مرید ہوگئے حاکم بیت المقدس نے چاہا کہ اوسکو گرفتار کرے

مگر وہ اسلامبول کو بھاگ گیا یہان صدر اعظم احمد پادشاہ نے اوسکو قید کرلیا ہزارہا علما
سیکڑون روپیہ دیکے حبس مین اوسکے پاس جاتے تھے اور ملاقات کرتے تھے
سلطان محمد خان بھی اوسکے ملنے کو گیا اور کہا کہ مین تیرا امتحان کرتا ہون تو میدان
مین کھڑا ہوا اور مین اپنے لشکر سے کہتا ہون کہ وہ تجھپر تیر چلائین دیکھون تیر کا اثر تیرے
جسم پر ہوتا ہے یا نہین مسیح کاذب سلطان کے پانون پر گر پڑا اور کہا کہ مین آپکے
امتحان کی طاقت نہین رکھتا ہون سلطان نے اوسکے قتل کا حکم دیا مگر وہ اوسی وقت
تایب ہوگیا اور مسلمان اور بہت سے یہود و عیسائی بھی مسلمان ہوگئے اسی طرح ایک شخص نے دعوی
کیا کہ وہ موعود مہدی ہے اور قتل کیا گیا سنہ ۱۶۷۳ع مطابق سنہ ۱۰۸۴ مین ۲۴ رمضان المبارک کو
سلطان محمد کے محل مین سلطان احمد پیدا ہوا اور چند دنون تک اس تقریب مین عام طور
پر خوشیان کی گئین سنہ ۹۲ مطابق سنہ ۱۶۸۱ع مین احمد پادشاہ نے چھبیس برس وزارت کرکے
اکتالیس سال کی عمر مین انتقال کیا اور اوسکی جگہہ مصطفی پادشاہ وزیر ہوا اور سلطان نے
اوسکو ڈیرہ لاکھ فوج کے ساتھہ شہر فینا کی تسخیر پر مامور کیا جو ملک نمسا اسٹریا مین ہے
مصطفی اسنے وہان پہونچکے ممالک اطراف مین لوٹ و قتال شروع کردیا چالیس ہزار قیدی
پکڑکے سلطان کی خدمت مین روانہ کیے اور قلعہ فینا کو محاصرہ کرلیا اور قلعہ کے اکثر مکانات کو توپونکے
گولون سے اوڑا دیا شبانہ روز پینتالیس دن تک باہم گر گولونکی بارش رہی توپونکے
دہوئین سے رات و دن مین تمیز نہ تھی فینا کی فوج و رعیت خوب لڑی اور شاہان عیسائی
سے مدد بھی طلب کی سنہ ۱۶۸۳ع مین اسی ہزار فوج عیسائی مختلف قومون کی قلعہ کی مدد کو آئی
اس فوج کے سپہ سالار نے سلطان کی فوج کو دیکھہ کے کہا کہ افسر فوج کا ناتجربہ کار ہے

اس سے لئے کہ نشیب مین اوسنے اپنی لشکر کو رکھا ہے اور بلند مقامات کو بلا محافظت چہوڑ رکھا ہے بے شک ہم اوسپر غالب ہوجاوینگے الغرض دونون لشکر ایک روز خوب لڑے صبح سے شام تک بہت ہی سخت لڑائی ہوائی ہزار ہا آدمی طرفین سے خاک و خون مین مل گئے شام کو دونون لشکرون نے اپنے ڈیرہ ون پہر مراجعت کی مگر فوج روم کی اس لڑائی سے نہایت خستہ وضعیف ہوگئی تہی اپنے ڈیرے اور مقام چہوڑ کے بہاگ گئے صبح کو جب عیسائیون نے سنا نہایت خوش ہوئے اور خالی خیمون پر جا پڑے مال و اسباب خوب لوٹا اور اپنی فوج مین تقسیم کیا سلطان اسکی بزدلی و جبن سے نہایت برہم ہوا اور مصطفی بادشاہ کو صدارت اعظم سے معزول کر کے اوسکی جگہہ ابراہیم بادشاہ کو خلعت وزارت عطا کیا ان دنون پوپ روم نے تمام اقوام عیسائیونکو سلطان سے لڑنے پر ترغیب دی اور جابجا فوج سلطانی اور عیسائیون سے لڑائیان ہوئین جسمین اکثر عیسائی فتحیاب رہی سلطان نے جب ابراہیم بادشاہ کو لایق وزارت کے نپایا تو اوسے موقوف کردیا اور سلیمان بادشاہ کو اپنا وزیر بنایا اور وہ ۱۰۹۸ھ مین عیسائیونکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر پہلے ہی لڑائی مین بہاگ کے قسطنطنیہ چلا آیا سلطان نے نہایت خفگی و غیظ مین آکے اوسکو قتل کر ڈالا اور سیاؤش بادشاہ کو خلعت وزارت سے سرفراز کیا اور یہہ تمام سال آفات و مکروہات مین گذرا قحط سالی اور آتش زدگی سے بہت سا ملک خراب و برباد ہوگیا بعد اوسکے سپاہ ینگ چری سلطان سے بگڑ گئی اور چاہتی تہی کہ کچہہ فساد برپا کرے اور سلطان کو تخت سے اوتار دے کہ سلطان نے خود تخت سے کنارہ کشی اختیار کی اور اپنے بہائی سلیمانخان

ثانی کو سلطنت سپرد کر کے خود علیحدہ ہو گیا اور سوا شکار کے اور کسی طرف توجہ و رغبت نہین کرتا تھا

ذکر سلیمانخان ثانی سلطان ۲۰

یہہ سلطان ۱۰۵۲ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۱۰۹۹ھ مین تخت پر بیٹھا اوسکے جلوس کرتے ہی فوج باغی نے سیاوش پادشاہ کو اوسی کے مکان مین قتل کر ڈالا اور تین سو آدمی اور بھی اس ہنگامہ مین مارے گئے اور افسران فوج مین خانہ جنگی اور قتل و خون ہونے لگا عیسائیون نے اسوجہ سے ہر طرف غلبہ کیا اور جسکو موقع ملا سلطانی ملک دابا لیا اور کسی نے بیرونی دشمن کے دفع پر توجہ نہ کی اور کہان سے کرتے گھر کی خانہ جنگیون اور کشت و خون سے کسکو فرصت تہی سیاوش پادشاہ کے بعد اسمعیل پاشا وزیر ہوا اور تین مہینہ کے بعد برطرف ہو گیا اور اوسکی جگہہ تکفور مصطفی پادشاہ مقرر ہوا ۱۶۸۹ع سنہ مین والی نمسا اسٹریہ نے شہر بلغراد بلگیریا کو لے لیا ذوالفقار افندی شاہ نمسا کے پاس سفارت پر بہیجا گیا والی نمسا نے ایلچی سے درخواست کی کہ اسکا سجدہ کرے سفیر نے انکار کیا دس مہینہ اسی درخواست و انکار مین گذر گئے آخر سلطان سلیمانخان نہایت طیش مین آ کے بذات خود مقابلہ کو آیا اور بہت سخت لڑائی کے بعد فتح پائی اور اپنا ملک غنیم سے واپس کر لیا اور پہر کوپریلی مصطفی پادشاہ کو ساتھہ لیکے والی نمسا پر ملکر چڑہائی کی خزانہ مین روپیہ نہ تہا اسلئے تمام چاندی اور سونے کے برتن انکو روپیہ کرا ڈالا اور فوجی مصارف مین انکو صرف کیا کئی مقامات دشمن کے فتح کئے بلگیریا کو فتح کر لیا بعد اوسکے قسطنطنیہ کو لوٹ آیا ۲۲ رمضان ۱۱۰۲ھ سنہ مین تین سال نو مہینہ سلطنت کر کے مرض استسقا

مین وفات پائی مکانونکی تعمیر اور باغون کی آراستگی کا اوسکو بہت شوق تہا۔

ذکر سلطان احمد خان ثانی ‌ سلطان ۲۱

سلیمان خان کے وفات کے بعد جب احمد خان ثانی تخت نشین ہوا ارکان دولت نے حیاتی زادہ حکیم باشی کو مقید کیا اور اوسپر دعوی کیا کہ اوسنے سلطان کو بے آب و دانہ مار ڈالا آخر کو اوسے قتل کیا احمد خان نے کوپرلی مصطفی پادشاہ کو والی نمسا کے مقابلہ پر بہیجا اور دونون لشکر مین مقابلہ ہوا ناگاہ مصطفی پادشاہ جو فوج مین آگے آگے جا رہا تہا گولی کے لگنے سے مارا گیا اور سلطان کے لشکر نے شکست کہائی مگر اوسی دن قیصر روم نے دریائی لڑائی مین عیسائیون پر فتح پائی علی پادشاہ وزیر ہوا مگر اوسکی بدمزاجی اور خشونت سے عام لوگ ناراضمند تہے اسلیئے وہ بہت جلد معزول ہو کے جزیرہ قبرس کا سایہ برس کو بہیجدیا گیا اور حاجی علی پادشاہ والی حلب وزیر ہوا ۱۱۰۴؁ مین چوتہائی شہر قسطنطنیہ آگ سے جل گیا اور حاجی علی پادشاہ اپنی وزارت سے موقوف ہو گیا اور ایک شخص مصطفی نامی وزیر مقرر ہوا شاہ نمسا نے فرصت پا کے بلگیریا کو محاصرہ کر لیا ماہ ذیقعد الحرام سنہ مذکور مین بہت بہاری لشکر اوسکی مدافعت کے لئے روانہ ہوا شاہ نمسا نے خبر پا کر محاصرہ اوٹہا لیا محرم ۱۱۰۵؁ مین پہر قسطنطنیہ مین آگ لگی ایک حصہ شہر کا بالکل خاک سیاہ ہو گیا مصطفی پادشاہ وزارت سے معزول اور احمد پادشاہ اوسکی جگہہ وزیر مقرر ہوا اور اوسنے اپنی عہد وزارت مین قطعًا ممانعت کر دی کہ کوئی عیسائی رنگین لباس زرد جوتہ سمور کی ٹوپی نہ پہنے گہوڑے پر سوار ہو کے لئے کپڑے ہمیشہ پہنا کرے سواری مین گدہا رکہے تاکہ مسلمان و عیسائی مین

اتفاوت و امتیاز سے ہے چند دنونکے بعد احمد شاہ بہی سلطنت سے معزول کر دیا گیا اور سور علی
علی پاشا اوسکی جگہہ مامور ہوا یہہ طرابلس شام کا والی و حاکم تہا سنہ ۱۱۹۱ء مطابق ۱۲ ماہ جمادی الاول
سنہ ۱۱۸۷ مین سلطان کو مرض استسقا لاحق ہوگیا اور اوسی مین اوسنے رحلت کی تین برس آٹہہ
مہینہ سلطنت کی یہہ بادشاہ فاضل اور خوشنویس تہا سیر و شکار اور راگ و رنگ کو بہت دوست
رکھتا تہا

ذکر سلطان مصطفیٰ خان ثالث پسر محمد خان چہارم سلطان ۲۲

یہہ بادشاہ سنہ ۱۱۷۱ مین تخت نشین ہوا اور جلوس کرتے ہی منادی کی کہ بندگان خدا کے لئے
یہہ بات ہرگز مناسب نہین ہے کہ گھرونمین آرام سے بیٹہین کیونکہ عیسائیون نے مسلمانونکے
ملک پر حملہ و ہجوم کر رکہا ہے ہمارے آبا و اجداد ہمیشہ عیسائیون سے برسر رزم رہے ہے
ہین اونہین کے قدم بقدم مین بہی عیسائیون سے لڑونگا مسلمانون پر واجب ہے کہ
میری اطاعت کرین بعد اوسکے حسین پاشا کو امیر البحر کر کے جنگی جہاز عیسائیون کے
مقابلہ کو روانہ کئے حسین پاشا نے بحر ابیض مین عیسائیونکو شکست دی اور جزیرہ ساقس
لے لیا وہان سے والی اسٹریہ سے جا کے مقابلہ کیا اور اوسکو شکست عظیم دی توپخانہ
عیسائیونکا چہین لیا اور اکثر قلعون کو منہدم کر دیا جاڑے کے موسم مین شہر ازوف مین ٹہرا رہا
اور شروع گرمی جرار فوج والی اسٹریہ کے مقابلہ مین بہیجکر فتح پائی عیسائی قیدی اور اونکا
توپخانہ جو لڑائیونمین چہین لیا تہا ہمراہ لیکے بڑی شوکت و دبدبہ سے قسطنطنیہ مین داخل ہوا
اس عرصہ مین خبر ملی کہ مسکوب یعنی روس نے قلعہ ازوف کو محاصرہ کر لیا ہے
سلطان نے بہاری فوج دشمن کے دفع کرنیکو بہیجی جسنے تیس ہزار روسیونکو ہلاک کیا

اور لڑائی فتح کر کے قسطنطنیہ واپس آ گئے پھر سلطان نے لاکھہ فوج کے ساتھہ شاہ جرمن پر حملہ کیا اور لڑائی فتح کر کے واپس آ گیا ہنوز یہان دم نہین لیا تہا کہ سنا فوج جرمن پھر جمع ہو رہی ہے اس لئے سلطان نے پھر قصد کیا اور الماس پادشاہ کو پہلے ہی روانہ کیا مگر الماس پادشاہ لڑائی مین ہار گیا آخر کو شاہ لندن اور ہالنڈ نے بیچ مین پڑ کے جرمن اور روم مین ۲۶ رجب ۱۱۱۰ھ کو مصالحہ کرا دیا اور سلطان وہان سے شہر ادرنہ کو واپس آیا اور چند دنون شکار کہیلتا رہا بعد اوسکے قسطنطنیہ مین داخل ہوا فوج کے سردارون نے سلطان سے اس مصالحت کے سبب سے ناراضی ظاہر کی اور بغاوت شروع کر دی سلطان کو قید کر کے محبس مین بہیجدیا جہان اوسنے رحلت کی جب فوج نے غدر کیا ہے تو لوگون نے صلاح دی کہ پادشاہ اپنے بہائی سلطان احمد کو قتل کرڈالے کہ فوج کے لوگ جو اوسپر کہمنڈ کرتے ہین راہ پر آجاینگے مگر سلطان نے نمانا اور یہہ کہا کہ سلطنت سے معزول ہونا بدرجہا اس بات سے بہتر ہے کہ مین اپنے حقیقی بہائی کے خون سے اپنے ہاتہونکو رنگون اور نامی کا سیاہ دہبہ اپنے ساتہہ آخرت لیجاؤن اوسکی عمر چالیس سال نو مہینے سات دن تہی تحصیل علوم مین اپنا وقت زیادہ صرف کیا کرتا تہا

ذکر سلطنت احمد خان ثالث بن سلطان محمد رابع سلطان ۲۳

یہہ پادشاہ بیتالیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹہا باغی فوج کے افسرون نے فیض الہہ افندی شیخ الاسلام کو قتل کیا مگر سلطان نے سانس تک نہ لی جب پوری طور سے سلطنت پر قایم ہو گیا بعض مفسدین کو قتل کیا اور بعض کو معزول اور تہوڑی ہی مدت مین کئی وزیر بدلے آخر کو علی پادشاہ مستقل وزیر ہوئے اور ۱۱۱۵ھ مین عیسائیون سے لڑا اور اونکو

شکست دی سنہ ۱۷۲۱ع مین عیسائی بادشاہونمین باہمدگر خوب لڑائیان ہوئین پطرس شاہ
ماسکو نے کارلوس شاہ سوئیڈ پر فتح پائی شاہ آخر الذکر نے سلطان کے پاس پناہ لی
شاہ ماسکو کو یہہ بات بہت گران گذری اور سلطان سے اور اوس سے بگڑ گئی سلطان نے
محمد پادشاہ کو اوس سے لڑنے کیلئے روانہ کیا اور محمد پادشاہ نے اوسکو شکست
دی اور صلح کر لی سلطان کو محمد پادشاہ کی یہ حرکت پسند نہین آئی اور اوسکو خدمت
سے موقوف کر دیا اور یوسف پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا سنہ ۱۷۱۶ع کے آخر مین سلطان
اور شاہ ماسکو سے پچیس سال کے لئے صلح ہو گئی قیصر نے یوسف کو بھی خفا ہوکے
برطرف کر دیا اور سلیمان پادشاہ کو مامور کیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو اوسکے ملک مین پہونچا
ئے اور اوسکے اخراجات کے لئے پادشاہی خزانہ سے روپیہ دلوادے کارلوس نے
پچاس لاکھ روپیہ مانگے اور دلوانے کے لئے پھر اوسنے گیارہ لاکھ کا سوال کیا سلیمان
پادشاہ بگڑ گیا اور لشکر کو حکم دیا کہ سلطان کے ملک سے جبرا اوسکو نکال دین اوسوقت
کارلوس پاس تین سو سپاہی تھے جنہون نے ۲۶ ہزار فوج روم سے مقابلہ کیا اور گرفتار
ہوئے سلیمان نے کارلوس کو قلعہ دمیطاش مین قید اور چند دنون بعد دیموٹیکا مین بھیجدیا
سلطان نے کارلوس کے خرچ کو کچھہ درماہہ مقرر کر دیا اور سلیمان کو اس قصور پر کہ
بے حکم سلطان کے اوسنے اسقدر زیادتی کارلوس کے ساتھہ کی برخاست کر دیا اور
ابراہیم پادشاہ کو مقرر کیا اکیس دن بعد اوسکو بھی معزول کرکے علی پادشاہ کو وزیر
بنایا کارلوس نے اپنی بہن کی طلب پر سوئیڈ جانیکا قصد کیا سلطان نے اوسکو
بعزت و احترام سنہ ۱۷۲۶ع مین رخصت کیا اور چھہ سو چاؤش اوسکے ہمراہ کئے اور آٹھہ

گہوڑے پاسبانہ سلطان نے بہیجا اور قبا اور تلوار جواہر نگار خلعت مین دی کارلوس قیصر کا ممنون و مشکور اپنے گہر پہونچا۔

سنہ ۱۱۲۸ مین فوج قیصری نے اکثر بلاد بنادقہ پر فتح پائی والی جرمن نے عہد شکنی کی اور رومی فوج سے لڑا علی پادشاہ مارا گیا فوج نے شکست کہائی خلیل پادشاہ والی بغداد وزارت پر مامور ہوا کئی شہر اور نہ ہونے سے شہر بلگیریہ مین آیا اور والی جرمن سے لڑا اور شکست پائی اس سبب سے سلطان نے اوسکو موقوف کر دیا پہر محمد پادشاہ وزیر ہوا آٹہہ مہینہ کے بعد معزول ہو گیا اور ابراہیم پادشاہ کے داماد کو وزارت ملی سنہ ۱۱۳۰ مین والی جرمن نے صلح کر لی احمد خان کے عہد سلطنت مین ایک سو چالیس مرتبہ قسطنطنیہ مین آگ لگی اور بہت سے مکان خاک سیاہ ہو گئے اسکو اور والی پولونیا مین صلح ہو گئی رومی لشکر نے ایران کی طرف توجہ کی نہاوند و تبریز تک پہونچی تھے کہ شاہ ایران نے صلح کا پیام بہیجا اور سلطان نے اس شرط پر قبول کر لیا کہ جو ملک قیصر کا اوسنے لے لیا ہے واپس کر دے ہنوز یہہ گفتگو طے نہین ہوئی تہی کہ شاہ ایران نے انتقال کیا اور طہماسپ ثانی تخت پر بیٹہا نادر شاہ اوسکا سپہ سالار تبریز مین آکے روم کے لشکر سے لڑا اور اوسکو بہگا دیا سلطان دوسرے لشکر کی ترتیب کر رہا تہا کہ دفعۃً فوج مین فساد عظیم برپا ہو گیا ابراہیم پادشاہ مارا گیا اور محرم سنہ ۱۱۴۳ مین باغی فوج نے احمد خان کو تخت سے اوتار کے محمود کو اوسکی جگہہ بٹہلایا یہہ پادشاہ ۲۷ سال چار مہینے دس دن زندہ رہا ہر قسم کے خطوط لکہنے مین اوسے خوب مہارت تہی شعر بہی لکہتا تہا۔

ذکر سلطان محمود اول بن مصطفےٰ خان ثانی سلطان ۲۴

جب سلطان محمود تخت نشین ہوا تو فوج مین ایک ہنگامہ مچا ہوا تھا جسمین ہزار سپاہی اور کئی بادشاہ
اسی فساد مین مارے گئے آخر ابراہیم پاشا والی حلب وزیر ہوا اور اوسنے بلوائیونکو
سزائین دینی شروع کین کسی کو قتل کیا کسی کو معزول کسی کو قید لیکن وہ خود بھی تھوڑے
ہی دنونمین وزارت سے معزول کر دیا گیا عثمان پادشاہ وزیر ہو کے دریا کی راہ سے
مصر کو روانہ ہوا اسپین کے جہازون سے اور اوس سے مقابلہ ہوا جہازات سلطانی
پراگندہ ہو گئے وزیر غنیم کے ہاتھ مین گرفتار ہو کے مالٹہ پہونچایا گیا جب جہاز لنگر
مالٹہ پہ پہونچے شہر کے باشندے تماشہ دیکھنے آئے ایک فرانسیس جسکا نام ارنو
اور مالٹہ مین رہتا تھا جہازونکو دیکھتا پھرتا تھا ایک کونہ مین اوسنے عثمان بادشاہ کو
زخمی اور بے سر و سامان دیکھا او حکام اسپین کو کچھ روپیہ دیکے عثمان بادشاہ کو اپنے
گھر لے آیا اور اسکا علاج کیا اور جب وہ اچھا ہو گیا تو اوسے مصر لیگیا اور وہان سے قسطنطنیہ
لایا عثمان نہایت ممنون ہوا اور زر خطیر اوس فرانسیس کو دیکے رخصت کیا سنہ ۱۱۴۲
مین طوپال عثمان پادشاہ لشکر بقصد مقابلہ ایران اسلامبول سے نکلا اور سواد بغداد مین
لشکر ایران کو ہزیمت دی اور کردستان تک جا کے پلٹ آیا پھر سلطان محمود نے ابراہیم
پادشاہ احمد پادشاہ اور رستم پادشاہ کو فوجون کے ساتھ ایران بھیجا ان لوگون نے
کرمانشاہ و سنا اردلان و ہمدان وغیرہ پر فتح پائی طہماسپ ثانی نے ایلچی بدرخواست
صلح احمد پادشاہ کے پاس بھیجا نادر شاہ نے جو اوسوقت حاکم سیستان تھا طہماسپ
ثانی کو تخت سے اوتار کے برائے نام اوسکے بیٹے شاہ عباس ثالث کو تخت پر بٹھلایا
اور قیصر کو لکھا کہ جسقدر ملک ایران کے تمہارے قبضہ مین آ گئے ہین اون سب کو واپس

ورنہ لڑائی کے لئے تیار ہو اور قبل جواب آنیکے لشکر لیکے متصل بغداد کے پہونچ گیا
اور لشکر قیصری کو شکست دیکے دجلہ پار ہوا اور بغداد کو محاصرہ کر لیا قیصر نے طوپال عثمان بادشاہ کو
اسی ہزار فوج کے ساتھہ مقابلہ کو بھیجا ۷ صفر ۱۱۴۶ کو دریائے دجلہ کے کنارہ آپس مین خوب لڑائی
نو گھنٹہ تک ہوتی رہی آخر کو کھیت رومیون کے ہاتھہ رہا اور نادر بھاگ گیا اور محاصرہ بغداد کا
اوٹھہ گیا سلطان نے یہہ خبر سنکے تین روز متواتر تمام شہر قسطنطنیہ مین روشنی کی اور ہر قسم
کی عام خوشی و مسرت کا اظہار کیا گیا تین مہینہ بعد نادر شاہ نے فوج جمع کر کے پھر مقابلہ کیا
پہلے اور دوسری مرتبہ تو رومیونکو فتح ہوئی مگر تیسری مرتبہ اونکو شکست فاش ہوئی طوپال
بادشاہ میدان جنگ مین مارا گیا قیصر کو یہہ خبر سنکے بہت افسوس ہوا اور علی بادشاہ کو مقابلہ
کیلئے بھیجا پھر اسمعیل بادشاہ کو انتخاب کر کے اوسکے بعد ہی محمد بادشاہ کو روانہ کیا اسی
اوکہارپچہار مین ۷ صفر ۱۱۴۸ کو مسکو کے ساتھہ ایک لڑائی ہو گئی نادر شاہ نے متواتر
لشکر روم پر حملہ کر کے ہر بار شکست دی اور شہر کرکوک تک فتح کر لیا سلطان محمود نے
آخر کو صلح کر لی اور سرحد روم و ایران وہی قرار پائی جو سلطان مراد کے وقت مین مقرر تھی
مسکو سے بھی اس شرط پر صلح ہو گئی کہ اوسکے جہاز بحر اسود مین نہ آوین اور شہر و بلاد
روم جو مسکو نے سابق مین سلے لئے تھے واپس کر دے اور قلعہ ازوف کو خود منہدم
کر دی اور دوسرے عیسائی قومون کی طرح روم مین تجارت کے لئے مجاز رہے
اور یہہ عہدنامہ دونون کے وکلا مین مقام بلگیریا مین مرتب ہوا شاہ جرمن نے بھی چند مرتبہ
لڑ کے صلح کر لی اور فرانسیس سے بھی باقرار ۲۷ سال کے صلح ہو گئی ۱۱۴۰ مین شاہ
سویڈن نے بھی مصالحہ کر لیا ۱۱۰۸ مین سلطان محمود پیدا ہوا تھا اور ۲۲ صفر ۱۱۶۷ مین اسنے

انتقال کیا ۵۰ سال زندہ رہا۔

ذکر سلطان عثمان خان ثالث پسر مصطفیٰ خان ثانی سلطان ۲۵

عثمان خان سوم مصطفیٰ خان ثانی کا بیٹا جو محمود اول کا بھائی تھا ۱۱۱۰ سنہ میں پیدا ہوا اور حبس میں پڑا ہوا تھا ۱۱۶۸ سنہ میں تخت سلطنت پر بیٹھا تنہائی اور خلوت کو نہایت پسند کرتا تھا سعید افندی کو اپنا وزیر کیا اور اس خوف سے کہ افسران فوج سلطان احمد خان کی اولاد کو بادشاہ نہ بناوین محمد و بایزید دو اور خان کو قتل کر ڈالا ۱۱۶۹ سنہ میں قسطنطنیہ مین آگ لگی اور صدر اعظم کی حویلی اور دو ثلث شہر قریب ایا صوفیہ تک جل گیا ۱۱۷۱ سنہ مین سعید افندی معزول اور محمد راغب پاشا وزیر ہوا انہین دنون مین ۵ صفر ۱۱۷۱ سنہ مین سلطان عثمان خان نے تین برس سلطنت کر کے جامع عثمانی کو جسے محمود اول نے بنانا شروع کیا تھا تمام کر کے انتقال کیا

ذکر مصطفیٰ خان سوم بن احمد خان سوم سلطان ۲۶

مصطفیٰ خان ثالث تخت پر بیٹھا اور اپنی بہن صالحہ سلطانہ کی شادی اپنے وزیر راغب پادشاہ سے کر دی چونکہ وزیر نہایت ذی شعور تھا اوسکی ہمت ہمیشہ ملک گیری اور لڑائی کی طرف مایل رہتی تھی مگر اجل نے اوسکو مہلت نہ دی اور جلد مر گیا اوسکی جگہہ حمزہ پاشا وزیر ہوا اور چھہ مہینہ کے بعد معزول کر دیا گیا اور مصطفیٰ پادشاہ اوسکی جگہہ مامور کیا گیا ڈیڑہ برس کے بعد وہ بھی علحدہ ہوا اور محسن زادہ محمد پادشاہ وزارت سے سرفراز ہوا تین مہینہ بعد وہ بھی برخاست اور ماہر حمزہ پادشاہ چالیس روز تک وزیر رہا اوسکے بعد علی پادشاہ صدر اعظم مقرر کیا گیا اس عزل و نصب مین ۱۱۸۳ سنہ تک چند بار سکوین

لڑائی ہوئی اور سلطان کے لشکر نے فتح پائی توپخانہ روس کا چھین کے قسطنطنیہ مین
لے آیا ماہ ذیقعدہ ۱۱۸۷ھ مطابق ۱۷۷۴ع کو سلطان نے انتقال کیا۔

ذکر سلطان عبد الحمید خان بن احمد خان سوم — سلطان ۲۷

یہہ بادشاہ سلطان مصطفےٰ ثالث کا بھائی اور سلطان احمد سوم کا بیٹا تھا ۱۱۳۷ھ مین
پیدا ہوا اور ۱۱۸۷ھ مین تخت پر بیٹھا مزاج مین صلح پسندی کا مادہ زیادہ تھا تخت پر
بیٹھتے ہی ۱۱۸۸ھ مطابق ۱۷۷۴ع مین عیسائی سلاطین سے صلح کر لی کیونکہ خانگی
اور متواتر جھگڑون اور بکھیڑون کی وجہ سے اوسکی سلطنت مین نہایت ضعف آگیا تھا
اور لشکر و فوج کی بغاوت سے ملک تباہ ہو رہا تھا صلح کے بعد حسین پاشا کو باغیان
عرب کی گوشمالی پر مقرر کیا جسنے قرار واقعی اس فساد کو مٹا دیا اور سرکشون کو پوری
سزا دی مگر روس و جرمن نے آپس مین اتفاق کر کے سلطان پر چڑھائی کی یوسف
پاشا و علی پاشا مقابلہ کے لئے مقرر کئے گئے یوسف بادشاہ نے پہلے جرمن
کے فوج سے مقابلہ کیا اور قلعہ شیشش کو مسخر کر لیا اور علی بادشاہ نے بھی روس سے
خوب مقابلہ کیا اسی بادشاہ کے زمانہ مین کریم خان زند نے بصرہ کو فتح کر لیا مدت
سلطنت اوسکی پندرہ سال تھی اور عمر ۶۳ سال۔

ذکر سلطان سلیم خان سوم پسر مصطفےٰ خان سوم — سلطان ۲۸

یہہ بادشاہ ۱۱۷۵ھ کو پیدا ہوا اور ۱۲۰۳ھ مطابق ۱۷۸۹ع مین تخت عثمانیہ پر بیٹھا اور اپنی
تمام تر ہمت اوسنے بری اور بحری فوج کی آراستگی مین مصروف کی تھوڑے ہی
دنون مین ڈیڑہ لاکھ فوج تیار ہو گئی اور شاہان جرمن و روس سے لڑائی بھی چھڑ گئی

دو مہینہ نہایت سخت لڑائی رہی ۱۷۹۱ء مین یہ سالار نے صلح کرلی مگر ملکہ روس نے
جس کا نام کیتھراین تھا اور اپنے شوہر پیٹرس سوم کو مار کے تخت نشین ہوگئی تھی
اس معاہدہ ومصالحہ کو قبول نہین کیا اور جرار لشکر قلعہ اسمعیل پر بھیجا جس مین تیس
ہزار رومی فوج رہتی تھی جب روسیون نے قلعہ پر یورش کی توپ اور گولیون سے
اسقدر رومی مارے گئے کہ قلعہ کی خندق لاشون سے پٹ گئی چونکہ روسی فوج
بکثرت تھی قلعہ کی فصیل پر چڑھ گئی اور تین شبانہ روز قلعہ کے اندر ایسی لڑائی ہوئی
کہ قلعہ کے راستونمین خون کی ندیان بہتی تھین قلعہ کے عورت وبچون نے بھی
بڑی دلیری وجرأت کی اور سب مارے گئے صرف ایک شخص اس ہنگامہ سے
بچگیا اور قسطنطنیہ مین جاکے خبر کی رومی لشکر کو یہ خبر سنکے نہایت جوش وغیظ آگیا
اور چاہتے تھے کہ روسیون پر ٹوٹ پڑین اور اپنے اون مقتول بھائیونکا عوض جو قلعہ اسمعیل
مین مارے گئے تھے دل کھولکے نکالین مگر انگلستان اور پروشیا نے بیچ بچاؤ کردیا لوئف
بادشاہ اپنے عہدہ سے موقوف کیا گیا اور محمد پاشا کہ چھیاسی برس کی عمر کا بڈھا
تھا وزارت پر مامور ہوا اوسکے بعد بوناپارٹ شاہ فرانس اور انگریزونمین لڑائی
شروع ہوگئی اور کھیت فرانس کے ہاتھ رہا اور فرانس نے سلطان سے دوستی
وصلح کرلی سلطان نے بعض لوگ اپنے یہان کے فرانس روانہ کیے کہ جنگی مدرسونمین
تعلیم پاکے ترکی فوج کو بوضع ولایتی فوج کے تعلیم وتربیت کرین مگر سپاہ ینیچری نے
اس بات کو پسند نہین کیا اور سلطان کے حکم سے منحرف ہوگئے الغرض
سنہ ۱۲۰۶ مین مسمی اورخان نے فوج باقاعدہ جس کا لقب فوج نظام ہے ترتیب دی

تقریبا دو ہزار فوج باقاعدہ لیسہ کرزگی مسعود آغا قسطنطنیہ مین تیار ہوئی جس نے جنگ عکہ
مین نہایت بہادری ظاہر کی اور سولہ ہزار فوج نظام قرمان مین بہ تحت افسری قاضی بادشاہ
تیار ہوئے جسکو سلطان نے اسلامبول مین طلب کیا راہ مین ایک شخص قاضی پاشا
کے خیمہ مین اوسکے مارنے کو گھس آیا مگر قاضی بادشاہ نہایت بہادر و جری
سپاہی تھا بیدار ہوتے ہی اوسنے دشمن کو ٹھکانے لگا دیا جب وہ مع لشکر شہر کے
قریب پہونچا ینکچری فوج نے شہر مین غدر مچا دیا چند مکانات مین آگ لگا دی اور
قہوہ خانون اور مسجدونمین جمع ہوکے آمادہ فساد تھے سلطان نے مصلحت وقت
کے لحاظ سے قاضی بادشاہ کو حکم دیدیا کہ وہ لشکر سمیت قرمان کو واپس چلا جائے
چونکہ انگریز و فرانس مین صفائی نہ تھی اسلئے انگریز چاہتے تھے کہ سلطان فرانس
سے دوستی ترک کردے مگر سلطان نے قبول نہ کیا سفیر انگلستان ناکام واپس
گیا اور انگریزون نے غفلت مین اسکندریہ پر قبضہ کر لیا مگر محمد بادشاہ والی مصر نے
پھر اسکندریہ کو انگریزون سے چھین لیا اب انگریزون نے مصالحت کی بہ سلسلہ
جنبانی کی اور اپنے واسطہ سے سلطان اور روس سے صلح کرا دی اس واقعہ کے
بعد وزارت روم مین بہت تغیر و تبدیل ہوئے اور کئی بادشاہ برطرف و مقرر
ہوئے آخر مین حلمی ابراہیم بادشاہ وزارت پر مقرر ہوئے ۱۲۲۲ھ مین فوج ینکچری
نے غدر کرکے بہت سے بادشاہ جو فوج نظام کے ترتیب مین سلطان کے شریک
تھے مارے گئے اور فوج نے سلطان کو معزول کرکے مصطفےٰ خان چہارم کو تخت
نشین کیا اس بادشاہ نے اٹھارہ سال سلطنت کی اور ۴۹ سال زندہ رہا۔

ذکر

ذکر سلطان مصطفی خان رابع پسر سلطان عبد الحمید خان سلطان

مصطفی چہارم سنہ ۱۲۲۲ء مین تخت پر بیٹھا یہ بادشاہ سنہ ۱۱۹۲ مین پیدا ہوا اس نے تخت
پر بیٹھتے ہی تمام فوج قدیم کو ہر طرح کی تسکین و دلاسا دیا اور تمام امور جزی و کلی سلطنت
کے مفتی اور موسیٰ پاشا کو سپرد کر دئے اور چند دنون بعد موسیٰ پاشا کو معزول
اور طیار پاشا کو مقرر کیا یونا پاشا کو سلطان سلیم خان کے معزول ہونے سے بہت
تاسف ہوا اور روس سے اوسنے اتفاق اور صلح کر لی سفیر انگلستان قسطنطنیہ مین آیا
اور اپنے پادشاہ کی طرف سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کیا تھوڑے ہی عرصہ مین
مفتی اور طیار پاشا مین بگڑ گئی طیار پاشا رشچک کو چلا گیا اور وہان کے حاکم مصطفی بیرقدار
سے ملگیا اور مفتی قبقچی کی مدد سے جو فوج کے گذشتہ غدر مین سرغنہ تھا مدار المہام
اور مختار کل ہو گیا بیرقدار کو چونکہ فوج ینگ سے سخت عداوت تھی اسلئے اوس نے
شاہ روس کو ملایا اور اوسکی مدد سے اسلامبول کی عزیمت کی اکثر اراکین سلطنت کو
اوسنے بسازش اپنا طرفدار کر لیا اور شہر ادرنہ مین پہونچا فوج ینگچری بیرقدار کے آنے
سے مشوش ہوئی مگر اوسنے اونکی تسلی و طمانیت کر دی اور کہلا بھیجا کہ ہم تمہاری
مدد کو آئے ہین کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے بعد اوسکے حاجی علی کو کہ نہایت مدبر و
جری آدمی تھا فوج کے ساتھ قسطنطنیہ روانہ کیا حاجی علی نے قبقچی کے نوکرون کو توڑ
لیا اور آدھی رات کو اوسکے گھر مین گھس گیا اور قبقچی کو قتل کر کے اوسکا سر لے آیا
اور بیرقدار کے پاس روانہ کیا بیرقدار سر کے پہونچتے ہی سواد اسلامبول مین داخل ہوا
اور بادشاہ سے فوج ینگ اور سید اللہ افندی کی موقوفی اور اپنی عفو تقصیر کی درخواست

کی جبکو سلطان سے نے بمجبوری قبول کیا اور بیرقدار سے ملاقات کی اور کہا کہ فوج کو جہاونی
مین جانے کا حکم دو اوسکے بعد بیرقدار سے نے صدر اعظم سے کہا کہ جو کچہہ ہم کہین اوسکو مان لو
اور ہمارے شریک رہو صدر اعظم سے نے تہوڑا تامل کیا تہا کہ بیرقدار نے اوسکو گرفتار کر لیا
اور فوج سمیت شہر کو چلا دربان سے نے دروازہ بند کر لیا بیرقدار سے نے پکار کے کہا کہ مصطفے خان
سلطنت سے معزول ہو گیا سلطان سلیم خان کا حکم ہے دروازہ کہول دو والا ہم دروازہ
کہول کے اندر گھس آوینگے اور تمکو مار ڈالینگے یہان یہہ تکرار ہو رہی تہی کہ جاسوسون نے سلطان
مصطفے خان کو خبر پہونچائی سلطان کشتی پر سوار ہو کے دریا کے راستہ سے شہر مین آیا
اور سلیم خان کو قتل کر ڈالا اور بازار کے چوراہہ پر اوسکی لاش پہکوا دی اور اپنے نوکرونکو
محمود خان کا سر لانے کے لئے حکم دیا اودہر بیرقدار دروازہ کو توڑ کے شہر مین
گھس آیا اور محل شاہی کی طرف چلا تا کہ سلیم خان کو لا کے تخت پر بٹہائے ناگاہ
لاش سلیم کی راہ مین پڑی دیکہی اور گھوڑے سے فوراً اوتر کے لاش کو گود مین لے لیا
اور ڈاڑہین مار کے رونا شروع کیا سید علی سے نے پکار کے کہا کہ یہہ وقت رونے
دہونے کا نہین ہے جلد اوٹہو اور دشمنون سے بدلہ او رمحمود خان کی خبر لو کہ مبادا
وہ بہی مارا جائے اور خاندان آل عثمان بے چراغ ہو جائے بیرقدار فوراً کہڑا ہو گیا
اور گھوڑے پر بیٹہہ بگٹٹ بہگایا اور قیصر کی محل سرا پر پہونچگیا مصطفے خان کے
لوگ محمود خان کے مارنے کو وہان پہونچگئے تہے بیرقدار نے اونکو مار کے بہگا دیا
اس دار و گیر مین وہ کسی قدر زخمی ہی ہوا پہر محمود خان کو نکال کے تخت پر
بٹہایا اور مصطفے خان کو قید کر لیا

ذکر

ذکر سلطان محمود خان ثانی ابن عبد الحمید خان   سلطان ۳۰

یہہ سلطان ۱۱۹۹ھ مین تولد ہوا اور ۹ جمادی الاول ۱۲۲۳ھ کو تخت عثمانیہ پر جلوہ افروز ہوا چونکہ نہایت اولوالعزم تہا تمام مفسدین اور سرکشون کو جنہون نے ملک مین بے امنی پہیلا دی تہی مغلوب کیا ۱۲۳۶ھ مین شاہ ایران سے بہی مقابلہ و لڑائی ہوی محمد رؤف پادشاہ ڈیرہ لاکہہ فوج کے افسری سے اس مہم پر بہیجا گیا شاہ ایران کی طرف سے ولیعہد عباس میرزای قاجیا فوج لیکے مقابلہ کو آیا اور توپیراق قلعہ کے صحرا مین دونون لشکر مقابل ہوئے اور سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین غلبہ ایران کو رہا اور فوج روم مین بہت نقصان ہوا آخر کار سلطان و شاہ مین صلح ہوگئی چونکہ نیکچری کی فوج کو بہت غلبہ ہوگیا تہا جسکو چاہتے تہے تخت پر بٹہا دیتی تہی اور جسکو چاہتے تہے اوتار دیتی تہے سلطان نے چاہا کہ خوب استیصال کرے لہذا اوسنے بڑے بڑے ارکین کو اپنی طرف توڑ لیا اور ۱۲۴۱ھ مین ایک دن ستر ہزار آدمی نیکچری کے قتل کر ڈالے جو بظاہر انسانی طاقت سے دشوار نظر آتا ہے اور اس سرکش گروہ کو جسکے اختیار مین سلطان کا عزل و نصب تہا بالکل مستاصل کر دیا کوئی شک نہین کہ یہہ بڑا اہم کام تہا ایسی طاقت ور قوم کو ایک دم مین نیست و نابود کر دینا کچہہ چہوٹی بات نہین ہے اسی سے اس پادشاہ کی ہمت اور حوصلہ کو قیاس کر لینا چاہیئے اس واقعہ کی تاریخ کسی نے غزاے اکبر نکالی ہے جس مین ۱۲۴۱ عدد نکلتے ہین۔

۱۲۴۴ھ مین سلطان کو شہنشاہ روس سے مقابلہ کا اتفاق ہوا اور شکست ملی آخر کو صلح ہوگئی اور سلطان کو تاوان جنگ فریق غالب کو ادا کرنا پڑا محمد علی پادشاہ والی مصر نے بہی اس سلطان کے عہد مین نہایت ترقی کی شامات و حلب و حجاز پر

بالکل قابض ہوگیا اور حکومت سلطان کی ان ممالک سے بالکل اوٹھادی صرف بجائے
نام سکہ وخطبہ سلطان کا جاری تھا القصہ سلطان نے ۹ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ روز دوشنبہ
کو انتقال کیا انکی وفات مین لوگ دو روایت بیان کرتے ہین ایک یہہ ہے کہ محمد علی
پاشا کے دوستون نے جو اسلامبول مین تھے اوسکو زہر دیدیا اسواسطے کہ تین روز
کے علالت مین اوسکا کام تمام ہوگیا دوسری روایت یہہ ہے کہ اوسنے محمد حافظ
بادشاہ کو بڑے لشکر کے ساتھہ محمد علی بادشاہ کے مقابلہ پر روانہ کیا تھا جب اوسکے
شکست کی خبر پہونچی سلطان اسی غم وغصہ مین مبتلا ہوا اور تیسرے روز وفات پائی
بعض کا یہہ بیان ہے کہ اس شکست کی خبر پہونچنے کے قبل سلطان نے رحلت کی اس
سلطان کی عمر ۵۵ سال کی تھی اور ۳۱ سال دو مہینہ دس دن سلطنت کی -

ذکر سلطان عبدالمجید خان بن سلطان محمود خان ثانی سلطان ۳۱

یہہ بادشاہ ۲۳ اپریل ۱۸۲۲ء مطابق ۹ شعبان ۱۲۳۷ھ کو پیدا ہوا اور اپنے باپ کے وفات
کے بعد ۲ جولائی ۱۸۳۹ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ کو تخت نشین ہوا اس بادشاہ
کے عہد مین بڑے بڑے واقعہ پیش آئے محمد علی پاشا نے جس نے سلطان محمود خان
کے عہد مین اپنا لقب خدیو مصر مقرر کیا تھا اور حرمین شریفین اور شامات پر مستقل قبضہ
کر لیا تھا بڑی ترقی کی آخر ۱۲۵۵ھ مین شامات حرمین شریفین کو چھوڑ دیا انگلستان نے
سلطان کی حمایت کی اور قلعہ عکہ بھی محمد علی بادشاہ کے قبضہ سے نکال کے سلطان کو
دلا دیا اور یہہ قرار پایا کہ محمد علی بادشاہ صرف مصر اور اوسکے توابع پر نسلاً بعد نسل قابض
رہے اور سلطان کے کل ملک کو خالی کردے ۱۲۶۳ھ مین محمد علی بادشاہ اسلامبول مین گیا

اور تین دن وہان رہا سلطان نے اپنے روبرو اوسکو بیٹھنے کا حکم دیا اور قہوہ کی پیالی
عطا کی اگرچہ اوس نے پیالی تو لے لی مگر تعظیما سلطان کے روبرو اوسنے نہین پی دو لاکھہ
ریال و تحایف قیمتی اوسنے سلطان کو پیشکش کئے اور اسی قدر ریال سلطان نے
اوسکے خراج مین معاف کردئے ایران اور سلطان مین اسنے بکرر مستحکم صلح بھی کرادی
اور اوسکی نسبت اوسنے سلطان کو آیندہ کے لئے بہت کچھہ نشیب و فراز سمجھایا۔

اس سلطان کے عہد مین بڑا واقعہ قلعہ سباستول کی فتح ہے اوسکی تفصیل یہہ ہے
کہ ۱۸۵۳ء مین شہنشاہ روس نے چار لاکھہ سپاہ کے ساتھہ سلطان کے ملک پر
چڑھائی کی اور یہہ پیام بھیجا کہ ہمارے ہم مذہب عیسائی بہت سے تمہارے ملک مین بستے
ہین اونکی معابد اور مذہبی حکومت اور اونکی عدالت کا انتظام وغیرہ ہم سے تعلق رہنا چاہیے
اور چند پرگنہ سلطنت روم کے مالدیویا اور والیشیا جو سرحد روس سے ملی ہوئی تھی اور
جسمین پندرہ لاکھہ آدمی آباد تھے دبا لئے سلطان نے عمر پاشا کی سپہ سالاری سے
دو لاکھہ فوج دشمن کے مقابلہ کو روانہ کی نو مہینہ تک خوب لڑائی ہوتی رہی طرفین کے دو لاکھہ
آدمی کام آئے روس کے لشکر مین سے جو لوگ بچگئے وہ سلطانی سرحد سے بھاگ گئے
لیکن پھر مقام سنیوب پر ۴۰ ہزار روسی آگرے اور وہان پر پانچہزار ترکی فوج ایک
دن مین ماری گئی انگریز اور فرانس نے اتفاق کرکے سلطان کی مدد کی اور چار سو
جنگی جہاز اور ایک لاکھہ لشکر لیکے مالٹہ کی راہ سے گیالی پولی مین جا اوترے تاکہ
بحر الاسود کے بنادر مین جو رعایا ہین اونکو روس کے جنگی جہازون کی دست برد و
تاخت وتاراج سے بچائین چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۸۵۴ء کو مقام اوڈیسہ مین جو بڑا آباد بندر تھا

مقابلہ ہوا انگریزی و فرانسیسی جہاز نے گولون سے کئی روسی جہاز جلا ڈالے اور
اور کئی غرق کر دیے اور تیرہ جہاز جنپر بارود گولہ وغیرہ سامان تہا پکڑ لائے اسی عرصہ
مین روسیون نے قلعہ سلیسٹریا کو محاصرہ کر لیا جہان ترکیون کی صرف آٹھہ ہزار فوج
تہی اور لاکہہ فوج روسیہ نے ڈنیوب کو جا گہیرا کامل دو مہینہ قلعہ لڑتا رہا اہل قلعہ نے
خوب دلاوری کی روسیون کے کئی حملہ رد کر دیے آخر کو جب سپہ سالاران روس نے
دیکہا کہ قلعہ تو غایت استحکام سے کسیطرح فتح نہین ہوتا اور مفت مین فوج کٹی جاتی
ہے لاچار اونہون نے دہاوا کر دیا اہل قلعہ نے اونکے حملہ کو خوب روکا اور پسپا کر دیا
ارلوف سپہ سالار روس مارا گیا اور قلعہ کی دیوار کے نیچے بہت سے سردار اور
سپاہی روسیون کے کام آئے اور غنیم کی سپاہ بہاگی تیس ہزار روسی اوس
جگہہ مارے گئے فرانس اور انگریزون نے اپنا جنگی جہازات کا دریائے ڈنیوب مین
جو حد فاصل عملداری روم و روس کی ہے آگے بڑہایا کریمیا کا ضلع جو روس کے حد مین
ہے کنارہ کنارہ فتح کرتے چلے گئے اور اپولوریا پر خشکی مین اپنا لشکر جو تقریباً
پچاس ہزار تہا جا اوتارا اودہر مقابلہ مین بہی چون ہزار سپاہی روس کے آگہڑے
ہوئے فرانس نے پیش قدمی کی اور انگریزون نے اونکی تقلید غرض بڑی سخت
لڑائی ہوئی اور اوسی دن روس نے فاحش شکست کہائی اور بہاگا دو ہزار آدمی
اوسکے اس لڑائی مین کام آئے اور تین ہزار زخمی ہوئے انگریز و فرانس کے
چہہ سو آدمی مقتول اور دو ہزار زخمی ہوئے دوسرے دن متفقہ لشکر آگے بڑہا
اور بلاک لاوا کو چہین لیا بہت روسی سردار قید کرکے قسطنطنیہ کو بہیجے وہان سے

بڑہ کے سباستول کو جو بڑا نامی اور مضبوط قلعہ روسیونکا تہا جا گہیرا انجنیروں نے دمدمہ باندہنے
شروع کردے راتون کو شبخون مارتے اور ونکو روسیون سے مقابلہ ہوتا تہا سترہوین اکتوبر
سنہ ۱۸۵۴ء کو جہازی توپین لندن سے یہان پہونچ گئین اور قلعہ پر گولون کی بارش ہونے لگی
بلاک لاوا پر روسیون کی مدد بہت آگئی اور انہون نے ترکی فوج کو ہزیمت دی مگر انگریزون
کی ہائلنڈر رجمنٹ فورا اونکی مدد کو پہونچی اور نہایت آہستگی اور ہنرمندی سے روسکی فوج
کو شکست دی دوسرے روز سوار و پیادہ اور توپخانہ باہمدگر مقابل ہوئے اور جابجا لڑائی ہونے
لگی ترکیون نے اپنی شجاعت و مردانگی سے روسیونکے دانت کہٹے کردے اتنے
مین ایک اور تازہ دم لشکر روسیونکا آکے بلاک لاوا اور سباستول کے درمیان حایل
ہوگیا لشکر متفقہ ون کو جسقدر توپون سے قلعہ کی دیوار گرا دیتا تہا روسی رات کو اوسے
پہر درست کر لیتے تہے اس محاربہ مین بہت سے ڈاکٹر اور عورتین صرف ہمدردی کے
تقاضے سے مجروحین کی تیمارداری اور معالجہ کیلئے ہمراہ تہین مس نائٹنگل اور اوسکے
ساتہہ سات عورتین صرف انسانی ہمدردی کے لحاظ سے اس لڑائی مین شریک
تہین اور اپنے اعزہ و اقارب کیطرح زخمیونکی خدمت مین رہا کرتی تہین پانچوین نومبر سنہ ۱۸۵۴ء
کو مقام انکرمان پر روس نے انگریزی فوج پر سخت حملہ کیا اور ایسا یکایک پل پڑے
اوتر آئے کہ جب تک لڑائی نہین شروع ہوئی کسی کو خبر تک نہ ہوئے اس سبب سے
انگریزی فوج کو دم لینے اور تیار ہونے تک کی مہلت نہ ملے دو سے لشکر سے
روسیون کی انگریزی چہاونی کے سیدہی جانب حملہ آور ہوئے تیسری فوج بائین جانب
سواروں پر جا گری غرض دفعتہ چند جگہہ پر مقابلہ اور بڑی سخت لڑائی مچ گئی انگریزی

سپہ سالار نے روسی فوج کے قلب پر حملہ کیا اودہر لشکر فرانس نے دوسری طرف سے یورش کی بارہ گہنٹہ تک وہ مارکوٹ ہوئی کہ العظمتہ للہ آخر روسی فوج بلاک لاوا کیطرف بہاگی اودہر فرانس کے توپخانہ سے گراپ کی بوچہار پڑنے لگی روسیون کے ساٹہہ ہزار آدمیون مین سے نصف جیتے جاگتے بہاگ گئے انگریزی لشکر مین جنکی تعداد آٹہہ ہزار تہی پانسو مارے گئے اور دو ہزار زخمی ہوئے ۲ مارچ ۱۸۵۵ع کو نکولاس شہنشاہ روس مرگیا اور اوسکا بیٹا اوسکا جانشین ہوا اور اوسنے پچاس ہزار فوج قلعہ اور محصورین کے مدد کو روانکی اودہر انگلند اور فرانس سے بہی بہت سا اسباب جنگ اور تازہ دم فوج آگئی تہی ڈیرہ لاکہہ آدمیون نے سباسٹول کو گہیر لیا نقب بہی قلعہ کے دروازہ تک جا پہونچی ۱۸ جون ۱۸۵۵ع کو سپہ سالار انگریزی لارڈ رگلان اور سپہ سالار فرانس پلیکوف نے حملہ کے لئے صلاح کی مگر سباسٹول کے گرد پہاڑیون پر برج اور مورچہ روسیون کے تہی وہان سے وہ گولہ پڑتا تہا کہ قلعہ کے قریب کوئی ٹہر نہین سکتا تہا اسلئے یہہ تجویز کی گئی کہ پہلے یہہ پہاڑیان لے لیجائین چنانچہ انگریزی لشکر نے ریڈان کے مورچہ پر حملہ کیا اور گو اونپر آگ برستی رہی مگر وہ قدم بڑہاتے ہوئے پہاڑ کی چڑہائی تک پہونچگئے روسی بہی خوب دل توڑ کے اس حملہ کے روکنے پر تلے ہوئے تہے آخر سپاہ انگریزی کو اونہون نے پلٹا دیا پانسو آدمی انگریزی لشکر کے مقتول ہوئے اور دو ہزار زخمی جس مین لارڈ رگلان بہی تہے جو آخر کو اسی جراحت وزخم مین گذر گئے اور اونکی جگہہ جنرل سمسن مقرر ہوئے بلادسارڈینیا کی پندرہ ہزار فوج بہی انگریزون کی اعانت کو پہونچی جس کا سرکردہ جنرل مارمورا تہا

اسپنر

اسے بھی انگریزون کے پاس اپنی چھاونی ڈالی رات کو روسیون نے سارڈینیا کے
لشکر پر شبخون ڈالنا چاہا اور پچھلی رات کو وہ نکلے ایک ٹیکری سے جب وہ نیچے
اوترے تھے کہ فرانس کی فوج سے مقابلہ ہوگیا اور خوب گولی چلی آخر کو روسیون کے
پانون اوکھڑ گئے راہ مین بہاگتے وقت بہت سے کیچڑ کی دلدل مین پہنس کے مرگئے
اودھر کے جنوب کے جانب پل پر بہاگے جاتے تھے اودہر سے سارڈینیا کے توپخانہ
سے آگ برسنے لگی کشتیونکا پل جسپر فوج مغلوب بہاگ رہی تھی گولون کی مار
سے ٹوٹ گیا اور بہت آدمی غرق ہوگئے تین ہزار دو سو آدمی روسیونکے مارے گئے
اور اوس سے دو چند زخمی ہوئے انگریزون نے اس لڑائی مین چار سو قیدی زندہ
گرفتار کئے پانچوین ستمبر روز چہارشنبہ کو قلعہ پر دہاوا شروع ہوا بم کے گولے قلعہ مین
پہینکے گئے اور نقب مین آگ دیدی گئی وہ ایسے اوڑے کہ ہزارون قلعہ والون کی
جانونکا نقصان ہوا جمعرات کا تمام دن اور جمعہ کی تمام شب خوب گولہ چلا اس آتشبازی مین
جابجا آگ بھی لگ گئی جس نے بڑا نقصان پہونچایا وہان تو جانون کے لالے پڑے تھے
اس آگ کو کون بجہاتا جمعہ کے دن قلعہ کے اندر سہ پہر کو میگزین مین ایک گولہ جاکے
ٹوٹا اور سارا میگزین اوڑ گیا اور اوسکی وجہ سے شرقی فصیل قلعہ کی جڑ سے اوکھڑ کے
صاف ہوگئی بڑے بڑے پتھر پرندون کے مانند ہوا پر اوڑتے نظر آتے تھے غرض
ایک حشر اور تلاطم بپا تھا دس ہزار آدمی روسیون کے اس ہنگامہ مین ہلاک ہوئے آٹھوین تاریخ
شنبہ کو سب لشکرون نے ملکے دھاوا کردیا اور ملیکوف کے مورچہ پر چڑھ گئے
ہرچند مورچہ والون نے بہت کچھ روک ٹوک کی مگر بہادران فرانس کے مورچہ پر پہونچکے

فتح کا نشان گاڑ دیا وہ توپ کا شکر میگزین اور جانے سے بیدست وپا ہوگیا تہا اور ڈنیوب مین انگریزی و فرانسیسی جہاز آکہڑے ہوئے اور گولے مارنے شروع کردئے الغرض روسیون نے قلعہ مین آگ لگادی اور خود چلتے پہرتے نظر آئے دوسرے دن متفقہ لشکر فتح کے پہریرہ اڑاتے ہوئے قلعہ مین داخل ہوئے اس قلعہ پر بارہ مہینہ محاصرہ رہا پانچ زبردست لڑائیاں ہوئین طرفین کے ایک لاکہہ آدمی کام آئے بعد اس فتح کے پارس مین وکلا اور سفیر شاہان یوروپ اور ٹرکی کے جمع ہوئے او صلح نامہ تیار ہہ لڑائی موقوف ہوئی قیدی اور ملک طرفین کے ایک نے دوسرے کو واپس کردئے لنڈن مین ۱۸۵۶ء کو اس تقریب فتح مین بہت بہاری جشن ہوا تمام شہر مین خوب روشنی ہوئی اور آتش بازی چہوٹی گئی یہہ بڑا تاریخی واقعہ ہے جو ایام سلطنت سلطان عبد المجید خان کو بہت دنون تک یاد دلاتا رہے گا۔

اس بادشاہ کے عہد سلطنت مین بڑا امر عظیم باقیات صالحات مین تعمیر مسجد نبوی علے صاحبہا الف الف صلوۃ وسلام ہے جو ۱۲۶۴ھ مین شروع اور ۱۲۷۶ھ مین تمام ہوئی ایک کرور دینار سے زیادہ خرچ ہوا پہلے اسمین چار دروازہ تھے اب ایک پانچوان دروازہ بنام باب مجیدی نیا بنوایا گیا اس سلطان کے عہد مین نصاریٰ اور اہل اسلام مین بہت لڑائیاں ممالک شام مین ہوئین جسمین مسلمانونکو ہی غلبہ رہا آخر کو ۵ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ کو سلطان نے اس دنیائے ناپایدار سے رحلت فرمائی او مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہوئے۔

ذکر سلطان عبد العزیز خان بن سلطان محمود خان ثانی سلطان ۳۲

یہہ سلطان ۹ جولائی ۱۸۳۰ء کو پیدا ہوا اور ۱۹ جولائی ۱۸۳۰ء مطابق ۵ ذیحجہ ۱۲۷۷ھ کو اپنے

نا ہلی

ں سلطان عبدالمجید خان کے وفات کے بعد تخت نشین ہوا تخت پر بیٹھتے ہی
سنے عزیزون کو قید سے رہا کیا اور اپنے جلوس کی اطلاع تمام سلاطین کو دی اسنے اپنی
مین بہت عمدہ عمدہ اصلاحین جاری کین اہلکارونکو جو نہایت کاہل دغاباز تھے موقوف
یا اور لایق اور متدین لوگون کو منتخب کرکے اونکی جگہہ مامور کیا نادر کا اجارہ جو عیسائیونکو
باتاتہا اوسنے اپنے وقت مین موقوف کردیا ملکی اور مالی امور مین بھی بہت سے جدید اصلا
مرق کی جنگی فوج اور جہازات مین بھی عمدہ ترتیب اور انتظام کیا تار برقی اور ریل اپنے
مین جاری کی غرض زمانہ کے اقتضا اور حالت کے موافق بہت کچھہ انتظام اور بندوبست
شاہ ایران ناصر الدین شاہ قاچار سے از سر نو اتحاد و دوستی کو بڑہایا اپنے بہائی سلطان
المجید خان کی خواصون اور حرم کو جو سیکڑون تھین عدت کے منقضی ہونیکے بعد
کردیا کہ جس سے چاہین نکاح کرلین ۱۲۷۹ھ مین قاہرہ مصر کا دورہ کیا اور توفیق پادشاہ کو
مد علی پادشاہ کا پوتا تہا خدیو مصر کا خطاب عطا کیا اوایل ۱۲۸۴ھ مین سلطان نے یورپ کے
و سیاحت کا ارادہ کیا پارس اور لندن کی سیر کی ہر جگہہ بڑی گرمجوشی سے اونکا
قبال ہوا وہان سے مراجعت کے بعد اور بہت سی اصلاحین بوضع یوروپ اپنی ملک
جاری کین مگر ان اصلاحات اور جنگ گذشتہ کے مصارف کا قرضہ بہت بڑہ گیا اور خود
ی مصارف سلطان کے اسقدر تھے کہ خزانکی حالت نہایت نازک ہوگئی تہی اسوجہ سے
سے علما اور امرا اور اراکین بگڑ گئے اور سلطان کے معزول کرنیکی سازشین [illegible]
نچہ روز سہ شنبہ ۷ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۸۷۶ع کے آدہی رات کو
ا سلطان مراد کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اونکو جہاونی سے لانیکی ترغیب دی جب سلطان

چہاؤنی مین داخل ہوئے چہہ بجے صبح کے کل ارکان دولت حجرہ رحیبہ مین جمع ہوگئے
اور سلطان مراد ہاتہہ پر بیعت کی بعد اوسکے چار شخص وزیرونمین سے محل کشکطاش مین گئے
جہان سلطان عبدالعزیز خان رہتے تھے اور سلطان سے عرض کی کہ قوم نے بلحاظ
مصالح ملکی آپکو سلطنت سے معزول کیا اور سلطان مراد آپکی جگہہ تخت پر بٹہلادئے گئے
آپ محل طوپقپو مین رونق افروز ہون آخر سلطان عبدالعزیز خان اور اونکی والدہ اور اہل و
عیال تین کشتیون پر سوار ہوکے صبح کے نو بجے محل مین داخل ہوئے اور نہایت ملول و محزون
بسر کرنے لگے ۱۱ جمادی الاول سنہ مذکور کو بال برابر کرنیکے لئے قینچی طلب کی اور
قینچی سے دونون ہاتہونکی رگونکو کاٹ کے خودکشی کرلی تمام محل مین کہرام مچگیا ڈاکٹر و
معالج دوڑے مگر اونکے پہونچتے پہونچتے یہان کام تمام ہوچکا تہا اوسنے پندرہ برس
کچہہ مہینے سلطنت کی اور ۴۶ برس کی عمر مین وفات پائی۔

ذکر سلطان مراد خان خامس سلطان ۳۳

سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے عزل کے بعد سلطان مراد ۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ مطابق ۳۰ مئی
۱۸۷۶ع کو تخت پر بیٹھے انکے عہد سلطنت مین سرویہ و مانٹی نیگرو مین بوجہ غدر
لڑائیان ہوتی رہین ۳۱ اگست ۱۸۷۶ع کو سلطان بوجہہ علالت و خفقانیت شیخ الاسلام
و اراکین کے اتفاق و مشورہ سے سلطنت سے علیحدہ کردئے گئے اور سلطان
عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سلطان عبدالمجید خان مرحوم کے بیٹے رونق بخش
سلطنت ہوئے۔

ذکر سلطنت سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سلطان ۳۴

سلطان عبد الحمید خان سلطان عبد المجید خان کے دوسرے بیٹے ۲۲ ستمبر ۱۸۴۲ء مطابق ۵ اشعبان ۱۲۵۸ھ کو پیدا ہوئے اور سلطان مراد کے عزل کے بعد ۳۱ اگست ۱۸۷۶ء مطابق ۱۰ اشعبان ۱۲۹۳ھ کو تخت قسطنطنیہ پر جلوہ افروز ہوئے انکے عہد ۱۸۷۸ء مین روس و ٹرکی سے لڑائی کا بمصالحہ خاتمہ ہوا مگر اس مصالحہ مین بہت سے ممالک سلطان کے قبضہ سے آزاد و باہر کر دے گئے۔

برٹش سفیر مقیم قسطنطنیہ کی سرکاری رپورٹ مورخہ ستمبر ۱۸۸۳ء سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس سال اندازہ کل آمدنی ٹرکی کا ایک کروڑ چھتیس لاکھ چھیاسی ہزار پونڈ اور اندازہ اخراجات ایک کروڑ چالیس لاکھ نواسی ہزار پونڈ کئے گئے تھے۔

سلطان کی اولاد مین تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہین جنکی تفصیل مع تاریخ ولادت ذیل مین ذکر کیجاتی ہے۔

اول	محمد سلیم افندی۔	۱۱ جنوری ۱۸۷۰ء	مین پیدا ہوئے
دوم	زکیہ سلطانہ	۱۲ جنوری ۱۸۷۱ء	
سوم	نعیمہ سلطانہ	۵ اگست ۱۸۷۶ء	
چہارم	عبد القادر افندی	۲۳ فروری ۱۸۷۸ء	
پنجم	احمد افندی	۱۴ مارچ ۱۸۷۸ء	

چونکہ سلطان ہنوز سریر خلافت پر جلوس فرما ہین اسلئے اونکے زمان خلافت کے واقعات آیندہ مورخین پر محول رکھے جاتے ہین اللہ تعالے اس سلطنت ابد مدت کو ہمیشہ قایم رکھے آمین یارب العالمین فقط وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ

خاتمة الطبع

الحمد للہ کہ کتاب تاریخ اخاثنا بکمال اہتمام وجانفشانی بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۸۹ء
مطابق ۲۷ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ روز شنبہ چھپ کے تیار
ہوگئی جن قدردانوں نے پیشگی قیمت سے مدد فرمائی ہے
اونکا شکریہ تہ دل سے ادا کیا جاتا ہے کو اسکے اہتمام صحت
اور طبع میں تا امکان کوئی دقیقہ چھوڑا نہیں گیا تاہم
اگر بمقتضاے بشریت کوئی غلطی رہ گئی ہو
ناظرین تمکین سے امید ہے کہ اوسکو
درست اور بمقتضاے الانسان
مرکب من الخطاء والنسیان
معاف فرمائیں ع
بر کریمان کارہا دشوار
نیست
فقط
م م م

تمام شد

بخط سید ... محمد خورشید حسن لاہوری

... خانہ